چھن چھنگلو مکمل سیریز

01- چھن چھنگلو

02- چھن چھنگلو اور ظالم جادوگر

03- چھن چھنگلو اور خوفناک بونے

04- چھن چھنگلو اور مکار بڑھیا

05- چھن چھنگلو اور جاگونہ جن

06- چھن چھنگلو کا مقابلہ

07- چھن چھنگلو اور چلوسک ملوسک

08- چھن چھنگلو پرستان میں

09- چھن چھنگلو اور جادوگر دیو

10- چھن چھنگلو اور شیطان بوڑھا

11- چھن چھنگلو اور پراسرار بادشاہ

12- چھن چھنگلو اور لوزاٹا جن

چھن چھنگلو مکمل سیریز

13- چھن چھنگلو اور پراسرار دیوتا

14- چھن چھنگلو قید میں

15- چھن چھنگلو اور ناچتی کھوپڑی

16- چھن چھنگلو اور نکٹا جن

17- چھن چھنگلو اور خلائی جادوگر

18- چھن چھنگلو اور جادوئی چوہے

19- چھن چھنگلو اور کالی ماتا جادوگرنی

20- چھن چھنگلو اور سیاہ کتے

21- چھن چھنگلو اور پتھر جادوگر

22- چھن چھنگلو اور ملکہ جادوگرنی

23- چھن چھنگلو اور ملکہ چڑیل

24- چھن چھنگلو اور گارشام جادوگر

راحیل

Arshad

چھن جھنگلو
راحیل
Arshad

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

راحیل Arshad

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

ایڈمن ٹیم - راحیل - آپ سے مخاطب ھے

گروپ قوانین کی پابندی لازمی کریں بصورت دیگر گروپ سے ریموو کر دیا جائے گا

گروپ میں کتابیں انٹرنیٹ سے ڈاؤنلوڈ کر کے بھیجھی جاتیں ہیں،اور جو کتابیں دستیاب نہیں ہوتیں یا برائے فروخت دستیاب ہوتیں ہیں ان کے لئے معزرت کر لی جاتی ہے،جس کے لئے ٹائم بھی لگتا ہے اور محنت بھی، ممبران سے صرف دعاؤں کی درخواست ہے

گروپ میں بغیر ایڈمن کی اجازت سے کسی بھی قسم کا لنک،آڈیو،ویڈیو،میسج فارورڈ کرنا اور کسی بھی قسم کی گفتگو کی اجازت نہی ہے ایسا کرنے والے کو بغیر وارننگ ریموو کر دیا جائے گا

گروپ میں کسی مرزائی،احمدی،قادیانی-گستاخ رسول ﷺ،گستاخ اہل بیت،گستاخ صحابہ،گستاخ امہات المومنین، اور ایسے تمام افراد جو اسلام اور ملک پاکستان کے خلاف کسی بھی قسم کی سرگرمی میں مصروف عمل ہیں وہ ہمارے گروپس سے دور رہیں پتہ چلنے پر فوری ریموو کر دیا جائے گا

گروپ جوائن کرنے کے لئے نیچے دئے ہوئے گروپ کے نام یا تصویر پر کلک کریں

کتاب میلہ | عمران سیریز | بچوں کی کھانیاں | اخبار پاکستان | گپ شپ پوائنٹ | آداب عشق

چھن چھنگلو اور پنگلو بندر کا حیرت انگیز نیا کارنامہ

چھن چھنگلو

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز ناشران
کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob:0300-9401919

زاخار جادوگر۔ جو عمرو عیار کی زندگی حاصل کرنا چاہتا تھا۔
شہزادی پچماکی۔ جس کے کہنے پر زاخار جادوگر نے عمرو عیار کو ذبح کر دیا۔

کیا عمرو عیار خفیہ طلسمات کے ہزار طلسم فتح کر سکا یا ہمیشہ کے لیے ان طلسمات کا شکار ہو گیا۔ اچھوتا ناول، انتہائی خوبصورت اور پر کشش تحریر۔ شائع ہو گیا ہے۔

یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور

پرانے زمانے کا ذکر ہے کہ ملک ساسان میں ایک مشہور خاندان چھنگلو نامی رہتا تھا۔ اس خاندان کے تمام افراد فوج میں مختلف عہدوں پر فائز تھے۔ اس خاندان کا سربراہ ناپان چھنگلو تھا جو اس ملک کی فوج کا سپہ سالار تھا۔ اس خاندان کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ اس خاندان کے ہر فرد کے ہاتھوں اور پیروں کی پانچ کی بجائے چھ انگلیاں ہوتی تھیں۔ اس لئے یہ پورا خاندان چھنگلو کہلاتا تھا۔

اس خاندان کی بہادری اور طاقت کے قصے ملک ساسان کے علاوہ دور دور تک مشہور تھے اور لوگ اس خاندان کے ہر فرد کی بہت عزت و احترام کرتے تھے۔

سپہ سالار ناپان چھنگلو تو بہادری اور طاقت میں دور دور تک مشہور تھا۔ اس کا نام بہادری میں اس طرح مشہور تھا جیسے رستم کا نام مشہور ہے۔

ناپان بوڑھا ہو گیا تھا مگر اس کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ جس کی وجہ سے وہ اکثر مغموم رہتا تھا۔ ناپان نے کئی شادیاں کیں مگر کسی میں سے بھی اس کی اولاد پیدا نہ ہوئی۔

ایک دن ناپان چھنگلو بادشاہ کے ساتھ ایک جنگل میں شکار کھیل رہا تھا کہ ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑاتے ہوئے وہ بادشاہ اور دوسرے ساتھیوں سے بچھڑ گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ گھنے جنگل میں راستہ بھی بھول گیا۔

راستہ تلاش کرنے کے لئے ادھر ادھر دوڑتا رہا مگر اسے راستہ نہ مل سکا۔ شام ہو گئی تھی اور جنگل میں اندھیرا چھانے لگ گیا تو ناپان نے تھک کر گھوڑا ایک درخت کے نیچے باندھا اور خود اتر کر درخت کے تنے سے پشت لگا کر بیٹھ گیا۔ آرام کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی سوچ رہا تھا کہ اب رات کسی غار میں گزارے

اور صبح کو پھر راستہ تلاش کرنے کی کوشش کرے۔

ابھی اسے وہاں بیٹھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی۔ اچانک اس کے کانوں میں بندروں کے چیخنے کی آوازیں آئیں۔اس نے چونک کر دیکھا تو دور اسے ایک درخت کے نیچے ایک بندر کا بچہ زخمی حالت میں بھاگتا نظر آیا۔ اس کے پیچھے ایک لگڑبھگڑ دوڑ رہا تھا اور درخت کے اوپر بندر چیخ رہے تھے۔ لگڑبھگڑ شاید بندر کے بچے کو کھانا چاہتا تھا۔ بندر کا بچہ بے چارہ اپنی جان بچانے کے لئے ادھر ادھر دوڑ رہا تھا۔

ناپان کو اس پر رحم آ گیا۔ اس نے پاس رکھی ہوئی کمان اٹھائی اور اس میں تیر جوڑ کر اس نے لگڑ بھگڑ کا نشانہ لے کر تیر چلا دیا۔ تیر سیدھا لگڑبھگڑ کی گردن میں جا لگا اور لگڑبھگڑ وہیں گر پڑا۔ اس کے گرتے ہی بندر کا بچہ بھاگتا ہوا ناپان کی طرف آیا اور تیزی سے اس کی گود میں چھپ گیا۔

لگڑ بھگڑ بڑا طاقتور اور خوفناک جانور ہوتا ہے۔ تیر کھا کر وہ گر تو پڑا مگر جلد ہی وہ اٹھا اور خوفناک آوازیں نکالتا ہوا ناپان کی طرف بھاگا۔ ناپان نے نیام

سے تلوار نکالی اور پھر جیسے ہی لگڑ بھگڑ قریب آیا اس نے ایک ہی وار میں لگڑ بھگڑ کی گردن اڑا دی۔

لگڑ بھگڑ کے مرتے ہی درختوں پر چڑھے ہوئے خوفزدہ بندر نیچے اتر آئے اور پھر وہ سب ناپان کے گرد جمع ہو گئے۔ اب وہ چیخ رہے تھے اچھل رہے تھے کود رہے تھے۔ مگر ناپان نے دیکھا کہ اب وہ خوشی سے اچھل کود رہے تھے جیسے وہ ناپان کا شکریہ ادا کر رہے ہوں جس نے ان کے بچے کی جان بچا لی تھی۔

بندر کا بچہ ناپان کی ٹانگوں سے چمٹا ہوا ابھی تک کانپ رہا تھا۔ ناپان نے بڑے پیار سے اس کی کمر پر ہاتھ پھیرا اور اسے اپنے ماں باپ کے پاس جانے کا اشارہ کیا مگر وہ ناپان کی ٹانگوں سے چمٹا رہا۔ جیسے اس کے پاس سے جانا نہ چاہتا ہو۔

بندر تھوڑی دیر وہاں کھڑے چیختے رہے۔ پھر وہ تیزی سے بھاگتے ہوئے درختوں میں غائب ہو گئے۔ ناپان بڑے پیار سے بندر کے بچے کی کمر پر ہاتھ پھیرتا رہا۔ بندر کا بچہ بھی بڑے پیار سے اس کے ہاتھ چاٹتا رہا۔

ناپان کی سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی تھی کہ اب

جبکہ خطرہ دور ہو گیا ہے تو بندر کا بچہ اپنے ماں باپ کے ساتھ کیوں نہیں جاتا۔

ابھی وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اچانک دور سے اسے روشنی اپنی طرف آتی دکھائی دی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی شخص چراغ اٹھائے اس کی طرف چلا آ رہا ہو۔ ناپان روشنی دیکھتے ہی چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے دل میں خوشی کی لہریں اٹھنے لگیں کیونکہ جو شخص بھی یہ چراغ لے کر آ رہا تھا۔ وہ رات اس کے پاس گزار بھی سکتا تھا اور صبح کو اس سے راستہ بھی پوچھ سکتا تھا۔

قریب آنے پر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک انتہائی بوڑھا شخص تھا۔ اس کی سفید داڑھی پیٹ تک آ رہی تھی۔ وہ ہاتھ میں چراغ اٹھائے چلا آ رہا تھا اور سب سے زیادہ حیرت انگیز بات یہ تھی کہ اس کے پیچھے پیچھے بے شمار بندر خاموشی سے چلے آ رہے تھے۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے بندر اس کا ادب کر رہے ہوں۔

جب وہ بوڑھا قریب آیا تو ناپان نے اس کو ادب سے سلام کیا۔ بوڑھے نے سلام کا جواب دیا اور بڑی

شفقت سے ناپان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود بھی وہیں بیٹھ گیا۔ چراغ اس نے قریب ہی رکھ لیا۔ تمام بندر اس کے گرد گھیرا ڈال کر خاموش بیٹھ گئے۔

بندر کا بچہ بھی بھاگ کر بوڑھے کی گود میں چلا گیا اور کیاؤں کیاؤں کر کے اس سے کچھ کہنے لگا اور پھر ناپان اور بھی زیادہ حیران ہو گیا۔ جب اس نے دیکھا کہ بوڑھا بھی جواب میں بندروں کی زبان میں بولا اور تھوڑی دیر تک بندر کے بچے اور بوڑھے میں باتیں ہوتی رہیں۔ پھر بوڑھے نے اس کی کمر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ناپان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ناپان چھنگلو میں اسی جنگل میں رہتا ہوں اور یہ تمام بندر میرے معتقد ہیں۔ اس لئے مجھے بندر بابا کہا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے جانوروں کی زبان سمجھنے اور بولنے کی قدرت بھی عطا کی ہے۔''

''بندر بابا آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے آپ اللہ والے انسان ہیں اور میں یہ بات اسی وقت سمجھ گیا تھا جب آپ نے میرا نام لیا تھا کیونکہ اس

سے پہلے آپ کی اور میری ملاقات کبھی نہیں ہوئی تھی۔"

ناپان نے بڑے ادب سے جواب دیا۔

"جیتے رہو بیٹے تم بہت نیک دل اور رحم دل آدمی ہو۔ اللہ تعالیٰ رحمدلی کو پسند کرتا ہے جس طرح تم نے ابھی ابھی اس بچے کو جس کا نام پنگلو ہے بچایا ہے اس سے میں بھی خوش ہوا ہوں اور اللہ تعالیٰ بھی یقیناً خوش ہوا ہوگا۔"_____بندر بابا نے کہا۔

"بندر بابا آپ کی خوشی اللہ کی خوشی ہے۔ میرے پاس اللہ کا دیا ہوا سب کچھ موجود ہے مگر ایک غم ہے اور وہ ہے اولاد کا۔ آپ میرے لئے دعا فرمائیں۔"

ناپان نے ادب سے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

بندر بابا اس کی بات سن کر خاموش ہو گیا۔ کافی دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے ناپان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بیٹے اللہ تعالیٰ کی قدرت میں کسی کا دخل نہیں ہوتا۔ تمہارے مقدر میں اولاد نہیں ہے۔ تم صبر کرو۔"

"نہیں بندر بابا نہیں میں کچھ نہیں جانتا۔ مجھے اولاد چاہیے صرف ایک بیٹا۔ اللہ والوں کی دعا سے تقدیر بدل

جاتی ہے۔ آپ ضرور میرے لئے دعا فرمائیں۔ مجھے یقین ہے اللہ تعالیٰ آپ کی دعا ضرور قبول کرے گا۔"

بندر بابا پھر خاموش ہو گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں پھر اس نے آنکھیں کھولیں اور مسکراتے ہوئے کہا۔

"بیٹے گو تمہارے مقدر میں اولاد تو نہیں تھی مگر اللہ تعالیٰ میری دعا ضرور قبول کر لیں گے اور تمہیں ایک بیٹا عنایت کر دیں گے۔ بس اب تو خوش ہو۔"

"آپ کی بڑی مہربانی بندر بابا۔"_____ناپان نے خوش ہو کر بندر بابا کے ہاتھ چومتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کچھ تمہاری رحمدلی کی وجہ سے ہوا۔ لیکن ایک بات بتلادوں تمہارا بیٹا چونکہ ہماری دعا سے پیدا ہوگا اور چونکہ ہم بندروں کے بابا ہیں اس لئے وہ بڑے بندر جتنا ہوگا اور اس میں بندروں کی خصوصیات کے علاوہ اور بھی خصوصیات ہوں گی۔"_____بندر بابا نے کہا۔

"تو کیا وہ انسان کی بجائے بندر ہوگا۔"_____ناپان نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں ہوگا تو وہ انسان ہی بس اس کا قد چھوٹا ہوگا

مگر وہ اپنی خصوصیات کی وجہ سے تمام دنیا میں مشہور ہوگا۔"۔۔۔۔۔بندر بابا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر ٹھیک ہے بابا آپ کی بڑی مہربانی اب آپ ایک اور مہربانی کریں کہ مجھے جنگل سے نکلنے کا راستہ بتا دیں۔"۔۔۔۔۔ناپان نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تم رات میرے پاس ٹھہرو صبح چلے جانا۔"۔۔۔۔۔بندر بابا نے کہا۔

اس سے پہلے کہ ناپان کوئی جواب دیتا۔ بندر کا بچہ ایک بار پھر خوں خوں کرنے لگا۔ جب وہ خاموش ہوا تو بندر بابا نے ناپان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ناپان بیٹے یہ پنگلو جس کی تم نے جان بچا کر اس پر احسان کیا ہے۔ اب یہ چاہتا ہے کہ تمہارے ساتھ جائے اور تمہارے بیٹے کا دوست بن کر رہے تم اسے اپنے ساتھ لے جاؤ۔ یہ تمہارے بیٹے کے بے حد کام آئے گا۔"

"مجھے بے حد خوشی ہوگی بابا۔ میں اسے بھی اپنے بیٹے کی طرح سمجھوں گا۔"۔۔۔۔۔ناپان نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا اور بندر بابا نے پنگلو کو اس کے ہاتھ میں
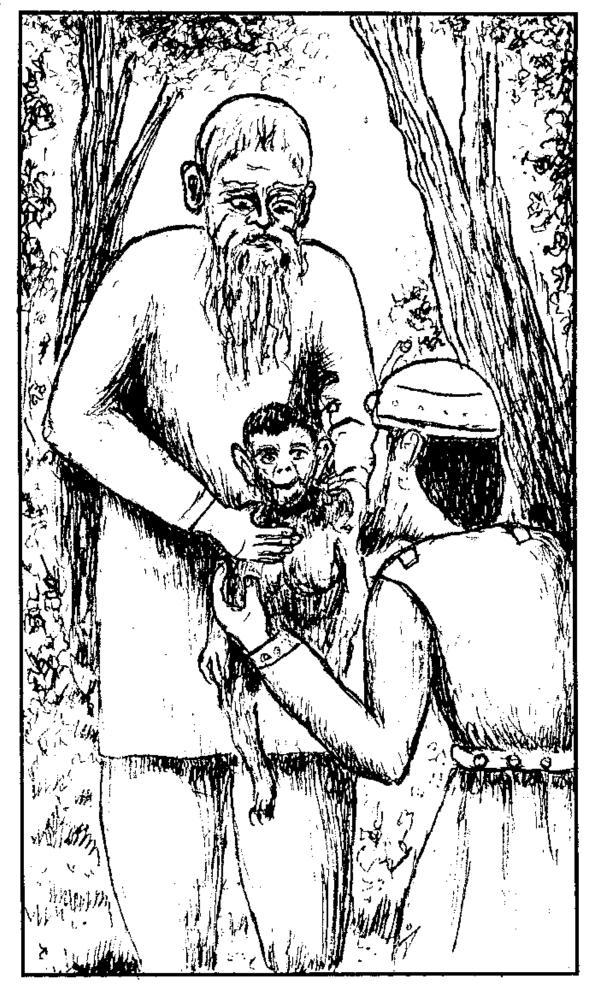
دے دیا۔ ناپان نے بڑے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

''چلو اب میری جھونپڑی میں چلو۔''——بندر بابا نے اٹھتے ہوئے کہا اور ناپان بھی پنگلو کو لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

اس نے گھوڑا کھولا اور پھر اس کو ساتھ لئے بندر بابا کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ تمام بندر بھی ان کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ ناپان بے حد خوش تھا۔ اسے بیٹا بھی مل گیا تھا اور بیٹے کا دوست بھی۔

پھر وہی ہوا۔ جنگل سے واپسی کے ایک سال بعد ناپان چھنگلو کے گھر بیٹا پیدا ہوا۔ ناپان نے بیٹے کا نام بانان رکھا۔ اور بانان چھنگلو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑا ہوتا چلا گیا۔ پنگلو بندر بھی بڑا ہو گیا تھا۔ وہ تمام دن بانان چھنگلو کے ساتھ کھیلتا رہتا تھا۔ ان دونوں کی آپس میں گہری دوستی تھی اور ناپان بھی پنگلو کا اسی طرح خیال کرتا تھا جس طرح اپنے بیٹے بانان کا خیال رکھتا تھا۔

بندر بابا کے کہنے کے مطابق نہ صرف بانان کا قد چھوٹا تھا بلکہ ایک اور حیرت انگیز بات یہ بھی تھی کہ جب وہ اپنے جسم کو ہلاتا تھا تو چھن چھن کی آوازیں

آتی تھیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس کی ہڈیاں گھنگھروں کی طرح بجتی ہوں۔ ویسے وہ کمزور بھی نہیں تھا۔ خاصا موٹا تازہ تھا مگر پھر بھی اس کی ہڈیوں سے چھن چھن کی آوازیں آتی تھیں اس بنا پر وہ بچپن سے ہی بانان پھنگلو کی بجائے چھن پھنگلو کے نام سے مشہور ہو گیا تھا اور ہوتے ہوتے اس کا اصل نام کسی کو یاد نہیں رہا تھا سب اسے چھن پھنگلو کے نام سے پکارنے لگے تھے اس کی بھی اپنے باپ کی طرح ہاتھوں اور پیروں کی چھ انگلیاں تھیں۔

اس کے علاوہ ایک اور حیرت انگیز بات یہ بھی تھی کہ وہ اپنے دوست پنگلو بندر سے بندروں کی زبان میں بات چیت بھی کرتا تھا اور اس کی بات بھی سمجھتا تھا۔

گو ناپان سپہ سالار کو اپنے بیٹے کے چھوٹے قد کا بے حد غم تھا۔ کیونکہ اس طرح وہ ایک اچھا سپاہی نہیں بن سکتا تھا۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ اسے یہ خوشی بھی تھی کہ چلو کیسا ہی سہی اس کا بیٹا ہے تو سہی۔

چھن پھنگلو جب بارہ سال کا ہوا تو ایک دفعہ

اچانک بندر بابا ناپان سپہ سالار کے گھر آ گیا۔ ناپان سپہ سالار نے اس کا بڑی خوشی سے استقبال کیا اور اسے بڑی عزت و احترام سے گھر میں بٹھایا۔

"پنگلو اور تمہارا بیٹا کہاں ہے۔ مجھے ان سے ملاؤ۔" بندر بابا نے ناپان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ دونوں پچھواڑے باغ میں کھیل رہے ہیں۔ میں ابھی انہیں بلواتا ہوں۔"——ناپان نے ادب سے جواب دیا اور پھر اس نے ایک نوکر کو انہیں لے آنے کا حکم دیا۔

تھوڑی دیر بعد چھن چھنگلو اور پنگلو کمرے میں داخل ہوئے۔ پنگلو نے جیسے ہی بندر بابا کو دیکھا وہ خوشی سے چیخیں مارتا ہوا اس کے قریب آیا اور اچھل کر اس کی گود میں بیٹھ گیا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں خوشی کی شدت سے چمک رہی تھیں۔ بندر بابا نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ چھن چھنگلو ایک طرف کھڑا بڑی حیرت سے بندر بابا کو دیکھ رہا تھا۔

پھر پنگلو نے اسے اپنی زبان میں بندر بابا کے متعلق بتلایا اور اس کی بات سن کر چھن چھنگلو آگے

بڑھا اور اس نے بندر بابا کے پیر پکڑ لئے۔

بندر بابا نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہنے لگا۔

"بیٹے تم میری دعا سے اس دنیا میں آئے ہو۔ آج تم بارہ سال کے ہو گئے ہو۔ میں یہاں اس لئے آیا ہوں کہ تمہیں کچھ طاقتیں عطا کر دوں تاکہ تم خلق خدا کی بھلائی کے لئے کام کر سکو۔"

"بندر بابا میرا بیٹا جب چلتا ہے تو چھن چھن کی آوازیں آتی ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے میں تو بڑا پریشان ہوں۔"——ناپان نے بندر بابا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پریشانی کی کوئی بات نہیں ناپان یہ بھی اس کی ایک خصوصیت ہے جس کا پتہ اسے بعد میں چلے گا۔" بندر بابا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس نے چھن چھنگلو کو زبان باہر نکالنے کے لئے کہا۔ جب چھن چھنگلو نے زبان باہر نکالی تو بندر بابا نے اس کی زبان پر اپنی انگلی رکھی اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنے لگا۔

اس کے بعد اس نے چھن چھنگلو کو آنکھیں بند

کرنے کے لئے کہا۔ چھن چھنگلو نے آنکھیں بند کر لیں تو بندر بابا نے اس کی دونوں آنکھوں پر اپنا ہاتھ رکھا اور پڑھتا رہا۔

اس کے بعد اس نے زمین سے مٹی اٹھائی اور اس پر کچھ پڑھ کر اس نے وہ مٹی چھن چھنگلو کے پیروں پر مل دی۔ ناپان خاموش بیٹھا بندر بابا کے سب عمل دیکھتا رہا۔

بندر بابا نے اس کے بعد اپنے لمبے سے کرتے کا دامن اٹھایا اور چھوٹے سے چھن چھنگلو کو کرتے کے دامن میں چھپا لیا۔ کافی دیر تک وہ اسے چھپائے کچھ پڑھتا رہا۔ پھر اس نے اسے باہر نکال لیا اور اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر کہنے لگا۔

''جاؤ بیٹے۔ اب تم اس دنیا میں سب سے زیادہ طاقتور ہو مگر یاد رکھنا ہمیشہ لوگوں کی بھلائی کے لئے اپنی طاقتوں کو استعمال کرنا ورنہ تم نقصان اٹھاؤ گے۔''

''کیا طاقتیں دے دی ہیں آپ نے اسے۔'' ناپان نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''یہ تمہیں خود بخود معلوم ہو جائے گا۔ اچھا اب میں
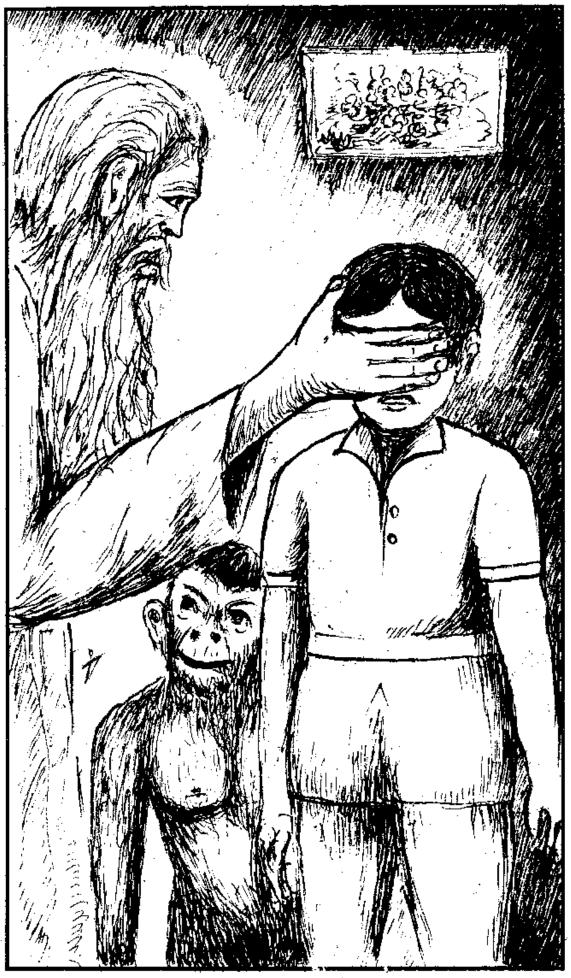
چلتا ہوں۔"۔۔۔۔۔۔بندر بابا نے کھڑے ہوتے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ ناپان کے بے حد اصرار کے باوجود چلا گیا۔

چھن چھنگلو اور پنگلو دوبارہ باغ میں کھیلنے کے لئے چلے گئے اور ناپان سوچتا ہی رہ گیا کہ آخر بندر بابا چھن چھنگلو کو کون سی طاقتیں دے گئے ہیں اور وہ کس کام آئیں گی۔

اسی ملک ساسان کے ایک شہر پپولی میں ایک بہت بڑا جاگیردار ہوشان نامی رہتا تھا۔ یہ جاگیردار بے حد ظالم اور سخت دل تھا اور وہ اپنی رعایا پر اس حد تک ظلم کرتا کہ دیکھنے والوں کے بھی دل کانپ جاتے۔ ظلم کرنے میں اس کی دور دور تک شہرت تھی مگر کوئی بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا کیونکہ وہ ساسان کے بادشاہ کا دوست تھا۔ اور جو بھی اس کی شکایت لے کر بادشاہ کے پاس جاتا بادشاہ اسے ہوشان کے پاس ہی بھیج دیتا اور ہوشان غصے میں آ کر اس کا جسم آرے سے چروا دیتا یا اسے درخت سے باندھ کر اس پر بھوکے کتے چھوڑ دیتا یا جلادوں کو بلوا کر اس کی کھال

اتروا دیتا۔

ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ہوشان کے ایک غریب کاشتکار کی فصل اچھی نہ ہوئی اور وہ ہوشان کو ٹیکس ادا نہ کر سکا۔ چنانچہ ہوشان کے سپاہیوں نے اسے پکڑ کر ہوشان کے سامنے پیش کیا۔ غریب کاشتکار ایک بوڑھا اور ضعیف آدمی تھا اس نے ہوشان سے بہت معافیاں مانگیں، رویا گڑگڑایا فریادیں کیں۔ مگر ہوشان نے اس کی ایک نہ سنی اور اس کی آنکھوں میں گرم سلاخیں پھیرنے کا حکم دے دیا۔ چنانچہ اس کے حکم پر چند لمحوں بعد ہوشان کے سپاہیوں نے اس بوڑھے کی آنکھوں میں گرم سلاخیں پھیر دیں۔ پھر ہوشان نے حکم دیا کہ اس بوڑھے آدمی کے دانت توڑ دیئے جائیں۔ ناک کان کاٹ دیئے جائیں۔ اس کے حکم کی تعمیل کی گئی۔ بوڑھے کی چیخوں سے آسمان تھرا اٹھا مگر ہوشان کے دل میں ذرہ برابر رحم نہ آیا۔ اس کے بعد ہوشان کے حکم پر بوڑھے کے جسم کو کوڑوں سے اس وقت تک پیٹا گیا جب تک کہ وہ مر نہ گیا۔ ہوشان نے اس کی تمام زمین ضبط کرنے کا حکم دے دیا اور تب جا کر ہوشان کا غصہ ٹھنڈا ہوا۔

اس بوڑھے کاشتکار کا ایک جوان بیٹا پاگان تھا جو کسی اور شہر میں محنت مزدوری کرنے کے لئے گیا ہوا تھا۔ اسے جب اس کے باپ کا حشر بتلایا گیا تو انتقام اور غصے سے اس کا خون کھول اٹھا مگر پاگان عقلمند تھا۔ اس نے سوچا کہ وہ اکیلا ہوشان سے انتقام نہیں لے سکتا۔ جب تک کہ اسے کسی بڑے آدمی کی مدد نہ مل جائے۔ بادشاہ کے پاس وہ جانا نہیں چاہتا تھا۔ کیونکہ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ ہوشان کی شکایت لے جانے والے کو بادشاہ واپس ہوشان کے سپرد کر دیتا ہے اور ہوشان شکایت کرنے والے کو اذیتیں دے کر یوں مارتا ہے کہ مرنے والے کی روح بھی قیامت تک بلبلاتی رہتی ہے۔

آخر سوچ سوچ کر اس نے فیصلہ کیا کہ وہ ساسان کے سپہ سالار ناپان چھنگلو کے پاس جا کر فریاد کرے۔ اسے معلوم تھا کہ ناپان بے حد رحمدل ہے اور بادشاہ کے بعد وہ اس ملک کا سب سے بڑی حیثیت کا مالک بھی ہے اگر وہ اس کی مدد پر رضامند ہو گیا تو پھر وہ بڑی آسانی سے ہوشان سے اپنے باپ کا بدلہ لے

سکے گا۔

چنانچہ ایک دن جبکہ ناپان اپنے محل کے باغ میں بیٹھا ہوا تھا اور چھن چھنگلو اور پنگلو بندر باغ میں کھیل رہے تھے۔ اس ملک کے رواج کے مطابق پاگان رسی سے اپنے ہاتھ باندھے ناپان کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔ ناپان اس کے ہاتھ بندھے ہوئے دیکھ کر چونک پڑا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ نوجوان اس کے پاس فریاد لے کر آیا ہے۔

"نوجوان اپنے ہاتھ کھول لو اور ہمارے سامنے بیٹھ جاؤ۔ یقین کرو اگر تمہاری مدد ہمارے بس میں ہوئی تو ہم ضرور تمہاری امداد کریں گے۔" ـــــــ ناپان نے بڑے نرم لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا اور پاگان نے جھٹکا دے کر رسی سے ہاتھ چھڑوائے اور ناپان کے سامنے بڑے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

چھن چھنگلو نے بھی اس نوجوان کو دیکھ لیا تھا جس کے ہاتھ رسی سے بندھے ہوئے تھے۔ وہ بھی سمجھ گیا تھا کہ نوجوان اس کے باپ کے پاس فریاد لے کر آیا ہے۔ وہ کھیل چھوڑ کر اس کی بات سننے کے لئے اپنے

باپ کے پاس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔ پنگلو بھی ظاہر ہے اس کے ساتھ ہی تھا۔

پاگان نے بڑے ادب سے اور روتے ہوئے اپنے باپ پر ہونے والے ظلم کی تمام کہانی ناپان کو سنا دی۔

''تمہاری کہانی سن کر مجھے بے حد افسوس ہوا ہے۔ ہوشان کے ظلم کے متعلق مجھے پہلے بھی بتلایا گیا تھا مگر میں نہیں سمجھتا تھا کہ وہ اس حد تک ظالم ہوگا۔ اب تم کیا چاہتے ہو'' ــــــ ناپان نے ہمدردانہ لہجے میں پاگان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہوشان سے انتقام'' ــــــ پاگان نے عزم سے بھرپور لہجے میں کہا۔

اس کی بات سن کر ناپان کافی دیر تک خاموش رہا۔ پھر وہ پاگان سے مخاطب ہو کر بولا۔

''نوجوان مجھے تم سے ہمدردی ہے۔ اگر معاملہ ہوشان کا نہ ہوتا تو میں ضرور تمہاری مدد کرتا۔ ہوشان چونکہ بادشاہ سلامت کا بے حد قریبی دوست ہے۔ اس لئے میں تمہاری مدد کرنے سے مجبور ہوں کیونکہ بادشاہ کو جب معلوم ہوا تو اس نے مجھے میرے عہدے سے ہٹا

دینا ہے۔ میں البتہ یہ کر سکتا ہوں کہ تمہیں دولت دے دوں تو تم کسی بھی شہر میں تجارت کر کے باقی زندگی آرام سے گزار دو۔''

''نہیں محترم سپہ سالار۔ مجھے دولت نہیں چاہیے۔ میں تو صرف ہوشان سے اپنے باپ کا انتقام لینا چاہتا ہوں اور میں نے آپ کی رحمدلی اور طاقت کی بے حد تعریفیں سنی تھیں اس لئے فریاد لے کر آپ کے پاس آیا ہوں۔''——پاگان نے قدرے مایوسانہ لہجے میں جواب دیا۔

''مجھے افسوس ہے نوجوان اس معاملے میں تمہاری مدد کرنا میرے بس سے باہر ہے۔ میں مجبور ہوں۔''ناپان نے فیصلہ کن لہجے میں جواب دیا۔

''تو کیا میں ناامید ہو کر واپس چلا جاؤں۔'' پاگان نے مدہم لہجے میں کہا۔

''نہیں پاگان تم یہاں سے ناامید واپس نہیں جا سکتے۔ اگر اباجان اپنے عہدے سے مجبور ہو کر تمہاری مدد نہیں کر سکتے تو میں تمہاری مدد کروں گا۔''——چھن چھنگلو جو ابھی تک خاموش بیٹھا تھا بول پڑا۔

اس کی بات سن کر نہ صرف نوجوان چونک پڑا بلکہ ناپان خود بھی چونک پڑا۔

''بیٹے تم اس کی کیا مدد کر سکتے ہو۔ ہوشان بڑا طاقتور اور ظالم جاگیردار ہے اس سے تو انتقام بادشاہ ہی لے سکتا ہے اور بادشاہ اس کا دوست ہے۔''۔۔۔۔ناپان نے چھن چھنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''آپ کو معلوم نہیں اباجان میں ہوشان سے ایسا انتقام لوں گا کہ اس کی سات نسلیں بھی اس کا انجام سن کر کانپ اٹھیں گی۔''۔۔۔۔چھن چھنگلو نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیا۔

''آپ کی بڑی مہربانی چھوٹے سرکار مگر آپ کیا کر سکتے ہیں۔''۔۔۔۔پاگان نے چھن چھنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تمہیں یہی تو معلوم نہیں کہ ہم کیا کر سکتے ہیں تم بے فکر ہو کر ہمارے ساتھ چلو اور پھر دیکھو کہ ہم کیا کر سکتے ہیں۔''۔۔۔۔چھن چھنگلو نے فخریہ لہجے میں جواب دیا۔

اسی لمحے ناپان کو یاد آ گیا کہ بندر بابا چھن چھنگلو

کو کچھ طاقتیں دے کر گیا ہے اور ساتھ ہی اسے ہدایت بھی کر گیا ہے کہ وہ ان طاقتوں کو لوگوں کی بھلائی کے لئے استعمال کرے۔ چنانچہ اسے یقین آ گیا کہ چھن چھنگلو ضرور اس نوجوان کی مدد کر سکے گا اور اس کے ساتھ ہی اسے بھی معلوم ہو جائے گا کہ چھن چھنگلو کے پاس کونسی طاقتیں ہیں۔ یہ سوچ کر اس نے چھن چھنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بیٹے تم ضرور اس نوجوان کی امداد کرو۔ بندر بابا تمہیں جو طاقتیں دے گیا ہے۔ ان کے صحیح استعمال کا موقعہ اب آیا ہے۔''

پاگان نے جب بندر بابا اور پراسرار طاقتوں کی بات سنی تو اسے بھی یقین آ گیا کہ ضرور یہ چھن چھنگلو خاص طاقتوں کا مالک ہے اور اگر یہ ان طاقتوں کو استعمال میں لے آئے تو ہوشان سے بدلہ لے سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے خوش ہو کر کہا۔

''ٹھیک ہے چھوٹے سرکار۔ آپ میری ضرور امداد کریں میں آپ کا بے حد ممنون ہوگا۔''

''تو پھر چلو چلیں۔''_____ چھن چھنگلو نے کرسی

سے اترتے ہوئے کہا اور پھر اپنے دوست پنگلو اور پاگان کو لئے محل سے باہر کی طرف چل پڑا۔

پاگان اس کے جسم سے نکلنے والی چھن چھن کی آوازیں سن کر بے حد حیران ہو رہا تھا مگر وہ اسے بھی کوئی پراسرار طاقت سمجھ کر خاموش ہو رہا۔

ہوشان اپنے محل کے خاص کمرے میں کنیزوں کے جھرمٹ میں بیٹھا شراب پی رہا تھا۔ ایک خوبصورت لڑکی سامنے بیٹھی ستار بجا رہی تھی۔ ہوشان کا چہرہ ظلم اور سختی کی وجہ سے بے حد خوفناک تھا۔ تمام لڑکیاں بڑے مؤدبانہ انداز میں بیٹھی ہوئی تھیں۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک دربان اندر داخل ہوا۔ دربان کا چہرہ انتہائی خوف سے بگڑا ہوا تھا رنگ زرد تھا۔

''جناب جناب۔''۔۔۔۔۔اس نے ہوشان کے سامنے رکوع کے بل جھکتے ہوئے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''کیا بات ہے۔ کیوں اندر آئے ہو۔''۔۔۔۔۔ہوشان

نے غصے سے کڑکتے ہوئے کہا۔

''جناب محل پر آفت ٹوٹ پڑی ہے سب لوگ بے حد پریشان ہیں۔''۔۔۔۔۔۔دربان نے خوف سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''کیا ہوا ہمارے ہوتے ہوئے کس کی جرأت ہو سکتی ہے کہ ہمارے محل پر بری نظر ڈالے۔''۔۔۔۔۔۔ہوشان دربان کی بات سن کر تخت سے نیچے اتر آیا۔

''جناب آپ خود دیکھ لیں۔''۔۔۔۔۔۔دربان نے ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔

''چلو میں دیکھتا ہوں ایسی کون سی آفت ہے جس نے تمہیں خوفزدہ کر دیا ہے۔''۔۔۔۔۔۔ہوشان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

اور پھر شراب کا جام ہاتھ میں پکڑے وہ کمرے سے باہر نکل آیا۔

کمرے سے باہر آتے ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کیونکہ اس نے دیکھا کہ اس کے محل کے تمام دربان انتہائی خوفزدہ حالت میں دیواروں کے ساتھ چمٹے کھڑے ہیں اور وہ سب الف

ننگے تھے۔ ان کے جسموں پر کپڑے کا ایک تار بھی نہیں تھا۔

اور محل کی راہداریوں میں چھن چھن کی آوازیں کبھی ادھر سے آرہی تھیں۔ کبھی ادھر سے۔ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی بھوت گھنگرو بجاتا پھر رہا ہو۔

''کون ہے۔ یہ کون گھنگرو بجا رہا ہے میرے سامنے آئے۔''____ہوشان نے چیختے ہوئے کہا۔

اسی لمحے وہ اپنی جگہ سے بری طرح اچھل پڑا۔ کیونکہ جیسے ہی اس نے زبان سے یہ فقرہ کہا تھا اوپر روشندان سے ایک سایہ نے چھلانگ لگائی تھی اور اس کے سر پر ایک زور دار چپت لگا کر سامنے والے روشندان میں غائب ہو گیا۔

ہوشان دربانوں کے سامنے اپنی بے عزتی پر غصے سے پاگل ہو گیا۔

''سپاہیوں کو بلاؤ۔ محل کی مکمل تلاشی لو جو بھی مشکوک آدمی نظر آئے۔ اسے میرے سامنے لے آؤ۔''ہوشان نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

اسی لمحے چھن چھن کی آواز قریب کی راہداری سے
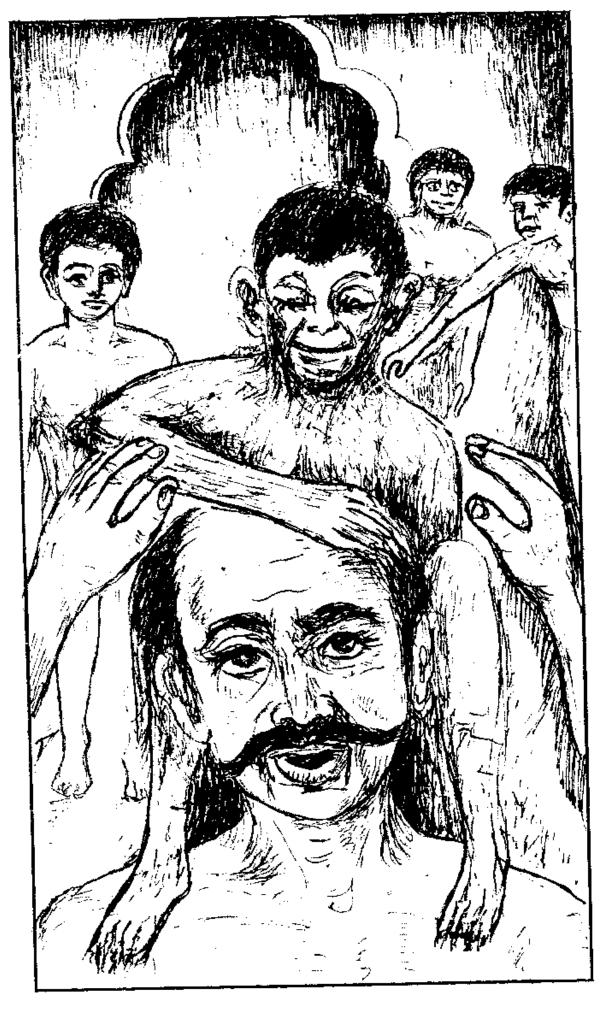
بھری اور پھر آہستہ آہستہ ہوشان کے قریب آتی چلی گئی۔ ہوشان آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ جدھر سے آوازیں آ رہی تھیں مگر راہداری بالکل خالی تھی کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا صرف چھن چھن کی آواز اسے مسلسل سنائی دے رہی تھی۔ اب تو ہوشان بھی خوفزدہ ہو گیا۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

''اپنے کپڑے اتار دو ہوشان۔''_____ اچانک ایک باریک سی آواز ہوشان کے کانوں میں پڑی اور ہوشان کو ایسے محسوس ہوا جیسے کوئی پراسرار طاقت اسے حکم کی تعمیل پر مجبور کر رہی ہو۔ چنانچہ نہ چاہتے ہوئے بھی ہوشان نے آواز کے حکم کی تعمیل کی اور اس نے بڑی پھرتی سے جسم پر موجود تمام کپڑے اتار پھینکے۔ اب وہ ننگے دربانوں کے سامنے خود بھی ننگا کھڑا تھا۔

''ایک ہاتھ اور ایک ٹانگ اٹھا کر کھڑے ہو جاؤ۔'' آواز دوبارہ سنائی دی اور ہوشان کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ایک ہاتھ اور ایک ٹانگ خود بخود اوپر اٹھتی چلی گئی۔

اور پھر ایک عجیب بات ہوئی۔ روشندان سے ایک بندر چھلانگ مار کر نیچے فرش پر آ گیا۔ اس سے پہلے کہ کوئی سمجھتا بندر نے چھلانگ لگائی اور اچھل کر ہوشان کے سر پر بیٹھ گیا۔ ہوشان نے اسے سر سے ہٹانے اور پکڑنے کے لئے اپنا ہاتھ ہلانا چاہا مگر اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا تمام جسم مفلوج ہو چکا ہو۔

ادھر بندر جو یقیناً چنگلو تھا اس نے ہوشان کے سر پر چپتیں مارنی شروع کر دیں۔ ہر چپت پر ہوشان کے منہ سے چیخ نکل جاتی مگر وہ بے بس سا کھڑا تھا اگر اسکا بس چلتا تو وہ یقیناً چنگلو کو کچا چبا جاتا۔

"کیوں ہوشان تم تو اپنے آپ کو بے حد طاقتور سمجھتے تھے۔اب تمہارا کیا خیال ہے۔" ـــــ وہی باریک سی آواز سنائی دی جو یقیناً چھن چھنگلو کی تھی اس کا لہجہ بے حد طنزیہ تھا۔

"تم کون ہو سامنے تو آؤ کاش تم انسان ہوتے تو میں دیکھتا کہ تم کتنے طاقتور ہو میں تمہارا وہ حشر کرتا کہ سارا زمانہ لرز اٹھتا۔" ـــــ ہوشان نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے راہداری میں ہلکا سا دھواں اٹھا اور جب دھواں چھٹا تو ہوشان کے سامنے چند قدموں کے فاصلے پر چھوٹے سے قد کا ایک لڑکا کھڑا تھا گو وہ انسان تھا مگر ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی بڑے قد کا بندر ہو۔

''میں انسان ہوں میرا نام چھن چھنگلو ہے اب بولو۔'' ــــــ چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''چھن چھنگلو تو کیا تم ناپان چھنگلو کے بیٹے ہو۔ وہ تو میرا دوست ہے پھر تم مجھے کیوں تنگ کر رہے ہو۔'' ــــــ ہوشان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں میں ناپان چھنگلو کا بیٹا چھن چھنگلو ہوں اور تم ابھی سے تنگ ہو رہے ہو ابھی تو میں نے اپنی کارروائی کا آغاز بھی نہیں کیا۔'' ــــــ چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم کیا چاہتے ہو۔ مجھے بتلاؤ اور میری جان چھوڑو۔ اور سب سے پہلے اپنے اس بندر کو میرے سر سے ہٹاؤ۔ چپتیں کھا کھا کر میرے سر میں درد ہونے لگ گیا ہے۔'' ــــــ ہوشان نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

''پنگلو ذرا زور سے چپتیں مارو۔ یہ تم نے کیا ٹھک ٹھک لگا رکھی ہے۔''ـــــــ چھن چھنگلو نے پنگلو سے مخاطب ہو کر کہا اور پنگلو نے اس لمحے پوری قوت سے اس کے سر پر تھپڑ مارا۔ تھپڑ اتنا زور دار تھا کہ ہوشان کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

''سنو ہوشان تم ظالم ہو اور میں تمہیں سزا دینے آیا ہوں۔ میں اگر چاہوں تو تمہیں ایک لمحے میں موت کے گھاٹ اتار دوں کیونکہ تم نے بے شمار لوگوں کو اذیتیں دے دے کر ہلاک کیا ہے۔ چنانچہ میں بھی اسی طرح تمہیں اذیتیں دے دے کر ہلاک کر دوں گا۔'' چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

''میں بادشاہ سلامت سے کہہ کر تمہیں اور تمہارے باپ کو وہ سزا دلاؤں گا کہ تمہارے حشر پر دنیا روئے گی۔''ـــــــ ہوشان نے غصے سے بلبلاتے ہوئے کہا۔

''جو کچھ تم سے ہو سکے کر لینا چلو پنگلو چلیں۔ آج کے لئے یہی کافی ہے۔''ـــــــ چھن چھنگلو نے کہا اور پنگلو اچھل کر نیچے فرش پر آیا اور پھر چھن چھنگلو اور پنگلو بڑے آرام سے چلتے ہوئے محل سے باہر نکلتے

چلے گئے ان کے جانے کے دس منٹ بعد یکدم دربان اور ہوشان ٹھیک ٹھاک ہو گئے۔

ٹھیک ہوتے ہی ہوشان تیزی سے واپس کمرے کے اندر بھاگا اور ایک چادر اٹھا کر اس نے اپنے جسم پر اوڑھ لی۔ غصے کے مارے اس کا دماغ بھنا اٹھا تھا مگر اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کرے اور ان دونوں کو کیسے سزا دے۔ تھوڑی دیر تک وہ غصے کے مارے ٹہلتا رہا پھر اس نے زور سے تالی بجائی۔ دوسرے لمحے ایک دربان اندر آیا اور مؤدبانہ انداز میں جھک کر کھڑا ہو گیا۔

''چوگان کو بلاؤ فوراً جلدی۔''______ہوشان نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا اور دربان الٹے قدموں چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ ہوشان نے اپنی باقاعدہ ایک فوج رکھی ہوئی تھی اور چوگان اس فوج کا سردار تھا۔

تھوڑی دیر بعد چوگان کانپتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کا رنگ زرد تھا کیونکہ ہوشان کے غصہ کو اچھی طرح جانتا تھا۔

چوگان محل کے تمام دربانوں کو قتل کر دیا جائے۔ ان

کی کوتاہی کی وجہ سے ہی چھن چھنگلو اور اس بندر کو اندر آنے کا موقع ملا ہوگا۔"۔۔۔۔۔۔ہوشان نے کڑکدار لہجے میں حکم دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی چھن چھنگلو اور پنگلو کے بارے میں بتلا دیا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی جناب۔"۔۔۔۔۔۔چوگان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اور سنو اپنے آدھے سپاہیوں کو محل میں بطور دربارن لگا دو۔ میری اجازت کے بغیر محل میں ایک چڑیا تک داخل نہیں ہونی چاہیے۔"۔۔۔۔۔۔ہوشان نے ایک اور حکم دیا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی حضور۔"۔۔۔۔۔۔چوگان نے بدستور مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اور سنو اپنے سپاہیوں کو حکم دے دو کہ پوری ریاست میں پھیل جائیں۔ جہاں بھی کوئی بندر ملے یا وہ بندر نما انسان ملے اسے فوری طور پر ہلاک کر دیا جائے۔"۔۔۔۔۔۔ہوشان غصے میں آ کر حکم پر حکم دیئے چلا جا رہا تھا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی۔"۔۔۔۔۔۔چوگان نے اسی

لہجے میں جواب دیا۔
"تو جاؤ حکم کی تعمیل کرو میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔" ہوشان نے چیخ کر کہا اور چوگان تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ ہوشان نے پھر تالی بجائی۔ ایک کنیز اندر داخل ہوئی۔
"پاجون نجومی کو حاضر کرو فوراً۔" ـــــــ ہوشان نے کنیز کو حکم دیتے ہوئے کہا۔
اور تھوڑی دیر بعد ایک بوڑھا آدمی ہاتھ میں ایک تھیلا اٹھائے اندر داخل ہوا۔
"پاجون ہمیں چھن چھنگلو اور اس بندر کے متعلق بتلاؤ کہ ان کے پاس کون کون سی طاقتیں ہیں اور ان کا توڑ کیا ہے۔ صحیح صحیح بتلانا۔ ورنہ میں اپنے ہاتھ سے تمہارا سر قلم کر دوں گا۔" ـــــــ ہوشان نے بوڑھے نجومی کو چھن چھنگلو اور پنگلو کے متعلق بتلاتے ہوئے کہا۔
"بہتر حضور۔" ـــــــ بوڑھے نجومی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور پھر فرش پر بیٹھ کر اس نے تھیلے سے کاغذ اور قلم نکال کر حساب کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک حساب کرنے کے بعد اس نے سر اٹھا کر جواب

دیا۔

''حضور چھن چھنگلو بندر بابا کی دعا سے پیدا ہوا ہے اور بندربابا نے اسے بے پناہ طاقتیں عنایت کر دی ہیں۔ اب وہ جو چاہے کر سکتا ہے صرف یہ کہ وہ کسی انسان کو مار نہیں سکتا۔ باقی وہ سب کچھ کر سکتا ہے اس کا ساتھی ایک عام سا بندر ہے اور بس۔''______بوڑھے نجومی نے بتلایا۔

''ان طاقتوں کا کیا توڑ ہے۔''______ہوشان نے پوچھا۔

بوڑھے نجومی نے ایک بار پھر حساب کرنا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر گہری تشویش کے آثار نظر آئے۔

پھر اس نے ہوشان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''حضور اس کی طاقتوں کا کوئی مستقل توڑ نہیں ہے صرف وقتی طور پر اس کی طاقتوں کو مفلوج کیا جا سکتا ہے اور وہ اس طرح کہ کسی طرح اس کے گلے میں کٹے ہوئے پیازوں کا ہار ڈال دیا جائے۔ جب تک وہ ہار اس کے گلے میں رہے گا اس کی طاقتیں کام نہیں

کریں گی اور یہ بات بھی ہے کہ وہ خود پیاز کے ہار کو اپنے گلے نہیں اتار سکتا۔ اس کے علاوہ اگر محل کے گرد آگ جلوا دی جائے تو چھن چھنگلو آگ کو پار نہیں کر سکتا۔"۔۔۔۔۔۔بوڑھے نجومی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں اس کے گلے میں ہار ڈال کر پھر اس کے تن سے اس کا سر جدا کر دوں گا اب تم جا سکتے ہو۔ مگر یاد رکھنا اگر تم نے غلط بیانی کی تو پھر اس کے نتائج بھگتنے کے لئے بھی تیار رہنا۔"۔۔۔۔۔۔ہوشان نے سخت لہجے میں کہا۔

"نہیں حضور میرا حساب غلط نہیں ہو سکتا۔" بوڑھے نجومی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر سلام کر کے کمرے سے باہر نکل گیا۔

ہوشان نے پہرے داروں کو بلا کر حکم دے دیا کہ فوری طور پر محل کے گرد آگ جلوائی جائے اور یہ آگ مسلسل جلتی رہنی چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے پیاز کے ہار تیار کرنے کے حکم بھی دے دیا۔

محل سے تھوڑی دور ایک ٹوٹے پھوٹے اور غیر آباد مکان میں پاگان، چھن چھنگلو اور پنگلو موجود تھے۔ چھن چھنگلو نوجوان کو اپنی آج کی کارروائی سنا رہا تھا کہ اس نے کیسے ہوشان کو اس کے دربانوں اور کنیزوں کے سامنے بے عزت کیا ہے۔

''یہ تو ٹھیک ہے چھن چھنگلو مگر اس طرح میرا انتقام تو پورا نہیں ہو سکتا۔ میں تو اپنے دانتوں سے اس کی بوٹیاں نوچنا چاہتا ہوں۔''۔۔۔۔۔۔پاگان نے چھن چھنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تم فکر نہ کرو۔ وہ وقت بھی آجائے گا۔ میں چاہوں تو تمہیں آج ہی یہ موقع مہیا کر دوں مگر میں

پہلے ہوشان کو اچھی طرح ذلیل کرنا چاہتا ہوں تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ ظالم کا کیا انجام ہوتا ہے۔''
چھن چھنگلو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''چھن چھنگلو کیوں نہ ہم ہوشان کو کھلے بازار میں اس کے نوکروں سے جوتیاں لگوائیں۔''____پنگلو نے اپنی زبان میں چھن چھنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ایسا بھی ہو جائے گا مگر آج میں ایک اور تماشا کروں گا۔''____چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ کیا۔''____پنگلو نے پوچھا۔

''تم خود ہی دیکھ لینا۔''____چھن چھنگلو نے جواب دیا اور پھر پاگان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''چلو۔''

پاگان فوراً ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

اور پھر وہ تینوں اس مکان سے باہر نکل آئے۔ ان کا رخ محل کی طرف تھا۔ پھر جیسے ہی وہ کھلی جگہ پہنچے۔ اچانک ایک طرف سے تیر آیا اور پنگلو کے جسم کے قریب سے نکل گیا۔

چھن چھنگلو نے چونک کر ادھر دیکھا جدھر سے تیر

آیا تھا اس نے دیکھا کہ ایک سپاہی پنگلو کو دوسرا تیر مارنے ہی والا تھا۔ چھن چھنگلو نے اپنا ہاتھ ہوا میں لہرایا اور اس سپاہی کے ہاتھ سے کمان اس طرح نکل کر دور جا گری جیسے کسی نے کھینچ کر دور پھینک دی ہو۔

اس کے بعد چھن چھنگلو نے پنگلو کو اپنے قریب بلا کر اس کے جسم پر اپنا ہاتھ پھیرا۔

''اب کوئی تیر تم پر اثر نہیں کر سکتا۔''۔۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اسے ساتھ لئے آگے بڑھ گیا۔

''پاگان تم ہم سے علیحدہ ہو کر چلو کہیں ایسا نہ ہو ہماری وجہ سے تم بھی مارے جاؤ۔''۔۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے پاگان سے کہا اور پاگان دوڑ کر ایک اور گلی میں چلا گیا۔

اور پھر چھن چھنگلو پنگلو کو لئے بڑے اطمینان سے آگے بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد ان دونوں پر چاروں طرف سے تیروں کی بارش ہونے لگی مگر کوئی بھی تیر ان سے نہ ٹکرایا۔ جیسے ہی تیر ان دونوں کے جسموں کے قریب آتے راستہ بدل جاتے اور پھر تیر چلانے

والے سپاہی بھی یہ منظر دیکھ کر ان سے خوفزدہ ہو گئے اور انہوں نے ان پر تیر چلانے بند کر دیئے۔

تھوڑی دیر بعد وہ شہر کے سب سے بڑے چوک کے درمیان جا کر رک گئے۔ یہاں سے ہوشان کا محل تھوڑی دور تھا۔ چھن چھنگلو نے دیکھا کہ محل کے گرد بڑے زور شور سے آگ جلائی جا رہی تھی وہ مسکرا دیا۔

اس نے اپنا ہاتھ محل کی طرف اٹھایا اور بلند آواز سے کہنے لگا۔

''ہوشان چھن چھنگلو تمہیں حکم دیتا ہے کہ محل سے نکل کر یہاں سامنے چوک میں حاضر ہو جاؤ۔''

یہ کہہ کر وہ خاموش ہو رہا۔ ابھی اسے خاموش ہوئے تھوڑی دیر گزری تھی کہ محل کا پھاٹک کھلا اور ہوشان دیوانہ وار ننگے پاؤں باہر نکلا۔ اس کے باہر نکلتے ہی دروازے کے سامنے جلنے والی آگ فوراً بجھا دی گئی اور ہوشان ننگے پاؤں بھاگتا ہوا چھن چھنگلو کی طرف آنے لگا اس کے ساتھ سپاہیوں کا ایک دستہ بھی تھا۔ وہ ہوشان کے ساتھ بھاگتا چلا آ رہا تھا۔

چھن چھنگلو سے چند قدم دور آ کر وہ رک گیا اور

اس کے ساتھ آنے والے سپاہی ان کے گرد دائرہ بنا کر کھڑے ہو گئے۔ سپاہیوں کے ہاتھ ان کی جیبوں میں تھے۔

"ہوشان اپنی ناک پکڑ کر اپنے منہ پر تھپڑ مارو۔" چھن چھنگلو نے حکم دیا اور ہوشان کے دونوں ہاتھ کسی مشین کی طرح اٹھے۔ اس نے ایک ہاتھ سے اپنی ناک پکڑی اور دوسرے ہاتھ سے ایک زوردار تھپڑ اپنے گال پر مارا۔ پھر اس نے دوسرے ہاتھ سے ناک پکڑی اور پہلے ہاتھ سے دوسرے گال پر تھپڑ مار دیا۔ جیسے ہی دوسرے تھپڑ کی آواز فضا میں گونجی۔ ایک سپاہی اپنی جگہ سے بجلی کی طرح اچھلا اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں کٹے ہوئے پیازوں کا بنا ہوا ہار تھا۔ اس سے پہلے کہ چھن چھنگلو کچھ سمجھتا سپاہی نے بڑی پھرتی سے وہ ہار اس کے گلے میں ڈال دیا۔

"وہ مارا اب میں دیکھوں گا کہ تمہاری طاقتیں کیا کرتی ہیں۔" ——— ہوشان نے خوشی سے نعرہ مارتے ہوئے کہا۔

چھن چھنگلو نے ہار پڑتے ہی محسوس کیا کہ اس کی

پراسرار طاقتیں مفلوج ہو کر رہ گئی ہیں۔ اس نے پھرتی سے ہار گلے سے اتارنے کی کوشش کی مگر بے سود۔ ہار اس کے گلے میں ایسا تنگ ہو گیا تھا کہ کسی طرح نکل ہی نہیں رہا تھا۔

پنگلو نے اچھل کر ہار کو پکڑ کر نکالنے کی کوشش کی مگر جیسے ہی پنگلو نے ہار کو ہاتھ لگایا وہ چیختا ہوا دور جا گرا۔ اسے ایسا محسوس ہوا تھا جیسے ہار کی بجائے اس نے آگ کو ہاتھ لگا دیا ہو۔

''ان دونوں کو پکڑ لو۔''_____ہوشان نے چیخ کر سپاہیوں کو حکم دیا۔ چھن چھنگلو اور پنگلو نے بھاگنے کی کوشش کی مگر ان کے گرد سپاہیوں کا دائرہ اتنا تنگ تھا کہ وہ بھاگ نہ سکے اور سپاہیوں نے ان دونوں کو قابو کر لیا۔ فوراً ہی ہوشان کے حکم پر انہیں رسیوں سے باندھ دیا گیا۔

''انہیں محل میں لے آؤ۔ اب میں ان دونوں سے اپنا بدلہ لوں گا۔ ایسا بدلہ کہ ان کی روحیں قیامت تک بلبلاتی رہیں گی۔''_____ہوشان نے غصے سے گرجتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ فتح کے جوش میں ٹماٹر کی طرح

سرخ ہو رہا تھا۔

یہ حکم دے کر ہوشان واپس مڑا اور اس کے ساتھ ہی سپاہی بھی ان دونوں کو اٹھائے اس کے پیچھے چلتے ہوئے محل کے دروازے میں داخل ہو گئے اور ان کے پیچھے دروازہ بند ہو گیا۔

پاگان چوک کے ایک طرف کھڑا یہ سب منظر دیکھ رہا تھا۔ چھن چھنگلو اور پنگلو کے اس طرح پکڑے جانے پر اسے بے حد افسوس ہوا اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ کسی نہ کسی طرح محل میں ضرور داخل ہوگا اور ان دونوں کو وہاں سے چھڑوا لائے گا۔

چنانچہ وہ رات ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ جب چاروں طرف گہرا اندھیرا چھا گیا تو وہ چھپتا چھپاتا محل کی پچھلی دیوار کے قریب پہنچ گیا۔ محل کی پچھلی دیوار کے قریب ہی ایک پرانا گھنا درخت موجود تھا۔ وہ پہریداروں کی نظریں بچا کر اس درخت پر چڑھ گیا۔

اس درخت کا ایک تنا محل کی دیوار پر جھکا ہوا تھا۔ چنانچہ وہ بڑی آسانی سے دیوار پر پہنچ گیا۔ وہاں پہنچ کر اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اندر کود گیا۔

وہ حتی الوسع کوشش کر رہا تھا کہ کسی کی نظروں میں نہ آئے۔ ویسے اب یہاں پہریدار بھی اتنے چوکنے نہیں تھے۔ شاید اس لئے کہ ہوشان کے دشمن پکڑے گئے تھے۔

وہ چھپتا چھپاتا محل کے اندر داخل ہو گیا اور پھر جلد ہی ہوشان کے خاص کمرے کے اوپر موجود روشندان کے قریب پہنچ گیا۔ روشندان خاصا بڑا تھا اتنا بڑا کہ پاگان باآسانی اس میں سے گزر سکتا تھا۔

اس نے روشندان سے اندر جھانکا تو اس نے دیکھا کہ کمرے کے درمیان میں چھن چھنگلو رسی سے الٹا لٹکا ہوا تھا۔ ہار ابھی تک اس کے گلے میں تھا۔ پنگلو ایک طرف بندھا پڑا تھا اور ہوشان ہاتھ میں کوڑا لئے کھڑا تھا۔ چھن چھنگلو کا جسم خون سے لہولہان ہو رہا تھا۔

”اب بتلاؤ تمہاری طاقتیں کہاں ہیں۔ اب تمہیں میرے ہاتھ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ میں تمہیں اذیتیں

دے دے کر ماروں گا"۔۔۔۔۔ ہوشان نے غصیلے لہجے میں پوری قوت سے چھن چھنگلو کو کوڑا مارتے ہوئے کہا اور چھن چھنگلو کے جسم سے خون نیچے ٹپکنے لگا۔

پاگان نے دیکھا کہ کمرے میں ہوشان اکیلا ہے۔ چنانچہ اس نے روشندان کی لکڑی کو پکڑا اور دوسرے لمحے اس نے کمرے میں چھلانگ لگا دی۔

جس وقت پاگان نیچے گرا اس وقت ہوشان چھن چھنگلو کو کوڑا مارنے کے لئے ہاتھ اٹھا ہی رہا تھا۔

نیچے گرتے ہی پاگان نے ہوشان پر چھلانگ لگا دی مگر ہوشان نے پوری قوت سے کوڑا لہرایا اور کوڑا پاگان کے جسم پر پڑا اور وہ اچھل کر چند فٹ دور جا گرا۔

اسی لمحے ہوشان نے چیخ کر ملازموں کو آواز دی۔ پاگان بھی کوڑے کی پرواہ کئے بغیر دوبارہ ہوشان کی طرف بڑھا۔ اس پر جنون سوار تھا۔

"پاگان میرے گلے سے پیاز والا ہار اتار دو جلدی کرو"۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے چیخ کر پاگان سے کہا اور پاگان تیزی سے چھن چھنگلو کی طرف مڑ گیا۔

"رک جاؤ رک جاؤ"۔۔۔۔۔ ہوشان کوڑا لہراتے

تیزی سے پاگان کی طرف لپکا مگر پاگان کا ہاتھ چھن چھنگلو کے گلے میں موجود ہار پر پہنچ چکا تھا۔ اس سے پہلے کہ ہوشان اس تک پہنچتا اس نے ہاتھ کو جھٹکا دیا اور ہار ٹوٹ کر دور جا گرا۔

ہار علیحدہ ہوتے ہی چھن چھنگلو نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ سے اشارہ کیا اور ہوشان جہاں تھا وہیں بت کی طرح جم کر رہ گیا۔

چھن چھنگلو نے رسی کو ہاتھ لگایا تو رسی ٹوٹ گئی۔ چھن چھنگلو اچھل کر نیچے آ گرا اس کے پیروں میں بندھی ہوئی رسی بھی خود بخود علیحدہ ہو گئی۔

اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور چار ملازم تلواریں سنبھالے اندر داخل ہوئے مگر چھن چھنگلو کے ایک ہی اشارے پر وہ سب بھی بت بنے وہیں کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔

''بہت بہت شکریہ پاگان۔ میں تمہارے اس احسان کو ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ اب میں دیکھوں گا کہ ہوشان میرا کیا بگاڑ سکتا ہے میں دراصل لاعلمی میں مار کھا گیا تھا''۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے اپنے

جسم پر ہاتھ پھیرا اور اس کے جسم پر موجود تمام زخم غائب ہو گئے۔

''اب بتلاؤ ہوشان تمہیں کیا سزا دی جائے۔'' چھن چھنگلو نے ہوشان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مجھے معاف کر دو چھن چھنگلو۔ میں آئندہ کبھی کسی پر ظلم نہیں کروں گا۔'' ــــــ ہوشان نے رحم طلب لہجے میں جواب دیا۔

''تمہیں معاف نہیں کیا جا سکتا۔ تم اتنے ظلم کر چکے ہو کہ اب معافی کا لفظ بے معنی ہو چکا ہے۔'' چھن چھنگلو نے کہا۔

''تم اگر چاہو تو مجھے معاف کر سکتے ہو۔'' ــــ ہوشان نے دوبارہ گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

''میں اس کے لئے صرف اس شرط پر غور کر سکتا ہوں۔ اگر تم اپنی تمام ریاست اس نوجوان پاگان کو لکھ کر دے دو۔'' ــــــ چھن چھنگلو نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نہیں نہیں میری ریاست مجھ سے مت چھینو۔ ورنہ میں بھوکا مر جاؤں گا۔ ویسے جو انعام اکرام و دولت،

سونا جو چاہو مجھ سے لے لو۔“ ــــــ ہوشان نے منت کرتے ہوئے کہا۔

”نہیں جو میں نے کہہ دیا ہے۔ اگر تم ایسا کرنے پر تیار ہو تو ٹھیک ورنہ اذیت ناک زندگی گزارنے پر تیار ہو جاؤ جس کا انجام عبرتناک موت ہوگا۔“

”مجھے ریاست نہیں چاہیے چھن چھنگلو میں تو اس کا خون پینا چاہتا ہوں۔ میں صرف انتقام لینا چاہتا ہوں۔“ پاگان نے سخت لہجے میں کہا۔

”تم فکر نہ کرو دوست تمہارا انتقام ضرور پورا ہوگا۔“ چھن چھنگلو نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

”چاہے تم مجھے مار ڈالو مگر میں ریاست کسی قیمت پر کسی کو نہیں دے سکتا۔“ ــــــ پاگان کی بات سن کر ہوشان نے مضبوط لہجے میں جواب دیا۔

”ٹھیک ہے آؤ پاگان چلیں۔“ ــــــ چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے پنگلو کی طرف دیکھا جو ابھی تک رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔

”ارے تم ابھی تک بندھے ہوئے ہو۔“ ــــــ چھن چھنگلو نے چونک کر کہا اور پھر اس نے اپنا ہاتھ اس

کی طرف لہرایا۔ دوسرے لمحے رسیاں کھل گئیں اور پنگلو آزاد ہو گیا۔

اور پھر وہ تینوں بڑے اطمینان سے چلتے ہوئے محل سے باہر نکل آئے۔ انہیں کسی نے بھی روکنے کی جرأت نہیں کی۔

''چھن چھنگلو اب مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔ مجھے اجازت دو کہ میں ہوشان کے اپنے ہاتھوں سے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں''۔۔۔۔۔۔ پاگان نے چھن چھنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تم چوک تک چلو تمہاری یہ حسرت بھی پوری ہو جائے گی''۔۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تینوں اسی چوک پر پہنچ کر رک گئے جہاں سے انہیں قید کر کے لے جایا گیا تھا۔ وہاں موجود لوگ انہیں یوں آزاد دیکھ کر حیران رہ گئے۔ چھن چھنگلو نے اپنا ہاتھ محل کی طرف اٹھایا اور پھر زور سے کہا۔

''ہوشان یہاں میرے سامنے آجاؤ''۔۔۔۔۔۔ اس کی آواز سنتے ہی محل کا دروازہ کھلا اور ہوشان لڑکھڑاتا ہوا آگے بڑھتا چلا آیا۔ وہ چھن چھنگلو کے سامنے آ کر

رک گیا۔اس کے چہرے پر تکلیف اور جھنجلاہٹ کے آثار نمایاں تھے۔

''زمین پر بیٹھ جاؤ۔'' ــــــ چھن چھنگلو نے اسے حکم دیا اور ہوشان فوراً زمین پر بیٹھ گیا۔ ایسے جیسے کسی نے اسے دھکا دے دیا ہو۔ اس کے بعد چھن چھنگلو نے اردگرد موجود لوگوں کو حکم دیا کہ ہر آدمی آگے آئے اور ہوشان کے گنجے سر پر ایک ایک جوتا مارے۔

اس کا حکم سنتے ہی وہاں موجود تمام لوگ مشینوں کی طرح حرکت میں آئے اور پھر ہوشان کے سر پر تڑاتڑ جوتے برسنے لگے۔ جن لوگوں پر وہ ظلم کرتا تھا اور جو اس کے سامنے سے گزرتے ہوئے بھی گھبراتے تھے وہی لوگ اس ظالم ہوشان کے سر پر جوتے برسا رہے تھے اور ہوشان کے منہ سے دردناک چیخیں نکل رہی تھیں مگر وہ بے بس تھا۔ مجبور تھا۔

''دیکھا ہوشان ظلم کا انجام تم اپنے آپ کو اس ریاست کا خدا سمجھ بیٹھے تھے مگر اب دیکھو تمہارا کیا حال ہے۔'' ــــــ چھن چھنگلو نے کہا۔

جوتے کھاتے کھاتے ہوشان بے ہوش ہو گیا تو
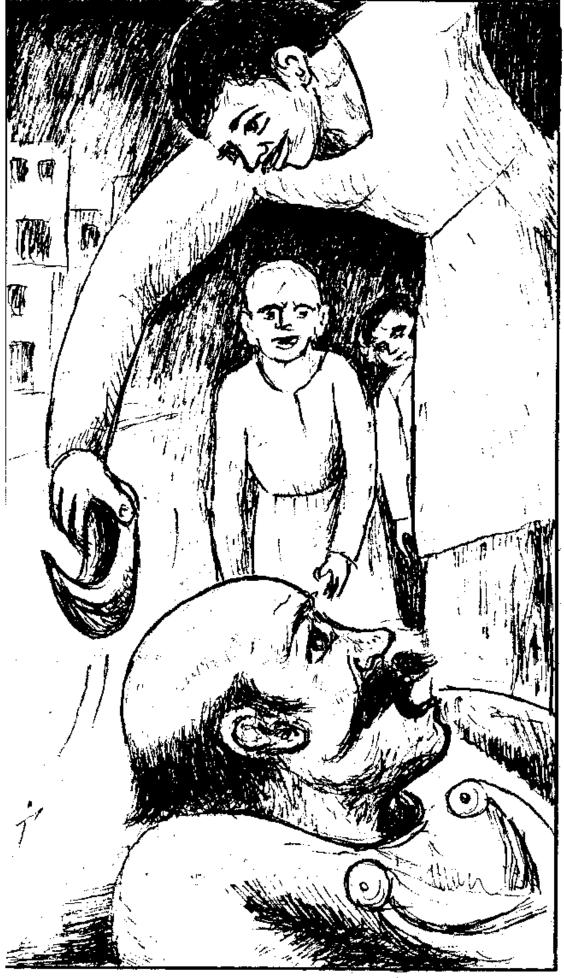
چھن چھنگلو نے پاگان اور پنگلو کو چلنے کے لئے کہا۔
"چلو دوستو آج اتنا ہی کافی ہے باقی کام کل کریں گے۔" ـــــــ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر وہ پاگان اور پنگلو کو لئے شہر سے باہر چل پڑا۔

ساسان کا بادشاہ چاگان دربار عالم لگائے بیٹھا تھا۔ دربار میں تمام وزراء اور امراء اپنی اپنی جگہوں پر مؤدبانہ انداز میں سر جھکائے بیٹھے ہوئے تھے۔ سپہ سالار ناپان چھنگلو بھی بادشاہ کے قریب ہی ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

اچانک ایک دربان اندر آیا۔ کورنش بجا کر کہنے لگا۔

''حضور ریاست پپولی کے سردار ہوشان دربار میں حاضر ہونا چاہتے ہیں۔''

''ہوشان'' ـــــ بادشاہ نے چونک کر کہا۔

''حاضر کرو۔''

ناپان بھی ہوشان کا نام سن کر چونک پڑا۔ وہ سمجھ

گیا کہ وہ چھن چھنگلو کی بادشاہ سے شکایت کرنے آیا ہوگا۔

ہوشان جب اندر داخل ہوا تو اس کے سر پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور چہرے پر پریشانی اور زردی نمایاں تھی۔ اس نے جھک کر سلام کیا اور پھر مؤدبانہ انداز میں سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

''کیا بات ہے ہوشان تم پریشان ہو۔ ہمیں بتلاؤ کہ تمہیں کیا تکلیف ہے۔''۔۔۔۔۔۔بادشاہ نے اس کی حالت دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

''حضور میرے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔ میری سرعام بے عزتی کی جا رہی ہے۔ مجھے ذلیل اور رسوا کیا جا رہا ہے۔''۔۔۔۔۔۔ہوشان نے روتے ہوئے کہا۔

''کس نے یہ جرأت کی ہے کہ ہمارے دوست کو بے عزت کرے اور اسے ذلیل کرے ہمیں بتلاؤ ہم اسے اتنی عبرتناک سزا دیں گے کہ پورا ملک اس کا حشر دیکھ کر لرز اٹھے گا۔''۔۔۔۔۔۔بادشاہ نے غصے سے کانپتے ہوئے کہا۔

''جناب آپ کے سپہ سالار نایان چھنگلو کا بیٹا چھن

چھنگلو اس سارے فساد کی جڑ ہے۔'' ــــــ ہوشان نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

''چھن چھنگلو مگر وہ تو ابھی بچہ ہے اور ہم نے سنا ہے کہ اس کا قد بہت چھوٹا ہے وہ بھلا تمہیں کیسے ذلیل اور رسوا کر سکتا ہے۔ کیا تم پاگل تو نہیں ہو گئے۔'' ــــــ بادشاہ نے حیرت سے ہوشان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں جناب میں سچ کہہ رہا ہوں اس کے پاس کچھ پراسرار طاقتیں ہیں اور جناب یہ سب کچھ ناپان کے اشارے پر ہو رہا ہے ناپان شاید میری ریاست پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔'' ــــــ ہوشان نے براہ راست ناپان پر الزام لگاتے ہوئے کہا۔

''یہ جھوٹ بول رہا ہے جناب میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے اور رہی میرے بیٹے چھن چھنگلو کی بات تو جناب اسے یہ طاقتیں ایک درویش بندر بابا نے عنایت کی ہیں اور اسے یہ بھی کہا ہے کہ وہ اسے ظالموں کے خلاف استعمال کرے۔

اور ہوشان ظلم میں پوری دنیا میں مشہور ہے۔ چنانچہ

وہ بندر بابا کے حکم پر اس کو سزا دے رہا ہو گا۔" ناپان نے جواب دیا۔

"مگر ہمارے ہوتے ہوئے اس کی کیا جرأت ہے کہ وہ کسی کو سزا دے سکے۔ ہوشان بالکل سچ کہہ رہا ہے ضرور تم باپ بیٹے نے اس کے خلاف سازش کی ہو گی۔"۔۔۔۔۔۔بادشاہ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"جو اصل بات تھی وہ میں نے حضور کو بتلا دی ہے اب آپ جیسے مناسب سمجھیں کر لیں۔ آپ کو اختیار ہے۔"۔۔۔۔۔۔ناپان نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"ہم کچھ نہیں جانتے۔ تم فوراً اپنے بیٹے کو گرفتار کر کے ہمارے حضور پیش کرو۔ ہم اسے ہوشان کو تنگ کرنے پر ایسی سزا دینا چاہتے ہیں کہ آئندہ کسی کو ہمارے دوستوں کے خلاف ٹیڑھی نظر اٹھانے کی جرأت نہ ہو سکے۔"۔۔۔۔۔۔بادشاہ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اسے پیش کرنا میرے بس سے باہر ہے حضور۔ وہ اپنی مرضی کا آپ مالک ہے۔ آپ اگر اسے گرفتار کر سکتے ہیں تو کرلیں۔"۔۔۔۔۔۔ناپان کو بھی غصہ آ گیا۔

"تمہارے جواب سے بغاوت کی بو آ رہی ہے۔"

بادشاہ نے پہلے سے بھی زیادہ کڑکدار لہجے میں کہا۔

''ناپان کو گرفتار کر لیا جائے۔''____بادشاہ نے اپنے حفاظتی دستے کو حکم دیا اور حفاظتی دستے کے مسلح سپاہیوں نے دوسرے لمحے ناپان کو پکڑ لیا۔

''جلاد کو حاضر کرو۔''____بادشاہ نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

''حضور آپ ظلم کر رہے ہیں اور ظلم اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے اب بھی موقعہ ہے کہ آپ سنبھل جائیں اور مجھ بے گناہ کے قتل سے باز آجائیں۔''____ناپان نے بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''گستاخ۔ کمینے۔ تمہاری یہ جرأت کہ ہمیں دربار عام میں دھمکیاں دو۔''____بادشاہ شدید غصے سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے اس نے اپنی نیام سے تلوار کھینچی اور بجلی کی سی تیزی سے اس نے سپاہیوں کے ہاتھوں میں جکڑے ہوئے بوڑھے ناپان کی گردن پر تلوار کا بھرپور وار کیا اور ایک ہی وار میں ناپان چھنگلو کا سر اس کے تن سے کٹ کر دور جا گرا۔

''اس کی لاش کو چوک پر لٹکا دو تا کہ ہم سے گستاخی

کرنے والے کے انجام سے لوگ عبرت لیں۔'' بادشاہ نے سپاہیوں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

''حضور کا بول بالا رہے۔ آپ بڑے انصاف پسند ہیں۔'' ـــــ ہوشان نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

''ہوشان ہم تمہیں سپہ سالار اعظم مقرر کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی تمہیں حکم دیتے ہیں کہ چھن چھنگلو کو فوری طور پر گرفتار کر کے ہمارے حضور پیش کرو۔'' ـــــ بادشاہ نے ایک اور حکم دیا۔

''بہتر حضور ۔ آپ کے حکم کی فوری تعمیل ہو گی۔'' ہوشان نے ادب سے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''دربار برخاست کیا جاتا ہے۔'' ـــــ بادشاہ نے حکم دیا اور پھر اٹھ کر واپس محل کی طرف چل پڑا۔

چھن چھنگلو ، پنگلو اور پاگان ایک غار میں بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ پاگان کے اصرار پر چھن چھنگلو آمادہ ہو گیا تھا کہ آج وہ پاگان کو اجازت دے دے گا کہ وہ ہوشان سے اپنے باپ کی موت کا بدلہ لے لے۔

ابھی وہ یہی باتیں کر رہے تھے کہ اچانک چھن چھنگلو کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ ایسا محسوس ہوا جیسے چھن چھنگلو کو کسی نے اچانک جھنجھوڑ دیا ہو۔

''اوہ کچھ ہو گیا ہے۔'' ——— چھن چھنگلو نے چونک کر کہا۔

''کیا ہو گیا ہے۔'' ——— پاگان نے حیرت سے

پوچھا۔ مگر چھن چھنگلو نے اسے جواب دینے کی بجائے آنکھیں بند کر لیں۔ کافی دیر تک وہ آنکھیں بند کئے بیٹھا رہا۔ پھر جب اس نے آنکھیں کھولیں تو اس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں۔ پورا جسم غصے کی شدت کی بنا پر کانپنے لگ گیا۔

''اوہ اب ظلم انتہا پر پہنچ گیا ہے۔'' ـــــــ چھن چھنگلو نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''کیا ہو گیا ہے کچھ مجھے بھی بتلاؤ۔'' ـــــــ پاگان نے حیرت سے بھرپور لہجے میں پوچھا۔

''میں نے آنکھیں بند کر کے سب کچھ دیکھ لیا ہے ہوشان ہماری شکایت لے کر بادشاہ کے پاس پہنچا ہے اور بادشاہ نے میری وجہ سے میرے باپ کو قتل کر دیا ہے ہوشان کو سپہ سالار اعظم بنا دیا گیا ہے اور میری گرفتاری کے حکم جاری کر دیئے ہیں۔'' ـــــــ چھن چھنگلو نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

''یہ تو بہت برا ہوا مجھے افسوس ہے یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا۔ اگر میں تم لوگوں کے پاس نہ جاتا تو یہ نہ ہوتا۔'' ـــــــ پاگان نے افسوس سے بھرپور لہجے

میں کہا۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔ یہ سب قدرت کے کھیل ہیں۔ پہلے میں سوچ رہا تھا کہ ہوشان کی ریاست تمہیں دلوا دوں اور ہوشان کی باقی عمر دھکے کھاتے ہوئے گزر جائے مگر اب میں ہوشان اور بادشاہ دونوں سے ایسا انتقام لوں گا کہ دنیا یاد رکھے گی۔ چلو بادشاہ کے پاس چلیں۔"_____ چھن چھنگلو نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے ایک ہاتھ سے پنگلو کا پنجہ پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے پاگان کا ہاتھ۔

"آنکھیں بند کر لو۔"_____ اس نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے دوبارہ حکم دیا۔

"آنکھیں کھولو۔"_____ پاگان نے آنکھیں کھولیں تو وہ حیران رہ گیا کیونکہ اب وہ غار کی بجائے بادشاہ کے محل کے سامنے کھڑے تھے۔

"چلو اور دیکھو کہ میں بادشاہ اور ہوشان سے کیس انتقام لیتا ہوں۔"_____ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر و تینوں محل کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

جیسے ہی وہ دروازے کے قریب پہنچے چھن چھنگا

نے ہاتھ کا اشارہ کیا اور محل کا دروازہ اکھڑ کر دور جا گرا۔ پہریدار خوفزدہ ہو کر چیختے ہوئے بھاگ گئے اور تینوں بڑے اطمینان سے محل کے اندر داخل ہو گئے۔ محل کے اندرونی پہرہ داروں نے انہیں روکنے کی بے حد کوشش کی مگر چھن چھنگلو کے ایک ہی اشارے پر تمام پہرہ دار پتھر کے بتوں میں تبدیل ہوتے چلے گئے۔ اب تو وہاں ہر طرف بھگدڑ مچ گئی۔ پہرہ دار خوفزدہ ہو کر ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ کوئی ان کے سامنے آنا ہی نہیں چاہتا تھا۔

اچانک ان پر زہریلے تیروں سے حملہ کیا گیا۔ مگر تیر چھن چھنگلو کے قریب آ کر مڑتے اور تیر چلانے والوں کے سینوں میں پیوست ہو جاتے پھر تو وہاں حشر برپا ہو گیا اور وہ تینوں اطمینان سے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔

بادشاہ اپنے خاص کمرے میں ہوشان کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا۔ جب اسے اس ہنگامے کی اطلاع ملی تو وہ غصے کے مارے تلوار کھینچ کر خود ہی کمرے سے باہر بھاگ پڑا۔ ہوشان نے اسے روکنے

کی بہتیری کوشش کی مگر بادشاہ نہ رکا۔ ہوشان کو چھن چھنگلو کی طاقتوں کا علم تھا۔ اس لئے وہ بادشاہ کو ان کے سامنے جانے سے روک رہا تھا مگر بادشاہ کو تو علم نہیں تھا اس لئے وہ غصے کے مارے بھاگتا چلا گیا۔

بادشاہ کا حفاظتی دستہ بھی بادشاہ کے پیچھے بھاگتا چلا گیا۔ ہوشان فوری طور پر محل کے پچھلے دروازے کی طرف بھاگا۔ وہ چھن چھنگلو کے سامنے نہیں جانا چاہتا تھا۔

جب بادشاہ تلوار کھینچے اس جگہ پہنچا جہاں دربار عام لگایا جاتا تھا تو چھن چھنگلو، پنگلو اور پاگان وہاں پہنچ چکے تھے۔

''تمہیں یہ جرأت کیسے ہوئی کہ تم میرے محل میں قتل و غارت کرو''۔۔۔۔۔بادشاہ نے چھن چھنگلو کو دیکھتے ہی غصے سے چیختے ہوئے کہا مگر چھن چھنگلو نے ہاتھ کا اشارہ کیا اور بادشاہ سر کے بل الٹا ہو گیا۔ تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور اس کا حفاظتی دستہ پتھر کے بتوں میں تبدیل ہو گیا۔

''ہوشان میرے سامنے آؤ''۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے

چیخ کر کہا اور پھر چند لمحوں بعد ہوشان اس طرح وہاں آگرا جیسے کسی نے اسے اٹھا کر وہاں پھینک دیا ہو۔ چھن چھنگلو نے اس کی طرف بھی ہاتھ اٹھا کر اشارہ کیا اور بادشاہ کے ساتھ وہ بھی سر کے بل الٹا ہو گیا۔

"میرے ساتھ آؤ۔"۔۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے مڑتے ہوئے کہا اور پھر ہوشان اور بادشاہ دونوں سر کے بل گھسٹتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے آنے لگے۔

چھن چھنگلو ان دونوں کو اسی طرح اپنے پیچھے لئے محل سے باہر نکل آیا۔ بادشاہ اور ہوشان کو اس حال میں دیکھ کر وہاں شہر کے تمام لوگ اکٹھے ہو گئے۔

"دیکھو لوگو یہ دونوں ظالم ہیں۔ انہوں نے سب پر ظلم کی انتہا کر دی ہے۔ اگر میں انہیں سزا دوں تو تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔"۔۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے وہاں موجود لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"انہیں ضرور سزا دو۔ یہ ظالم ہیں انہوں نے بہت ظلم کئے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں۔"۔۔۔۔۔۔ بادشاہ اور ہوشان کے ظلموں سے تنگ آئے ہوئے لوگوں نے یک زبان ہو کر کہا۔
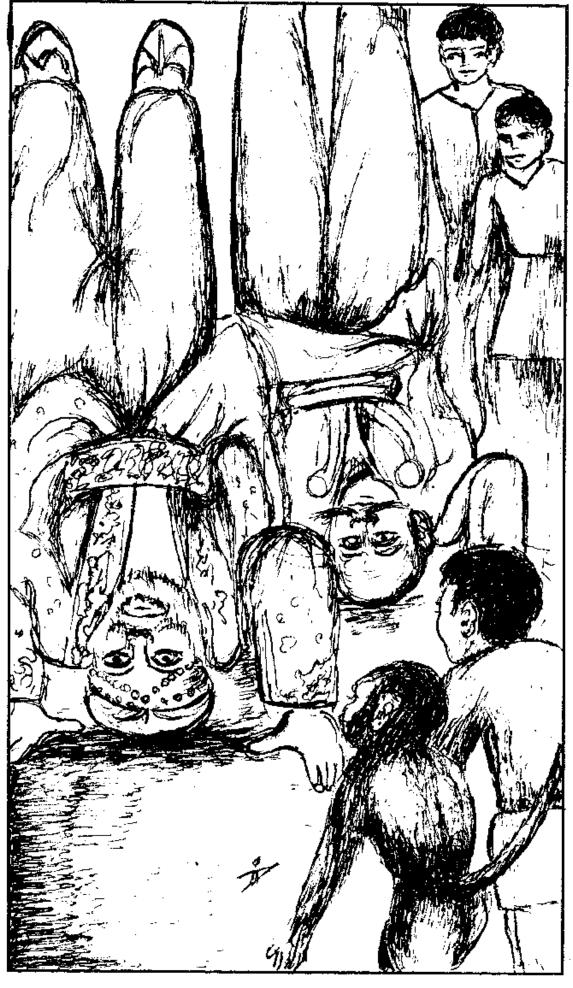
''آؤ پاگان پہلے تم ہوشان سے اپنے باپ کا بدلہ لے لو۔ تم جس طرح چاہو اس سے بدلہ لے سکتے ہو۔''_____ چھن چھنگلو نے پاگان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اسے سیدھا کرو تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ میں نے اس کی بے بسی سے فائدہ اٹھایا ہے۔''_____ پاگان نے جواب دیا اور چھن چھنگلو نے انگلی سے اشارہ کیا اور ہوشان سیدھا ہو گیا۔

سیدھا ہوتے ہی اس نے بھاگنے کی کوشش کی مگر پاگان نے بھوکے عقاب کی طرح اسے جھپٹ لیا۔ دوسرے لمحے پاگان نے اپنے طاقتور بازوؤں میں ہوشان کو اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا اور خود اس کی چھاتی پر چڑھ بیٹھا اور پھر اس کی دو انگلیاں پوری قوت سے ہوشان کی آنکھوں میں گھستی چلی گئیں اور ہوشان کے منہ سے بھیانک چیخ نکل گئی۔ پاگان نے پوری قوت سے مکہ مار کر اس کے دانت توڑ دیئے۔ پھر تڑپتے ہوئے ہوشان کا ایک بازو اس نے اپنے گھٹنے پر مار کر توڑ دیا۔ اس طرح چند ہی لمحوں میں اس نے ہوشان

کے دونوں بازوؤں اور دونوں ٹانگوں کی ہڈیاں توڑ کر رکھ دیں۔ اس پر جنون سوار تھا۔ ہوشان بری طرح چیخ رہا تھا تڑپ رہا تھا۔ مگر پاگان اپنے کام میں مصروف رہا اس نے اس کے حلق پر دانت جما دیئے اور دانتوں سے اس کا گلا کاٹ دیا۔

پھر وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا اور اس نے ہوشان کی دونوں ٹانگیں پکڑ کر اسے زمین سے اوپر اٹھایا اور پھر اس نے اپنے بازوؤں کو ایک زوردار جھٹکا دیا اور ہوشان کی دردناک چیخ سے تمام علاقہ گونج اٹھا۔ ہوشان کا جسم درمیان میں سے چرتا چلا گیا۔پاگان نے اسے دو حصوں میں چیر کر رکھ دیا تھا۔ ہوشان مرچکا تھا۔ پاگان نے اس کا مردہ جسم زمین پر پھینکا اور پھر نفرت سے اس پر تھوک دیا۔

''ایک ظالم اپنے انجام کو پہنچ چکا ہے لوگو اب دوسرے ظالم کا انجام دیکھو۔''_____چھن چھنگلو نے سخت لہجے میں لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا اور لوگوں نے خوشی سے زوردار نعرے مارے۔

''پنگلو آگے بڑھو اور اس بادشاہ سے میرے باپ کا

انتقام لو۔‘‘ ــــــ چھن چھنگلو نے پنگلو کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

اور پنگلو اچھلتا ہوا آگے بڑھا۔ بادشاہ الٹا کھڑا ہوا تھا پنگلو اچھل کر اس کی ٹانگ پر چڑھ گیا اور ٹانگ پکڑتے ہی اس نے بادشاہ کے جسم پر پیشاب کر دیا۔

’’دیکھ لو لوگو ظالم بادشاہ کا حال وہ اپنے آپ کو بے حد طاقتور سمجھ کر رعایا پر ظلم کرتا تھا اب ایک چھوٹا سا بندر اس پر پیشاب کر رہا ہے۔‘‘ ــــــ چھن چھنگلو نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا اور لوگ عبرت سے اپنے کانوں کو ہاتھ لگانے لگے۔

پنگلو اچھل کر نیچے آیا اور پھر اس نے بادشاہ کی ناک اپنے دانتوں سے چبا ڈالی۔ بادشاہ بری طرح چیخ رہا تھا مگر بے بس تھا۔ پنگلو نے اس کی ناک چبانے کے بعد اس کے جسم کے ہر حصے کو دانتوں سے کاٹنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد بادشاہ کا تمام جسم بری طرح زخمی ہو گیا تھا۔

چھن چھنگلو نے اشارہ کیا اور بادشاہ زمین پر گر پڑا۔ پنگلو اس پر سوار ہو گیا اور اس نے اس کے گلے

میں اپنے دانت جما دیئے۔ چند لمحوں بعد اس کے تیز دانتوں سے بادشاہ کا گلا کٹ گیا۔ اور اس میں سے خون فوارے کی طرح باہر نکلنے لگا۔ بادشاہ کا تمام جسم بری طرح تڑپ رہا تھا۔ آخر تڑپتے تڑپتے وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ اس کے مرتے ہی چھن چھنگلو نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''لوگو ظالم بادشاہ اپنے انجام کو پہنچ گیا ہے۔ اب میں پاگان کو جو ایک بہادر اور شریف انسان ہے تمہارا بادشاہ مقرر کرنا چاہتا ہوں۔ تمہیں کوئی اعتراض ہے۔''

''بالکل نہیں۔ ہم پاگان کو بادشاہ تسلیم کرتے ہیں۔'' سب نے متفق ہو کر کہا۔ بادشاہ کے تمام وزیر اور امیر بھی وہاں اکٹھے ہو چکے تھے۔ ان میں سے ایک بھاگ کر محل میں گیا اور بادشاہ کا تاج لا کر اس نے پاگان کے سر پر رکھ دیا اور پھر سب نے متفقہ طور پر پاگان کو بادشاہ تسلیم کر لیا۔ تمام رعایا خوشی سے اچھلنے کودنے لگی۔ پاگان نے چھن چھنگلو کا شکریہ ادا کیا اور تمام لوگوں سے وعدہ کیا کہ وہ ہمیشہ عدل و انصاف سے حکومت کرے گا۔ چھن چھنگلو بھی خوش تھا کہ اس نے

ظالموں کو انجام تک پہنچا کر لوگوں کو ان کے ظلم سے ہمیشہ کے لئے نجات دلا دی ہے۔ سب لوگ چھن چھنگلو کی تعریف میں نعرے مار رہے تھے۔

اسی وقت ایک بوڑھی عورت مجمع کو چیرتی ہوئی آگے بڑھی اور چھن چھنگلو کے قریب آ کر اس سے کہنے لگی۔

''چھن چھنگلو اللہ تعالیٰ نے تجھے ظالموں کو سزا دینے کے لئے طاقتیں عطا کی ہیں میری بھی فریاد سنو۔''

''کیا بات ہے بوڑھی اماں مجھے بتلاؤ تم پر کس نے ظلم کیا ہے۔''______ چھن چھنگلو نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بیٹے میری ایک ہی بیٹی تھی جو بے حد خوبصورت تھی اسے آج سے چھ ماہ پہلے ایک ظالم جادوگر شوکرام اٹھا کر لے گیا تھا۔ یہ جادوگر بے حد ظالم ہے۔ ہر سال ایک خوبصورت لڑکی کو اٹھا کر لے جاتا ہے۔ اسے سارا سال اپنے پاس رکھ کر سال کے بعد اسے مار ڈالتا ہے اور پھر نئی لڑکی اٹھا کر لے جاتا ہے۔ لوگ اس سے بے حد تنگ ہیں مگر چونکہ وہ طاقتور جادوگر ہے اس

لئے سب بے بس ہیں۔ میری لڑکی کو واپس لے آؤ اور اس ظالم جادوگر کو ختم کر کے لوگوں کو اس کے ظلم سے نجات دلاؤ۔"۔۔۔۔۔بوڑھی نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"جادوگر۔"۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ وہ شاید یہ سوچ رہا تھا کہ جادوگر کے جادو کا کیسے مقابلہ کرے گا مگر پھر اسے بندربابا کی بات یاد آگئی کہ اسے ظالموں کو سزا دینے کے لئے طاقتیں دی گئی ہیں تو اس نے اس ظالم جادوگر سے مقابلہ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

"ٹھیک ہے بوڑھی اماں میں آج ہی اپنے دوست پنگلو کو لے کر اس ظالم جادوگر کے مقابلے کے لئے جاتا ہوں۔ مجھے اللہ پر بھروسہ ہے کہ میں ضرور کامیاب ہوں گا۔"۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور بوڑھی اماں کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو بہہ نکلے۔

ختم شد

پراسرار طاقتوں کے مالک چھن چھنگلو
کے حیرت انگیز کارنامے

چھن چھنگلو اور ظالم جادوگر

مصنف مظہر کلیم ایم اے

ظالم جادوگر شوکرام جو بہت بڑا جادوگر تھا۔

کیا اس کے مقابلے میں چھن چھنگلو کامیاب ہوگیا؟

- **چھنگلو کے حیرت انگیز کارنامے۔**
- اس نے ظالم جادوگر کے سر پر بیس چپتیں ماریں۔ کیسے؟
- چھن چھنگلو کی پراسرار طاقتوں اور شوکرام کے جادو کا خوفناک مقابلہ۔

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

ملنے کا پتہ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ ۔ اردو بازار
لاہور

Mob: 0300-9401919

آنگلو بانگلو کے دلچسپ کارنامے

آنگلو بانگلو اور
ناگ شہزادی

مصنف مظہر کلیم ایم اے

- آنگلو بانگلو کا سانپوں کی دنیا میں کیا حشر ہوا ——؟
- **کیا** آنگلو بانگلو کو سانپ کھا گئے —— یا ——؟
- وہ ناگ شہزادی کے پاس پہنچ گئے۔
- آنگلو بانگلو اور خوفناک سانپوں میں لرزہ خیز مقابلے۔
- **کیا** ناگ شہزادی آنگلو بانگلو سے شادی کرنے پر تیار ہو گئی ——؟
- **کیا** آنگلو بانگلو شادی کرنے میں کامیاب ہو گئے۔
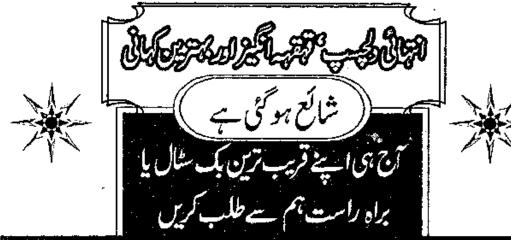
ملنے کا پتہ۔ **یوسف برادرز** الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار **لاہور**

Mob: 0300-9401919

عمرو کا دلچسپ کارنامہ

عمرو اور سیاہ بت

مصنف ظہیر احمد

ایک ہزار بادشاہوں کا خزانہ جسے عمرو عیار حاصل کرنا چاہتا تھا۔ یہ خزانہ ایک غیبی محل کے نیچے ایک بہت بڑے تہہ خانے میں موجود تھا۔ خزانے کا مالک شاراک جادوگر تھا۔ شاراک جادوگر اتنا بڑا جادوگر تھا کہ طلسم ہوشربا کا شہنشاہ افراسیاب بھی اس سے ڈرتا تھا۔

شاراک جادوگر کی جان سیاہ بندر کے بت کی ایک آنکھ میں تھی اور یہ بت چاہ سیاہ میں موجود تھا جہاں کسی انسان کا پہنچنا ممکن ہی نہیں تھا۔

خواجہ عمرو عیار' عیار زماں' شعلہ تپاں' موت جادوگراں اپنی عیاریوں سے کام لیتا ہوا شاراک جادوگر سے ٹکرا گیا۔ پھر کیا ہوا؟

ملنے کا پتہ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور
Mob: 0300-9401919

راحیل
Arshad

شیر دل ایک ذہین لڑکا جو شہزادی صنوبر کو بچانے کے لے نکلا اور پھر قدم قدم پر موت نے اس کا استقبال کیا۔

سام جادوگر انتہائی ظالم اور خطرناک جادوگر، جس سے نامی گرامی جادوگر خوف کھاتے تھے۔

سام جادوگر اور شیر دل کا بھیانک ٹکراؤ۔ کیا شیر دل سام جادوگر پر قابو پانے میں کامیاب ہوسکا۔ یا؟

ظالم پری زاد جس نے شیر دل کو سینکڑوں فٹ کی بلندی سے زمین پر گرا دیا۔ شیر دل کا کیا حشر ہوا۔ ظالم پری زاد کون تھا اور کیوں شیر دل کے خون کا پیاسا تھا؟

قہقہہ دیو جس کے قہقہے آپ کو بھی قہقہے لگانے پر مجبور کر دیں گے۔

کیا شیر دل شہزادی صنوبر کو بچانے میں کامیاب ہوگیا۔ یا؟

سو سے زائد تصاویر سے مزین انتہائی دلچسپ اور خوبصورت ناول

جسے آپ مدتوں یاد رکھیں گے۔

ملنے کا پتہ
یوسف برادرز الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار **لاہور**

Mob: 0300-9401919

ٹارزن کا انتہائی دلچسپ اور انوکھا کارنامہ

ٹارزن اور سفاک قاتل

مصنف ظہیر احمد

سفاک قاتل جو ایک شخص جان سار بر پر ٹارزن کے جنگل میں بے پناہ تشدد کر رہے تھے۔کیوں ——؟

جان سار بر جس کی جان بچاتے ہوئے ٹارزن آدم خور وحشیوں کے جنگل میں بری طرح پھنس گیا۔ پھر کیا ہوا ——؟

رابش قاتلوں کا سردار —— جس نے ٹارزن کو دیکھتے ہی گولی مار دی۔ کیا واقعی ٹارزن ہلاک ہو گیا ——؟ کیا ٹارزن جان سار بر کی جان بچا سکا ——؟

قاتلوں کے گروہ کا انجام کیا ہوا

بہادر منگو جس نے آدم خوروں کے سردار کو ہلاک کرنے کا چیلنج کر دیا۔ دلچسپ مقابلہ —— انجام کیا ہوا ——؟

ملنے کا پتہ۔ یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور
Mob: 0300-9401919

فیصل، شہزاد اور ڈریکولا
کا ایک ناقابل فراموش کارنامہ

مصنف مظہر کلیم ایم اے

- فیصل، شہزاد، ڈریکولا اور مسلم اصفہانی کا انجام کیا ہوا؟
- سنہری نقاب پوش کون تھے۔

سنہری نقاب پوش جنھوں نے کالا گلاب کے ممبروں کو پے در پے قتل کرنا شروع کر دیا۔

- کالا گلاب کے قاتلوں اور سنہری نقاب پوشوں کے درمیان خوف ناک اور زبردست جنگ۔
- فیصل، شہزاد اور ڈریکولا کی لاشیں وزیراعظم کو تحفے کے طور پر بھیج دی گئیں؟

شائع ہو گئی ہے

بچوں کے لئے دلچسپ اور خوبصورت ناول

چلوسک ملوسک اور عمرو عیار

مصنف مظہر کلیم ایم اے

- چلوسک ملوسک ایک ایسے سیارے میں جہاں ان کی ملاقات پرانے زمانے کے عمرو عیار اور امیر حمزہ سے ہوئی۔
- عمرو عیار نے چلوسک ملوسک کو قید کر لیا اور ان کا جہاز اپنی زنبیل میں ڈال دیا ـــــ کیوں ـــــ؟
- چلوسک ملوسک نے امیر حمزہ اور عمرو عیار کو اپنی دوستی کا یقین دلانا چاہا مگر وہ نہ مانے ـــــ پھر کیا ہوا ـــــ؟
- امیر حمزہ نے چلوسک ملوسک کو اپنا مشیر اور عمرو عیار نے انہیں اپنا استاد مان لیا ـــــ کیسے ـــــ؟
- چلوسک ملوسک اور عمرو عیار سامری موتی حاصل کرنے کے لئے اکٹھے طلسم ہوشربا کی طرف گئے۔ پھر کیا ہوا ـــــ؟

انتہائی حیرت انگیز اور دل چسپ ناول

ملنے کا پتہ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور
Mob: 0300-9401919

بچوں کے لئے ٹارزن کی انتہائی دلچسپ کہانی

ٹارزن اور شیطانی جال

منکو۔ جسے سمندر میں سیر کے دوران ایک کشتی نظر آئی۔ اس کشتی میں ایک بے ہوش عورت تھی۔

شہزادی فراشا۔ جس نے انتہائی عیاری سے ٹارزن کو اپنے شیطانی جال میں پھنسالیا تھا۔ وہ جال کون سا تھا؟

منکو۔ جو سمندر میں کشتی پر تنہا رہ گیا اور اس کی کشتی لہروں میں گم ہوتی چلی گئی اور پھر؟

چاگور جزیرہ۔ جہاں ایک انسان زمین میں گڑا ہوا تھا۔

شہزادہ خاموش۔ کون تھا اور شہزادی فراشا اسے کیوں آزاد کرانا چاہتی تھی۔

ٹارزن ۔ جسے شہزادی فراشا اپنے قابو میں کرنا چاہتی تھی۔ کیوں؟

کوماش ۔ ایک بدصورت انسان جو ٹارزن کو مسلسل عذاب دے رہا تھا۔

منکو۔ جو ٹارزن کی مدد کے لیے بونا منکو بن گیا تھا۔

ٹارزن اور بونے منکو کا ایک ناقابل فراموش اور دل ہلا دینے والا خوفناک کارنامہ۔ جسے پڑھتے ہوئے آپ کے سانس اٹک اٹک جائیں گے۔

یوسف برادرز
المحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور

راحیل
Arshad
پھن پھنگلو اور ظالم جادوگر

چھن چھنگلو اور پنگلو بندر کا حیرت انگیز نیا کارنامہ

چھن چھنگلو اور ظالم جادوگر

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
ناشران
پاک گیٹ ملتان

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob: 0300-9401919

بچوں کے لئے ٹارزن کی انتہائی دلچسپ کہانی

ٹارزن اور شیطانی جال

منکو۔ جسے سمندر میں سیر کے دوران ایک کشتی نظر آئی۔ اس کشتی میں ایک بے ہوش عورت تھی

شہزادی فراشا۔ جس نے انتہائی عیاری سے ٹارزن کو اپنے شیطانی جال میں پھنسالیا تھا۔ وہ جال کون سا تھا؟

منکو۔ جو سمندر میں کشتی پر تنہا رہ گیا اور اس کی کشتی لہروں میں گم ہوتی چلی گئی اور پھر ؟

چاگور جزیرہ۔ جہاں ایک انسان زمین میں گڑا ہوا تھا۔

شہزادہ خاموش۔ کون تھا اور شہزادی فراشا اسے کیوں آزاد کرانا چاہتی تھی۔

ٹارزن ۔ جسے شہزادی فراشا اپنے قابو میں کرنا چاہتی تھی۔ کیوں؟

کوماش ۔ ایک بدصورت انسان جو ٹارزن کو مسلسل عذاب دے رہا تھا۔

منکو۔ جو ٹارزن کی مدد کے لیے بونا منکو بن گیا تھا۔

ٹارزن اور بونے منکو کا ایک ناقابل فراموش اور دل ہلا دینے والا خوفناک کارنامہ۔ جسے پڑھتے ہوئے آپ کے سانس اٹک اٹک جائیں گے۔

یوسف برادرز ۔ الحمد مارکیٹ ۔ لاہور

چھن چھنگلو اپنے دوست پاگان بادشاہ کے ساتھ کچھ دن گزارنے کے بعد ظالم جادوگر شوکرام کو سزا دینے کے لئے تیار ہو گیا۔ اس نے پاگان سے جانے کی اجازت مانگی۔ پاگان نے گو اسے روکنے کے لئے بڑی منتیں کیں مگر چھن چھنگلو چونکہ جانے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ اس لئے وہ نہ رکا۔

اور پھر پنگلو بندر کو ساتھ لا کر وہ پاگان کے محل سے رخصت ہو گیا۔ وہ جلد از جلد ظالم جادوگر کا خاتمہ کر کے بوڑھی کی بیٹی کو اس کے پنجے سے چھڑانا چاہتا تھا۔

پاگان کے محل سے نکل کر اس نے پنگلو کا بازو پکڑا

اور پھر اسے آنکھیں بند کرنے کو کہا۔ پنگلو نے آنکھیں بند کرلیں اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے ان کے قدموں کے نیچے سے زمین غائب ہو گئی ہو۔ تھوڑی دیر بعد چھن چھنگلو نے کہا۔

''آنکھیں کھول دو پنگلو۔''____اور پنگلو نے آنکھیں کھول دیں۔

اب ان کے سامنے ایک بہت اونچی پہاڑی تھی۔ جس کی چوٹی پر سرخ رنگ کا ایک بہت بڑا قلعہ موجود تھا۔ بہت مضبوط اور خوفناک قلعہ۔ اس قلعے کا دروازہ ہی نہیں تھا۔ چاروں طرف بڑی بڑی اونچی چٹانیں تھیں۔ پہاڑی پر چڑھنے کا راستہ بھی نہیں تھا۔ ہر طرف سپاٹ دیوار کی طرح پہاڑی تھی۔

''یہ شوکرام کا قلعہ ہے۔''____پنگلو نے حیرت سے پوچھا۔

''ہاں۔ یہی ظالم جادوگر شوکرام کا قلعہ ہے اور اس بوڑھی کی بیٹی اسی میں قید ہے۔''____چھن چھنگلو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''اب کیا ارادے ہیں۔''____پنگلو نے چھن

چھنگلو کو سوچ میں غرق دیکھ کر پوچھا۔

''میں سوچ رہا ہوں کہ شوکرام بہت بڑا جادوگر ہے۔ کیا میں اس کے جادو کا مقابلہ کر سکوں گا۔''چھن چھنگلو نے کہا۔

''کیوں نہیں کر سکو گے۔ بندر بابا نے تمہیں بے شمار طاقتیں دی ہیں۔''______پنگلو نے جواب دیا۔

''ہاں۔ میرے دوست طاقتیں تو دی ہیں مگر مسئلہ یہ ہے کہ مجھے اپنی طاقتوں کا خود بھی علم نہیں ہے اور نہ ان کے توڑ کا پتہ ہے۔ اب جس طرح پیاز کا ہار بادشاہ نے میرے گلے میں ڈال کر مجھے بے بس کر دیا تھا۔ اگر پاگان عین موقعہ پر ہمت نہ کرتا۔ اور وہ ہار میرے گلے سے نہ اتارتا تو میں کیا کر سکتا تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں آگ کو پار نہیں کر سکتا۔ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اور بھی توڑ ہوں۔ شوکرام بہت بڑا جادوگر ہے۔ ہو سکتا ہے وہ کوئی توڑ کر کے مجھے بے بس کر دے۔''______چھن چھنگلو نے پریشان لہجے میں کہا۔

''پھر ایسا کرو کہ بندر بابا سے امداد طلب کرو۔ ہو سکتا ہے وہ تمہاری اس معاملے میں رہنمائی کر دے۔''

پنگلو نے اسے ایک تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔"۔۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے فوراً اس کی بات مان لی اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں اور دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد اسے محسوس ہوا کہ بندر بابا اس کے قریب موجود ہے۔ پھر اس کے کانوں میں بندر بابا کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے بیٹے چھن چھنگلو ۔ تم پریشان کیوں ہو۔"

"بندر بابا میں ظالم شوگرام سے لوگوں کو نجات دلانا چاہتا ہوں۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ کیا میں ظالم جادوگر کا مقابلہ کر سکوں گا۔"۔۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے دل ہی دل میں کہا۔

"چھن چھنگلو بیٹے۔ اللہ نے تمہیں ظالموں کو سزا دینے کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور اسی وجہ سے تمہیں طاقتیں دی گئی ہیں۔ اب چاہے وہ ظالم انسان ہو، جانور ہو یا جادوگر ہو۔ تم ہمت کرو اور پریشان نہ ہوا کرو۔ میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔ جاؤ اور جادوگر

کا مقابلہ کرو۔ اپنی طاقتوں کے ساتھ ساتھ اپنی عقل بھی استعمال کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا۔"______بندر بابا کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔

چھن چھنگلو نے آنکھیں کھول دیں۔ اب اس کے چہرے پر خوشی کے آثار تھے۔ اسے اطمینان ہو گیا کہ وہ ہر ظالم کا مقابلہ کر سکتا ہے۔

''کیا کہتے ہیں بندر بابا۔'' ــــــ پنگلو نے پوچھا۔

''خوش خبری۔'' ــــــ چھن چھنگلو نے کہا۔

''چلو پھر آگے بڑھو۔ اللہ مالک ہے۔'' ــــــ پنگلو بھی خوش ہو گیا۔

''آؤ چلیں دیکھیں یہ شوگرام کون ہے۔'' ــــــ چھن چھنگلو نے بھی خوش ہوتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس نے پنگلو کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی آگے بڑھ کر پہاڑی پر چڑھنے لگا۔

وہ چاہتا تو آنکھیں بند کر کے اندر بھی پہنچ سکتا تھا۔ مگر اسے معلوم تھا کہ جادوگر نے اپنے قلعے پر جادو کر رکھا ہو گا۔ اس لئے وہ سامنے سے اندر جانا چاہتا تھا۔ پھر جیسے ہی انہوں نے پہاڑی پر قدم رکھا۔ اچانک ایک زور دار کڑاکا ہوا اور دوسرے لمحے دونوں اچھل کر دور جا گرے۔

انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے انہیں کسی نے اٹھا کر دور پھینک دیا ہو۔ نیچے گرتے ہی وہ دونوں اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ وہ سمجھ گئے کہ نہ صرف قلعے پر بلکہ پوری پہاڑی پر جادوگر نے جادو کر رکھا ہے تاکہ کوئی قلعے تک پہنچ ہی نہ سکے۔

''پنگلو تم میرے کاندھے پر بیٹھ جاؤ۔'' ——— چھن چھنگلو نے پنگلو سے کہا اور پنگلو اس کے کاندھے پر بیٹھ گیا۔

چھن چھنگلو نے اسے آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا۔ اور پھر وہ دل ہی دل میں کچھ بڑبڑانے لگا۔ پھر ان کے قدموں تلے سے زمین غائب ہو گئی۔ ساتھ ہی ان کے کانوں میں زور دار کڑاکے کی آوازیں آنا

شروع ہو گئیں۔ اس کے ساتھ ہی ان کے جسموں کو زبردست جھٹکے لگنے لگے مگر انہیں محسوس ہو رہا تھا کہ وہ آگے ہی بڑھ رہے تھے۔ جیسے جیسے وہ ہوا میں آگے بڑھ رہے تھے۔ ان کے جسموں کو لگنے والے جھٹکے شدید ہوتے جا رہے تھے۔ مگر پھر اچانک یہ جھٹکے ختم ہو گئے اور چھن چھنگلو کے پیر زمین پر ٹک گئے اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔

یہ ایک بہت بڑا ہال کمرہ تھا۔ جس میں دو طرف عجیب و غریب جانوروں کی کھوپڑیاں ٹنگی ہوئی تھیں۔ فرش پر شیروں کی کھال کا قالین تھا۔ ایک کونے میں ایک بہت بڑا سفید رنگ کا گولہ موجود تھا۔

کمرے کے درمیان میں انسانی ہڈیوں کا بنا ہوا ایک بہت بڑا تخت تھا۔ جس پر انسانی کھال کا قالین بچھا ہوا تھا۔ اس کے اوپر ایک طویل القامت انتہائی کریہہ شکل کا ایک ادھیڑ عمر شخص بیٹھا تھا۔ جس نے سرخ رنگ کا لبادہ پہنا ہوا تھا

اس کے ہاتھ میں شراب کا جام تھا اور وہ اس سے شراب پی رہا تھا۔ تخت پر اس کے قریب ہی ایک شیر

بیٹھا ہوا تھا اور اس شخص نے اپنا ایک ہاتھ شیر کے سر پر رکھا ہوا تھا۔

یہ ظالم جادوگر شوکرام تھا۔ سامنے شیر کی کھال کے فرش پر ایک انتہائی خوبصورت لڑکی ناچ رہی تھی۔ اور ایک کریہہ شکل والا حبشی ہاتھ میں کوڑا پکڑے اس کے سر پر کھڑا تھا۔ لڑکی کے ناچنے سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ حد سے زیادہ پٹ چکی ہے۔ اس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے اور خوبصورت جسم پر کوڑوں کے نشان تھے۔ جن میں سے خون رس رہا تھا۔ جیسے ہی اس کے ناچنے میں ذرا سی سستی آتی۔ وہ حبشی پوری قوت سے اس کے جسم پر کوڑا مار دیتا۔ اور لڑکی چیخ مار کر پھر تیزی سے ناچنا شروع کر دیتی۔

خوبصورت لڑکی کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ رہے تھے۔ اچانک ناچتے ناچتے وہ گر پڑی۔ حبشی نے اسے کوڑا مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ شوکرام نے اسے روک

''سنو عالم آرا۔ جب تک تم مجھ سے شادی کرنے پر رضامند نہیں ہو گی۔ میں تمہیں اسی طرح نچاتا رہوں

گا۔“ ـــــ جادوگر نے انتہائی غصیلے لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

”مجھے مار ڈالو۔ مجھے مار ڈالو۔ مگر میں تم سے شادی نہیں کروں گی۔ تم ظالم ہو۔ تم کمینے ہو۔ تم آدم خور ہو۔“ ـــــ لڑکی نے غصے اور بے بسی سے چیختے ہوئے کہا۔

”ہا۔ ہا۔ہا۔“ ـــــ کمرے میں ظالم جادوگر کا قہقہہ گونج اٹھا۔

”ہاں۔ میں ظالم ہوں۔ میں انسانوں کا خون پی جاتا ہوں۔ یہ دیکھ جس تخت پر میں بیٹھا ہوں۔ یہ سب ان لڑکیوں کی کھالوں اور ہڈیوں کا بنا ہوا ہے۔ جنہوں نے مجھ سے شادی سے انکار کیا تھا۔ تم مجھے پسند آئی ہو۔ اس لئے میں تمہیں مارنا نہیں چاہتا۔ میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔“ ـــــ ظالم جادوگر نے قہقہہ مارتے ہوئے کہا۔

”میں شادی نہیں کروں گی۔ تم مجھے مار ڈالو۔“ لڑکی نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”نہیں میں تمہیں نہیں ماروں گا۔ میں تمہیں زندہ

رکھوں گا۔ اب مجھے ضد ہو گئی ہے۔ میں تمہیں اپنے ساتھ شادی کرنے پر مجبور کر دوں گا۔"۔۔۔۔۔جادوگر نے انتہائی غصیلے لہجے میں جواب دیا۔

"ڈرو اس وقت سے شوکرام، جب اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے ظلم کی سزا دے گا۔"۔۔۔۔۔عالم آرا نے روتے ہوئے کہا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ مجھ سے زیادہ طاقتور اس دنیا میں اور کوئی نہیں۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا۔"۔۔۔۔۔شوکرام نے طنز سے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ ہر ظالم کے لئے کوئی نہ کوئی آدمی ایسا پیدا کر دیتا ہے جو اسے انجام تک پہنچا دے۔"۔۔۔۔۔عالم آرا نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بکواس بند کرو لڑکی۔ ناچو۔"۔۔۔۔۔جادوگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے حبشی نے اپنے ہاتھ کو حرکت دی اور کوڑا عالم آرا کے جسم پر لگا۔ وہ بری طرح سے تڑپ اٹھی۔

"میں کہتا ہوں ناچو۔"۔۔۔۔۔جادوگر غصے سے چیخا۔ ابھی اس کا فقرہ مکمل ہوا ہی تھا کہ اچانک کمرے سے

الو کی تیز آواز گونج اٹھی اور جادوگر چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

اس نے حبشی کو کوڑا مارنے سے روک دیا۔ اور خود سفید رنگ کے گولے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''**کسی** نے ہماری پہاڑی پر چڑھنے کی کوشش کی ہے۔ کون ہے یہ۔''_____شوکرام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس نے گولے کے اوپر اپنا ہاتھ پھیرا۔ دوسرے ہی لمحے گولہ روشن ہو گیا۔ اب اسے پہاڑی کے دامن کا منظر نظر آنے لگا۔ شوکرام کے ساتھ ساتھ حبشی اور عالم آرا بھی یہ منظر دیکھنے لگے۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک بندر اور دوسرا انسانی بچہ پہاڑی سے پرے موجود تھے۔

''ہا۔ ہا۔ ہا۔ تو ان بندروں نے پہاڑی پر چڑھنے کی کوشش کی تھی۔''_____جادوگر نے طنزیہ انداز میں ہنستے

ہوئے کہا۔

مگر دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ کیونکہ اسے خیال آگیا تھا کہ اس کے علاقہ میں تو دور دور تک بندر موجود نہیں تھے۔ پھر یہ بندر کہاں سے آگئے۔ پھر اس نے دیکھا کہ بندر اس انسانی بچے کے کندھے پر چڑھ گیا۔ اور پھر ان دونوں نے آنکھیں بند کرلیں۔ اسی لمحے ان کے جسم ہوا میں بلند ہو گئے اور وہ ہوا میں تیرتے ہوئے قلعہ کی طرف آنے لگے۔

''اوہ۔ یہ جادوگر ہیں۔ میں ابھی انہیں جلا کر راکھ بنا دیتا ہوں۔''——شوکرام نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے ہاتھ اونچا کر کے اسے جھٹکنا شروع کر دیا۔

عالم آرا نے دیکھا کہ وہ جیسے ہی ہاتھ جھٹکتا۔ بجلی کی لہر ان بندروں کی طرف بڑھتی، مگر ان دونوں کے جسموں کو صرف ایک جھٹکا لگتا۔ اور بس۔ وہ آہستہ آہستہ ہوا میں تیرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے آ رہے تھے۔

شوکرام کا حملہ ناکام دیکھ کر عالم آرا کے چہرے پر

مسکراہٹ آ گئی۔ وہ سمجھ گئی کہ اللہ تعالیٰ کو اس پر رحم آ گیا ہے۔ اور اس نے اس ظالم کو ختم کرنے کے لئے اس بندر اور بچے کو بھیجا ہے۔ عالم آرا نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا کہ وہ ہر قیمت پر اس آنے والے سے تعاون کرے گی۔

ادھر جادوگر کا غصے کے مارے برا حال ہو رہا تھا۔ اس نے ہاتھوں کو اور تیزی سے اور قوت کے ساتھ جھٹکنا شروع کر دیا مگر آنے والے اسی طرح آگے بڑھتے چلے آ رہے تھے۔

اب تو شوکرام کا غصے کے مارے برا حال ہو گیا۔ اس نے منہ ہی منہ میں بڑبڑانا شروع کر دیا۔

اور پھر اس نے اپنا ہاتھ اونچا کیا تو اس کی انگلیوں سے شعلے نکلنے لگے۔ یہ شعلے انگلیوں سے نکلتے نظر آتے۔ پھر غائب ہو جاتے۔

عالم آرا نے دیکھا وہ شعلے تیزی سے ان دونوں کی طرف بڑھتے گئے اور پھر شعلوں نے ان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

اسی لمحے زور دار کڑکا ہوا اور اس کمرے کی چھت

پھٹ گئی۔ جس میں وہ سب موجود تھے اور اس کے ساتھ ہی وہ انسانی بچہ اور بندر عالم آرا کے قریب آ کر رک گئے۔

شعلے ابھی تک ان کے گرد گھوم رہے تھے۔ مگر ان کے قریب نہیں جاتے تھے۔ شوکرام بڑی حیرت سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نمایاں تھے۔ جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ آخر ان پر اس کا جادو کیوں نہیں چل رہا ۔ اس نے کچھ سوچ کر ہاتھ جھٹکا تو شعلے غائب ہو گئے۔ اسی لمحے اس انسانی بچے نے جو چھن چھنگلو تھا۔ آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھول کر اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ پھر عالم آرا اور جادوگر کو دیکھ کر وہ چونک پڑا۔ اس کے کندھے پر چڑھے ہوئے بندر نے بھی اس کے کہنے پر آنکھیں کھول دی تھیں۔ اور وہ بھی حیرت سے آنکھیں پھاڑے یہ سب دیکھ رہا تھا۔

''کون ہو تم۔ اور یہاں کیوں آئے ہو۔'' شوکرام نے انتہائی غصیلے لہجے میں چھن چھنگلو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''میرا نام چھن چھنگلو ہے۔ یہ میرا دوست پنگلو بندر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس لئے مجھے یہاں بھیجا ہے تاکہ میں دنیا کو تمہارے ظلم سے نجات دلا دوں۔'' چھن چھنگلو نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیا۔

''ہو۔ ہو۔ ہو۔ تم ذرا سے بچے میرا مقابلہ کرو گے؟ ہا۔ ہا۔ ہا۔ میں تمہیں ایک منٹ میں جلا کر خاک کر دوں گا۔''______شوکرام نے بڑے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

''شوکرام اب بھی وقت ہے کہ تم ظلم سے توبہ کر لو اور اپنے جادو کو لوگوں کی بھلائی کے کام میں لاؤ۔ میں وعدہ کرتا ہوں اگر تم ایسا کر لو تو میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔ ورنہ یاد رکھو تمہارا انجام اتنا عبرتناک ہوگا کہ تمہاری روح تک کانپ اٹھے گی۔''______چھن چھنگلو نے انتہائی سنجیدگی سے جواب دیا۔

''بکواس بند کرو۔ میں نے تمہیں قلعے میں اس لئے آنے دیا ہے تاکہ تم میرا جلال دیکھ سکو۔ تم ابھی بچے ہو۔ مجھے تم پر رحم آ رہا ہے۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اب بھی زندہ باہر جانے دیتا ہوں۔ ورنہ اپنے انجام

کے لئے تیار ہو جاؤ۔‘‘ ـــــ شوکرام نے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’ہونہہ۔ اتنا انقلاب تو ابھی سے آ رہا ہے کہ شوکرام جادوگر کے دل میں رحم پیدا ہو گیا ہے۔ ابھی دیکھنا تم گڑگڑانا شروع کر دو گے۔‘‘ ـــــ چھن چھنگلو نے ہنستے ہوئے کہا۔

’’ہونہہ۔ تو تم باز نہیں آؤ گے۔ اب دیکھو اپنا حشر۔‘‘ شوکرام ایک دم غصے سے چیخ پڑا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ہاتھ چھن چھنگلو کی طرف بڑھایا مگر ابھی اس کے لب نہیں ہلے تھے کہ وہ ایک دم اچھل پڑا کیونکہ چھن چھنگلو اور پنگلو دونوں غائب ہو گئے تھے۔

’’ارے یہ کہاں گئے؟۔‘‘ ـــــ اس نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ گولے کی طرف مڑا۔ اس نے گولے پر ہاتھ پھیرا تو گولے میں کمرے کا منظر ابھر آیا مگر اس میں چھن چھنگلو اور پنگلو نظر نہیں آ رہے تھے۔ اب تو شوکرام اور زیادہ چکرا گیا۔

اچانک اس نے تیزی سے منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑانا شروع کر دیا۔ اور پھر اس نے جیسے ہی ہاتھ کو

جھٹکا دیا۔ اچانک وہ قلعہ ہی غائب ہو گیا۔ اس کے
ساتھ ہی شوکرام، عالم آرا اور حبشی بھی غائب ہو گئے
اب وہاں نہ پہاڑی تھی اور نہ قلعہ ، ایک سپاٹ سا
میدان تھا۔

شوکرام جادوگر نے جب چھن چھنگلو پر جادو کرنا چاہا تو چھن چھنگلو نے اپنے آپ کو غائب کر دیا۔ حالانکہ وہ وہیں موجود تھا اور سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ مگر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا تھا۔

جادوگر نے اسے گولے میں دیکھنے کی کوشش کی اور جب وہ گولے میں بھی نظر نہ آیا تو جادوگر نے اچانک ایک منتر پڑھا اور اس کے ساتھ ہی چھن چھنگلو بھی چونک پڑا۔ کیونکہ اچانک سب کچھ غائب ہو گیا۔

چھن چھنگلو نے دیکھا کہ وہ ایک سپاٹ میدان میں کھڑا تھا۔ اب نہ ہی وہاں پہاڑی تھی نہ قلعہ نہ جادوگر۔ چھن چھنگلو سمجھ گیا کہ شوکرام نے بھی مقابلے

کا جادو کیا ہے اور اپنے آپ کو قلعے سمیت غائب کر دیا ہے۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کا قلعہ جادو سے قائم ہو اور اس نے قلعہ کسی اور جگہ تبدیل کر دیا ہو۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ کیا کرے اور کیا نہ کرے۔پھر اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنے آپ کو ظاہر کر دے تاکہ اس کی دیکھا دیکھی جادوگر بھی ظاہر ہو جائے۔ اس طرح جادوگر کو ختم کر سکتا تھا اور بوڑھی کی بیٹی کو اس کے پنجے سے چھڑا سکتا تھا۔

چنانچہ اس نے اپنے آپ کو ظاہر کیا۔ اچانک ایک زور دار کڑکا ہوا اور اس کے گرد گہرے سرخ رنگ کے دھویں کا دائرہ سا بن گیا۔ دھواں ایسا تھا کہ اس سے سب کچھ نظر آ رہا تھا۔

چھن چھنگلو نے آگے قدم بڑھایا مگر وہ دھویں سے ٹکرا کر ایسے رک گیا جیسے وہ دھواں نہ ہو لوہے کی دیوار ہو۔ دھویں سے باہر دوبارہ اسے وہ کمرہ نظر آنے لگ گیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ وہ اسی طرح اس کمرے میں موجود تھا۔ ہر چیز ویسے کی ویسی تھی۔ صرف اس

کے گرد سرخ دھویں کی دیوار کھنچ گئی تھی۔ شوکرام جادوگر جو ابھی تک گولے کے سامنے کھڑا تھا۔ اس کی حالت دیکھ کر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

''دیکھا چھن چھنگلو اپنی حالت۔ اب میں تمہیں اسی طرح قید رکھوں گا۔ تم بھوک پیاس سے تڑپ تڑپ کر مرو گے۔ اور میں تمہارا تماشا دیکھوں گا۔''______شوکرام نے فاتحانہ قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

''یہ تمہاری بھول ہے شوکرام۔ تم نے وقتی طور پر مجھے بے بس ضرور کر لیا ہے۔ مگر آخرکار تمہارا انجام عبرتناک ہو گا۔''______چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

''ہا۔ ہا۔ ہا۔ تمہیں خود معلوم ہو جائے گا کہ تمہارا کیا حشر ہوتا ہے۔ شوکرام سے بڑا جادوگر ابھی تک پیدا نہیں ہوا۔''______شوکرام نے جواب دیا اور تیزی سے چلتا ہوا دوبارہ تخت پر آ کر بیٹھ گیا۔

''ناچو۔ عالم آرا ناچو۔ آج میں بہت خوش ہوں۔ میں نے اس بندر پر قابو پالیا ہے۔''______شوکرام نے فرش پر بیٹھی ہوئی عالم آرا سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے قریب کھڑے حبشی نے کوڑا پھر سنبھال لیا۔

"کیا یہ لڑکی بوڑھی عورت کی بیٹی ہے۔"—— چھن چھنگلو نے پوچھا۔

"ہاں یہ وہی لڑکی عالم آرا ہے۔"—— شوکرام نے ہنستے ہوئے کہا۔ عالم آرا نے بے بسی سے چھن چھنگلو کی طرف دیکھا اور دوبارہ ناچنے کے لئے کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے آثار تھے۔

"چھن چھنگلو اگر تم کہو تو میں دھویں سے باہر نکلوں۔ ہو سکتا ہے مجھ پر اس کا اثر نہ ہو۔ میں اس جادوگر کو تگنی کا ناچ نچا دوں گا۔"—— پنگلو نے چھن چھنگلو کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور اسی لمحے چھن چھنگلو چونک پڑا۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ اس نے بڑے بوڑھوں سے سنا تھا کہ بندروں پر جادو کا اثر نہیں ہوتا۔

"ٹھیک ہے تم اس جادوگر کے سر پر خوب چپتیں لگاؤ۔ میں اتنے تک اس دھویں سے باہر نکلنے کے متعلق کوئی ترکیب سوچتا ہوں۔"—— چھن چھنگلو نے اسے جواب دیا اور پھر پنگلو نے اچانک اس کے کندھے پر سے چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے چھن چھنگلو کے

چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔ کیونکہ پنگلو بڑی آسانی سے دھویں کی دیوار پار کر گیا تھا۔ اور پھر پنگلو سیدھا اس تخت کی طرف گیا جہاں شوکرام جادوگر بیٹھا تھا۔ اس سے پہلے کہ شوکرام سنبھلتا۔ پنگلو نے پوری قوت سے اس کے گنجے سر پر چپت ماری اور اچھل کر ایک کھڑکی پر جا بیٹھا۔

شوکرام غصے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اسی لمحے پنگلو نے اچھل کر اس کے سر پر دوسری چپت جڑ دی۔ شوکرام نے تیزی سے منہ میں کچھ پڑھ کر پنگلو کی طرف پھونکا۔ مگر اسی لمحے پنگلو نے ایک اور چپت لگا دی۔ اب تو جیسے شوکرام پر دورہ سا پڑ گیا۔ وہ بار بار پنگلو پر جادو کرنے کی کوشش کرتا مگر پنگلو اسے اچھل اچھل کر چپتیں لگاتا رہا۔ شوکرام کے جادو کا اس پر قطعاً کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ شوکرام تو جیسے پاگل ہو گیا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کسی طرح پنگلو کو پکڑ کر اس کے ٹکڑے اڑا دے۔ مگر پنگلو تو چھلاوہ بنا ہوا تھا۔ وہ بھلا کہاں قابو آتا تھا۔ وہ بار بار اس کے سر پر چپتیں مار رہا تھا اور اب تو شوکرام کا دماغ بھی بھنا گیا تھا۔

اسے تو جادو ہی یاد نہیں آ رہا تھا۔

ادھر چھن چھنگلو نے آنکھیں بند کر کے بندر بابا کو یاد کیا۔ اور پھر بندر بابا کی آواز اس کے کانوں میں سنائی دی۔

''چھن چھنگلو ہمت کرو اور اللہ کا نام لے کر آگے بڑھو۔ یہ دیوار تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی۔''

''مگر بابا یہ جادوگر سب کچھ غائب کر دیتا ہے۔ پھر میں کیا کروں۔''۔۔۔۔چھن چھنگلو نے دل ہی دل میں کہا۔

''بیٹے۔ یہ بہت بڑا جادوگر ہے۔ اس نے اپنا تمام جادو اور جان ایک سرخ رنگ کی چیونٹی میں ڈال رکھی ہے۔ اور اسے پہاڑی کی ایک کھوہ میں کروڑوں سرخ رنگ کی چیونٹیوں کے درمیان رکھا ہوا ہے۔ تم جب تک اس چیونٹی کو ڈھونڈ کر ہلاک نہیں کرو گے۔ تم نہ ہی اس کا توڑ کر سکتے ہو اور نہ ہی اس کے جادو کا۔ اس لئے تم یہاں سے غائب ہو کر اس چیونٹی کو تلاش کرو اور اسے ختم کر دو۔''۔۔۔۔بندر بابا کی آواز نے سمجھاتے ہوئے کہا اور چھن چھنگلو نے آنکھیں کھول دیں۔

کمرے میں ابھی تک تماشا جاری تھا۔ شوکرام کے گنجے سر پر چپتیں پڑ رہی تھیں۔ اب شوکرام کے سر سے خون بہنے لگا تھا۔ غصے اور بے بسی کے مارے اس کا چہرہ بگڑ گیا تھا۔ چھن چھنگلو نے اللہ کا نام لے کر قدم آگے بڑھایا اور پھر وہ آسانی سے دھوئیں سے باہر نکل آیا۔

"بس اتنا کافی ہے۔ پنگلو واپس آ جاؤ۔" چھن چھنگلو نے پنگلو سے کہا اور پنگلو آخری چپت مار کر اچھل کر اس کے کاندھے پر آ بیٹھا اور پھر اس سے پہلے کہ شوکرام سنبھلتا چھن چھنگلو نے خود کو اور پنگلو کو غائب کر لیا اور شوکرام جو اسے سزا دینا چاہتا تھا۔ کمرے میں ناچ کر رہ گیا۔ پھر کمرے میں چھن چھنگلو کا باریک سا قہقہہ گونج اٹھا۔

"شوکرام فی الحال تمہارے لیے یہی سزا کافی ہے۔ میں تمہیں ایک ہفتے کی مہلت دیتا ہوں۔ تم اب بھی توبہ کر لو اور خبردار اگر تم نے عالم آرا پر کوئی ظلم کیا تو پھر تمہاری خیر نہیں۔ میں اب جا رہا ہوں۔ ایک ہفتے بعد آؤں گا۔ اس وقت تک اگر تم ٹھیک نہ ہوئے تو

تمہیں دردناک عذاب دے کر ماروں گا۔"۔۔۔۔۔۔اس کے بعد چھن چھنگلو کی آواز آنی بند ہو گئی اور شوکرام غصے کی شدت سے کمرے میں ناچتا رہ گیا۔

چھن چھنگلو نے وہاں سے غائب ہوتے ہی اپنے آپ کو فضا میں بلند کیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ قلعے سے باہر پہاڑی کے دامن میں پہنچ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ پہاڑی سے باہر جادوگر کا جادو اس وقت تک نہیں چلتا جب تک وہ قلعے سے باہر نہ آجائے۔ اس لئے اس نے اپنے آپ کو ظاہر کر دیا۔

''چھن چھنگلو۔ تم وہاں سے چلے کیوں آئے ہو اس طرح تو ہم اسے تباہ نہیں کر سکیں گے۔''_____ پنگلو نے اس کے کندھے سے اترتے ہوئے کہا۔

''پنگلو۔ بندر بابا نے مجھے بتایا ہے کہ شوکرام نے اپنا جادو اور جان کا راز ایک سرخ رنگ کی چیونٹی میں

ڈال کر اسے پہاڑی کی کھوہ میں کروڑوں چیونٹیوں میں چھوڑ دیا ہے۔ جب تک ہم اس چیونٹی کو تلاش کر کے نہ ماریں۔ اس وقت تک شوکرام جادوگر کو ختم نہیں کر سکتے۔" ـــــ چھن چھنگلو نے پنگلو کو بندر بابا کی بات بتلاتے ہوئے کہا۔

"ہوں۔ تو یہ بات ہے۔ یہ تو بڑا مشکل کام ہے۔ ہمیں کیا معلوم کہ کروڑوں چیونٹیوں میں سے وہ کون سی چیونٹی ہے جس میں جادوگر کی جان ہے۔" ـــــ پنگلو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں اس بات کا حل تلاش کرنا پڑے گا۔" چھن چھنگلو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر تک وہ دونوں کچھ سوچتے رہے۔ پھر اچانک چھن چھنگلو اچھل پڑا۔ اس کے ذہن میں ایک ترکیب آئی تھی۔ اور اس نے اس پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ اس کے پاس یہ بھی طاقت ہو۔ چنانچہ اس نے دل ہی دل میں خیال کیا اور دوسرے لمحے اس کے گرد سبز رنگ کا دھواں سا پھیل گیا۔ جب دھواں چھٹا تو اب وہاں چھن چھنگلو کی جگہ

ایک شیر کھڑا تھا۔ پنگلو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اسی لمحے دھواں پھر اٹھا اور پھر وہاں دوبارہ چھن چھنگلو ظاہر ہو گیا۔

''اس کا کیا مطلب ہوا چھن چھنگلو؟۔'' ــــــ پنگلو نے حیرت سے پوچھا۔

''پنگلو۔ بندر بابا نے واقعی مجھے بہت سی طاقتیں دی ہیں۔ مجھے تو ان کا پتہ ہی نہیں۔ تم نے دیکھا کہ میں نے روپ بدل لیا تھا۔ اب یہ ہے کہ ہم دونوں سرخ رنگ کی چیونٹیاں بن جاتے ہیں اور پہاڑی پر چڑھ جاتے ہیں۔ ہمیں اپنے ساتھیوں کی خوشبو آسانی سے آجائے گی اور ہم بآسانی اس کھوہ تک پہنچ جائیں گے۔ جہاں وہ چیونٹیاں موجود ہیں۔ پھر ہم ان میں مل کر یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں گے کہ وہ خاص چیونٹی کون سی ہے۔ جیسے ہی ہمیں معلوم ہوگا کہ ہم اسی وقت دوسرے روپ میں آ کر اسے مار ڈالیں گے۔ اس طرح ہم شوکرام جادوگر کو ختم کر دیں گے۔'' ــــــ چھن چھنگلو نے اپنی تجویز بتلاتے ہوئے کہا۔

''بہت خوب۔ تم واقعی بے حد عقلمند ہو۔ تم نے بہت

اچھی تجویز سوچی ہے۔ ہمیں اس پر فوراً عمل کرنا چاہیے۔''۔۔۔۔۔۔پنگلو اس کی تجویز سن کر خوشی سے اچھل پڑا۔

''ٹھیک ہے پھر چیونٹی بننے کے لئے تیار ہو جاؤ۔'' چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے پنگلو کا بازو پکڑا اور پھر اس نے دل ہی دل میں چیونٹی بننے کا ارادہ کیا۔ دوسرے لمحے دونوں کے گرد سبز رنگ کا دھواں اٹھا اور پھر دوسرے لمحے چھن چھنگلو اور پنگلو کی جگہ دو سرخ رنگ کی چیونٹیاں زمین پر موجود تھیں۔

''ارے یہ تو پہاڑی ہم سے بہت دور چلی گئی ہے۔''۔۔۔۔۔۔پنگلو نے حیرت سے چھن چھنگلو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔اب ہم چیونٹیاں جو بن گئے ہیں ۔ ہم چھوٹے ہو گئے ہیں۔ اس لئے پہاڑی اور ہمارے درمیان فاصلہ بڑھ گیا ہے۔''

''پھر اب چلیں پہاڑی کی طرف۔''۔۔۔۔۔۔پنگلو نے پوچھا۔

''ہاں۔ چلو ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔'' چھن

چھنگلو نے جواب دیا اور پھر دونوں پہاڑی کی طرف رینگنے لگے مگر ظاہر ہے ان کی چال چیونٹیوں جیسی ہی تھی۔ اس لئے کتنی دیر رینگنے کے باوجود ابھی تک پہاڑی بہت دور تھی۔ مگر ان دونوں نے ہمت نہیں ہاری اور تیزی سے آگے بڑھتے گئے۔

''یار چھن چھنگلو خواہ مخواہ پریشان ہو رہے ہیں۔ ایسا کرو، ہم دوبارہ اصل روپ میں آجاتے ہیں۔ پھر بھاگ کر پہاڑی کے نزدیک جا کر دوبارہ چیونٹیاں بن جائیں گے۔ اس طرح ہم جلدی پہاڑی پر چڑھ جائیں گے۔'' پنگلو نے چلتے چلتے تجویز پیش کی۔

''نہیں پنگلو۔ بار بار روپ بدلنا اچھا نہیں۔ اب چلے چلو آخر کبھی نہ کبھی تو پہنچ ہی جائیں گے۔''____چھن چھنگلو نے جواب دیا اور پنگلو خاموش ہو گیا۔ ظاہر ہے وہ خود تو کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

چھن چھنگلو اور پنگلو کے غائب ہونے کے بعد شوکرام کی غصے کے مارے بری حالت ہو گئی۔ اسے اتنا شدید غصہ آ رہا تھا کہ اس کا جی چاہتا تھا کہ سب کو فنا کر ڈالے۔ بھلا ایک حقیر بندر اور ایک انسانی بچے نے اسے شکست دے دی تھی۔

"ناگا"۔۔۔۔۔۔اس نے چیخ کر حبشی سے کہا۔

"جی حضور۔"۔۔۔۔۔۔حبشی نے انتہائی ادب سے جواب دیا۔

"عالم آرا کو اس کے کمرے میں بند کر دو۔ اور مجھے اکیلا چھوڑ دو۔ میں ان منحوسوں کو مارنے کے لئے خصوصی جادو کروں گا۔"۔۔۔۔۔۔اس نے غصے سے چیختے

ہوئے کہا اور ناگا نے عالم آرا کا بازو پکڑا۔ پھر اسے لے کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

ان کے جانے کے بعد شوکرام نے اپنے گنجے سر پر ہاتھ پھیرا اور ہاتھ پر لگا ہوا خون دیکھ کر اس کا غصہ اور تیز ہو گیا۔

اس نے فوراً ہی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے ایک منتر پڑھا اور اپنے ہاتھ پر پھونک کر اسے سر پر پھیرا تو اس کا زخم ٹھیک ہوگیا۔

پھر وہ پاؤں پٹکتا ہوا تیزی سے کمرے سے نکلا اور ایک برآمدے میں سے ہوتا ہوا ایک اور کمرے میں داخل ہو گیا۔

یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کے ایک کونے میں آگ جل رہی تھی۔ پورے کمرے کا رنگ گہرا سیاہ تھا اور کمرے کا ماحول بے حد خوفناک تھا۔

جادوگر کمرے میں داخل ہوتے ہی سیدھا آگ کی طرف بڑھا۔ پھر اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کیا۔ کافی دیر تک وہ پڑھتا رہا۔ پھر اس نے زور سے آگ کی طرف پھونک ماری۔ اس کے پھونک

مارتے ہی آگ بھڑکی۔ پھر آہستہ آہستہ مدھم ہوتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد جہاں آگ لگی تھی وہاں سنہرے رنگ کا ایک بونا نکل آیا۔

''کیا حکم ہے میرے آقا۔''۔۔۔۔۔سنہرے بونے نے بڑے ادب سے پوچھا۔

''سنہرے بونے ہمیں بتلاؤ کہ یہ چھن چھنگلو اور پنگلو کون ہیں ۔ کیوں آئے ہیں اور ان کے پاس کیا کیا طاقتیں ہیں اور ان کا توڑ کیا ہے۔''۔۔۔۔۔شوکرام جادوگر نے تحکمانہ لہجے میں بونے سے پوچھا۔

''میرے آقا۔ چھن چھنگلو ملک ساسان کے بہادر سپہ سالار ناپان چھنگلو کا بیٹا بانان چھنگلو ہے۔ بانان چھنگلو بندر بابا کی دعا سا پیدا ہوا اور بندر بابا نے اسے بہت سی پراسرار طاقتیں بخشی ہیں۔ چونکہ چلتے وقت اس کے جسم سے چھن چھن کی آوازیں نکلتی ہیں۔ اس لئے اس کا نام چھن چھنگلو پڑ گیا ہے۔ پنگلو اس کا دوست اور ساتھی بندر ہے۔ یہ دونوں تمہیں ختم کر کے عالم آرا کو چھڑانے آئے ہیں۔''۔۔۔۔۔بونے نے جواب دیا۔

''ان کے پاس کون سی پراسرار طاقتیں ہیں۔''شوکرام نے پوچھا۔

''بے شمار طاقتیں ہیں۔ اتنی کہ کوئی شخص ان کی گنتی بھی نہیں کر سکتا۔ مگر ابھی تک چھن چھنگلو کو خود بھی ان طاقتوں کا علم نہیں ہے۔ اسے آہستہ آہستہ ان کا پتہ چلے گا۔''______سنہری بونے نے جواب دیا۔

''ان کا توڑ کیا ہے؟''______شوکرام نے پوچھا۔

''فی الحال ان کے توڑ دو ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ آگ کو پار نہیں کر سکتا۔

دوسرا یہ کہ اس کے گلے میں پیاز کا ہار ڈال دو تو اس کی طاقتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ ان کے متعلق تو انہیں بھی معلوم ہے۔ البتہ ایک توڑ ایسا ہے جس کے متعلق اسے علم نہیں ہے۔

اگر تم وہ کر دو تو باآسانی اس پر قابو پا سکتے ہو۔ اگر تم ادرک کا پانی اس پر چھڑک دو تو اس کی طاقتیں وقتی طور پر ختم ہو جائیں گی۔ مگر جیسے ہی یہ پانی سوکھے گا۔ وہ دوبارہ طاقتور ہو جائے گا۔''______سنہری بونے نے بتلایا۔

''بہت خوب۔ یہ بہت اچھی ترکیب ہے۔ میں یہ پانی سوکھنے ہی نہیں دوں گا۔ اور سوکھنے سے پہلے میں اسے ختم کر دوں گا۔''۔۔۔۔۔شوکرام نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''اب مجھے اجازت۔''۔۔۔۔۔سنہری بونے نے پوچھا۔

''نہیں۔ پہلے مجھے یہ بتلاؤ کہ اب وہ دونوں کہاں ہیں؟ سفید گولے میں تو وہ نظر نہیں آرہے اور ان کے کیا ارادے ہیں۔''۔۔۔۔۔شوکرام نے پوچھا۔

''میرے آقا۔ انہیں پتہ چل گیا ہے کہ تمہارا جادو اور تمہاری جان سرخ چیونٹی میں ہے۔ وہ دونوں سرخ چیونٹیوں میں تبدیل ہو کر پہاڑی کی طرف بڑھ رہے ہیں تاکہ کھوہ میں جا کر اس چیونٹی کو تلاش کر کے ختم کر سکیں۔''۔۔۔۔۔سنہرے بونے نے جواب دیا۔

''ہوں۔ تو یہ بات ہے۔ مگر میں انہیں وہاں تک پہنچنے ہی نہیں دوں گا۔ بلکہ پہلے ہی ان پر ادرک کا پانی ڈال کر انہیں ہلاک کر دوں گا۔''۔۔۔۔۔شوکرام نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میرے آقا ایک بات کا خیال رکھنا۔ ادرک اس

وقت ان پر نہ ڈالنا جب وہ کسی اور روپ میں ہوں۔ ورنہ اس کا اثر نہیں ہوگا۔ ادرک کا پانی صرف اس وقت ان پر اثر کرے گا جب وہ اپنے اصلی روپ میں ہوں گے۔'' ـــــ سنہرے بونے نے شوکرام کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے میں اس کا انتظام کر لوں گا کہ وہ اپنی اصلی شکل میں آجائیں۔'' ـــــ شوکرام نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

''آقا مجھے اجازت دیں۔'' ـــــ سنہری بونے نے کہا۔

''ہاں۔ اب تمہیں جانے کی اجازت ہے۔'' شوکرام نے کہا۔

اور پھر اس نے ایک منتر پڑھ کر اپنا ہاتھ اس کی طرف جھٹکا اور سنہری بونا غائب ہو گیا۔ اس کی جگہ دوبارہ آگ بلند ہونا شروع ہو گئی۔ جب آگ بلند ہو گئی تو شوکرام اٹھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ وہ کسی گہری سوچ میں غرق تھا۔ کمرے سے نکل کر وہ مختلف برآمدوں سے گزرتا ہوا ایک کمرے

میں داخل ہوا۔ جہاں ایک پلنگ پر عالم آرا خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے آثار نمایاں تھے۔

"**عالم آرا۔**" ـــــــ شوکرام جادوگر نے قدرے نرم لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شوکرام تم اور یہاں۔" ـــــــ عالم آرا ایک دم چونک پڑی۔ کیونکہ شوکرام پہلی بار اس کے کمرے میں آیا تھا۔ ورنہ اب تک وہ جب چاہتا تھا اسے اپنے پاس بلا لیتا تھا۔

"ہاں۔ عالم آرا میں آج خود چل کر تمہارے پاس آیا ہوں۔ اس لئے کہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ تمہیں آزاد کر دوں۔" ـــــــ شوکرام نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آزاد کر دو گے مجھے۔ کیا تم کوئی نئ چال تو نہیں

چل رہے۔"۔۔۔۔۔۔عالم آرا نے یقین نہ کرنے والے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں عالم آرا۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے اور تم پوچھو کہ میں نے یہ فیصلہ کیوں کیا ہے۔"۔۔۔۔۔۔شوکرام نے قریب پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اور اس کی سنجیدگی دیکھ کر عالم آرا کے دل میں خوشی کی لہریں اٹھنے لگیں۔ اسے یقین ہوتا جا رہا تھا کہ شوکرام واقعی اسے آزاد کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے۔

"تم نے یہ فیصلہ اچانک کیسے کر لیا؟"۔۔۔۔۔۔عالم آرا نے پوچھا۔

"اس لئے عالم آرا کہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ چھن چھنگلو کے کہنے کے مطابق ظلم سے توبہ کر لوں اور اپنے جادو کو لوگوں کی خدمت اور بھلائی کے لئے وقف کر دوں گا۔"۔۔۔۔۔۔شوکرام نے پہلے سے بھی زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے اب بھی یقین نہیں آ رہا شوکرام کہ تجھ جیسا ظالم آدمی ایسا فیصلہ کر سکتا ہے۔ یہ ضرور کوئی نئی چال

ہے۔"۔۔۔۔۔۔ عالم آرا نے کہا۔

"نہیں عالم آرا۔ مجھے سامری جادوگر کی قسم۔ میں نے یہی فیصلہ کیا ہے۔"۔۔۔۔۔۔ شوکرام نے بہت بڑی قسم کھاتے ہوئے کہا۔

اب عالم آرا کو یقین کرنا پڑا کیونکہ سامری جادوگر کی قسم بہت بڑی قسم تھی اور کوئی جادوگر اس قسم سے بھاگ نہیں سکتا تھا۔

"ٹھیک ہے مجھے یقین آگیا ہے۔ تم نے واقعی بے حد اچھا فیصلہ کیا ہے۔ تم مجھے میری بوڑھی ماں تک پہنچا دو۔"۔۔۔۔۔۔ عالم آرا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں تمہیں تمہاری ماں تک پہنچا دوں گا۔ مگر پہلے مجھے چھن چھنگلو کو اپنے فیصلے کا یقین دلانا پڑے گا اور میں چاہتا ہوں کہ تم میری گواہی اس کے سامنے دو۔"۔۔۔۔۔۔ شوکرام نے کہا۔

"میری گواہی کی کیا ضرورت ہے۔ چھن چھنگلو خود ہی تمہارا فیصلہ تسلیم کر لے گا۔"۔۔۔۔۔۔ عالم آرا نے جواب دیا۔

"نہیں عالم آرا تم نہیں جانتی۔ چھن چھنگلو کا میں

نے پتہ کیا ہے۔ وہ بے حد ضدی ہے۔ تمہیں اس کو منانا پڑے گا کہ وہ مجھے قتل نہ کرے۔“ ـــــــ شوکرام نے کہا۔

”ہوں۔ تو یہ بات ہے یقیناً تمہیں یہ علم ہو گیا ہے کہ چھن چھنگلو تم سے زیادہ طاقتور ہے اور وہ تمہیں قتل کر دے گا۔ اس لئے تم نے اپنی جان بچانے کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے۔“ ـــــــ عالم آرا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”ایسا ہی سمجھو۔ بہرحال میں یہ فیصلہ کر چکا ہوں۔“ شوکرام نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں چھن چھنگلو کو منا لوں گی اور پھر اس کے ساتھ ہی اپنی ماں کے پاس چلی جاؤں گی۔ تم مجھے اس کے پاس لے چلو۔ اس وقت وہ کہاں ہے؟“ عالم آرا نے کہا۔

”تمہیں شاید علم نہیں کہ میں نے اپنی جان اور اپنے جادو کا راز ایک سرخ رنگ کی چیونٹی میں ڈال کر اسے پہاڑی کی ایک کھوہ میں کروڑوں دوسری چیونٹیوں کے ساتھ چھوڑ رکھا تھا۔ کوئی شخص کروڑوں چیونٹیوں میں سے

اس چیونٹی کو پہچان نہیں سکتا۔“۔۔۔۔۔۔شوکرام نے اسے بتلایا۔

”یہ تو واقعی بے حد مشکل کام ہے۔ مگر کیا چھن چھنگلو اس چیونٹی کو پہچان لے گا۔“۔۔۔۔۔۔عالم آرا نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں۔ عالم آرا وہ بے حد طاقتور ہے۔ اس نے خود کو اور اپنے دوست پنگلو کو چیونٹیوں کے روپ میں بدل لیا ہے۔ اور اب وہ کھوہ کی طرف چل پڑا ہے۔ اس کا پروگرام یہ ہے کہ وہ ان چیونٹیوں میں شامل ہو جائے گا۔ اس طرح اسے آسانی سے چیونٹیوں کی زبانی معلوم ہو جائے گا کہ وہ خاص چیونٹی کون سی ہے۔ اس طرح وہ آسانی سے اسے ہلاک کر دے گا۔“شوکرام نے بتلایا۔

”واقعی اس نے بے حد عمدہ ترکیب استعمال کی ہے۔ اس کے بغیر شاید وہ کامیاب بھی نہ ہو سکتا۔“۔۔۔۔۔۔عالم آرا نے تحسین آمیز لہجے میں جواب دیا۔

”ہاں۔ اس کے علاوہ اور کوئی ترکیب بھی نہیں تھی۔ میں نے تو یہی سمجھا تھا کہ اس طرح کوئی بھی طاقت

اس چیونٹی تک نہیں پہنچ سکے گی مگر مجھے کیا پتہ تھا کہ مجھ سے بھی زیادہ عقلمند اور طاقتور لوگ اس دنیا میں موجود ہیں۔''۔۔۔۔۔شوکرام نے شکست خوردہ لہجے میں جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ اب جبکہ تم نے اپنی شکست تسلیم کر لی ہے اور آئندہ نیک بننے کا فیصلہ کیا ہے تو ٹھیک ہے چھن چھنگلو تمہیں کچھ نہیں کہے گا۔ اس کا میں تمہیں یقین دلاتی ہوں۔ تم مجھے چھن چھنگلو تک پہنچا دو۔'' عالم آرا نے اسے یقین دلاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے میں تمہارا لباس تبدیل کر دیتا ہوں اور تمہارے زخم دور کر دیتا ہوں۔ واپسی میں میں تمہیں اتنی دولت دوں گا کہ تم تمام عمر عیش کرتی رہو گی۔''شوکرام نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس نے کچھ پڑھ کر عالم آرا کی طرف پھونکا۔ عالم آرا کے جسم پر اسی لمحے انتہائی خوبصورت اور شہزادیوں جیسا لباس نظر آنے لگا اور اس کے تمام زخم بھی ٹھیک ہو گئے۔

''شکریہ شوکرام۔''۔۔۔۔۔عالم آرا نے اپنا خوبصورت

لباس دیکھ کر خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''آؤ چلیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہمیں دیر ہو جائے اور چھن چھنگلو اس چیونٹی تک پہنچ جائے۔'' ـــــ شوکرام نے کہا۔

''ہاں۔ میں تیار ہوں۔'' ـــــ عالم آرا نے کہا۔

''آنکھیں بند کرو۔'' ـــــ شوکرام نے کہا اور عالم آرا نے آنکھیں بند کرلیں۔ دوسرے ہی لمحے اسے محسوس ہوا کہ زمین اس کے قدموں تلے سے غائب ہو گئی ہے۔ چند لمحوں بعد اسے شوکرام کی آواز سنائی دی۔

''آنکھیں کھول دو عالم آرا۔'' ـــــ اور عالم آرا نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ پہاڑی کے دوسری طرف شوکرام کے ساتھ موجود ہے۔ وہاں ایک بہت بڑی غار ہے۔ جس کے اندر سرخ رنگ کی چیونٹیاں ہی چیونٹیاں بھری ہوئی تھیں۔ بے شمار چیونٹیاں غار سے نکل کر باہر جا رہی تھیں اور بے شمار چیونٹیاں باہر سے اندر آ رہی تھیں۔

''توبہ۔ توبہ۔ کتنی چیونٹیاں ہیں۔'' ـــــ عالم آرا نے دہشت زدہ ہوتے ہوئے کہا مگر شوکرام نے کوئی جواب

نہ دیا۔ وہ منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنے میں مصروف تھا۔ چند لمحوں بعد اس نے سر کو جھٹکا اور پھر اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھر آئے۔

''ابھی تک چھن چھنگلو اور اس کا ساتھی بندر یہاں تک نہیں پہنچے۔'' ـــــ شوکرام نے عالم آرا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''وہ راستے میں ہوں گے۔ ہمیں چاہیے کہ انہیں راستے میں ہی مل لیں۔ ایسا نہ ہو کہ تمہیں معلوم ہی نہ ہو سکے اور وہ غار میں داخل ہو جائیں۔'' ـــــ عالم آرا نے کہا۔

''ہاں۔ ٹھیک ہے۔ وہیں راستے میں ہی بات کر لیتے ہیں۔ آؤ چلیں۔'' ـــــ شوکرام نے کہا اور پھر وہ آگے بڑھ گیا۔ عالم آرا اس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔

چھن چھنگلو اور پنگلو چیونٹی بنے مسلسل آگے
بڑھ رہے تھے۔ اب وہ پہاڑی پر چڑھ چکے تھے اور
پہاڑی کی پچھلی طرف موجود چیونٹیوں کی غار کی طرف
جا رہے تھے۔ پہاڑی پر چڑھتے ہی انہیں اس غار کی
خوشبو آ گئی تھی۔ راستے میں انہیں چند چیونٹیاں بھی ملی
تھیں اور انہوں نے نہ صرف ان دو اجنبی چیونٹیوں کو
خوش آمدید کہا تھا بلکہ انہیں غار تک پہنچنے کا راستہ بھی
بتلایا تھا۔ چھن چھنگلو نے اپنے آپ کو چیونٹستان کا
شہزادہ اور پنگلو کو وزیر زادہ ظاہر کیا تھا۔ انہیں یقین تھا
کہ ان کے آنے کی خبر جلد ہی غار تک پہنچ جائے گی
اور شہزادہ ہونے کی وجہ سے ان کی خوب آؤ بھگت کی

جائے گی اور انہیں آسانی سے اس چیونٹی کا پتہ لگ جائے گا۔ جس میں جادوگر کی جان ہے۔ چلتے چلتے وہ جیسے ہی ایک چٹان کی اوٹ سے نکلے۔ اچانک دونوں چونک پڑے کیونکہ انہوں نے دور سے شوکرام جادوگر اور عالم آرا کو تیزی سے اپنی طرف آتے دیکھا۔

''جادوگر آرہا ہے۔''_____پنگلو نے چھن چھنگلو سے کہا۔

''ہاں۔ میں بھی دیکھ رہا ہوں۔ یا تو اسے ہمارے چیونٹی بننے کا علم ہو گیا ہے یا پھر ویسے ہی ادھر سے گزر رہا ہے۔''_____چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

''ایسا نہ ہو کہ وہ ہمیں پیر کے نیچے دے کر چل دے۔''_____پنگلو نے کہا۔

''ہاں ایسا بھی ممکن ہے۔ اس لئے آؤ اس سوراخ میں گھس جائیں۔ جب وہ آگے نکل جائے گا تب نکلیں گے۔''_____چھن چھنگلو نے کہا اور پھر تیزی سے ایک چھوٹے سے سوراخ کے کنارے دونوں رک گئے۔ تاکہ جیسے ہی شوکرام ان کے قریب پہنچے وہ اندر چلے جائیں۔

''یہ عالم آرا تو بڑے مزے میں اس کے پیچھے پیچھے

چل رہی ہے۔ اس دن تو اس کی حالت بڑی خستہ تھی۔''____چھن چھنگلو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے ایسا جادو کے زور سے ہوا ہو۔'' پنگلو نے جواب دیا اور چھن چھنگلو نے بھی اس کی تائید میں سر ہلایا۔

پھر جیسے ہی وہ دونوں قریب پہنچے چھن چھنگلو اور پنگلو سوراخ میں داخل ہو گئے اور اس کے کنارے پر ہی رک گئے مگر ان کے قریب پہنچ کر شوکرام اچانک رک گیا۔ عالم آرا بھی رک گئی۔ شوکرام بڑے غور سے اس سوراخ کو دیکھنے لگا۔ جہاں وہ دونوں چھپے ہوئے تھے۔ پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

''چھن چھنگلو میں عالم آرا کو لے کر تمہارے پاس آیا ہوں۔ میں تم سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ میری آواز تم یقیناً سن رہے ہو گے۔ تم جواب دو۔ مجھے تمہاری آواز سنائی دے گی۔''____شوکرام نے کہا اور واقعی اس کی آواز چھن چھنگلو کو واضح طور پر سنائی دے رہی تھی۔

''کیا بات ہے شوکرام تم کیا کہنا چاہتے ہو۔'' چھن

چھنگلو نے جواب دیا۔

''دراصل تمہارے جانے کے بعد میں نے خوب غور کیا اور پھر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ واقعی مجھے ظلم سے توبہ کر لینی چاہیے اور مظلوموں کی امداد کرنی چاہیے۔ چنانچہ اس فیصلے کا ذکر میں نے عالم آرا سے کہا۔ اس نے بھی میری تائید کی اور پھر میں اسے لے کر تمہاری تلاش میں نکل کھڑا ہوا تاکہ تمہیں اپنا فیصلہ سنا سکوں۔'' ـــــــ شوکرام جادوگر نے چھن چھنگلو کو تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

''ہاں چھن چھنگلو شوکرام صحیح کہہ رہا ہے۔ اس نے سامری جادوگر کی قسم کھا کر مجھے یقین دلایا ہے کہ یہ صحیح کہہ رہا ہے۔'' ـــــــ عالم آرا نے بھی چھن چھنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مگر میں اس پر کیسے اعتبار کر لوں عالم آرا۔ یہ بہت مکار اور عیار جادوگر ہے۔'' ـــــــ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

''تم مجھ پر اعتبار کرو۔ چھن چھنگلو میں نے سامری جادوگر کی قسم کھائی ہے۔ اور یہ قسم ایسی ہے جسے کوئی

جادوگر کسی حالت میں بھی نہیں توڑ سکتا۔"_____شوکرام نے اسے یقین دلاتے ہوئے کہا۔

چھن چھنگلو بھی سوچنے لگا کہ واقعی سامری جادوگر کی قسم توڑنا کسی جادوگر کے لئے محال ہوگا۔

"ٹھیک ہے تم میرے سامنے قسم کھاؤ۔ پھر میں یقین کروں گا۔"_____چھن چھنگلو نے کہا اور شوکرام نے دوبارہ باقاعدہ طور پر قسم کھائی۔

"اب تم کیا چاہتے ہو۔"_____چھن چھنگلو نے خوش ہوتے ہوئے پوچھا۔

"میں یہ چاہتا ہوں کہ تمہاری اور عالم آرا کی ایک شاندار دعوت کروں اور پھر عالم آرا کو انعام و اکرام دے کر تمہارے ساتھ بھیج دوں اور خود ظالموں کی سرکوبی کے لیے نکل کھڑا ہوں۔"_____شوکرام نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔"_____چھن چھنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

پھر اس نے پنگلو کو اشارہ کیا اور وہ دونوں سوراخ سے باہر نکل آئے۔ چند لمحوں بعد ان کے گرد سبز رنگ کا دھواں سا اٹھا اور وہ دونوں اپنی اصلی شکل میں

آ گئے۔

"شکریہ چھن چھنگلو۔"——شوکرام نے آگے بڑھ کر خوشی سے چھن چھنگلو سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا اور پھر وہ انہیں لئے ہوئے محل کی طرف چل پڑا۔ جلد ہی وہ محل کے خاص کمرے میں پہنچ گئے۔

شوکرام نے اسی لمحے اپنے خادموں کو حکم دیا اور میز پر دنیا بھر کے کھانے جمع کر دیئے۔

پنگلو کے لئے کشمیری سیبوں سے بھری ہوئی ٹوکری علیحدہ موجود تھی۔

سب لوگ کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔ کھانا کھانے کے بعد شوکرام نے ایک خادم سے کہا کہ وہ مقدس پانی لائے۔

خادم نے ایک بڑے سے برتن میں مقدس پانی لا کر حاضر کر دیا۔

"چھن چھنگلو میں چاہتا ہوں کہ تمہیں بھی جادو میں طاق بنا دوں۔ اس لئے تم یہ مقدس پانی اپنے اوپر چھڑک لو۔ اس کے بعد تم تمام جادو سیکھ جاؤ گے۔" شوکرام نے چھن چھنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

چھن چھنگلو نے بھی سوچا کہ اگر پراسرار طاقتوں کے ساتھ ساتھ اسے جادو بھی آجائے تو بہت اچھا ہو گا۔ تب وہ اور بھی آسانی سے ظالموں کو سزا دے سکے گا۔

چنانچہ اس نے فوراً آمادگی کا اظہار کیا۔

چھن چھنگلو کے راضی ہونے پر شوکرام نے ایک خادم سے وہ مقدس پانی چھن چھنگلو پر ڈالنے کے لئے کہا۔

خادم نے وہ مقدس پانی کا برتن چھن چھنگلو پر الٹ دیا۔ اس کے ساتھ ہی کمرہ شوکرام کے خوف ناک قہقہے سے گونج اٹھا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔تم بہت چالاک بنتے تھے چھن چھنگلو۔ میں نے ادرک کا پانی ڈال کر تمہاری تمام طاقتیں ختم کر دی ہیں۔ اب میں تمہیں ایسی عبرت ناک موت ماروں گا کہ دنیا قیامت تک یاد رکھے گی۔"——شوکرام نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

تب چھن چھنگلو کو معلوم ہوا کہ وہ سادگی میں دھوکہ کھا گیا ہے۔ واقعی اس پانی کے پڑنے کے بعد اس کی طاقتیں ختم ہو گئی تھیں۔

''تم کمینے ہو شوکرام۔''۔۔۔۔۔عالم آرا بری طرح چیخ پڑی۔

مگر اسی لمحے جادوگر نے ہاتھ لہرایا اوز عالم آرا پتھر کے بت میں تبدیل ہو گئی۔ پنگلو نے شوکرام کی بات سنتے ہی چھلانگ لگا کر کمرے سے نکلنے کی کوشش کی مگر جادوگر کے ایک خادم نے جھپٹ کر اسے پکڑ لیا اور دوسرے ہی لمحے اس کے گلے میں پٹہ ڈال دیا گیا۔ وہ بھی بے بس ہو چکا تھا۔

''آج رات جشن ہو گا۔ جاؤ ہزاروں من لکڑیوں کی آگ جلاؤ۔ آج میں اس آگ میں چھن چھنگلو اور اس کے دوست بندر کو بھون کر ان کے کباب کھاؤں گا۔''۔۔۔۔۔شوکرام نے قہقہے لگاتے ہوئے خادموں کو حکم دیا اور خود اکڑتا ہوا وہاں سے باہر نکل گیا۔

شوکرام نے چھن چھنگلو کی طاقتیں ختم کر کے اسے بھی بے حس بنا دیا تھا۔ اب چھن چھنگلو اپنا ہاتھ بھی نہیں ہلا سکتا تھا۔ وہ دل ہی دل میں پچھتا رہا تھا کہ خواہ مخواہ جادوگر کی باتوں میں آ گیا۔ اس نے دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کرنے کی کوشش کی مگر بے سود:

وہ بندر بابا سے رابطہ قائم نہ کر سکا۔

اور پھر وہ قطعاً مایوس ہو گیا۔ اسے اپنی موت صاف نظر آ رہی تھی۔

یہ ایک بہت بڑا میدان تھا۔ جس کے درمیان ہزاروں من لکڑیوں سے آگ جل رہی تھی۔ آگ کے قریب دو ستون کھڑے تھے۔ جن کے اوپر ایک لوہے کا چھجہ بنا ہوا تھا۔ پھر جادوگر کے حکم پر چھن چھنگلو کو اس چھجے پر لٹا دیا گیا۔

شوکرام خوشی سے قہقہے لگا رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ چھن چھنگلو آہستہ آہستہ آگ پر جلتا رہے گا اور پھر اس طرح کباب بن جائے گا۔ جس طرح گوشت کے کباب بنائے جاتے ہیں۔

چھن چھنگلو قطعاً بے حس ہو چکا تھا۔ آگ کی حدت سے اس کا برا حال تھا۔ اسے اپنی دردناک موت

صاف نظر آ رہی تھی۔ اس نے مایوس ہو کر آنکھیں بند کر لیں۔

مگر چند لمحوں بعد اچانک اسے محسوس ہوا کہ آہستہ آہستہ اس کی صلاحیتیں واپس آ رہی ہیں۔ وہ بڑا حیران ہوا مگر خاموشی سے پڑا رہا تھا۔ پھر جب اسے محسوس ہوا کہ اس کی تمام صلاحیتیں واپس آ گئی ہیں تو وہ اچانک چھجے پر اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے اوپر سے چھلانگ لگا دی۔

شوکرام اسے اٹھتے اور چھلانگ لگاتے دیکھ کر حیرت کے مارے چیخ پڑا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا چھن چھنگلو نے اپنے آپ کو غائب کر دیا اور پھر قریب موجود پنگلو بھی غائب ہو گیا۔

شوکرام غصے کے مارے چیخ پڑا۔ اب اسے خیال آیا کہ اس نے ایک بنیادی غلطی کی تھی۔ اسے سنہری بونے نے بتلایا تھا کہ ادرک کا پانی اس وقت تک اثر کرتا تھا۔ جب تک سوکھ نہیں جائے گا اور وہ یہ بات بھول گیا تھا۔

بلکہ الٹا اس نے اسے آگ پر بٹھا دیا تھا تاکہ پانی

جلد سوکھ جائے۔ مگر اب کیا ہو سکتا تھا۔ چھن چھنگلو غائب ہو گیا تھا اور اسے یقین ہو گیا تھا کہ اب چھن چھنگلو چیونٹی کی تلاش میں جائے گا۔ چنانچہ وہ سیدھا غار کی طرف بھاگا۔

ادھر چھن چھنگلو پنگلو کو لئے سیدھا اس غار کی طرف بھاگا اور غار کے قریب پہنچ کر وہ دونوں چیونٹیاں بن گئے۔ پھر اس سے پہلے کہ شوکرام وہاں پہنچتا وہ دونوں غار میں داخل ہو گئے۔ اندر داخل ہوتے ہی تمام چیونٹیوں نے انہیں ہاتھوں ہاتھ لیا۔ چیونٹیوں کی ملکہ ان سے مل کر بے حد خوش ہوئی۔ کیونکہ انہوں نے اپنے آپ کو چیونٹیوں کا شہزادہ اور وزیر زادہ بتلایا تھا۔ پھر جلد ہی باتوں ہی باتوں میں چھن چھنگلو نے معلوم کر لیا کہ وہ چیونٹی کون سی ہے۔ جس میں جادوگر کی جان ہے۔ یہ وہی ملکہ چیونٹی تھی۔

چھن چھنگلو نے سوچا کہ وہ چیونٹی خور کے روپ میں آ کر اسے ہلاک کر دے۔ مگر ابھی اس نے سوچا ہی تھا کہ اچانک چیونٹیوں میں بھگدڑ مچ گئی کیونکہ شوکرام غار میں داخل ہو گیا تھا۔ وہ بھاگتا ہوا ملکہ

چیونٹی کی طرف آ رہا تھا۔

اس سے پہلے کہ جادوگر وہاں پہنچتا چھن چھنگلو اچانک چیونٹی خور کے روپ میں تبدیل ہو گیا۔ اسی لمحے جادوگر نے جھپٹا مارا اور ملکہ چیونٹی کو پکڑ لیا اور واپس بھاگنے لگا۔ مگر چھن چھنگلو خاموشی سے اس کے کپڑوں سے چمٹ گیا۔ اور شوکرام جادوگر تیزی سے بھاگتا ہوا غار سے باہر نکلا اور اپنے محل کی طرف بڑھنے لگا۔ اسے قطعاً معلوم نہیں تھا کہ چھن چھنگلو اس کے کپڑوں میں موجود ہے۔

محل میں پہنچتے ہی شوکرام نے سب سے پہلے اس چیونٹی کو ایک ڈبیہ میں بند کیا اور پھر اس نے اس تیزی اور پھرتی سے اپنے کپڑے اتارنے شروع کئے کہ چھن چھنگلو کو جو اس کے کپڑوں سے لپٹا ہوا تھا۔ ہٹنے کا موقعہ ہی نہ ملا۔

جادوگر نے کپڑے اتار کر ایک طرف رکھے اور پھر آنکھیں بند کر کے تیزی سے ایک منتر پڑھا اور کپڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنے دائیں ہاتھ کو زور سے جھٹکا۔ اس کے ہاتھ سے آگ کے شعلے نکلے اور

دوسرے ہی لمحہ کپڑوں میں تیزی سے آگ بھڑک اٹھی۔ آگ اتنی تیز تھی کہ چھن چھنگلو کے لئے باہر نکلنے کا راستہ ہی باقی نہ رہا تھا۔

ادھر چھن چھنگلو تو جادوگر کے کپڑوں سے چمٹ کر غار سے باہر جا چکا تھا۔ البتہ پنگلو اسی طرح چیونٹی بنا چیونٹیوں کے غار میں رہ گیا۔ جادوگر کے جانے کے بعد اس نے بھی باہر کی طرف رینگنا شروع کیا مگر چیونٹیوں میں عجیب سی بھگدڑ دیکھ کر وہ رک گیا اور پھر اس پر ایک عجیب سا انکشاف ہوا کہ جادوگر کی روح والی چیونٹی دراصل وہ ملکہ چیونٹی نہیں تھی بلکہ ایک اور چیونٹی ہے جو ابھی تک غار میں موجود ہے۔ چیونٹیوں نے اسے بتلایا کہ کچھ دن پہلے ملکہ چیونٹی نے غار سے باہر جانے کا ارادہ کیا تھا۔ چونکہ جادوگر کی طرف سے اس پر باہر جانے کی پابندی تھی۔ اس لئے اس نے

جادوگر کی روح اور جادو ایک اور چیونٹی کے حوالے کر دیا تھا اور خود باہر چلی گئی تھی۔ جادوگر کو اس کا علم نہیں تھا۔ ملکہ چیونٹی آج ہی واپس آئی تھی اور اس سے پہلے کہ وہ روح اور جادو اس چیونٹی سے واپس لیتی۔ جادوگر اسے پکڑ کر لے گیا تھا۔ پھر پنگلو کو وہ چیونٹی بھی نظر آ گئی۔ جو بے حد گھبرائی ہوئی اور پریشان تھی۔ پنگلو اس کے پاس گیا اور اس نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ چونکہ وہ وزیرزادہ ہے اور وزیر زادہ کے پاس سب سے زیادہ عقل ہوتی ہے۔ اس لئے اگر وہ اس کی بات مانے تو اس کی پریشانی ختم ہو سکتی ہے۔ اس چیونٹی نے حامی بھر لی اور پنگلو نے اسے غار سے باہر چلنے پر آمادہ کر لیا تاکہ وہ اسے جادوگر کے پاس لے جائے اور پھر جادوگر کو تمام حال بتلا دیا جائے۔

چنانچہ پنگلو اس چیونٹی کو لے کر غار سے باہر آ گیا اور وہ دونوں تیزی سے جادوگر کے محل کی طرف رینگنے لگے۔

پنگلو دل ہی دل میں بڑا پریشان تھا کیونکہ وہ خود اپنا روپ نہیں بدل سکتا تھا اور چھن چھنگلو غائب تھا۔

اسے معلوم تھا کہ جادوگر کو جلد ہی اپنی غلطی کا احساس ہو جائے گا اور وہ آسانی سے اس چیونٹی پر قبضہ کر لے گا۔

چونکہ اسے معلوم تھا کہ چھن چھنگلو جادوگر کے کپڑوں سے چمٹا ہوا اس کے ساتھ ہی محل کی طرف گیا ہے۔ اس لئے وہ اس چیونٹی کو لے کر محل کی طرف ہی جا رہا تھا۔

ابھی انہوں نے آدھا راستہ ہی طے کیا ہو گا کہ اچانک پنگلو کو بندر بابا کی آواز سنائی دی۔ وہ پنگلو سے کہہ رہے تھے کہ اس چیونٹی کو فوراً کسی پانی میں ڈال دو اور اسے اس وقت تک پانی سے باہر نہ نکلنے دو جب تک چھن چھنگلو نہ آجائے۔

جیسے ہی پنگلو کو بندر بابا کی طرف سے یہ ہدایت ملی۔ اس نے چیونٹی کو پانی کے تالاب کی طرف چلنے کا مشورہ دیا اور بہانہ بنایا کہ اسے پیاس لگی ہوئی ہے اور وہ پانی پینا چاہتا ہے۔ چیونٹی نے اس کی بات مان لی اور وہ دونوں قریب ہی موجود پانی کے تالاب کی طرف چل دیئے۔ جب پانی کے قریب پہنچے تو پنگلو نے

چیونٹی سے کہا کہ وہ پانی سے اپنا ہاتھ منہ دھولے۔ کیونکہ اس کے ہاتھ منہ پر مٹی لگی ہوئی ہے اور جادوگر نے دیکھ لیا تو سخت ناراض ہو گا۔ چیونٹی نے اس کی بات مان لی اور تالاب کے کنارے منہ ہاتھ دھونے لگی۔ جیسے ہی وہ پانی کے قریب پہنچی۔ پنگلو نے پوری قوت سے اسے پانی میں دھکیل دیا۔ پانی میں گرتے ہی چیونٹی تڑپنے لگی اور پھر تیزی سے کنارے کی طرف بڑھنے لگی۔ مگر اب پنگلو کہاں اسے کنارے کی طرف آنے دیتا۔ چنانچہ دونوں میں زبردست جنگ شروع ہو گئی۔ چیونٹی کنارے کی طرف آتی مگر پنگلو اسے دوبارہ پانی میں دھکیل دیتا۔ ہوا چلنے کی وجہ سے پانی میں لہریں اٹھ رہی تھیں اس لیے چیونٹی کی کوششیں کامیاب نہیں ہو رہی تھیں۔

چھن چھنگلو آگ کے حصار میں بری طرح پھنس گیا تھا۔ چونکہ وہ آگ کے حصار سے باہر نہیں نکل سکتا تھا۔ اس لئے اسے اپنی موت یقینی نظر آرہی تھی۔ وہ اپنے حقیقی روپ میں آگیا تھا۔ مگر آگ تیزی سے اس کی طرف بڑھتی آرہی تھی۔ جادوگر اس کا حال دیکھ کر بری طرح قہقہے لگا رہا تھا۔ جادوگر کو چونکہ سنہری بونے نے بتلا دیا تھا کہ چھن چھنگلو آگ سے باہر نہیں نکل سکتا۔ اس لئے اسے اطمینان تھا کہ اب چھن چھنگلو ختم ہو جائے گا۔ وہ خوش تھا ، بے حد خوش۔ ادھر چھن چھنگلو نے اور کوئی چارہ نہ دیکھتے ہوئے بندر بابا کو دل میں یاد کیا۔ پھر بندر بابا کی آواز اس کے

کانوں میں آئی کہ جلد ہی اسے آگ سے نجات مل جائے گی۔ آگ سے نجات ملتے ہی وہ محل سے باہر پانی کے تالاب کی طرف جائے۔ جہاں پنگلو چیونٹی کے روپ میں اصلی چیونٹی کو پانی میں ڈالے ہوئے ہے۔ ڈبیہ میں نقلی چیونٹی قید ہے اور جادوگر کو اس کا پتہ نہیں ہے۔ وہ فوراً اس چیونٹی کو ہلاک کر دے۔ اس طرح جادوگر کا خاتمہ ہو جائے گا۔ چنانچہ وہی ہوا۔ اُدھر جیسے ہی پنگلو نے اصلی چیونٹی کو پانی میں دھکیلا جادوگر کا جادو یک دم مفلوج ہو گیا اور چھن چھنگلو کی طرف بڑھنے والی آگ فوراً ہی بجھ گئی اور چھن چھنگلو غائب ہو گیا۔

جیسے ہی آگ بجھی اور چھن چھنگلو غائب ہوا۔ جادوگر حیرت سے بت بن گیا۔ پھر وہ تیزی سے اس ڈبیہ کی طرف بڑھا۔ جس میں وہ چیونٹی قید تھی۔ اس نے ڈبیہ کھول کر چیونٹی کو نکالا۔ اسی لمحے چیونٹی نے اسے بتایا کہ اس نے جادوگر کی روح اور اس کا جادو دوسری چیونٹی میں ڈال دیا تھا جو غار میں موجود ہے۔

یہ سن کر تو جادوگر نے سر پیٹ لیا۔ پھر وہ تیزی

سے محل سے نکل کر غار کی طرف بھاگا مگر جیسے ہی وہ پانی کے تالاب کے قریب پہنچا۔ اچانک ٹھٹھک کر رک گیا۔

اس نے دیکھا کہ چھن چھنگلو پانی میں گھسا ہوا ہے اور اس نے ایک چیونٹی کو پکڑا ہوا ہے۔

جادوگر نے لپک کر چیونٹی کو اس کے ہاتھ سے لینا چاہا مگر چھن چھنگلو نے پھرتی سے چیونٹی کی گردن مروڑ دی۔

چیونٹی کی گردن مروڑتے ہی شوکرام جادوگر بری طرح چیخ اٹھا۔ وہ اپنی گردن پکڑے ہوئے زمین پر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔

پھر اس نے چھن چھنگلو کے سامنے گڑگڑانا شروع کر دیا اور رحم کی بھیک مانگنے لگا۔ مگر چھن چھنگلو اب کہاں اس کی بات سنتا۔ وہ پہلے ہی دھوکا کھا چکا تھا۔

چنانچہ اس نے چیونٹی کا سر اپنے دانتوں میں دبا لیا۔ چونکہ شوکرام جادوگر کا جادو اور اس کی جان اس چیونٹی میں تھی اس لئے وہ جادو کرنے سے بھی بے بس ہو گیا تھا۔

پھر چھن چھنگلو نے اپنے دانتوں سے چیونٹی کی گردن چبانی شروع کر دی۔ شوکرام درد کے مارے تڑپنے لگا۔ اس نے اپنا گلا پکڑا ہوا تھا۔

چھن چھنگلو نے پھر جیسے ہی چیونٹی کی گردن کاٹی تو چیونٹی کی موت واقع ہوئی۔ ظالم جادوگر شوکرام بھی تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو گیا۔ اس کے مرتے ہی ایک خوفناک کڑاکا ہوا اور ہر طرف گہرا دھواں چھا گیا۔

تھوڑی دیر بعد جب دھواں چھٹا تو اس نے دیکھا کہ یہ ایک وسیع میدان تھا۔ جس کے درمیان وہ خود کھڑا تھا۔

اور قریب ہی جادوگر کی لاش پڑی تھی۔ پنگلو خوشی سے اچھلتا ہوا چھن چھنگلو کے گرد رقص کرنے لگا۔ پھر عالم آرا بھی آ گئی۔ جادوگر کے مرنے کے بعد وہ بھی دوبارہ اپنی اصلی حالت میں آ گئی تھی۔

چھن چھنگلو نے ظالم جادوگر کا خاتمہ کر دیا تھا۔ عالم آرا نے چھن چھنگلو کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اسے اس کی بوڑھی ماں کے پاس پہنچا دے۔

چھن چھنگلو نے پنگلو کو کاندھے پر بٹھایا اور عالم

آرا کا ہاتھ تھام لیا۔ پھر اسے آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا۔ عالم آرا نے آنکھیں بند کر لیں۔ آنکھیں بند ہوتے ہی وہ فضا میں بلند ہو گئے۔ پھر چند لمحوں بعد جب چھن چھنگلو نے انہیں آنکھیں کھولنے کے لئے کہا تو عالم آرا یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ وہ اپنے گھر کے سامنے کھڑی ہے۔ وہ دوڑتی ہوئی اندر گئی اور اپنی بوڑھی ماں سے لپٹ گئی۔ ماں خوشی سے رونے لگی۔ اتنی دیر میں چھن چھنگلو اور پنگلو بھی اندر آ گئے۔ عالم آرا نے اپنی ماں سے ان کا تعارف کرایا تو اس نے چھن چھنگلو کا شکریہ ادا کیا۔

"اچھا عالم آرا اب ہمیں اجازت دو۔ ابھی ہمیں بہت دور جانا ہے۔" ـــــ چھن چھنگلو نے ان دونوں سے اجازت چاہی۔

"بیٹا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ہمیں اپنے محسنوں کی خدمت کرنے کا کچھ موقع تو دو۔" ـــــ عالم آرا کی ماں نے چھن چھنگلو سے درخواست کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کا بہت بہت شکریہ۔ اماں۔ ہمیں ابھی نہ جانے کتنی دور اور کہاں کہاں جانا ہے۔ جب تک دنیا

میں ظلم موجود ہے۔ میں چین سے نہیں بیٹھ سکتا۔'' چھن چھنگلو نے کہا اور پنگلو کو لے کر آگے بڑھ گیا۔ اب وہ کسی اور ظالم کی تلاش میں تھا تاکہ اس کی سرکوبی کر سکے۔

ختم شد

چھن چھنگلو اور پنگلو بندر کا نیا کارنامہ

چھن چھنگلو اور خوفناک بونے

یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ - اردو بازار
لاہور
Mob: 0300-9401919

چلوسک ملوسک کا حیرت انگیز کارنامہ

چلوسک ملوسک کی شامت

مصنف مظہر کلیم ایم اے

- چلوسک ملوسک ایک ایسے سیارے میں جہاں آسمان سفید ہوتے ہی ایک چیز ہزاروں میں بدل جاتی تھی۔

سیارہ برکان جہاں بے شمار چلوسک ملوسک پیدا ہو گئے ـــــ کیسے ـــــ؟

سیارہ برکان ایک ایسا سیارہ جہاں دعا فوراً قبول ہو جاتی تھی۔

- چلوسک ملوسک اور بندروں کے درمیان خوفناک جنگ۔
- بندروں کے بادشاہ نے چلوسک ملوسک کو الٹا لٹکا دیا۔ پھر کیا ہوا ـــــ؟
- چلوسک ملوسک اس سیارے میں سے بچ نکلنے میں کیسے کامیاب ہوئے؟

ایک ایسی دلچسپ اور حیرت انگیز کہانی
جسے بچے ایک بار پڑھنے کے بعد
بار بار پڑھنے پر مجبور ہو جائیں گے

شائع ہو گئی ہے

اسٹاکسٹ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ ـ اردو بازار
لاہور

آنگلو بانگلو کے دلچسپ کارنامے

آنگلو بانگلو سرخ قلعہ میں

مصنف مظہر کلیم ایم اے

- جب آنگلو بانگلو سرخ قلعے میں داخل ہوئے تو ان پر کیا گزری ——؟

کیا آنگلو بانگلو سرخ قلعے سے زندہ واپس آ گئے ——؟

- آنگلو بانگلو اور بدروحوں میں دلچسپ اور خوفناک مقابلہ۔

- بدروحوں کی ہیبت ناک ملکہ آنگلو بانگلو پر عاشق ہو گئی اور وہ ان سے شادی کرنا چاہتی تھی۔

مگر آنگلو بانگلو اس سے شادی پر تیار نہ تھے۔ کیوں ——؟

کیا آنگلو بانگلو پرستان کی شہزادی سے شادی کرنے میں کامیاب ہو گئے؟

انتہائی دلچسپ اور قہقہہ انگیز کہانی

شائع ہو گئی ہے

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

استاکسٹ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور

بچوں کے لیے عمرو عیار کی نئی کہانی

خاص نمبر

عمرو اور ملکہ حیرت جادو

مصنف ظہیر احمد

شہزادی ساسان جادو: جو عمرو عیار کی مدد حاصل کرنا چاہتی تھی۔

ملکہ حیرت جادو: جو عمرو عیار کے انتقام لینے کے خوف سے ایک خفیہ محل میں جا چھپی تھی۔ وہ خفیہ محل کہاں تھا۔ کیا عمرو عیار کے لیے اس خفیہ محل کو تلاش کرنا آسان تھا۔

عمرو عیار: جب طلسم ہوشربا میں داخل ہوا تو اسے سیاہ جادوگروں نے گرفتار کر لیا اور شہنشاہ افراسیاب کے سامنے اسے ہلاک کر کے اس کی لاش کے ٹکڑے اڑا دیئے گئے۔

عمرو عیار: جس کی ہلاکت کی تصدیق سامری جادوگر کی روح نے بھی کر دی۔

طاغوت جادوگر: جس نے ملکہ حیرت جادو کی حفاظت کا ذمہ لے کر خفیہ محل میں طاقتور طلسمات قائم کر دیئے تھے۔

شہزادی ساسان جادو: جس کا دماغ پلٹ گیا تھا اور وہ عمرو عیار کی دشمن بن گئی

وہ لمحہ: جب شہزادی ساسان جادو نے عمرو عیار کو زہر دے کر ہلاک کرنے کی کوشش کی۔

وہ لمحہ: جب عمرو عیار شہزادی ساسان جادو کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا۔

ملکہ حیرت جادو: جس کے سامنے اس کی بیٹی شہزادی ساسان جادو کا کٹا ہوا

سر تھا اور وہ غش پر غش کھا رہی تھی۔

عمرو عیار: جس کی مدد کرنے سے اس کی زنبیل کے محافظ بونے نے بھی انکار کر دیا تھا

چھن چھنگلو اور خوفناک بونے

چھن چھنگلو اور پنگلو بندر کا حیرت انگیز نیا کارنامہ

چھن چھنگلو اور خوفناک بونے

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob: 0300-9401919

عمرو عیار: جس کی مدد کرنے سے اس کی زنبیل کے محافظ بونے نے بھی انکار کر دیا تھا

عمرو اور ملکہ حیرت جادو
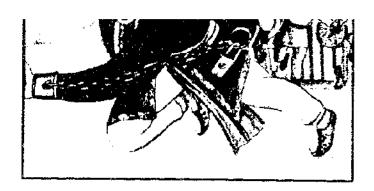
جادو طلسمات اور حیرت زدہ واقعات سے بھرپور ایک انوکھا اور ناقابل فراموش طویل ناول جس کا ایک ایک لفظ آپ کو پسند آئے گا۔

شائع ہو گیا ہے۔ آج ہی اپنے قریبی بک سٹال
یا براہِ راست ہم سے طلب فرمائیں۔

یوسف برادرز الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار **لاہور**

چھن چھنگلو ظالم جادوگر کے خاتمے کے بعد فارغ ہو کر دنیا کی سیر کو نکل کھڑا ہوا۔ پنگلو بھی اس کے ساتھ تھا۔ وہ دونوں شہر شہر گھومتے رہے اور طرح طرح کے نظارے دیکھتے رہے۔

ایک بار وہ ایک ایسے شہر میں جا نکلے جہاں ہر شخص نے سیاہ رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ہر شخص پر افسوس طاری تھا۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے ہر شخص کسی کے مرنے کا ماتم کر رہا ہو۔

چھن چھنگلو یہ دیکھ کر بے حد حیران ہوا۔ اس نے سمجھا کہ شاید یہاں کا بادشاہ مر گیا ہے اس لئے سب لوگ سوگ منا رہے ہیں۔ اس نے ایک شخص سے

پوچھا۔

''کیا بات ہے تم لوگ کس کا ماتم کر رہے ہو۔''
اس شخص نے غور سے چھن چھنگلو کو دیکھا اور پھر کہنے لگا۔

''بچے تم شاید یہاں اجنبی ہو۔ فوراً اس شہر سے نکل جاؤ تمہاری جان بچ جائے گی ورنہ تم بھی خوفناک بونوں کے ہاتھوں مارے جاؤ گے۔''______اس شخص نے چھن چھنگلو سے کہا۔

''خوفناک بونے۔ وہ کون ہیں اور کیوں مجھے ماریں گے۔''______چھن چھنگلو نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''یہ بونے بے حد ظالم اور خوفناک ہیں۔ یہ زمین کے نیچے رہتے ہیں۔ وہ انسانوں کو کھاتے ہیں۔ وہ روزانہ یہاں آتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں پکڑ کر لے جاتے ہیں اور بھون کر کھا جاتے ہیں۔''______اس شخص نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''مگر تم لوگ ان کا مقابلہ نہیں کرتے۔''______چھن چھنگلو نے مزید حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''یہی تو مصیبت ہے کہ ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جیسے ہی وہ آتے ہیں سب پر بے ہوشی سی ہو جاتی ہے۔ ایسی بے ہوشی کہ ہم سب کچھ دیکھ رہے ہوتے ہیں سن رہے ہوتے ہیں مگر ہم حرکت نہیں کر سکتے۔

وہ جسے چاہیں پکڑ کے لے جاتے ہیں ان کے جانے کے بعد ہم ٹھیک ہو جاتے ہیں۔''_____اس شخص نے چھن چھنگلو کو تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

''تو پھر تم یہ شہر چھوڑ دو کہیں اور چلے جاؤ''چھن چھنگلو نے کہا۔

''ہم شہر نہیں چھوڑ سکتے۔ ہم نے بے حد کوشش کی مگر جیسے ہی ہم شہر کی سرحد پر پہنچتے ہیں۔ ہمارے سامنے دیواریں آجاتی ہیں۔ البتہ اجنبی یہاں سے باآسانی چلے جاتے ہیں۔ تم بھی فوراً چلے جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں بونے تمہیں پکڑ کر لے جائیں۔''_____اجنبی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''میں نہیں جاؤں گا بلکہ ان ظالم بونوں کو ان کے ظلم کی سزا دوں گا۔ مجھے بتلاؤ وہ کہاں ہیں۔''چھن

چھن گلو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور وہ شخص چھن چھن گلو کی بات سن کر ہنس پڑا۔

"تم کیا ان کا مقابلہ کرو گے۔ تم ابھی بچے ہو۔ یہاں بڑے بڑے پہلوان ان کا مقابلہ نہیں کر سکے۔" اس شخص نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تم مجھے صرف یہ بتلاؤ کہ بونے کہاں ہیں پھر تم دیکھنا کہ میں ان ظالم بونوں کو ان کے ظلم کی کتنی خوفناک سزا دیتا ہوں۔

میرا نام چھن چھن گلو ہے اور میری زندگی کا مقصد بھی ظالموں کو سزا دینا ہے۔" ـــــــ چھن چھن گلو نے فخریہ لہجے میں جواب دیا۔

"وہ بونے شہر سے باہر ایک پہاڑی کے دامن میں موجود سوراخ میں سے باہر نکلتے ہیں۔ وہ سوراخ اتنا چھوٹا ہے کہ اس میں کوئی گھس نہیں سکتا۔ لوگوں نے بارہا کوشش کی کہ کسی طرح اس سوراخ کو بند کر دیا جائے مگر بونے فوراً ہی دوسرا سوراخ کر لیتے ہیں۔" اس شخص نے جواب دیا۔

"ہونہہ ٹھیک ہے۔ میں ابھی اس پہاڑی کی طرف جاتا

ہوں اور ان ظالم بونوں سے نپٹتا ہوں۔"۔۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر وہ پنگلو کو ساتھ لئے شہر سے باہر موجود پہاڑی کی طرف چل پڑا۔

Originol Site for new stories
& urdu Novels scaning
www.Pakistanipoint.Com

Originol Site for new stories
& urdu Novels scaning
www.Pakistanipoint.Com

یہ ایک بازار تھا۔ ہر طرف ننھی منی دکانیں تھیں۔ چھوٹی چھوٹی سڑکوں پر چھوٹے چھوٹے بونے چل پھر رہے تھے۔ خریدوفروخت کر رہے تھے۔ کھا پی رہے تھے غرضیکہ خوب چہل پہل تھی۔

یہ بونوں کی دنیا تھی۔ زمین سے نیچے اس کا آسمان زمین کی نچلی تہہ تھا۔

ان بونوں کا ایک بادشاہ تھا جو کئی صدیوں سے ان پر حکومت کر رہا تھا۔

یہ بادشاہ بے حد ظالم تھا۔ اس نے ایسے بونوں کی ایک خصوصی فوج تیار کی تھی جو سب کے سب بے رحم ظالم اور زبردست لڑاکے تھے۔

ظالم بادشاہ ایک بار بیمار ہو گیا تو شاہی نجومی نے اس کا علاج یہ تجویز کیا کہ بادشاہ ایک بونے کا گوشت بھون کر کھائے۔ تب اسے آرام آئے گا۔

چنانچہ بادشاہ نے اپنی فوج کو اشارہ کیا اور فوج کے سپاہی ایک تندرست قسم کے بونے کو پکڑ کر لے آئے۔ بونا بیچارہ چیختا چلاتا رہ گیا مگر ظالم بادشاہ کو بھلا اس پر کہاں رحم آتا تھا۔

چنانچہ اس نے اسے زندہ ہی آگ میں بھونا شروع کر دیا اور پھر اس کا بھنا ہوا گوشت مزے لے لے کر کھا گیا۔ گوشت کھانے کے بعد وہ واقعی تندرست ہو گیا۔

ادھر بادشاہ کو بھی گوشت بہت مزیدار اور لذیذ معلوم ہوا چنانچہ اس نے حکم دے دیا کہ روزانہ ایک بونے کو پکڑ کر زندہ بھونا جائے اور وہ اس کا گوشت کھایا کرے گا۔ اس کی ظالم فوج نے ایسا ہی کرنا شروع کر دیا۔ پھر کیا تھا بونوں کی دنیا میں خوف و ہراس دوڑ گیا۔ انہوں نے بڑے احتجاج کئے روئے پیٹے مگر بادشاہ نے ان کی کوئی بات نہ مانی جب بادشاہ کے کھانے کی

وجہ سے بونوں کی تعداد گھٹنا شروع ہو گئی تو بونوں کے بزرگ مل کر اپنی دنیا کے سب سے زیادہ سیانے بونے ''بوغا'' کے پاس گئے۔

بوغا بے حد بوڑھا تھا۔ اتنا بوڑھا کہ جس کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ مگر چونکہ بوغا کو کالا علم آتا تھا۔ اس لئے وہ نہ صرف جوان لگتا تھا بلکہ تندرست بھی تھا۔ تمام بونے اس سے بے حد ڈرتے تھے اور اس کا ادب بھی کرتے تھے۔

وہ بونوں کی آبادی سے ہٹ کر ایک علیحدہ مکان میں رہتا تھا اور ہر وقت کالے علم کے نئے نئے تجربوں میں مصروف رہتا تھا۔ جب بونوں کے بزرگ مل کر بوغا کے پاس گئے تو بوغا ان کی بات سننے کے لئے باہر آ گیا۔ بزرگوں نے بوغا کو بادشاہ کا تمام حال سنایا اور مدد کرنے کی فریاد کی۔

بوغا کچھ دیر سوچتا رہا پھر اس نے ان سے وعدہ کر لیا اور پھر وہ بادشاہ سے ملنے کے لئے شاہی محل کی طرف چل پڑا۔

بادشاہ کو جب معلوم ہوا کہ بوغا اس سے ملنے کے

لئے آیا ہے تو وہ اس کے استقبال کے لئے شاہی محل سے باہر نکل آیا کیونکہ بادشاہ بھی ''بوغا'' سے بے حد ڈرتا تھا۔

''بوغا آج تم کیسے ادھر بھول پڑے۔''۔۔۔۔۔۔بادشاہ نے بوغا کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

''میں تم سے ایک ضروری کام کے سلسلے میں ملنے آیا ہوں۔''۔۔۔۔۔۔بوغا نے جواب دیا۔

''کیا بات ہے بوغا مجھے بتلاؤ۔''۔۔۔۔۔۔بادشاہ نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

''بادشاہ بونوں کے بزرگ میرے پاس آئے تھے وہ اس بات سے بے حد تنگ ہیں کہ تم روزانہ انہیں بھون کر کھا جاتے ہو۔ اس طرح بونوں کی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے۔''۔۔۔۔۔۔بوغا نے کہا۔

''تم سب کچھ جانتے ہو کہ میں جب تک روزانہ ایک بونے کا بھنا ہوا گوشت نہ کھاؤں میری صحت ٹھیک نہیں رہتی اس لئے میں مجبور ہوں۔''۔۔۔۔۔۔بادشاہ نے جواب دیا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو بادشاہ سلامت مگر میں نے

اس کا ایک اور حل سوچا ہے۔‘‘ ـــــ بوغا نے جواب دیا۔

’’وہ کیا حل ہے مجھے بتلاؤ۔‘‘ ـــــ بادشاہ نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

’’وہ یہ کہ تم اپنی ہی رعایا کو کھانے کی بجائے آدم زادوں کو کھاؤ۔ ان کا گوشت زیادہ لذیذ بھی ہوگا اور نہ صرف تم اکیلے انہیں پیٹ بھر کر کھاؤ گے بلکہ تم اپنی مخصوص فوج کو بھی پیٹ بھر کر کھلا سکو گے۔‘‘ ـــــ بوغا نے جواب دیا۔

’’واہ واہ پھر تو بہت اچھی بات ہے مگر یہ آدم زاد تو سنا ہے زمین سے اوپر رہتے ہیں اور ہم سے کہیں زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔ ہم ان پر کیسے قابو پا سکتے ہیں۔‘‘ ـــــ بادشاہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

’’اس بات کو مجھ پر چھوڑو بادشاہ سلامت۔ آخر میرا علم کس کام آئے گا۔‘‘ ـــــ بوغا نے جواب دیا۔

’’پھر ٹھیک ہے آج ہی مجھے شکار کرنے دو۔‘‘ بادشاہ نے کہا۔

’’آج نہیں کل تم اپنے آدمیوں کو بھیج دینا۔ یہ لو تھوڑی سی مٹی یہ باہر جا کر پھینک دینا۔ اس سے یہ ہوگا

کہ جب بھی تمہارے آدمی شکار کھیلنے جائیں گے پورے شہر پر بے ہوشی طاری ہو جائے گی اور تم آسانی سے اپنا شکار کر سکو گے اور اس سے یہ بھی فائدہ ہوگا کہ کوئی شخص شہر سے باہر نہیں جا سکے گا۔"_____بوغا نے کہا تو بادشاہ بے حد خوش ہوا۔ چنانچہ پھر وہی ہوا۔ اب بادشاہ کی فوج روزانہ دو تین آدمی پکڑ کر لے آتی اور وہ سب انہیں بھون کر خوب دعوتیں اڑاتے۔ بونے بھی خوش تھے کہ ان کی جان چھوٹ گئی تھی اور بادشاہ اور اس کی فوج بھی خوش تھی کہ انہیں روزانہ دعوتیں کھانے کا موقع مل رہا تھا۔

آج بھی صبح بادشاہ کی فوج تیار ہو کر اوپر آدم زادوں کی دنیا میں گئی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چار تندرست نوجوانوں کو اٹھا کر لے آئی۔ بادشاہ اتنے تندرست آدمیوں کو دیکھ کر بے حد خوش ہوا اور اس نے فوراً انہیں بھوننے کا حکم دے دیا۔

چونکہ اس دنیا میں آنے کے بعد ان آدم زادوں کو ہوش آجاتا تھا اس لئے بونے انہیں بڑی مضبوطی سے باندھ دیا کرتے تھے۔ آج بھی وہ بیچارے رو پیٹ

رہے تھے۔ بونوں کی خوشامدیں کر رہے تھے مگر بونے بھلا انہیں کہاں چھوڑتے تھے۔ وہ سب انہیں بھوننے کے لئے آگ کے بڑے بڑے آلاؤ جلانے میں مصروف تھے اور بادشاہ سامنے تخت پر بیٹھا شاندار دعوت کے انتظار میں خوشی سے جھوم رہا تھا۔

Originol Site for new stories
& urdu Novels scaning
www.Pakistanipoint.Com

چھن چھنگلو پنگلو کو ساتھ لے کر اس پہاڑی کے قریب پہنچ گیا اور پھر رات کو وہ اسی پہاڑی کے دامن میں ہی رہ پڑا۔ وہاں بے شمار چھوٹے چھوٹے سوراخ تھے۔ اس لئے اس نے سوچا کہ جب صبح کو بونے باہر نکلیں گے تو وہ دیکھ لے گا کہ وہ کس طرح سوراخ سے باہر نکلے ہیں۔ ساری رات وہ اس پہاڑی کے دامن میں سویا رہا۔ اس نے پنگلو کو کہہ دیا کہ جب وہ بونے باہر نکلیں وہ اسے جگا دے۔ صبح ہونے والی تھی جب کہ پنگلو نے اسے جھنجھوڑا۔

''چھن چھنگلو دیکھو بونے آ گئے ہیں۔'' ——— پنگلو نے تیز لہجے میں کہا۔

چھن چھنگلو جو ایک چٹان کی اوٹ میں سویا ہوا تھا آنکھیں ملتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے دیکھا کہ پورے شہر پر غیر فطری سی خاموشی چھائی ہوئی تھی ایسے لگتا تھا جیسے کسی نے پورے شہر پر جادو کر دیا ہو۔

ایک چھوٹے سے سوراخ سے چھوٹے چھوٹے بونے چیونٹوں کی طرح باہر نکل رہے تھے۔ ان کی تعداد سینکڑوں کے قریب تھی۔وہ سوراخ سے باہر نکل کر سیدھے شہر کی طرف بھاگتے جا رہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد وہ واپس لوٹے تو انہوں نے چار تندرست اور ہٹے کٹے انسانوں کو اٹھایا ہوا تھا۔ ایک ایک آدمی سے چالیس چالیس بونے چمٹے ہوئے تھے۔ چھن چھنگلو سوچنے لگا کہ وہ ان موٹے تازے انسانوں کو اس چھوٹے سے سوراخ کے اندر کیسے لے جائیں گے۔ بونوں نے ان چاروں افراد کو سوراخ کے قریب رکھ دیا اور پھر غار کے قریب کھڑے ایک بونے نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے نیزے کو باری باری ان چاروں کے جسموں میں چبھو دیا۔ نیزے کی نوک لگتے ہی ان چاروں کے جسم سکڑنا شروع ہو گئے اور تھوڑی دیر بعد

وہ بھی ان بونوں کی جسامت جتنے ہو گئے۔ چنانچہ اب
دو دو بونوں نے انہیں اٹھایا اور سوراخ میں داخل ہو
گئے۔ جیسے ہی آخری بونا سوراخ میں داخل ہوا اچانک
شہر پر چھائی ہوئی خاموشی یکلخت ٹوٹ گئی اور پھر چہل
پہل شروع ہو گئی۔

''**چلو** پنگلو ان ظالم بونوں سے بھی نپٹ لیں۔ واقعی یہ لوگ تو بے حد ظالم ہیں۔''۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے پنگلو کا بازو پکڑتے ہوئے کہا اور اسے آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا اور پنگلو نے آنکھیں بند کر لیں۔ تھوڑی دیر بعد چھن چھنگلو نے آنکھیں کھول دیں اس کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ بونوں کی دنیا میں ہے عجیب وغریب دنیا چھوٹے چھوٹے بونے وہاں گھوم پھر رہے تھے سامنے ایک بڑا سا محل نما مکان تھا جو عام مکانوں سے کافی بڑا تھا۔ چھن چھنگلو سمجھ گیا کہ یہ شاہی محل ہوگا۔

''چلو پنگلو اندر چلیں۔''۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے کہا

اور پھر وہ اسے لے کر دروازے کی طرف چل پڑا۔ چھن چھنگلو کا اپنا قد گو چھوٹا تھا مگر ان بونوں کے سامنے تو وہ بھی قدر آور لگتا تھا۔ شاہی محل کے دروازے پر دو بونے ہاتھوں میں نیزے پکڑے کھڑے تھے۔ وہ ان دونوں کو دیکھ کر ایک لمحے کے لئے حیران رہ گئے مگر دوسرے لمحے انہوں نے اپنے چھوٹے سے نیزے ان پر تان لئے۔

چھن چھنگلو نے ان کی طرف ہاتھ اٹھایا تو وہ ساکت ہو کر رہ گئے اور دونوں بڑے اطمینان سے اندر بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ شاہی محل کے اندر ایک بہت بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ آگ کے بہت بڑے الاؤ جل رہے ہیں اور وہ چاروں افراد اب اپنی اصل جسامت میں ایک طرف بندھے پڑے تھے۔

سامنے ایک تخت تھا جس پر بونوں کا بادشاہ تاج پہنے بیٹھا تھا۔ چھن چھنگلو سمجھ گیا کہ وہ ان انسانوں کو آگ میں بھون کر پھر ان کا گوشت کھائیں گے۔ چھن چھنگلو ایک ستون کی آڑ میں کھڑا ہو گیا۔ جب بونوں

نے ایک انسان کو اٹھا کر آگ کی طرف گھسیٹنا شروع کیا تو چھن چھنگلو سے نہ رہا گیا۔ وہ ستون کی آڑ سے باہر نکل آیا۔

''ٹھہرو۔''۔۔۔۔۔اس نے گونجدار لہجے میں انہیں حکم دیتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز نکلتے ہی ایسے محسوس ہوا جیسے ہال میں بم پھٹ پڑا ہو۔ بادشاہ اور تمام بونے حیرت کے مارے بت بن گئے۔

''کون ہو تم اور یہاں کیسے آئے۔''۔۔۔۔۔بادشاہ نے سب سے پہلے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ وہ تخت سے نیچے اتر آیا تھا۔ بادشاہ کے سنبھلتے ہی تمام بونے بھی ہوشیار ہو گئے اور انہوں نے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے نیزوں سے چھن چھنگلو اور پنگلو کو گھیر لیا۔

''میرا نام چھن چھنگلو ہے اور یہ میرا دوست پنگلو بندر ہے۔ ہم اس لئے تمہاری دنیا میں آئے ہیں تاکہ تمہیں ظلم سے باز رکھ سکیں۔''۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

''کیسا ظلم ہمارے ملک میں تو ہر طرف انصاف اور

رحم کا دور دورہ ہے۔" ــــــ بادشاہ نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"کیا یہ ظلم نہیں ہے کہ تم زندہ انسانوں کو پکڑ کر لے آتے ہو اور پھر انہیں آگ میں بھون کر کھا جاتے ہو۔" ــــــ چھن چھنگلو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"یہ کوئی ظلم نہیں ہے ہمیں ان کا گوشت پسند آتا ہے ہم کھا لیتے ہیں۔" ــــــ بادشاہ نے قدرے غصیلے لہجے میں جواب دیا۔

"بہرحال اب تم ایسا نہیں کر سکتے۔ فوراً ان کو چھوڑ دو ورنہ میں تمہارا برا حشر کر دوں گا۔" ــــــ چھن چھنگلو نے بھی اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سپاہیو! ان دونوں کو پکڑ لو اور انہیں بھی ساتھ بھون ڈالو۔" ــــــ بونے بادشاہ نے اپنی فوج کو حکم دیتے ہوئے کہا اور اس کا حکم ملتے ہی بونے سپاہی سینکڑوں کی تعداد میں آگے بڑھنے لگے مگر چھن چھنگلو نے جیسے ہی اپنے ہاتھ ان کی طرف جھٹکے۔ وہ سب اپنی جگہ یوں ساکت ہو گئے جیسے چابی والے کھلونے چابی ختم ہوتے ہی رک جاتے ہیں۔

''آگے بڑھو رک کیوں گئے۔''۔۔۔۔۔۔بادشاہ سپاہیوں کو رکتے دیکھ کر غصے سے چیخا۔

''زیادہ زور سے چیخنے کی ضرورت نہیں۔ اب یہ آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔''۔۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے مطمئن لہجے میں جواب دیا اور بادشاہ بھی حیرت سے بت بن گیا۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر چھن چھنگلو نے کس طرح سپاہیوں کو روک دیا ہے۔

ادھر چھن چھنگلو نے آگے بڑھ کر بندھے ہوئے انسانوں کی رسیاں ایک ہی اشارے سے توڑ دیں اور وہ سب آزاد ہو کر چھن چھنگلو کے قریب کھڑے ہو گئے۔

''اب بتاؤ بونے بادشاہ کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ آئندہ ظلم نہیں کرو گے یا پھر تمہیں عبرتناک سزا دی جائے۔''۔۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تم نے ان سب سپاہیوں کو کیسے روک لیا۔''بادشاہ نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

''تم میری بات کا جواب دو۔ میں وقت ضائع کرنے کا عادی نہیں ہوں۔''______ چھن چھنگلو نے سخت لہجے میں کہا۔

''اس کا جواب تو بوغا ہی دے سکتا ہے۔ بوغا، بوغا میری مدد کرو۔''______ بادشاہ نے جواب دیا اور ساتھ ہی بوغا کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔ اس سے پہلے کہ چھن چھنگلو کچھ کہتا ہال کے دروازے سے ایک بونا اندر داخل ہوا اس کے جسم کے تمام بال سفید تھے مگر وہ نوجوان اور صحت مند تھا۔

اس نے اندر آتے ہی اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھوٹی سی گیند زمین پر دے ماری۔ گیند کے فرش پر گرتے ہی ایک زوردار دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے چھن چھنگلو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے دماغ پر اندھیرا طاری ہوتا جا رہا ہو۔ چھن چھنگلو نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی مگر بے سود۔ چند لمحوں بعد وہ زمین پر گر چکا تھا پنگلو کا بھی یہی حشر ہوا اور ان انسانوں کا بھی جن کو چھن چھنگلو نے بونوں کی گرفت سے آزاد کرایا تھا۔ چھن چھنگلو کے زمین پر

گرتے ہی بونے سپاہی حرکت میں آئے وہ زمین پر پڑے ہوئے چھن چھنگلو اور پنگلو کی طرف بڑھنا ہی چاہتے تھے کہ بوغا نے انہیں روک دیا۔ پھر اس نے بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم ان چاروں کو بھون کر کھاؤ۔ چھن چھنگلو اور پنگلو کو میں اپنے ساتھ لئے جا رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔ پھر اس کے اشارے پر کئی سپاہیوں نے مل کر چھن چھنگلو اور پنگلو کو زمین سے اٹھایا اور بوغا کے پیچھے چلتے ہوئے ہال سے باہر نکل گئے۔

چھن چھنگلو کو جب ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو ایک شیشے کے چھوٹے سے صندوق میں قید دیکھا۔ اس جیسے ایک اور صندوق میں پنگلو بھی قید تھا۔ یہ صندوق اتنا چھوٹا تھا کہ چھن چھنگلو اس میں اٹھ کر بیٹھ نہیں سکتا تھا۔ اس کے سامنے بوغا زمین پر بیٹھا ہوا تھا۔ بوغا کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی اور وہ بغور چھن چھنگلو کو ہی دیکھ رہا تھا۔ چھن چھنگلو نے اٹھنے کی کوشش کی مگر اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں جان ہی نہ ہو۔ اس نے صندوق توڑنے کے لئے اپنی صلاحیتیں استعمال کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔

''کون ہو تم۔''۔۔۔۔۔ اچانک اس کے کانوں سے

ایک آواز ٹکرائی اس نے چونک کر دیکھا تو اسے محسوس ہوا کہ سامنے بیٹھے بوغا کے ہونٹ ہل رہے ہیں۔

''میرا نام چھن چھنگلو ہے۔''_____چھن چھنگلو نے جواب دیا۔ اس کی آواز البتہ نکل رہی تھی۔

''تم ہماری دنیا میں کیوں آئے ہو اور کس کی اجازت سے آئے ہو۔''_____بوغا نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

''تم انسانوں کو بھون کر کھا جاتے ہو۔ ان پر ظلم کرتے ہو۔ اس لئے میں تمہیں تمہارے ظلم کی سزا دینے آیا ہوں۔''_____چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

''ہا۔ ہا۔ ہا۔ ہمیں سزا دینے آئے ہو۔ دیکھو اس وقت تم خود کتنے بے بس ہو۔ میرا اشارہ تمہیں موت کے گھاٹ اتار دینے کے لئے کافی ہے۔''_____بوغا نے قہقہہ مارتے ہوئے کہا۔

''یہ تمہاری بھول ہے تم مجھے وقتی طور پر تو بے بس کر سکتے ہو۔ مگر آخرکار میں تم پر فتح حاصل کر لوں گا اس لئے بہتر یہ ہے کہ تم ظلم سے توبہ کر لو۔'' چھن چھنگلو نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیا۔

''ہو ہو، اتنا دعویٰ۔'' ـــــــ بوغا نے طنزیہ انداز میں کہا اور پھر اٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔

اس کے جانے کے بعد چھن چھنگلو نے دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کیا اور اس صورت حال سے نپٹنے کے لئے مدد چاہی۔ مگر کافی دیر تک کوشش کرنے کے باوجود بندر بابا کی آواز نہ آئی تو وہ مایوس ہو گیا۔ اب اس نے سوچا کہ اسے خود ہی کچھ کرنا پڑے گا۔ ابھی وہ اس صندوق سے رہائی کی ترکیبیں سوچ ہی رہا تھا کہ بوغا بونے بادشاہ سمیت اندر داخل ہوا۔

''ہوں تو یہ ہے چھن چھنگلو اور بندر جو مجھے دھمکیاں دینے آیا تھا۔'' ـــــــ بادشاہ نے غصے سے بوغا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں بادشاہ یہ ویسے تو بے حد طاقتور ہے مگر میرے علم کے سامنے اس کی کوئی پیش نہیں گئی۔'' ـــــــ بوغا نے مؤدبانہ انداز میں جواب دیا۔

''کیا اب یہ اسی طرح شیشے کے صندوق میں بند رہے گا۔ میں اسے اپنی پوری رعایا کے سامنے ہولناک سزا دینا چاہتا ہوں تاکہ تمام بونوں کو عبرت ہو اور وہ

میرے خلاف کوئی سازش کرنے کا تصور تک نہ کر سکیں۔''۔۔۔۔۔۔بادشاہ نے بوغا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ضرور سزا دینا مگر چند روز ٹھہر جاؤ۔ کیونکہ اس شیشے کے صندوق میں اگر یہ دو روز تک بند رہا تو پھر باہر نکلنے کے بعد بھی اس میں کوئی طاقت نہیں رہے گی۔ اگر ابھی اسے باہر نکال لیا تو یہ اپنی پراسرار طاقتیں استعمال کر لے گا۔''۔۔۔۔۔۔بوغا نے بادشاہ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''کوئی بات نہیں مجھے کوئی اتنی جلدی نہیں ہے۔ چند روز مزید ٹھہرو جاؤں گا مگر خیال رکھنا یہ کسی طرح بھاگ نہ نکلے۔''۔۔۔۔۔۔بادشاہ نے جواب دیا۔

''کیا تم بوغا کو نہیں جانتے جو ایسی بات کر رہے ہو۔ بوغا کی مرضی کے بغیر تو دنیا میں مکھی بھی نہیں اڑ سکتی۔''۔۔۔۔۔۔بوغا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں جانتا ہوں بوغا۔ میں نے تو ایسے ہی بات کی تھی تاکہ تم اس کا خاص طور پر خیال رکھو۔''۔۔۔۔۔۔بادشاہ نے فوراً ہی عاجزانہ لہجے میں جواب دیا۔ کیونکہ وہ بوغا کی طاقتوں سے خوف کھاتا تھا۔

ادھر چھن چھنگلو ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ بوغا اسے دو دن تک اس صندوق میں قید رکھنا چاہتا ہے۔ اب یہ اس کی کوشش ہے کہ وہ اس عرصے سے پہلے ہی صندوق سے باہر آجائے۔ چنانچہ وہ دل ہی دل میں صندوق سے نکلنے کے لئے کوئی ترکیب سوچنے لگا مگر اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس کی کوئی صلاحیت کام ہی نہیں کر رہی تھی۔ اس نے پہلے سوچا کہ غائب ہو جائے مگر وہ غائب بھی نہ ہو سکا دعا پڑھنے کے باوجود اسی طرح تھا۔ آخر اس نے کچھ سوچ کر بوغا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بوغا میری بات سنو۔''

بوغا جو بادشاہ کو رخصت کر کے ایک کونے میں بیٹھا تھا اس کی آواز سن کر چونک پڑا۔

''کیا بات ہے۔''_____اس نے سخت لہجے میں جواب دیا۔

''بوغا آخر تم مجھے کیوں مارنا چاہتے ہو۔ میں نے کیا قصور کیا ہے۔''_____چھن چھنگلو نے وقت کی نزاکت کا خیال کرتے ہوئے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

''تم یہاں میری نسل کو ختم کرنے آئے تھے۔'' بوغا نے جواب دیا۔

''تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے بوغا۔ میں تو صرف اس لئے آیا تھا کہ تمہارے بادشاہ کو انسانوں پر ظلم کرنے سے روکوں۔'' ــــــ چھن چھنگلو نے جواب میں کہا۔

''تمہیں کیا حق ہے کہ تم بادشاہ کو انسانوں کے کھانے سے روکو جبکہ میں نے اسے اس بات کی اجازت دی ہوئی ہے۔'' ــــــ بوغا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تم نے اسے اجازت دی ہوئی ہے۔ اگر مجھے علم ہوتا تو میں نہ آتا۔'' ــــــ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

''بہرحال اب تم نے جرم کیا ہے اس لئے تمہیں اس کی سزا ملے گی۔'' ــــــ بوغا نے مختصر بات کرتے ہوئے کہا۔

''کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتے۔'' ــــــ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔ کیونکہ حقیقتاً وہ بوغا کے سامنے بے بس ہو چکا تھا۔ اب ضرورت اس بات کی تھی کہ

وہ پہلے اس عجیب و غریب شیشے کے صندوق سے باہر نکل آئے۔

''نہیں قطعاً نہیں بوغا کسی کو معاف کرنے کا قائل نہیں ہے۔''_____ بوغا نے جواب دیا۔

اب چھن چھنگلو خاموش ہو گیا۔ کیونکہ ظاہر ہے وہ اور کر بھی کیا سکتا تھا۔ اس کے بعد بھی اس نے کئی بار بوغا کو منانے کی کوشش کی مگر بے سود۔ بوغا بھی اپنی ضد کا پکا تھا اس نے اس کی کوئی بات ہی نہیں مانی اور چھن چھنگلو اور پنگلو بندر دونوں کو اس صندوق میں بند کئے دو دن گزر گئے۔

جب دوسرا دن بھی گزر گیا تو تیسرے دن کی صبح کو بوغا نے قہقہہ لگاتے ہوئے اپنا ہاتھ دونوں کے صندوقوں پر پھیرا اور اس کے ہاتھ پھیرتے ہی دونوں صندوق غائب ہو گئے۔ صندوق غائب ہوتے ہی وہ دونوں اچھل کر کھڑے ہو گئے مگر بوغا کے اشارے پر غار میں موجود بونے سپاہیوں نے انہیں مضبوط اور باریک رسیوں سے باندھ دیا۔ چھن چھنگلو نے ان کے پنجے سے نکلنے کی بے حد کوشش کی مگر اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے

واقعی اس کی سب صلاحیتیں ختم ہو گئی ہوں ۔ پھر بونے انہیں رسیوں سے گھسیٹتے ہوئے بوغا کی غار سے باہر لے گئے ۔

Originol Site for new stories
& urdu Novels scaning
www.Pakistanipoint.Com

یہ ایک بہت بڑا میدان تھا جس میں ہر طرف بونے ہی بونے موجود تھے۔ بونوں کی قطاروں کے سامنے بونے سپاہی موجود تھے ۔ جن کے ہاتھوں میں چھوٹے چھوٹے نیزے تھے۔ ایک طرف لکڑی کے کھمبوں سے چھن چھنگلو اور پنگلو بندھے ہوئے تھے۔ درمیان میں آگ کا بہت بڑا الاؤ جل رہا تھا۔ ان دونوں کے سامنے ایک تخت پر بونوں کا بادشاہ اور اس کے قریب ہی بوغا بھی ایک کرسی پر موجود تھا۔

''چھن چھنگلو اب کیا ہوگا۔''۔۔۔۔۔۔۔پنگلو نے بڑے مایوس لہجے میں چھن چھنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جو خدا کو منظور ہوگا۔''۔۔۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے اعتماد

بھرے لہجے میں کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ پنگلو کچھ کہتا بونے سپاہیوں کو بادشاہ نے مخصوص انداز میں اشارہ کیا اور سینکڑوں کی تعداد میں بونے ان کی طرف بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے پہلے چھن چھنگلو کو کھمبے سے کھولا اور پھر اسے پکڑے ہوئے آگ کے الاؤ کی طرف بڑھنے لگے۔ چھن چھنگلو نے ان سے اپنے آپ کو چھڑانے کی بے حد کوشش کی مگر ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اس میں سرے سے طاقت ہی موجود نہ ہو۔ اسی لمحے چھن چھنگلو نے ایک بار پھر دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کیا مگر بندر بابا کی کوئی آواز اس کے کانوں تک نہ پہنچی۔ اب تو چھن چھنگلو واقعی مایوس ہو گیا۔ آگ کے الاؤ کے قریب پہنچ کر بونوں نے چھن چھنگلو کو یکدم چھوڑ دیا اور خود تیزی سے دس بارہ قدم پیچھے ہٹ گئے۔ اب چھن چھنگلو وہاں اکیلا کھڑا تھا۔ البتہ وہ حیران تھا کہ آگ میں پھینکنے کی بجائے انہوں نے اسے کیوں چھوڑ دیا ہے۔ ابھی وہ یہی سوچ رہا تھا کہ اچانک بوغا نے اٹھ کر بولنا شروع کر دیا۔ وہ کہہ رہا

تھا۔
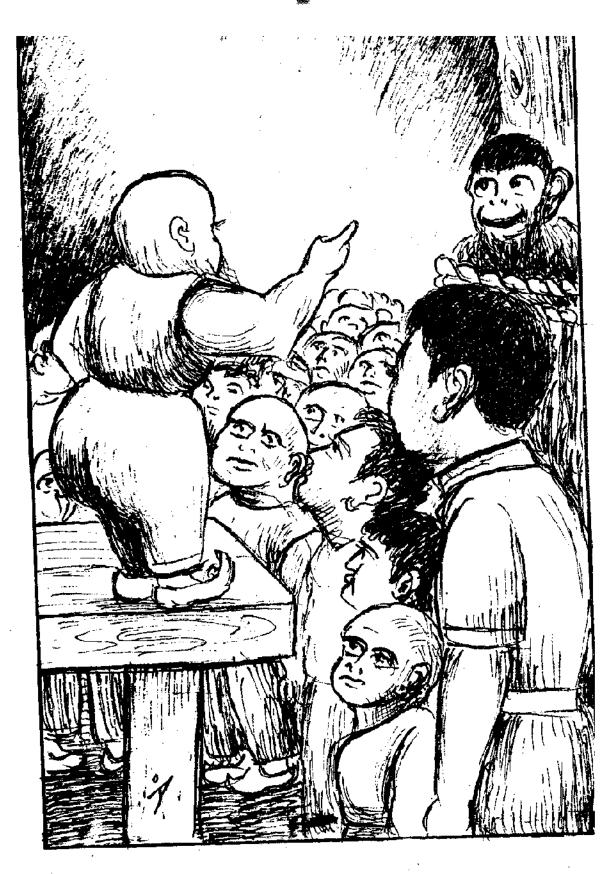
''بونستان کے لوگو! میری بات غور سے سنو۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے تم لوگ میرے پاس آئے تھے تاکہ میں تمہارے بادشاہ کو اس بات سے روکوں کہ وہ بونوں کو بھون کر نہ کھائے اور چونکہ بادشاہ کی صحت اسی میں تھی کہ اسے انسان کا گوشت کھانے کو ملے اس لئے میں نے تمہیں بچانے کے لئے اسے دنیا کے لوگوں کو کھانے کی اجازت دے دی۔ اس طرح تم لوگوں کی جانیں بچ گئیں۔ اب یہ لڑکا جس کا نام چھن چھنگلو اور اس کا ساتھی بندر کچھ دن پہلے ہماری دنیا میں گھس آئے۔ چھن چھنگلو کے پاس پراسرار طاقتیں تھیں جن کی مدد سے اس نے چاہا کہ بادشاہ کو مجبور کر دے کہ وہ انسانوں کو کھانا چھوڑ دے۔ مگر چونکہ مجھے معلوم تھا کہ اگر بادشاہ نے انسانوں کو کھانا چھوڑ دیا تو وہ دوبارہ بونوں کو کھانا شروع کر دے گا۔ چنانچہ میں اس کے مقابلے پر آیا اور میں نے اسے بے بس کر کے اپنے علم کے زور سے ایک صندوق میں بند کر دیا اور دو دن اس میں بند رہنے کے بعد اس کی طاقتیں ختم ہو گئیں۔

اب یہ تمہارے سامنے کھڑا ہے۔ تمہارے بادشاہ نے اس کے لئے یہ سزا تجویز کی ہے کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے۔ بولو کیا تمہیں منظور ہے۔"_____ بوغا کی آواز دور دور تک گونج رہی تھی۔

"ہمیں منظور ہے اسے فوراً آگ میں پھینک دو۔" تمام بونوں نے بیک آواز ہو کر جواب دیا۔

"میری بات سنو بونو۔"_____ اچانک چھن چھنگلو نے ہاتھ کھڑا کر کے بلند آواز سے کہا اور اس کی آواز سن کر یکدم چاروں طرف خاموشی چھا گئی۔

"سنو بونو۔ تمہارا بادشاہ ظالم ہے۔ اگر یہ انسانی گوشت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا تو اسے مار ڈالو۔ میں اسے سزا دینے کے لئے یہاں آیا ہوں۔ اب تک میں اس لئے خاموش رہا کہ شاید تمہارا بادشاہ اور تمہارا جادوگر بوغا دونوں ظلم سے توبہ کر لیں مگر اب میں نے دیکھ لیا ہے کہ یہ دونوں ظلم سے باز نہیں رہیں گے۔ اس لئے میں آخری بار تمہیں کہہ رہا ہوں کہ انہیں ظلم سے باز رکھو۔ ورنہ یاد رکھو میں بادشاہ اور بوغا کو جو عبرتناک سزا دوں گا اس میں تم بھی شریک ہوگے۔ کیا تم میری بات سن رہے

ہو۔"——— چھن چھنگلو نے کہا۔ اس نے سوچا تھا کہ اب مرنا تو ہے ہی کیوں نہ مرنے سے پہلے بونوں کو ان کے خلاف کر دوں۔ شاید میری بات کا ان پر اثر ہو جائے اور یہ ان دونوں کے خلاف بغاوت کر دیں۔

"خاموش رہو تم مجرم ہو، باغی ہو، ہمارا بادشاہ اور ہمارا بزرگ بوغا عظیم ہے۔"——— اسے آگ میں پھینکو فوراً تمام بونے غصے کی شدت سے بیک وقت چیخ پڑے۔

"دیکھ لیا تم نے چھن چھنگلو بونے بادشاہ اور میرے خلاف سوچنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اب تم اپنی سزا کے لئے تیار ہو جاؤ۔"——— بوغا نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہاری بھول ہے بوغا کہ تم نے مجھے مفلوج کر دیا ہے۔ میں تو خود خاموش رہا ہوں۔ تم جس آگ میں مجھے جلانا چاہتے ہو اسے تو میں چاہوں تو ایک پھونک مار کر بجھا دوں۔"——— چھن چھنگلو نے آخر دم تک اکڑتے ہوئے کہا۔

"اوہو اتنا دعویٰ۔ ابھی تمہارے دعوے کا پول کھل

جائے گا۔"ــــــ بوغا نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے بونوں کو اسے آگ میں ڈالنے کا حکم دے دیا۔

"تم نہیں مانتے تو یہ دیکھو۔"ــــــ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے سچ مچ آگ کی طرف منہ کر کے زور سے پھونک مار دی۔ یہ سب کچھ وہ ایسے ہی اپنی اکڑ کے لئے کر رہا تھا ورنہ اسے بھی معلوم تھا کہ اس کی پھونک سے آگ کیا بجھے گی۔ مگر دوسرا لمحہ بونوں اور بوغا کے ساتھ ساتھ چھن چھنگلو کے لئے بھی زبردست حیرت کا موجب بن گیا جب چھن چھنگلو کے پھونک مارتے ہی آگ یکدم ایسے بجھ گئی جیسے کسی نے اس پر پانی ڈال دیا ہو۔ آگ بجھتے ہی اس میں سے زبردست دھواں نکلا اور چاروں طرف چھا گیا۔ جیسے ہی دھواں چھن چھنگلو کے گرد گھوما اس کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں برقی رو دوڑ گئی ہو۔ اس کی تمام صلاحیتیں واپس آ گئیں۔

آگ کے اچانک بجھ جانے سے بوغا، بونا بادشاہ اور اس کے تمام سپاہی حیرت کے مارے بت بنے کھڑے رہ گئے۔ چھن چھنگلو نے صلاحیتیں واپس آتے ہی فوراً
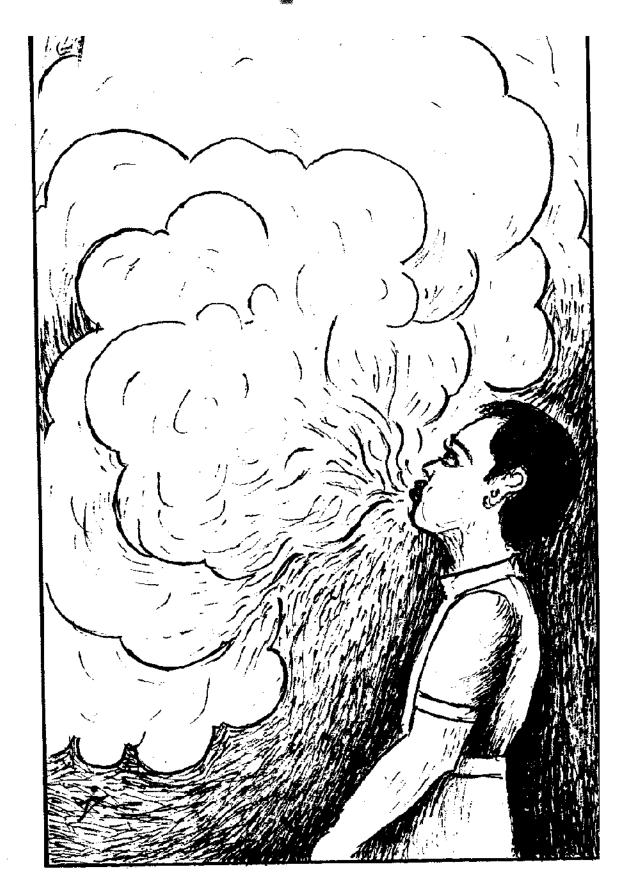
غائب ہونے کے الفاظ پڑھے اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھاگ کر پنگلو کا ہاتھ پکڑ لیا اور جلدی جلدی اس کی رسیاں کھول دیں۔ جب دھواں چھٹا تو چھن چھنگلو اور پنگلو دونوں غائب تھے۔ بوغا اور بونا بادشاہ دونوں حیرت کے مارے ناچ کے رہ گئے۔

"یہ کیا ہوا بوغا"۔۔۔۔۔۔بادشاہ نے حیرت کی شدت سے چیختے ہوئے بوغا سے پوچھا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا"۔۔۔۔۔۔بوغا نے اچانک ہاتھ اوپر اٹھایا اور پھر اس کا ہاتھ شیشے کی طرح روشن ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ چھن چھنگلو اور پنگلو دونوں اس کے قریب ہی موجود ہیں اور بڑے اطمینان سے یہ سب تماشا دیکھ رہے ہیں۔

"میں نے تمہیں دیکھ لیا ہے چھن چھنگلو۔ اب تم مجھ سے بچ کر نہیں جا سکتے"۔۔۔۔۔۔بوغا نے اچانک زوردار لہجے میں چھن چھنگلو سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

''تم نے اپنے جادو کا حشر تو دیکھ ہی لیا ہے میں تمہیں دو دن کی مہلت دیتا ہوں۔ اگر تم دونوں ظلم سے توبہ کر لو تو میں تمہیں بغیر کوئی سزا دیئے واپس چلا جاؤں گا ورنہ یاد رکھنا تمہارا اور بادشاہ دونوں کا انجام عبرتناک ہوگا۔''_____ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔ اس کی آواز میدان میں گونج رہی تھی۔

تمام بونے چھن چھنگلو سے خوفزدہ ہو چکے تھے مگر اب بھی انہیں یقین تھا کہ بوغا اس پراسرار لڑکے کو پکڑ لے گا اس لئے وہ خاموش کھڑے تھے۔

''تمہاری یہ غلط فہمی ہے کہ تم میرے ہاتھ سے بچ نکلو گے۔ بوغا بہت بڑی قوت کا مالک ہے۔ میں تمہیں چیونٹی کی طرح مسل دوں گا۔''_____ بوغا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں تمہیں دو دن کی مہلت دے چکا ہوں اس لئے دو دن کے لئے جا رہا ہوں۔ دو دن بعد آؤں گا پھر دیکھ لوں گا۔''_____ چھن چھنگلو نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مکھی بننے کا ارادہ کیا اور دوسرے لمحے وہ دونوں مکھیوں کی طرح ہوا میں اڑتے

پھر رہے تھے۔ مکھی کے روپ میں آتے ہی بوغا کے ہاتھ سے بھی وہ غائب ہو گئے اور بوغا پریشانی کے عالم میں اپنے ہاتھ کو دیکھتا رہ گیا۔

Originol Site for new stories
& urdu Novels scaning
www.Pakistanipoint.Com

Originol Site for new stories
& urdu Novels scaning
www.Pakistanipoint.Com

چھن چھنگلو اور پنگلو چھوٹی چھوٹی مکھیوں کے روپ میں اڑتے ہوئے بونوں کی دنیا میں خاصے دور نکل گئے۔ بونوں کی دنیا خاصی بڑی تھی مگر ان کی آبادی تھوڑے سے علاقے میں تھی۔ باقی علاقہ بالکل ویران اور بنجر پڑا ہوا تھا۔ وہاں چھوٹے چھوٹے پہاڑ بھی تھے۔ جنگل بھی اور دلدلیں بھی۔ انہوں نے ان کی دنیا میں ریگستان بھی دیکھے تھے۔ غرضیکہ وہ دنیا بالکل انسانوں کی دنیا کی طرح تھی مگر وہاں کی ہر چیز بونوں کی طرح ہی چھوٹی اور مختصر تھی۔ وہ دونوں مکھیوں کی طرح اڑتے اڑتے جنگل کے ایک درخت پر بیٹھ گئے اور پھر چھن چھنگلو دوبارہ اپنے اصل روپ میں آ گیا۔

اس کے ساتھ ہی پنگلو بھی اصل روپ میں آ گیا۔

جنگل دیکھ کر پنگلو تو خوشی سے درختوں پر اچھلنے کودنے لگا کیونکہ وہ بڑے عرصے کے بعد جنگل میں آیا تھا مگر چھن چھنگلو درخت سے نیچے اتر کر اس کے تنے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کیا اور دوسرے لمحے بندر بابا کی آواز اس کے کانوں میں پہنچ گئی۔ بندر بابا کی آواز سنتے ہی وہ خوشی سے اچھل پڑا۔

''بندر بابا تم کہاں چلے گئے تھے میں بڑی مشکل میں پھنس گیا تھا۔''۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے دل ہی دل میں کہا۔

''چھن چھنگلو بیٹے تم بوغا کے کالے جادو کے شکنجے میں پھنس گئے تھے اور چونکہ کالے جادو میں پھنسے ہوئے آدمی کے پاس میری آواز نہیں پہنچ سکتی۔ اس لئے میں مجبور تھا۔ بہرحال تم نے عقلمندی سے کام لیا اور اس آگ کو بجھا دیا کیونکہ کالے جادو کا توڑ یہی تھا۔ اس آگ کے بجھتے ہی کالے جادو کا اثر ختم ہو گیا۔''۔۔۔۔۔بندر بابا نے اسے تفصیل سے بتلایا۔

''مگر بابا میں نے تو ایسے ہی مذاق کیا تھا مجھے کیا معلوم کہ میں پھونک سے آگ بجھا سکتا ہوں۔''چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

''چھن چھنگلو اللہ تعالیٰ نے ظلم کے خلاف جنگ کے لئے تمہیں بے شمار صلاحیتوں اور طاقتوں سے نوازا ہے مگر تم خود اپنی طاقتوں سے واقف نہیں ہو۔ یہ سب آہستہ آہستہ تم پر خود بخود ظاہر ہوتی جائیں گی۔ بہرحال تم کسی بھی مرحلے پر ہمت نہ ہارا کرو۔ ابھی چونکہ تم بچے ہو اس لئے میں تمہاری مدد کر دیا کرتا ہوں۔ بعد میں جب تم سمجھدار ہو جاؤ گے تو سب مراحل تمہیں خود طے کرنے پڑیں گے۔ مشکل میں پڑتے ہی اپنی عقل استعمال کر لیا کرو کیونکہ عقل سے بڑی طاقت کوئی نہیں۔''——بندر بابا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''بندر بابا میرا خیال ہے جب تک بوغا کو میں ختم نہیں کر دوں گا۔ اس دنیا سے ظلم نہیں جا سکتا۔''چھن چھنگلو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''تم نے ٹھیک سوچا ہے بیٹے۔ تمام فساد کی جڑ یہ بوغا ہے جو کالے علم کا ماہر ہے اور تمہیں اس لئے

بونوں کی دنیا میں نہیں بھیجا گیا کہ تم وہاں جا کر صرف بونوں کے بادشاہ کو سزا دو بلکہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے وہاں اس لئے بھیجا ہے کہ تم بوغا سے بہادری اور عقلمندی سے مقابلہ کر کے اسے ختم کر دو کیونکہ بوغا کا ارادہ ہے کہ وہ انسانوں کی دنیا میں آکر اپنے کالے علم کے زور سے تمام دنیا پر حکومت کرے اور دنیا کے انسانوں پر ظلم و ستم کی انتہا کر دے وہ کالے علم کا اتنا ماہر ہے کہ دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا جادوگر بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔'' ـــــــ بندر بابا نے اسے تفصیل سے بتلایا۔

''ٹھیک ہے بندر بابا میں بوغا کا خاتمہ کرنے کے لئے اپنی جان تک لڑا دوں گا۔'' ـــــــ چھن چھنگلو نے ایک عزم کے ساتھ کہا۔

''ہمت کرو اور اپنی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ اپنی عقل بھی استعمال کرو۔ تم یقیناً اس ظالم پر فتح حاصل کر لو گے بس اتنا بتا دوں کہ بوغا کے تمام کالے جادو کا راز ایک پھول میں ہے جو بادشاہ کے محل کے اندر موجود باغ کے پھولوں میں سے ایک ہے۔ اس کا رنگ سنہرا ہے۔'' ـــــــ بندر بابا نے اسے اشارہ دیتے ہوئے

کہا۔

''ٹھیک ہے اب میں اسے تلاش کر لوں گا۔'' چھن چھنگلو نے جواب دیا اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا پنگلو بڑے اطمینان سے درختوں سے پھل اتار اتار کر کھانے میں مصروف ہے یہ دیکھ کر چھن چھنگلو کو بھی بھوک لگ گئی اور اس نے پنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''پنگلو میرے لئے بھی پھل لے آنا۔''

''ابھی لے آیا۔''______پنگلو نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے چھن چھنگلو کے سامنے پھلوں کے ڈھیر لگا دیئے اور وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھ کر اطمینان سے پھل کھانے میں مصروف ہو گئے۔

چھن چھنگلو اور پنگلو کے غائب ہوتے ہی بوغا شدید غصے کے عالم میں اپنی جھونپڑی میں واپس آیا۔ یہ اس کی زندگی کی پہلی شکست تھی اس لئے وہ زخمی سانپ کی طرح غصے کے مارے کلبلا رہا تھا۔ جھونپڑی میں آتے ہی اس نے ایک کونے کی زمین کھودی اور پھر اس میں سے سانپ کی کھال باہر نکال لی۔ یہ سفید رنگ کے سانپ کی کھال تھی۔ اس نے کھال ہاتھ میں پکڑی اور پھر کچھ پڑھ کر اس پر پھونک مار دی۔ دوسرے لمحے اب وہاں کھال کی بجائے سفید رنگ کا چھوٹا سا سانپ موجود تھا۔

''سفید سانپ حاضر ہے آقا حکم کرو'' ـــــــ سفید

سانپ کے منہ سے انسانی آواز نکلی۔

''سفید سانپ زمین میں گھس جاؤ اور جتنی جلدی ہو سکے مجھے خبر لا کر دو کہ وہ لڑکا چھن چھنگلو اور بندر کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔''_____بوغا نے اسے حکم دیا۔

''اچھا میرے آقا۔''_____سفید سانپ نے جواب دیا اور پھر اس نے اپنا منہ زمین پر رکھا اور دوسرے لمحے وہ زمین میں گھستا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ غائب ہو چکا تھا۔ اس کے غائب ہوتے ہی بوغا نے جھونپڑی کے ایک کونے میں لٹکا ہوا تھیلا اٹھایا اور اس نے کھول کر اس میں موجود ایک ڈبیہ نکالی۔ یہ ڈبیہ شیشے کی تھی اس میں بھونگے کی قسم کا ایک پرندہ تیزی سے ادھر ادھر گھوم رہا تھا۔ بوغا نے ڈبیہ پر انگلی رکھ کر ایک منتر پڑھا تو شیشے کی ڈبیہ خود بخود کھلتی چلی گئی۔

''بھونگا حاضر ہے میرے آقا حکم کرو۔''_____بھونگے کی آواز نکلی۔

''بھونگے ہوا میں تیزی سے اڑ جاؤ اور فوراً یہ معلوم کر کے آؤ کہ وہ لڑکا چھن چھنگلو اور بندر کہاں ہیں۔

کس روپ میں ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔''۔۔۔۔۔۔۔ بوغا نے بھونگے کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

''اچھا میرے آقا''۔۔۔۔۔۔۔ بھونگے نے جواب دیا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے اڑتا ہوا جھونپڑی سے باہر نکل گیا۔اس کے جانے کے بعد بوغا اٹھا اور جھونپڑی کے درمیان آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں اور زور زور سے ایک منتر پڑھنا شروع کر دیا۔ ابھی اسے منتر پڑھتے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اچانک جھونپڑی کی چھت پھٹی اور اس میں سے ایک گیند اس کے سامنے آگری۔ گیند سرخ رنگ کی تھی اور اس میں سے روشنی کی لہریں نکل رہی تھیں۔

گیند کے گرتے ہی بوغا نے آنکھیں کھول دیں اور بغور اس گیند کو دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد گیند کی روشنی ختم ہوتی چلی گئی۔ پھر گیند درمیان سے دو ٹکڑے ہو گئی اور اس میں سے انتہائی چمکدار جسم والی ایک چھوٹی سی پری باہر آ گئی۔ پری کا جسم ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے روشنی سے پیدا ہوا ہو۔

''روشنی کی شہزادی میری مدد کرو''۔۔۔۔۔۔۔ بوغا نے

قدر عاجزانہ لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کیا بات ہے بوغا۔ تم بے حد گھبرائے ہوئے ہو۔'' روشنی کی شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں روشنی کی شہزادی پراسرار طاقتوں کا مالک ایک لڑکا اپنے بندر ساتھی کے ہمراہ ہماری دنیا میں آ گیا ہے اور مجھے ختم کرنا چاہتا ہے تم اس کے مقابلے میں میری مدد کرو۔'' ـــــــ بوغا نے اسے بتلایا۔

''مجھے معلوم ہے کہ وہ کون ہے اس کے پاس انتہائی پراسرار طاقتیں ہیں مگر اسے ابھی تک خود معلوم نہیں کہ وہ کیا ہے۔'' ـــــــ روشنی کی شہزادی نے اسے بتلاتے ہوئے کہا۔

''کیا اس پر فتح پانے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔'' بوغا نے پوچھا۔

''اس کی صلاحیتوں کے بے شمار توڑ ہیں۔ ان میں سے ایک اتفاق سے تم نے آزمایا تھا اور وہ بے بس بھی ہو گیا تھا۔ مگر تم سے غلطی یہ ہوئی کہ تم نے اسے آگ میں جلانا چاہا۔ اس نے آگ بجھا کر تمہارے کالے علم کا توڑ کر دیا۔'' ـــــــ روشنی کی شہزادی نے

جواب دیا۔

''پھر کوئی ایسا توڑ بتلاؤ جس سے وہ بے بس ہو جائے اور میں اس پر مکمل قابو پاسکوں۔''۔۔۔۔۔بوغا نے درخواست کرتے ہوئے کہا۔

''اس کا ایک توڑ ایسا ہے جس کے بارے میں اسے ابھی تک علم نہیں ہے۔ اگر تم وہ توڑ کر سکو تو آسانی سے اس پر قابو پا سکتے ہو۔''۔۔۔۔۔روشنی کی شہزادی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہاری بے حد مہربانی روشنی کی شہزادی مجھے جلدی سے وہ توڑ بتلاؤ۔''۔۔۔۔۔بوغا نے اشتیاق آمیز لہجے میں جواب دیا۔

''مگر میری ایک بات سن لو۔ چونکہ تم نے زندگی میں مجھ پر ایک احسان کیا تھا۔ اس لئے میں صرف وہی احسان اتارنے کے لئے تمہیں وہ توڑ بتلا دوں گی۔ اس کے بعد میں آزاد ہوں گی اور پھر میری مرضی کہ میں تمہاری مزید مدد کروں یا نہیں۔''۔۔۔۔۔روشنی کی شہزادی نے جواب دیا۔

''مجھے منظور ہے۔''۔۔۔۔۔بوغا نے جواب دیا۔

تو سنو اگر تم چھن چھنگلو کے سر کا ایک بال توڑ کر اسے آک کی جڑ کی آگ میں جلا دو تو چھن چھنگلو کی تمام صلاحیتیں ختم ہو جائیں گی مگر اس وقت تک جب تک اس کے اس بال کی جگہ دوسرا بال نہیں اگ آتا۔" ——— روشنی کی شہزادی نے اسے توڑ بتلاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ شہزادی میں ایسا ہی کروں گا اور پھر میں نیا بال اگنے سے پہلے ہی چھن چھنگلو کو ختم کر دوں گا۔" بوغا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہارا کام ہے بوغا کہ تم کیا کرتے ہو اور کیا نہیں۔ میں نے تمہارا احسان اتار دیا ہے ویسے میری ایک بات سن لو کہ تم ظالم ہو اگر تم ظلم سے انکار نہیں کرو گے تو کسی دن مارے جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور جسے وہ پسند نہ کرے اسے کسی نہ کسی دن عبرتناک انجام سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔" روشنی کی شہزادی نے جواب دیا اور پھر دوسرے لمحے وہ غائب ہو گئی۔ گیند دوبارہ مل گئی اور اس میں سے روشنی کی لہریں نکلنے لگیں اور پھر چند لمحے بعد گیند

ہوا میں اڑتی ہوئی جھونپڑی کی چھت پھاڑ کر غائب ہو گئی۔

روشنی کی شہزادی کے جانے کے بعد بوغا اس سوچ میں گم ہو گیا کہ چھن چھنگلو کے سر کا بال کس طرح حاصل کرے۔ آخر سوچ سوچ کر اسے ایک ترکیب سمجھ میں آ ہی گئی اور وہ خوشی سے اچھل پڑا۔

اسی لمحے اچانک زمین پھٹی اور سفید سانپ باہر نکل آیا۔

''میں آ گیا ہوں میرے آقا۔''______سفید سانپ کے منہ سے آواز نکلی۔

''کیا خبر لائے ہو۔''______بوغا نے تحکمانہ لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''میرے آقا چھن چھنگلو اور اس کا ساتھی بندر زمین کے اندر نہیں ہیں میں پوری زمین اور اس کی گہرائی تک دیکھ آیا ہوں۔''______سفید سانپ نے جواب دیا۔

''اچھا تو پھر یقیناً وہ زمین کے اوپر ہوں گے اور بھونگا ان کی خبر لے آئے گا۔''______بوغا نے سوچا اور

پھر اس نے منتر پڑھ کر سفید سانپ پر پھونک ماری۔ سفید سانپ دوبارہ کھال میں بدل گیا۔ بوغا نے وہ کھال اٹھائی اور پھر اسے زمین میں دفن کر دیا۔ ابھی وہ اس سے فارغ ہوا ہی تھا کہ تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور بھونگا جھونپڑی کے اندر آ گیا۔

''میں آ گیا ہوں میرے آقا''۔۔۔۔۔۔ بھونگے کی آواز سنائی دی۔

''کیا خبر لائے ہو''۔۔۔۔۔۔ بوغا نے بڑے اشتیاق سے پوچھا۔

''میرے آقا چھن چھنگلو اپنے ساتھی کے ہمراہ وادی ویران کے جنگل میں پھل کھا رہا ہے''۔۔۔۔۔۔ بھونگے نے جواب دیا۔

''کیا تم خود اسے دیکھ آئے ہو''۔۔۔۔۔۔ بوغا نے پوچھا۔

''ہاں میرے آقا وہ اپنے اصل روپ میں ہے''۔ بھونگے نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے اب تم اپنی ڈبیہ میں آرام کرو''بوغا نے کہا اور بھونگا اڑتا ہوا ڈبیہ میں جا کر بیٹھ گیا۔ بوغا

نے ایک منتر پڑھ کر ڈبیہ پر پھونک ماری اور ڈبیہ دوبارہ مل گئی۔ اس سے فارغ ہو کر اس نے اپنے جسم پر مخصوص انداز میں ہاتھ پھیرا اور جھونپڑی سے باہر نکل آیا۔ باہر آتے ہی وہ اچھلا اور پھر کسی پرندے کی طرح ہوا میں اڑنے لگا۔ اس کا رخ وادی ویران کی طرف تھا۔

"**چھن چھنگلو** اب کیا ارادے ہیں۔اس بوغا کو کیسے سزا دو گے۔"____پھل کھاتے ہوئے پنگلو نے تشویش آمیز لہجے میں جواب دیا۔

"میں نے اسے دو دن کی مہلت دی ہے۔ اگر ان دو دنوں میں اس نے ظلم سے توبہ نہ کی تو پھر اسے ایسی عبرتناک سزا دوں گا کہ تم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔"____چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"تو کیا ان دو دنوں میں ہم یہیں رہیں گے۔" پنگلو نے پوچھا۔

"نہیں پھل کھا کر ہم دونوں بادشاہ کے محل میں جائیں گے اور وہاں وہ سنہری پھول ڈھونڈیں گے جس

میں بوغا کے کالے علم کا راز ہے تاکہ اگر بوغا ظلم سے باز نہ آئے تو اسے سزا دی جا سکے۔" ——— چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"یہ ٹھیک ہے کم سے کم دو دنوں میں ہم کوئی کام تو کر لیں گے۔" ——— پنگلو نے خوش ہو کر کہا۔

ابھی وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ اچانک دور سے سائیں سائیں کی آوازیں آنے لگیں۔ چھن چھنگلو نے چونک کر دیکھا تو اسے دور سے بوغا اڑتا ہوا اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔چھن چھنگلو فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے پنگلو کا ہاتھ پکڑا اور دوسرے لمحے وہ دونوں درخت پر چڑھ کر بیٹھ گئے۔ نیچے پھلوں کا ڈھیر ابھی تک موجود تھا۔ چنانچہ یہی ڈھیر دیکھ کر بوغا بھی سمجھ گیا کہ وہ دونوں یہیں موجود ہوں گے اور اسے دیکھ کر غائب ہو گئے ہیں۔ چنانچہ وہ اسی درخت کے قریب اتر گیا اور پھر اس نے بلند آواز میں کہا۔

"چھن چھنگلو میری بات سنو میں نے خوب غور کر لیا ہے اور میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ واقعی ظلم کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ چنانچہ میں تمہارے پاس اس لئے

آیا ہوں تاکہ میں تمہارے سامنے ظلم سے توبہ کر لوں۔"

"چھن چھنگلو یہ بھی کہیں ظالم جادوگر کی طرح ہمیں دھوکا نہ دے رہا ہو"۔۔۔۔۔ پنگلو نے چھن چھنگلو کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔"۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر وہ خاموش ہو گیا۔

بوغا تھوڑی دیر اپنی بات کے جواب کا انتظار کرتا رہا۔ جب اسے کوئی جواب نہ ملا تو پھر وہ بولا۔

"چھن چھنگلو میری بات کا اعتبار کرو۔ میں سچے دل سے ظلم سے توبہ کرنا چاہتا ہوں اور اس کے لئے تم نے خود ہی مجھے مہلت دی تھی۔"

"مگر میں کیسے یقین کروں کہ تم سچ بول رہے ہو۔" چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"تم جس طرح بھی چاہو اطمینان کر سکتے ہو۔" بوغا نے کہا۔

"میرا اطمینان اس طرح ہو سکتا ہے کہ تم اپنے سب سے بڑے دیوتا کالو دیوتا کی قسم کھا کر کہو۔" چھن چھنگلو نے شرط پیش کی۔

''میں اپنے سب سے بڑے دیوتا کالو دیوتا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے ظلم سے توبہ کر لی ہے اور اب میں کبھی کسی پر ظلم نہیں کروں گا۔''۔۔۔۔۔۔بوغا نے فوراً ہی قسم اٹھا لی۔ اس کے قسم کھاتے ہی چھن چھنگلو کو اس کی بات کا یقین آ گیا اور اس نے اپنے آپ کو ظاہر کر دیا اور پھر وہ اور پنگلو دونوں درخت سے نیچے اتر آئے۔

''**خوش آمدید** چھن چھنگلو اب تم ہمارے مہمان ہو''۔۔۔۔۔۔بوغا نے آگے بڑھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے چھن چھنگلو سے ہاتھ ملایا اور اسے لے کر واپس اپنی جھونپڑی کی طرف چل دیا۔ جھونپڑی میں پہنچ کر اس نے چھن چھنگلو کو ایک مشروب پیش کیا تاکہ اس کی تھکن دور ہو سکے۔ چھن چھنگلو نے مشروب میں پھونک ماری تاکہ اگر اس میں زہر ہو تو اس کا رنگ بدل جائے گا مگر مشروب کا رنگ نہیں بدلا۔ اس پر چھن چھنگلو کو یقین آ گیا کہ مشروب ٹھیک ہے وہ اسے پی گیا۔ مشروب کے پیتے ہی اچانک اس پر غنودگی سی چھا گئی اور پھر اس سے پہلے

کہ وہ اپنے آپ کو سنبھالتا اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا اور وہ بے ہوش ہو کر فرش پر گر پڑا۔

اسی لمحے بوغا نے اپنا ہاتھ پنگلو کی طرف بڑھایا اور پنگلو کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ پتھر کا بت بن گیا ہو۔ اس میں حرکت کرنے کی بھی طاقت نہیں۔

البتہ وہ سب کچھ دیکھ رہا تھا سن رہا تھا۔

چھن چھنگلو کے بے ہوش ہوتے ہی بوغا تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ایک جھٹکے سے چھن چھنگلو کے سر پر سے ایک بال توڑ لیا۔

اس کے بعد اس نے زور سے تالی بجائی۔ تالی بجتے ہی دو بونے اندر داخل ہوئے اور اس کے سامنے مؤدبانہ انداز میں جھک گئے۔

''فوراً آک کی جڑیں اکٹھی کر کے لے آؤ جتنی جلدی ممکن ہو سکے لے آؤ''۔۔۔۔۔۔بوغا نے انہیں حکم دیتے ہوئے کہا اور وہ تیزی سے جھونپڑی سے باہر نکل گئے۔

ان کے جانے کے بعد بوغا نے زوردار قہقہہ لگایا اور چھن چھنگلو کے سر کے بال کو دیکھنے لگا جیسے آک

کی جڑ میں جلاتے ہی چھن چھنگلو کی تمام صلاحیتیں ختم ہو جائیں گی۔

چند ہی لمحوں بعد بونے ہاتھوں میں آک کے پودے جڑوں سمیت اٹھائے اندر داخل ہوئے۔

''آک کی جڑیں حاضر ہیں آقا''۔۔۔۔۔۔بونوں نے کہا۔

بوغا نے ان کے ہاتھوں سے جڑیں لے کر ایک طرف ڈھیر کیں اور پھر انہیں آگ لگا دی۔ آک کے پودے اور اس کی جڑیں دھڑا دھڑ جلنے لگیں جب وہ پوری طرح جلنے لگ گئیں تو بوغا نے فاتحانہ قہقہہ لگاتے ہوئے چھن چھنگلو کا بال آگ میں ڈال دیا۔

بال آگ میں پڑتے ہی چڑ مڑ کر جل کر راکھ ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی بوغا کے فاتحانہ قہقہوں سے جھونپڑی گونج اٹھی۔ وہ پاگلوں کی طرح قہقہے لگا رہا تھا۔

پھر اس نے بے ہوش چھن چھنگلو کو کاندھے پر اٹھایا اور پنگلو کو بھی اپنے ایک ہاتھ میں یوں پکڑ لیا جیسے بچہ کسی کھلونے کو پکڑتا ہے۔ کیونکہ پنگلو کا اس وقت قطعاً وزن ہی معلوم نہیں ہو رہا تھا پھر وہ ان

دونوں کو لے کر بادشاہی محل کی طرف چل پڑا تاکہ بادشاہ اور دوسرے بونوں کو اپنا یہ کارنامہ دکھا سکے اور پھر ان کے سامنے ہی چھن چھنگلو اور پنگلو کو سزا دے سکے۔

بادشاہ اپنے خاص کمرے میں بیٹھا تھا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے کیونکہ چھن چھنگلو غائب ہو گیا تھا اور بوغا اس کے بعد اپنی جھونپڑی میں چلا گیا تھا اور ابھی تک باہر نہیں نکلا تھا۔ وہ اس لئے پریشان تھا کہ نجانے یہ چھن چھنگلو اب کیا کرے اور کہیں وہ اسے ہی نہ مار ڈالے۔

ابھی وہ اس پریشانی میں تھا کہ ایک دربان بونے نے آ کر اطلاع دی کہ بوغا محل کی طرف آ رہا ہے۔ اس نے کاندھے پر بے ہوش چھن چھنگلو کو اٹھایا ہوا ہے اور ہاتھ میں اس بندر کو پکڑا ہوا ہے۔

''اوہ مارا آخرکار بوغا کامیاب ہو ہی گیا۔'' بادشاہ

خوشی سے اچھل پڑا اور پھر بھاگتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا۔ اس نے باقاعدہ محل کے دروازے پر بوغا کا استقبال کیا۔ جب بوغا نے اسے تمام تفصیل بتلائی تو بادشاہ بے حد خوش ہوا۔

''اب تم اسے جس طرح چاہو سزا دے دو۔ یہ اب بالکل بیکار ہو چکا ہے ایک بونا بھی اسے قتل کر سکتا ہے۔''_____بوغا نے محل کے باغ میں پہنچتے ہی بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں اسے تمام بونوں کے سامنے قتل کروں گا کیونکہ اس نے تمام بونوں کے سامنے ہماری بے عزتی کی تھی۔''_____بادشاہ نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

''جیسے تمہاری مرضی اب تمہارا کام ہے۔''_____بوغا نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے کل میں تمام رعایا کو میدان میں اکٹھے ہونے کا حکم دے دیتا ہوں۔ اسے وہیں سزا دوں گا آج یہ باغ کی سیر کرے۔''_____بادشاہ نے کہا اور بوغا نے سر ہلا دیا۔ پھر بوغا نے ایک منتر پڑھ کر بے ہوش چھن چھنگلو پر پھونک ماری اور وہ ہوش میں

آ گیا۔ اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو اپنے آپ کو باغ میں پایا۔

"تم نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے بوغا۔" چھن چھنگلو نے کہا۔

"ہا ہا ہا کیسا دھوکہ جنگ میں سب کچھ جائز ہے۔" بوغا نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا انجام عبرتناک ہوگا۔" ـــــــ چھن چھنگلو نے کھڑے ہو کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"فی الحال تم اپنی خیر مناؤ میں نے تمہارا بال آک کی جڑوں کی آگ میں جلا دیا ہے اب جب تک تمہارا نیا بال نہ اُگ آئے تمہاری تمام صلاحیتیں ختم ہو چکی ہیں۔ بادشاہ نے تمہارے قتل کے لئے کل کا دن مقرر کیا ہے۔ کل تمام بونوں کے سامنے تمہیں قتل کیا جائے گا۔ آج تم آرام کر لو ۔ باغ کی سیر کرو اور خوب لطف اٹھا لو۔ ہاں اگر تم نے بھاگنے کی کوشش کی تو بونے تمہارے سینے میں نیزے گھونپ دیں گے۔ اب تو تمہیں ایک بونا بھی قتل کر سکتا ہے اور میں نے تمام بونوں کو سخت ہدایات دے دی ہیں۔" ـــــــ بوغا نے کہا

اور پھر وہ بادشاہ کا ہاتھ پکڑ کر قہقہے لگاتا ہوا محل کے اندر چلا گیا مگر جانے سے پہلے وہ پنگلو کو بھی اصل روپ پر لے آیا تھا۔چھن چھنگلو وہاں اکیلا رہ گیا۔ قریب ہی پنگلو بھی موجود تھا۔

''اب کیا ہوگا چھن چھنگلو ہمارے ساتھ پھر دھوکا ہوا ہے۔''۔۔۔۔۔پنگلو نے مایوس لہجے میں کہا۔

''میں تمہیں ایک بات بتلاؤں پنگلو بوغا کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ میری صلاحیتیں بدستور موجود ہیں مگر میں اسے فی الحال ظاہر نہیں کروں گا تاکہ بوغا غلط فہمی میں ہی مبتلا رہے۔ البتہ اس دوران ہم سنہری پھول ڈھونڈنے کی کوشش کریں گے تاکہ بوغا کو سزا دی جا سکے۔''۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے پنگلو کو بتلایا اور پنگلو یہ بات سن کر بے حد خوش ہوا۔ اب قسمت سے وہ خود ہی شاہی باغ میں پہنچ گئے تھے۔ اور آزادی سے پھر رہے تھے۔ اس لئے انہیں پھول ڈھونڈنے کا زیادہ اچھا موقع مل گیا تھا چنانچہ وہی ہوا۔ وہ آزادی سے باغ میں گھومنے لگے۔ چھن چھنگلو پھولوں کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ مگر وہاں بے شمار سنہرے پھول موجود تھے۔

اب چھن چھنگلو کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کون سا پھول ہے جس میں بوغا کے علم کا راز ہے۔ گھومتے گھومتے رات پڑ گئی۔ پھر رات پڑتے ہی چھن چھنگلو چونک پڑا۔ اس نے ایک پھول کو رات کے اندھیرے میں بھی چمکتے دیکھا اور وہ سمجھ گیا کہ یہی پھول ہے۔

"پنگلو اس پھول کی جڑ میں نشان لگا دو اس پھول کو ہم صبح توڑیں گے۔ ہو سکتا ہے رات کو نہ ٹوٹے۔" چھن چھنگلو نے کہا اور پنگلو نے خاموشی سے اس پھول کی جڑ میں اپنی انگلیوں کے نشان لگا دیئے۔ پھر وہ اطمینان سے مڑ کر ایک طرف سو گئے۔ صبح ہوتے ہی بادشاہ کے اعلان کے مطابق تمام بونے پھر میدان میں اکٹھے ہو گئے۔ بادشاہ اور بوغا بھی وہاں پہنچ گئے۔ بادشاہ نے بونوں کو چھن چھنگلو اور پنگلو کو لے آنے کا حکم دیا۔ تھوڑی دیر بعد بونے نیزوں کے زور پر ان دونوں کو وہاں لے آئے اور وہ دونوں میدان کے درمیان میں کھڑے ہو گئے۔

"دیکھا چھن چھنگلو اب تم بے بس ہو چکے ہو ہمارا بوغا عظیم ہے۔" ـــــ بادشاہ نے فاتحانہ انداز میں کہا۔

''بوغا جھوٹا اور دھوکے باز ہے اسے اس کے کیے کی سزا ضرور ملے گی۔'' ـــــــ چھن چھنگلو نے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

''قتل کر دو اسے۔'' ـــــــ بادشاہ نے غصیلے لہجے میں کہا اور نیزے بردار بونے ان دونوں کی طرف بڑھنے لگے۔

"**رکو**"۔۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے ہاتھ اٹھا کر کہا اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر وہ پھول نکال لیا جو اس نے صبح ہی توڑ لیا تھا۔ پھول کو دیکھتے ہی بوغا اپنی جگہ سے اچھل پڑا۔ اس کا رنگ زرد پڑ گیا۔

"یہ پھول تم نے کہاں سے لیا"۔۔۔۔۔۔بوغا نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"یہ پھول میں نے شاہی باغ سے توڑا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اس میں تمہارے کالے علم کا راز ہے۔ ب میں اس کی پتیاں مسل دوں گا اور تم کسی حقیر کیڑے کی طرح مسلے جاؤ گے"۔۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

''مگر تمہارا بال جلنے سے تمہاری صلاحیتیں تو ختم ہو گئی تھیں۔ پھر تم نے پھول کیسے توڑ لیا''______بوغا کا لہجہ خوف سے کپکپا رہا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ چھن چھنگلو کوئی جواب دیتا اچانک سرخ رنگ کی گیند آسمان سے اتر کر نیچے آئی اور اس میں سے روشنی کی شہزادی نکل آئی۔ اس نے بوغا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بوغا تم ظالم ہو۔ میں نے کہا تھا کہ تمہارا انجام عبرتناک ہوگا۔''

''مگر تم نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا۔ بال جلنے سے چھن چھنگلو کی صلاحیتیں ختم نہیں ہوئیں۔''______بوغا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نہیں میں نے سچ بولا تھا غلطی تم نے کی۔ تمہیں وہ بال آک کی خشک جڑوں میں جلانا تھا تب چھن چھنگلو کی صلاحیتیں ختم ہوتیں۔ تم نے پودوں سمیت جڑوں کی آگ میں جلایا۔ اس لئے چھن چھنگلو پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔''______روشنی کی شہزادی نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

''تم نے پہلے کیوں نہیں بتلایا''______بوغا نے
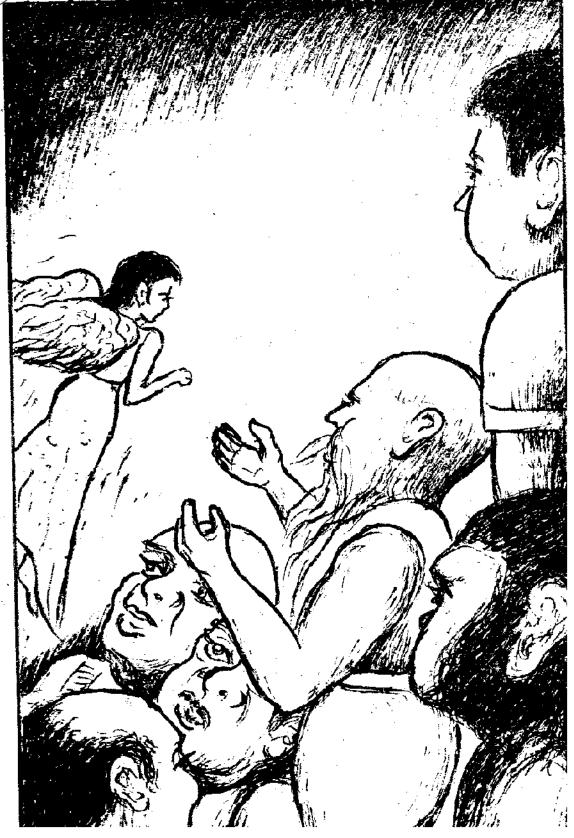
جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

''تم نے پوچھا ہی کب تھا۔ اب اپنے ظلم کی سزا بھگتو''۔۔۔۔۔۔روشنی کی شہزادی نے کہا۔ ادھر چھن چھنگلو نے وقت ضائع کرنا مناسب نہ سمجھا اور پھر اس نے پھول کی پتیاں نوچنا شروع کر دیں۔ پتیاں علیحدہ ہوتے ہی بوغا کے جسم کے بھی ٹکڑے ہونا شروع ہو گئے اور وہ چیختا ہوا زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔

پھر چھن چھنگلو نے پتیوں کو اچھی طرح مسل دیا اور اس کے ساتھ ہی بوغا بھی چیخیں مارتا ہوا ختم ہو گیا۔ بوغا کے مرتے ہی چھن چھنگلو نے اشارہ کیا اور بادشاہ بے اختیار کھنچتا ہوا میدان کے اندر آ گیا۔ چھن چھنگلو نے بونوں کے سامنے ظلم کے خلاف تقریر کی اور بونے جو بوغا کا حشر دیکھ چکے تھے اس کے ہمنوا بن گئے اور پھر چھن چھنگلو کے کہنے پر وہ بادشاہ کو پڑ گئے اور اسے نیزے مار مار کر ہلاک کر دیا۔

پھر چھن چھنگلو نے ایک بونے کو بادشاہ بنا دیا۔ سب نے چھن چھنگلو کو یقین دلایا کہ وہ کسی پر ظلم نہیں کریں گے۔ روشنی کی شہزادی نے بھی چھن چھنگلو

کو یقین دلایا کہ بونے سچ کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ چھن چھنگلو کو اطمینان ہو گیا کہ اس نے ظالموں کو ان کے انجام تک پہنچا دیا ہے۔ روشنی کی شہزادی نے اسے بتلایا کہ وہ بھی ظالموں کے خلاف ہے اور چھن چھنگلو کی مدد کو تیار ہے۔ جب بھی چھن چھنگلو اسے یاد کرے گا وہ اس کی مدد کے لئے پہنچ جائے گی۔ چھن چھنگلو نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ پنگلو کو لے کر بونوں کی دنیا سے باہر آ گیا تاکہ کسی اور ظالم کو ختم کر سکے۔

ختم شد

پُراسرار طاقتوں کے مالک
چھن چھنگلو کے دلچسپ کارنامے

چھن چھنگلو اور مکار بڑھیا

مصنف مظہر کلیم ایم اے

- ایک ایسی مکار بڑھیا جس نے پورے علاقے کو تنگ کر رکھا تھا۔
- مکار بڑھیا جس کا دوست ایک ظالم جن تھا۔
- چھن چھنگلو کی مکار بڑھیا اور ظالم جن کے خلاف زبردست جنگ۔

چھن چھنگلو مکار بڑھیا اور ظالم جن کے مقابلے میں کامیاب ہو گیا؟

انتہائی دلچسپ حیرت انگیز اور دلکش کہانی

شائع ہو گئی ہے

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے حاصل کریں

اسٹاکسٹ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور

آنگلو بانگلو کی انتہائی دلچسپ اور قہقہہ آمیز کہانی

آنگلو بانگلو اور پرتھال شہزادی

مصنف مظہر کلیم ایم اے

پرتھال شہزادی جسے سٹاکو جادوگر نے شادی کے لئے اغوا کر لیا لیکن آنگلو بانگلو پرتھال شہزادی سے شادی کرنا چاہتے تھے۔ پھر ——؟

سٹاکو جادوگر جس کی جان ایک خوفناک شیر میں تھی اور آنگلو بانگلو کو اس کے سامنے پھینک دیا گیا۔ پھر کیا ہوا ——؟

وہ لمحہ جب آنگلو بانگلو نے حیرت انگیز طور پر سٹاکو جادوگر کا خاتمہ کر دیا۔ کیسے؟

ماگا جادوگر ایک دوسرا جادوگر۔ جو آنگلو بانگلو کے مقابلے میں آیا۔ مگر ——؟

کیا آنگلو بانگلو کی شادی پرتھال شہزادی سے ہو سکی یا ——؟
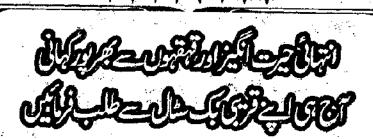
اسٹاکسٹ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور
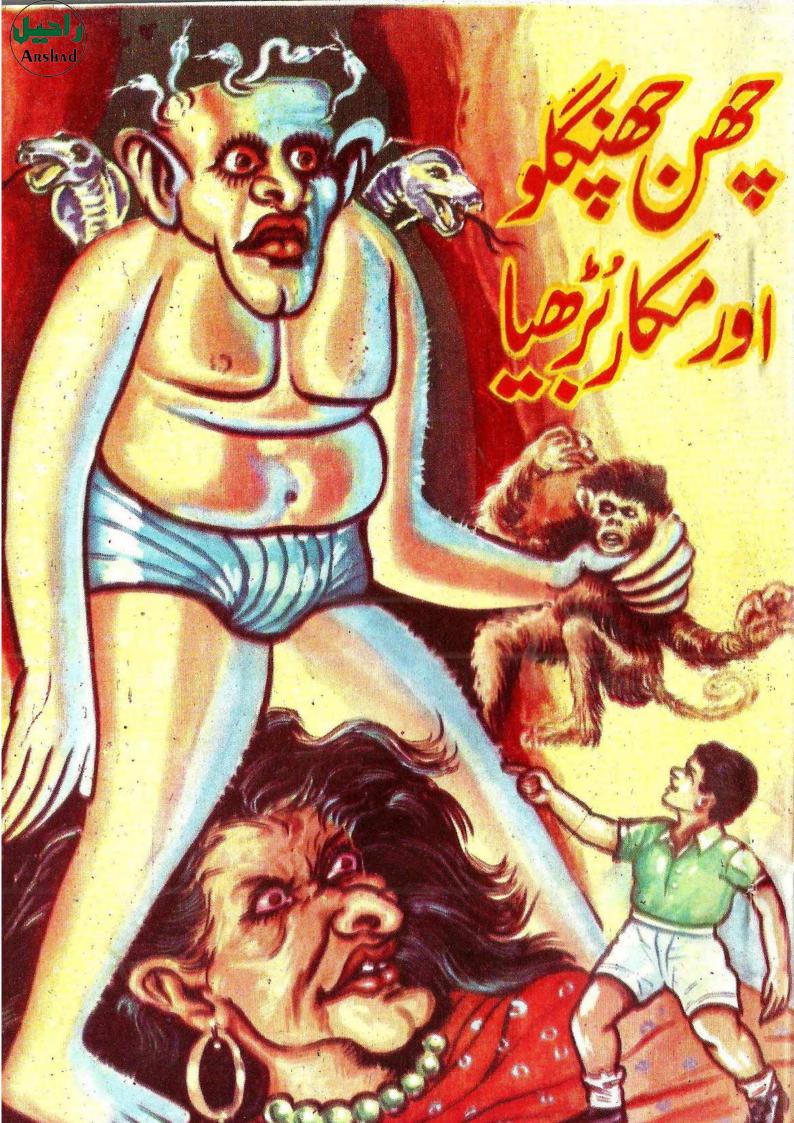
راحیل
Arshad
چھن چھنگلو
اور مکار بُڑھیا

چھن چھنگلو اور پنگلو بندر کا حیرت انگیز نیا کارنامہ

چھن چھنگلو

اور مکار بڑھیا

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob: 0300-9401919

ناشران ــــــ یوسف قریشی

ــــــــــــ اشرف قریشی

تزئین ــــــ محمد بلال قریشی

طابع ــــــ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ــــــ -/20 روپے
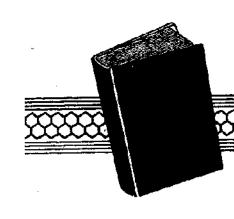
چھن چھنگلو اور پنگلو خوفناک بونوں سے نپٹنے
کے بعد دنیا کی سیر کرتے کرتے ایک ایسے شہر میں جا
پہنچے جو بہت بڑا تھا۔ اس کے گرد بہت اونچی فصیل تھی
اور اس کا ایک ہی دروازہ تھا جو ہر وقت بند رہتا تھا۔
صرف بادشاہ کی اجازت سے دروازہ کھولا جاتا تھا۔ شہر
کے اردگرد چاروں طرف گھنا جنگل تھا۔ جس میں شیر
چیتے اور ہر قسم کے درندے اور جانور رہتے تھے۔ اس
شہر کا نام گامٹ تھا اور اس کا بادشاہ ایک نوجوان آدمی
''پاگاما'' تھا جو اپنے عدل و انصاف اور رحمدلی کی وجہ
سے دور دور تک مشہور تھا۔ چھن چھنگلو کے لئے تو
ظاہر ہے فصیل کا بند دروازہ رکاوٹ نہیں بن سکتا تھا۔

وہ پنگلو کو لئے اندر پہنچ گیا اس وقت رات تھی اور پورا شہر خاموش تھا۔ گھروں کے دروازے بند تھے اور گلیوں میں صرف کتے موجود تھے۔

چھن چھنگلو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ گلیوں میں چوکیدار بھی نہیں تھے حتیٰ کہ پورے شہر میں ایک بھی آدمی گھر سے باہر نکلا ہوا نظر نہیں آرہا تھا۔ ہر طرف خاموشی ہی خاموشی تھی۔ ایسے لگتا تھا جیسے اس شہر میں ایک بھی آدمی نہ رہتا ہو۔

''صبح اس شہر کی سیر کریں گے۔ خاصا بڑا شہر لگتا ہے۔''ـــــــ چھن چھنگلو نے پنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ مگر یہاں اتنی خاموشی کیوں ہے۔ ایسے لگتا ہے جیسے شہر کے لوگ کسی چیز سے خوفزدہ ہوں۔'' پنگلو بندر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ مگر صحیح صورت حال کا علم تو دن کو ہی ہو سکتا ہے۔''ـــــــ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

''کیوں نہ ہم یہاں کے بادشاہ کے پاس جائیں اور

اس سے پوچھیں کہ لوگ کس چیز سے خوفزدہ ہیں۔“ پنگلو نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں اب میں تھک گیا ہوں۔ یہیں برآمدے میں لیٹ کر سوتا ہوں۔ صبح دیکھا جائے گا“ ——— چھن چھنگلو نے ایک دوکان کے برآمدے میں لیٹتے ہوئے کہا اور چونکہ وہ بے حد تھکا ہوا تھا۔ اس لئے لیٹتے ہی گہری نیند سو گیا۔ پنگلو کو چونکہ نیند نہیں آ رہی تھی اس لے وہ چھن چھنگلو کے سوتے ہی برآمدے سے نکلا اور مکانوں کی چھتوں پر چڑھتا ہوا اِدھر اُدھر گھومنے لگا۔ وہ چھتوں پر گھومتا ہوا شہر کی فصیل کی طرف جا نکلا اور پھر اچانک وہ ایک جگہ ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ اس نے دور جنگل میں ایک مدھم سی روشنی دیکھی جو آہستہ آہستہ شہر کی طرف بڑھتی چلی آ رہی تھی۔ ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی انسان دیا اٹھائے شہر کی طرف آ رہا ہو۔ جنگل درندوں کی خوفناک آوازوں سے گونج رہا تھا۔ اس لئے پنگلو حیران بھی ہوا تھا کہ اس وقت کون ایسا آدمی ہو گا جو جنگل میں چلنے کی ہمت کر سکتا ہو۔ جب اس سے رہا نہ گیا تو وہ تیزی سے فصیل سے نیچے اترا

اور پھر جنگل کے درختوں پر کودتا ہوا جلد ہی اس روشنی کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے دیکھا کہ ایک انتہائی بوڑھی عورت ہاتھ میں ایک لالٹین اٹھائے آہستہ آہستہ شہر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عورت اتنی بوڑھی تھی کہ اس سے چلا بھی نہیں جا رہا تھا۔

پنگلو کو اس بوڑھی عورت سے بے حد ہمدردی پیدا ہو گئی۔ اسے یقین تھا کہ یہ بوڑھی عورت شہر تک نہیں پہنچ سکے گی۔ اس سے پہلے یا تو یہ تھک کر گر جائے گی یا پھر کوئی درندہ اسے کھا جائے گا۔ اس لئے اس نے سوچا کہ وہ جا کر چھن چھنگلو کو اٹھائے اور اس سے اس بڑھیا کی مدد کی درخواست کرے۔ اسے یقین تھا کہ چھن چھنگلو فوراً بڑھیا کی مدد پر آمادہ ہو جائے گا۔ اس لئے وہ انتہائی تیزی سے درختوں پر کودتا ہوا واپس شہر کی طرف دوڑنے لگا۔ جلد ہی وہ فصیل پر چڑھ کر چھتوں سے ہوتا ہوا اس برآمدے میں پہنچ گیا جہاں چھن چھنگلو گہری نیند سویا ہوا تھا۔ اس نے جا

کر چھن چھنگلو کو جھنجھوڑ کر اٹھا دیا۔

''کیا بات ہے۔''۔۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے اس طرح اٹھائے جانے پر قدرے تلخ لہجے میں پوچھا۔

اور پنگلو نے بڑھیا کے متعلق تفصیل سے بتایا۔

''مگر فصیل کا دروازہ تو بند ہے پھر وہ بڑھیا ادھر کیوں آرہی ہے۔''۔۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے حیران ہو کر پوچھا۔

''مجھے تو وہ بڑھیا بے حد مظلوم لگتی ہے۔ ہمیں اس کی مدد کرنی چاہئے۔''۔۔۔۔۔۔ پنگلو نے بڑھیا کی سفارش کرتے ہوئے کہا۔

''مظلوموں کی مدد کرنا تو میرا فرض ہے۔ آؤ چلیں اور اس سے معلوم کریں کہ کیا بات ہے۔''۔۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے اٹھتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے پنگلو کا بازو پکڑا اور اسے آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا۔ پنگلو نے آنکھیں بند کر لیں اور فوراً ہی اس کے قدموں تلے سے زمین غائب ہو گئی۔ چند لمحوں بعد چھن چھنگلو نے اسے آنکھیں کھولنے کے لئے کہا۔ اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس وقت وہ جنگل میں موجود تھے اور ان

سے تھوڑی دور بڑھیا ہاتھ میں لالٹین پکڑے ان کی طرف آ رہی تھی۔

''تم کسی درخت پر چڑھ جاؤ میں اس سے بات کرتا ہوں۔''______چھن چھنگلو نے پنگلو سے کہا اور پنگلو پھرتی سے ایک قریبی درخت پر چڑھ گیا۔

چھن چھنگلو آگے بڑھا اور پھر وہ بڑھیا کے قریب پہنچ گیا۔

''بوڑھی اماں کہاں جا رہی ہو۔''______چھن چھنگلو نے زوردار آواز میں کہا۔

بڑھیا اس کی آواز سن کر چونک پڑی۔ اس کے جھریوں بھرے چہرے پر حیرت کے آثار ابھر آئے۔ اس نے لالٹین کو اوپر اٹھا کر چھن چھنگلو کو غور سے دیکھا۔ پھر بولی۔

''بچے تم کون ہو اور اس وقت جنگل میں کیا کر رہے ہو۔''______بڑھیا کے لہجے میں حیرت بدستور موجود تھی۔

''میرا نام چھن چھنگلو ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے پراسرار طاقتیں دی ہیں تاکہ میں مظلوموں کی مدد کروں۔

میں تم سے اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ تم پر کس نے ظلم کیا ہے اور تم کیوں اس وقت اس خوفناک جنگل میں گھوم رہی ہو۔ مجھے بتلاؤ میں تمہاری مدد کروں گا۔"
چھن چھنگلو نے اسے اپنے متعلق تفصیل سے بتلاتے ہوئے کہا۔

"تم میری کیا مدد کرو گے بچے۔ مجھ پر بے پناہ ظلم ہوئے ہیں۔ میں پہلے اس شہر میں رہتی تھی۔ میری ایک بیٹی تھی جو بے حد خوبصورت تھی۔ شہر کے ایک سردار نے میری بیٹی کو زبردستی اغوا کر لیا جب میں فریاد لے کر بادشاہ کے پاس پہنچی تو بادشاہ نے بجائے میری مدد کرنے کے الٹا مجھے گالیاں دے کر شہر سے باہر پھینکوا دیا تاکہ مجھے جنگلی جانور کھا جائیں۔ تب سے میں جنگل میں رہتی ہوں اور اپنی بیٹی کو یاد کر کے روتی رہتی ہوں۔ میرا روزانہ کا معمول ہے کہ لالٹین اٹھا کر شہر کی طرف جاتی ہوں کہ شاید کوئی مسافر میری مدد کرے اور بادشاہ سے کہہ کر مجھے میری بیٹی واپس دلا دے۔ مگر کوئی میری بات نہیں سنتا اور نہ ہی لوگ مجھے شہر میں گھسنے دیتے ہیں۔"۔۔۔۔۔۔بڑھیا نے اسے اپنے متعلق تفصیل

سے بتلاتے ہوئے کہا۔

''تو کیا شہر کے لوگ تمہاری حمایت نہیں کرتے۔''
چھن چھنگلو بڑھیا کی کہانی سن کر بے حد متاثر ہوا
تھا۔

''شہر کے لوگ اول تو باہر ہی نہیں نکلتے۔ اگر نکلیں
تو میری مدد نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ بادشاہ سے بے حد
ڈرتے ہیں۔ بادشاہ کے خوف کی وجہ سے وہ سب ہمیشہ
یہی کہتے ہیں کہ بادشاہ بہت انصاف پسند ہے، رحمدل
ہے تم مکار ہو، تم جھوٹی ہو۔'' ـــــــ بڑھیا، نے جواب
دیا۔

''اوہو۔ یہ تو بہت بری بات ہے۔'' ـــــــ چھن
چھنگلو نے کہا۔

''ہاں بچے ایک تو میری بیٹی ان لوگوں نے چھین لی
ہے۔ پھر مجھے مکار اور جھوٹا بھی کہتے ہیں۔'' ـــــــ بڑھیا
بات کرتے کرتے رو پڑی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو
ٹپ ٹپ گرنے لگے۔

''گھبراؤ مت بوڑھی اماں۔ میں ان ظالموں کو ایسی
عبرتناک سزا دوں گا کہ قیامت تک یاد کریں گے اور

تمہیں تمہاری بیٹی بھی واپس دلوا دوں گا۔"_____ چھن چھنگلو نے بڑھیا کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"تم ابھی بچے ہو وہ لوگ بے حد ظالم ہیں۔ وہ تمہیں بھی مار ڈالیں گے۔"_____ بڑھیا نے جواب دیا۔

"تم اس بات کی فکر مت کرو بوڑھی اماں۔ اب رات گزرنے والی ہے۔ صبح ہوتے ہی میں تمہیں لے کر بادشاہ کے پاس پہنچ جاؤں گا اور تم دیکھنا کہ کیا ہوتا ہے۔"_____ چھن چھنگلو نے کہا اور بوڑھی عورت اسے دعائیں دینے لگی۔

صبح ہوتے ہی بادشاہ پاگاما اٹھا۔ اس نے ناشتہ کیا اور پھر حسبِ دستور دربارِ عام میں چلا گیا۔ یہ دربار شہر کے عین وسط میں لگایا جاتا تھا اور اس میں ہر شخص کو آنے اور فریاد کرنے کی اجازت تھی۔ بادشاہ لوگوں کے مقدمے بھی اس دربار میں سنتا تھا اور عدل و انصاف سے ان کا فیصلہ کرتا تھا۔

بادشاہ کے دربار میں پہنچتے ہی تمام لوگ تعظیم کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور سب نے جھک کر سلام کیا اور پھر بادشاہ کے بیٹھتے ہی سب لوگ اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔

بادشاہ کے تخت کے دونوں طرف سرداروں کی کرسیاں

تھیں اور سامنے عام لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔ بادشاہ کے سپاہی ننگی تلواریں اٹھائے جگہ جگہ کھڑے پہرہ دے رہے تھے۔

ابھی بادشاہ اطمینان سے بیٹھا بھی نہیں تھا کہ اچانک دربار سے تھوڑی دور لوگوں کا شور مچا۔ لوگ مکار بڑھیا مکار بڑھیا کے نعرے لگا رہے تھے۔

شور سن کر بادشاہ سمیت دربار کے تمام لوگ چونک پڑے۔

''یہ کیسا شور ہے۔''ـــــــ بادشاہ نے قریب بیٹھے وزیراعظم سے پوچھا۔

''ابھی معلوم کروا دیتا ہوں حضور۔ ویسے لوگ مکار بڑھیا کا نام لے رہے ہیں۔''ـــــــ وزیراعظم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''مکار بڑھیا کا یہاں کیا کام۔ اس کا داخلہ تو شہر میں بند ہے۔''ـــــــ بادشاہ نے سخت لہجے میں کہا۔

اس سے پہلے کہ وزیراعظم کوئی جواب دیتا وہ بڑھیا چھن چھنگلو اور پنگلو بندر کے ہمراہ دربار عام میں پہنچ گئی۔ بادشاہ بڑی حیرت سے بڑھیا چھن چھنگلو اور

پنگلو بندر کو دیکھ رہا تھا۔

''تم شہر میں کیسے آ گئی مکار بڑھیا۔ تمہارا داخلہ تو شہر میں بند ہے۔ کس نے تمہیں اندر آنے دیا ہے۔'' بادشاہ نے غصے سے بھرے ہوئے لہجے میں بڑھیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں اس بوڑھی عورت کو لے کر شہر میں آیا ہوں تاکہ تم اس کی فریاد سنو اور انصاف کرو۔'' ـــــ بڑھیا کی بجائے چھن چھنگلو نے جواب دیا اور بادشاہ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''تم کون ہو اور اس بڑھیا کے ساتھ کیسے آئے ہو۔'' ـــــ بادشاہ نے پوچھا۔

''میرا نام چھن چھنگلو ہے اور یہ میرا دوست پنگلو بندر ہے۔ ہمارے ذمہ اللہ تعالیٰ نے مظلوموں کی مدد کرنے کا کام لگایا ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ بڑھیا مظلوم ہے تمہارے کسی سردار نے اس کی بیٹی کو اغوا کر لیا ہے اور تم نے انصاف کرنے کی بجائے الٹا اسے گالیاں دے کر شہر سے باہر نکلوا دیا ہے۔'' ـــــ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

''ہوش میں رہ کر بات کرو لڑکے۔ تم اس وقت بادشاہ پاگاما کے سامنے کھڑے ہو۔ بادشاہ انتہائی انصاف پسند اور رحم دل ہے اور تم اسے ظالم کہہ رہے ہو۔ دوسری بات یہ کہ تمہارے لہجے سے گستاخی کی بو آ رہی ہے۔ اپنا لہجہ ٹھیک کرو۔'' ــــــ وزیراعظم نے چھن چھنگلو کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''میں جو کہہ رہا ہوں وہ ٹھیک ہے۔ بادشاہ مجھے بتلائے کہ اس نے بڑھیا کے ساتھ انصاف کیوں نہیں کیا۔'' ــــــ چھن چھنگلو نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔

''دیکھو لڑکے ہم نہیں جانتے تم کون ہو اور تمہیں ہماری اجازت کے بغیر شہر میں کیوں آنے دیا گیا ہے۔ بہرحال اب تم چونکہ ہمارے دربار میں اس بڑھیا کو لے کر آگئے ہو۔اس لئے ہم تمہاری ہر بات سنیں گے۔ تم نے جو کہنا تھا کہہ لیا یا ابھی کچھ اور کہنا ہے۔'' ــــــ بادشاہ نے کہا۔

''میں نے جو کہنا تھا کہہ دیا ہے۔ تم بڑھیا سے انصاف کرو۔'' ــــــ چھن چھنگلو نے کہا۔

''تو سنو لڑکے یہ بڑھیا انتہائی مکار اور ظالم ہے۔ یہ پہلے ہمارے شہر میں رہتی تھی۔ ہمارے شہر سے روزانہ ایک دو لڑکیاں غائب ہونی شروع ہوگئیں۔ بے حد تلاش کے باوجود لڑکیوں کا سراغ نہ مل سکا۔ آخر سخت نگرانی کے بعد ہمیں اتنا معلوم ہو سکا کہ وہ لڑکیاں اس بڑھیا کے گھر میں داخل ہوتی تھیں اور اس کے بعد غائب ہو جاتی تھیں۔ ہم نے اس بڑھیا کو بلا کر پوچھا تو یہ بالکل مکر گئی بلکہ اس نے الٹا مکاری سے کام لیتے ہوئے الزام لگایا کہ کسی سردار نے اس کی بیٹی کو اغوا کر لیا ہے۔ ہم نے اس کے الزام کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ اس کی سرے سے کوئی بیٹی ہی نہیں تھی۔ لڑکیوں کے متعلق اس نے بالکل کچھ نہیں بتلایا۔ ہم نے اسے چھوڑ دیا۔ کیونکہ ہم صرف شبہ کی بنا پر کسی کو سزا نہیں دے سکتے تھے۔ لڑکیاں پھر غائب ہوتی رہیں اور شہر کے لوگ سخت پریشان ہو گئے۔ آخر تنگ آ کر ہم نے اس بڑھیا کو جیل میں ڈال دیا۔ اس کے جیل میں جانے سے لڑکیاں گم ہونی بند ہو گئیں مگر پورے شہر پر یک آفت ٹوٹ پڑی شہر کا ہر شخص بیمار ہو گیا۔ شاہی

نجومیوں نے بتلایا کہ یہ سب کچھ اس مکار بڑھیا کی وجہ سے ہے۔ جب تک یہ شہر میں رہے گی ایسا ہی ہوگا یا لڑکیاں غائب ہوتی رہیں گی یا پھر شہر پر آفتیں ٹوٹتی رہیں گی۔ چنانچہ ہم نے اسے شہر سے باہر نکلوا دیا اور شہر میں اس کا داخلہ بند کر دیا تب سے شہر میں امن ہے۔ اب تم اسے پھر ساتھ لے کر آگئے ہو۔ اب شہر پر پھر مصیبتیں ٹوٹ پڑیں گی۔"۔۔۔۔۔بادشاہ نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ سب جھوٹ ہے چھن چھنگلو۔ بھلا مجھ جیسی بوڑھی عورت سے ان کو کیا خطرہ ہو سکتا ہے اور میں نے لڑکیوں کا کیا کرنا ہے۔ یہ بادشاہ خود عیاش ہے اس نے لڑکیاں اغوا کرا لی ہیں اور الزام مجھ پر لگا دیا ہے۔ مجھے میری بیٹی واپس دلائی جائے۔ میرے ساتھ انصاف کیا جائے۔"۔۔۔۔۔بڑھیا نے زور زور سے چیخنا اور رونا شروع کر دیا۔

"یہ مکاری بند کرو بڑھیا ورنہ ہم تمہارے قتل کا حکم دے دیں گے۔"۔۔۔۔۔بادشاہ غصے کی شدت سے چیخ پڑا۔

''دیکھا چھن چھنگلو یہ بادشاہ کتنا ظالم ہے۔ میری فریاد سننے کی بجائے الٹا مجھے دھمکیاں دے رہا ہے۔'' بڑھیا نے چھن چھنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔ چھن چھنگلو نے جس پراسرار طریقے سے اسے شہر میں پہنچا دیا تھا اس سے وہ بے حد متاثر ہوئی تھی۔

ادھــــر چھن چھنگلو بادشاہ اور بڑھیا دونوں کے بیان سن کر الجھن میں پڑ گیا تھا کہ کس کی بات کو سچ سمجھے اور کس کو نہیں۔

آخر کچھ سوچ کر اس نے کہا۔

"بادشاہ سلامت آپ ایسا کریں بڑھیا کو ایک ہفتے کے لئے شہر میں رہنے کی اجازت دے دیں۔ ہم بھی شہر میں رہیں گے اور میں خفیہ طور پر تحقیقات کروں گا کہ کس کی بات سچ ہے اور کس کی غلط۔ پھر جس کی بات غلط ہو گی اسے میں خود سزا دوں گا۔" ــــــ چھن چھنگلو نے بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہیں بچہ سمجھ کر ہم اب تک تمہاری گستاخیاں

برداشت کرتے آرہے ہیں۔ مگر اب تم حد سے بڑھ رہے ہو۔''۔۔۔۔۔بادشاہ یہ بات سن کر غصے میں آ گیا۔

''اس لڑکے کو گرفتار کر لو اور بڑھیا کو اٹھا کر شہر سے باہر پھینک دو۔''۔۔۔۔۔بادشاہ نے اچانک سپاہیوں کو حکم دیا اور سپاہی تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگے۔

''ٹھہرو۔''۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے اچانک ہاتھ اٹھا کر سپاہیوں سے کہا اور اس کے ان کی طرف ہاتھ اٹھتے ہی سپاہی یوں کھڑے رہ گئے جیسے بت ہوں۔

''آگے بڑھو۔''۔۔۔۔۔بادشاہ نے سپاہیوں کو رکتے دیکھ کر چیخ کر کہا۔

''آہستہ بولو بادشاہ تمہارے یہ سپاہی میرے حکم کے بغیر نہیں ہل سکتے۔''۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور بادشاہ واقعی یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ دربار میں موجود تمام سپاہی بت بنے کھڑے تھے۔ وہ جس انداز میں آگے بڑھ رہے تھے اسی انداز میں کھڑے تھے۔

''تم کون ہے کیا جادوگر ہو۔''۔۔۔۔۔بادشاہ نے پہلے سے زیادہ حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں بادشاہ سلامت میں جادوگر نہیں ہوں مگر ایک بہت بڑے بزرگ بندر بابا کی دعاؤں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے خاص طاقتیں دی ہیں تاکہ میں دنیا میں ظالموں کو ختم کر سکوں۔"۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ تمہارے پاس یقیناً کچھ پراسرار طاقتیں ہیں ۔ اس لئے ہمیں تمہاری شرط منظور ہے ہم خود انصاف کرنا چاہتے ہیں۔ اگر یہ بڑھیا قصوروار ہے تو پھر اسے سخت سزا ملنی چاہئے اور اگر یہ قصور وار نہیں ہے تو پھر ہماری رعایا کی لڑکیاں کہاں غائب ہو جاتی ہیں۔اس کا پتہ چلنا چاہئے۔"۔۔۔۔۔بادشاہ نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں بادشاہ سلامت میں یہ سب معلوم کر لوں گا۔"۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

اور پھر اس نے دوبارہ سپاہیوں کی طرف ہاتھ ہلایا۔ سپاہی واپس اصلی حالت میں آ گئے۔ اب دربار کے لوگ بھی چھن چھنگلو سے خوفزدہ ہو گئے تھے۔

بادشاہ نے بڑھیا کو واپس اپنے مکان میں جانے کی

اجازت دینے کے ساتھ ہی دربار برخاست کر دیا اور
چھن چھنگلو اور پنگلو کو شاہی مہمان خانے میں رہنے کا
حکم دے دیا۔

بڑھیا نے اپنے بند مکان کو کھول کر سب سے پہلے اس کی صفائی کی اور پھر دروازہ بند کر کے وہ ایک کمرے کے کونے کی طرف بڑھی۔ اس نے وہاں ایک دیوار پر مخصوص انداز میں ہاتھ پھیرا۔ ہاتھ پھیرتے ہی دیوار درمیان سے کھل گئی اور وہاں ایک دروازہ نمودار ہو گیا۔ بڑھیا نے دروازہ کھولا اور اس کے اندر چلی گئی۔ یہ ایک طویل سرنگ تھی چونکہ بڑھیا کا مکان فصیل کے بالکل قریب تھا اس لئے یہ سرنگ فصیل سے باہر جنگل کی طرف چلی گئی تھی کافی دور آگے ایک اور دروازہ تھا جو بند تھا اور اندر کی طرف سے اس پر بھاری تالہ لگا ہوا تھا۔ بڑھیا نے گلے میں لٹکی ہوئی چابی سے تالا

کھولا اور پھر وہیں دروازے کے سامنے بیٹھ کر اس نے دو چار منتر پڑھے۔ چند لمحوں بعد دروازہ ایک دھماکے سے، خودبخود کھل گیا اور اس میں سے سرخ رنگ کا دھواں سا اندر آنے لگا۔ یہ دھواں بڑھیا کے سامنے رک گیا اور پھر یہ دھواں ایک لمبے تڑنگے خوفناک شکل والے جن کی صورت اختیار کر گیا۔ جن کی آنکھیں شعلوں کی طرح سرخ تھیں اور اس کے بالوں کی جگہ باریک باریک سانپ تھے۔ اس کے دونوں کاندھوں پر دو خوفناک اژدھے موجود تھے جو اس کے جسم پر سے نکلے ہوئے تھے۔ ان کی دو شاخہ زبانیں تیزی سے ان کے منہ سے باہر نکل رہی تھیں اور اندر چلی جاتی تھیں۔ وہ بے چینی سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ سخت بھوکے ہوں۔ جن کے چہرے پر بھی بے حد اضطراب اور غصیلا پن پایا جاتا تھا۔

''بہت دیر ہوگئی بڑھیا خون پیئے ہوئے جلدی کرو۔'' جن نے کرخت لہجے میں بڑھیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جاگونہ اس میں میرا کیا قصور ہے۔ بادشاہ نے مجھے شہر سے باہر نکال دیا تھا۔ اب ایک بونا مجھے اندر لے

آیا ہے۔"——— بڑھیا نے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"میں کچھ نہیں جانتا۔ اگر تم ہمیشہ کے لئے جوان ہونا چاہتی ہو تو سو لڑکیوں کا خون میرے سانپوں کو پلاؤ۔ تم نے اب تک صرف بیس لڑکیوں کا بندوبست کیا ہے۔"——— جاگونہ جن نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتلایا تو ہے کہ بادشاہ نے مجھے شہر سے باہر نکال دیا تھا اور تم سوائے سرنگ کے شہر میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اب میں کیا کرتی۔ اب میں واپس آ گئی ہوں۔ وہ بونا چھن چھنگلو جو مجھے لے آیا ہے۔ اس نے بادشاہ سے ایک ہفتے کی مہلت مانگی ہے۔ تم ایک ہفتے اور رک جاؤ۔ پھر میں تمہیں باقی لڑکیوں کا خون بھی پلا دوں گی۔"——— بڑھیا نے اس کی منت کرتے ہوئے کہا۔

"میں کچھ نہیں جانتا۔ مجھے خون چاہئے۔ میرے سانپ بھوکے ہیں۔"——— جاگونہ جن نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"پھر تم میری مدد کرو۔ اگر بادشاہ مجھے شہر سے باہر

نکالنا چاہے تو تم بادشاہ کو مار ڈالو۔'' ـــــ بڑھیا نے جواب دیا۔

''مجھے شہر کے اندر داخل ہونے کا حکم نہیں ہے ورنہ شہر میں ایک آدمی بھی میرے ہاتھوں زندہ نہ بچتا۔'' جاگونہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''تو پھر تم خود بتلاؤ میں کیا کروں۔ وہ بونا بھی پراسرار طاقتوں کا مالک ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے دوبارہ شہر سے باہر نکال دے۔ میں اس لئے تو چاہتی تھی کہ ایک ہفتہ خاموش رہوں اس کے بعد جب وہ بونا میری طرف سے مطمئن ہو جائے تو پھر میں اپنا کام شروع کروں۔'' ـــــ بڑھیا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''وہ بونا کون ہے جس سے تم اس قدر ڈر رہی ہو۔'' ـــــ جاگونہ جن نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''مجھے تو معلوم نہیں۔ وہ مجھے جنگل میں ملا تھا۔ میں نے اسے اپنی مظلومیت کی کہانی سنائی تو وہ مجھے شہر میں لے آیا۔ وہ شاید کوئی جادوگر ہے اس نے مجھے آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا میں نے آنکھیں بند کر لیں۔

اس نے کھولنے کے لئے کہا میں نے آنکھیں کھولیں تو میں شہر کے اندر موجود تھی۔ دربار میں بھی اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو بادشاہ کے سپاہی بت بن گئے۔"۔۔۔۔۔ بڑھیا نے چھن چھنگلو کے متعلق اسے تفصیل سے بتلاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ٹھیک ہے۔ بہرحال مجھ سے ایک ہفتہ صبر نہیں ہو سکتا۔ تم اس ہفتے کے دوران کم سے کم دو لڑکیاں لے آؤ ورنہ مجبوراً میں کسی اور شہر چلا جاؤں گا اور تم یوں بوڑھی کی بوڑھی رہ جاؤ گی۔"۔۔۔۔۔ جاگونہ جن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا ایسا کرو تم مجھے حلف دو کہ اگر وہ بونا میرے خلاف ہو گیا تو تم میری حفاظت کرو گے۔"۔۔۔۔۔ بڑھیا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں جنوں کے دیوتا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر اس بونے نے تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو میں تمہاری حفاظت کروں گا۔"۔۔۔۔۔ جاگونہ جن نے فوراً حلف اٹھا لیا کیونکہ وہ اپنے کاندھے کے سانپوں کے ہاتھوں سخت تکلیف میں تھا جو انسانی خون

کے پیاسے تھے اور خون نہ ملنے پر اس کا خون پیتے رہتے تھے جس کی وجہ سے وہ روز بروز کمزور ہوتا جا رہا تھا۔

بڑھیا کے ملنے سے پہلے وہ خود شہروں میں گھس کر انسانی خون حاصل کر لیتا تھا مگر ایک روز اس نے ایک بہت بڑے بزرگ کی اکلوتی بیٹی کا خون پی لیا تھا۔ چنانچہ بزرگ نے اسے بددعا دی تھی کہ وہ خود نہ ہی کسی شہر میں داخل ہو سکے گا اور نہ خود کسی انسان کا خون پی سکے گا۔ اس لئے مجبوراً اسے اس بڑھیا کا سہارا لینا پڑا جو جوان ہونے کے چکر میں اسے سو لڑکیوں کا خون پلانے پر رضا مند ہو گئی تھی مگر ابھی اس نے بیس لڑکیوں کا خون پلایا تھا کہ بادشاہ نے بڑھیا کو باہر نکال دیا اور وہ بے بس ہو گیا تھا کیونکہ وہ شہر میں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔

اس لئے اس کے سانپ پیاسے ہوتے ہی اس کا خون پینے لگ جاتے تھے۔ اب تقریباً دو ماہ بعد بڑھیا کو اس بونے نے شہر میں داخل کیا تھا۔ اس لئے وہ بے چین تھا کہ انسانی خون پی سکے۔

جاگونہ جن سے حفاظت کا وعدہ اس نے اس لئے کر لیا تھا چونکہ اسے علم تھا کہ چھن چھنگلو چاہے کتنا بڑا ہی جادوگر کیوں نہ ہو اس کے مقابلے میں نہ ٹھہر سکے گا۔

جاگونہ انتہائی ظالم اور طاقتور جن تھا تمام جن اسے اپنا سردار مانتے تھے ۔ دنیا میں وہ واحد جن تھا جس کے بال سانپ تھے اور جس کے کاندھوں پر اژدہا تھے وہ تو بس اس بزرگ کی بددعا کے سامنے بے بس ہو گیا تھا ورنہ اس جیسا طاقتور اور ظالم جن تو شاید ہی دنیا میں کوئی اور پیدا ہوا ہو۔

چنانچہ جیسے ہی جاگونہ جن نے وعدہ کیا بڑھیا بے حد خوش ہوئی ۔ اب اسے تسلی ہو گئی تھی کہ جاگونہ جن اس کی حفاظت کرے گا کیونکہ یہ تو اسے بھی معلوم تھا کہ جاگونہ انتہائی طاقتور اور ظالم جن ہے۔

''ٹھیک ہے تم کل شام کو آنا۔ میں تمہارے لئے دو لڑکیوں کو لے آؤں گی۔'' ـــــــ بڑھیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔'' ـــــــ جاگونہ جن نے خوشی سے سر ہلاتے

ہوئے کہا اور پھر وہ دھواں بن کر دروازے سے باہر نکل گیا۔ بڑھیا نے دروازہ بند کیا اور پھر سرنگ میں چلتی ہوئی واپس اپنے کمرے میں پہنچ گئی۔

بادشاہ کا دربار لگا ہوا تھا۔ بادشاہ کے تخت کے سامنے چھن چھنگلو اور بڑھیا دونوں کھڑے تھے۔ بادشاہ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔ اس نے چھن چھنگلو کے وعدے کے مطابق ٹھیک ایک ہفتے بعد دربار منعقد کیا تھا مگر اس ہفتے کے دوران دس لڑکیاں غائب ہو چکی تھیں۔ بڑھیا کے گھر کی اچھی طرح تلاشی لی گئی تھی مگر وہاں لڑکیاں تو ایک طرف ان کے خون کی ایک بوند بھی نہیں ملی تھی جبکہ لڑکیاں غائب ہوئی تھیں۔ بادشاہ کے سپاہیوں نے معلوم کر لیا تھا کہ ایک ہفتے کے دوران بڑھیا شہر کے جس جس گھر میں گئی تھی لڑکیاں بھی انہی گھروں کی غائب ہوئی تھیں۔ لڑکیاں اس بڑھیا کے گھر میں داخل ہوتی تو لوگوں نے دیکھی تھیں مگر اس

کے بعد ان کا پتہ نہیں چلا تھا اور پتہ چلتا بھی کیسے لڑکیوں کا خون تو جاگونہ جن کے سانپ پی گئے تھے اور ان کا گوشت اور ہڈیاں خود جاگونہ جن ہضم کر گیا تھا۔

اس وقت بڑھیا بڑی معصوم صورت بنائے بادشاہ کے سامنے کھڑی تھی۔ ادھر چھن چھنگلو بھی بے حد پریشان تھا کیونکہ اس نے سوائے بڑھیا کے مکان کی نگرانی کرنے کے اور زیادہ کچھ نہیں کیا تھا۔ اسے دراصل بڑھیا کی بزرگی اور معصوم صورت دیکھ کر یقین ہی نہیں آتا تھا کہ بڑھیا لڑکیوں کو غائب کر سکتی ہے ۔ پھر اسے یہ بات بھی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر بڑھیا لڑکیوں کا کیا کرتی ہے۔ بڑھیا کے ہاتھوں میں اتنی طاقت ہی معلوم نہیں ہوتی تھی کہ وہ کسی لڑکی کو قتل کر سکے۔ یہاں تک کہ دس لڑکیاں غائب تھیں۔

''اب بتلاؤ چھن چھنگلو وہ دس لڑکیاں کہاں ہیں۔ بولو اب میں اپنی رعایا کو کیا جواب دوں۔''——بادشاہ نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

''بڑھیا کو قتل کر دو۔ یہ ڈائن ہے، یہ چڑیل ہے۔

یہ ہماری لڑکیوں کا خون پی گئی ہے اسے زندہ جلا دو۔" لڑکیوں کے والدین نے جو دربار میں موجود تھے۔ غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو پہلے مجھے فیصلہ کرنے دو۔"——بادشاہ نے غصیلے لہجے میں کہا اور سب خاموش ہو گئے۔

"بڑھیا تمہیں ایک بار پھر موقعہ دیتا ہوں کہ تم سچ سچ بتلادو کہ لڑکیاں کہاں ہیں ورنہ یاد رکھو میں تمہیں اتنی عبرتناک سزا دوں گا کہ زمانہ یاد رکھے گا۔" بادشاہ سلامت نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے کچھ معلوم نہیں۔ تم نے میرے گھر کی تلاشی لے لی ہے۔ میں نے لڑکیوں کا کیا کرنا ہے۔ یہ مجھ پر الزام ہے تم انصاف پسند ہو۔ انصاف سے کام لو مجھ بے گناہ پر جھوٹے الزامات مت لگاؤ۔ اگر میں قصوروار ثابت ہو جاؤں تو مجھے جو چاہے سزا دو مگر بغیر ثبوت کے مجھ غریب اور مظلوم بڑھیا کو کچھ نہ کہو ورنہ تم پر اور تمہاری رعایا پر اللہ کا قہر ٹوٹ پڑے گا۔"——بڑھیا نے بڑے مسکین سے لہجے میں جواب دیا۔

کمزوری اور بڑھاپے کی وجہ سے اس کی آواز کانپ

رہی تھی۔ بڑھیا کی بات سن کر بادشاہ خاموش ہو گیا۔ اب وہ بھلا کیا کہتا بڑھیا پر لڑکیوں کے غائب کرنے کا الزام تو تھا مگر وہ ثبوت کہاں سے لاتا اور بغیر ثبوت کے وہ اس بڑھیا کو کوئی سخت سزا دینے پر تیار نہیں تھا مگر اب رعایا اس سے باغی ہو رہی تھی۔

ادھر چھن چھنگلو عجیب کش مکش میں مبتلا تھا اس کا دل نہیں مانتا تھا کہ بڑھیا کوئی ایسی حرکت کر سکتی ہے مگر حالات اس کے سامنے تھے اور حالات کہہ رہے تھے کہ بڑھیا کے شہر آنے کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے۔

''اب تم بتلاؤ چھن چھنگلو ہم کیا کریں۔ تمہارے قول کے مطابق تمہارے پاس پراسرار طاقتیں ہیں۔ ان طاقتوں کو استعمال کرو اور ہمیں بتلاؤ کہ آیا یہ بڑھیا قصوروار ہے یا نہیں۔''۔۔۔۔۔بادشاہ نے چھن چھنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب ایسا ہی کرنا پڑے گا۔''چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کیا اور ان سے اس مسئلے کے

متعلق پوچھا۔ چند لمحوں بعد بندر بابا کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

"بیٹے چھنگلو یہ بڑھیا بے حد مکار ہے۔ اس کا ایک ظالم اور طاقتور جن جاگونہ سے گٹھ جوڑ ہے۔ یہ اس لالچ میں کہ اگر اس جن کے کندھوں پر موجود سانپوں کو ایک سو لڑکیوں کا خون پلا دے تو جن اسے جوان کر دے گا۔ یہ لڑکیاں اسے پہنچاتی ہے۔ ایک بزرگ کی بددعا کی وجہ سے وہ جن شہر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس نے اس بڑھیا کا سہارا لے رکھا ہے۔ یہ بڑھیا اپنے کمرے سے جانے والی سرنگ کے راستے لڑکیوں کو اس جن تک پہنچاتی ہے۔ تم اس ظالم جن کا مقابلہ کرو اور اسے ختم کر دو۔"——بندر بابا کی آواز نے اسے تمام تفصیل بتلا دی۔

اور پھر جیسے ہی بندر بابا کی آواز بند ہوئی چھن چھنگلو نے آنکھیں کھول دیں۔اس نے بڑے غصیلے انداز میں بڑھیا کی طرف دیکھا اور پھر بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بادشاہ سلامت میں نے سب معلوم کر لیا ہے۔ یہ

بڑھیا ایک ظالم جن کی آلہ کار ہے۔ میں اس جن کا مقابلہ کروں گا جب وہ ظالم ختم ہو جائے گا تو پھر اس بڑھیا کو آپ جو مرضی سزا دے دینا۔"۔۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"ظالم جن۔ وہ کون ہے اور کہاں ہے۔"۔۔۔۔۔۔ بادشاہ نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا۔

"وہ ظالم جن شہر سے باہر جنگل میں رہتا ہے۔ کسی بزرگ کی بددعا کی وجہ سے وہ شہر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس نے انسانی خون پینے کے لئے بڑھیا کا سہارا لیا ہے اور یہ بڑھیا جوان ہونے کے لئے اسے سو لڑکیوں کا خون پلانے کا وعدہ کر چکی ہے۔"۔۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"مگر تم خود کہہ رہے ہو کہ جن شہر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پھر یہ بڑھیا لڑکیوں کو کیسے اس کے پاس پہنچاتی ہے جبکہ خود یہ شہر سے باہر نہیں گئی۔"۔۔۔۔۔۔ بادشاہ نے اعتراض کرتے ہوئے کہا۔

"بادشاہ سلامت اس نے اس مقصد کے لئے اپنے

گھر میں ایک خفیہ سرنگ بنائی ہوئی ہے۔ یہ اس سرنگ کے راستے لڑکیاں جن کے پاس پہنچاتی ہے۔"چھن چھنگلو نے بندر بابا کی بتلائی ہوئی بات دوہرائی۔

"مگر اس کے گھر میں تو کوئی سرنگ نہیں ہے۔ ہم نے اس کے گھر کی اچھی طرح تلاشی لی ہے۔" بادشاہ نے کہا۔

"آپ میرے ساتھ چلیں میں سرنگ ڈھونڈ دیتا ہوں۔"——چھن چھنگلو نے کہا۔

"یہ سب جھوٹ ہے۔ مجھ پر الزام ہے۔ یہ بونا جادوگر ہے۔ یہ جادو کے زور سے سرنگ بنا دے گا۔ میرے ساتھ انصاف کیا جائے۔"——بڑھیا جو اب تک خاموش تھی چیخ پڑی۔

"خاموش رہ بڑھیا میں جھوٹ نہیں بول رہا۔"چھن چھنگلو نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو، سفید جھوٹ۔ میں بے گناہ ہوں میں بے قصور ہوں۔"——بڑھیا نے باقاعدہ بین کرنے شروع کر دیئے۔

اور چھن چھنگلو بڑھیا کی مکاری پر حیران رہ گیا۔

ادھر بادشاہ گومگو کی حالت میں تھا کہ کیا کرے اور کیا نہ کرے۔ چھن چھنگلو نے بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بادشاہ سلامت۔ آپ اس بڑھیا کو وقتی طور پر جیل میں ڈال دیں میں آپ کو سرنگ دکھلا دیتا ہوں اور میں خود اس ظالم جن کا مقابلہ کر کے اسے ختم کروں گا پھر اس کی لاش میں آپ کے سامنے ڈال دوں گا۔ تب آپ بڑھیا کو جو چاہیں سزا دیں۔''

''یہ فیصلہ درست ہے۔ تم اگر جن کو ہلاک کر دو اور اس کی لاش ہم سب کے سامنے لا ڈالو تب ہمیں تمہاری بات پر یقین آجائے گا اور یہ بڑھیا قصوروار ہو گی اور ہم تمہارے احسان مند ہوں گے۔''——بادشاہ نے اپنا فیصلہ سنا دیا پھر اس کے اشارے پر سپاہیوں نے بڑھیا کو پکڑ لیا۔ بڑھیا نے گرفتاری پر خوب واویلا کیا خوب روئی پیٹی مگر سپاہی اسے گھسیٹ کر جیل کی طرف لے گئے۔ بڑھیا کے جانے کے بعد بادشاہ چھن چھنگلو کے ساتھ بڑھیا کے مکان پر گیا اور پھر چھن چھنگلو نے بندر بابا کی ہدایات کے مطابق سرنگ کا

دروازہ تلاش کر لیا۔ بادشاہ نے جب سرنگ دیکھی تو وہ بڑھیا کی مکاری پر حیران رہ گیا۔ چھن چھنگلو نے بادشاہ اور اس کے ساتھیوں کو واپس بھیج دیا اور خود جن کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔

جاگونہ جن اس وقت جنگل کے اندر اپنے خفیہ محل میں موجود تھا اس کے کندھوں پر موجود سانپ پھن اٹھائے فضا میں لہرا رہے تھے۔ جاگونہ جن کی آنکھیں بند تھیں اور وہ ایک بہت بڑے بت کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔اس بت کے تین سر تھے ایک سانپ کا دوسرا شیر کا اور تیسرا انسان کا مگر انسان ایسا کہ جس کی ناک کی جگہ گڑھا تھا اور اس کے ماتھے کے اوپر برابر برابر تین آنکھیں تھیں اور اس کا نچلا دھڑ بالکل انسان جیسا تھا۔ انسان والا سر درمیان میں تھا جبکہ سانپ والا سر دائیں طرف اور شیر والا سر بائیں طرف تھا۔ تینوں سروں سے زبانیں باہر نکلی ہوئی تھیں اور ان میں سے

خون کے قطرے نیچے ٹپک رہے تھے یہ جنوں کا دیوتا چوڑم دیوتا تھا۔

''چوڑم دیوتا مجھے اس بزرگ انسان کی بددعا سے نجات دلاؤ۔ میں اب جنگل میں رہتے رہتے تنگ آ گیا ہوں۔ میں آبادی میں جانا چاہتا ہوں اور خوب دل بھر کر انسانی خون پینا چاہتا ہوں۔''۔۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے بڑے عاجزانہ لہجے میں چوڑم دیوتا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جاگونہ جن۔ اس کے لئے تمہیں ایک شرط پوری کرنی پڑے گی۔''۔۔۔۔۔۔دیوتا کے منہ سے ایک خوفناک آواز نکلی۔

''حکم کرو دیوتا وہ کون سی شرط ہے میں اسے ضرور پورا کروں گا۔''۔۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا کیونکہ کافی عرصے کی منت خوشامد کے بعد آج چوڑم دیوتا راضی ہوا تھا۔

''وہ شرط یہ ہے کہ گامٹ شہر میں ایک بونا آیا ہوا ہے۔ اس کے پاس پراسرار طاقتیں ہیں وہ ہر ظالم کو ختم کر دیتا ہے اور چونکہ ہم ظالموں کے دیوتا ہیں اس

لئے ہم چاہتے ہیں کہ وہ زندہ نہ رہے وہ بونا بھی تمہاری تلاش میں ہے وہ تمہیں بھی ختم کرنا چاہتا ہے تم اس کو ختم کر دو اور بزرگ کی بددعا کا اثر ختم ہو جائے گا۔“ ـــــ چوڑم دیوتا نے جواب دیا۔

”بہت بہتر چوڑم دیوتا میں اس بونے کا خون پی جاؤں گا۔“ ـــــ جاگونہ جن نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا کیونکہ اس کی نظر میں یہ انتہائی آسان شرط تھی۔

”جاگونہ جن ہم نے تمہیں سب جنوں سے زیادہ طاقتیں دے رکھی ہیں مگر اس بات کو یاد رکھنا کہ اس بونے چھن چھنگلو کے پاس بھی زبردست خدائی طاقتیں ہیں۔ اس لئے مقابلہ بے حد سخت ہو گا۔“ ـــــ دیوتا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

جب جاگونہ جن نے دیوتا کے منہ سے سخت مقابلے کے الفاظ سنے تو وہ سوچ میں پڑ گیا۔ اسے سوچ میں غرق دیکھ کر دیوتا نے کہا۔

”سنو جاگونہ ہم تمہیں اس کی طاقتوں کا ایک توڑ بتلاتے ہیں۔ جس کا اسے بھی علم نہیں ہے۔ اگر تم یہ توڑ کرنے میں کامیاب ہو جاؤ تو تم آسانی سے اس

بونے پر قابو پا سکتے ہو۔"

"بہت بہت شکریہ دیوتا۔ مجھے یہ توڑ ضرور بتلاؤ۔" جاگونہ جن نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تو سنو۔ چھن چھنگلو کی تمام طاقتوں کا راز اس کے جسم سے آنے والی آواز۔ چھن چھن میں ہے وہ جب چلتا ہے تو چھن چھن کی ہلکی ہلکی آواز آتی ہے اگر یہ آواز بند ہو جائے تو چھن چھنگلو کی تمام طاقتیں ختم ہو جائیں گی۔" ـــــ دیوتا نے جواب دیا۔

"مگر دیوتا میں اس آواز کو کیسے ختم کروں۔" جاگونہ جن نے پوچھا۔

"اگر اس کی پنڈلی پر ایسے کیکر کا کانٹا چبھو دیا جائے جس کیکر کی عمر سو سال سے زیادہ ہوچکی ہو۔ تب اس کے جسم کی آواز آنی بند ہو جائے گی اور اس کی صلاحیتیں ختم ہو جائیں گی۔" ـــــ دیوتا نے جواب دیا

"بہت خوب دیوتا۔ میں نے ملک روم کے جنگل میں ایک ایسا کیکر کا درخت دیکھا تھا جسے ہمارے بوڑھے جن دو سو سال کا بتلاتے ہیں میں اس کیکر کا کانٹا لے آؤں گا۔" ـــــ جاگونہ جن نے خوشی سے

اچھلتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے تم کانٹا لے آؤ اور پھر اسے کسی ترکیب سے بونے کی پنڈلی میں چبھو دو مگر یہ خیال رہے کہ اس وقت بونا جاگ رہا ہو اگر سوتے میں تم نے یہ کام کیا تو اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔'' ــــــ دیوتا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''بہت خوب دیوتا۔ تم واقعی عظیم دیوتا ہو۔ میں ابھی وہ کانٹا لینے ملک روم جاتا ہوں۔'' ــــــ جاگونہ جن نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دھواں بن کر فضا میں بکھر گیا۔

جاگونہ جن فضا میں دھواں بن کر اوپر اٹھتا چلا گیا۔ کافی بلندی پر جا کر وہ ایک بار پھر اپنی اصلی حالت میں آ گیا۔

اصلی صورت میں آنے کے بعد اس نے تیزی سے ملک روم کے اس جنگل کی طرف پرواز کرنا شروع کر دی جہاں اس کے خیال کے مطابق دو سو سال پرانا کیکر کا درخت موجود تھا۔

اڑتے اڑتے اسے ایک دن اور ایک رات گزر گئی اور پھر اسے دور سے ملک روم کے بہت بڑے جنگل کے آثار نظر آنے لگ گئے۔اس نے اپنے اڑنے کی رفتار میں اور زیادہ تیزی پیدا کر لی اور پھر وہ جنگل

کے قریب ہوتا چلا گیا۔ اس جنگل میں جنوں کے دو طاقتور قبیلے بستے تھے۔ ان میں سے ایک قبیلے کا نام راچھو اور دوسرے قبیلے کا نام شوما تھا۔ راچھو اور شوما قبیلے کے درمیان آئے دن لڑائیاں ہوتی رہتی تھیں کبھی جنگل پر راچھو قبیلے کا قبضہ ہو جاتا تو وہ شوما قبیلے کے جنوں کو جنگل سے باہر دھکیل دیتا کبھی شوما قبیلہ جنگ میں جیت جاتا تو وہ راچھو قبیلے کے جنوں کو اٹھا کر باہر پھینک دیتا۔

بڑے بوڑھے جنوں کی کوششوں کے باوجود ان دونوں قبیلوں کے درمیان صلح نہ ہو سکی تھی۔ کبھی کبھی عارضی طور پر صلح ہو جاتی مگر پھر کسی بات پر دونوں ایک دوسرے سے لڑ پڑتے اور طویل جنگ شروع ہوجاتی۔

اب بھی جب جاگونہ جن جنگل کے قریب پہنچا تو اس نے جنگل میں ہر جگہ شعلے اٹھتے ہوئے دیکھے اور وہ ٹھٹھک کر ایک جگہ رک گیا کیونکہ شعلے دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ دونوں قبیلوں کے درمیان خوفناک جنگ جاری ہے۔

اور اگر وہ اسی طرح اندر چلا گیا تو اسے بھی جلا کر

راکھ کر دیا جائے گا۔ حالانکہ چوڑم دیوتا کا خاص پجاری ہونے کی وجہ سے اس کے پاس پاس باقی جنوں کی نسبت زیادہ طاقتیں تھیں لیکن اس کے باوجود وہ ان کی جنگ میں اندھا دھند نہیں کودنا چاہتا تھا۔

چنانچہ وہ جنگل کے قریب ایک پیپل کے بوڑھے سے درخت پر اتر گیا اور وہاں بیٹھ کر جنگل میں ہونے والی جنگ کا نظارہ دیکھنے لگا۔ اس نے دیکھا کہ راچھو اور شوبا قبیلے کے جن بڑھ چڑھ کر ایک دوسرے پر حملے کر رہے ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے لڑتے ہیں اور جو جن کمزور پڑتا ہے اس کے جسم میں آگ لگا کر اسے جلا دیا جاتا ہے۔

جنگل کے تقریباً ہر درخت پر لڑائی جاری تھی بہت سے جن لڑائی سے فرار ہو کر جنگل سے باہر بھاگے جا رہے تھے۔ ایسا ہی ایک جن جب اس درخت کے قریب سے گزرا جہاں جاگونہ موجود تھا تو جاگونہ نے اسے آواز دی۔

”ٹھہرو رک جاؤ۔ میں تمہارا دشمن نہیں دوست ہوں۔“

بھاگنے والا جن اس کی آواز سن کر ٹھٹھک کر رک
گیا اور اس نے اس درخت کی طرف دیکھا جہاں سے
آواز آئی تھی تو اس کی نظریں جاگونہ جن پر جم گئیں۔

"**جاگونہ جن** تم یہاں کیسے آ گئے۔"۔۔۔۔۔۔ بھاگنے والے جن نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا۔ وہ جاگونہ کو اچھی طرح جانتا تھا گزشتہ سال جب جاگونہ جن اس جنگل میں آیا تھا تو اس کے قبیلے کے سردار نے اس کی مہمان نوازی کی تھی اور اسے خاص طور پر جاگونہ کا خیال رکھنے کا حکم دیا تھا۔ یہ جن راچھو قبیلے سے تعلق رکھتا تھا۔

"تم اس درخت پر چڑھ آؤ۔"۔۔۔۔۔۔جاگونہ نے اسے درخت پر بلاتے ہوئے کہا۔

دوسرے جن نے اِدھر اُدھر دیکھا جب آس پاس کسی مخالف جن کو نہ پایا تو وہ اڑ کر درخت پر چڑھ آیا۔

"یہ تم دونوں قبیلوں میں کیوں جھگڑا ہو رہا ہے۔"
جاگونہ جن نے اسے اپنے قریب بٹھاتے ہوئے کہا۔

"ارے کیا پوچھتے ہو جھگڑا تو روز ہوتا ہے البتہ اب کہ زبردست جنگ ہو رہی ہے۔"۔۔۔۔۔ آنے والے جن نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مگر کیوں ہو رہی ہے جنگ۔ یہی تو پوچھ رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔ جاگونہ جن نے قدرے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"ایک درخت کی وجہ سے جنگ شروع ہوئی۔ تمہیں معلوم ہے ہمارے جنگل میں ایک کیکر کا درخت ہے جو دو سو سال پرانا تھا۔"۔۔۔۔۔ آنے والے جن نے جواب دیا۔

دو سو سال پرانے کیکر کے درخت کا ذکر سن کر جاگونہ جن چونک پڑا۔

"ہاں ہاں کیا ہوا اسے۔"۔۔۔۔۔ اس نے پریشان لہجے میں پوچھا۔

"شوما قبیلے کا ایک جن اس درخت کے قریب سے گزر رہا تھا کہ اس کے پیر میں اس درخت کا بڑا سا

کانٹا چبھ گیا۔ جس پر اس غصیلے جن نے ایک ہاتھ مار کر اس درخت کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا اور چونکہ یہ درخت ہمارے قبیلے میں مقدس سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے ہم نے اس جن کو سزا دے دی۔ اس بات پر جنگ شروع ہو گئی۔"——— آنے والے جن نے پوری تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"اب وہ درخت کہاں ہے کیا وہ محفوظ ہے۔" جاگونہ نے پہلے سے زیادہ پریشان لہجے میں سوال کیا۔

"ارے کہاں محفوظ ہے جیسے ہی ہمارے سردار نے شوما قبیلے کے جن کو سزا دی۔ شوما قبیلے کے سردار نے اپنی فوج سمیت سب سے پہلے اس درخت کو جلا کر راکھ کر دیا اور اس بات پر خوفناک جنگ چھڑ گئی جو ابھی تک جاری ہے۔"——— آنے والے جن نے جواب دیا۔

"مارے گئے۔"——— جاگونہ جن نے بے اختیار کہا اور پھر اس نے پریشانی کے عالم میں اپنا سر پکڑ لیا۔

"ارے تم کیوں گھبرا گئے۔ تمہارا اس درخت سے کیا تعلق ہے۔"——— آنے والے جن نے حیرت بھرے

لہجے میں پوچھا۔

''میں اتنی دور سے صرف اسی درخت کا کانٹا لینے کے لئے آیا تھا۔ مجھے چوڑم دیوتا نے بھیجا تھا۔ اب میں کیا کروں گا۔ یہ جنگ کب ختم ہو گی''۔۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے بدستور پریشان لہجے میں جواب دیا۔

''کوئی پتہ نہیں ویسے ابھی آثار تو نظر نہیں آتے''۔ آنے والے جن نے کہا۔

''اچھا ٹھیک ہے۔ تم جاؤ ایسا نہ ہو کہ کوئی تمہارا مخالف آجائے اور تمہیں اس درخت پر دیکھ لے''۔ جاگونہ جن نے اس سے جان چھڑانے کے لئے کہا۔ کیونکہ وہ اب تنہائی میں سوچنا چاہتا تھا کہ کیا کرے اور کیا نہ کرے۔

آنے والا جن اس کی بات سن کر سر ہلاتا ہوا درخت سے کودا اور پھر آگے بھاگتا چلا گیا۔

اس کے جانے کے بعد جاگونہ سوچنے لگا کہ کیا کرے۔ اسے خیال آیا کہ اس جنگل میں اگر دو سو سالہ کیکر کا درخت ہو سکتا ہے تو یقیناً اور درخت بھی ضرور ہوں گے مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے

جنگ ختم ہو۔ تب ہی وہ دونوں قبیلوں کے بوڑھے جنوں سے ایسے درخت کے بارے میں معلوم کر سکتا ہے۔ چنانچہ اب وہ جنگ ختم کرانے کے بارے میں سوچنے لگا۔ آخر اسے ایک ترکیب سوجھ ہی گئی اور اس نے اس ترکیب پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

اس نے اپنے آپ کو سرخ رنگ کے دھوئیں میں تبدیل کیا اور آسمان پر اڑنا شروع کر دیا۔ بہت بلندی پر جا کر اس نے دھوئیں کو پورے جنگل پر پھیلا دیا اور پھر وہ آہستہ آہستہ نیچے اترنے لگا ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے سرخ رنگ کا دھواں پورے جنگل پر اترا چلا آ رہا ہو۔

جنگل کے اوپر پہنچ کر دھواں رک گیا۔ اب جاگونہ جن نے آواز بدل کر بڑے کڑکدار لہجے میں بولنا شروع کر دیا۔ پھیلے ہوئے دھوئیں کی وجہ سے اس کی آواز پورے جنگل میں گونجنے لگی۔

''راچھو اور شوما قبیلے کے جنوں۔ میں جنوں کا دیوتا بول رہا ہوں۔ فوراً جنگ بند کر کے میری بات سنو ورنہ میں اس جنگل میں موجود تمام جنوں کو جلا کر راکھ کر

دوں گا۔"ـــــــاس نے کڑکدار لہجے میں بار بار یہ فقرہ دہرایا اور پھر اس نے دیکھا کہ اس کی آواز سنتے ہی جنگل میں لڑائی فوراً رک گئی اور تمام جن آسمان پر موجود دھویں کو دیکھنے لگے۔

"سنو مجھے یعنی جنوں کے دیوتا کو تمہاری روز روز کی لڑائی قطعاً پسند نہیں اس طرح جنوں کی پوری دنیا میں بدنامی ہوتی ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس جنگل کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ جنگل کے درمیان میں موجود دریا نے اس جنگل کو قدرتی طور پر دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ چنانچہ یہ دریا دونوں حصوں کے درمیان سرحد مقرر کی جاتی ہے۔ جنگل کا مشرقی حصہ آج سے راچھو قبیلے کا جنگل کہلائے گا اور اس کا مغربی حصہ شوما قبیلے کا۔ دونوں اپنے اپنے جنگل پر قبضہ کر لیں اور سردار کی اجازت کے بغیر کسی قبیلے کا جن دوسرے کی سرحد میں نہیں جائے گا ورنہ اس پر میرا عذاب پڑے گا اور وہ پورا کا پورا قبیلہ جل کر راکھ ہو جائے گا۔ بولو تمہیں میرا فیصلہ قبول ہے۔"ـــــــچند لمحوں تک خاموشی رہی۔ پھر اچانک پورا جنگل جنوں کی

آوازوں سے گونج اٹھا۔

''ہاں ہمیں قبول ہے۔ ہمیں جنوں کے دیوتا کا فیصلہ قبول ہے۔''

''تو ٹھیک ہے لڑائی بند کر کے دونوں قبیلوں کے جن اپنے اپنے جنگل میں پہنچ جائیں میں اس کے لئے ہر جن کو صرف آدھے گھنٹے کا وقفہ دیتا ہوں اس کے بعد جو جن دوسرے کے علاقہ میں موجود ہوا اسے جلا دیا جائے گا۔ بولو تمہیں منظور ہے۔''۔۔۔۔۔۔جاگونہ نے اسی طرح کڑکدار لہجے میں کہا۔

''ہاں ہمیں منظور ہے۔''۔۔۔۔۔۔تمام جنوں نے ایک بار پھر متفقہ لہجے میں کہا۔

''اور سنو پوژم دیوتا کے خاص پجاری جاگونہ جن کو جو اس وقت جنگل کے قریب موجود ہے دونوں قبیلوں کے درمیان ثالث مقرر کیا ہے۔ دونوں قبیلے آئندہ کسی بھی جھگڑے کے وقت یا کسی بھی مشکل کے وقت جاگونہ جن کے پاس جایا کریں گے۔ وہ تم دونوں قبیلوں کے لئے ہمارا نمائندہ ہوگا جو فیصلہ وہ کرے گا اس پر دونوں قبیلوں کو راضی ہونا پڑے گا جو قبیلہ جاگونہ

جن کا فیصلہ منظور نہیں کرے گا یا اس کی عزت نہیں کرے گا اس قبیلے کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے گا۔“ ـــــ جاگونہ جن نے دوبارہ کڑکدار لہجے میں کہا۔

”ہمیں منظور ہے۔ ہمیں منظور ہے۔“ ـــــ سب جنوں نے جو ہر وقت کی جنگ سے اکتائے ہوئے تھے فوراً یہ بات منظور کر لی۔

”ٹھیک ہے اب تم اپنے اپنے علاقے میں پہنچ جاؤ۔ جاگونہ جن جلد تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔“ ـــــ جاگونہ جن نے کہا اور پھر اس نے اوپر اٹھنا شروع کر دیا۔

کافی بلندی پر جا کر وہ سمٹا اور پھر تیزی سے اڑتا ہوا جنگل کے باہر چلا گیا اور پہلے والے درخت پر جا کر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ اس نے اپنی چالاکی اور ہوشیاری سے نہ صرف دونوں قبیلوں کے درمیان جنگ رکوا دی تھی بلکہ ایک لحاظ سے پورے جنگل پر اپنی حکومت بھی بنا لی تھی۔ اسے یقین تھا کہ اب آسانی سے اسے دو سو سالہ پرانے کیکر کے درخت کے متعلق بھی معلوم ہو جائے گا اور وہ اس کا کانٹا بھی حاصل کر لے گا۔

جنوں کے دیوتا کی آواز اور پورے جنگل پر سرخ رنگ کا دھواں دیکھتے ہی تمام جنوں نے لڑائی بند کر دی اور پھر وہ تیزی سے اپنے اپنے علاقے میں پہنچ گئے۔ جنگل سے باہر جو جن بھاگ کر گئے تھے انہوں نے بھی یہ آوازیں سنی تھیں۔اس لئے وہ بھی لڑائی رکتے ہی بھاگ بھاگ کر اپنے اپنے علاقے میں جانے لگے۔ آدھے گھنٹے سے پہلے ہی دونوں قبیلوں نے اپنے اپنے حصے پر پورا پورا قبضہ جما لیا۔ قبضہ کرتے ہی دونوں قبیلوں کے سردار دریا پر ایک دوسرے سے ملے اور انہوں نے ایک دوسرے سے ہاتھ ملایا۔ اسی جن نے جس نے جاگونہ جن سے بات کی تھی سرداروں کو بتلایا کہ جاگونہ جن جنگل کے قریب ہی ایک بوڑھے پیپل کے درخت پر موجود ہے۔ چنانچہ دونوں قبیلوں کے سردار اپنے اپنے وفد کے ساتھ مل کر اس درخت کے پاس پہنچے جاگونہ جن درخت سے نیچے اتر آیا۔ دونوں سرداروں نے اس کی اس طرح تعظیم کی جیسے وہ ان کا سردار ہو۔ اب انہیں کیا معلوم کہ یہ تمام شرارت ہی جاگونہ جن کی تھی۔

جاگونہ جن دو دن دونوں قبیلوں میں ایک ایک دن مہمان رہا۔ ہر قبیلے نے اس کی دل کھول کر عزت کی۔ خوب جشن منائے۔

تیسرے دن اس نے دونوں قبیلوں کے بوڑھے جنوں کو ایک جگہ اکٹھا کیا اور ان سے دو سو سالہ پرانے کیکر کے درخت کے متعلق پوچھا۔ پلک جھپکنے کی دیر میں ایک بوڑھا جن جنگل میں گیا اور تھوڑی دیر بعد ایک کیکر کے دو سو سالہ پرانے درخت کو جڑ سے اکھاڑ کر لے آیا۔

درخت کو دیکھ کر جاگونہ جن کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔اس نے اس کے تین چار کانٹے توڑ کر اپنے پاس رکھ لئے اور دونوں سرداروں کا شکریہ ادا کر کے واپس پلٹا۔ وہ بے حد خوش تھا کہ اس نے چھن چھنگلو کی طاقتوں کو ختم کرنے والا کانٹا حاصل کر لیا ہے۔

چھن چھنگلو پنگلو بندر کو ہمراہ لئے سرنگ کے راستے دروازے سے گزر کر جنگل میں آگیا۔ اس دروازے کے باہر ایک کانٹوں بھری جھاڑی تھی۔ اس لئے کوئی بھی جنگل سے گزرتے ہوئے اس دروازے کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔

''کیا وہ جن اسی جنگل میں رہتا ہے۔''۔۔۔۔۔۔پنگلو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں رہتا تو اسی جگہ پر ہے مگر جن تو نظر نہیں آتے۔ اب اسے تلاش کیسے کریں۔''۔۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''بندر بابا سے پوچھ لو۔ وہ ضرور جنوں کو دیکھنے کی

ترکیب جانتے ہوں گے۔"۔۔۔۔۔۔پنگلو نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں پوچھنا ہی پڑے گا۔اس کے سوا اور کوئی چارہ ہی نظر نہیں آتا۔"۔۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے زمین پر بیٹھ کر آنکھیں بند کر لیں اور دل ہی دل میں بندر بابا کا تصور کرنے لگا۔

"بندر بابا بندر بابا مجھے بتلاؤ کہ میں اس ظالم جن کو کیسے دیکھوں۔"۔۔۔۔۔۔وہ دل ہی دل میں کہنے لگا۔

چند لمحوں بعد اس کے کانوں میں بندر بابا کی آواز سنائی دی۔

"چھن چھنگلو اللہ تعالیٰ نے تمہیں بے حد طاقتیں دی ہیں مگر تم ان طاقتوں کو خود استعمال میں ہی نہیں لے آتے۔ تم ذرا سوچ لیا کرو پھر تمہیں سمجھ آجائے گی۔ اپنے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اپنی آنکھوں پر پھیر دو۔ تمہیں جن نظر آنے لگ جائیں گے۔ جس جن کو تم نے ختم کرنا ہے اس کا نام جاگونہ جن ہے اور اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے دونوں کندھوں پر اژدھے موجود ہیں اور سر پر بالوں کی جگہ سانپ اگے ہوئے ہیں اس

کے علاوہ تمہیں یہ بات بھی بتلا دوں کہ اس جن کا تعلق جنوں کے ظالم دیوتا چوڑم سے ہے۔ چوڑم دیوتا کا بت جاگونہ کے محل میں موجود ہے جب تک تم چوڑم دیوتا کے بت کو نہیں توڑو گے اس وقت تک ظالم جن ہلاک نہیں ہوگا۔“

”آپ کا بہت بہت شکریہ بندر بابا۔ آپ نے قدم قدم پر میری مدد کی ہے۔“ ـــــ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

”ہاں اور سنو میں چالیس روز تک تمہیں نہیں مل سکوں گا۔ کیونکہ میں نے ایک چلّے کے لئے ایک خاص عبادت کرنی ہے۔ چنانچہ اس جن کے مقابلے میں تمہیں اپنی عقل استعمال کرنا ہوگی۔“ ـــــ بندر بابا نے جواب دیا۔

”اچھا بابا۔ بس آپ میرے لئے دعا کرتے رہیں۔“ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

”میری تو ہر وقت دعا ہے بس تم اتنا یاد رکھنا کہ ہر مشکل کا حل تمہارے پاس موجود ہے۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ تمہیں اس کے متعلق علم ہو یا نہیں۔“ بندر

بابا نے کہا۔

"یہی تو مسئلہ ہے بندر بابا کہ مجھے اپنی صلاحیتوں کا مکمل علم نہیں ہے۔ ہر بار نئے حالات سے واسطہ پڑتا ہے تو مجھے قدم قدم پر آپ کو تکلیف دینا پڑتی ہے۔" چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"اس میں بھی اللہ تعالیٰ کا کوئی راز ہے۔ میں تمہیں ایک گُر کی بات بتلاؤں۔ جب تمہیں کوئی مشکل پیش آئے تم اپنے آپ سے پوچھ لیا کرو۔ تمہارا دماغ تمہیں خود بخود اس مسئلے کا حل بتلا دیا کرے گا۔" بندر بابا نے کہا۔

"پھر ٹھیک ہے۔"۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے کہا۔ وہ اس بات پر بہت خوش ہوا۔

"اچھا اب تم ظالم جن کا مقابلہ کرو اور مجھے عبادت کرنے دو۔ خدا حافظ۔"۔۔۔۔۔بندر بابا نے کہا اور پھر ان کی آواز آنی بند ہو گئی اور چھن چھنگلو نے آنکھیں کھول دیں۔

پنگلو قریب بیٹھا بغور چھن چھنگلو کو گھور رہا تھا جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولیں وہ چونک پڑا۔

''کیا ہوا چھن چھنگلو۔''____پنگلو نے پوچھا۔

''بندر بابا نے سب باتیں بتلادی ہیں۔ اب میں جنوں کو باآسانی دیکھ سکتا ہوں۔''____چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

''مگر میں کیسے دیکھوں گا۔''____پنگلو نے جواب دیا۔

''دیکھو میں کوشش کرتا ہوں کہ تم بھی جنوں کو دیکھنے لگ جاؤ۔''____چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے اپنے ہاتھ کی چھٹی انگلی کو اپنی دونوں آنکھوں پر پھیرا۔ اب جو اس نے آنکھیں کھولیں تو وہ چونک پڑا۔ کیونکہ اسے جنگل کے درختوں پر خوفناک شکلوں کے جن بیٹھے ہوئے صاف نظر آرہے تھے۔ ان میں بچے بھی تھے بوڑھے بھی عورتیں بھی اور مرد بھی۔ چھن چھنگلو نے وہی انگلی پنگلو بندر کی آنکھوں پر بھی پھیر دی۔ اور دوسرے لمحے پنگلو بھی حیرت سے اچھل پڑا کیونکہ اسے بھی جن نظر آنے لگ گئے تھے۔

''ارے یہ تو بڑی ہیبت ناک مخلوق ہے۔''____پنگلو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ مخلوق بے حد ہیبت ناک اور طاقتور ہوتی ہے مگر یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ یہ مخلوق بغیر کسی خاص وجہ کے انسانوں یا دیگر جانوروں کو کچھ نہیں کہتی۔ البتہ ان میں شیطان صفت جن بھی ہوتے ہیں۔ جس طرح وہ جاگونہ جن ہے ہم نے اس جن کا مقابلہ کرنا ہے۔" ——— چھن چھنگلو نے کہا اور پھر پنگلو کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔ پنگلو خاموشی سے ادھر ادھر بیٹھے ہوئے جنوں کو دیکھتا ہوا چھن چھنگلو کے پیچھے چلتا رہا۔

چھن چھنگلو بڑے غور سے ان جنوں کو دیکھتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا مگر ان میں سے اسے کوئی جن ایسا نظر نہیں آ رہا تھا جس کے کندھوں پر سانپ ہوں۔

چلتے چلتے چھن چھنگلو نے ایک بوڑھے جن کو دیکھا جس کی لمبی سی سفید داڑھی تھی۔ وہ ایک ٹنڈ منڈ درخت کے نیچے بیٹھا ہوا نماز پڑھ رہا تھا۔ چھن چھنگلو اس کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا۔ بوڑھے جن نے نماز پڑھنے کے بعد اسے دیکھا اور پھر خاموشی سے سر جھکا کر کوئی چیز پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ چھن چھنگلو سمجھ گیا کہ

بوڑھا جن یہ سمجھ رہا ہے کہ وہ اسے نظر نہیں آ رہا۔

"بزرگ بابا کیا آپ کو میری آواز سنائی دے رہی ہے۔"۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

اور پھر اس نے بوڑھے جن کو بری طرح چونکتے ہوئے دیکھا۔ وہ سمجھ گیا کہ بوڑھا جن نہ صرف اس کی آواز سن رہا ہے بلکہ سمجھ بھی رہا ہے۔ بوڑھا جن اب ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے یہ دیکھنا چاہتا ہو کہ چھن چھنگلو واقعی اس سے مخاطب ہے یا کسی اور سے۔

"میں آپ سے بات کر رہا ہوں بزرگ جن اور میں آپ کو دیکھ بھی رہا ہوں۔"۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو کیا تم بھی ہماری طرح جن ہو۔" بوڑھے جن نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں بابا میں انسان ہوں میرا نام چھن چھنگلو ہے اور یہ میرا دوست پنگلو بندر ہے۔ مجھے بندر بابا کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے پراسرار طاقتیں دی ہیں تاکہ میں ظالموں کو ختم کر سکوں۔"۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے تفصیل

سے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''اوہ پھر تو واقعی خوشی کی بات ہے ظالموں کو ضرور ختم ہونا چاہئے۔ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو'' ـــــــ بزرگ بابا چونکہ نیک جن تھا اس لئے وہ خود بھی ظالموں کا خاتمہ چاہتا تھا۔

''میں جاگونہ جن کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں جس کے کندھے پر دو اژدھے ہیں'' ـــــــ چھن چھنگلو نے پوچھا۔

''جاگونہ جن۔ وہ تو بے حد ظالم ہے چوڑم دیوتا کا خاص پجاری ہے۔ وہ تمہیں فوراً کھا جائے گا اس سے تو بڑے بڑے طاقتور جن کانپتے ہیں'' ـــــــ بزرگ جن نے جواب دیا۔

''چونکہ وہ ظالم جن ہے اسی لئے میں اس کا خاتمہ کرنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے بس اس کا پتہ بتلا دیں۔'' چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''خدا تمہاری مدد کرے۔ یہاں سے سیدھے ایک میل آگے چلے جاؤ۔ جہاں جنگل میں تین درخت ایک دوسرے کے ساتھ ایسے ملے ہوئے نظر آئیں جیسے ہاتھ

کی تین انگلیاں ان درختوں کی جڑوں سے جاگونہ کے محل کو راستہ جاتا ہے۔ زمین کے اندر اس کا محل ہے۔'' بزرگ جن نے انہیں پتہ بتلاتے ہوئے کہا۔

''بہت بہت شکریہ بزرگ بابا۔'' ـــــ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر پنگلو کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے آگے بڑھ گیا۔ ابھی اس نے دو قدم ہی اٹھائے تھے کہ بزرگ جن نے اسے آواز دی۔

''چھن چھنگلو ایک بات سنتے جاؤ۔''

چھن چھنگلو اس کی بات سن کر واپس پلٹ آیا۔

''جی بابا جی کیا بات ہے۔'' ـــــ چھن چھنگلو نے پوچھا۔

''سنو بیٹے۔ جاگونہ جن سے مقابلہ کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا کہ جب تک چوڑم دیوتا کا بت نہیں ٹوٹے گا جاگونہ جن نہیں مرے گا۔'' ـــــ بزرگ بابا نے کہا۔

''بہتر بابا جی۔ میں اس بات کا خیال رکھوں گا۔ آپ کا بے حد شکریہ۔'' ـــــ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر آگے بڑھ گیا۔

تقریباً ایک میل چلنے کے بعد اس نے دور سے تین درختوں کو اکٹھے ملے ہوئے دیکھ لیا۔ اسی لمحے پنگلو نے بھی ان درختوں کو دیکھا اس نے چیخ کر چھن چھنگلو سے کہا۔

''دیکھو چھن چھنگلو وہ تین اکٹھے درخت۔''

''ہاں میں دیکھ رہا ہوں۔ اب میں یہیں رکتا ہوں تم جا کر ان درختوں کا جائزہ لے آؤ۔''——— چھن چھنگلو نے اسے ہدایت کی اور پنگلو خوشی سے اچھلتا ہوا تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

جاگونہ جن مستی میں جھومتا گاتا اپنے محل کی جانب اڑتا چلا جا رہا تھا وہ بے انتہا خوش تھا۔ اس کے کاندھوں پر موجود خوفناک اژدھے بھی اس کی خوشی میں خوش تھے اور اپنی دو شاخہ زبانیں باہر نکال نکال کر اپنی خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔ جاگونہ نے ایک اژدھے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اسے چمکارتا ہوا بولا۔

''صرف تھوڑی دیر کی بات ہے میرے دوست اور پھر تازہ خون ہوگا اور ہم ہوں گے۔ تم پیٹ بھر کر خون پینا اور میں گوشت اور ہڈیاں کھاؤں گا۔'' ـــــ دونوں خوفناک اژدھوں نے اپنی چھوٹی اور گول گول آنکھیں بند کر لیں اور وہ بھی مستی میں جھومنے لگے اور

جاگونہ کے اڑنے کی رفتار میں مزید تیزی آ گئی۔

اور وہ عین اس وقت واپس اپنے محل میں پہنچ گیا جب چھن چھنگلو بزرگ بابا سے باتیں کر رہا تھا۔ جاگونہ جن جنگل کی دوسری طرف سے آیا تھا۔اس لئے اس نے چھن چھنگلو کو نہیں دیکھا تھا۔ محل میں پہنچ کر وہ سب سے پہلے چوڑم دیوتا کے بت کے سامنے پہنچا اور کیکر کے کانٹے سامنے رکھ کر سر جھکا کر بیٹھ گیا۔

''چوڑم دیوتا میں کانٹے لے آیا ہوں مجھے بتلاؤ کیا یہ کانٹے صحیح ہیں۔''۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

چند لمحوں بعد چوڑم دیوتا کی آواز سنائی دی۔

''ہاں جاگونہ جن یہ کانٹے ٹھیک ہیں اور دوسری بات یہ کہ چھن چھنگلو تمہارے محل کے قریب پہنچنے والا ہے۔ ہوشیار ہو جاؤ۔''۔۔۔۔۔چوڑم دیوتا نے بتلایا۔

''بہت اچھا دیوتا میں ہوشیار ہوں۔ آنے دو اس حقیر بونے کو میں اسے تمہاری بھینٹ چڑھاؤں گا۔''جاگونہ جن نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے کانٹے اٹھا کر اپنے پاس حفاظت سے رکھ لئے اور خود محل کے

دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ابھی وہ دروازے کے قریب ہیں پہنچا تھا کہ اس نے دیکھا کہ ایک بڑا سا بندر دروازے سے اندر جھانک رہا ہے۔ بندر کو دیکھ کر وہ بے حد حیران ہوا کیونکہ آج تک اس کے خفیہ دروازے میں کوئی بندر داخل نہیں ہوا تھا۔ جاگونہ جن بندر کو دیکھتے ہی تیزی سے ایک ستون کی آڑ میں ہوگیا۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ یہ بندر کون ہے اور کیوں اس کے محل میں جھانک رہا ہے۔ اسے یہ بھی خیال آرہا تھا کہ چھن چھنگلو کے پاس پراسرار طاقتیں ہیں اس لئے کہیں وہ بندر کے روپ میں نہ آیا ہو۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ یہ بندر چھن چھنگلو کا ساتھی پنگلو ہے۔

پنگلو دراصل محل کا جائزہ لینے آیا تھا۔اس نے جب دروازے سے جھانکا تو اسے جاگونہ جن نظر نہیں آیا تھا کیونکہ وہ اس وقت ستون کی آڑ میں تھا۔ چنانچہ پنگلو خاموشی سے دروازے میں داخل ہوا اور اندر کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ بڑے محتاط انداز میں چل رہا تھا پھر جیسے ہی وہ اس ستون کے قریب پہنچا جس کے پیچھے جاگونہ

جن موجود تھا۔ جاگونہ جن نے اچانک جھپٹا مارا اور دوسرے لمحے پنگلو بندر اس کے ہاتھ میں لٹک رہا تھا۔ پنگلو اچانک اس افتاد پر گھبرا گیا اور جب اس نے جاگونہ جن کو دیکھا تو وہ اس کے کندھوں پر موجود اژدھوں سے خوفزدہ ہوگیا۔

"چھن چھنگلو کے بچے تم جاگونہ جن کو کیا سمجھے ہو۔ میں تمہیں ایسی عبرتناک سزا دوں گا کہ یاد رکھو گے۔" ـــــ جاگونہ جن نے غراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے پھرتی سے جیب سے کیکر کا کانٹا نکالا اور بندر کی پنڈلی میں چبھو دیا۔ کانٹا پنگلو کے جسم میں اتر گیا اور پنگلو کے منہ سے چیخ نکل گئی۔

"ہا۔ ہا۔ اب چیختے ہو۔ بندر کا روپ بدل کر مجھے دھوکہ دینا چاہتے تھے۔ دیکھا میں نے اس کانٹے کو چبھو کر تمہاری تمام پراسرار طاقتیں ختم کر دی ہیں۔" جاگونہ جن نے اپنی کامیابی پر قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے پنگلو کو نیچے فرش پر ڈال دیا۔

پنگلو کو جیسے ہی اس نے چھوڑا پنگلو اچھل کر دروازے کی طرف دوڑا مگر جاگونہ جن ظاہر ہے اسے

کہاں جانے دیتا۔ اس نے تیزی سے اسے جھپٹنا چاہا مگر اب پنگلو بھی ہوشیار ہوچکا تھا اس نے زور سے چھلانگ ماری اور اچھل کر دس قدم دور جا کھڑا ہوا۔ جاگونہ جن یہ صورت حال دیکھ کر دروازے کے سامنے جم گیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ پنگلو باہر نکل جائے۔ ادھر پنگلو نے جاگونہ جن کو سزا دینے کی ٹھان لی کیونکہ اس نے اس کی پنڈلی میں کانٹا چبھویا تھا۔ چنانچہ وہ آہستہ آہستہ جاگونہ جن کے قریب آنے لگا پھر جاگونہ جن جیسے ہی اسے پکڑنے کے لئے جھپٹا پنگلو نے چھلانگ ماری اور اس کی ٹانگوں کے درمیان سے نکلتا چلا گیا۔ جاگونہ جن تیزی سے پلٹا اور پنگلو جو نجانے کیا کرنا چاہتا تھا اچانک تیزی کی وجہ سے سامنے کی دیوار سے بری طرح ٹکرا گیا۔ دوسرے لمحے جاگونہ جن نے اس کی گردن پکڑ لی اور پوری قوت سے اس کی گردن مروڑ دی اور پنگلو کے منہ سے دردناک چیخ نکل گئی۔

چھن چھنگلو درختوں کے قریب رک گیا تھا اور اس نے پنگلو کو جاگونہ کے محل کا جائزہ لینے کے لئے بھیجا تھا مگر جب کافی دیر ہو گئی اور پنگلو واپس نہ آیا تو اسے بے حد تشویش ہوئی۔ اس نے منہ میں بڑبڑا کر اپنے آپ کو غائب کر لیا اور پھر آنکھیں بند کر کے وہ پلک جھپکنے میں جاگونہ جن کے محل میں پہنچ گیا۔ پھر جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولیں وہ بری طرح اچھل پڑا کیونکہ اس وقت جاگونہ جن پنگلو کی گردن مروڑنے ہی والا تھا۔ چھن چھنگلو نے فوراً ہی اس کی طرف اپنا ہاتھ اٹھایا اور جیسے ہی اس کی طرف ہاتھ اٹھایا۔ اسی لمحے جاگونہ جن نے پنگلو کی گردن مروڑ دی مگر چھن

چھنگلو کے ہاتھ اٹھاتے ہی جاگونہ جن کی قوت زائل ہو گئی۔ اس لئے وہ پوری طرح پنگلو کی گردن نہ مروڑ سکا۔ مگر چونکہ وہ جن تھا اس لئے پنگلو کی گردن خاصی دب گئی تھی اور اس کے منہ سے چیخ نکل گئی تھی۔ پھر جیسے ہی جاگونہ کی قوت سلب ہوئی پنگلو اس کے ہاتھ سے نیچے گر پڑا۔ نیچے گرتے ہی پنگلو تیزی سے اٹھا اور اس نے اپنی گردن سہلانی شروع کر دی اور پھر بھاگ کر ادھر آ گیا۔ جدھر چھن چھنگلو موجود تھا کیونکہ اب وہ نظر آنے لگ گیا تھا۔

جاگونہ جن بالکل اسی پوزیشن میں بت بنا کھڑا تھا جس پوزیشن میں وہ پنگلو کی گردن مروڑ رہا تھا۔ جاگونہ جن کے کندھوں پر موجود اژدھے اور سر پر موجود سانپ بے چینی سے ادھر ادھر سر مار رہے تھے۔

''اب بتلاؤ ظالم جن تمہیں کیا سزا دی جائے۔ تم نے انسانوں پر بے پناہ ظلم ڈھائے ہیں۔ تم جیسے جنوں کو اس زمین پر زندہ نہیں رہنا چاہئے۔''۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے جاگونہ جن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مم، مم مجھے معاف کر دو۔ عظیم چھن چھنگلو۔ میں

آئندہ کسی پر ظلم نہیں کروں گا۔ میں توبہ کرتا ہوں۔"
اچانک جاگونہ جن کی زبان حرکت میں آگئی اور اس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"نہیں تم ظالم ہو، مکار ہو اور تم صرف وقتی طور پر اپنی جان بچانے کے لئے توبہ کر رہے ہو۔"____ چھن چھنگلو نے کہا۔

"میں چوڑم دیوتا کی قسم کھا کر وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کسی کو تنگ نہیں کروں گا۔"____ جاگونہ جن نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

اس کی صرف زبان حرکت کر رہی تھی باقی جسم ابھی تک اسی پوزیشن میں ساکن تھا۔ جس پوزیشن میں وہ پنگلو کی گردن مروڑ رہا تھا

"تمہارا چوڑم دیوتا بھی ظلم کا دیوتا ہے اسے بھی ختم کرنا ہے۔ اس لئے چوڑم دیوتا کی قسم میری نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔"____ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"اس نے مجھے جان سے مارنے کی کوشش کی تھی چھن چھنگلو اسے معاف بالکل نہ کرنا۔"____ پنگلو جو اب تک خاموش کھڑا اپنی گردن سہلا رہا تھا اچانک بول

پڑا۔

"مجھے معاف کر دو۔ تمہیں اپنے اللہ کا واسطہ مجھے معاف کر دو۔"_____ جاگونہ جن نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیا ہے۔ اس لئے تمہیں معاف کیا جا سکتا ہے مگر اس کے لئے دو شرطیں ہوں گی۔"_____ چھن چھنگلو نے کہا۔

"مجھے تمہاری ہر شرط منظور ہے۔"_____ جاگونہ جن نے جواب دیا۔

"پہلے شرطیں سن لو پھر فیصلہ کرنا۔"_____ چھن چھنگلو نے سنجیدگی سے کہا۔

"پہلی شرط تو یہ ہے کہ تم مسلمان ہو جاؤ۔ کلمہ پڑھو اور پھر اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر وعدہ کرو کہ تم آئندہ کسی انسان یا جن پر ظلم نہیں کرو گے۔ اسے ناجائز طور پر تنگ نہیں کرو گے۔"_____ چھن چھنگلو نے پہلی شرط بتلاتے ہوئے کہا۔

"مجھے منظور ہے۔"_____ جاگونہ جن نے فوراً کہا اور پھر اس نے باقاعدہ کلمہ پڑھا اور کلمہ پڑھنے کے بعد

اس نے اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر وعدہ کیا کہ وہ آئندہ کسی پر ظلم نہ کرے گا۔"

"اور دوسری شرط یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھوں سے اس ظالم چوڑم دیوتا کا بت توڑ دو۔"——— چھن چھنگلو نے کہا۔

"مجھے یہ شرط بھی منظور ہے۔ کیونکہ مسلمان ہونے کے بعد اب میرا چوڑم دیوتا سے کوئی تعلق باقی نہیں رہا مگر......"——— جاگونہ جن اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا۔

"مگر کیا۔"——— چھن چھنگلو نے چونک کر کہا۔

"چوڑم دیوتا بے حد طاقتور اور ظالم ہے وہ اتنی آسانی سے نہیں ٹوٹ سکتا۔ اس کو توڑنے کے لئے ہمیں چاند کی چودھویں رات کا انتظار کرنا پڑے گا۔"——— جاگونہ جن نے جواب دیا۔

"وہ کیوں۔"——— چھن چھنگلو نے پوچھا۔

"اس لئے کہ چاند کی چودھویں رات کو چوڑم دیوتا کی تمام طاقتیں ختم ہو جاتی ہیں اور اس وقت وہ ایک عام بت ہوتا ہے۔ ایک بچہ بھی اسے توڑ سکتا ہے۔ چاند کی چودھویں رات کل ہے اس لئے ہمیں کل رات

تک انتظار کرنا پڑے گا۔'' ـــــــ جاگونہ جن نے کہا۔

''اگر ہم اسے آج ہی توڑنا چاہیں تو پھر کیا ہوگا۔'' چھن چھنگلو نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

''چوڑم دیوتا بدروحوں اور بلاؤں کا دیوتا ہے۔ اس کے قبضے میں دس لاکھ بدروحیں اور دس لاکھ خوفناک بلائیں ہیں ہمیں ان سب کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ جب یہ سب بلائیں ختم ہو جائیں گی پھر ہم چوڑم دیوتا کو مار سکیں گے۔'' ـــــــ جاگونہ جن نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

''کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔'' ـــــــ چھن چھنگلو نے کہا۔

''اللہ تعالیٰ کی قسم میں سچ کہہ رہا ہوں۔ پھر ہمیں کیا ضرورت ہے اتنا درد سر مول لینے کی۔ کل رات چاند کی چودھویں ہے کل رات تمام بلائیں اور بدروحیں دوسری دنیاؤں کی سیر کو چلی جاتی ہیں اور چوڑم دیوتا بے بس ہو کر رہ جاتا ہے۔ ہم بڑے اطمینان سے اسے ایک ہی ضرب مار کر توڑ سکتے ہیں۔'' ـــــــ جاگونہ جن نے چھن چھنگلو کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے تم نے کلمہ پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی ہے اس لئے میں تم پر اعتبار کرتا ہوں مگر یاد رکھنا اگر تم نے مکاری کی یا دھوکہ دینے کی کوشش کی تو پھر اللہ تعالیٰ کا قہر تم پر ٹوٹ پڑے گا۔" چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ اٹھا کر جھٹکے سے نیچے کر لیا اور جاگونہ جن کا جسم جھٹکا کھا کر سیدھا ہو گیا۔

"بہت بہت مہربانی چھن چھنگلو اب تم میرے مہمان ہو۔ آؤ میں تمہاری خاطر مدارت کروں۔"——جاگونہ جن نے ان کے سامنے ادب سے جھکتے ہوئے کہا۔

"نہیں ہمیں خاطر مدارت کی ضرورت نہیں ہے۔ تم ہمیں چوڑم دیوتا کا بت دکھلا دو تاکہ ہمیں پتہ تو چلے کہ کون چوڑم دیوتا ہے۔"——چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"آؤ میرے پیچھے چلے آؤ۔"——جاگونہ جن نے کہا اور پھر وہ دونوں اس کے پیچھے چلتے ہوئے ایک بہت بڑے ہال کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

ہال کا دروازہ کھول کر جاگونہ جن انہیں اندر لے گیا۔ اس ہال کے درمیان میں ظالم چوڑم دیوتا کا بہت

بڑا اور بے حد خوفناک بت تھا۔ چھن چھنگلو اور پنگلو دونوں دروازے کے قریب کھڑے حیرت سے اس خوفناک بت کو دیکھ رہے تھے۔ ان کے اندر آنے پر جاگونہ جن نے دروازہ بند کر دیا تھا اور پھر وہ یوں چھن چھنگلو کے قریب دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ جیسے ایک ہی حالت میں کھڑے کھڑے تھک گیا ہو۔ چھن چھنگلو اور پنگلو دونوں اس خوفناک بت کو دیکھنے میں محو تھے۔ انہیں جاگونہ جن کے بیٹھنے کا احساس تک نہیں ہوا۔

ادھر جاگونہ جن نے نیچے بیٹھتے ہی بڑی احتیاط سے جیب سے کیکر کا ایک کانٹا نکالا اور پھر پوری قوت سے چھن چھنگلو کی پنڈلی میں گھونپ دیا۔

چھن چھنگلو بری طرح اچھلا۔ اسے ایسے محسوس ہوا جیسے اس کی پنڈلی پر کسی نے سوئی چبھو دی ہو۔ اسی لمحے جاگونہ جن پھرتی سے اٹھا اور پھر اس نے پلک جھپکنے میں چھن چھنگلو کی گردن ایک ہاتھ میں پکڑ لی۔

''ہا، ہا، ہا۔ دیکھا چھن چھنگلو۔ میں نے تمہاری تمام طاقتیں سلب کر دی ہیں۔ اب میں تمہیں ایسی عبرتناک سزا دوں گا کہ قیامت تک لوگ اس کی مثالیں دیں

گے۔"۔۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے خوفناک قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

چھن چھنگلو حیران تھا کہ اچانک اس جن و کیا ہو گیا۔ اس نے جاگونہ جن کو بے بس کرنے کے لئے اپنی صلاحیتوں سے کام لینا چاہا مگر دوسرے لمحے جب اسے یہ احساس ہوا کہ واقعی اس کی تمام طاقتیں سلب ہو گئی ہیں تو خوف سے اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

"مگر تم تو مسلمان ہو گئے تھے اور اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی تھی۔"۔۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں یہ سب مکاری تھی اگر میں ایسا نہ کرتا تو تم مجھے کبھی نہ چھوڑتے۔"۔۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے کہا۔

اور پھر اس نے کمرے میں موجود ایک موٹی سی رسی سے چھن چھنگلو کو اچھی طرح باندھ دیا۔ اب چھن چھنگلو بالکل ہی بے بس ہو گیا تھا۔ پراسرار طاقتوں کے بغیر تو وہ جاگونہ جن کی طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ ادھر بندر بابا بھی عبادت میں مصروف تھے۔ اب تو چھن چھنگلو کو اپنی موت سامنے کھڑی نظر آئی۔

جاگونہ جن نے چھن چھنگلو کو اچھی طرح رسی سے باندھ کر چوڑم دیوتا کے بت کے سامنے ڈال دیا۔

''بہت خوب میرے پجاری جاگونہ جن تم واقعی بے حد عقلمند ہو۔ میں تمہاری طاقت میں اور اضافہ کروں گا۔''
چوڑم دیوتا کے حلق سے خوفناک آواز نکلی۔

''میں اس کا ایک ایک عضو کاٹ کر اپنے سانپوں کو کھلاؤں گا اور اس کا خون تمہاری زبان پر مل دوں گا چوڑم دیوتا۔ میں اسے تڑپا تڑپا کر ماروں گا۔'' ـــــــ جاگونہ جن نے قہقہے لگاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے الماری سے ایک بہت بڑا اور خوفناک قسم کا کلہاڑا نکالا اور چھن چھنگلو کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے کلہاڑا فضا میں بلند کیا اور چھن چھنگلو نے موت کو سامنے دیکھ کر آنکھیں بند کر لیں۔ اب موت اسے یقینی نظر آ رہی تھی اور پھر جاگونہ جن کا کلہاڑا بجلی کی سی تیزی سے نیچے آیا اور دوسرے لمحے ہال دردناک چیخ سے گونج اٹھا۔

ختم شد

پراسرار طاقتوں کے مالک چھن چھنگلو
کے حیرت انگیز کارنامے

چھن چھنگلو
اور جاگونہ جن

مصنف — مظہر کلیم ایم اے

کیا چھن چھنگلو جاگونہ جن کے ہاتھوں ہلاک ہوگیا ——؟

کیا پنگلو چھن چھنگلو کو مرتا دیکھ کر خاموش کھڑا رہا ——؟

کیا بندر بابا نے چھن چھنگلو کی کوئی مدد نہیں کی ——؟

کیا چھن چھنگلو ظالم جن اور خوفناک دیوتا کے خلاف کچھ نہ کرسکا ——؟

مکار بڑھیا کا بھید کیسے کھلا ——؟
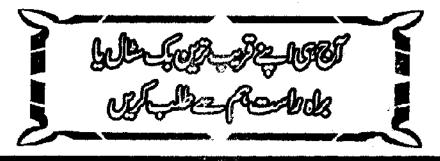
انتہائی عجیب و غریب دلچسپ اور انوکھا ناول

اسٹاکسٹ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ - اردو بازار
لاہور

فیصل شہزاد اور ڈریکولا کا نیا شاہکار کارنامہ

بھوت حویلی

بھوت حویلی جو واقعی بھوتوں کا مسکن تھی۔

فیصل شہزاد اور ڈریکولا نے بھوت حویلی کے بھوتوں سے ٹکرانے کا فیصلہ کر لیا۔

بھوت حویلی کا راز کیا تھا ——— ؟

کیا فیصل شہزاد اور ڈریکولا بھوتوں پر قابو پانے میں کامیاب ہوئے یا نہیں؟

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

استاکسٹ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور

راحیل
Arshad
چھن چھنگلو
اور جاگونہ جن

چھن چھنگلو اور پنگلو بندر کا حیرت انگیز نیا کارنامہ

چھن چھنگلو اور جاگونہ جن

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob: 0300-9401919

ناشران ------ یوسف قریشی

------ اشرف قریشی

تزئین ------ محمد بلال قریشی

طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ------ -/25 روپے

جاگونہ جن نے چھن چھنگلو کی پنڈلی میں کانٹا چبھو کر اس کی تمام پراسرار طاقتیں ختم کر دی تھیں اور پھر اسے رسی سے باندھ کر اس نے چوڑم دیوتا کے خوفناک بت کے سامنے ڈال دیا اور خود اس نے الماری میں سے ایک بہت بڑا اور خوفناک قسم کا کلہاڑا نکالا اور چھن چھنگلو کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے کلہاڑا فضا میں بلند کیا اور چھن چھنگلو نے موت کو سامنے دیکھ کر آنکھیں بند کر لیں۔ اب موت اسے یقینی نظر آ رہی تھی اور پھر جاگونہ جن کا کلہاڑا بجلی کی سی تیزی سے نیچے آیا۔

ادھر پنگلو دروازے کی اوٹ میں کھڑا حیرت سے یہ

سب تماشا دیکھ رہا تھا۔ اس نے دیکھا تھا کہ اس کے دوست چھن چھنگلو کی پنڈلی میں جیسے ہی کانٹا چبھا اس کی تمام طاقتیں ختم ہو گئی تھیں اور اب چھن چھنگلو رسی سے بندھا ہوا تھا جبکہ جاگونہ جن کلہاڑا سنبھالے اسے قتل کرنے کے لئے تیار تھا۔ چنانچہ اس نے چھن چھنگلو کو بچانے کا فیصلہ کیا اور جیسے ہی جاگونہ جن کا ہاتھ حرکت میں آیا اس نے بھی جاگونہ جن پر چھلانگ لگا دی۔ وہ اچھل کر سیدھا اس کے ہاتھ پر جا گرا۔ جس میں اس نے کلہاڑا پکڑا ہوا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جاگونہ جن کا ہاتھ بہک گیا اور کلہاڑا بجائے سامنے پڑے ہوئے چھن چھنگلو کی گردن پر لگتا وہ بہک کر پوری قوت سے اس کے اپنے پیر پر جا لگا اور ہال جاگونہ جن کی دردناک چیخ سے گونج اٹھا۔ پنگلو جھپٹا مار کر دور جا کھڑا ہوا تھا۔ اب وہ اطمینان سے کھڑا تماشا دیکھ رہا تھا۔

جیسے ہی جاگونہ جن کے پیر پر وہ بھاری بھر کم کلہاڑا پوری قوت سے لگا۔ اس کا پیر درمیان سے دو ٹکڑے ہو گیا۔

جاگونہ جن کے ہاتھ سے کلہاڑا چھوٹ گیا اور وہ پیر پکڑ کر پورے ہال میں ناچنے لگا۔ اس کے منہ سے بے تحاشا چیخیں نکلنے لگی تھیں۔

پنگلو نے اسے یوں ناچتے دیکھا تو وہ تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے سب سے پہلے چھن چھنگلو کی پنڈلی سے وہ کانٹا نکالا اور پھر اپنے تیز دانتوں سے اس نے وہ رسی کاٹ دی جس سے چھن چھنگلو بندھا ہوا تھا۔ رسی کٹتے ہی چھن چھنگلو اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے محسوس کیا کہ اس کی پراسرار صلاحیتیں کانٹا نکلنے کے باوجود واپس نہیں آئی تھیں۔

ادھر جاگونہ جن نے وقتی تکلیف کے بعد جب چھن چھنگلو اور پنگلو کی طرف دھیان کیا تو اس نے دیکھا کہ چھن چھنگلو آزاد کھڑا تھا اور پنگلو بھی اس کے قریب موجود تھا۔ اس نے ایک بار پھر جھپٹ کر کلہاڑا اٹھایا۔

اسی لمحے چھن چھنگلو نے پنگلو کو اشارہ کیا اور وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے کمرے سے باہر نکل آئے۔ جاگونہ جن ان کے پیچھے بھاگا مگر وہ دونوں اپنی

جان بچانے کے لئے انتہائی تیزی سے دوڑ رہے تھے۔

دوڑتے دوڑتے چھن چھنگلو نے اپنے دماغ سے سوال کیا اسے کیا کرنا چاہیئے۔ فوراً ہی اسے جواب ملا کہ وہ فوراً پنگلو کو لے کر جاگونہ کے محل سے باہر نکل جائے اور اس تین انگلیوں نما درخت پر چڑھ جائے۔ اس درخت پر جاگونہ جن نہیں چڑھ سکتا تھا۔ اس لئے وہ اس کے وار سے بچ جائیں گے۔

چنانچہ چھن چھنگلو بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف لپکا۔ پنگلو اس سے بھی آگے تھا۔

جاگونہ جن نے انہیں پکڑنے کی بے حد کوشش کی مگر اس کا پیر کٹ گیا تھا۔ اس لئے وہ زیادہ تیزی سے نہ بھاگ سکتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ دونوں دروازے سے باہر نکل گئے۔

''اس درخت پر چڑھ جاؤ پنگلو'' ــــــ چھن چھنگلو نے باہر نکلتے ہی پنگلو سے مخاطب ہو کر کہا اور پنگلو پھرتی سے درخت پر چڑھتا چلا گیا۔

جاگونہ جن کلہاڑا سنبھالے دروازے سے باہر نکلا

تاکہ انہیں جنگل میں گھیر کر مار ڈالے مگر اس کے باہر نکلنے سے پہلے ہی چھن چھنگلو درخت پر چڑھتا چلا گیا اور جاگونہ جن بے بس ہو کر کھڑا رہ گیا۔ اس کا بس ان درختوں پر نہیں چل سکتا تھا کیونکہ یہ درخت اس کے محل کے دروازے پر تھے اور جس وقت اس نے محل بنایا تھا اس وقت ایک بوڑھا اور نیک جن ان درختوں پر رہتا تھا۔ اس نے جاگونہ جن کو محل بنانے کی اجازت اس شرط پر دی تھی کہ وہ ان درختوں پر یا اس پر موجود کسی بھی چیز کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

وہ چند لمحے کھڑا کچھ سوچتا رہا۔ پھر تیزی سے واپس اپنے محل میں دوڑ گیا۔

درخت پر بیٹھتے ہی چھن چھنگلو نے دوبارہ اپنے دماغ سے سوال کیا کہ اس کی پراسرار صلاحیتیں کس طرح واپس آ سکتی ہیں۔

اسے جواب ملا کہ اب اس کی صلاحیتیں اس صورت میں واپس آ سکتی ہیں کہ وہ ایسا کیکر کا درخت ڈھونڈے جو تین سو سالہ پرانا ہو۔ اس کا کانٹا جب وہ اپنی پنڈلی میں چبھوئے گا۔ اس وقت اس کی صلاحیتیں واپس

آ جائیں گی۔

''مگر ایسا درخت کہاں ملے گا۔''____چھن چھنگلو نے پریشان ہوتے ہوئے اپنے دماغ سے دوسرا سوال کیا۔

''وہ درخت اسی جنگل میں موجود ہے۔ جنگل کے شمال مشرق کی طرف ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے۔ اس پہاڑی کی چوٹی پر کیکر کا تین سو سالہ پرانا درخت ہے مگر اس پہاڑی پر انتہائی زہریلے سانپ رہتے ہیں۔ ان سانپوں سے بچ کر اس درخت تک جانا پڑے گا۔''اس کے دماغ نے جواب دیا۔

''مگر جب ہم اس درخت سے اتریں گے تو جاگونہ جن ہمیں ہلاک کر دے گا۔''____چھن چھنگلو نے کہا۔

''رات کے وقت تم نیچے اترنا۔ رات کے وقت جاگونہ جن اپنے محل سے باہر نہیں نکل سکتا کیونکہ تمام رات اسے چوڑم دیوتا کے سامنے عبادت کرنی پڑتی ہے۔''____اس کے دماغ نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔''____چھن چھنگلو نے سوچا اور پھر

اطمینان سے درخت پر پیر پھیلا کر بیٹھ گیا۔ اب اسے رات ہونے کا انتظار تھا اور رات ابھی کافی دور تھی۔

ابھی اسے آرام سے بیٹھے ہوئے تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ جاگونہ جن محل کے دروازے پر نظر آیا۔ اس نے اپنے پیر پر پٹی باندھی ہوئی تھی۔ وہ اطمینان سے چلتا ہوا اس درخت کے نیچے آ کر رک گیا۔

''تم مجھ سے بچ کر نہیں جا سکتے چھن چھنگلو۔ میں چوڑم دیوتا کے سامنے تمہیں ضرور بھینٹ چڑھاؤں گا۔'' جاگونہ جن نے سخت لہجے میں کہا۔

''یہ تمہاری غلط فہمی ہے جاگونہ جن، تم نے جس طرح مکاری سے کام لیا ہے اور کلمہ پڑھنے کے بعد مکر گئے ہو اب تمہاری موت یقینی ہے۔'' ـــــــ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

''میں نے تمہاری تمام صلاحیتیں ختم کر دی ہیں۔ اب تم ایک حقیر سے انسان سے زیادہ کچھ نہیں۔ میں تمہیں چٹکی میں مسل دوں گا۔'' ـــــــ جاگونہ جن کا لہجہ غراہٹ میں تبدیل ہو گیا۔

''یہ تمہاری بھول ہے تم ان درختوں پر نہیں چڑھ

سکتے سمجھے، اس لئے تم مجھے ہاتھ نہیں لگا سکو گے۔" چھن چھنگلو نے کہا۔

"یہ ٹھیک ہے کہ میں ان درختوں پر نہیں چڑھ سکتا مگر پھر بھی تم مجھ سے بچ کر نہیں جا سکتے۔"___جاگونہ جن نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے اپنے ہاتھ کو یوں حرکت دی جیسے کوئی پتھر مارتا ہے۔اس کا یہ ہاتھ اب تک اس کی پشت کی طرف تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑی سی رسی تھی جس کا سرا کمند کی طرح بنا ہوا تھا۔

چھن چھنگلو چونکہ بڑے اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا اس لئے اس سے پہلے کہ وہ کمند سے بچنے کی کوشش کرتا کمند کا سرا اس کی گردن میں پھنس گیا اور دوسرے لمحے جاگونہ جن نے زور سے جھٹکا دیا اور چھن چھنگلو اچھل کر منہ کے بل زمین پر آگرا۔ اس نے گو بڑی ہوشیاری سے اپنے ہاتھ آگے کر دیئے تھے۔ اس لئے اس کے منہ اور سینے پر چوٹ نہ لگی تھی مگر اس کی گردن اب بھی رسی میں بندھی ہوئی تھی۔

جاگونہ جن نے ایک زور دار قہقہہ لگایا اور پھر جھپٹ کر چھن چھنگلو کی گردن پکڑ کر اسے ہوا میں اٹھا لیا۔
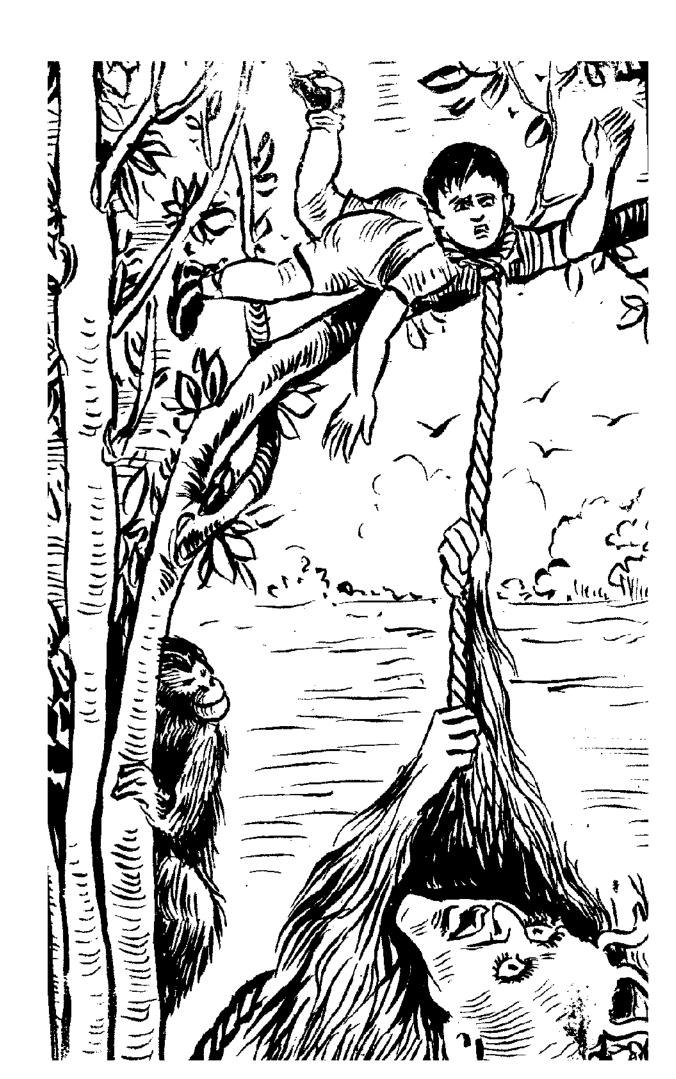
"اب بتلاؤ بے وقوف لڑکے اب تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے۔" ــــــ جاگونہ جن نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"میرا اللہ تم سے کہیں زیادہ طاقتور ہے۔ وہ مجھے بچائے گا۔" ــــــ چھن چھنگلو نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔ اس کی آواز میں بلا کا اعتماد تھا۔ جیسے اسے اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ اور یقین ہو۔

"میں دیکھوں گا کہ تمہارا اللہ میرے ہاتھ سے تمہیں کیسے بچاتا ہے۔" ــــــ جاگونہ جن نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

دوسرے ہاتھ سے اس نے چھن چھنگلو کی گردن سے رسی نکال دی۔ اب اس نے ہاتھ سے اس کی گردن پکڑی ہوئی تھی اور اس کی گرفت اتنی سخت تھی کہ چھن چھنگلو کا دم گھٹتا جا رہا تھا جاگونہ جن قہقہے مارتا ہوا چھن چھنگلو کو اٹھائے محل کی طرف مڑ گیا۔

مگر ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ چھنگلو بندر نے جو اس دوران درخت سے اتر کر قریب موجود جھاڑی کے پیچھے چھپ گیا تھا جھپٹ کر اس کی

ٹانگ پر اپنے دانت جما دیئے۔ اچانک تکلیف کی وجہ سے جاگونہ جن بے اختیار اچھل پڑا اور اسی لمحے اس کا پیر ایک درخت کی زمین سے ابھری ہوئی جڑ میں پھنس گیا اور وہ منہ کے بل کانٹے دار جھاڑی پر جاگرا۔ جھٹکا لگنے سے اس کے ہاتھ کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی اور چھن چھنگلو اچھل کر دور جاگرا۔ نیچے گرتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے بھاگا۔

جاگونہ جن نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ گو اس کا منہ زخمی ہو گیا تھا مگر چھن چھنگلو کے آزاد ہو جانے سے وہ بوکھلا گیا تھا۔ وہ بھی جوش کے عالم میں تیزی سے چھن چھنگلو کو پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے بھاگا۔

چھن چھنگلو بے تحاشا بھاگتا ہوا اسی تین انگلیوں نما درختوں کی طرف بڑھا مگر جاگونہ جن سائے کی طرح اس کے پیچھے تھا۔

بھاگتے بھاگتے اچانک چھن چھنگلو کا پیر پھسلا اور وہ منہ کے بل ایک بڑی سی جھاڑی میں گرتا چلا گیا۔

جاگونہ جن اس سے چند قدموں کے فاصلے پر تھا۔

اس نے جھپٹ کر چھن چھنگلو کو پکڑنا چاہا مگر اچانک چھن چھنگلو اس جھاڑی کی جڑ میں گھستا چلا گیا۔ جہاں ایک غار کا دھانہ صاف نظر آرہا تھا۔ جاگونہ جن نے وحشت کے عالم میں جھاڑی کی جڑ کو پکڑا اور پھر ایک جھٹکے سے اتنی بڑی جھاڑی کو جڑ سے اکھاڑ کر دور پھینک دیا۔ اب غار کا دھانہ صاف نظر آنے لگ گیا تھا مگر یہ دھانہ اتنا بڑا نہیں تھا کہ جاگونہ جن اس میں گھس سکتا۔ چنانچہ جاگونہ جن نے اپنے طاقتور ہاتھوں سے مٹی اکھاڑنی شروع کر دی مگر نجانے کیا بات تھی کہ اس غار کے دہانے کے اردگرد کی مٹی اتنی سخت تھی کہ جاگونہ جن پوری کوشش کرنے کے باوجود غار کے دھانے کو چوڑا نہ کر سکا۔

وہ چند لمحے وہیں کھڑا کچھ سوچتا رہا۔ پھر وہ بھاگتا ہوا اپنے محل کی طرف بڑھا تاکہ وہاں سے بیلچہ لے آ کر اس غار کا منہ کھول ڈالے۔

پنگلو بندر جو قریب کی جھاڑیوں میں چھپا ہوا یہ سب نظارہ دیکھ رہا تھا۔ جاگونہ جن کے ہٹتے ہی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس غار کے دہانے کے اندر

دوڑتا چلا گیا۔

اس کے اندر جاتے ہی غار کا دھانہ اچانک غائب ہو گیا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہاں سرے سے کوئی غار کبھی رہا ہی نہ ہو۔

جاگونہ جن چند لمحوں بعد ایک بھاری بھر کم بیلچہ اٹھائے دوڑتا ہوا واپس اس جگہ آیا مگر یہاں آ کر وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار ابھر آئے تھے۔ کیونکہ جس جگہ وہ غار کا دھانہ چھوڑ گیا تھا اب وہاں صاف زمین تھی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ اپنے قدموں کے نشانات دیکھے اور قریب موجود اکھڑی ہوئی جھاڑی دیکھی تو اسے یقین آ گیا کہ وہ صحیح جگہ پر آیا ہے مگر یہاں تو غار کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے سوچا اور پھر اس نے بیلچہ اٹھایا اور اندازے سے اس جگہ کو کھودنا شروع کردیا جہاں اس کے خیال کے مطابق غار کا دہانہ تھا۔

تقریباً دو تین گھنٹے مسلسل محنت کرنے کے بعد اس نے وہاں ایک بڑا سا گڑھا کھود ڈالا مگر اسے کہیں بھی

غار قسم کی کوئی چیز نظر نہ آئی۔

اب وہ تھک چکا تھا۔ اس لئے مایوس سا ہو کر اس نے بیلچہ اٹھایا اور تھکے تھکے قدموں سے واپس اپنے محل کی طرف جانے لگا۔ چھن چھنگلو کی صلاحیتیں ختم کرنے کے باوجود وہ اسے ختم نہیں کر سکا تھا بلکہ اسے کھو بیٹھا تھا۔ اس نے یہی فیصلہ کیا کہ اب چوڑم دیوتا سے جا کر مدد مانگے۔ چنانچہ یہی سوچتا ہوا وہ محل میں داخل ہو گیا۔

چھن چھنگلو غار میں داخل تو ہو گیا مگر اب وہ ڈر رہا تھا کہ نجانے اندر سے یہ غار کیسا ہو۔ وقتی طور پر جاگونہ جن سے بچنے کے لئے اس نے ایسا کیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ جب جاگونہ جن غار کو اکھیڑنے کے لئے کوئی چیز لینے محل میں جائے گا تو وہ غار سے نکل کر بھاگ جائے گا اور جا کر کہیں چھپ جائے گا۔

مگر جیسے ہی وہ غار میں داخل ہوا اس نے دیکھا کہ غار کافی طویل تھی اور اس کے دوسرے سرے پر اس کو روشنی نظر آئی وہ بھاگتا ہوا اس روشنی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

آگے جا کر اس نے دیکھا کہ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ

تھا جس میں ایک طرف چراغ جل رہا تھا اور ایک لمبی داڑھی والا بوڑھا سا آدمی چراغ کے قریب بیٹھا عبادت میں مصروف تھا۔

اس نے جب چھن چھنگلو کے قدموں کی آوازیں سنیں تو اس نے سر اٹھا کر چھن چھنگلو کی طرف دیکھا۔ بوڑھے کی آنکھیں بڑی بڑی اور بے انتہا خوبصورت تھیں۔

پہلے تو بوڑھے کے چہرے پر ناگواری کی شکنیں نظر آئیں مگر پھر اس کا چہرہ پرسکون ہو گیا۔

''آؤ بیٹے یہاں میرے پاس بیٹھ جاؤ۔'' ـــــ بوڑھے نے چھن چھنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میرے پیچھے ایک ظالم جن لگا ہوا ہے۔ وہ کہیں غار کے اندر نہ پہنچ جائے۔'' ـــــ چھن چھنگلو نے انہیں سلام کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں بیٹے۔ اس غار میں کوئی ظالم آدمی یا جن داخل نہیں ہو سکتا۔ تم اطمینان سے بیٹھو۔'' ـــــ بوڑھے نے جواب دیا اور چھن چھنگلو اس کے قریب بیٹھ گیا۔ اسی لمحے اسے پنگلو بندر کا خیال آیا جسے وہ باہر چھوڑ آیا تھا مگر اس سے پہلے کہ وہ اس کے متعلق بوڑھے

سے کچھ کہتا۔

اس نے غار کے دہانے کی طرف سے کسی کے دوڑنے کی آوازیں سنیں اس نے چونک کر دیکھا تو اس کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔ وہ پنگلو تھا۔ پنگلو بندر دوڑتا ہوا اندر آرہا تھا۔

پنگلو بندر چھن چھنگلو کے قریب آکر بیٹھ گیا۔

''جاگونہ جن بڑے غصے میں محل کی طرف گیا ہے۔'' پنگلو نے چھن چھنگلو کو بتلایا۔

''وہ ضرور کوئی بیلچہ وغیرہ لینے گیا ہوگا تاکہ غار کو کھود سکے۔'' ـــــ چھن چھنگلو نے کہا۔

صلاحیتیں ختم ہونے سے چونکہ چھن چھنگلو ایک عام سا لڑکا رہ گیا تھا۔اس لئے اب وہ جاگونہ جن سے بے حد خوفزدہ تھا پہلے بھی پنگلو بندر نے دو بار اس کی جان بچائی تھی ورنہ جاگونہ جن اسے اب تک ہلاک کر چکا ہوتا۔

''تم ڈر رہے ہو بیٹے تو میں غار کو غائب کر دیتا ہوں۔'' ـــــ بوڑھے نے چھن چھنگلو کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس نے اپنا ہاتھ غار کے دھانے کی طرف کیا اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر پھونک ماری۔ اس کے پھونک مارتے ہی غار کا دھانہ غائب ہو گیا۔ اب وہاں ایک صاف سی دیوار تھی۔

''اب بے فکر ہو کر بیٹھ جاؤ۔ جاگونہ جن قیامت تک اس غار کا پتہ نہیں چلا سکتا۔ اب تم محفوظ ہو۔'' بوڑھے نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا اور چھن چھنگلو نے اطمینان کی سانس لی۔

''آپ کا بہت بہت شکریہ بابا جی۔ آپ نے میری جان بچائی ہے۔'' ــــــ چھن چھنگلو نے کہا۔

''بیٹھے مجھے تمہاری شکل دیکھ کر ہی معلوم ہو گیا تھا کہ تم بندر بابا کے شاگرد ہو اور بندر بابا بہت بڑا انسان ہے۔ میں اس کی بے حد قدر کرتا ہوں۔ اسی لئے میں نے تمہیں یہاں آنے دیا۔ ورنہ آج تک کسی انسان یا جن کی یہ ہمت نہیں ہوئی کہ وہ میری عبادت میں خلل ڈال سکے۔'' ــــــ بابا جی نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں آپ کا بے حد مشکور ہوں بابا جی۔ دراصل

بندر بابا کی طرف سے دی ہوئی طاقتیں ختم ہو گئی ہیں اس لئے مجھے مجبوراً یہاں آنا پڑا۔"۔۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے کہ جاگونہ جن نے عیاری سے کام لیتے ہوئے تمہاری پنڈلی پر سو سالہ پرانے کیکر کے درخت کا کانٹا چبھو دیا تھا جس سے تمہاری صلاحیتوں کا خاتمہ ہو گیا ہے۔"۔۔۔۔۔۔باباجی نے جواب دیا اور چھن چھنگلو حیران رہ گیا کہ اس بوڑھے کو زمین کے اندر بیٹھے کیسے سب باتوں کا پتہ چل گیا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ بوڑھا بھی بندر بابا کی طرح کوئی بڑا پہنچا ہوا بزرگ ہے۔

"بابا جی آپ کو معلوم ہی ہوگا کہ جاگونہ جن کتنا ظالم ہے۔اس نے ایک بڑھیا کو جوان بنانے کا لالچ دے کر شہر کی کئی جوان لڑکیوں کا خون پی لیا ہے۔ میں اسے مارنے آیا تھا مگر اس نے میری صلاحیتیں ختم کر دیں۔"۔۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہمت نہ ہارو بیٹے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مدد کرتا

ہے جو ظالموں کا خاتمہ کرنے نکلتے ہیں۔ اگر وقتی طور پر جاگونہ جن کا داؤ چل گیا ہے تو کوئی بات نہیں۔ ہر چیز کا توڑ موجود ہے۔ اگر تمہاری طاقتوں کا توڑ موجود ہے تو جاگونہ جن اور چوڑم دیوتا کی طاقتوں کا بھی توڑ موجود ہے۔"۔۔۔۔۔۔ باباجی نے اس کی ہمت بندھاتے ہوئے کہا۔

"یقیناً ہے۔ مجھے علم ہوا ہے کہ کیکر کے تین سو سالہ پرانے درخت کا کانٹا اگر میں اپنی پنڈلی میں چبھو لوں تو میری صلاحیتیں واپس آجائیں گی اور یہ درخت اس جنگل کے شمال مشرق کی طرف ایک چھوٹی سی پہاڑی پر موجود ہے مگر اس پہاڑی پر انتہائی زہریلے سانپ رہتے ہیں۔"۔۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے اپنے دماغ کی تمام بتلائی ہوئی باتیں بیان کر دیں۔

"ہاں تمہیں صحیح علم ہوا ہے۔ اب تمہارے لئے یہ ضروری ہے کہ تم اس درخت کا کانٹا حاصل کر کے اپنی صلاحیتیں واپس لے لو۔"۔۔۔۔۔۔ بابا جی نے کہا۔

"مگر باباجی میں اس پہاڑی تک جاؤں کیسے۔ یہاں سے باہر نکلوں گا تو جاگونہ جن ہمیں پکڑ لے گا۔" چھن

چھنگلو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کی فکر نہ کرو۔ میں تمہیں وہاں تک پہنچا دیتا ہوں۔ آگے تمہارا کام ہے البتہ یہ بتلا دوں کہ یہ سانپ بے انتہا زہریلے ہیں اگر ان میں سے ایک نے بھی تمہیں کاٹ لیا تو تم وہیں پانی بن کر بہہ جاؤ گے۔''۔۔۔۔۔۔بابا جی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''آپ اتنی مہربانی کریں کہ ایک بار مجھے وہاں تک پہنچا دیں۔ آگے اللہ تعالیٰ میری مدد کرے گا'' چھن چھنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''بہت خوب۔ جو آدمی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ضرور کامیاب کرتا ہے۔''۔۔۔۔۔۔بوڑھے نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''بابا جی میرے دوست پنگلو بندر کو بھی میرے ساتھ ہی بھجوا دیں۔''۔۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے کہا۔

''ہاں ایسا کرو پنگلو کا ہاتھ پکڑ لو اور تم دونوں آنکھیں بند کر لو جب میں آنکھیں کھولنے کے لئے کہوں تب کھولنا۔''۔۔۔۔۔۔باباجی نے ہدایت کی اور چھن چھنگلو نے پنگلو کو سمجھا دیا کہ وہ آنکھیں بند کرے

جب باباجی کی آواز سنائی دے تب آنکھیں کھولے اور خود اس نے پنگلو کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اب دونوں نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ آنکھیں بند کرتے ہی انہیں یوں محسوس ہوا جیسے وہ ہوا میں تیر رہے ہوں پھر تھوڑی دیر بعد ان کے پیر زمین پر ٹک گئے۔ اسی لمحے انہیں بوڑھے بابا کی آواز سنائی دی۔

"آنکھیں کھولو بیٹے۔"_____ چھن چھنگلو نے فوراً آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی پنگلو نے بھی آنکھیں کھول دیں۔

چھن چھنگلو نے دیکھا کہ وہ ایک پہاڑی کے دامن میں کھڑا ہے۔ جس کی عین چوٹی پر ایک پرانا کیکر کا درخت موجود ہے مگر پہاڑی سے درخت تک ہر طرف بڑے بڑے اژدھا اور سانپ موجود ہیں۔ ان کی تعداد اتنی تھی کہ پہاڑی پر ایک انچ جگہ بھی ان سے خالی نہیں تھی۔ ان کی دہشت ناک پھنکاروں سے اردگرد کا علاقہ گونج رہا تھا۔

چھن چھنگلو نے دیکھا کہ ان سانپوں سے نمٹے بغیر کیکر کے درخت تک پہنچنا ناممکن ہے۔ اب وہ سوچ رہا

تھا کہ آخر کس طرح وہ سانپوں سے بچ کر کیکر کے درخت تک پہنچے۔

اسی خیال کے تحت وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا پہاڑی کے قریب گیا۔

ابھی وہ پہاڑی سے دور تھا کہ اچانک پہاڑی پر سے ایک سانپ اڑتا ہوا آیا اور چھن چھنگلو کے جسم سے لپٹتا چلا گیا۔

سانپ کے جسم سے ٹکرانے سے چھن چھنگلو الٹ کر پشت کے بل زمین پر گر گیا اور سانپ نے اس کے جسم کو اچھی طرح کس لیا اور پھر اپنا منہ اس کے منہ کے سامنے رکھ کر زور سے پھنکارنے لگا۔ سانپ کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں چمک رہی تھیں اور اس کی تین شاخوں والی زبان تیزی سے باہر نکل رہی تھی۔

سانپ نے چھن چھنگلو کے جسم کو اس بری طرح جکڑ لیا تھا کہ چھن چھنگلو حرکت بھی نہیں کر سکتا تھا۔ کسی بھی لمحے سانپ اس کو کاٹ لے[1] لیتا اور بابا جی نے

---

[1] اس کے لئے سرورق دیکھئے۔
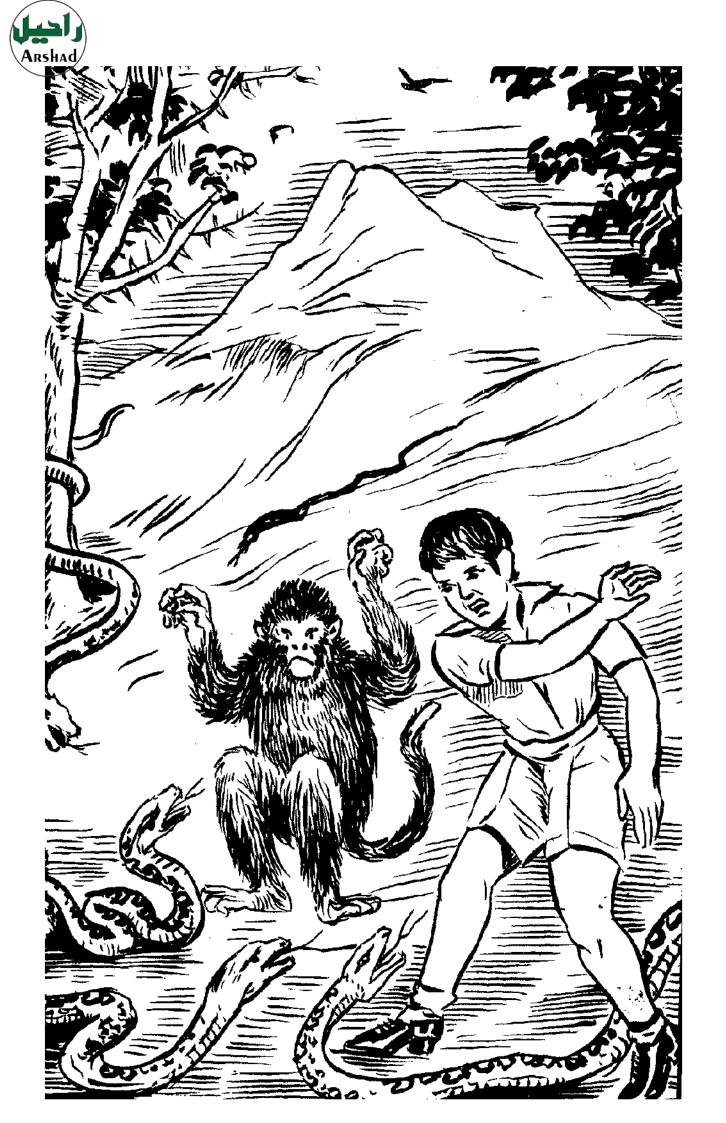
پہلے ہی بتلا دیا تھا کہ اس پہاڑی کے سانپ اتنے زہریلے ہیں کہ اگر وہ کاٹ لیں تو انسان پانی بن کر بہہ جاتا ہے۔ چنانچہ چھن چھنگلو کو پھر اپنی موت سامنے نظر آنے لگی۔ خوف کے مارے اس نے آنکھیں بند کر لیں اور اسی لمحے سانپ نے زور سے پھنکار ماری اور چھن چھنگلو کو کاٹنے کے لئے اپنا منہ آگے بڑھا دیا۔

جاگونہ جن بڑی مایوسی کے عالم میں اپنے محل میں داخل ہوا۔ وہ اپنا پیر بھی کٹوا بیٹھا تھا اور چھن چھنگلو کو بھی مار نہیں سکا تھا۔ اس نے بیلچہ ایک طرف پھینکا اور سیدھا چوڑم دیوتا والے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے دیوتا کے سامنے جا کر سجدہ کیا اور کہنے لگا۔

''چوڑم دیوتا تمہارا پجاری ناکام ہو کر تمہارے پاس آیا ہے اسے بتلاؤ کہ وہ اس بونے چھن چھنگلو کو کس طرح ختم کرے۔'' ـــــــ جاگونہ جن نے روتے ہوئے کہا۔

''جاگونہ جن وہ بونا چھن چھنگلو تم سے زیادہ عقلمند ہے۔ اس لئے وہ تمہارے ہاتھوں سے بچ نکلنے میں

کامیاب ہو گیا ہے۔ اگر تم نے اس کا خاتمہ کرنا ہے تو سب سے پہلے تمہیں عقل حاصل کرنا پڑے گی۔ پھر چھن چھنگلو سے مقابلے کے لئے تمہیں سنہرا پھول حاصل کرنا پڑے گا۔ اگر تم وہ پھول حاصل کر کے کھا لو تو تمہارے پاس بے شمار طاقتیں آجائیں گی اور تم بے حد عقلمند بن جاؤ گے۔ پھر تم اس بونے کا خاتمہ کر سکو گے۔"۔۔۔۔۔چوڑم دیوتا نے اسے بتلایا۔

"وہ سنہرا پھول کہاں سے ملتا ہے چوڑم دیوتا۔ مجھے بتلاؤ میں اسے ضرور حاصل کروں گا۔"۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے بڑے جوش کے ساتھ کہا۔

"ملک روم کے جنگلوں میں جہاں سے تم کیکر کا کانٹا لے آئے تھے۔ یہ پھول اس جنگل میں ہوتا ہے۔ وہاں کے قبیلوں کے سردار سے تم معلوم کرو۔ وہ تمہیں اس کے متعلق بتائیں گے۔"۔۔۔۔۔چوڑم دیوتا نے جواب دیا۔

"بہت اچھا چوڑم دیوتا میں ایک بار پھر روم کے جنگلوں میں جاتا ہوں۔ وہ قبیلے میرے اثر میں ہیں وہ مجھے ضرور اس پھول کے متعلق بتلا دیں گے۔" جاگونہ

جن نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں جاؤ وہ پھول حاصل کر کے یہاں لے آؤ۔ اسے میرے جسم سے رگڑ کر پھر کھا جاؤ اس سے تم میں بے پناہ طاقتیں آجائیں گی اور تم بے حد عقلمند ہو جاؤ گے۔ پھر بونا چھن چھنگلو تو رہا ایک طرف پوری دنیا میں تمہاری حکومت ہو جاؤ گی۔ دنیا بھر میں تم سے زیادہ طاقتور کوئی باقی نہیں رہے گا۔"۔۔۔۔۔۔چوڑم دیوتا نے اسے بتلایا۔

"میں ضرور دنیا کا حاکم بنوں گا۔ پھر خوب انسانوں کا خون پیوں گا۔ پھر مجھے اس بڑھیا کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔"۔۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے کہا اور پھر وہ خوشی سے اچھلتا ہوا محل سے باہر نکل آیا۔ اس نے محل کا دروازہ مضبوطی سے بند کیا اور پھر جنگل میں نکل آیا۔ اس نے سب سے پہلے چند جانور شکار کر کے اپنے کاندھوں پر موجود سانپوں کو ان کا گوشت کھلایا اور پھر ایک بڑی سی نیل گائے پکڑ کر اس کا تمام خون پی گیا۔

نیل گائے کا خون پینے سے اس میں بے پناہ

طاقت آ گئی اور وہ تیزی سے فضا میں پرواز کرنے لگا۔

جنگل سے گزرتے ہی ایک کافی بڑا پہاڑی سلسلہ آتا ہے۔ وہ ان پہاڑوں کے اوپر سے گزرنے لگا ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا ہوگا کہ اس نے دور سے ہی ایک جگہ پہاڑ کے دامن میں بہت سی آگ جلتی دیکھی۔

وہ بڑا حیران ہوا کہ اس سنسان اور ویران پہاڑ میں اتنی آگ کس نے جلائی ہے وہ یہ دیکھنے کے لئے نیچے اترا اور آہستہ آہستہ اس آگ کے قریب جانے لگا۔

ابھی وہ آگ کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اچانک اس نے ایک دیو کو دیکھا جو اس آگ کے قریب ایک بڑے سے پتھر پر سر جھکائے بیٹھا تھا۔ دیو بے حد لحیم شحیم اور طاقتور معلوم ہوتا تھا۔ اس کا جسم آگ کی روشنی میں تانبے کی طرح چمک رہا تھا۔

جاگونہ جن اس آگ اور دیو کو دیکھ کر بے حد حیران ہوا۔ وہ سوچنے لگا کہ نجانے اس دیو نے یہ آگ کیوں جلا رکھی ہے۔

چنانچہ وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس دیو کے قریب گیا اور پھر اس سے پوچھنے لگا۔

''بھائی دیو کیوں اداس بیٹھے ہو'' ـــــ دیو نے جب جاگونہ جن کی آواز سنی تو اس نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر اپنے سامنے جاگونہ جن کو کھڑے دیکھ کر پہلے تو حیران رہ گیا پھر اس کی آنکھوں میں پراسرار سی چمک ابھر آئی۔

''تم کون ہو اور یہاں کیسے آئے ہو'' ـــــ دیو نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''میرا نام جاگونہ جن ہے۔ میں جنوں کے دو قبیلوں کا سردار اور چوڑم دیوتا کا پجاری ہوں اور سنہرے پھول کی تلاش میں روم کے جنگلوں میں جا رہا تھا کہ اچانک یہاں پہاڑوں کے اندر آگ دیکھ کر نیچے اتر آیا'' جاگونہ جن نے اسے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

''میرا نام سطور دیو ہے۔ میں پرستان کا شہزادہ اور ولی عہد ہوں۔ مجھ سے پرستان کے قوانین کی خلاف ورزی ہو گئی تھی جس کی بنا پر مجھے سزا ملی کہ میں دنیا میں جاؤں اور وہاں جا کر سنسان پہاڑوں کے درمیان آگ جلاؤں اور اس آگ کی رکھوالی کروں جب آگ تیز ہو جائے تو ......'' ـــــ سطور دیو کہتے کہتے رک

گیا۔

''تو کیا۔'' ـــــــ جاگونہ جن نے پوچھا۔

''تو یہ کہ پھر جو بھی اس آگ کو دیکھ کر وہاں پہنچے اسے ہلاک کر کے اس کی لاش آگ میں ڈال دوں جب اس کی لاش بالکل جل جائے گی تو آگ بخود بخود بجھ جائے گی اور اس کے ساتھ ہی میری غلطی بھی معاف ہو جائے گی۔'' ـــــــ سطور دیو نے جواب دیا۔

''پھر کوئی آیا ہے اب تک۔'' ـــــــ جاگونہ جن نے پوچھا۔

''ہاں پہلے تم ہو جو یہاں آئے ہو۔ اس لئے اب مجھے تمہیں ہلاک کرکے تمہاری لاش اس آگ میں ڈالنی پڑے گی۔'' ـــــــ سطور دیو نے قدرے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

''مگر میں تو جن ہوں تمہیں کسی انسان کے بارے میں ہدایت دی گئی ہو گی۔'' ـــــــ جاگونہ جن نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''نہیں شرط یہ تھی کہ جو بھی اس آگ کو دیکھ کر پہلے یہاں آئے اب چاہے وہ انسان ہو کوئی جن ہو یا

کوئی جانور۔“ ــــــــ سطور دیو نے جواب دیا۔
اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچانک جھپٹا مارا اور پھرتی سے جاگونہ جن کو پکڑ لیا مگر جاگونہ جن بھی ہوشیار ہوچکا تھا اس نے اچانک سطور دیو کے منہ پہ زور سے مکہ مارا اور سطور دیو کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی اور جاگونہ جن اس کے ہاتھوں سے نکل گیا۔
پھر اس سے پہلے کہ سطور دیو سنبھلتا اس نے اڑنے کی کوشش کی مگر سطور دیو بھلا اسے کہاں جانے دیتا وہ پرستان کا شہزادہ تھا اور انتہائی طاقتور دیو تھا۔ وہ اس کے پیچھے اڑا اور اس نے اسے فضا میں ہی پکڑ لیا۔
اب دونوں کے درمیان فضا میں ایک خوفناک جنگ چھڑ گئی۔ سطور دیو جاگونہ جن کی گردن مروڑ کر اسے ہلاک کرنا چاہتا تھا جبکہ جاگونہ جن اس سے جان چھڑوانا چاہتا تھا۔
لڑتے لڑتے وہ دونوں اس آگ کے اوپر جا پہنچے۔ اسی لمحے اچانک سطور دیو نے جاگونہ جن کے پیٹ میں زور سے لات ماری اور جاگونہ جن کے منہ سے چیخ سی نکل گئی اور اس نے سطور دیو کو پوری قوت سے اپنے

مضبوط ہاتھوں میں جکڑ لیا۔ اس طرح دونوں ایک دوسرے سے لپٹ گئے اور چونکہ وہ فضا میں اڑ رہے تھے اس لئے دونوں ہی کسی پتھر کی طرح ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے سیدھے اس آگ میں جا گرے۔

آگ میں گرتے ہی سطور دیو کے منہ سے بھیانک چیخیں نکلنے لگیں اور اس کے پورے جسم کو آگ نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ جن چونکہ خود آگ کی پیداوار ہوتے ہیں۔ اس لئے جاگونہ جن کو کچھ بھی نہ ہوا اور وہ تیزی سے دوڑتا ہوا آگ سے باہر نکل آیا۔ چند لمحوں بعد اسے اپنے پیچھے سطور دیو کے چیخنے کی آوازیں آنی بند ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی آگ بھی بجھ گئی جاگونہ جن نے اطمینان کی طویل سانس لی۔ وہ خواہ مخواہ ایک مصیبت میں پھنس گیا تھا۔ چنانچہ وہ اڑا پھر تیزی سے روم کے جنگلوں کی طرف بڑھ گیا۔

روم کے جنگلوں میں پہنچتے ہی دونوں قبیلوں کے سرداروں نے اس کا استقبال کیا۔ وہ ایک روز ان کا مہمان رہا پھر اس نے ان سے سنہرے پھول کے متعلق دریافت کیا۔

دونوں سرداروں نے بتلایا کہ وہ پھول جنگل کے انتہائی مغربی کونے میں ایک ایسی جگہ موجود ہے جس جگہ کا راستہ ایک انتہائی خوفناک دلدل نے بند کر دیا ہے۔ اس دلدل میں ڈوب کر ہی اس راستے پر پہنچا جا سکتا ہے۔ اس راستے کے بعد ایک بڑی چٹان آتی ہے چٹان کا محافظ سانپوں کا دیوتا اجگر ہے اس اجگر کو ختم کر کے ہی اس چٹان کو ہٹایا جا سکتا ہے۔ تب ہی سنہری پھول حاصل ہو سکتا ہے۔ چنانچہ جاگونہ جن ان سرداروں کو لئے اس علاقے میں پہنچا جہاں وہ دلدل موجود تھی۔ دلدل واقعی بے حد خوفناک اور بہت وسیع تھی۔ دلدل کے سطح کا پانی یوں کھول رہا تھا جیسے دلدل کے نیچے ہزاروں بڑی بڑی بھٹیاں جل رہی ہوں۔

اس دلدل کے عین درمیان سے اس جگہ کا راستہ موجود ہے۔ دلدل کی تہہ میں جاؤ تو اچانک دلدل ختم ہو جاتی ہے وہاں ایک غار ہے۔ غار کے اندر جا کر جہاں غار ختم ہوتی ہے وہاں وہ چٹان موجود ہے چٹان ہٹاؤ تو ایک وادی آ جاتی ہے۔ اس وادی کے اندر وہ پھول موجود ہے۔"——ایک سردار نے کہا۔

اب تو جاگونہ جن پریشان ہو گیا کیونکہ دلدل بے حد خوفناک تھی اور اس کی ہمت نہیں پڑتی تھی کہ اس دلدل میں اترے۔ اس نے آنکھیں بند کر کے چوڑم دیوتا کا تصور کیا۔ فوراً ہی اس کی آنکھوں کے سامنے چوڑم دیوتا آ گیا۔ اس نے دل ہی دل میں چوڑم دیوتا کو سب حال بتلایا اور مدد طلب کی۔ چوڑم دیوتا نے اسے بتلایا کہ دلدل کے کنارے ایک سرخ رنگ کی بوٹی موجود ہے۔ اس بوٹی کا رس اگر جسم پر اچھی طرح مل لیا جائے تو پھر دلدل اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی۔ البتہ اجگر سے اسے خود مقابلہ کرنا پڑے گا اجگر چونکہ سانپوں کا دیوتا ہے۔ اس لئے اس میں بے پناہ طاقت ہے لیکن چونکہ اس کے کندھوں پر بھی سانپ موجود ہیں۔ اس لئے وہ اجگر دیوتا سے مقابلہ کر سکتا ہے۔

چوڑم دیوتا کی طرف سے حوصلہ ملنے پر جاگونہ کا دل مضبوط ہو گیا۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور پھر جلدی سے اس بوٹی کو اکھاڑ کر اس کا رس جسم پر ملنے حکم دیا اس کے حکم پر جنوں نے منٹوں میں سرخ رنگ کی بوٹی کے بے شمار پودے اکھاڑے ان کو دبا کر ان کا رس

نکالا اور جاگونہ کے جسم پر ملنا شروع کر دیا۔ جب اس کے پورے جسم پر اچھی طرح رس مل دیا گیا تو جاگونہ جن نے چوڑم دیوتا کا نام لیتے ہوئے دلدل میں چھلانگ لگا دی۔

جیسے ہی اس نے دلدل میں چھلانگ لگائی اس کا بھاری بھر کم جسم دلدل میں غرق ہوتا چلا گیا۔ مگر بوٹی کے رس کی وجہ سے اس کے جسم پر دلدل کے ابلنے کا کوئی اثر نہیں ہوا بلکہ جب وہ مکمل طور پر دلدل میں غرق ہو گیا تب بھی نہ اسے آنکھیں بند کرنی پڑیں اور نہ اس کا سانس رکا کیونکہ جیسے ہی اس کا چہرہ دلدل کے اندر اترا اس کی آنکھوں کے آگے دو بلبلے سے بن گئے اور وہ ان بلبلوں کے اندر باآسانی آنکھیں کھول اور بند کر سکتا تھا اس طرح اس کے منہ ناک کے سامنے بھی کیف نما بلبلے بن گئے اور وہ ابلتی ہوئی دلدل میں باآسانی سانس لے سکتا تھا۔

اس کا بھاری بھر کم جسم دلدل کی تہہ میں اترتا چلا گیا۔ وہ دلدل کی تہہ کا نظارہ دیکھتا رہا۔ عجیب و غریب نظارہ کہیں پانی مسلسل ابل رہا تھا کہیں بھنور کی سی

صورت تھی کہیں مختلف رنگوں کی تہہ تھی اور کہیں دلدل بالکل سیاہ رنگ کی تھی۔

نیچے جاتے جاتے اچانک اس کے جسم کو ایک جھٹکا لگا اور پھر اس کے پیر جیسے خالی جگہ پر اترتے چلے گئے اور جب اس کے پیر کسی سخت جگہ پر رکے تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہ ایک بہت بڑے غار کا دھانہ تھا جس کے اردگرد پانی کی سطح یوں دور دور تھی جیسے کسی نے پانی اور کیچڑ کو باقاعدہ دیواریں۔ بنا کر روک دیا ہو۔ یہ ایک پہاڑ تھا اور غار اس پہاڑ کے اندر تھی۔ بہت بڑی غار اتنی بڑی کہ جاگونہ جن کا جسم بھی اس غار کے اندر چھوٹا سا لگتا تھا وہ غار میں اتر کر آگے بڑھتا چلا گیا۔

جوں جوں وہ آگے بڑھتا جا رہا تھا غار تنگ ہوتی جا رہی تھی اور پھر ایک جگہ جا کر وہ رک گیا۔ کیونکہ آگے غار کا دہانہ ایک بہت بڑی چٹان نے بند کر رکھا تھا۔ یہ چٹان اتنی بڑی تھی کہ جاگونہ جن جو بے انتہا طاقتور تھا اسے بھی محسوس ہو رہا تھا کہ اس چٹان کو ہٹانا اس کے لئے بے حد مشکل ثابت ہوگا۔ ابھی وہ سوچ

ہی رہا تھا کہ اچانک اسے ایک زور دار پھنکار کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی چٹان سے شعلے سے لپکتے نظر آئے۔ اس کے سر پر بالوں کی جگہ جو سانپ تھے وہ بری طرح مچلنے لگے اور اس کے کندھوں پر موجود اژدھے بھی پھنکارنے لگے۔ جاگونہ جن سمجھ گیا کہ یہ شعلے اور پھنکار چٹان کے محافظ سانپوں کے دیوتا اجگر کی پھنکاریں ہیں۔ ابھی وہ یہ بات سوچ رہا تھا کہ اس نے دیکھا کہ ایک بہت موٹا اور ہیبت ناک سانپ جس کے سر پر سفید رنگ کا تاج تھا چٹان سے نیچے اتر آیا۔ جب وہ نیچے اتر کر کھڑا ہوا تو سانپ کا سر غار کی چھت سے لگ رہا تھا۔ وہ کسی بوڑھے اور پرانے درخت کے تنے کے برابر موٹا تھا یہ اجگر تھا اور پھر اجگر نے غصے سے ایک زور دار پھنکار ماری اور اس کے منہ سے شعلے نکل کر جاگونہ جن کی طرف لپکے۔ جاگونہ جن ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اسی لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے بجلی چمکی ہو۔ اجگر نے اس پر حملہ کر دیا تھا۔ اس کا سر بجلی کی سی تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے شعلے عین اس کے چہرے کے برابر

آ کر نکلے اور جاگونہ جن کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی کیونکہ اس کا چہرہ جھلس گیا تھا۔ جاگونہ جن کو بھی غصہ آ گیا۔اس نے انتہائی پھرتی سے دونوں ہاتھوں سے اجگر کا پھن پکڑ لیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اس کے سر کو نیچے جھکاتا اجگر کسی موٹے رسے کی طرح اس کے جسم سے لپٹتا چلا گیا اور جاگونہ کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے چند لمحوں بعد اس کے جسم کی تمام ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی۔ اسی لمحے اجگر دوبارہ پھنکارا اور اس کے منہ سے نکلنے والے شعلے نے جاگونہ جن کی گردن جھلس دی۔ پھر اس سے پہلے کہ جاگونہ جن بے اختیار اس کا سر چھوڑ دیتا اس کے کندھوں پر موجود اژدھوں نے بجلی کی سی تیزی سے اجگر کے پھن کو کاٹ لیا۔ جیسے ہی اژدھوں نے اجگر کو کاٹا اجگر کا جسم بری طرح تڑپا اور اس کے منہ سے شعلے نکلنے بند ہو گئے۔ البتہ اجگر نے کوشش شروع کر دی کہ کسی طرح وہ جاگونہ جن کے جسم کو کاٹ لے مگر جاگونہ نے دونوں ہاتھوں سے پوری قوت لگا کر اس کا منہ اپنے جسم سے دور رکھا۔ پھر اس نے اس کے سر کو نیچے جھکانا شروع

کردیا۔ ادھر اجگر زور لگا رہا تھا ادھر جاگونہ جن زور لگا رہا تھا۔ اوپر سے جاگونہ جن کے کندھوں پر موجود اژدھے مسلسل اجگر کو کاٹتے جا رہے تھے پھر اچانک اجگر نے پورے زور سے ایک جھٹکا دیا اور جاگونہ جن کے پیر اکھڑ گئے اور وہ فرش پر دھڑام سے گر گیا مگر اس نے اجگر کا پھن نہ چھوڑا۔ اسی لمحے چوڑم دیوتا کی آواز جاگونہ جن کے کانوں میں آئی کہ وہ اجگر کے سر کو پوری قوت سے غار کے فرش پر رگڑ دے۔

جاگونہ جن نے آواز سنتے ہی پوری قوت لگا کر اجگر کا سر زمین سے رگڑ دیا۔ جیسے ہی اس نے اجگر کا سر زمین سے رگڑا۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور اجگر کا جسم یوں پھٹ گیا جیسے کوئی بم پھٹتا ہے۔ اس کے جسم کے ٹکڑے اڑ کر دور جاگرے اور جاگونہ جن کا جسم آزاد ہو گیا۔ اجگر کے جسم کے کٹے پھٹے ٹکڑے زمین پر اچھل رہے تھے۔ چند لمحوں بعد ان میں آگ لگ گئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے سانپوں کا دیوتا اجگر جل کر راکھ ہو گیا۔

جاگونہ نے اس کے جلنے پر اطمینان کا سانس لیا اور

پھر وہ تیزی سے چٹان کی طرف بڑھا۔ اس نے پوری قوت سے جا کر چٹان کو دھکا دیا مگر چٹان اپنی جگہ سے کھسکی بھی نہیں۔ جاگونہ جن نے ہمت نہ ہاری۔ وہ مسلسل اسے دھکے دیتا رہا۔ تیسری بار زور لگانے سے چٹان اپنی جگہ سے کھسکنے لگی اور پھر اس نے دوڑ کر ایک اور زوردار دھکا دیا اور پھر چٹان اکھڑ کر دور جاگری اور غار کا راستہ کھل گیا۔ جاگونہ جن دوسری طرف نکل آیا۔ یہ ایک چھوٹی سی وادی تھی جس کے درمیان ایک پودا موجود تھا اور حیرت انگیز بات یہ تھی کہ اس پودے پر صرف ایک پھول تھا سنہرا پھول۔ جاگونہ جن نے لپک کر وہ پھول توڑ لیا جیسے ہی اس نے پھول توڑا پودے میں خود بخود آگ لگ گئی اور چند لمحوں بعد وہ پودا جل کر راکھ ہو گیا۔

پھول پر قبضہ کرنے کے بعد جاگونہ جن واپس پلٹا اور پھر غار میں سے ہوتا ہوا وہ دلدل میں آ گیا اور پھر اس نے پورا زور لگا کر اوپر اٹھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کا سر دلدل کی سطح سے باہر نکل آیا اور آہستہ آہستہ اس کا جسم باہر آ گیا اور وہ اطمینان

سے دلدل کے کنارے پر چڑھ آیا۔ جہاں ابھی تک
سردار جن موجود تھے۔ جاگونہ جن کو صحیح سلامت دیکھ کر
وہ خوشی سے اچھلنے کودنے لگے اور نعرے مارنے لگے۔

جیسے ہی سانپ نے چھن چھنگلو کو کاٹنے کے لئے اپنا منہ آگے کیا پنگلو بندر نے اچھل کر دونوں ہاتھوں میں اس کا سر مضبوطی سے پکڑ لیا اور اسے اپنی طرف گھسیٹنا شروع کیا مگر سانپ بے حد طاقتور تھا۔ اس نے جھٹکا دے کر سر جو اوپر اٹھایا تو پنگلو اس کے ساتھ ہی ہوا میں بلند ہو گیا مگر اس نے اس کا سر نہیں چھوڑا۔ سانپ پر جو یہ افتاد پڑی تو وہ پنگلو بندر سے الجھ گیا اور اس کی گرفت چھن چھنگلو کے جسم پر کمزور پڑ گئی۔ چنانچہ سانپ کے بل اس کے جسم سے ہٹتے چلے گئے۔

سانپ نے پنگلو بندر کو کاٹنے کی کوشش کی مگر پنگلو

بڑا ہوشیار اور ذہین بندر تھا۔اس نے اپنے آپ کو اس کی زد سے بچائے رکھا۔

جیسے ہی سانپ نے چھن چھنگلو کو چھوڑا وہ بندر سمیت نیچے زمین پر گر پڑا۔ اب پنگلو نے اس کے سر کو پھرتی سے زمین پر رگڑا۔ سانپ نے زور سے پھنکار ماری اور جھنجھلا کر اپنے آپ کو بندر کی گرفت سے چھڑانا چاہا مگر پنگلو اسے بھلا کہاں چھوڑتا تھا۔ اس نے زور سے سانپ کے منہ پر تھوکا اور پھر اسے زمین پر رگڑنا شروع کر دیا۔

سانپ نے اب پنگلو کے جسم کے گرد بل دینے شروع کر دیئے تاکہ وہ بندر کے جسم کو زور سے دبا کر اپنے آپ کو اس کے ہاتھوں سے آزاد کرائے مگر پنگلو ہاتھ آئے شکار کو بھلا کیسے چھوڑ سکتا تھا۔ اس نے پوری قوت سے اسے زمین پر رگڑنا شروع کر دیا۔ وہ بار بار سانپ کے منہ پر تھوکتا اور اسے زمین پر پوری قوت سے رگڑ دیتا۔ منہ پر تھوک پڑنے سے سانپ کو نظر آنا بند ہو گیا اور پنگلو کے رگڑنے سے وہ تقریباً ادھ موا ہو گیا تھا۔ اب اس کی گرفت بھی کمزور پڑ گئی

تھی۔

چھن چھنگلو ایک طرف کھڑا خاموشی سے یہ تماشا دیکھ رہا تھا۔ پنگلو نے ایک بار پھر اس کی جان بچائی تھی۔ اسے پنگلو پر بے حد پیار آرہا تھا جو اسے بچانے کے لئے خود اتنے خطرناک سانپ سے لڑ رہا تھا۔

پنگلو بندر تقریباً آدھے گھنٹے تک سانپ کے سر کو پوری قوت سے زمین پر رگڑتا رہا حتیٰ کہ سانپ ختم ہو گیا۔ اس کا پورا منہ رگڑا گیا تھا جب پنگلو نے اچھی طرح اطمینان کر لیا تب اس نے سانپ کو چھوڑا اور اچھل کر چھن چھنگلو کے پاس آ گیا۔

چھن چھنگلو نے بڑے پیار سے پنگلو کے سر پر ہاتھ پھیرا اور محبت بھرے لہجے میں کہنے لگا۔

''شکریہ دوست تم نے ایک بار پھر میری جان بچائی ہے۔''

''واہ یہ بھی کوئی بات ہے میرے ہوتے ہوئے بھلا یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ تمہیں سانپ ڈس لے۔''۔۔۔۔پنگلو نے جواب دیا۔

''اچھا اب ان سانپوں سے بچ کر اس کانٹے کو کیسے حاصل کیا جائے۔ کوئی ترکیب ہی سمجھ میں نہیں آ رہی۔'' چھن چھنگلو نے سوچتے ہوئے کہا۔ اس کی تیز نظریں اِدھر اُدھر کے ماحول کا جائزہ لے رہی تھیں۔

''چھن چھنگلو میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے اگر تم کہو تو میں اس پر عمل کروں۔'' ــــــ پنگلو بندر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''کون سی ترکیب۔'' ــــــ چھن چھنگلو نے چونک کر پوچھا۔

''اس پہاڑی کے قریب ایک بڑا سا درخت ہے۔ میں اس درخت سے چھلانگ لگا کر کیکر کے درخت پر جا پہنچوں اور وہاں سے کیکر کا کانٹا توڑ کر دوبارہ چھلانگ لگا کر اس بڑے درخت پر آ جاؤں۔ اس طرح ہم سانپوں سے بچ کر کانٹا توڑنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔'' ــــــ پنگلو بندر نے کہا۔

''مگر ان دونوں درختوں کے درمیان تو کافی فاصلہ ہے۔ تم اتنے فاصلے سے کیسے چھلانگ لگا سکو گے۔ اگر درمیان میں گر پڑے تو عین سانپوں کے اوپر جا پڑو

گے اور سانپ ایک لمحے میں تمہارا خاتمہ کر دیں گے۔ نہیں یہ ناممکن ہے کوئی اور ترکیب سوچو۔''۔۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

''نہیں چھن چھنگلو یہ ممکن ہے اور اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ ساتھ والا درخت کافی اونچا ہے۔ اگر میں اس کی چوٹی سے پوری طاقت سے چھلانگ لگاؤں تو مجھے یقین ہے کہ میں کیکر کے درخت پر پہنچ جاؤں گا۔''۔۔۔۔۔۔پنگلو بندر نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

''چلو میں مان لیتا ہوں کہ تم کیکر کے درخت پر پہنچ جاؤ گے۔ مگر وہاں سے دوبارہ کیسے اس درخت تک چھلانگ لگاؤ گے اور دوسری بات یہ کہ درخت کے کانٹے تمہیں زخمی کر دیں گے۔''۔۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

''زخمی ہونے کی کوئی بات نہیں۔ مجھے جنگل کی ایسی بوٹیوں کا علم ہے جو زخم فوراً ٹھیک کر دیتی ہیں اور رہا واپسی کا سوال تو یہ بعد میں دیکھا جائے گا۔''۔۔۔۔۔۔پنگلو بندر نے کہا۔

"نہیں۔ میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ یہ صاف خودکشی ہے۔"____ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"کچھ بھی ہو میں ایک دفعہ قسمت آزمائی ضرور کروں گا۔"____ پنگلو بندر نے کہا اور پھر تیزی سے اس بڑے درخت کی طرف بھاگنے لگا۔

"رک جاؤ پنگلو رک جاؤ۔"____ چھن چھنگلو نے اسے روکتے ہوئے کہا۔

مگر پنگلو بندر نہ رکا۔ وہ تیزی سے بھاگتا ہوا اس درخت کے قریب پہنچا اور پھر پھرتی سے درخت پر چڑھتا چلا گیا۔

اب چھن چھنگلو بے بس ہو گیا تھا۔ اس لئے وہ دل ہی دل میں پنگلو بندر کی کامیابی کی دعا مانگنے لگا۔ کیونکہ پنگلو بندر اس کی خاطر اپنی جان پر کھیل رہا تھا۔ دونوں درختوں کے درمیان فاصلہ بہت زیادہ تھا اور اس چھن چھنگلو کو امید نہیں تھی کہ پنگلو کیکر کے درخت تک پہنچ سکے گا۔

مگر اب وہ کیا کر سکتا تھا۔ اس لئے خاموش کھڑا رہا۔ تھوڑی دیر بعد پنگلو بندر بڑے درخت کی چوٹی پر

نظر آیا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے چھن چھنگلو کی طرف ہاتھ ہلایا جیسے اسے الوداع کہہ رہا ہو اور پھر اس نے پوری قوت سے چھلانگ لگا دی۔

چھن چھنگلو سانس روکے ساکت کھڑا اسے دیکھتا رہا اور دوسرے لمحے اس کے منہ سے اطمینان کی ایک طویل سانس نکلی کیونکہ پنگلو چھلانگ لگا کر عین کیکر کے درخت کے اوپر جا گرا تھا۔ اس نے جلدی سے درخت کی شاخ پکڑ لی اور ہوا میں جھولنے لگا۔ جیسے ہی پنگلو بندر درخت پر پہنچا سانپوں میں کھلبلی سی مچ گئی۔ وہ تیزی سے درخت پر چڑھنے کے لئے لپکے۔ پنگلو نے فوراً درخت سے دو تین کانٹے توڑ کر ایک ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑے اور پھر دوبارہ چھلانگ لگانے کے لئے اپنے جسم کو تیار کرنے لگا۔

چھن چھنگلو خاموش کھڑا دیکھ رہا تھا۔ دوسرے لمحے پنگلو نے پھر پوری قوت سے چھلانگ لگائی اور اس بار وہ بڑے درخت تک تو نہ پہنچ سکا۔ البتہ پہاڑی سے دور زمین پر پنجوں کے بل جا گرا اور قلابازیاں کھاتا ہوا دور تک لڑھکتا چلا گیا۔

چھن چھنگلو تیزی سے دوڑتا ہوا اس کے پاس پہنچا تو پنگلو اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔اس کے جسم میں کانٹے چبھ جانے سے خون بہہ رہا تھا مگر وہ خوشی سے کلکاریاں مار رہا تھا۔ اس کے پنجے میں کیکر کے کانٹے بدستور موجود تھے۔

"تم نے کمال کر دیا پنگلو تم اپنی جان پر کھیل گئے میں تمہارا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گا۔" چھن چھنگلو باقاعدہ پنگلو سے لپٹ گیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔

"کوئی بات نہیں دوست۔ اگر تمہاری خاطر میری جان بھی چلی جاتی تو مجھے افسوس نہ ہوتا۔"——پنگلو نے کانٹے اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

چھن چھنگلو نے ایک کانٹا اس کے ہاتھ سے لے کر اسے اپنی پنڈلی میں چبھو دیا۔ کانٹا چبھتے ہی اس کے تمام جسم میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگیں کیونکہ اس کی تمام صلاحیتیں واپس آ گئی تھیں۔

"میری صلاحیتیں واپس آ گئیں دوست تمہارا بے حد

شکریہ۔'' ـــــــ چھن چھنگلو نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

''مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے مہربانی کر دی۔'' ـــــــ پنگلو بندر اپنی تکلیف بھول کر خوشی سے ناچنے لگا۔

''ہاں پنگلو اللہ کی مہربانی کے ساتھ ساتھ اس میں تمہاری کوششوں کا بھی دخل ہے۔ اب میں تمہارے زخم ٹھیک کر سکتا ہوں۔'' ـــــــ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے پنگلو کے جسم میں چبھے ہوئے تمام کانٹے چن چن کر نکالے اور پھر اس کے جسم پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ ہاتھ پھیرتے ہی پنگلو کے جسم پر موجود تمام زخم غائب ہو گئے اور ایسا محسوس ہوا جیسے کبھی اسے کانٹے چبھے ہی نہ ہوں۔

''اب کیا ارادہ ہے چھن چھنگلو۔'' ـــــــ پنگلو نے ٹھیک ہوتے ہی کہا۔

''پہلے میں یہ دیکھوں گا کہ جاگونہ جن اس وقت کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے۔'' ـــــــ چھن چھنگلو نے کہا۔

اور پھر اس نے آنکھیں بند کر کے منہ ہی منہ میں

بڑبڑانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے آنکھیں کھولیں۔

''پنگلو غضب ہو گیا۔''____چھن چھنگلو کے لہجے میں تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

''کیا ہوا۔''____پنگلو بھی پریشان ہو گیا۔

''جاگونہ جن اس وقت ملک روم کے جنگلوں میں ہے وہاں سے اس نے ایک سنہرا پھول حاصل کر لیا ہے جسے کھا کر وہ بے حد عقلمند ہو جائے گا اور اسے بے شمار پراسرار طاقتیں بھی حاصل ہو جائیں گی۔''چھن چھنگلو نے بتلایا۔

''اوہ۔ یہ تو واقعی نقصان دینے والی بات ہے۔ مگر کیا جاگونہ جن نے وہ پھول کھا لیا ہے۔''____پنگلو نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''نہیں ابھی تک تو نہیں کھایا مگر پھول اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ کسی بھی وقت اسے کھا سکتا ہے۔''چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

''تو کیا ہم اس کے پاس نہیں پہنچ سکتے تاکہ اسے پھول کھانے سے روک سکیں اور وہ پھول چھین کر خود

کھا لیں۔''۔۔۔۔۔پنگلو نے کہا۔

''دیکھو کوشش کرتے ہیں اگر ہمارے پہنچنے تک اس نے پھول نہ کھا لیا تو ہم اس کے ہاتھوں سے پھول چھیننے کی کوشش کریں گے۔''۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے جواب دیا اور پھر اس نے پنگلو کا ہاتھ تھاما اور اسے آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا۔

پنگلو نے فوراً اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحوں بعد چھن چھنگلو نے اسے آنکھیں کھولنے کے لئے کہا اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔

اس نے دیکھا کہ وہ ایک گھنے جنگل میں ہیں۔ سامنے جاگونہ جن دو بوڑھے جنوں کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔ پھول اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ جنوں کے ساتھ مل کر خوشی سے قہقہے مار رہا ہے۔

''کیا ہم اسے نظر آرہے ہیں۔''۔۔۔۔۔پنگلو نے پوچھا۔

''نہیں میں نے تمہارا ہاتھ پکڑ رکھا ہے اس لئے ہم دونوں اسے نظر نہیں آرہے۔''۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

''پھر کیوں نہ میں اس کے ہاتھ سے پھول جھپٹ لوں۔''ـــــــ پنگلو نے کہا۔

''مگر جیسے ہی میں تمہارا ہاتھ چھوڑوں گا وہ تمہیں دیکھ لے گا اور ظاہر ہے پھر تمہیں وہ پھول کیسے چھیننے دے گا۔''ـــــــ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

''کوئی بات نہیں یہاں گھنی جھاڑیاں ہیں۔ تم میرا ہاتھ چھوڑ دو۔ میں جھاڑیوں میں سے ہوتا ہوا درخت پر چڑھ جاؤں گا اور وہاں سے جاگونہ جن پر چھلانگ لگاؤں گا اور اس کے ہاتھ سے پھول چھین لوں گا۔'' پنگلو نے کہا۔

''ٹھیک ہے مگر ایسا کرنا کہ پھول چھین کر سیدھے میرے پاس آنا۔ میں تمہیں پکڑ لوں گا تو تم اس کی نظروں سے غائب ہو جاؤ گے اور ہاں چونکہ مجھے اس پھول کے کھانے کی ضرورت نہیں ہے اس لئے جاگونہ جن کے ہاتھوں سے پھول چھینتے ہی فوراً اسے کھا جانا تاکہ تم عقلمند بھی ہو جاؤ اور تمہیں بھی پراسرار طاقتیں مل جائیں۔''ـــــــ چھن چھنگلو نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ایسا ہی کروں گا۔''۔۔۔۔۔پنگلو نے کہا اور پھر وہ چھن چھنگلو سے ہاتھ چھڑا کر جھاڑیوں میں سے ہوتا ہوا تیزی سے اس درخت پر چڑھتا چلا گیا جس کے نیچے جاگونہ جن اور بوڑھے جن بیٹھے ہوئے تھے۔

ادھر جاگونہ جن نے بوڑھے جنوں سے باتیں کرتے ہوئے پھول کو کھانے کے لئے اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا ہی تھا کہ پنگلو نے عین اس کے ہاتھ پر چھلانگ مار دی۔

اس اچانک جھپٹے سے جاگونہ جن بوکھلا گیا اور پنگلو نے پھرتی سے اس کے ہاتھ پر جھپٹا مارا مگر جلدی میں اس کے ہاتھ میں آدھا پھول آیا۔ آدھا جاگونہ جن کے ہاتھوں میں رہ گیا۔ پنگلو آدھا پھول لئے تیزی سے جھاڑیوں میں دوڑتا چلا گیا۔

جب تک جاگونہ جن اور اس کے ساتھی سنبھلتے پنگلو بے تحاشا تیزی سے دوڑتا ہوا چھن چھنگلو کے پاس پہنچ گیا۔ چھن چھنگلو نے جھپٹ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور چھن چھنگلو کے ساتھ ساتھ پنگلو بھی جنوں کی نظروں

سے غائب ہو گیا۔

''جلدی سے پھول کھا لو۔'' ـــــــ چھن چھنگلو نے اسے ہدایت کی۔

''کیا آدھا پھول کھا لوں۔'' ـــــــ پنگلو نے ہانپتے ہوئے کہا۔

''ہاں آدھا ہی کھا لو۔ کچھ نہ کچھ تو اثر ہو جائے گا۔'' ـــــــ چھن چھنگلو نے کہا اور پنگلو نے پھرتی سے پھول منہ میں ڈال لیا۔

ادھر جاگونہ جن اور اس کے ساتھی دیوانہ وار پنگلو کو ڈھونڈ رہے تھے مگر پنگلو انہیں نظر آتا تو ملتا۔

چنانچہ جب سارا جنگل ڈھونڈ کر جاگونہ جن تھک گیا تو اس نے وہی آدھا پھول اپنے منہ میں ڈال کر کھا لیا۔ غصے کے مارے اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس بندر کی بوٹیاں اڑا دے جس نے اس کے ہاتھوں سے اتنا قیمتی پھول چھین لیا تھا۔

ویسے اسے اس بات کا تصور بھی نہیں تھا کہ یہ چھن چھنگلو کا دوست پنگلو بندر ہے۔ اس کے خیال

میں تو چھن چھنگلو اور پنگلو اسی جنگل میں ہوں گے
جہاں اس کا محل تھا کیونکہ اپنی طرف سے اسے
اطمینان تھا کہ اس نے کانٹا چبھو کر چھن چھنگلو کی
صلاحیتوں کو ختم کر دیا ہے۔ اس کا خیال تھا کہ یہ
کوئی یہاں کا عام بندر ہوگا جس نے پھول کو
خوبصورت دیکھ کر جھپٹا مارا۔

پھول کھانے کے بعد اس نے جنوں کے سرداروں کو
کہا کہ وہ تمام جنوں کو جنگل میں پھیلا دیں اور ہر
قیمت پر وہ پھول تلاش کریں جو بندر نے یقیناً کہیں
پھینک دیا ہوگا کیونکہ بندر پھول نہیں کھاتے۔

چنانچہ جنگل کے تمام جن اس آدھے پھول کی تلاش
میں مصروف ہو گئے۔

ادھر پنگلو نے جیسے ہی پھول کھایا اس کے جسم میں
سنسناہٹ سی دوڑ گئی اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس
کے جسم میں پراسرار طاقتیں آ گئی ہوں۔

"چلو پنگلو اب جاگونہ کے محل میں چلیں۔ ہمیں
وہاں چوڑم دیوتا کا بت تباہ کرنا ہے۔"۔۔۔۔۔چھن چھنگلو
نے کہا۔

”ہاں چلو۔“ ـــــــ پنگلو نے کہا۔

”آنکھیں بند کر لو۔“ ـــــــ چھن چھنگلو نے کہا اور پنگلو نے آنکھیں بند کر لیں۔

چھن چھنگلو اور پنگلو بندر دوبارہ اس جنگل میں پہنچ گئے جہاں جاگونہ جن کا محل اور چوڑم دیوتا کا بت موجود تھا۔ تین انگلیوں نما درخت ان کے سامنے موجود تھا مگر محل کا دروازہ نظر نہیں آ رہا تھا۔

''چھن چھنگلو نے آنکھیں بند کر کے محل کا دروازہ دیکھنے کی کوشش کی مگر اسے کچھ نظر نہیں آیا۔ آخر یہ محل کا دروازہ کہاں گیا۔''_____ چھن چھنگلو نے پریشان لہجے میں کہا۔

''محل کا دروازہ مجھے نظر آ رہا ہے۔ اس کو کنڈا لگا ہوا ہے اور کنڈے کے ساتھ ایک جوتا بھی لٹک رہا ہے۔''_____ پنگلو بندر نے جواب دیا۔

''اچھا پھر تو ٹھیک ہے۔ میرے خیال میں آدھا پھول کھانے کی وجہ سے اب تم میں یہ جادو کی صلاحیتیں آگئی ہیں پھر آگے بڑھو اور کسی طرح یہ دروازہ کھول دو۔''...... چھن چھنگلو نے کہا۔

پنگلو بندر تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اچھل کر اس نے دروازے کے کنڈے تک پہنچنا چاہا مگر دروازہ بہت اونچا تھا۔ اس لئے اس کا ہاتھ وہاں تک نہیں پہنچ سکا۔

ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ کیا کرے اور کس طرح کنڈے تک پہنچے کہ اس کا قد خود بخود بڑھنا شروع ہو گیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ دروازے جتنا اونچا ہو گیا۔ پہلے تو وہ حیران ہوا پھر اس نے اطمینان سے ہاتھ بڑھا کر کنڈا کھول دیا۔

کنڈا کھلتے ہی اس کا قد خود بخود چھوٹا ہوتا چلا گیا اور اب وہ واپس اپنی اصل قدوقامت پر آ گیا۔ کنڈا کھلتے ہی دروازہ چھن چھنگلو کو بھی نظر آنے لگ گیا۔ چنانچہ وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور پھر وہ دونوں محل کے اندر داخل ہو گئے۔

جیسے ہی وہ محل کے اندر داخل ہوئے۔ اچانک ان

کے پیروں میں ایک زوردار دھماکہ ہوا اور وہ دونوں کسی گیند کی طرح ہوا میں اچھلے اور پھر فضا میں ہی لٹکے رہ گئے۔ انہوں نے نیچے اترنے کے لئے بڑے ہاتھ پیر مارے مگر بے سود۔ نہ ہی چھن چھنگلو کی طاقتیں کام آئیں اور نہ پنگلو بندر کی۔ ابھی وہ دونوں سوچ ہی رہے تھے کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں کہ جاگونہ جن کسی وحشی سانڈ کی طرح دوڑتا ہوا محل کے اندر داخل ہوا۔ اس نے جب ان دونوں کو فضا میں لٹکے دیکھا تو وہ پہلے تو ٹھٹھک گیا پھر اس کے حلق سے بے اختیار قہقہے نکلنے لگے۔

جاگونہ جن کافی دیر تک ان کے حال پر کھڑا ہنستا رہا۔ پھر وہ تیزی سے چوڑم دیوتا کی طرف بڑھا اور کمرے میں داخل ہو کر سجدے میں گر پڑا اور کہنے لگا۔

''چوڑم دیوتا میں نے وہ پھول حاصل کر لیا تھا مگر ایک بندر نے آدھا پھول جھپٹ لیا جو مجھے نہیں مل سکا۔ البتہ باقی آدھا میں نے کھا لیا ہے۔ اب میں یہاں آیا ہوں تو میں نے چھن چھنگلو اور اس بندر کو فضا میں لٹکے ہوئے دیکھا ہے مجھے بتلایا جائے کہ میں

اب کیا کروں۔"

"میرے پجاری جاگونہ جن جس بندر نے تمہارے ہاتھ سے پھول چھینا تھا وہ یہی بندر ہے جو باہر لٹکا ہوا ہے اور چھن چھنگلو کا ساتھی ہے۔ باقی آدھا پھول اس نے کھا لیا ہے اور چونکہ اس آدھے پھول میں پھول کا درمیانہ حصہ جس میں بیج ہوتے ہیں آ گیا تھا۔ اس لئے تمام طاقتیں اس بندر کو مل گئی ہیں۔ تم نے جو پھول کا حصہ کھایا ہے اس میں کچھ بھی نہیں تھا۔ اصل راز اس درمیانی حصے میں تھا جس میں بیج ہوتے ہیں۔ بہرحال تمہاری عدم موجودگی میں انہوں نے محل کا دروازہ کھول لیا اور اندر آ گئے تھے۔ وہ مجھے توڑنا چاہتے تھے مگر انہوں نے دروازہ کھولتے وقت کنڈے سے لٹکا ہوا جوتا نہیں ہٹایا تھا۔ اس لئے محل کے اندر داخل ہوتے ہی ان کی تمام صلاحیتیں ختم ہو گئیں اور میں نے انہیں فضا میں لٹکا دیا۔"۔۔۔۔۔چوڑم دیوتا نے کہا۔

"مگر چھن چھنگلو کی طاقتیں تو پہلے ہی ختم ہو چکی تھیں پھر وہ اس بندر کو لے کر ملک روم کے جنگلوں میں کیسے پہنچ گیا۔"۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے حیران ہوتے

ہوئے کہا۔

''چھن چھنگلو نے اپنی طاقتیں واپس لے لی تھیں اس نے تین سو سالہ پرانے کیکر کے درخت کا کانٹا توڑ کر اپنی پنڈلی میں چبھو لیا تھا۔''۔۔۔۔۔۔چوڑم دیوتا نے جواب دیا۔

''اوہ اب کیا میں جا کر انہیں قتل کر دوں۔'' جاگونہ جن نے سوال کیا۔

''سنو اب اگر تم نے ان پر حملہ کیا تو میرا زور ٹوٹ جائے گا اور وہ دونوں آزاد ہوجائیں گے اور میرا زور ٹوٹتے ہی ان کی صلاحیتیں بھی واپس آجائیں گی۔ اس لئے اب تم ایسا کرو جس جگہ وہ لٹکے ہوئے ہیں وہاں نیچے بڑی بڑی لکڑیاں اکٹھی کر کے ان میں آگ لگا دو۔ آگ اتنی بلند ہونی چاہئے کہ وہ دونوں اس کی زد میں آجائیں۔ اس طرح وہ دونوں وہیں لٹکے لٹکے جل کر راکھ ہو جائیں گے۔''۔۔۔۔۔۔چوڑم دیوتا نے جاگونہ جن کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''بہت اچھی ترکیب ہے دیوتا میں ابھی جا کر آگ جلاتا ہوں اور انہیں جلا کر راکھ کر دیتا ہوں۔'' جاگونہ

جن نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ اٹھ کر واپس مڑا اور پھر کمرے سے باہر نکل کر محل کے صحن میں آ گیا جہاں چھن چھنگلو اور پنگلو دونوں ہوا میں لٹکے ہوئے تھے۔

''میں ابھی تم دونوں کا بندوبست کرتا ہوں۔ میں تمہیں جلا کر راکھ کر دوں گا تم دونوں نے میرا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔''——جاگونہ جن نے ان سے مخاطب ہو کر غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہاں جاگونہ جن واقعی تم جیت گئے تم اور تمہارے دیوتا میں بڑی صلاحیتیں ہیں۔''——چھن چھنگلو نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس نے شکست تسلیم کر لی ہو۔ پنگلو اسے حیرت سے دیکھنے لگا کیونکہ چھن چھنگلو نے آج تک کسی سے شکست تسلیم نہیں کی تھی۔

''دیکھا آخر تم نے میری اور میرے دیوتا کی طاقت کو تسلیم کر لیا نا۔ ہمیں شکست دینا ناممکن ہے۔'' جاگونہ جن اپنی اور اپنے دیوتا کی تعریف پر خوشی سے پھولا نہ سمایا۔

''اب ہمارا خاتمہ تو قریب ہے جاگونہ جن۔ مگر مجھے

یہ تو بتلا دو کہ آخر ہم محل میں داخل ہوتے ہی کیسے فضا میں لٹک گئے اور ہماری طاقتیں کیوں نہیں کام کر رہیں۔"۔۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"ہاں اب تمہیں بتلانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مجھے چوڑم دیوتا نے بتلایا ہے کہ جب تم دونوں نے دروازہ کھولا تو کنڈے میں لٹکے ہوئے جوتے کو علیحدہ نہ کیا جس کی وجہ سے محل میں داخلے کے ساتھ ہی تمہاری طاقتیں سلب ہو گئیں اور چوڑم دیوتا نے تم دونوں کو ہوا میں لٹکا دیا۔"۔۔۔۔۔۔ جاگونہ جن نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے جب تک وہ جوتا نہ ہٹایا جائے ہم یوں ہی رہیں گے۔"۔۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"ہاں جب تک جوتا کنڈے سے علیحدہ نہ کیا جائے تم ایسے ہی رہو گے اور جوتا تم ہٹا نہیں سکتے۔ اس لئے کہ اب تم بے بس ہو۔ میں اب باہر جا کر جنگل سے بڑی بڑی لکڑیاں لا کر تمہارے نیچے ڈھیر کروں گا ور پھر ان میں آگ لگا دوں گا۔اس طرح تم دونوں آگ میں جل کر راکھ ہو جاؤ گے۔"۔۔۔۔۔۔ جاگونہ جن

نے انہیں بتلایا اور پھر وہ اچھلتا کودتا محل سے باہر چلا گیا۔
''یہ تو بہت برا ہوا پنگلو اب کیا کریں۔ کسی طرح جوتا کنڈے سے علیحدہ ہو تو ہماری جان چھوٹے ورنہ یہ جن تو واقعی ہمیں جلا کر راکھ کر دے گا۔''——چھن چھنگلو نے پنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔
''تم نے شکست کی بات اس لئے کی تھی کہ تمہیں اصل راز کا علم ہو جائے یا واقعی تم شکست مان چکے ہو۔''——پنگلو ابھی تک اس شکست کے بارے میں سوچ رہا تھا۔
''ارے وہ تو اصل راز معلوم کرنے کے لئے کیا تھا ورنہ میں تو آخری دم تک جدوجہد کرنے کا قائل ہوں۔''——چھن چھنگلو نے جواب دیا اور پنگلو کو تسلی ہو گئی۔
''مگر اب جوتے کا کیا کریں ہمیں جاگونہ جن کے آنے سے پہلے پہلے کچھ کر لینا چاہئے۔''——چھن چھنگلو نے کہا۔
''یہاں سے کسی طرح جان چھوٹے تو جوتا علیحدہ کریں۔''——پنگلو نے کہا۔

"مگر یہاں سے جان کیسے چھوٹے"۔۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے کہا۔ اب پنگلو بھلا کیا جواب دیتا خاموش رہا۔

چھن چھنگلو نے آنکھیں بند کیں اور دماغ سے سوال کرنے لگا کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ کس طرح کنڈے سے جوتا علیحدہ کرنا چاہیئے۔

دماغ نے جواب دیا کہ وہ کچھ نہیں بتلا سکتا۔ اب تو قسمت ہی انہیں بچا سکتی ہے۔

چھن چھنگلو یہ جواب ملنے پر مایوس سا ہو گیا اور اب ہو بھی کیا سکتا تھا۔ وہ بے بس ہو گئے تھے۔ چھن چھنگلو نے بندر بابا سے بھی رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی مگر بے سود، بندر بابا چلّے میں مصروف تھے اس لئے ان سے رابطہ قائم نہ ہو سکا۔

"میری سمجھ میں ایک ترکیب آئی ہے چھن چھنگلو" پنگلو بندر نے کہا۔

"وہ کیا"۔۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے چونک کر پوچھا۔

"کیوں نہ ہم جاگونہ جن کی منت کریں اور عارضی طور پر چوڑم دیوتا کے پجاری بن جائیں شاید وہ ہمارے داؤ میں آجائے اور اس طرح ہم اپنی صلاحیتیں

واپس لے لیں۔" ـــــــ پنگلو نے کہا۔

"نہیں پنگلو میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے کی بجائے کسی بت کو سجدہ کروں۔ چاہے میری جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ میں تو بت شکن ہوں بت پرست نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بات سے کہیں زیادہ طاقتور ہے وہ اگر چاہے تو ہمیں ویسے ہی رہا کرا دے۔ اس کی طاقت سے کچھ بعید نہیں۔" چھن چھنگلو نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو کہ اللہ تعالیٰ کسی طرح ہماری رہائی کرا دے۔ اللہ تعالیٰ خلوص سے مانگی ہوئی دعا ضرور قبول کرتا ہے۔" ـــــــ پنگلو نے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے ہمیں مایوس ہونے کی بجائے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیے۔" ـــــــ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"یا باری تعالیٰ ہم دونوں ظالموں کے خاتمے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں تو ہماری مدد کر، تو سب سے زیادہ طاقتور ہے تو ہماری مدد کر۔" ـــــــ چھن چھنگلو نے بڑے خلوص سے دعا مانگی۔ عین اسی لمحے جاگونہ جن

ایک پرانے درخت کا بڑا سا تنا اٹھائے محل کے اندر داخل ہوا۔ تنا بہت بڑا تھا اس لئے جیسے ہی جاگونہ جن نے تنا دروازہ سے اندر کرنے کے اسے جھکایا اس کے ہاتھ نے جھٹکا کھایا اور تنے کا سرا عین دروازے کے کنڈے میں جا لگا۔ تنا اتنے زور سے لگا تھا کہ جوتا تو جوتا کنڈا ہی اکھڑ کر دروازے سے دور جاگرا اور جوتا علیحدہ ہوتے ہی چوڑم دیوتا کا طلسم ٹوٹ گیا اور وہ دونوں دھڑام سے نیچے آ گرے۔ ان کی طاقتیں واپس آ گئی تھیں چنانچہ چھن چھنگلو نے فوراً پنگلو کا ہاتھ پکڑا اور وہ دونوں نظروں سے غائب ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی بر وقت مدد کی تھی اور ان کی مایوسی کامیابی میں تبدیل ہو گئی۔

جاگونہ جن خوشی کے مارے اچھلتا کودتا محل سے باہر نکلا اور اس نے پرانے اور تناور درخت کے تنے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ایک زوردار جھٹکا دیا تو یہ تناور درخت جڑ سے اکھڑتا چلا گیا۔ پھر اس درخت کو لئے وہ سیدھا محل کی طرف آیا۔ درخت خاصا بڑا اور پھیلا ہوا تھا۔ اس لئے سنبھالتے سنبھالتے بھی اس کے تنے کا سر دروازے سے ٹکرا گیا۔ یہ ٹکر اتنی شدید تھی کہ دروازے کا کنڈا اکھڑ کر دور جاگرا اور کنڈا دروازے سے علیحدہ ہوتے ہی چوڑم دیوتا کا طلسم ٹوٹ گیا اور چھن چھنگلو اور پنگلو دونوں آزاد ہو کر نیچے فرش پر آگرے اور ان کی صلاحیتیں واپس آگئیں۔

جاگونہ جن کو بھی کنڈا ٹوٹنے کا احساس ہو گیا۔ اس نے وحشت کے عالم میں تنا وہیں پھینکا اور اچھل کر محل کے اندر آ گیا اور جب اس نے وہاں ہوا میں ان دونوں کو لٹکا ہوا نہ دیکھا تو اس کے ہوش اڑ گئے۔ اچھا بھلا پھنسا ہوا شکار ہاتھ سے نکل گیا تھا۔

وہ ایک لمحے کے لئے ٹھٹھکا اور پھر تیزی سے بھاگتا ہوا چوڑم دیوتا کے بت کی طرف بھاگا مگر ابھی اس نے دو تین قدم ہی اٹھائے تھے کہ منہ کے بل دھڑام سے نیچے آ گرا۔ اسی لمحے چھن چھنگلو اور پنگلو ظاہر ہو گئے۔

چھن چھنگلو نے اپنا ہاتھ اس کی طرف اٹھایا ہوا تھا پھر اس نے اپنا ہاتھ فضا میں بلند کیا اور جاگونہ جن ہوا میں بلند ہوتا چلا گیا۔ عین اسی جگہ جہاں وہ دونوں لٹکے ہوئے تھے۔ جیسے ہی جاگونہ جن وہاں پہنچا چھن چھنگلو نے منہ میں کچھ پڑھ کر ہاتھ کو زور سے جھٹکا دیا اور جاگونہ جن ہوا میں لٹکا رہ گیا۔

''دیکھو یہ ہے میرے اللہ تعالیٰ کی طاقت کہ اس نے کس طرح ہمیں رہائی دلائی اور اب یہ ظالم عین

اسی جگہ لٹکا ہوا ہے جہاں اس کے دیوتا نے ہمیں لٹکایا تھا۔"۔۔۔۔چھن چھنگلو نے پنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں اللہ تعالیٰ بڑا طاقتور اور اپنے بندوں پر بڑا ہی مہربان ہے۔ خلوص دل سے مانگی ہوئی دعا ضائع نہیں جاتی۔"۔۔۔۔پنگلو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اسے اب یہیں لٹکا رہنے دو۔ اندر چل کر ذرا اس دیوتا سے بھی دو دو ہاتھ کریں۔"۔۔۔۔چھن چھنگلو نے پنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پہلے اس کا خاتمہ تو کر دیں۔"۔۔۔۔پنگلو نے کہا۔

"نہیں جب تک چوڑم دیوتا کا بت نہیں ٹوٹے گا یہ نہیں مرے گا۔"۔۔۔۔چھن چھنگلو نے کہا اور پھر وہ دونوں چوڑم دیوتا کی طرف بڑھنے لگے۔

"ٹھہرو۔ رک جاؤ میری بات سنو۔"۔۔۔۔اچانک ہوا میں لٹکے ہوئے جاگونہ جن نے انہیں آواز دیتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے۔ دیکھو اب ہم سے دھوکہ کرنے کی

کوشش نہ کرنا۔ ہم اب تمہاری باتوں میں نہیں آئیں گے۔'' ـــــــ چھن چھنگلو نے کہا۔

''میں کوئی دھوکہ نہیں کرنا چاہتا۔ میں تم سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ آخر تم ہمارے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو۔ ہم نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔'' ـــــــ جاگونہ جن نے کہا۔

''اچھا۔ ابھی تم پوچھ رہے ہو کہ ہم تمہیں کیوں ختم کرنا چاہتے ہیں۔ تم ظالم ہو۔ انسانوں اور جنوں پر ظلم کرتے ہو۔ تم نے اس بڑھیا کو لالچ دے کر کئی لڑکیوں کا خون پیا ہے اور میں ظالموں کے خاتمہ کے لئے کام کرتا ہوں۔ اس لئے تمہارا اور تمہارے دیوتا کا خاتمہ بے حد ضروری ہے۔'' ـــــــ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

''دیکھو۔ اگر صرف یہی بات ہے تو میں آج سے ظلم سے توبہ کرتا ہوں۔ آئندہ میں کسی انسان یا جن پر ظلم نہیں کروں گا۔ تم مجھے معاف کر دو۔'' ـــــــ جاگونہ جن نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ ظلم تمہاری نس نس میں رچا بسا ہے۔ اب

تم باز نہیں آسکتے۔ اس وقت تو صرف یہ بات اس لئے کر رہے ہو تاکہ تمہاری جان بچ جائے۔'' چھن چھنگلو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''نہیں میں سچ کہہ رہا ہوں تم جو چاہو قسم اٹھوا لو۔ جس طرح چاہو تسلی کر لو۔''۔۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے ان کے سامنے باقاعدہ ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

''اچھا ابھی تم یہیں ٹھہرو۔ پہلے میں تمہارے دیوتا کا خاتمہ کر لوں پھر تم سے بات کروں گا۔''۔۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''میرے دیوتا کو بھی معاف کر دو۔ میرا دیوتا بھی کبھی مجھے ظلم پر نہیں اکسائے گا۔''۔۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے دوبارہ ان کی منت کرتے ہوئے کہا۔

''چلو چھن چھنگلو۔ یہ ہمارا وقت ضائع کرنا چاہتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم کسی اور چکر میں پھنس جائیں۔'' پنگلو نے چھن چھنگلو کا ہاتھ پکڑ کر کمرے کی طرف گھسیٹتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ دونوں تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھے جس میں چوڑم دیوتا کا بت تھا۔

جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے ان کی حیرت سے آنکھیں پھٹ گئیں کیونکہ چوڑم دیوتا کا بت وہاں موجود تو تھا مگر بت کے گرد سرخ رنگ کا دھواں سا چھایا ہوا تھا جو برابر گردش کر رہا تھا۔ چوڑم دیوتا کا بت مکمل طور پر اس سرخ رنگ کے دھویں میں چھپا ہوا تھا۔

"ہا، ہا، ہا۔ تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے نہ ہی تمہاری کوئی طاقت مجھ پر اثر کر سکتی ہے۔ اگر تم قریب آئے تو جل کر راکھ ہو جاؤ گے۔ میرے پجاری نے تمہیں اس لئے باتوں میں لگا کر روکے رکھا تھا کہ میں اس وقت تک زمین کی تہہ سے اس دھوئیں کو منگوا لوں اگر تم فوراً یہاں آجاتے تب البتہ مجھے مشکل ہو جاتی۔" چوڑم دیوتا کے بت سے آواز نکلی۔

وہ دونوں ایک لمحے کے لئے خاموش ہو گئے۔ پھر چھن چھنگلو نے سوچا اس پر اپنی طاقت آزمانی چاہیئے۔ ہو سکتا ہے یہ ہمیں دھوکا دے رہا ہو۔

چنانچہ اس نے اپنا ہاتھ اس کی طرف اٹھایا اور منہ ہی میں کچھ پڑھنے لگا مگر کچھ بھی نہ ہوا۔ سرخ دھواں اسی طرح بت کے گرد گردش کرتا رہا۔

چھن چھنگلو نے اپنی پوری کوشش کر لی مگر وہ دھواں نہ جانے کیسا تھا کہ اس پر کسی بھی طاقت کا اثر نہ ہوا۔

جب ہر طرف سے چھن چھنگلو مایوس ہو گیا تو اس نے اپنے دماغ سے سوال کیا کہ وہ چوڑم دیوتا کے بت کو کیسے توڑ سکتا ہے۔

اس کے دماغ نے جواب دیا کہ یہ دھواں بے حد خطرناک ہے اور زمین کی نچلی تہہ سے آیا ہے۔ اس پر کوئی طاقت اثر نہیں کرتی۔ اب اس بت کو تباہ کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ زمینی گرز حاصل کیا جائے۔ زمینی گرز ہی اس دھوئیں کے اثر کو توڑ سکتا ہے۔

''زمینی گرز کہاں سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔'' چھن چھنگلو نے دوبارہ سوال کیا۔

''زمینی گرز زمین کی اس تہہ میں پایا جاتا ہے جہاں سے یہ دھواں آیا ہے۔ یہ ایک چھوٹی سی چٹان ہے جو گرز کی شکل میں ہے۔'' ـــــ دماغ نے جواب دیا۔

''میں اس گرز تک کیسے پہنچ سکتا ہوں۔'' ـــــ چھن چھنگلو نے پوچھا۔

''اس گرز تک پہنچنا بہت مشکل ہے۔ تم ایسا کرو کہ اس غار میں جا کر بزرگ بابا سے پوچھو۔ وہ تمہیں بتلائے گا زمینی گرز تک پہنچنے کا راستہ صرف اسے ہی معلوم ہے۔''ـــــ دماغ نے جواب دیا اور چھن چھنگلو نے آنکھیں کھول دیں۔ وہ تیزی سے واپس مڑا اور پنگلو سے کہنے لگا۔

''میرے پیچھے آؤ۔''

''مگر کہاں۔''ـــــ پنگلو نے اس کے پیچھے جاتے ہوئے کہا۔

''اس بزرگ بابا کے پاس جس نے ہمیں سانپوں والی پہاڑی تک پہنچایا تھا۔''ـــــ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر وہ دونوں بھاگتے ہوئے محل کے دروازے سے باہر نکلتے چلے گئے۔ راستے میں جاگونہ جن انہیں آوازیں دیتا رہ گیا مگر انہوں نے اس کی کوئی بات نہیں سنی۔

محل سے باہر آ کر چھن چھنگلو سیدھا اس جگہ گیا جہاں غار کا دروازہ تھا۔ اب وہاں ایک اور جھاڑی اُگ آئی تھی۔ غار کا دروازہ اس جھاڑی کی جڑ میں سے صاف نظر آ رہا تھا۔ چھن چھنگلو نے جھاڑی کو ایک

طرف ہٹایا اور پھر وہ غار میں داخل ہو گیا۔ پنگلو بندر بھی اس کے پیچھے پیچھے اندر داخل ہو گیا۔

وہ دونوں تیز تیز چلتے ہوئے اس کمرے میں پہنچے جہاں بزرگ بابا چراغ جلائے عبادت میں مصروف تھا۔ چھن چھنگلو نے بڑے مؤدبانہ طریقے سے انہیں سلام کیا۔

بزرگ بابا نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔ پھر سر ہلا کر سلام کا جواب دیا اور انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ دونوں خاموشی سے ان کے قریب بڑے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئے۔ بزرگ بابا نے عبادت سے فارغ ہو کر ان کی جانب دیکھا اور پھر مسکراتے ہوئے کہا۔

”تمہیں اپنی طاقتیں واپس ملنے کی مبارک ہو بیٹا۔ اور تمہیں بھی پنگلو تم نے وہ سنہرا پھول کھا کر خاصا فائدہ حاصل کر لیا ہے۔“

”یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور آپ کی دعا سے ہوا ہے بزرگ بابا۔“ ــــــــ چھن چھنگلو نے کہا۔

”ہاں سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوتا ہے ویسے تمہارے دوست بندر نے تمہاری خاطر بہت قربانیاں

دی ہیں۔ یہ تمہارا سچا دوست ہے۔"۔۔۔۔۔۔بزرگ بابا نے کہا۔

"ہاں باباجی۔ واقعی اس نے اب تک کئی بار میری جان بچائی ہے۔"۔۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"خیر یہ باتیں ہوتی رہیں گی۔ اب مجھے بتلاؤ کہ تم میرے پاس کیسے آئے ہو۔"۔۔۔۔۔۔بزرگ بابا نے کہا۔

"بابا جی آپ کو علم ہی ہوگا کہ ہم ظالم جاگونہ جن اور اس کے دیوتا کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں۔ جاگونہ جن کو تو ہم نے بے بس کر دیا ہے مگر جب تک اس بت کا خاتمہ نہ کیا جائے جاگونہ جن کا خاتمہ نہیں ہو سکتا مگر دیوتا کے بت نے اپنے گرد زمین کی تہہ سے سرخ دھواں منگوا کر اپنے گرد لپیٹ لیا ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ جب تک زمینی گرز حاصل نہ کیا جائے اس بت کا خاتمہ نہیں ہو سکتا اور زمینی گرز جہاں ملتا ہے اس کا راستہ صرف آپ جانتے ہیں۔"۔۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"ہوں زمینی گرز۔"۔۔۔۔۔۔بزرگ بابا یہ کہہ کر کچھ دیر خاموش رہے۔ پھر کہنے لگے۔

"تمہارا مقصد بے حد نیک ہے۔ اس لئے میں تمہیں راستہ ضرور بتلاؤں گا مگر زمینی گرز تک پہنچنے کے لئے تمہیں بڑی تکلیفیں اٹھانی پڑیں گی اور ہو سکتا ہے تمہاری جان بھی چلی جائے۔"

"آپ ہمیں راستہ بتلائیں بابا جی ہم اللہ تعالیٰ کی مدد سے یہ گرز ضرور حاصل کر لیں گے۔"۔۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ہمت کرو۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اور میری دعا تمہارے ساتھ ہو گی۔"۔۔۔۔۔۔بزرگ بابا نے کہا۔

کچھ دیر خاموشی طاری رہی۔ پھر بزرگ بابا نے کہا۔

"سنو چھن چھنگلو۔ اس جنگل کے مغربی کنارے پر ایک چشمہ ہے جس کا پانی سرخ رنگ کا ہے۔ اس چشمہ کے قریب ایک غار ہے تم اس غار میں داخل ہو جاؤ۔ یہ غار نیچے اترتا جائے گا۔ یہاں تک کہ زمین کے سب سے نچلے حصے تک پہنچ جائے گا۔ جہاں یہ غار ختم ہو وہاں ایک چٹان سی آجائے گی۔ اس چٹان کو توڑو گے تو اس کے اندر سے وہ گرز نکلے گا وہ گرز لے کر تم اس غار کے راستے واپس آجانا۔"

"مگر بابا جی یہ تو بے حد آسان بات ہے صرف سفر ہی تو کرنا ہے۔" ـــــــ چھن چھنگلو نے کہا۔

"نہیں بیٹے۔ اتنا آسان نہیں جتنا تم سمجھتے ہو۔ اس کے راستے میں تین وادیاں آتی ہیں۔ پہلی وادی میں خوفناک شیر بستے ہیں۔ ان شیروں کا خاتمہ کر کے تم غار میں آگے بڑھ سکو گے۔ اس کے بعد دوسری وادی کالے چیتوں کی آتی ہے۔ تیسری وادی زہریلے سانپوں کی ہے۔ ان وادیوں سے گزرنے کے بعد ہی تم گرز تک پہنچ سکو گے۔ یہ بات خیال میں رکھنا کہ غار میں داخل ہوتے ہی تم دونوں کی طاقتیں ختم ہو جائیں گی اور ان وادیوں میں تم صرف اپنی عقلمندی اور چالاکی سے گزر سکتے ہو۔" ـــــــ بزرگ بابا نے کہا۔

"ٹھیک ہے بزرگ بابا ہم تو اللہ تعالیٰ کی مدد اور آسرے پر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔" چھن چھنگلو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں بیٹے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا جاؤ خدا حافظ۔" ـــــــ بزرگ بابا نے ان دونوں کے سروں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

اور وہ دونوں خاموشی سے چلتے ہوئے غار سے باہر نکل آئے۔

''آؤ پنگلو جنگل کے مغربی کنارے کی طرف چلیں۔ راستہ تو واقعی بے حد کٹھن ہے مگر ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ انشاء اللہ ہم کامیاب لوٹیں گے۔''_____ چھن چھنگلو نے پنگلو سے کہا اور پنگلو نے سر ہلا دیا۔

پھر وہ دونوں تیزی سے جنگل کے مغربی کونے کی طرف بڑھنے لگے۔

تقریباً تین گھنٹے تک مسلسل چلنے کے بعد وہ اس چشمہ پر پہنچ گئے جس کا پانی سرخ رنگ کا تھا۔ اس کے قریب ہی وہ غار موجود تھا۔

چھن چھنگلو نے غار کے دہانے پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے کامیابی کی دعا مانگی اور پھر قریب ہی ایک درخت کی شاخ توڑ لی تا کہ کسی وقت کام آ سکے۔

شاخ ہاتھ میں لئے ہوئے وہ غار کے اندر داخل ہو گیا۔ پنگلو بھی اس کے پیچھے پیچھے غار کے اندر داخل ہو گیا۔

جیسے ہی وہ دونوں غار کے اندر داخل ہوئے ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور اس اندھیری غار کے اندر روشنی سی پھیل گئی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے غار کی دیواروں سے روشنی چھن چھن کر آ رہی ہو۔

وہ دونوں بڑے حیران ہوئے مگر وہ رکے نہیں بلکہ آگے بڑھتے ہی چلے گئے۔ غار میں شروع شروع میں چمگادڑ اڑتے نظر آئے مگر آہستہ آہستہ وہ غائب ہو گئے۔

وہ دونوں مسلسل چلتے رہے حتیٰ کہ جب وہ بری طرح تھک گئے تو چھن چھنگلو ایک جگہ بیٹھ گیا۔

''میرا خیال ہے ہمیں یہاں کچھ دیر آرام کر لینا

چاہئے۔ یہ غار تو بہت طویل ہے۔"۔۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے کہا۔

"ہاں میں بھی تھک گیا ہوں۔"۔۔۔۔۔۔پنگلو نے ایک طرف بیٹھتے ہوئے کہا۔

چھن چھنگلو نے دیوار سے پشت لگا کر آنکھیں بند کر لیں اور چونکہ وہ بے حد تھک گیا تھا۔ اس لئے اسے فوراً ہی نیند آ گئی۔

پنگلو کچھ دیر تو آرام کرتا رہا۔ پھر وہ اٹھا اور آگے بڑھنے لگا۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ شیروں کی وادی تک پہنچنے کے لئے ابھی کتنا سفر باقی رہتا ہے۔

ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا ہو گا کہ اچانک اسے دور سے شیر کے گرجنے کی آواز سنائی دی۔ وہ سمجھ گیا کہ شیروں کی وادی اب نزدیک آ گئی ہے۔

وہ سوچنے لگا کہ آگے جائے یا واپس چھن چھنگلو کی طرف چلا جائے۔ وہ کچھ دیر کھڑا سوچتا رہا۔ پھر اس نے فیصلہ کیا کہ وہ آگے جا کر دیکھے تو سہی کہ وادی میں کتنے شیر موجود ہیں۔

چنانچہ وہ آگے بڑھنے لگا۔ ابھی وہ اور تھوڑا سا دور

گیا ہو گا کہ اس نے دیکھا کہ غار ختم ہو گیا ہے اور اب وہاں ایک چھوٹی سی وادی تھی۔ وادی کے دوسرے سرے پر دوبارہ غار کا دھانہ نظر آ رہا تھا اور اس وادی میں سینکڑوں شیر گھوم رہے تھے۔ بہت بڑے اور خوفناک شیر۔

جیسے ہی انہوں نے پنگلو بندر کو دیکھا وہ تیزی سے اس کی طرف لپکے پنگلو نے واپس بھاگنا چاہا مگر شیروں نے اسے فوراً ہی گھیر لیا۔ ان کی غراہٹوں سے پنگلو کی جان نکلی جا رہی تھی۔

دوسرے لمحے ایک قوی ہیکل اور بوڑھا شیر آگے بڑھا اور پنگلو کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔ ایک لمحے تک وہ غور سے اسے دیکھتا رہا۔ پھر گرجدار آواز میں بولا۔

''کون ہو تم اور یہاں کیسے آئے۔''_____پنگلو چونکہ جانور تھا اس لئے وہ ان کی زبان آسانی سے سمجھ سکتا تھا۔

''میرا نام پنگلو ہے۔ میرا ایک انسان دوست ہے چھن چھنگلو۔ ہم دونوں ایک ظالم جن اور اس کے دیوتا

کے خاتمے کے لئے زمینی گرز حاصل کرنے کے لئے نکلے ہیں۔"۔۔۔۔۔پنگلو بندر نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"ہوں زمینی گرز، تم احمق ہو جو یہ گرز لینے کے لئے آئے ہو۔ ہم تمہیں کسی صورت آگے نہیں جانے دیں گے۔ اس لئے بہتر ہے کہ تم واپس چلے جاؤ۔" شیر نے غصے سے غراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ہم یہ فیصلہ کر کے نکلے ہیں کہ گرز ضرور حاصل کریں گے۔ چاہے اس کے لئے ہماری جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔"۔۔۔۔۔پنگلو نے کہا۔

"اچھا جاؤ اور اپنے دوست کو لے آؤ"۔۔۔۔۔شیر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"کیا تم ہمیں یہاں سے گزرنے دو گے۔"

"تم آؤ تو سہی۔"۔۔۔۔۔شیر نے جواب دیا اور پنگلو خوشی سے اچھلتا کودتا واپس چلا گیا۔ جب وہ چھن چھنگلو کے پاس پہنچا تو وہ ابھی تک سو رہا تھا۔ پنگلو نے اسے اٹھایا اور ساری بات بتلا دی۔

"ارے اگر شیر ہمیں کچھ نہ کہیں تو مزے آجائیں گے۔"۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور

وہ دونوں تیزی سے شیروں کی وادی کی طرف بڑھنے لگے۔

ادھر پنگلو کے جانے کے بعد سردار شیر نے باقی شیروں سے کہا کہ ہمیں انسان کا گوشت کھائے مدت ہو گئی ہے۔ اب خوب دعوت ہو گی۔ میں نے بندر کو اس لئے بھیج دیا تھا کہ کہیں وہ انسان ڈر کر نہ بھاگ جائے اور باقی شیر بھی اس کی بات سن کر خوشی سے اچھلنے لگے۔

تھوڑی دیر بعد چھن چھنگلو اور پنگلو وادی کے سرے پر پہنچ گئے۔

پہلے تو شیر ان دونوں کو دیکھ کر ان کی طرف لپکے مگر پھر اچانک چیخ کر واپس دوڑنے لگے۔ شیروں میں بھگدڑ مچ گئی اور وہ سب سمٹ کر ایک کونے میں دبک

گئے۔

''ارے انہیں کیا ہوا۔ یہ ہم سے خوفزدہ کیوں ہو گئے ہیں۔''۔۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''معلوم نہیں میں پوچھتا ہوں۔''۔۔۔۔۔۔ پنگلو نے بھی حیران ہوتے ہوئے کہا اور اس نے زور سے آواز دے کر ان سے یہ بات پوچھی۔

''یہ شاخ پھینک دو۔ اس کی بو کی وجہ سے ہم تمہارے قریب نہیں آسکتے۔''۔۔۔۔۔۔ سردار شیر نے چیخ کر کہا۔

''اچھا تو یہ اس شاخ سے ڈر گئے ہیں۔ چلو اچھا ہوا ہمیں ان کا احسان نہیں اٹھانا پڑا۔ آؤ وادی پار کر کے غار میں داخل ہو جائیں۔''۔۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے وادی پار کر گئے۔ جب وہ غار میں داخل ہوئے تو پیچھے سے شیر کی آواز آئی۔

''کاش تمہارے ہاتھ میں یہ شاخ نہ ہوتی تو آج ہم بڑے مزے کی دعوت کھاتے۔''

''ہوں تو ان کی نیت خراب تھی۔''۔۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے کہا۔

''یہ شاخ کس درخت کی ہے جس سے شیر ڈر گئے ہیں۔''۔۔۔۔۔۔پنگلو نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''معلوم نہیں میں نے تو ویسے ہی اسے توڑ لیا تھا تاکہ چھوٹے موٹے جانوروں کو ہٹایا جا سکے۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ کوئی خصوصی شاخ ہے۔ اس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ ہماری مدد کر رہا ہے۔''۔۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔''۔۔۔۔۔۔پنگلو نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ کافی دیر تک چلنے کے بعد وہ دوسری وادی کے قریب پہنچ گئے۔ یہاں سیاہ رنگ کے خوفناک چیتے گھوم رہے تھے۔ انہوں نے جب ان دونوں کو دیکھا تو وہ غراتے ہوئے ان کی طرف لپکے۔ چھن چھنگلو نے وہ شاخ ان کے سامنے کر دی اور شاخ کو دیکھ کر وہ چیتے بھی چیختے ہوئے واپس پلٹے اور ایک طرف دبک گئے۔

چھن چھنگلو اور پنگلو نے دوڑ کر یہ وادی بھی پار

کر لی اور ایک بار پھر غار میں داخل ہو گئے۔اب وہ خوش تھے بے حد خوش۔ اس شاخ نے تو وہ کام دکھایا تھا جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔

اب وہ غار میں دوڑنے لگے مگر جلد ہی وہ تھک گئے۔ چنانچہ ایک بار پھر آرام کرنے بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد آرام کرنے کے بعد اٹھے اور آگے بڑھنے لگے۔ جلد ہی وہ سانپوں کی وادی میں پہنچ گئے۔ اس وادی میں ہر قسم کے سانپ کلبلا رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے یہاں سانپوں کا سمندر ہو۔

چھن چھنگلو نے یہاں بھی شاخ آگے بڑھائی مگر ان سانپوں پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اب تو وہ دونوں گھبرا گئے۔

اچانک چھن چھنگلو کو ایک خیال آیا۔ اس نے شاخ کا ایک پتہ توڑ کر ان سانپوں کی طرف پھینکا جیسے ہی پتہ سانپ سے ٹکرایا وہ اچھل کر بھاگا اور پھر تو وہ تیزی سے سمٹنے لگے۔ جس جس سانپ کا جسم اس پتے سے ٹکراتا وہ اچھل کر دور ہٹ جاتا۔ اب درمیان میں ایک راستہ سا بن گیا تھا۔

چنانچہ وہ اطمینان سے اس راستے پر چلتے ہوئے اس خوفناک وادی کو بھی پار کر گئے۔ اب ایک بار پھر وہ غار میں داخل ہو چکے تھے۔

غار میں داخل ہو کر انہوں نے اطمینان کا طویل سانس لیا کیونکہ اس شاخ کی مدد سے وہ تینوں خوفناک وادیوں کو پار کر آئے تھے۔ اب مسئلہ تھا اس چٹان کا۔

چلتے چلتے وہ اس چٹان تک پہنچ ہی گئے۔ یہاں غار ختم ہو گئی تھی۔ چٹان بہت بڑی تھی اور اتنی ٹھوس تھی کہ اسے توڑنا تو ایک طرف ہلایا بھی نہیں جا سکتا تھا۔

چھن چھنگلو سوچنے لگا کہ اب وہ کیا کرے۔ کافی دیر تک مغز ماری کرنے کے باوجود بھی کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آئی۔ آخر سوچ سوچ کر وہ آگے بڑھا اور ہاتھ لگا کر اسے دیکھنے لگا اور اچانک اس کے دوسرے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شاخ چٹان سے چھو گئی جیسے ہی شاخ اس چٹان کے ساتھ لگی ایک زور دار دھماکہ ہوا اور چٹان ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو گئی۔ وہ دونوں تیزی سے پیچھے ہٹے تاکہ پتھروں کی زد میں نہ آجائیں مگر چٹان اس طرح ٹوٹی تھی کہ اس کے ریزے

ریزے ہو گئے تھے۔

جب گرد چھٹی تو انہوں نے دیکھا کہ جہاں چٹان پڑی تھی وہاں چٹان کا بنا ہوا ایک چھوٹا سا گرز پڑا تھا۔

چھن چھنگلو نے لپک کر وہ گرز اٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے اسے کامیاب کیا تھا۔ گرز حاصل کر کے وہ واپس لوٹے۔ اس بار انہوں نے بڑے اطمینان سے تینوں وادیاں پار کیں اور تقریباً دو دن تک چلنے کے بعد وہ اس غار کے دہانے سے باہر آ گئے۔

وہ بے حد خوش تھے کیونکہ اب وہ اس ظالم دیوتا کو آسانی سے توڑ سکتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے جاگونہ کے محل کی طرف دوڑنا شروع کر دیا۔

جلد ہی وہ محل میں داخل ہو گئے۔ وہاں جاگونہ جن ابھی تک ہوا میں لٹکا ہوا تھا۔ اس نے جب چھن چھنگلو کے کاندھے پر زمینی گرز دیکھا تو وہ بے اختیار رونے پیٹنے لگا اور ان کی منتیں کرنے لگا مگر چھن چھنگلو نے اس کے رونے پیٹنے پر کان نہیں دھرے اور بھاگتا

ہوا اس کمرے کی طرف بڑھا جہاں چوڑم دیوتا کا بت تھا۔

چوڑم دیوتا کا بت وہاں موجود تھا اور اس کے گرد سرخ رنگ کا دھواں ابھی تک گردش کر رہا تھا۔

جیسے ہی وہ دونوں اندر داخل ہوئے چوڑم دیوتا کے بت میں سے بھی چیخنے کی آوازیں آنے لگیں۔ چھن چھنگلو تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے پوری قوت سے گرز چوڑم دیوتا کے بت پر دے مارا۔ جیسے ہی گرز اس دیوتا کے بت پر لگا ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور ہر طرف چیخنے اور رونے کی آوازیں آنے لگیں۔ یوں لگتا تھا جیسے بے شمار روحیں چیخ چلا رہی ہوں۔ ہر طرف گرد ہی گرد چھا گئی تھی۔

جب گرد چھٹی تو انہوں نے دیکھا کہ وہ محل غائب ہو چکا تھا۔ اب وہاں جنگل ہی جنگل تھا اور درمیان میں جاگونہ جن کی لاش پڑی ہوئی تھی جو بہت ڈراؤنی لگ رہی تھی۔ اس کے کاندھوں پر موجود سانپ بھی مر چکے تھے۔

''خدا کا شکر ہے کہ ہم ایک اور ظالم کا خاتمہ کرنے

میں کامیاب ہو گئے ہیں۔''۔۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں اللہ نے مہربانی کی ہے۔ اب اس لاش کو لے کر اس شہر میں چلنا چاہیئے تاکہ اسے بادشاہ کے سامنے پیش کیا جا سکے۔''۔۔۔۔۔۔ پنگلو نے کہا۔

''ہاں چلتے ہیں۔''۔۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے منہ میں پڑھ کر لاش کی طرف پھونک ماری اور پھر اس نے آگے بڑھ کر اس قوی ہیکل اور لمبے چوڑے جن کی لاش یوں اٹھا لی جیسے وہ معمولی سا کھلونا ہو۔ جن کی لاش بالکل ہلکی پھلکی ہو چکی تھی۔

لاش اٹھائے وہ جنگل میں سے گزرتے ہوئے اس شہر کے دروازے تک پہنچ گئے۔

شہر کا دروازہ بند تھا مگر چھن چھنگلو کو لاش اٹھائے دیکھ کر دروازہ کھول دیا گیا اور انہیں سیدھا بادشاہ کے پاس پہنچا دیا گیا۔

بادشاہ نے جب اس خوفناک جن کی لاش دیکھی تو حیران ہوا۔

''تم آ گئے پراسرار بونے۔ مگر یہ کیا ہے۔ یہ تو کوئی

خوفناک مخلوق ہے۔"۔۔۔۔۔۔ بادشاہ نے کہا۔

"بادشاہ سلامت یہ اس ظالم جاگونہ جن کی لاش ہے جس سے بڑھیا نے گٹھ جوڑ کر رکھا تھا۔ وہ اسے لڑکیوں کا خون پلاتی تھی تاکہ جاگونہ جن اسے دوبارہ جوان کر دے۔ اب تو آپ کو میری بات کا یقین آ گیا ہو گا۔"۔۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"ہاں اب ہمیں یقین آ گیا ہے کہ وہ بڑھیا بڑی مکار اور ظالم ہے۔ میں ابھی دربار عام کا حکم دیتا ہوں۔"۔۔۔۔۔۔ بادشاہ نے کہا اور پھر اس نے تالی بجائی۔ فوراً ہی ایک غلام حاضر ہو گیا۔

"دربار عام منعقد کیا جائے اور اس مکار بڑھیا کو جیل سے نکال کر دربار میں پیش کیا جائے۔"۔۔۔۔۔۔ بادشاہ نے حکم دیا اور غلام تیزی سے واپس مڑ گیا۔

تھوڑی دیر بعد دربار عام منعقد ہوا۔ شہر کے تمام لوگ وہاں موجود تھے۔ چھن چھنگلو نے جاگونہ جن کی لاش زمین پر ڈال دی۔

جب بڑھیا کو وہاں لایا گیا تو اس نے جاگونہ جن کی لاش دیکھتے ہی رونا پیٹنا شروع کر دیا۔

''اب بتلاؤ مکار بڑھیا کیا تم اس جن کو لڑکیوں کا خون پلاتی تھی۔''۔۔۔۔۔بادشاہ نے کڑکدار لہجے میں کہا۔

''ہاں بادشاہ سلامت مجھے اپنے جرم کا اقرار ہے مجھ سے غلطی ہوئی میں جوان بننا چاہتی تھی۔ مجھے معاف کر دیں۔''۔۔۔۔۔بڑھیا نے روتے ہوئے کہا۔

''تم ظالم ہو اور مکار ہو بڑھیا۔ میں تمہیں معاف نہیں کر سکتا۔''۔۔۔۔۔بادشاہ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

اور وہ لوگ بھی بادشاہ کی حمایت میں نعرے لگانے لگے جن کی لڑکیاں غائب ہوئی تھیں۔ چنانچہ بادشاہ کے اشارے پر ایک جلاد نے آگے بڑھ کر تلوار کے ایک ہی وار سے بڑھیا کا سر قلم کر دیا اور بڑھیا کی لاش بھی جن کی لاش پر گر کر تڑپنے لگی۔

''ان کی لاشوں کو جلا کر راکھ کر دو۔''۔۔۔۔۔بادشاہ نے حکم دیا اور پھر چھن چھنگلو اور پنگلو کو لے کر اپنے محل میں آ گیا۔

اس نے چھن چھنگلو کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے اس کے شہر اور رعایا کو ان ظالموں کے پنجے سے بچا

لیا۔

ابھی چھن چھنگلو اور بادشاہ کو باتیں کرتے کچھ ہی دیر گزری تھی کہ اچانک باہر سے شوروغل اور چیخ و پکار کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

بادشاہ کے ساتھ ساتھ چھن چھنگلو بھی یہ آوازیں سن کر چونک پڑا۔ اسی لمحے ایک دربان دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ وہ بری طرح بوکھلایا ہوا تھا۔

"با۔ بب۔ بادشاہ سلامت۔"_____دربان نے شدید بوکھلاہٹ کے عالم میں رک رک کر کہا۔

"کیا بات ہے۔ یہ باہر کیسا شور ہے۔"_____بادشاہ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"حضور وہ جن۔ خوفناک جن۔"_____دربان خوف کی شدت سے بری طرح کانپ رہا تھا۔

"کیا ہوا اس جن کو۔"_____چھن چھنگلو نے حیرت سے پوچھا۔

"وہ زندہ ہو گیا ہے اور لوگوں کو کھا رہا ہے۔" دربان نے کہا۔

''جاگونہ جن زندہ ہو گیا مگر کیسے۔''۔۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے حیرت کی شدت سے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بادشاہ کچھ کہتا وہ دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ پنگلو بندر بھی اس کے پیچھے دوڑا۔

اب محل سے باہر بے پناہ شور تھا۔ دردناک چیخوں سے پورا شہر گونج رہا تھا۔ چھن چھنگلو بھاگتا ہوا جب محل سے باہر آیا تو اس نے ایک حیرت انگیز منظر دیکھا۔

محل کے سامنے کھلے میدان میں لکڑیوں کا ایک بہت بڑا ڈھیر جل رہا تھا۔ آگ کے شعلے دور دور تک پھیلے ہوئے تھے اور خوفناک جاگونہ جن اس آگ کے درمیان میں کھڑا تھا۔ اس کے سر اور کاندھوں پر موجود سانپ بھی پھنکار رہے تھے اور جاگونہ جن اپنے ہاتھ لمبے کر کے بھاگتے ہوئے لوگوں کو پکڑ پکڑ کر اپنے بڑے سے منہ میں ڈالتا جا رہا تھا۔

یہ ایک انتہائی خوفناک منظر تھا۔ ہر طرف چیخ و پکار مچی ہوئی تھی۔ لوگ جانیں بچانے کے لئے دیوانہ وار ادھر ادھر دوڑ رہے تھے مگر جاگونہ جن کے ہاتھ دور دور

تک پہنچ رہے تھے اور وہ تیزی سے لوگوں کو پکڑ پکڑ کر اپنے منہ میں ڈالتا اور کسی کو جلتی ہوئی آگ میں جھونک دیتا۔

"خبردار جاگونہ جن۔"——— چھن چھنگلو نے چیخ کر کہا۔

اور جاگونہ جن نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ اس کے ہاتھ یکدم رک گئے۔ اس کی خوفناک آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔ جیسے اسے اپنا اصلی دشمن نظر آ گیا ہو۔

"ہا ہا۔ اب تم میرے ہاتھوں نہیں بچ سکتے۔" جاگونہ جن نے زور دار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے چھن چھنگلو کو پکڑنے کے لئے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔

چھن چھنگلو نے ہاتھ اٹھا کر اس کو بے بس کرنے کے لئے اشارہ کیا مگر اسی لمحے اس پر یہ خوفناک انکشاف ہوا کہ اس کی پراسرار صلاحیتوں کا جاگونہ جن پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

اور پھر چھن چھنگلو کو سوچنے کا موقع بھی نہ ملا اور

جاگونہ جن کا خوفناک پنجہ چھن چھنگلو کی گردن پر جم گیا۔ جاگونہ جن نے ایک ہی جھٹکے سے چھن چھنگلو کو اٹھایا اور پھر اس کا ہاتھ چھن چھنگلو کو پکڑے تیزی سے اس کے منہ کی طرف بڑھنے لگا۔

چھن چھنگلو بے بسی کے عالم میں ہاتھ پیر مارتا رہ گیا مگر جاگونہ جن کا پنجہ تو موت کا پنجہ تھا اور دوسرے لمحے چھن چھنگلو کی خوفناک چیخ سے پورا ماحول گونج اٹھا اور اس کا جسم آگ کی تیز لپٹوں میں گم ہو گیا۔

ختم شد

پر اسرار طاقتوں کے مالک چھن چھنگلو کا نیا شاہکار ناول

چھن چھنگلو کا مقابلہ

مصنف مظہر کلیم ایم اے

جاگونہ جن دوبارہ کیسے زندہ ہو گیا ——؟

کیا چھن چھنگلو جاگونہ جن کے ہاتھوں مارا گیا ——؟

کیا پنگلو بندر اور بادشاہ چھن چھنگلو کی کوئی مدد نہ کر سکے ——؟

☆ چھن چھنگلو کی پر اسرار طاقتیں کیوں ناکام ہو گئیں ——؟

کیا چھن چھنگلو جاگونہ جن کے ہاتھوں بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا ——؟

☆ چھن چھنگلو اور جاگونہ جن کے درمیان خوفناک مقابلہ

☆ جیت کس کی ہوئی ——؟

انتہائی دلچسپ' انوکھا اور پر اسرار ناول

شائع ہو گیا ہے

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال یا
براہ راست ہم سے طلب کریں

اسٹاکسٹ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ - اردو بازار
لاہور

ٹارزن اور سنہری خزانہ

مصنف

ظہیر احمد
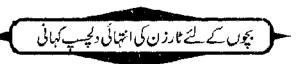
سنہری گھاس جو رات کے اندھیرے میں دن جیسا اجالا پیدا کر دیتی تھی۔

سنہری گھاس جس کے دو تنکے ٹارزن نے مہذب دنیا کے دوست کو دیئے تھے

سٹیفن جو گھاس کے ان تنکوں کو واپس ٹارزن کے پاس لے آیا تھا۔ کیوں؟

وہ لمحہ جب ٹارزن نے خود کو موٹی موٹی زنجیروں میں بندھا پایا۔

وہ لمحہ جب ٹارزن، سٹیفن اور اس کے ایک ساتھی زگورا کو چاروں طرف سے درندوں نے گھیر لیا۔

زگورا جس نے ٹارزن کو مقابلے کا چیلنج کر دیا۔ اور پھر....

بچوں کے لئے انتہائی انوکھی، انتہائی خوفناک
اور انتہائی دلچسپ کہانی۔ شائع ہو گئی ہے۔
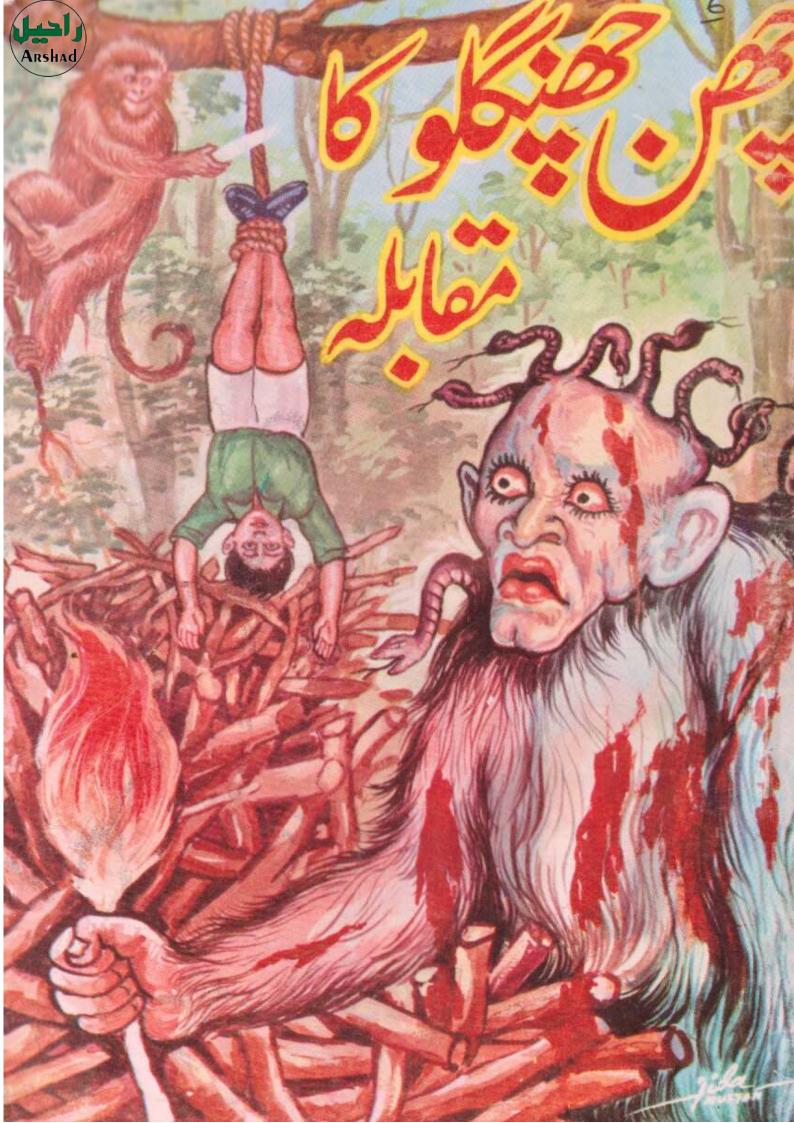
آج ہی اپنے قریبی بکسٹال سے طلب فرمائیں

یوسف برادرز الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار **لاہور**

راحیل
Arshad
چھن جھنگلو کا
مقابلہ

چھن چھنگلو اور پنگلو بندر کا حیرت انگیز نیا کارنامہ

چھن چھنگلو کا مقابلہ

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز ناشران پاک گیٹ ملتان

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob: 0300-9401919

ناشران ــــــ یوسف قریشی

ــــــــــ اشرف قریشی

تزئین ــــــ محمد بلال قریشی

طابع ــــــ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ــــــ -/25 روپے
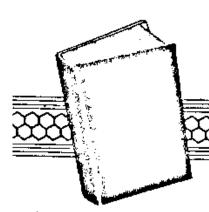
چھن چھنگلو اپنی پراسرار روحانی طاقتوں کی مدد سے ظالم جاگونہ جن اور اس کے چوڑم دیوتا کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا اور اس نے چوڑم دیوتا کو توڑ پھوڑ دیا تھا اور اس طرح چوڑم دیوتا کی طاقت ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی تھی۔

چھن چھنگلو نے جاگونہ جن کا بھی خاتمہ کر دیا اور پھر اس کی لاش کو اٹھا کر اس ملک میں لے آیا جس ملک کی مکار بڑھیا کے ساتھ سازش کر کے وہ نوجوان لڑکیوں کا خون پیا کرتا تھا۔ اس ملک کے بادشاہ نے مکار بڑھیا کو سزا کے طور پر قتل کرا دیا اور پھر جاگونہ جن اور مکار بڑھیا دونوں کی لاشوں کو آگ میں پھونک

دینے کا حکم دیا اور چھن چھنگلو اطمینان کی سانس لے کر پنگلو سمیت بادشاہ کے ساتھ اس کے مہمان کے طور پر شاہی محل میں چلا گیا۔ مگر ابھی انہیں باتیں کرتے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ محل کے باہر لوگوں کی چیخ و پکار کا شور اٹھا اور پھر ایک دربان نے اندر آ کر بتلایا کہ جاگونہ جن دوبارہ زندہ ہو گیا ہے اور وہ آگ کے الاؤ کے اندر کھڑا لوگوں کو پکڑ پکڑ کر کھائے جا رہا ہے۔

یہ سن کر چھن چھنگلو دوڑتا ہوا محل سے باہر آ گیا۔ اس نے دیکھا کہ واقعی آگ کے زبردست الاؤ میں جاگونہ جن سینے تک چھپا ہوا تھا اور اپنے ہاتھ لمبے کر کر کے اردگرد بھاگتے ہوئے لوگوں کو پکڑ پکڑ کر منہ میں ڈالے چلا جا رہا تھا۔

اسی لمحے اس کی نظر چھن چھنگلو پر پڑ گئی اور وہ اپنے دشمن کو پہچان گیا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک لہرائی اور پھر اس نے اپنا ہاتھ چھن چھنگلو کو پکڑنے کے لئے اس کی طرف بڑھایا۔

چھن چھنگلو نے فوراً دل ہی دل میں پڑھنا شروع

کر دیا مگر دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کی پراسرار طاقتوں کا جاگونہ جن پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا اور جاگونہ جن نے ایک جھٹکے سے چھن چھنگلو کی گردن پکڑ لی اور پھر اس کا ہاتھ تیزی سے سمٹتا چلا گیا۔ اس نے اپنا منہ کھولا ہوا تھا اور اس کا ارادہ تھا کہ وہ چھن چھنگلو کو ابھی کھا جائے گا۔

چھن چھنگلو نے اب بھی اپنی طاقتیں آزمانے کی کوششیں کیں مگر بے سود۔ اس کی طاقت کا جاگونہ جن پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

جب چھن چھنگلو جاگونہ جن کے منہ کے قریب پہنچ گیا اور جاگونہ جن اسے اپنے بڑے سے منہ میں ڈالنے ہی والا تھا کہ چھن چھنگلو نے بھنچے بھنچے لہجے میں جاگونہ جن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جاگونہ جن مجھے کھانے سے پہلے ایک بات بتاؤ۔"

"کیا بات ہے۔ اب تم میرے ہاتھوں نہیں بچ سکتے۔ میں تم سے چوڑم دیوتا کا انتقام لوں گا۔" جاگونہ جن نے بڑے کرخت لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں مسرت کی زیادتی سے چمک رہی تھیں۔

''اب تو میں تمہارے قابو آ گیا ہوں اور یہ بھی مجھے علم ہے کہ میں تمہارے ہاتھوں نہیں بچ سکتا مگر میں تم سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ تم دوبارہ کیسے زندہ ہو گئے۔''ــــــ چھن چھنگلو نے اسی طرح بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ اس لئے بھنچا ہوا تھا کہ اس کی گردن جاگونہ جن کے خوفناک پنجے میں جکڑی ہوئی تھی۔ اس لئے وہ بڑی مشکل سے بول رہا تھا۔

''ہاں میں تمہیں یہ ضرور بتاؤں گا۔ دراصل غلطی تم سے یہ ہوئی کہ تم نے چوڑم دیوتا کو توڑنے کے بعد اس کو آگ نہیں لگائی۔ اگر تم اسے آگ لگا دیتے تب اس کا بھی ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جاتا اور میں بھی ختم ہو جاتا مگر تمہاری اس غلطی کی بنا پر چوڑم دیوتا کے پاس آگ والی طاقت باقی رہ گئی۔ چنانچہ جب تم نے میری لاش آگ میں جلائی تو چوڑم دیوتا کی طاقت مجھ میں آ گئی اور میں زندہ ہو گیا۔ اب چوڑم دیوتا آگ کے دیوتا میں تبدیل ہو گیا ہے اور میں چوڑم دیوتا کا پجاری ہوں اس لئے میں آگ میں آگ کا پجاری ہوں اور آگ مجھے کچھ نہیں کہہ سکتی۔''ــــــ جاگونہ جن

نے اسے تفصیل سے بتلاتے ہوئے کہا۔

"یہ تو ٹھیک ہے مگر میری طاقتیں کیوں نہیں کام کر رہیں۔"——— چھن چھنگلو نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"یہ اب مجھے کیا معلوم، آگ دیوتا کو معلوم ہوگا۔" جاگونہ جن نے جھلاتے ہوئے کہا۔

"اچھے جاگونہ جن، بس مرنے سے پہلے اپنے دیوتا سے یہ تو معلوم کر دو پھر تم مجھے اطمینان سے کھا جانا۔ میں کچھ بھی نہ کہوں گا۔"——— چھن چھنگلو نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا اور جاگونہ جن اس کی بات سن کر کچھ لمحے سوچتا رہا پھر سر ہلاتے ہوئے کہنے لگا۔

"نہیں میں ایسا نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے مجھے آگ دیوتا کی عبادت کرنی پڑے گی۔ اس کے بعد وہ بتائے گا اور اس کی عبادت کے لئے مجھے تمہیں چھوڑنا پڑے گا۔"——— جاگونہ جن نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں جاگونہ جن، میں بھلا تم سے بچ کر کہاں جاسکتا ہوں۔ تم تو اب بے حد طاقتور ہو اور

میری طاقتیں تو ویسے بھی ختم ہو چکی ہیں۔ بس یہ میری آخری خواہش ہے۔ یہ ضرور مجھے پوچھ کر بتاؤ۔'' چھن چھنگلو نے کہا۔

''ہاں۔ یہ تم ٹھیک کہتے ہو۔ اب تم مجھ سے بچ کر جا بھی کہاں سکتے ہو۔ میں جب چاہوں تمہیں کھا جاؤں۔ چلو تم بھی کیا یاد کرو گے۔ میں تمہاری یہ آخری خواہش بھی پوری کر دیتا ہوں۔''۔۔۔۔۔جاگونہ جن راضی ہو گیا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر چھن چھنگلو کو آگ کے الاؤ سے باہر زمین پر کھڑا کر دیا اور خود آگ کے الاؤ میں رکوع کے بل جھک کر آگ دیوتا کی عبادت میں مصروف ہو گیا تاکہ اس سے پوچھ سکے کہ چھن چھنگلو کی پراسرار طاقتیں کیوں ختم ہو گئی ہیں۔

ادھر پنگلو چھن چھنگلو کے پکڑے جانے کے بعد بڑی پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر بھاگ رہا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ چھن چھنگلو کو کس طرح چھڑائے۔

بادشاہ اور دوسرے لوگ بھی حیرت سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ مگر جب جاگونہ جن نے چھن چھنگلو کو

کھانے کی بجائے اسے الاؤ سے باہر زمین پر کھڑا کر دیا اور خود رکوع کے بل آگ میں ہی جھک گیا تو وہ سب حیران ہو گئے۔

بادشاہ اور پنگلو چھن چھنگلو کے باہر آتے ہی اس کی طرف دوڑے۔ پنگلو تو آ کر چھن چھنگلو سے لپٹ گیا۔

''کیا بات ہے چھن چھنگلو، جاگونہ جن نے تمہیں کیسے چھوڑ دیا۔''۔۔۔۔۔۔بادشاہ نے پوچھا۔

''بادشاہ سلامت میں اس خوفناک جن کو چکر دے کر اس کے پنجے سے نکل آیا ہوں۔ آپ فوراً اپنی رعایا کو حکم دیں کہ وہ پانی کی بالٹیاں آگ پر ڈال کر اسے فوراً بجھا دیں۔ اس طرح جاگونہ جن بھی ختم ہو جائے گا یا کم سے کم وقتی طور پر اس سے نجات مل جائے گی۔ مگر یہ کام انتہائی تیزی سے ہونا چاہئے اگر دیر ہو گئی تو یہ خوفناک جن میرے علاوہ آپ کے ملک کے ایک ایک آدمی کو کھا جائے گا۔''۔۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا اور بادشاہ اس کی بات سمجھ گیا۔ اس نے فوراً اپنے وزیراعظم کے کان میں سرگوشی کی اور

وزیراعظم نے اپنے نائب کے کان میں۔ اس طرح چند
ہی لمحوں میں بادشاہ کا حکم تمام رعایا تک پہنچ گیا اور
سینکڑوں آدمی بادشاہ کا حکم ملتے ہی اپنے گھروں کو دوڑ
پڑے۔ انہوں نے بالٹیاں پانی سے بھریں اور پھر باہر
نکل آئے۔

جاگونہ جن ابھی تک آگ کے اندر رکوع کے بل
جھکا ہوا عبادت میں مصروف تھا۔ اس کی آنکھیں بند
تھیں۔ اس لئے اسے لوگوں کی اس حرکت کا پتہ نہ
چل سکا اور لوگ پانی سے بھری ہوئی بالٹیاں اٹھائے
الاؤ کے قریب آگئے۔ پھر بادشاہ نے ہاتھ ہلا کر مخصوص
اشارہ کیا اور سب لوگوں نے بیک وقت الاؤ پر چاروں
طرف سے پانی انڈیل دیا۔ بے تحاشا پانی پڑنے سے
آگ فوراً ہی بجھ گئی۔

آگ بجھتے ہی جاگونہ جن کے منہ سے خوفناک چیخ
نکلی اور پھر وہ اپنی جگہ سے غائب ہو گیا۔

بادشاہ اور لوگوں نے اطمینان کا سانس لیا مگر چھن
چھنگلو جانتا تھا کہ جاگونہ جن اتنی آسانی سے مرنے
والا نہیں اور وہ ضرور اس کا پیچھا کرے گا۔ اس لئے

وہ اس کے خاتمہ کے لئے بادشاہ سے اجازت لے کر پنگو کو ساتھ لئے شہر سے باہر نکل کر جنگل کی طرف چل پڑا۔

جاگونہ جن آگ کے الاؤ میں رکوع کے بل جھکا آگ دیوتا کی عبادت میں مصروف تھا مگر اس سے پہلے کہ وہ آگ دیوتا سے کچھ پوچھنے میں کامیاب ہوتا، اچانک آگ بجھ گئی اور جاگونہ جن کے جسم کو ایک زبردست جھٹکا لگا اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ تیزی سے ہوا میں اڑتا چلا گیا ہو۔

اس نے گھبرا کر آنکھیں کھولیں مگر ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ گہرے اندھیرے میں کسی تنکے کی طرح اڑتا چلا جا رہا ہو۔ اس نے ہاتھ پیر مارنے کی کوشش کی مگر بے سود۔ اس کا جسم اس کے اختیار میں نہ رہا تھا۔ مگر یہ حالت

صرف چند لمحوں کے لئے ہوئی پھر اس کے جسم کو ایک بار پھر زوردار جھٹکا لگا اور اس کی آنکھیں خود بخود بند ہوتی چلی گئیں۔

جھٹکا لگنے کے بعد اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم کسی سخت جگہ پر ٹک گیا ہو۔ اس نے دوبارہ آنکھیں کھولیں اور پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ اسی جنگل میں اپنے محل کے اندر کھڑا تھا اور اس کے سامنے چوڑم دیوتا کے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے۔ اسی لمحے اسے ایک آواز سنائی دی۔

''جاگونہ جن تم بے حد نادان ہو۔ تم اپنے سب سے بڑے دشمن کی باتوں میں آگئے اور اسے چھوڑ دیا۔ اب وہ تمہارے خاتمہ کے لئے جنگل میں آرہا ہے۔''

''تم کون بول رہے ہو۔''_____ جاگونہ جن نے حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں آگ کا دیوتا بول رہا ہوں۔''_____ آواز دوبارہ سنائی دی۔

''مجھ سے غلطی ہو گئی دیوتا۔ اب مجھے بتاؤ کہ میں کس طرح اس آدم زاد کو قابو میں کر سکتا ہوں۔'' جاگونہ

جن نے پریشانی کے عالم میں ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔
"پہلے تم ایسا کرو کہ چوڑم دیوتا کے بت کے تمام ٹکڑے چن کر زمین میں دبا دو۔ ایسا کرنے کے بعد میرا تم سے براہ راست تعلق ہو جائے گا اور میں تمہیں ہدایات دے سکوں گا۔"____آگ کے دیوتا کی آواز سنائی دی۔

اور جاگونہ جن نے اس کی بات سنتے ہی تیزی سے ادھر ادھر بکھرے ہوئے چوڑم دیوتا کے ٹکڑے سمیٹنا شروع کر دیئے۔

سب ٹکڑے سمیٹ کر اس نے اپنے ہاتھوں کی مدد سے وہیں زمین میں ایک گڑھا کھودا اور پھر چوڑم دیوتا کے بت کے تمام ٹکڑوں کو اس گڑھے میں رکھ کر اس نے مٹی ڈال کر گڑھا برابر کر دیا۔

گڑھا بند ہوتے ہی جب وہ سیدھا ہوا تو اس نے دیکھا کہ اس سے دو فٹ کے فاصلے پر آگ کے شعلے خودبخود بلند ہونے لگے۔

اور پھر آگ کے شعلوں میں سے ایک ہیبت ناک شکل برآمد ہوئی۔

''تم نے میری ہدایت پر فوری طور پر عمل کیا ہے اس لئے میں تم سے خوش ہوں۔ اب میں اس آدم زاد کے خاتمے کے لئے تمہاری بھرپور مدد کروں گا۔'' آگ دیوتا نے جاگونہ جن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں آگ دیوتا اس آدم زاد نے مجھے بے حد ذلیل کیا ہے۔ میں اس کو ہر قیمت پر ختم کرنا چاہتا ہوں۔'' ـــــ جاگونہ جن نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

''میری بات غور سے سنو۔ وہ آدم زاد چھن چھنگلو تمہیں مارنے کے لئے جنگل میں آرہا ہے۔ اس کے پاس بڑی پراسرار طاقتیں ہیں اور وہ تمہارا خاتمہ کرنے پر تلا ہوا ہے۔ اس لئے اب تمہیں سب سے پہلے اس کی طاقتوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ پھر تم اس پر قابو پا سکتے ہو۔'' ـــــ آگ دیوتا نے کہا۔

''مجھے بتاؤ دیوتا کہ میں اس کی پراسرار طاقتیں کس طرح ختم کر سکتا ہوں۔'' ـــــ جاگونہ جن نے پریشان لہجے میں پوچھا۔

''میں تمہیں بتاتا ہوں۔ تم جنگل میں چلے جاؤ۔
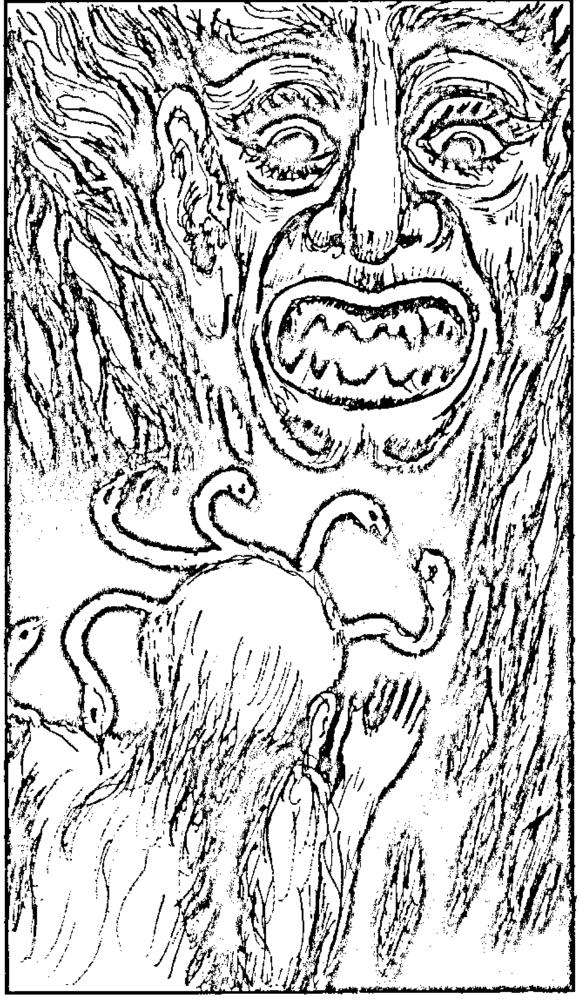
جنگل کے درمیان میں ایک درخت ہے جس کے پتے اور ٹہنیاں کانٹے دار ہیں۔ تم اس درخت پر چڑھ کر بیٹھ جاؤ۔

جب اس درخت پر تم چڑھو گے تو چھن چھنگلو کی پراسرار طاقتیں تمہیں نہ دیکھ سکیں گی۔ تم وہیں بیٹھ کر انتظار کرنا۔ جب چھن چھنگلو اس درخت کے نیچے سے گزرے تو تم اس درخت کی چھڑی توڑ کر زور سے چھن چھنگلو کو مار دینا۔ اس چھڑی کے لگتے ہی اس کے کانٹے چھن چھنگلو کے جسم میں گھس جائیں گے اور وہیں ٹوٹ جائیں گے۔ جب تک یہ کانٹے چھن چھنگلو کے جسم میں رہیں گے۔ چھن چھنگلو کی پراسرار طاقتیں مفلوج رہیں گی اور تم آسانی سے اسے پکڑ لو گے۔ جب تم اسے پکڑ لو گے تو پھر میں تمہیں اس کے خاتمے کی ترکیب بتاؤں گا۔"۔۔۔۔۔۔آگ دیوتا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"بہتر آگ دیوتا۔ میں ابھی جا کر اس درخت پر بیٹھ جاتا ہوں۔"۔۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا یہ فقرہ پورا ہوتے ہی آگ خود بخود بجھ گئی

اور جاگونہ جن تیزی سے بھاگتا ہوا محل سے باہر نکلا اور جنگل میں گھستا چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس درخت کو ڈھونڈنے میں کامیاب ہو گیا۔

چھن چھنگلو پنگلو کو ہمراہ لئے جیسے ہی جنگل میں داخل ہوا اس نے محسوس کیا کہ اس کی طاقتیں دوبارہ بحال ہو گئی ہیں۔ وہ دل ہی دل میں بے حد خوش ہوا اور اس نے وہیں بیٹھ کر آنکھیں بند کر لیں اور بندر بابا کا تصور کرنے لگا۔ جلد ہی بندر بابا سے اس کا رابطہ قائم ہو گیا۔

''بندر بابا مجھے بتاؤ کہ میری طاقتیں کیوں مفلوج ہو گئی تھیں۔'' ——— چھن چھنگلو نے پوچھا۔

''چھن چھنگلو بیٹے بطور سزا تمہاری طاقتیں ختم کر دی گئی تھیں۔ کیونکہ ظالم بڑھیا اور جن کے خاتمے کے بعد تم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا بلکہ اسے اپنی

طاقت کا مظاہرہ سمجھا تھا۔“ ـــــــ بندر بابا کی آواز سنائی دی۔

”اوہ واقعی مجھ سے غلطی ہو گئی۔ آئندہ میں اس کا خیال رکھوں گا۔“ ـــــــ چھن چھنگلو نے دل ہی دل میں افسوس اور پشیمانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

”چھن چھنگلو بیٹے۔ تمہیں جو طاقتیں دی گئی ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت ہے تاکہ تم دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ظالموں کا خاتمہ کر سکو اور اس کے لئے تمہیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کبھی کبھی اپنے بندوں کا امتحان بھی لیتا ہے۔اس لئے جب بھی تمہارے ساتھ کوئی مشکل پیش آجایا کرے تو سب سے پہلے تمہیں توبہ کرنی چاہئے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے رحم کی دعا کرنی چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس مشکل سے نکلنے کے لئے عقل کا استعمال بھی ضروری ہے۔“ بندر بابا کی آواز اس کے کانوں میں آئی۔

”بہتر بابا۔ میں تمہاری اس ہدایت کا ہمیشہ خیال رکھوں گا۔“ ـــــــ چھن چھنگلو نے دل ہی دل میں وعدہ کیا۔

"اور سنو جاگونہ جن کے خاتمہ کے لئے تم پر کئی بار مشکل وقت آئیں گے۔ کیونکہ وہ ایک زبردست شیطانی طاقت کے قبضہ میں چلا گیا ہے۔ اب اس شیطانی قوت کا خاتمہ ضروری ہے۔ اس لئے کسی بھی مشکل وقت میں گھبرانے کی بجائے اپنی عقل سے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بھروسے پر یقین رکھنا۔ اگر تم نے ایسا کر لیا تو یقیناً تم اس شیطانی قوت کو شکست دینے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔"_____ بندر بابا نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بندر بابا۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہاری ہدایات پر پورا پورا عمل کروں گا۔"_____ چھن چھنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی بندر بابا سے اس کا رابطہ ختم ہو گیا اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"کیا ہوا چھن چھنگلو۔ کیا بندر بابا سے بات ہو گئی۔"_____ پنگلو جو اس کے قریب بیٹھا تھا اس کو آنکھیں کھولتے دیکھ کر پوچھا۔

"ہاں پنگلو۔ بندر بابا سے بات ہو گئی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ جاگونہ جن اور اس کے شیطانی دیوتا

کے خاتمہ کے لئے ہمیں کئی مشکلوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ چنانچہ انہوں نے ہمیں تلقین کی ہے کہ اگر کوئی ایسا موقع آجائے تو ہمیں گھبرانے کی بجائے اس مشکل سے نکلنے کی تدابیر سوچنی چاہئے۔'' ـــــ چھن چھنگلو نے پنگلو کو بتایا۔

''ٹھیک ہے تم بھی ذرا اپنا خیال رکھنا اور میں بھی چوکنا رہوں گا۔'' ـــــ پنگلو نے جواب دیا اور پھر وہ دونوں آگے بڑھنے لگے۔

چھن چھنگلو نے دل ہی دل میں جاگونہ جن کا تصور کر کے یہ دیکھنے کی کوشش کی کہ وہ اس وقت کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے مگر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جاگونہ جن کہیں بھی نظر نہیں آرہا تھا حالانکہ اس کے پاس ایسی قوت موجود تھی جس سے وہ جس کو بھی چاہتا دیکھ سکتا تھا مگر جاگونہ جن کہیں بھی نظر نہ آرہا تھا۔ اب تو چھن چھنگلو پریشان ہو گیا۔ آخر سوچ سوچ کر اس نے یہی فیصلہ کیا کہ جاگونہ جن کے محل میں جانا چاہئے۔ وہ یقیناً وہیں کہیں چھپا ہوا ہوگا یا وہاں سے اس کا سراغ مل سکتا ہے۔ چنانچہ یہ سوچ کر وہ تیزی

ے آگے بڑھنے لگا۔

چلتے چلتے وہ اس درخت کے پاس پہنچ گیا جس پر
باکونہ جن چھپا بیٹھا تھا مگر اس درخت کی خاصیت ایسی
تھی کہ چھن چھنگلو کو وہ نظر نہیں آرہا تھا اس لئے
چھن چھنگلو تو اطمینان سے آگے بڑھتا رہا مگر پنگلو
چونکہ جانور تھا اور جانوروں کی چھٹی حس انسان سے
زیادہ تیز ہوتی ہے اس لئے پنگلو نے محسوس کیا کہ
جیسے جیسے وہ آگے بڑھتا جا رہا ہے اس کے دل میں
پریشانی بڑھتی جا رہی ہے۔ پہلے تو پنگلو خاموش رہا مگر
پھر جب پریشانی حد سے بڑھ گئی تو اس نے چھن
چھنگلو کو روکتے ہوئے کہا۔

''چھن چھنگلو مجھے کہیں قریب ہی خطرے کا احساس
ہو رہا ہے۔''

اس وقت وہ دونوں اس درخت سے زیادہ سے زیادہ
چند فٹ کے فاصلے پر تھے۔

''کیسا خطرہ۔''______چھن چھنگلو نے حیران ہوتے
ہوئے پوچھا۔

''یہ تو مجھے بھی معلوم نہیں ہے۔ بس مجھے احساس ہو

رہا ہے کہ خطرہ کہیں قریب ہی ہے۔"_____پنگلو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھہرو۔ میں ایک بار پھر دیکھتا ہوں۔ شاید کچھ نظر آجائے۔"_____چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں اور جاگونہ جن کو دیکھنے کی کوشش کی مگر اس درخت پر موجود ہونے کی وجہ سے وہ چھن چھنگلو کو نظر نہ آسکا۔ حالانکہ وہ چھن چھنگلو سے زیادہ سے زیادہ چند فٹ کے فاصلے پر تھا۔

"نہیں وہ یہاں نزدیک دور کہیں بھی نہیں ہے۔ میں نے اچھی طرح سے دیکھ لیا ہے۔ اس کا سراغ اس کے محل سے مل سکے گا۔"_____چھن چھنگلو نے مطمئن لہجے میں کہا اور پھر وہ آگے بڑھ گیا مگر پنگلو بے قرار تھا۔ اس کی سمجھ میں نہ آرہا تھا کہ وہ کیوں پریشان ہے۔ اس لئے وہ آگے نہ بڑھا اور وہیں رکا رہا۔

ادھر چھن چھنگلو تیزی سے آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ پھر جیسے ہی وہ اس درخت کے نیچے پہنچا۔ اچانک درخت کی ایک شاخ پوری قوت سے اس کے جسم پر پڑی اور چھن چھنگلو بری طرح اچھل پڑا۔ شاخ پر لگے

ہوئے بے شمار کانٹے اس کے جسم میں گھس گئے تھے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا اچانک جاگونہ جن نے درخت سے چھلانگ لگائی اور اپنے دونوں ہاتھوں میں چھن چھنگلو کو جکڑ لیا۔

"اب بولو چھن چھنگلو کیسے پکڑ لیا تمہیں۔ اب تم میرے ہاتھوں سے نہیں بچ کر جا سکتے۔"۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے چھن چھنگلو کو یوں جکڑ رکھا تھا کہ چھن چھنگلو بے چارہ ہوا میں لٹکا ہوا تھا اور وہ ہاتھ تک نہیں ہلا سکتا تھا۔

چھن چھنگلو نے اپنی صلاحیتوں سے کام لینا چاہا مگر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کی طاقتیں ایک بار پھر ختم ہو چکی تھیں۔

"اب تمہاری صلاحیتیں کام نہیں آسکتیں تم جو چاہو کر لو۔"۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے خوشی سے ناچتے ہوئے کہا۔

"مگر کیوں؟ آخر یہ میری صلاحیتیں کہاں غائب ہو جاتی ہیں۔"۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے پریشانی سے کہا۔

"بس میں نے کانٹے دار شاخ مار کر ختم کر دی ہیں

اب جب تک اس کے تمام کانٹے تمہارے جسم سے نہیں نکل جاتے تمہاری صلاحیتیں واپس نہیں آ سکتیں مگر میں تمہیں اس سے پہلے ہی ختم کر دوں گا۔" جاگونہ جن نے اپنی طرف سے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔ حالانکہ اس طرح اس نے چھن چھنگلو کو یہ بتلا دیا تھا کہ اس کی طاقتیں کیوں مفلوج ہو گئی ہیں۔

"یہ تمہاری بھول ہے جاگونہ جن کہ تم مجھے ختم کر سکتے ہو۔ البتہ تمہارا خاتمہ یقینی ہے۔ ہاں تمہارے ساتھ یہ رعایت ہو سکتی ہے کہ تم ظلم کرنے سے باز آ جاؤ اور پکا وعدہ کرو تب تو میں تمہیں معاف کر سکتا ہوں۔" چھن چھنگلو نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"واہ واہ بڑی باتیں بنا رہے ہو۔ میں اور تم سے معافی مانگوں۔ میں ابھی تمہارا خاتمہ کرتا ہوں۔" جاگونہ جن نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے ایک رسی کی مدد سے چھن چھنگلو کے ہاتھ اور پیر باندھ دیئے۔ اب چھن چھنگلو بالکل ہی بے بس تھا۔

جیسے ہی اس نے چھن چھنگلو کو قید کیا۔ آگ دیوتا کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

’’جاگونہ جن اس آدم زاد کو کسی درخت سے الٹا لٹکا دو اور نیچے لکڑیاں اکٹھی کر کے آگ لگا دو۔ اس طرح یہ جل کر راکھ ہو جائے گا مگر انتہائی چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ ذرا سی غفلت سے یہ پھر بھاگ سکتا ہے۔‘‘

’’ٹھیک ہے دیوتا۔ میں ابھی اس کا خاتمہ کرتا ہوں۔ اس بار میں پوری طرح ہوشیار رہوں گا۔‘‘ ــــــ جاگونہ جن نے کہا اور اس نے اس رسی سے جس سے اس نے چھن چھنگلو کے پیر اور ہاتھ باندھے تھے اسے ایک درخت کی شاخ سے الٹا لٹکا دیا اور خود ادھر ادھر سے لکڑیاں جمع کر کے اس کے سر کے نیچے رکھنے لگا۔ اس نے لکڑیوں کا اتنا بڑا ڈھیر لگا دیا کہ ان کے جلتے ہی چھن چھنگلو جل کر راکھ ہو جائے۔

لکڑیوں کا ڈھیر لگا کر اس نے دو پتھر اٹھائے اور ایک خشک لکڑی کو ان کے قریب رکھ کر پتھروں کو آپس میں رگڑنے لگا۔ چند لمحوں کی کوشش کے بعد ہی پتھروں سے چنگاریاں نکلیں اور وہ خشک لکڑی کسی مشعل کی طرح جلنے لگی۔

جاگونہ جن نے جلتی ہوئی مشعل اٹھائی اور چھن
چھنگلو کے سر کے نیچے موجود لکڑی کے ڈھیر کو آگ
لگانے میں مصروف ہو گیا۔ اس کا رواں رواں خوشی سے
ناچ رہا تھا۔ کیونکہ یہ بات ظاہر تھی کہ ابھی خشک
لکڑیوں کو آگ لگ جائے گی اور چھن چھنگلو اس
آگ میں جل کر ہلاک ہو جائے گا۔

جیسے ہی جاگونہ جن نے چھن چھنگلو کو درخت کی شاخ مار کر مفلوج کر کے پکڑا۔ پنگلو جو درخت سے کچھ دور کھڑا تھا۔ تیزی سے بھاگتا ہوا ایک بڑی سی جھاڑی کے پیچھے چھپ گیا جو خطرہ وہ محسوس کر رہا تھا وہ سامنے آ گیا تھا اور پھر اس نے جاگونہ جن کی یہ بات بھی سن لی کہ جب تک شاخ کے تمام کانٹے چھن چھنگلو کے جسم سے نہ نکلیں گے اس کی طاقتیں واپس نہ آئیں گی۔

چنانچہ وہ سوچنے لگا کہ کس طرح چھن چھنگلو کو جاگونہ جن کے پنجے سے چھڑایا جائے یا پھر اس کے کانٹے نکالے جائیں۔ مگر ظاہر ہے کہ جب تک جاگونہ

جن سے چھن چھنگلو علیحدہ نہ ہو وہ کانٹے نہیں چننے دے گا۔

ابھی وہ اس بارے میں کوئی ترکیب سوچ رہا تھا کہ اس نے دیکھا کہ جاگونہ جن نے چھن چھنگلو کو ایک درخت سے الٹا لٹکا دیا اور اس کے سر کے نیچے آگ جلانے کے لئے لکڑیوں کا ڈھیر لگانے میں مصروف ہو گیا۔ پنگلو سمجھ گیا کہ جاگونہ جن چھن چھنگلو کو زندہ جلانا چاہتا ہے۔

چنانچہ وہ جھاڑی سے نکلا اور پھر تیزی سے مختلف جھاڑیوں کی آڑ لیتا ہوا اس درخت کی طرف بڑھا جس کی شاخ سے چھن چھنگلو لٹکا ہوا تھا۔ ابھی وہ راستے میں ہی تھا کہ اس کی نظر ایک چمکتی ہوئی چیز پر پڑی۔ یہ ایک خنجر تھا جو چھن چھنگلو اپنے پاس رکھتا تھا اور شاید یہ اس وقت گر گیا تھا جب جاگونہ جن نے اسے پکڑ کر ہوا میں الٹا کیا تھا۔

جاگونہ جن چونکہ ابھی تک لکڑیوں کا ڈھیر لگانے میں مصروف تھا اس لئے اس نے نہ خنجر دیکھا تھا اور نہ ہی اسے پنگلو کا خیال رہا تھا۔

پنگلو نے جھپٹ کر خنجر اٹھایا اور پھر وہ اسی طرح
جھاڑیوں کی آڑ لیتا ہوا اس درخت کے پاس پہنچ گیا
جس کی شاخ کے ساتھ چھن چھنگلو لٹکا ہوا تھا۔

پنگلو موقع دیکھتے ہی تیزی سے درخت پر چڑھتا چلا
گیا اور پھر وہ کھسکتا ہوا عین اس جگہ پہنچ گیا جہاں
چھن چھنگلو لٹکا ہوا تھا۔

جاگونہ جن اب لکڑی کو آگ لگانے میں مصروف
تھا۔

پنگلو نے خنجر سے سب سے پہلے چھن چھنگلو کے
پیروں میں بندھی ہوئی وہ رسی کاٹی جس سے اس کے
دونوں پیر آپس میں بندے ہوئے تھے۔ چھن چھنگلو
نے اپنے دونوں ہاتھ بھی اوپر کر دیئے اور تیز دھار خنجر
کے ایک ہی وار سے وہ رسی بھی کٹ گئی۔ اب صرف
وہ رسی باقی رہ گئی تھی جس سے وہ درخت سے بندھا
ہوا تھا۔

پنگلو نے وہ رسی کاٹنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا
کہ اس نے جاگونہ جن کو اٹھتے دیکھا۔ وہ جلدی سے
پیچھے ہٹ کر پتوں میں چھپ گیا۔

جاگونہ جن نے مشعل اٹھا کر ایک لمحے کے لئے چھن چھنگلو پر نظر ڈالی اور اسے بدستور درخت سے بندھا ہوا دیکھ کر وہ مطمئن ہو گیا اور اس نے اس مشعل کے ذریعے لکڑیوں کے ڈھیر میں آگ لگانے کی کوشش شروع کر دی۔ چونکہ لکڑی کے ڈھیر میں آگ لگانے کے لئے وہ نیچے جھکا ہوا تھا اس لئے پنگلو نے موقع غنیمت سمجھا اور پھرتی سے ہاتھ بڑھا کر وہ رسی بھی کاٹ دی۔ چھن چھنگلو پہلے ہی ہوشیار تھا اس لئے جیسے ہی رسی کٹی اس نے پھرتی سے دونوں ہاتھوں سے درخت کی شاخ پکڑ لی اور پھر انتہائی ہوشیاری اور خاموشی سے وہ شاخ سے ہوتا ہوا درخت کے تنے کے پاس پہنچ گیا۔

جاگونہ جن ابھی تک ڈھیر میں آگ لگانے میں مصروف تھا۔ اس لئے چھن چھنگلو اور پنگلو خاموشی سے تنے سے نیچے اترے اور پھر احتیاط سے آگے بڑھتے ہوئے ایک بڑی سی جھاڑی کے پیچھے پہنچ گئے۔ وہاں پہنچتے ہی پنگلو نے انتہائی تیزی سے چھن چھنگلو کے جسم میں موجود کانٹے چننے شروع کر دیئے۔ اس کے
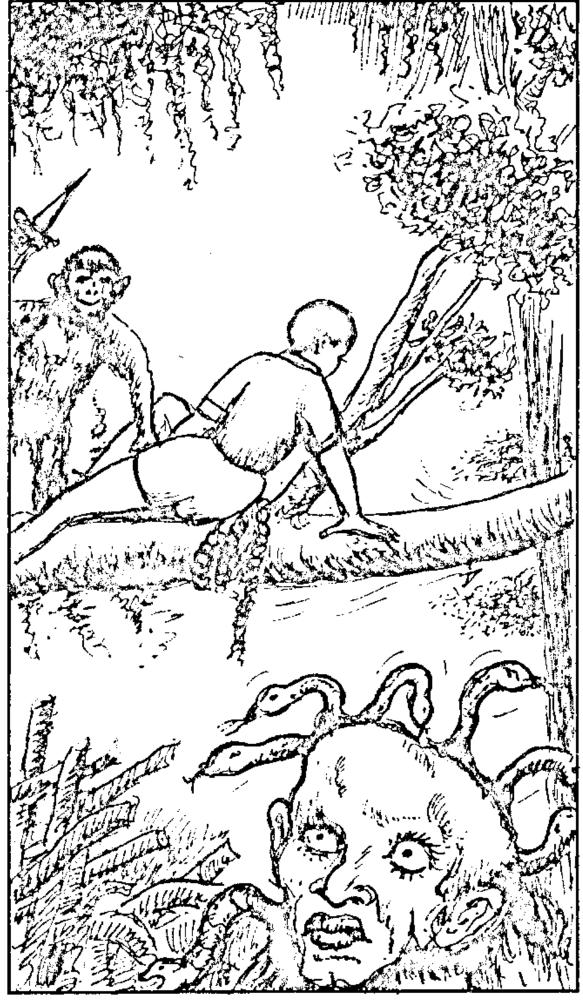
دونوں ہاتھ انتہائی پھرتی سے کام میں مصروف تھے اور پھر زیادہ سے زیادہ چند منٹ میں اس نے تمام کانٹے چن لئے۔

جب تک تمام کانٹے نہ نکلے اس وقت تک چھن چھنگلو کی صلاحیتیں واپس نہ آئی تھیں اس لئے جیسے ہی آخری کانٹا نکلا صلاحیتیں واپس آگئیں۔ وہ سمجھ گیا کہ تمام کانٹے نکل چکے ہیں۔ عین اسی لمحے جاگونہ جن لکڑیوں کے ڈھیر میں آگ لگا کر سیدھا ہوا مگر دوسرے لمحے اس کے حلق سے چیخ نکل گئی کیونکہ چھن چھنگلو غائب تھا۔

حیرت اور پریشانی کی شدت سے جاگونہ جن ناچ سا گیا۔ درخت کی شاخ سے رسی بدستور بندھی ہوئی تھی مگر اس کا دوسرا سرا کٹا ہوا تھا۔

"دیوتا دیوتا چھن چھنگلو کہاں گیا۔"____جاگونہ جن نے چیختے ہوئے اپنے دیوتا سے کہا۔

مگر اس سے پہلے کہ آگ کا دیوتا کوئی جواب دیتا چھن چھنگلو جھاڑی کی آڑ سے نکل آیا۔ جاگونہ جن نے جیسے ہی اسے دیکھا وہ بوکھلا گیا۔

چھن چھنگلو نے اپنا ہاتھ اونچا کیا اور تیزی سے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنے لگا۔ جاگونہ جن نے جب اسے پڑھتے دیکھا تو اس کو اور تو کچھ نہ سوجھا۔ اس نے اس آگ کے ڈھیر میں چھلانگ لگا دی جو اس نے چھن چھنگلو کو جلانے کے لئے تیار کیا تھا اور پھر یہ دیکھ کر چھن چھنگلو بھی حیران رہ گیا کہ آگ کے ڈھیر میں کودتے ہی جاگونہ جن غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی آگ بھی خودبخود بجھ گئی اور جنگل میں چھن چھنگلو اور پنگلو اکیلے کھڑے رہ گئے۔

جاگونہ جن کے غائب ہوتے ہی چھن چھنگلو نے فوراً ہی آنکھیں بند کیں اور جاگونہ جن کا تصور کیا تو اس نے دیکھا کہ ایک کافی بڑا کمرہ ہے جس کے اندر ایک خوفناک شکل و صورت والا بت موجود ہے۔ اس بت کے سامنے ایک بہت بڑے دائرے میں آگ جل رہی ہے اور جاگونہ جن اس آگ کے اندر بت کے سامنے ہاتھ جوڑے بیٹھا ہے۔ اسی لمحے چھن چھنگلو کے کان میں بندر بابا کی آواز آئی۔

''بیٹے چھن چھنگلو ، تم نے اس ظالم جن کو ختم

رنے میں دیر لگا دی اس لئے وہ بھاگ گیا۔ اب وہ
شیطانی قوت کی پناہ میں ہے۔ اس لئے اس کے خاتمہ
کے لئے تمہیں خود وہاں جانا پڑے گا اور جب تک وہ
اس قوت کے دائرے سے باہر نہ نکلے گا تم اس پر وار
نہ کر سکو گے۔اس لئے ہوشیار رہنا۔''

''ٹھیک ہے بندر بابا۔ میں وہیں پہنچ جاتا ہوں۔''
چھن چھنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
آنکھیں کھول دیں۔

''آؤ پنگلو جاگونہ جن کے پاس چلیں۔''____ چھن
چھنگلو نے پنگلو کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا اور پنگلو
نے آنکھیں بند کر لیں۔

چھن چھنگلو نے بھی آنکھیں بند کیں اور دوسرے
لمحے انہیں یوں محسوس ہوا جیسے وہ ہوا میں اڑ رہے
ہوں۔

جاگونہ جن نے جیسے ہی آگ میں چھلانگ لگائی اس کے دماغ پر اندھیرا سا چھا گیا اور پھر جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو ایک بہت بڑے کمرے میں آگ کے ایک بہت بڑے الاؤ میں بیٹھا ہوا دیکھا۔ یہ کمرہ بڑے بڑے پتھروں سے بنا ہوا تھا۔ اس کے درمیان میں ایک بہت بڑا بت تھا جس کی شکل بالکل ویسی ہی تھی جیسی اس نے اپنے محل کے اندر آگ دیوتا کی دیکھی تھی۔ آگ کا الاؤ اس بت کے سامنے جل رہا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ اس وقت وہ آگ دیوتا کے سامنے حاضر ہے۔ چنانچہ اس نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

''آگ دیوتا تمہارا غلام حاضر ہے۔''

''جاگونہ جن! میں نے تمہیں بروقت بچا لیا ہے۔ اگر ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو چھن چھنگلو اپنی طاقتوں میں تمہیں جکڑ لیتا اور اس کے بعد تمہارا خاتمہ یقینی تھا۔''____آگ دیوتا کے بت میں سے آواز آئی۔

''تمہاری مہربانی دیوتا، مگر یہ چھن چھنگلو آزاد کیسے ہو گیا۔ مجھے تو اب تک اس بات کا علم نہیں ہو سکا۔ میں نے اسے تمہاری ہدایت کے مطابق الٹا لٹکا دیا تھا اور اس کے سر کے نیچے آگ جلا دی تھی مگر اچانک میں نے دیکھا کہ وہ غائب تھا اور اس کے جسم سے کانٹے بھی نکل گئے تھے۔ آخر یہ ہوا کیسے۔''____جاگونہ جن کے لہجے میں حیرت بھی تھی اور پریشانی بھی۔

''جاگونہ جن جب بھی تم چھن چھنگلو کو پکڑتے ہو تم سے کوئی نہ کوئی بے وقوفی ضرور سرزد ہو جاتی ہے۔ جب تم نے چھن چھنگ کو پکڑا تو تم اس کے ساتھی پنگلو بندر کو بھول گئے اور جب تم آگ جلانے میں مصروف تھے تو اس وقت بندر نے چھن چھنگلو کو آزاد

کرا لیا اور اس کے جسم سے تمام کانٹے بھی چن لئے۔ اگر میں تمہیں فوراً یہاں نہ کھینچ لیتا تو اب تک تمہارا خاتمہ ہو چکا ہوتا۔"۔۔۔۔۔۔آگ دیوتا نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی یہ مجھ سے غلطی ہو گئی۔"۔۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے مایوسانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اور یہ بھی کہ تم نے خود ہی چھن چھنگلو کو بتا دیا کہ جب تک اس کے جسم سے کانٹے نہ نکلیں گے اس کی صلاحیتیں واپس نہ آئیں گی اگر تم اسے یہ نہ بتاتے تب وہ آزاد ہو جانے کے بعد تمہارے قبضے میں ہی رہتا۔"۔۔۔۔۔۔آگ دیوتا کا لہجہ بڑا سخت تھا۔

"ہاں دیوتا واقعی یہ غلطی بھی مجھ سے ہوئی۔ مگر مجھے تو قطعاً یہ خیال تک نہ تھا کہ وہ میرے پنجے سے آزاد بھی ہو سکتا ہے۔"۔۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے ہاتھ جوڑتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ اب آئندہ کا خیال کرو۔ چھن چھنگلو تمہارے خاتمہ کے لئے وہاں سے چل پڑا ہے اور چند لمحوں میں وہ یہاں پہنچ جائے گا۔

لہ وہ اس کمرے کے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ اس
لہ جب تک تم اس کمرے میں ہو اس کے حملے سے
فوظ ہو مگر تم جیسے ہی باہر نکلو گے وہ تمہیں پکڑ لے
ا۔''۔۔۔۔۔ آگ دیوتا نے اسے بتایا۔
''پھر کیا تمام عمر مجھے اس کمرے میں رہنا ہوگا۔''
اگونہ جن نے مایوسانہ لہجے میں پوچھا۔
''اس کمرے میں رہ کر تم اس آدم زاد کو ہلاک نہیں
ر سکتے اس لئے میری بات غور سے سنو اور پوری
وشیاری اور عقلمندی سے اس پر عمل کرنا۔ اگر اب تم
ے کوئی بیوقوفی ہوئی تو تم اس بار یقیناً مارے جاؤ
گے۔ میں تمہیں اس آدم زاد کے خاتمے کی ترکیب بتلاتا
وں۔''۔۔۔۔۔ آگ دیوتا نے جواب دیا۔
''ضرور بتاؤ آگ دیوتا۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس
بار ضرور ہوشیار رہوں گا اور کوئی بیوقوفی نہ کروں
گا۔''۔۔۔۔۔ جاگونہ جن نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
''تو غور سے سنو۔ میرے بت کے پاؤں کے دونوں
انگوٹھوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر خوب زور سے
کھینچو۔ انگوٹھوں کے کھینچنے سے میرے دونوں پیروں کے

درمیان فرش اپنی جگہ سے ہٹ جائے گا اور تمہیں ا
راستہ نیچے جاتا نظر آئے گا۔ یہ ایک طویل سرنگ
اس کے آخر میں آگ کی ایک دیوار ہوگی۔ تم ا
آگ کی دیوار کو پار کر جانا۔ آگ کی اس دیوار
دوسری طرف جب تم پہنچو گے تو وہاں تمہیں ایک و
وادی نظر آئے گی۔ اس وادی میں بے شمار سانپ ہیں
ان میں سے ایک سانپ سبز رنگ کا ہوگا اور بہت
ہوگا۔ تم اس سانپ سے جا کر کہنا کہ تمہیں آگ دیو
نے بھیجا ہے تاکہ وہ تمہیں پاتال تک پہنچا دے۔
اس پر سوار ہو جانا اور وہ تمہیں لے کر زمین میں گھ
جائے گا۔ زمین میں سب سے نیچے جہاں پاتال
اور جس کے بعد زمین ختم ہو جاتی ہے۔ وہ تمہیں وہا
اتار دے گا۔ وہاں ایک مخلوق رہتی ہے جو انسان
ہے مگر اس کی آنکھیں نہیں ہیں۔ وہ اندھی ہے۔ ا
مخلوق کے سردار کے پاس ایک ہڈی ہے۔ تم نے ا
سے وہ ہڈی حاصل کرنی ہے اور پھر دوبارہ اس سان
پر بیٹھ کر اس وادی میں آنا ہے اور پھر آگ کے ا
میں سے ہوتے ہوئے اس سرنگ کے ذریعے اس کمر

ں آجانا۔ جب تک تمہارے پاس وہ ہڈی ہوگی تو اس
ام زاد کی طاقتیں تم پر اثر نہ کر سکیں گی اور تم اسے
کر ہلاک کر دینا۔" —— آگ دیوتا نے اسے تفصیل
اتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے دیوتا۔ میں ابھی اس ہڈی کو حاصل
نے کے لئے چل پڑتا ہوں مگر مجھے یہ بھی بتا دیں
کیا یہ مخلوق خودبخود وہ ہڈی مجھے دے دے گی یا پھر
ے زبردستی ان سے وہ چھیننی پڑے گی۔" —— جاگونہ
ن نے پوچھا۔

"ہاں تم نے اچھی بات پوچھی ہے۔ وہ مخلوق تم سے
وئی شرط منوائے گی اگر تم نے ان کی وہ شرط پوری
ر دی تو وہ ہڈی تمہیں مل جائے گی ورنہ نہیں۔"
آگ دیوتا نے اسے بتایا۔

"ٹھیک ہے میں ان کی شرط پوری کر دوں گا۔"
جاگونہ جن نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

"تو اب جاؤ اور جتنی جلدی ممکن ہو سکے ہڈی لے
آؤ۔" —— آگ دیوتا نے اسے ہدایت کی اور جاگونہ
جن نے آگے بڑھ کر بت کے دونوں پیروں کے

انگوٹھوں کو پکڑ کر زور سے کھینچا۔ ایک زوردار گڑگڑاہ
کے ساتھ پیروں کے درمیان فرش اپنی جگہ سے ہٹتا
گیا اور اب وہاں ایک راستہ نظر آرہا تھا۔

جاگونہ جن اس راستے میں داخل ہو گیا۔ یہ ای
طویل سرنگ تھی مگر جاگونہ جن بڑے اطمینان سے
ہوا اس سرنگ کو طے کر گیا۔ اب آگے آگ کی ای
بلند دیوار نظر آرہی تھی۔ جاگونہ جن اس دیوار کو بھی
کر گیا اور اب اس نے اپنے آپ کو ایک وسیع وا
میں پایا جہاں ہر طرف سانپ ہی سانپ نظر آر
تھے۔ چھوٹے بڑے مختلف رنگوں کے اور پھر اسے ای
بہت بڑا سبز رنگ کا سانپ نظر آ گیا۔

جاگونہ جن دوسرے سانپوں کو پھلانگتا ہوا اس
رنگ کے سانپ کے پاس پہنچ گیا۔ اس کے کاندھے
موجود سانپ دوسرے سانپوں کو دیکھ کر پھنکارنے
تھے۔ اسی طرح اس کے سر پر بالوں کی بجائے مو
سانپ بھی سیدھے ہو گئے مگر وادی میں موجود سانپو
نے اسے کچھ نہ کہا اور وہ اطمینان سے سبز رنگ
سانپ کے پاس پہنچ گیا۔

''سبز سانپ۔ مجھے آگ دیوتا نے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ تم مجھے پاتال تک پہنچا دو۔''۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے سانپ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اچھی بات ہے تم میرے جسم سے لپٹ جاؤ۔ میں تمہیں پاتال تک پہنچا دیتا ہوں۔''۔۔۔۔۔سبز رنگ کے سانپ نے جواب دیا اور جاگونہ جن اس سبز رنگ کے سانپ کے جسم سے لپٹ گیا۔

سانپ نے زمین کی طرف منہ کر کے ایک زور دار پھنکار ماری اور اس کے پھنکار مارتے ہی وہاں ایک بڑا سا سوراخ ہو گیا۔ سبز رنگ کا سانپ جاگونہ جن کو لئے اس سوراخ میں گھستا چلا گیا۔

چھن چھنگلو نے جس وقت محسوس کیا کہ اس کے پیر دوبارہ زمین پر لگ گئے ہیں تو اس نے پنگلو کو بھی آنکھیں کھولنے کے لئے کہا۔

چھن چھنگلو نے دیکھا کہ وہ ایک ویران پہاڑی کے دامن میں کھڑے ہیں۔ ہر طرف ہو کا عالم طاری تھا۔ دور دور تک نہ ہی کوئی درخت تھا اور نہ ہی کوئی جھاڑی۔ پہاڑی کی چوٹی کسی خوفناک عفریت کی شکل کی طرح تھی۔ یہ جگہ اتنی ویران تھی کہ دیکھ کر خواہ مخواہ خوف محسوس ہوتا تھا۔

''یہ ہم کہاں آگئے ہیں۔''_____پنگلو نے قدرے پریشان لہجے میں کہا۔

''اس پہاڑی کے نیچے اس شیطانی طاقت کا معبد ہے اور جاگونہ جن اس معبد میں پناہ لئے ہوئے ہے۔'' چھن چھنگلو نے پنگلو کو بتایا۔

''پھر ہم اس معبد میں کیسے جائیں گے۔''____پنگلو نے پوچھا۔

''ہم اس معبد میں داخل نہیں ہو سکتے۔ ہمیں کسی طرح جاگونہ جن کو باہر نکالنا پڑے گا۔''____چھن چھنگلو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''تو پھر جلدی اس کو باہر نکالنے کی کوئی ترکیب کرو۔ مجھے اس جگہ سے وحشت ہو رہی ہے۔''____پنگلو نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہوں۔''____چھن چھنگلو نے کہا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ وہ دل ہی دل میں جاگونہ جن کا تصور کرنے لگا مگر اس نے دیکھا کہ جاگونہ جن کہیں نظر نہیں آ رہا۔ اس نے آگ کے دیوتا کو بھی دیکھا جس کے سامنے الاؤ میں اسے پہلے جاگونہ جن بیٹھا ہوا نظر آیا تھا مگر اب جاگونہ جن وہاں بھی نہیں تھا۔

''بندر بابا میری رہنمائی کیجئے۔ جاگونہ جن مجھے آگ

دیوتا کے پاس نظر نہیں آ رہا وہ کہاں چلا گیا ہے۔'' چھن چھنگلو نے دل ہی دل میں کہا۔

چند لمحوں تک خاموشی طاری رہی پھر بندر بابا کی آواز چھن چھنگلو کے کانوں میں آئی۔

''بیٹے چھن چھنگلو۔ تمہارا دشمن جاگونہ جن اس وقت پاتال جانے کے لئے سفر کر رہا ہے۔ وہاں ایک اندھی مخلوق رہتی ہے۔ اس کے سردار کے پاس ایک ہڈی ہے جسے وہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اگر اس نے وہ ہڈی حاصل کر لی تو پھر تمہاری طاقتیں اس پر اثر انداز نہ ہو سکیں گی اور اگر وہ ہڈی تمہارے پاس آ جائے تو تم نہ صرف جاگونہ جن بلکہ اس شیطانی قوت کو بھی جو آگ دیوتا کہلاتا ہے ختم کر سکتے ہو۔''

''مگر بندر بابا میں وہ ہڈی کس طرح حاصل کر سکتا ہوں۔'' ـــــ چھن چھنگلو نے پوچھا۔

''اس کے لئے تمہیں پاتال جانا پڑے گا اور وہاں کی مخلوق کی شرط پوری کرنی پڑے گی۔'' ـــــ بندر بابا نے جواب دیا۔

''میں پاتال جانے کے لئے تیار ہوں بابا، مجھے

راستہ بتاؤ۔"____چھن چھنگلو نے جوشیلے لہجے میں کہا۔
"شاباش، اگر تم نے ذرا بھی عقلمندی کا مظاہرہ کیا تو وہ ہڈی تمہیں مل جائے گی۔ تم ایسا کرو سمندر کے کنارے چلے جاؤ اور وہاں جا کر زور سے شارک مچھلی کو آواز دو۔ تمہاری آواز پر شارک مچھلی کنارے پر آجائے گی۔ تم اسے میرا نام لے کر کہنا کہ وہ تمہیں پاتال تک پہنچا دے۔ پھر تم اور پنگلو اس مچھلی کے پیٹ میں چلے جانا اور مچھلی تمہیں سمندر کے راستے پاتال تک پہنچا دے گی۔"____بندر بابا کی آواز سنائی دی۔

"بہتر بابا میں ابھی روانہ ہو جاتا ہوں۔"____چھن چھنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں اور پنگلو کو تمام بات بتائی۔ پنگلو بھی ہڈی حاصل کرنے کے لئے پاتال جانے کے لئے تیار ہو گیا۔

چنانچہ چھن چھنگلو نے پنگلو کا ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحوں بعد جب اس نے آنکھیں کھولیں تو وہ سمندر کے کنارے پہنچ چکے تھے۔

''شارک مچھلی تم کہاں ہو۔ شارک مچھلی تم میری بات سنو۔''ــــــ چھن چھنگلو نے سمندر کے کنارے کھڑے ہو کر زور زور سے آوازیں دینا شروع کر دیں۔

ابھی اس نے دو آوازیں دی تھیں کہ سمندر کے کنارے پر پانی میں زبردست ہلچل پیدا ہوئی اور پھر ایک پہاڑ جیسی مچھلی نے پانی سے سر باہر نکالا۔ اس کا منہ کسی بڑی غار کے دہانے جیسا تھا۔

''کیا بات ہے۔ کیوں مجھے بلایا ہے۔''ــــــ مچھلی کی آواز سنائی دی۔

''مجھے بندر بابا نے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ تم مجھے اور میرے دوست پنگلو کو پاتال تک پہنچا دو۔'' چھن چھنگلو نے مچھلی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بندر بابا نے بھیجا ہے۔ پھر ٹھیک ہے۔ آؤ میرے منہ میں داخل ہو جاؤ۔''ــــــ شارک مچھلی نے جواب دیا اور اپنا منہ کھول دیا۔

چھن چھنگلو نے پنگلو کا ہاتھ پکڑا اور پھر وہ شارک مچھلی کے بڑے سے منہ میں داخل ہو گیا۔ بظاہر تو اس کے منہ کے اندر گہرا اندھیرا تھا مگر جیسے ہی وہ اندر
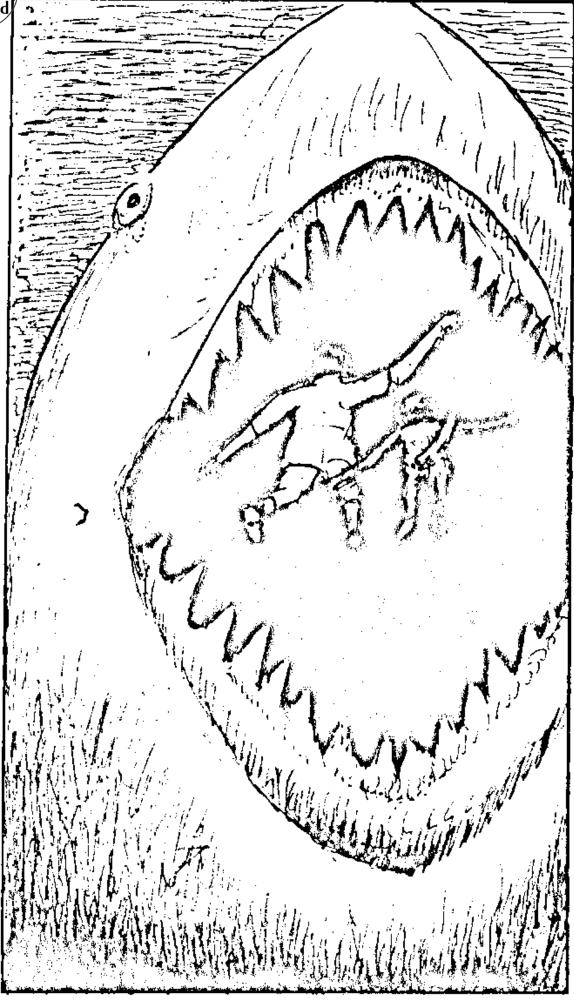
داخل ہوئے انہوں نے دیکھا کہ اندر ہلکی سی روشنی تھی۔
وہ دونوں مچھلی کے حلق میں پھسلتے چلے گئے اور پھر وہ مچھلی کے پیٹ میں پہنچ گئے۔ مچھلی کا پیٹ کسی بڑے کمرے کی طرح تھا جس میں بدبودار پانی بھرا ہوا تھا۔ وہ دونوں ایک بڑی سی ہڈی پر چڑھ کر بیٹھ گئے۔ پیٹ کا پانی ان کے سینے تک آتا تھا اور مچھلی سمندر کی گہرائی میں اتر گئی۔ جب مچھلی جھٹکا کھاتی تو پیٹ کا پانی یوں اچھلتا جیسے سمندر میں طوفان آ گیا ہو۔ وہ بڑی مشکل سے اپنے آپ کو قابو کئے ہوئے تھے۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد مچھلی کا جسم ساکت ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی مچھلی کے پیٹ کے اندر موجود پانی نے پوری قوت سے انہیں حلق کی طرف دھکیل دیا اور وہ چند لمحوں بعد مچھلی کے منہ میں پہنچ گئے۔

"ہم پاتال میں پہنچ گئے ہیں۔ یہ سامنے جو راستہ نظر آ رہا ہے تم اس راستے میں سے گزر جاؤ تو اپنے آپ کو پاتال میں پاؤ گے۔ میں تمہارا یہیں انتظار کروں گی۔ جب تم واپس آؤ گے تو میں تمہیں دنیا میں واپس لے جاؤں گی۔" ــــــ مچھلی نے ان سے مخاطب

ہو کر کہا۔

چھن چھنگلو نے دیکھا کہ وہ جگہ سمندر کی تہہ تھی جہاں پانی کے ساتھ کیچڑ ملا ہوا تھا اور سامنے ایک غار سی نظر آ رہی تھی۔

چھن چھنگلو نے پنگلو کا ہاتھ پکڑا اور مچھلی کے منہ سے باہر آ کر وہ تیزی سے اس غار کے دہانے کی طرف بڑھنے لگا۔ دھانے کی چوڑائی اتنی تھی کہ وہ دونوں آسانی سے اندر داخل ہو سکتے تھے۔

چنانچہ وہ دونوں اس غار کے دھانے میں داخل ہو گئے۔ غار آگے جا کر مڑ گئی تھی اور جب وہ اس کے دوسرے سرے سے باہر نکلے تو وہ اپنے آپ کو ایک عجیب وغریب وادی میں دیکھ کر حیران رہ گئے۔

پاتال زمین کی تہہ میں ایک ایسی دنیا تھی جہاں تک زمین کا کوئی شخص آج تک نہ پہنچا تھا۔ وہاں زیادہ تر اندھیرا چھایا رہتا تھا۔ البتہ ہلکی ہلکی روشنی بھی رہتی تھی جس سے یہ اندھیرا ملگجا سا محسوس ہوتا تھا۔ یہاں زمین پر کیچڑ کی موٹی تہہ تھی جس میں یہ مخلوق رینگتی رہتی تھی۔

یہ مخلوق پیدائشی اندھی تھی۔ اس کی شکل و صورت انسانوں کی سی تھی مگر پیر بطخ جیسے تھے۔اس لئے وہ ہر وقت کیچڑ میں تیرتے رہتے تھے۔ ان کی رہائش گاہیں بھی کیچڑ میں بنی ہوئی تھیں۔ وہ کیچڑ کھا کر ہی زندہ رہتے تھے۔

اس وقت پاتال کی مخلوق کیچڑ میں لتھڑی ہوئی تیزی سے رینگتی ہوئی اِدھر اُدھر آ جا رہی تھی کچھ کیچڑ کھانے میں مصروف تھے۔ ان میں سے ایک نے سر پر سوکھے کیچڑ کا بنا ہوا تاج پہنا ہوا تھا یہ اس مخلوق کا سردار تھا۔

یہ مخلوق اندھی ہونے کی وجہ سے دیکھ تو نہ سکتی تھی مگر اس کی باقی حِسیں ضرورت سے زیادہ تیز تھی ان کے سننے کی حِس اتنی تیز تھی کہ اگر دور کیچڑ کی تہہ میں کوئی کیڑا بھی رینگتا تو اس کے رینگنے کی آواز انہیں سنائی دے جاتی اور اس کے سونگھنے کی حِس اتنی تیز تھی کہ ہلکی سے ہلکی خوشبو یا بدبو بھی فوراً وہ محسوس کر لیتے۔ یہی وجہ تھی کہ آنکھیں نہ ہونے کے باوجود وہ اس طرح حرکت کرتے تھے جس طرح آنکھوں والے کرتے تھے۔

یہاں سردار صرف اُسی کو بنایا جاتا تھا جس کی سونگھنے اور سننے کی حِس سب سے زیادہ تیز ہوتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ جب بھی کوئی غیر شے پاتال میں داخل ہوتی تو سب سے پہلے سردار چونکتا تھا۔

اب بھی سردار کیچڑ میں بڑے اطمینان سے لیٹا ہوا تھا اور مزے لے لے کر اسے کھا رہا تھا کہ اچانک وہ چونک کر سیدھا ہو گیا۔

دوسرے لمحے اس نے چیخ کر اپنے ساتھیوں سے کسی نامانوس مخلوق کی پاتال میں آمد کا اعلان کر دیا اور اب باقی مخلوق نے بھی اپنی حسوں سے آنے والی شے کو دیکھ لیا تھا۔

اور پھر وہ تیزی سے ایک طرف ہٹتے چلے گئے اور پھر ایک نیم دائرہ سا بنا کر وہ اس سوراخ کی طرف بڑھے جدھر سے وہ نامانوس مخلوق اندر داخل ہوئی تھی۔ سردار سب سے آگے آگے تھا۔

''ارے یہ تم کیسی مخلوق ہو جو کیچڑ میں پڑی رہتی ہو۔''۔۔۔۔اچانک ایک نامانوس سی آواز پاتال کی فضا میں گونجی۔

''تم کون ہو، لگتے تو تم ہماری طرح ہو مگر تمہارے پیر ہم سے مختلف ہیں اور تمہارا جسم بہت بڑا ہے۔'' سردار نے آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ارے مجھے تو آگ دیوتا نے بتایا تھا کہ تم اندھے

ہو مگر تم باتیں تو ایسے کرتے ہو جیسے تم مجھے دیکھ رہے ہو۔"——آنے والے نے جو جاگونہ جن تھا حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ہم اندھے ہیں مگر اپنی دوسری حسوں کے ذریعے تمہیں دیکھ سکتے ہیں۔ پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو اور پاتال میں کیسے آئے ہو۔"——سردار نے کرخت لہجے میں جواب دیا۔

"میرا نام جاگونہ جن ہے اور میں آگ دیوتا کا غلام ہوں۔ آگ دیوتا نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ تم مجھے وہ مقدس ہڈی دے دو جو تمہارے پاس ہے۔"——جاگونہ جن نے کہا۔

"مقدس ہڈی، وہ تم کیوں لینا چاہتے ہو۔"——سردار نے چونک کر پوچھا۔

"میرا ایک دشمن ہے جس کے پاس بہت سی پراسرار طاقتیں ہیں اگر میرے پاس ہڈی ہو تو اس کی طاقتیں ختم ہو جائیں گی۔

اور میں اپنے اور آگ دیوتا کے دشمن کا خاتمہ کر سکوں گا۔"——جاگونہ جن نے جواب دیا۔

''اگر ہم تمہیں وہ مقدس ہڈی دینے سے انکار کر دیں تب۔''۔۔۔۔۔۔سردار نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''اگر تم انکار کر دو گے تو میں زبردستی چھین لوں گا۔''۔۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے بڑی لاپرواہی سے جواب دیا۔

''تو پہلے تم چھیننے کی کوشش کر لو۔اس کے بعد میں سوچوں گا کہ تمہیں ہڈی دی جائے یا نہیں۔''۔۔۔۔۔۔سردار نے کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

جاگونہ جن نے سوچا کہ یہ مخلوق شاید اس کی طاقت کا امتحان لینا چاہتی ہے۔اس لئے اگر اس کے سردار کو گردن سے پکڑ کر اٹھا لیا جائے اور اسے موت کی دھمکی دی جائے تو سردار خوفزدہ ہو کر بغیر کوئی شرط منوائے ہڈی دے دے گا۔ چنانچہ اس نے زور سے کہا۔

''تو پھر تم میری طاقت دیکھو۔ میں تو آگ دیوتا کی وجہ سے خاموش تھا ورنہ میں تم سب کا قیمہ بنا سکتا ہوں۔''۔۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے اپنے لہجے کو خوفناک بناتے ہوئے کہا۔
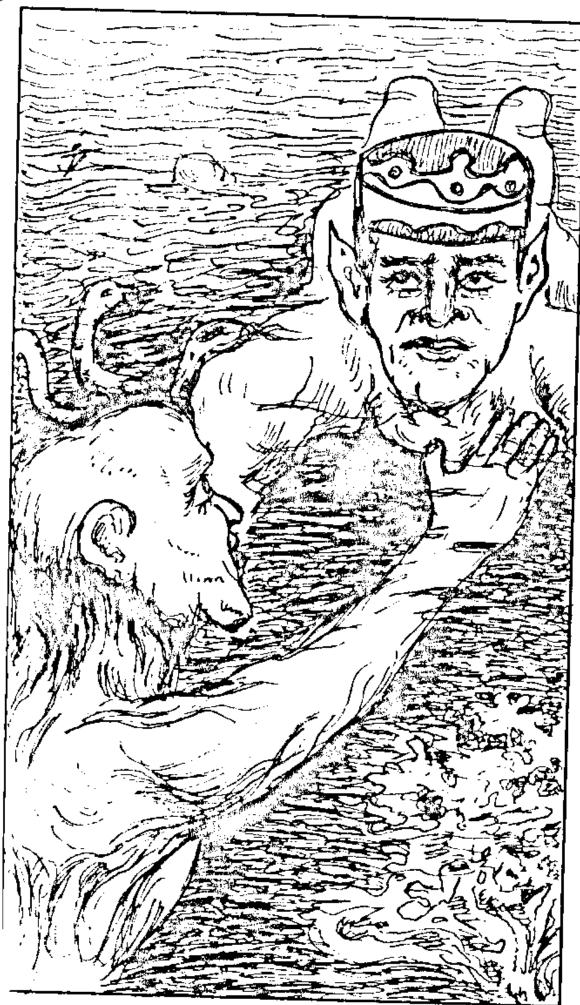
اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر سردار کی
گردن پکڑنی چاہی مگر دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران
رہ گیا کہ اس کا جسم حرکت ہی نہیں کر رہا تھا۔ یوں
لگتا تھا جیسے وہ بالکل مفلوج ہو گیا ہو۔

''ارے یہ میرا ہاتھ کیوں حرکت نہیں کر رہا۔'' جاگونہ
جن نے اس بار پریشان لہجے میں کہا۔

''ہماری مرضی کے بغیر ہاتھ کیا۔ تم بھی حرکت
نہیں کر سکتے سمجھے۔ اب ہم نے تمہیں مفلوج کر دیا
ہے اور ہم چاہیں تو ایک لمحے میں تمہیں کھا جائیں مگر
چونکہ تم آگ دیوتا کے بھیجے ہوئے ہو اس لئے ہم
تمہیں کھائیں گے نہیں مگر ہم تمہیں شرط منوائے بغیر
ہڈی بھی نہیں دے سکتے۔ بولو کیا تم ہماری شرط پوری
کرنے کے لئے تیار ہو۔''۔۔۔۔۔۔سردار نے طنزیہ لہجے
میں کہا۔

''ہاں میں تیار ہوں۔''۔۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے بے بسی
سے جواب دیا۔ اس کے علاوہ وہ اور کہہ بھی کیا سکتا
تھا۔

مگر اس سے پہلے کہ سردار اسے شرط بتاتا وہ ایک

بار پھر چونک پڑا اور تیزی سے کہنے لگا۔

"کوئی اور مخلوق بھی آرہی ہے۔"۔۔۔۔۔اس کے ساتھ ہی باقی مخلوق نے بھی نئے آنے والوں کی آمد محسوس کر لی اور وہ تیزی سے اس سوراخ کی طرف رینگنے لگے۔

جاگونہ جن مفلوج حالت میں وہیں کھڑے کا
کھڑا رہ گیا۔ البتہ وہ سر گھما کر ادھر دیکھنے لگا جدھر وہ
مخلوق جا رہی تھی۔ یہ بھی ایک بڑا سا سوراخ تھا اور
پھر اس کی آنکھیں حیرت سے چوڑی ہوتی چلی گئیں۔
کیونکہ اس نے دیکھا کہ اس سوراخ میں سے چھن
چھنگلو اور پنگلو اندر آرہے تھے۔
''آگ دیوتا یہ چھن چھنگلو یہاں بھی پہنچ گیا ہے۔''
جاگونہ جن نے دل ہی دل میں آگ دیوتا سے مخاطب
ہو کر کہا۔
''تم فکر نہ کرو جاگونہ جن۔ یہاں پاتال میں نہ تم
اسے کچھ کہہ سکتے ہو اور نہ وہ تمہیں کچھ کہہ سکتا ہے۔

وہ بھی مقدس ہڈی حاصل کرنے کے لئے آیا ہے۔ یہ مخلوق اسے بھی وہی شرط بتائے گی جو تمہیں بتائے گی تم کوشش کرنا کہ وہ شرط پوری نہ کر سکیں۔"۔۔۔۔۔ آگ دیوتا کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

"اچھا اچھا۔ پھر ٹھیک ہے۔ شرط تو ظاہر ہے میں ہی پوری کروں گا۔ اس حقیر آدم زاد کی کیا مجال کہ وہ میرے مقابلے میں شرط جیت سکے۔ مجھے تو صرف اس کی پراسرار طاقتوں سے ڈر لگتا ہے ورنہ تو میں اسے مکھی کی طرح مسل کر رکھ دوں۔"۔۔۔۔۔ جاگونہ جن نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

ادھر جیسے ہی چھن چھنگلو اور پنگلو اندر داخل ہوئے وہ ٹھٹھک کر رک گئے اور حیرت سے اس عجیب وغریب اور کیچڑ میں رینگنے والی مخلوق کو دیکھنے لگے۔

"کون ہو تم اور یہاں کیوں آئے ہو۔"۔۔۔۔۔ مخلوق کے سردار نے چھن چھنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام چھن چھنگلو ہے اور یہ میرا دوست پنگلو ہے۔ ہمیں یہاں بندر بابا نے بھیجا ہے تا کہ ہم تم سے مقدس ہڈی لے آئیں۔"۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے جواب

دیا۔

''تم مقدس ہڈی کیوں لینا چاہتے ہو۔''______سردار نے چھن چھنگلو سے بھی وہی سوال کیا جو اس سے پہلے وہ جاگونہ جن سے کر چکا تھا۔

''ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ایک شیطانی طاقت کا چیلا جاگونہ جن وہ ہڈی لینے تمہارے پاس پہنچنے والا ہے۔ اگر یہ ہڈی اس کے پاس پہنچ گئی تو وہ اور زیادہ دلیر ہو کر ظلم کرنے لگ جائے گا اور اگر یہ ہڈی میں نے حاصل کر لی تو میں دنیا سے اس ظالم کا خاتمہ آسانی سے کر سکوں گا۔''______چھن چھنگلو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا مگر یہ بات حیرت انگیز تھی کہ اسے وہاں جاگونہ جن نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ جاگونہ جن جس جگہ کھڑا تھا وہاں گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا جبکہ وہ قدرے روشنی میں کھڑے تھے۔

''اگر ہم تمہیں وہ ہڈی نہ دیں تو پھر تم کیا کرو گے۔''______سردار نے پوچھا۔

''یہ تو مجھے معلوم نہیں، میں بندر بابا سے پوچھوں گا۔ ویسے میری یہ درخواست ہے کہ تم وہ ہڈی مجھے دے دو

تاکہ میں ظالم جاگونہ جن کا خاتمہ کر سکوں۔" چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"تو سنو چھن چھنگلو، آگ دیوتا کا غلام یہاں پہنچ چکا ہے۔ وہ بھی ہڈی حاصل کرنا چاہتا ہے اور تم بھی۔ جاگونہ جن بدی کی طاقت کا نمائندہ ہے اور تم نیکی کی طاقت کے۔ مگر چونکہ تم دونوں پاتال میں میرے مہمان ہو اس لئے میں خود کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ میں تم دونوں کے سامنے ہڈی حاصل کرنے کے لئے دو شرطیں پیش کر دیتا ہوں تم میں سے جو وہ دونوں شرطیں پوری کرے گا اسے ہڈی مل جائے گی۔" ـــــ سردار نے کہا۔

"اچھا جاگونہ جن بھی یہاں پہنچ گیا ہے مگر کہاں ہے وہ۔" ـــــ چھن چھنگلو نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ اُدھر کھڑا ہے۔ آؤ تم بھی اس کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تم دونوں کو وہ شرطیں بتا سکوں۔" ـــــ سردار نے کہا اور پھر چھن چھنگلو اور پنگلو اس کے اشارے پر آگے بڑھتے چلے گئے۔

کیچڑ میں وہ دونوں چند قدم ہی چلے ہوں گے کہ انہیں ایک جانب جاگونہ جن کھڑا نظر آ گیا۔ وہ اس کے قریب پہنچ کر رک گئے۔

پنگلو نے جیسے ہی جاگونہ جن کو دیکھا تو اس سے رہا نہ گیا اور وہ تیزی سے آگے بڑھا اور پھرتی سے اس کی پنڈلی پر کاٹ لیا۔ جاگونہ جن بری طرح تڑپ اٹھا۔

اسی لمحے سردار نے ہاتھ اٹھا کر مخصوص انداز میں اشارہ کیا اور پنگلو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم حرکت کرنے سے معذور ہو گیا ہو۔

''اچھی طرح سن لو۔ تم اس وقت پاتال میں ہو اور یہاں کا سردار میں ہوں۔ یہاں کسی کی طاقت کام نہیں کر سکتی اگر تم دونوں نے ایک دوسرے سے لڑنے کے متعلق سوچا تو میں تم دونوں کو یہاں سے باہر نکال دوں گا۔ تم نے آپس میں لڑنے کی بجائے صرف شرطیں پوری کرنی ہیں۔ پھر میں ہڈی جیتنے والے کو دے کر یہاں سے بھیج دوں گا اور دوسرے کو بھی۔ آپس میں لڑائی تم زمین کے اوپر جا کر کرنا۔''—— سردار نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ٹھیک ہے سردار، پنگلو جانور ہے اس سے غلطی ہو گئی ہے۔ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ تم فکر نہ کرو۔'' چھن چھنگلو نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''تم بھی وعدہ کرو جاگونہ جن ورنہ میں ہڈی بغیر کسی شرط کے چھن چھنگلو کو دے دوں گا۔'' ــــــ سردار نے جاگونہ جن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں بھی آگ دیوتا کی قسم کھا کر وعدہ کرتا ہوں کہ یہاں چھن چھنگلو سے نہیں لڑوں گا۔'' ــــــ جاگونہ جن کو مجبوراً وعدہ کرنا پڑا۔

''ٹھیک ہے اب شرطیں سن لو۔ پہلی شرط یہ ہے کہ یہاں موجود کیچڑ میں سے تمام پانی خشک کر دو۔ حتیٰ کہ پانی کا ایک قطرہ بھی کیچڑ میں باقی نہ رہے اور دوسری شرط یہ ہے کہ جتنا کیچڑ یہاں موجود ہے اتنا ہی کیچڑ اور پیدا کیا جائے۔'' ــــــ سردار نے دو شرطیں بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ کیسی شرطیں ہیں۔ ہمیں تو سمجھ نہیں آئی۔ کیچڑ میں سے پانی خشک کر لو اور اتنا کیچڑ اور پیدا کر دو۔'' چھن چھنگلو اور جاگونہ جن نے بیک آواز ہو کر کہا۔

''بس میں کچھ نہیں جانتا۔ میں نے دو شرطیں تمہیں بتا دی ہیں اب تم جانو اور تمہارا کام۔''____سردار نے جواب دیا۔

اور وہ دونوں سوچنے لگے کہ کس طرح یہ شرطیں پوری کی جائیں۔

جاگونہ جن کو اور تو کچھ سمجھ نہ آئی اس نے یہی سوچا کہ وہ کیچڑ میں موجود پانی پینا شروع کر دے۔ اسے یقین تھا کہ وہ یہاں کا تمام پانی پی جائے گا اور اس طرح کیچڑ خشک ہو جائے گا۔ چنانچہ اس نے سردار سے مخاطب ہو کر کہا۔

''سنو سردار۔ اگر ہم دونوں نے بیک وقت شرط پوری کرنے کی کوشش کی تو کام خراب ہو جائے گا اس لئے پہلی شرط پوری کرنے کا پہلا موقع مجھے دو اور دوسری شرط پوری کرنے کا پہلا موقع چھن چھنگلو کو دینا۔''

''تمہاری بات ٹھیک ہے۔ میں تمہیں پہلی شرط پوری کرنے کا موقع پہلے دیتا ہوں اگر تم ناکام رہے تو پھر چھن چھنگلو کوشش کرے گا۔''____سردار نے اس کی

بات مان لی۔

جاگونہ جن منہ کے بل کیچڑ میں لیٹ گیا اور اس نے اپنی بڑی سی زبان باہر نکال کر کیچڑ میں موجود پانی چاٹنا شروع کردیا۔ چونکہ جن ہونے کی وجہ سے " آگ کا بنا ہوا تھا اس لئے جیسے ہی پانی اس کی زبان سے لگتا بھاپ بن کر اڑ جاتا۔اس طرح اس نے تیزی سے کیچڑ میں موجود پانی ختم کرنا شروع کر دیا۔

چھن چھنگلو اور پنگلو دیکھ رہے تھے کہ کیچڑ میں سے پانی تیزی سے ختم ہوتا چلا جا رہا تھا اور کیچڑ خشک ہوتا جا رہا تھا۔ وہ دونوں سوچ رہے تھے کہ جاگونہ جن یہ شرط یقیناً جیت جائے گا۔

جاگونہ جن بڑی تیزی سے پانی چاٹتا چلا جا رہا تھا اور وہ دونوں خاموش کھڑے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہے تھے۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد کیچڑ بالکل خشک ہو گیا اور کیچڑ میں پانی کا ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا۔ اس قت جاگونہ جن خوشی سے ناچتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

''میں نے شرط جیت لی ہے۔ میں نے شرط جیت

لی ہے۔''۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے خوشی سے ناچتے ہوئے کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ سردار کوئی جواب دیتا پنگلو نے وہیں کھڑے کھڑے پیشاب کرنا شروع کر دیا۔

''ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو۔''۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے حیران ہو کر پنگلو سے پوچھا۔

''شرط پوری کرنے کے لئے جاگونہ جن میرا پیشاب بھی چاٹے۔''۔۔۔۔۔پنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا اور چھن چھنگلو اس کی بات پر ہنس پڑا۔

''ہاں سردار۔ ابھی کیچڑ کا پانی خشک نہیں ہوا۔ دیکھ یہ پانی ابھی موجود ہے۔''۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے سردار سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں پانی تو موجود ہے مگر پہلے تو خشک ہو گیا تھا اب اچانک کہاں سے آ گیا۔''۔۔۔۔۔سردار چونکہ اند تھا اس لئے وہ یہ نہ دیکھ سکا کہ پنگلو نے پیشاب ا

ہے۔

''نہیں سردار۔ یہ پانی نہیں ہے۔ یہ اس بندر نے پیشاب کیا ہے۔ میں اس کا پیشاب نہیں چاٹوں گا۔

نے پانی خشک کرنے کے لئے کہا تھا۔ پیشاب خشک کرنے کے لئے نہیں کہا تھا۔''_____جاگونہ جن نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

''میں پیشاب وغیرہ کچھ نہیں جانتا۔ میرے لئے یہ پانی ہے اور شرط کے مطابق تم نے یہ پانی بھی خشک کرنا ہے۔ ورنہ میں تمہاری ہار کا اعلان کر دوں گا۔'' سردار نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''اب چاٹو میرا پیشاب۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم کیسے نہیں چاٹتے۔''_____پنگلو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

اب جاگونہ جن کے لئے یہ بڑی شرم کی بات تھی کہ وہ ایک بندر کا پیشاب زبان سے چاٹتا اور اگر نہ چاٹتا تو شرط ہار جاتا۔ وہ چند لمحوں تک تو کوئی فیصلہ نہ کر سکا۔ پھر اس نے سوچا کہ اگر میں یہ شرط ہار بھی جاؤں تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ چھن چھنگلو یہ شرط نہیں جیت سکتا کیونکہ وہ بھی پیشاب نہیں چاٹے گا۔ یہ سوچ کر اس نے سردار سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کچھ بھی ہو سردار۔ میں اس بندر کا پیشاب نہیں

چاٹوں گا۔''۔۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے فیصلہ کن لہجے میں

کہا۔

''ٹھیک ہے تم یہ شرط پوری نہیں کر سکے۔ اب میں

چھن چھنگلو کو کہوں گا کہ وہ یا اس کا ساتھی شرط پوری

کرے۔''۔۔۔۔۔۔سردار نے کہا۔

''مگر سردار اس پیشاب کے علاوہ باقی پانی تو میں

نے خشک کر دیا ہے۔ اب اگر اس کا ساتھی اپنا پیشاب

خود چاٹ لے تو پھر تو یہ شرط پوری کر لیں گے

انصاف تو یہ ہے کہ یہاں کیچڑ میں دوبارہ ویسے

پانی ڈال دیا جائے پھر اسے کہا جائے کہ وہ اس

کو خشک کرے۔''۔۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے کہا۔

''نہیں تم نے شرط خود لگائی تھی اس لئے تمہار

بعد کیچڑ کی جو بھی حالت ہو چھن چھنگلو کو وہی حا

ملے گی۔''۔۔۔۔۔۔سردار نے جواب دیا۔

''اچھا چلو میں دیکھتا ہوں کہ یہ کس طرح ا

ساتھی بندر کا پیشاب چاٹتا ہے۔''۔۔۔۔۔۔جاگونہ جن

کہا۔

''ہاں تو چھن چھنگلو اب تمہاری باری ہے کیچڑ

موجود پانی خشک کروں۔'' ـــــ سردار نے چھن چھنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''چھن چھنگلو میں اپنا پیشاب چاٹ لوں اس طرح ہم شرط تو جیت جائیں گے۔'' ـــــ پنگلو نے کہا۔

''نہیں۔ میں نے اس کے لئے ایک اور ترکیب سوچ لی ہے۔'' ـــــ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے اپنی جیب میں سے دو پتھر نکالے اور بیٹھ کر ان دونوں کو تیزی سے آپس میں رگڑنے لگا۔ دو تین بار کی کوششوں کے بعد پتھروں میں سے چنگاریاں سی نکلیں اور دوسرے لمحے مٹی میں موجود پنگلو کے پیشاب نے آگ پکڑ لی۔

چھن چھنگلو جانتا تھا کہ بندر کے پیشاب میں تیزاب کی کثیر مقدار ہوتی ہے اس لئے اس نے یہ ترکیب سوچی تھی اور اس کی یہ ترکیب کامیاب رہی۔ پیشاب مٹی میں جہاں جہاں بھی موجود تھا جلتا چلا گیا اور اس وقت تک جلتا رہا جب تک پیشاب کا ایک قطرہ تک مٹی میں موجود تھا۔ جب آخری قطرہ بھی جل گیا تو آگ خودبخود بجھ گئی۔ اب مٹی میں پانی یا

پیشاب کا ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا تھا۔

''چھن چھنگلو۔ کہیں میری طرح یہ جاگونہ جن بھی پیشاب نہ کر دے۔'' ـــــــ پنگلو نے چھن چھنگلو کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں جن پیشاب نہیں کرتے اس لئے اس بات سے بے فکر رہو۔'' ـــــــ چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اور وہی ہوا جاگونہ جن منہ اٹھائے کھڑا دیکھتا رہ گیا اور چھن چھنگلو شرط جیت گیا۔

جیسے ہی کیچڑ میں سے پیشاب کا آخری قطرہ خشک ہوا سردار نے چھن چھنگلو کے جیتنے کا اعلان کر دیا۔

جاگونہ جن کا غصے کے مارے برا حال ہو گیا۔ کیونکہ پانی اس نے خشک کیا تھا اور شرط خواہ مخواہ چھن چھنگلو جیت گیا۔ گر یہ بندر شرارت نہ کرتا تو یقیناً وہ یہ شرط جیت چکا تھا مگر چونکہ وہ آگ دیوتا کی قسم کھا کر وعدہ کر چکا تھا اس لئے مجبور تھا۔ دانت پیس کر رہ گیا۔

''اب دوسری شرط پہلے پوری کرنے کی باری چھن چھنگلو کی ہے۔ اس لئے میں چھن چھنگلو سے کہتا

ہوں کہ وہ شرط پوری کرے۔''۔۔۔۔۔سردار نے چھن چھنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''دوسری شرط یہی ہے کہ جتنا کیچڑ اس وقت یہاں موجود ہے اتنا ہی اور پیدا کیا جائے۔''۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے پوچھا۔

''ہاں یہی ہے۔''۔۔۔۔۔سردار نے جواب دیا۔

''تو سردار سمجھو کہ میں یہ شرط جیت چکا ہوں۔ اب تم ہڈی میرے حوالے کر دو۔''۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں کہ تم نے کیسے شرط جیت لی۔''۔۔۔۔۔سردار نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''دیکھو سردار۔ تم نے یہ کہا ہے کہ جتنا کیچڑ یہاں موجود ہے اتنا ہی اور پیدا کروں مگر یہاں سرے سے کیچڑ موجود ہی نہیں ہے اس لئے میں اور کیا پیدا کروں بس اسی بات پر میں نے یہ شرط جیت لی ہے۔''چھن چھنگلو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''یہ کیچڑ نہیں جس میں سے تم نے پانی خشک کیا ہے۔''۔۔۔۔۔سردار ابھی تک چھن چھنگلو کی بات نہ سمجھ

سکا تھا۔

''سردار سمجھنے کی کوشش کرو۔ کیچڑ مٹی اور پانی کے ملنے سے بنتا ہے اگر مٹی میں پانی نہ ہو تو اسے کیچڑ نہیں کہا جا سکتا اسے مٹی ہی کہیں گے۔ اب یہاں کیچڑ نہیں ہے بلکہ مٹی موجود ہے۔''۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے اسے اور زیادہ وضاحت سے سمجھاتے ہوئے کہا۔

سردار کچھ لمحے کھڑا سوچتا رہا۔ پھر سر ہلاتے ہوئے کہنے لگا۔

''تم بے حد ذہین اور عقلمند ہو چھن چھنگلو تم نے بڑی ذہانت سے یہ شرط جیت لی ہے۔ مگر اب مجھے جاگونہ جن سے بھی پوچھنا پڑے گا۔''

''ہاں جاگونہ جن اب تم دوسری شرط پوری کرو۔'' سردار نے جاگونہ جن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میرا وہی جواب ہے جو چھن چھنگلو کا ہے اس لئے دوسری شرط میں بھی جیت چکا ہوں۔''۔۔۔۔۔جاگونہ جن بھی اب ہوشیار ہو چکا تھا۔

''تو اس کا مطلب ہے دوسری شرط تم دونوں جیت چکے ہو۔اس لئے میں تیسری شرط عائد کرنے پر مجبور

ہوں۔''

''تیسری شرط یہ ہے کہ تم دونوں میں سے جو کوئی لڑائی میں ایک دوسرے کو شکست دے دے گا وہ جیت جائے گا۔ ایک طرف جاگونہ جن ہو گا اور دوسری طرف چھن چھنگلو اور اس کا ساتھی بندر۔ لڑائی ہمارے سامنے ہو گی اور تم دونوں صرف جسمانی طاقت یا عقل استعمال کر سکو گے۔ نیکی یا بدی کی طاقتیں استعمال میں نہ لاؤ گے۔''

''مگر یہ زیادتی ہے جاگونہ جن قدو قامت اور طاقت کے لحاظ سے ہم دونوں سے زیادہ ہے۔''۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

''دیکھو چھن چھنگلو مجھے اس بات کا علم ہے کہ جاگونہ جن طاقت میں تم دونوں سے زیادہ ہے مگر میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم دونوں عقل میں اس سے زیادہ ہو۔ جس طرح تم نے ذہانت سے دوسری شرط جیت لی ہے اور جس طرح تمہارے دوست پنگلو بندر نے پیشاب کر کے جاگونہ جن کو پہلی شرط ہارنے پر مجبور کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم دونوں عقل میں جاگونہ

جن سے کہیں زیادہ آگے ہو۔ اس لئے یہ مقابلہ برابر کا ہوگا۔ تم عقل استعمال کرنا اور جاگونہ جن طاقت استعمال کرے گا۔ پھر فیصلہ ہو جائے گا کہ کون جیتا ہے اور کون ہارا ہے۔''۔۔۔۔۔سردار نے تفصیل سے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''مگر ہار جیت کا فیصلہ کیسے ہو گا اس کے متعلق بھی بتاؤ۔''۔۔۔۔۔جاگونہ جن نے کہا۔

''جس طرح بھی ہو ، چاہے کوئی ایک شکست تسلیم کر لے یا مر جائے۔''۔۔۔۔۔سردار نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے میں تیار ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں یہیں ان دونوں کا خاتمہ کر دوں گا۔ اس کے بعد مجھے ہڈی حاصل کرنے کی بھی ضرورت نہیں رہے گی۔''جاگونہ جن نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

''جو مرضی آئے کرو۔ بہرحال میں نے ہڈی اسے دینی ہے جو شرط جیت جائے گا۔''۔۔۔۔۔سردار نے کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی چھن چھنگلو نے پنگلو کے کان میں سرگوشی کی اور پنگلو سر ہلاتا ہوا پیچھے کی طرف کھسکنے لگا جبکہ چھن چھنگلو تیزی سے آگے بڑھ کر جاگونہ

جن کے سامنے آ گیا۔

جاگونہ جن کے کاندھوں پر موجود دونوں سانپ اب پھنکارنے لگ گئے تھے اور جاگونہ جن کی آنکھوں میں خوفناک چمک ابھر آئی تھی۔

اور پھر جاگونہ جن کے ہاتھ نے بجلی کی سی تیزی سے حرکت کی اور چھن چھنگلو کو پکڑنا چاہا مگر چھن چھنگلو پوری طرح ہوشیار تھا۔ وہ جھکائی دے کر ایک طرف ہو گیا اور جاگونہ جن کا وار خالی گیا۔

اسی لمحے جاگونہ جن بری طرح بلبلاتا ہوا تیزی سے پلٹا کیونکہ پنگلو نے اس کی پنڈلی میں کاٹ لیا تھا اور کاٹا بھی اس بری طرح تھا کہ اس کی بوٹی تک دانتوں سے کھینچ لی تھی۔

جاگونہ جن نے پلٹتے ہی پنگلو پر ہاتھ ڈالنا چاہا مگر اس سے پہلے کہ وہ پنگلو کو پکڑنے میں کامیاب ہوتا چھن چھنگلو نے اچھل کر اس کی زخمی پنڈلی پر لات مار دی اور جاگونہ جن ایک بار پھر بلبلاتا ہوا مڑ گیا۔

ابھی وہ ٹھیک طرح مڑا بھی نہ تھا کہ پنگلو نے اس

کی دوسری پنڈلی میں کاٹ لیا اور جاگونہ جن ایک بار پھر تڑپ کر رہ گیا۔

اور اب تو یہ حالت ہو گئی کہ وہ آگے مڑ کر چھن چھنگلو کو پکڑنا چاہتا تو پنگلو اسے کاٹ لیتا اور اگر وہ مڑ کر پنگلو کو پکڑنے کی کوشش کرتا تو چھن چھنگلو اس کے زخم پر ضرب لگا دیتا۔

جاگونہ جن کی حالت اس ریچھ جیسی ہو گئی جسے کتوں نے گھیر لیا ہو۔

اور پھر پنگلو کی بدقسمتی کہ ایک بار وہ جاگونہ جن کے ہتھے چڑھ گیا۔ جاگونہ جن نے خوفناک چیخ مارتے ہوئے پنگلو کو اپنے منہ میں ڈالنا چاہا ہی تھا کہ چھن چھنگلو بجلی کی سی تیزی سے جھکا اور اس نے خشک مٹی کی مٹھی بھر کر جاگونہ جن کی آنکھوں میں جھونک دی۔ جاگونہ جن نے بے اختیار پنگلو کو چھوڑ کر اپنے دونوں ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ لئے۔

پنگلو جیسے ہی نیچے گرا وہ اچھل کر آگے بڑھا اور اس نے جاگونہ جن کے بڑے سے پیٹ پر دانت جما دیئے۔

جاگونہ جن نے اندھوں کی طرح پیٹ پر ہاتھ مارا مگر اس سے پہلے کہ وہ پنگلو کو پکڑتا۔ پنگلو نے اس کے پیٹ پر سے چھلانگ لگائی اور اس کے کاندھوں پر جہاں سانپ پھنکار رہا تھا، چڑھ گیا اس نے دونوں ہاتھوں سے سانپ کی گردن پکڑ لی اور پوری قوت سے اس کا منہ جاگونہ جن کی گردن سے لگا دیا۔

سانپ نے جو پہلے ہی غصے کے مارے بل کھا رہا تھا بری طرح پلٹنے کی کوشش کی اور اس نے پنگلو کو

کاٹنا چاہا مگر پنگلو اچھل کر نیچے آگیا اور سانپ نے غصے کی شدت سے جاگونہ جن کو ہی کاٹ لیا۔ جیسے ہی اس نے جاگونہ جن کو کاٹا جاگونہ جن کے منہ سے چیخ نکلی اور وہ بری طرح زمین پر گر کر تڑپنے لگا اور اس کے ساتھ ہی وہ سانپ جس نے جاگونہ جن کو کاٹا تھا مردہ ہو کر اس کے کندھے کے اندر سمٹتا چلا گیا اور پھر وہ اس کے کندھے میں ہی غائب ہو گیا۔ اب وہ کندھا خالی تھا۔

چھن چھنگلو نے اچھل کر دوسرے کندھے پر موجود سانپ کی گردن پکڑ لی اور اس کا منہ پوری قوت سے جاگونہ جن کی گردن کی دوسری طرف رگڑ دیا۔ اس سانپ نے بھی وحشت کے عالم میں جاگونہ جن کی گردن پر کاٹ لیا اور جاگونہ جن اور بری طرح تڑپنے اور چیخنے لگا۔ اس کے کندھے کا دوسرا سانپ بھی اس کے جسم میں غائب ہو گیا۔

جاگونہ جن پھرتی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ مگر اب وہ وقتی طور پر اندھا ہو چکا تھا۔ اسے چھن چھنگلو اور پنگلو نظر نہیں آرہے تھے اور وہ ویسے ہی ہوا میں ہاتھ لہرا رہا

تھا۔

ادھر پنگلو نے داؤ لگا کر جاگونہ جن کی پنڈلیاں بری طرح زخمی کر دیں اور پھر تو یہ حالت ہوگئی کہ جاگونہ جن میں کھڑے ہونے کی ہمت نہ رہی۔

اسی لمحے چھن چھنگلو نے جیب سے پتھر نکالے اور پھر اس نے تاک کر وہ پتھر پوری قوت سے جاگونہ جن کے سر پر مار دیئے۔

پتھر لگنے سے جاگونہ جن کے ہوش گم ہو گئے اور وہ بے ہوش ہو کر ساکت ہو گیا۔

''بس بس تم جیت گئے ہو چھن چھنگلو۔ میں تمہیں مبارک باد دیتا ہوں۔''۔۔۔۔۔۔ سردار نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا اور چھن چھنگلو اور پنگلو دونوں خوشی سے اچھل پڑے۔

''تم یہیں ٹھہرو، میں تمہیں وہ مقدس ہڈی لا دیتا ہوں۔''۔۔۔۔۔۔ سردار نے کہا اور پھر وہ تیزی سے ایک طرف رینگتا چلا گیا۔

تقریباً پانچ منٹ بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی ہڈی تھی۔

''یہ ہے وہ مقدس ہڈی جس کے صحیح حقدار تم ہو۔'' سردار نے ہڈی چھن چھنگلو کے حوالے کرتے ہوئے کہا اور چھن چھنگلو نے وہ ہڈی اس کے ہاتھ سے لے لی۔

''بہت بہت شکریہ سردار۔ میں تمہیں ہمیشہ یاد رکھوں گا۔''____چھن چھنگلو نے سردار کے ہاتھ سے ہڈی لیتے ہوئے کہا۔

''اب تم اپنی دنیا میں جا سکتے ہو۔''____سردار نے کہا۔

''مگر یہ جاگونہ جن کیسے واپس جائے گا۔''چھن چھنگلو نے بے ہوش پڑے جاگونہ جن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ سردار کوئی جواب دیتا جاگونہ جن نے کراہتے ہوئے کروٹ بدلی اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ اب بھی آنکھیں مل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار چھائے ہوئے تھے۔ آنکھیں ملنے کے بعد جب وہ کچھ دیکھنے کے قابل ہوا تو اس نے چھن چھنگلو کو ہاتھ میں ہڈی پکڑے دیکھا تو وہ پاگلوں کی

طرح چھن چھنگلو پر جھپٹ پڑا۔ اس کی کوشش تھی کہ وہ چھن چھنگلو کے ہاتھ سے ہڈی چھین لے مگر چھن چھنگلو تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا۔

اسی لمحے سردار نے ہاتھ اٹھایا اور جاگونہ جن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔

''تم یہاں کچھ نہیں کر سکتے جاگونہ جن۔ مقدس ہڈی چھن چھنگلو نے حاصل کر لی ہے اور اب تم دونوں اپنی اپنی دنیا میں واپس چلے جاؤ اور وہاں جا کر آپس میں فیصلہ کرو۔''۔۔۔۔۔۔سردار نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اشارہ کیا اور اس کے اشارے کے ساتھ ہی جاگونہ جن ہوا میں اٹھتا چلا گیا اور پھر وہ اس سوراخ میں جا کر غائب ہو گیا جدھر سے وہ پاتال میں داخل ہوا تھا۔ اس کے بعد سردار نے چھن چھنگلو کی طرف دیکھا۔ چھن چھنگلو نے باقاعدہ سردار سے ہاتھ ملایا اور پھر پنگلو نے بھی اور وہ دونوں اس سوراخ کی طرف بڑھ گئے جہاں سے وہ آئے تھے۔

سوراخ سے باہر شارک مچھلی ابھی تک ان کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ دونوں ایک بار پھر شارک مچھلی کے

پیٹ میں داخل ہو گئے اور شارک مچھلی انہیں لے کر سطح
سمندر کی طرف تیرنے لگی۔

جاگونہ جن سوراخ سے باہر نکلا تو سبز سانپ وہاں موجود تھا۔ وہ ایک بار پھر سبز سانپ کے جسم سے لپٹ گیا اور سبز سانپ اسے لئے ہوئے تیزی سے واپس جانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد سبز سانپ نے اسے سانپوں کی وادی میں پہنچا دیا ۔ وہاں سے جاگونہ جن لڑکھڑاتا ہوا آگ کی دیوار کی طرف بڑھا اور اسے پار کر کے سرنگ کے راستے سے ہوتا ہوا وہ آگ دیوتا کے بت کے قدموں میں پہنچ گیا۔ وہاں پہنچ کر وہ بے اختیار بت کے سامنے سجدہ میں گر پڑا۔

''آگ دیوتا مجھے بچا لو۔ وہ شیطان آدم زاد ہڈی لے گیا ہے۔''_____جاگونہ جن نے شکست خوردہ لہجے

میں کہا۔

''ہاں مجھے معلوم ہے تم وہاں سے نہ صرف شکست کھا آئے ہو بلکہ اپنی آدھی طاقت بھی گنوا آئے ہو۔'' آگ دیوتا کی آواز سنائی دی۔

''آدھی طاقت کون سی۔''ـــــــ جاگونہ جن نے حیرت بھرے انداز میں سر اٹھا کر پوچھا۔

''تمہارے کاندھوں پر موجود دونوں سانپ تمہاری آدھی طاقت تھے۔ بہرحال اب چھن چھنگلو وہ ہڈی لے گیا ہے اور وہ جلد ہی اس ہڈی کی وجہ سے میری عبادت گاہ میں بھی داخل ہو جائے گا۔ اب تمہارے اور میرے بچنے کی ایک ہی صورت ہے۔''ـــــــ آگ دیوتا نے کہا۔

''وہ کونسی۔ جلدی بتاؤ دیوتا جلدی بتاؤ۔''ـــــــ جاگونہ جن نے بے چینی سے پوچھا۔ وہ چھن چھنگلو سے سخت خوفزدہ ہو گیا تھا۔

''صرف یہ کہ تم میرے بت کے پیٹ میں تلہ مارو۔ تمہارے تلہ مارنے سے میرا پیٹ دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گا اور تم میرے پیٹ کے اندر گھس

جاؤ۔ میرا پیٹ برابر ہو جائے گا۔ تم اندر سے سب کچھ دیکھ سکو گے مگر چھن چھنگلو تمہیں نہ دیکھ سکے گا۔ اس طرح وہ تمہیں ڈھونڈتا رہ جائے گا۔"_____آگ دیوتا نے کہا۔

"مگر دیوتا کہیں وہ تمہارے بت کو توڑنے پر نہ تُل جائے۔"_____جاگونہ جن نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ میرا بت وہ آسانی سے نہیں توڑ سکتا۔ میرا بت توڑنے کے لئے آگ مچھلی کے پیٹ کا پانی چاہئے اور آگ مچھلی اس کے قابو میں نہیں آ سکتی۔ اس لئے بے فکر رہو۔"_____آگ دیوتا نے کہا۔

جاگونہ جن یہ سن کر خوش ہوگیا ۔اس نے بت کے پیٹ پر مکہ مارا۔ اس کے مکہ مارتے ہی بت کا پیٹ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ اندر ایک کافی بڑا کمرہ تھا۔ وہ اس کے اندر چلا گیا۔ اس کے اندر جاتے ہی پیٹ دوبارہ برابر ہو گیا۔

چھن چھنگلو نے سمندر کے کنارے پہنچتے ہی
آنکھیں بند کیں اور جاگونہ جن کو دیکھنے لگا مگر وہ یہ
دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جاگونہ جن اسے نہیں بھی نظر نہ
آرہا تھا۔ اسے وہ سمندر بھی نظر آ گیا جس میں آگ
دیوتا کا بت تھا مگر وہاں بت اکیلا تھا۔
''یہ جاگونہ جن کہاں چلا گیا بندر بابا۔'' ——— چھن
چھنگلو نے بندر بابا کا تصور کرتے ہوئے دل ہی دل
میں سوچا۔
''چھن چھنگلو بیٹے جاگونہ جن تمہارے خوف کی وجہ
سے آگ دیوتا کے پیٹ میں چھپ گیا ہے اور اب
جب تک تم اس بت کو نہ توڑ ڈالو جاگونہ جن کا خاتمہ

نہیں کر سکتے۔"——بندر بابا کی آواز سنائی دی۔

"بہتر بندر بابا۔ میں ابھی جا کر اس بت کو توڑ ڈالتا ہوں۔"——چھن چھنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں چھن چھنگلو بیٹے تم اس طرح اس بت کو نہیں توڑ سکتے۔ یہ شیطانی قوت ہے اس لئے صرف مخصوص طریقے سے ہی اسے توڑا جا سکتا ہے۔"——بندر بابا نے جواب دیا۔

"وہ مخصوص طریقہ کیا ہے بندر بابا۔"——چھن چھنگلو نے پوچھا۔

"سمندر کی تہہ میں ایک مچھلی ہے جسے آگ مچھلی کہا جاتا ہے۔ تمہیں پہلے اس مچھلی کو پکڑنا پڑے گا پھر اس کا خاتمہ کر کے اس کے پیٹ میں سے پانی نکال کر کسی ڈبے میں بند کر لینا۔ جب تم وہ پانی اس بت پر ڈالو گے تو یہ بت ٹوٹ جائے گا اور اس شیطانی قوت کا خاتمہ ہوجائے گا اور پھر تم آسانی سے جاگونہ جن کا بھی خاتمہ کرسکو گے۔"——بندر بابا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو اس کا مطلب ہوا کہ ہڈی حاصل کرنا فضول

ثابت ہوا۔" ـــــ چھن چھنگلو نے مایوس کن لہجے میں کہا۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ ہڈی کی وجہ سے جاگو جن تم پر وار نہیں کر سکے گا اور تم بآسانی اس کا خاتمہ کر سکو گے۔" ـــــ بندر بابا نے کہا۔

"ٹھیک ہے بندر بابا میں اس مچھلی کو حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرتا ہوں۔" ـــــ چھن چھنگلو نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ سمندر کے کنارے کھڑے ہو کر دوبارہ شارک مچھلی کو آواز دو۔ ایک ڈبہ اپنے ساتھ لے جانا اور اس ڈبے میں کسی چشمے کا پانی بھر لینا۔ شارک مچھلی تمہیں اس جگہ پہنچا دے گی جہاں آگ مچھلی رہتی ہے۔ تم چشمے کا پانی اس پر ڈال دینا۔ اس سے اس کی طاقت کا خاتمہ ہو جائے گا اور تم باآسانی اس پر قبضہ کر لو گے۔ تم اپنا خنجر بھی چشمے کے پانی میں ڈبو لینا پھر اس خنجر سے اس مچھلی کا پیٹ چیر کر اس کے پیٹ میں موجود پانی ڈبے میں ڈال لینا اور ڈبہ لے کر اس بت کے پاس چلے جانا اور اس کا پانی بت پر ڈا

دینا۔ بت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا اور جاگونہ جن خود
بخود باہر آجائے گا اور پھر تم اس کو مفلوج کر کے اس
کا خاتمہ کر دینا''۔۔۔۔۔۔بندر بابا نے پوری تفصیل سے
اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''بہتر بندر بابا۔ میں ابھی چل پڑتا ہوں۔''چھن
چھنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں
کھول دیں۔

''یہاں کہیں چشمہ موجود ہے۔''۔۔۔۔۔۔چھن چھنگلو
نے پنگلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں ابھی دیکھتا ہوں۔''۔۔۔۔۔۔پنگلو نے کہا اور پھر
وہ قریب ہی موجود پہاڑی کی طرف بھاگ پڑا۔

چھن چھنگلو نے منہ میں کچھ پڑھ کر پھونکا تو اسی
لمحے اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا ڈبہ اور ایک خنجر
آ گیا۔

تھوڑی دیر بعد پنگلو واپس آ گیا۔ اس نے بتایا کہ
پہاڑی کے قریب ہی ایک چشمہ موجود ہے۔ اس کے
کہنے پر چھن چھنگلو وہاں پہنچ گیا اور پھر اس نے ڈبے
میں چشمے کا پانی بھرا اور خنجر کو بھی اچھی طرح چشمے کے

پانی میں ڈبکیاں دیں۔

''آؤ اب سمندر کے کنارے چلیں۔''۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر وہ دونوں واپس چلتے ہوئے سمندر کے کنارے پہنچ گئے۔

''شارک مچھلی تم کہاں ہو۔ باہر آؤ اور مجھے آگ مچھلی کے پاس لے چلو۔''۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے زور سے آواز دی۔

دوسرے لمحے شارک مچھلی کا منہ سمندر سے باہر آ گیا۔

''بندر بابا کے حکم پر مجھے آگ مچھلی کے پاس لے چلو۔''۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میرے پیٹ میں آجاؤ۔ میں ابھی تمہیں وہاں پہنچا دیتی ہوں۔''۔۔۔۔۔ شارک مچھلی نے جواب دیا اور وہ دونوں ایک بار پھر شارک مچھلی کے حلق میں سے ہوتے ہوئے اس کے پیٹ میں پہنچ گئے۔

مچھلی نے تیزی سے سمندر میں ڈبکی لگائی اور وہ کافی دیر تک تیزی سے تیرتی ہوئی نیچے سمندر کی تہہ

میں اترتی چلی گئی۔

تھوڑی دیر کے بعد مچھلی سمندر کی تہہ میں ایک ایسی جگہ پر پہنچ گئی جہاں پانی کے اندر ہر طرف آگ ہی آگ پھیلی ہوئی تھی۔

شارک مچھلی آگ کے قریب جا کر رک گئی اور اس نے چھن چھنگلو اور پنگلو کو باہر اگل دیا۔

''ارے یہ سمندر کے اندر اتنی خوفناک آگ کیسی ہے۔''۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''یہ آگ مچھلی کے جسم سے نکل رہی ہے اور اتنی خوفناک ہے کہ جو اس کے نزدیک جائے فوراً جل اٹھتا ہے۔''۔۔۔۔۔ شارک مچھلی نے جواب دیا۔

''سمندر کے پانی کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔'' پنگلو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''نہیں سمندر کے پانی کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔'' شارک مچھلی نے جواب دیا۔

''میں سمجھ گیا کہ کیوں بندر بابا نے چشمے کا پانی اس پر ڈالنے کے لئے کہا تھا۔اس پر صرف چشمے کے پانی کا اثر ہوتا ہوگا۔''۔۔۔۔۔ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر

اس نے ڈبہ کھولا اور اس میں سے پانی کی چھینٹیں آگ پر ڈالنی شروع کر دیں۔ فوراً ہی آگ بجھ گئی۔ اب وہاں صرف ایک چھوٹی سی مچھلی نظر آنے لگی۔

چھن چھنگلو نے تیزی سے باقی پانی اس پر الٹ دیا اور آگے بڑھ کر مچھلی کو پکڑ لیا۔ مچھلی اس کے ہاتھ میں تڑپنے لگی۔

چھن چھنگلو نے خنجر نکالا اور مچھلی کا پیٹ چیر دیا۔ مچھلی کے پیٹ سے سیاہ رنگ کا بدبودار پانی رسنے لگا۔ چھن چھنگلو نے ڈبے کا منہ اس کے پیٹ سے لگا دیا اور وہ سیاہ رنگ کا بدبودار پانی تیزی سے ڈبے میں بھرنا شروع ہو گیا ۔ جب ڈبہ بھر گیا تو چھن چھنگلو نے ڈبے کا ڈھکن بند کر دیا۔ مچھلی اب مردہ ہوچکی تھی۔

چھن چھنگلو نے مچھلی کو وہیں پھینکا اور پھر دوبارہ پنگلو سمیت شارک مچھلی کے پیٹ میں چلا گیا۔ شارک مچھلی تیزی سے اوپر اٹھنے لگی اور پھر اس نے جلد ہی انہیں سمندر کے کنارے اگل دیا۔

''آؤ پنگلو اب اس شیطانی قوت کے بت کو توڑیں

آنکھیں بند کر لو۔"۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے پنگلو کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا اور دونوں نے آنکھیں بند کر لیں۔ دوسرے لمحے انہیں ایسے محسوس ہوا جیسے ان کے جسم ہوا میں تیر رہے ہوں۔

جب چھن چھنگلو کے پیر دوبارہ زمین سے لگے تو اس نے خود بھی آنکھیں کھول دیں اور پنگلو کو بھی آنکھیں کھولنے کے لئے کہا۔

چھن چھنگلو نے دیکھا کہ وہ ایک بڑے سے کمرے میں تھے جہاں وہ بت موجود تھا۔ اس کے سامنے آگ کا الاؤ جل رہا تھا۔

"چھن چھنگلو واپس چلے جاؤ۔ میں تمہیں آخری موقعہ دیتا ہوں ورنہ میں تمہیں جلا کر راکھ کر دوں گا۔" بت میں سے آواز آئی۔

"تم شیطانی قوت ہو اور اللہ تعالیٰ نے مجھے شیطانی قوتوں سے مقابلہ کرنے کی طاقت دی ہے۔ آج میرے ہاتھوں تم انجام کو پہنچ جاؤ گے۔"۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈبے کا ڈھکنا کھول کر اس میں موجود مچھلی کے پیٹ کا پانی بت

پر الٹ دیا۔

جیسے ہی وہ پانی بت پر پڑا ایک زوردار دھماکہ ہوا اور بت کے ٹکڑے پورے کمرے میں پھیل گئے۔ اس کے سامنے جلتی ہوئی آگ خودبخود بجھ گئی اور کمرہ چیخوں سے گونج اٹھا۔

چھن چھنگلو نے دیکھا کہ بت کے ٹوٹتے ہی جاگونہ جن اس میں سے نکل کر دیوانہ وار بھاگنے لگا۔ چھن چھنگلو نے ہاتھ اٹھایا تو جاگونہ جن خود بخود کسی بت کی طرح کھڑا ہو گیا۔

"اب تمہارا انجام آ گیا ہے جاگونہ جن۔" ـــــ چھن چھنگلو نے جیب سے خنجر نکال کر اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"مجھے معاف کر دو۔ مجھ پر رحم کرو۔" ـــــ جاگونہ جن نے خوفزدہ لہجے میں گھگھیاتے ہوئے کہا۔

"نہیں ظالموں کے لئے کوئی معافی نہیں ہے۔" چھن چھنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے خنجر کا وار اس کے سینے پر کیا۔ جاگونہ جن کے منہ سے چیخیں نکلنے لگی۔ چھن چھنگلو نے اس کا

سینہ چیر کر اس کا دل باہر نکال لیا اور پھر اس کے دل کو بھی خنجر سے چیر دیا۔

جیسے ہی جاگونہ جن کا دل چیرا گیا ایک زبردست دھماکہ ہوا اور جاگونہ جن کے جسم کے ہزاروں ٹکڑے ہو گئے اور کمرہ ایک بار پھر چیخوں سے بھر گیا۔ چیخیں آہستہ آہستہ مدھم ہوتی چلی گئیں اور پھر ایک دھماکے سے وہ کمرہ بھی غائب ہو گیا اور ان دونوں نے دیکھا کہ وہ ایک پہاڑی کے دامن میں کھڑے تھے۔

"مبارک ہو چھن چھنگلو بیٹے۔ آخر کار تم نے اپنی ہمت، عقلمندی اور بہادری سے ایک ظالم قوت کا خاتمہ کر دیا۔"۔۔۔۔۔بندر بابا کی مسرت بھری آواز اس کے کانوں میں آئی۔

"میں اس کے لئے آپ کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا شکرگزار ہوں۔"۔۔۔۔۔چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"شاباش بیٹے شاباش۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اور ظالموں کے خاتمہ کی ہمت دے۔"۔۔۔۔۔بندر بابا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ان کی آواز آنی بند ہو گئی۔

''آؤ پنگلو چلیں کسی اور ظالم کو ڈھونڈیں۔'' چھن چھنگلو نے پنگلو سے کہا۔

اور وہ دونوں اس عظیم فتح پر خوشی سے اچھلتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔

ختم شد

چھن چھنگلو اور چلوسک ملوسک
راحیل
Arshad

چھن چھنگو اور چلوسک ملوسک

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob: 0300-4101515

ناشران ------ یوسف قریشی

------- اشرف قریشی

تزئین ------ محمد بلال قریشی

طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ------ -/50 روپے

چن چھینگو اور پینگو مختلف علاقوں اور
ملکوں کی سیر کرتے ہوئے ایک روز ایک
شہر میں داخل ہوئے تو وہ بری طرح
چونک پڑے کیونکہ تمام شہر کی دکانیں بند
تھیں اور شہر کے سب لوگ سیاہ لباس
پہنے ہوئے جگہ جگہ سر جھکائے بیٹھے
ہوئے تھے۔ یوں محسوس ہو رہا تھا
جیسے پورا شہر سوگ میں ڈوبا ہوا ہو۔
چن چھینگو ایک بوڑھے آدمی کے پاس
پہنچا جو سر جھکائے خاموش بیٹھا تھا۔
"بڑے میاں! کیا بات ہے اس شہر
کے لوگ سوگوار کیوں ہیں؟" چن چھینگو نے

بوڑھے آدمی سے مخاطب ہوکر پوچھا۔
بوڑھے آدمی نے سر اٹھا کر اُسے دیکھا اور پھر غم زدہ لہجے میں کہنے لگا۔
"بیٹے تم مجھے اجنبی لگتے ہو تبھی تمہیں معلوم نہیں کہ ہم پر کیا مصیبت آن پڑی ہے۔"
"یہی تو میں پوچھ رہا ہوں کہ آخر کیا بات ہے؟" چین چینگکو نے کہا۔
"بیٹے! ہمارے بادشاہ کی اکلوتی بیٹی بیحد رحمدل بیحد عقلمند اور رعایا پرور ہے۔ ہم سب شہر والے اپنی شہزادی سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔ گزشتہ ماہ شہزادی گل ناز اچانک بیمار ہو گئی اس کے ہاتھ پیر حرکت کرنے بند کر گئے اس کی زبان خاموش ہو گئی۔ دور دور کے حکیموں نے اس کا علاج کرنے کی کوشش کی ہے مگر بے سود، شہزادی ٹھیک نہیں ہو سکی۔ حتیٰ کہ تمام حکیموں نے متفقہ طور پر اس بات کا اعلان کر دیا ہے کہ شہزادی کی

بیماری ان کی سمجھ سے باہر ہے چنانچہ
بادشاہ نے شاہی نجومیوں کو طلب کیا۔
انہوں نے حساب لگاکر بتایا ہے کہ شہزادی
کو ایک ایسی بیماری ہے جو آج تک
کسی انسان کو نہیں ہوئی اس بیماری
کا علاج ایک پھول ہے جسے بہار پھول
کہتے ہیں۔ یہ بہار پھول دنیا میں
صرف ایک جگہ پیدا ہوتا ہے اور جب
اسے توڑ لیا جاتا ہے تو پھر دنیا میں
کہیں اور پیدا ہو جاتا ہے۔ جس جگہ
بہار پھول ہو اس علاقے میں کبھی خزاں
نہیں آتی وہاں ہمیشہ بہار ہی رہتی ہے۔
پھول توڑنے کے بعد وہاں خزاں آ جاتی
ہے اور اس وقت جس جگہ بہار پھول
موجود ہے وہ جگہ یہاں سے بہت دور
سمندر کے درمیان ایک نامعلوم جزیرہ ہے اور
اس جزیرے پر ایک جادوگر کا قبضہ ہے
وہ کسی کو اس جزیرے میں داخل نہیں
ہونے دیتا اس نے اس جزیرے کے

گرد جادو کا حصار قائم کر رکھا ہے بہت سے لوگوں نے شہزادی کی خاطر اس کام کا بیڑہ بھی اٹھایا مگر کئی تو پہنچ نہ سکے جو پہنچ گئے وہ جادوگر کے ہاتھوں ہلاک ہوگئے۔" بوڑھے آدمی نے پوری تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا جادوگر کو معلوم ہے کہ اس پھول سے ایک انسان کی جان بچ سکتی ہے؟" چھن چھنگو نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں اسے اچھی طرح علم ہے۔ اس کے باوجود وہ پھول نہیں دیتا وہ بے حد ظالم جادوگر ہے۔" بوڑھے نے جواب دیا۔

"یہ تو واقعی ظلم ہے اُسے چاہیئے کہ وہ کسی کی جان بچانے کے لئے خود ہی پھول دے دے۔" چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں ہونا تو ایسا ہی چاہیئے مگر طاقتور اور ظالم کے سامنے کس کی مجال ہے۔" بوڑھے نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"بڑے میاں! مایوسی گناہ ہے۔ انسان کو

مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ میں نے تمام عمر ظالموں کے خلاف جنگ کی ہے۔ بس اس جادوگر سے بہار پھول ضرور حاصل کرونگا۔ مجھے تم بادشاہ سے ملواؤ، میں اس سے معلوم کروں کہ یہ جزیرہ کہاں ہے۔" چھن چھنگو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"تم تو ابھی بچے ہو، تم جادوگر سے کیسے لڑ سکتے ہو؟ خوامخواہ اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالو۔" بوڑھے نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا

"آپ اس بات کو چھوڑیں آپ مجھے بادشاہ کے پاس لے چلیں۔ بس مجھے اللہ تعالیٰ پر یقین ہے کہ وہ مجھے ضرور سُرخرو کرے گا۔" چھن چھنگو نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"چلو تمہاری مرضی، میں نے تو تمہیں سمجھا دیا ہے۔" بوڑھے نے کہا اور پھر اٹھ کر کھڑا ہوگیا۔

"میرے پیچھے چلے آؤ۔" بوڑھے نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر وہ انہیں لئے ہوئے مختلف بازاروں سے ہوتا ہوا شاہی محل

کے سامنے پہنچ گیا۔
شاہی محل پر خاموشی طاری تھی وہاں بھی ہر آدمی سوگوار تھا۔ بوڑھا انہیں لئے ہوئے اندر چلا گیا اور پھر اس نے ایک دربان سے مخاطب ہوکر کہا
" یہ اجنبی لڑکا بادشاہ سلامت سے ملنا چاہتا ہے۔ یہ کہتا ہے کہ وہ بہار پھول لے آئے گا۔"
" مگر یہ تو بچّہ ہے۔ وہاں تو بڑے بڑے بہادر دم نہیں مار سکے۔" دربان نے حیرت بھرے انداز میں چھن چھنگو کو دیکھتے ہوئے کہا۔
" تم اس بات کو رہنے دو، بعض اوقات بچّے وہ کام کر لیتے ہیں جو بڑوں سے نہیں ہوتا۔ تم بس مجھے بادشاہ سلامت سے ملا دو۔" چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" اچھا ٹھیک ہے۔ تم یہیں ٹھہرو، میں بادشاہ کو تمہاری آمد کی اطلاع دیتا ہوں۔" دربان نے کہا اور پھر وہ انہیں وہیں ٹھہرا

کر بادشاہ کے کمرہ خاص میں چلا گیا۔ بوڑھا آدمی انہیں وہاں پہنچا کر واپس چلا گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد دربان باہر نکلا اور ان سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

"اندر چلے جاؤ، اور دیکھو کہ بادشاہ سلامت بیحد غمزدہ ہیں اس لئے کوئی غلط بات نہ کر دینا۔" دربان نے چھن چھنگو کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"تم بے فکر رہو، مجھے بادشاہ سے ملنے کے آداب آتے ہیں۔" چھن چھنگو نے کہا اور پھر وہ پنگلو کو ہمراہ لئے بادشاہ کے کمرہ خاص میں داخل ہوگیا اس نے دیکھا کہ بادشاہ ایک پلنگ پر بیٹھا ہوا ہے وہ بہت بوڑھا نظر آ رہا تھا اس کی آنکھیں رو رو کر سوجی ہوئی تھیں۔

چھن چھنگو نے اندر جاکر جھک کر سلام کیا۔ پنگلو بھی بادشاہ کے سامنے جھک گیا۔

"آؤ بیٹے یہاں کرسی پر بیٹھ جاؤ۔" بادشاہ

نے بڑے نرم لہجے میں چھن چھنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

چھن چھنگو بڑے مؤدبانہ انداز میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ پنگو اس کے ساتھ ہی کھڑا ہو گیا۔ بادشاہ بڑے غور سے چھن چھنگو کو دیکھ رہا تھا۔

"بادشاہ سلامت! میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرا دوست پنگو بندر ہے۔ مجھے شہزادی گل بانو کی بیماری کا پتہ چلا ہے تو مجھے بیحد افسوس ہوا اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں شہزادی کو صحت یاب کرنے والا بہار پھول ضرور حاصل کرونگا۔" چھن چھنگو نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا جذبہ قابلِ قدر ہے بیٹے! مگر یہ بہت جان جوکھوں کا کام ہے اور تم ابھی بچے ہو۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ اپنی بیٹی کی خاطر میں تمہاری جان سے کھیلوں"۔ بادشاہ نے سر ہلاتے ہوئے کہا

"بادشاہ سلامت! آپ میری عمر یا میرے

قد پہ نہ جائیں ۔ گو میری عمر تھوڑی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ظالموں سے نمٹنے کے لئے خصوصی صلاحیتیں دی ہیں اور اب تک میں نے بیشمار ظالموں کو ٹھکانے لگایا ہے ۔ اس لئے آپ بےفکر رہیں مجھے صرف یہ بتا دیں کہ وہ جزیرہ کہاں ہے "۔ چھن چھنگو نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" تمہارے پاس خصوصی صلاحیتیں ہیں ۔ بھلا میں بھی دیکھوں "۔ بادشاہ سلامت نے چونکتے ہوئے کہا ۔

" ہاں ، میں آپ کے اطمینان کے لئے آپ کے سامنے اپنی صلاحیتوں کا ضرور مظاہرہ کرونگا "۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے انگلی سے اشارہ کیا تو بادشاہ سلامت کا پلنگ ہوا میں اٹھتا چلا گیا وہ جیسے جیسے انگلی کو اوپر کرتا گیا ، پلنگ بھی اونچا ہوتا چلا گیا ۔ پھر اس نے انگلی نیچے

کی تو پلنگ بھی نیچے آگیا۔

بادشاہ حیرت زدہ انداز میں یہ سب کچھ دیکھتا رہا۔ جب پلنگ زمین پر دوبارہ ٹک گیا تو اس نے چھن چھنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مرحبا واقعی اللہ تعالیٰ نے تمہیں صلاحیتیں دی ہیں اور شاباش اس بات پر ہے کہ تم یہ صلاحیتیں ظلم کے خلاف استعمال کر رہے ہو۔ ورنہ ایسی صلاحیتوں کے مالک عموماً ظالم اور بدطینت ہو جاتے ہیں" بادشاہ نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"بس جناب یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ اب تو آپ کا اطمینان ہو گیا ہوگا۔ اب برائے کرم آپ مجھے اس جزیرے کا پتہ بتا دیں اور اس پھول کے متعلق بھی تفصیل سے بتائیں کہ وہ کیا ہے تاکہ میں دھوکہ نہ کھا سکوں" چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں اب میرا مکمل اطمینان ہو گیا ہے

اور مجھے اللہ کی رحمت پر یقین ہے کہ تم ضرور اپنے مقصد میں کامیاب رہو گے۔" بادشاہ نے پہلی بار مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے زور سے تالی بجائی۔

تالی بجتے ہی ایک کنیز اندر داخل ہوئی اور بادشاہ کے سامنے سر جھکا کر کھڑی ہو گئی۔

"شاہی نجومی کو فوری طلب کیا جائے۔" بادشاہ نے کنیز کو حکم دیتے ہوئے کہا اور کنیز سلام کر کے تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔

تھوڑی دیر بعد ایک بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے جھک کر بادشاہ کو سلام کیا اور پھر سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

"نجومی بابا! اس لڑکے کو بتاؤ کہ وہ جزیرہ جہاں بہار پھول ہے کہاں ہے۔ اور وہ پھول کیا ہے۔ یہ لڑکا وہ پھول لے آئیگا۔" بادشاہ نے نجومی سے مخاطب ہو کر کہا۔

نجومی نے ایک نظر حیرت سے چھن چھنگو
اور پنگو کو دیکھا۔ اس کا چہرہ بتا رہا
تھا کہ اُسے یقین نہیں آ رہا کہ یہ
لڑکا یہ کام کر سکتا ہے مگر چونکہ وہ
شاہی حکم سے مجبور تھا اس لئے اس
نے چھن چھنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔
"یہ جزیرہ دنیا کے سب سے بڑے سمندر
کے عین درمیان میں واقع ہے اس کے
اردگرد ایک سو میل تک اور کوئی جزیرہ
نہیں ہے اس جزیرے کے اوپر ہر وقت
نیلے رنگ کا دھواں چھایا رہتا ہے اس
لئے اسے نیلا جزیرہ کہتے ہیں اور نیلے
دھوئیں کی وجہ سے یہ دور سے پہچانا
جا سکتا ہے۔ اس جزیرے پر دنیا کے
سب سے بڑے اور سب سے زیادہ ظالم
جادوگر چوغار جادوگر کی حکومت ہے اور
بہار پھول اسی جزیرے میں موجود ہے۔ بہار
پھول کی نشانی یہ ہے کہ اس کی تین
پتیاں ہیں جو گہرے سبز رنگ کی ہیں اور

ان پتیوں پر سنہرے رنگ کے دھبے ہیں اس کی ٹہنی کا رنگ سرخ ہے اور اس کے پتوں کا رنگ نیلا ہے" شاہی نجومی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بس اتنا کافی ہے" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"اب تم جا سکتے ہو" بادشاہ نے نجومی سے مخاطب ہو کر کہا اور نجومی سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"بادشاہ سلامت! کیا آپ مجھے ایک نظر شہزادی کو دیکھنے دیں گے" چھن چھنگو نے نجومی کے جانے کے بعد بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں"۔ بادشاہ نے کہا اور پھر وہ پلنگ سے اتر کر کھڑا ہو گیا۔

"آؤ میرے ساتھ" بادشاہ نے کہا اور پھر وہ چھن چھنگو اور پنگو کو ہمراہ لئے کمرے سے باہر نکل آیا اور مختلف برآمدوں سے گزر کر وہ ایک اور کمرے میں داخل

ہوئے۔ یہاں ایک خوبصورت سنہرے پلنگ پر ایک نوجوان لڑکی سیدھی لیٹی ہوئی تھی یہ شہزادی گل بانو تھی۔

چھن چھنگلو شہزادی کو دیکھ کر حیران رہ گیا اس نے آج تک اتنی خوبصورت لڑکی نہیں دیکھی تھی۔ شہزادی گل بانو نے نظریں گھما کر انہیں دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں حیرت کے آثار ابھر آئے۔

"بیٹی یہ لڑکا چھن چھنگلو پُراسرار صلاحیتوں کا مالک ہے اور یہ بہار پھول حاصل کرنے کے لئے جا رہا ہے جس سے تم صحت یاب ہو جاؤ گی"۔ بادشاہ نے شہزادی کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

شہزادی خاموش رہی کیونکہ وہ بول نہیں سکتی تھی البتہ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

"شہزادی بہن! تم بے فکر رہو، اللہ تعالیٰ مجھے ضرور کامیاب کریگا"۔ چھن چھنگلو نے آگے بڑھ کر کہا اور شہزادی نے سر ہلا دیا۔

"اچھا بادشاہ سلامت اب مجھے اجازت دیجئے اور میرے لئے دعا کیجئے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر وہ بادشاہ سے اجازت لیکر اور شہزادی کو تسلی دے کر کمرے سے باہر آگیا۔ اب اس کا رخ محل کے بیرونی دروازے کی طرف تھا۔ محل سے باہر آکر چھن چھنگو رک گیا اس نے پنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"پنگو! میرا خیال ہے کہ ہم پہلے شہر سے باہر جاکر بندر بابا سے اس سلسلے میں کوئی ہدایت لے لیں پھر اس جزیرے کی طرف چلیں"۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے"۔ پنگو نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں چلتے ہوئے شہر سے باہر آگئے۔

شہر سے باہر گھنا جنگل تھا چھن چھنگو ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا اور آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کرنے لگا۔ جلد ہی بندر بابا کی آواز اس کے

کانوں میں پڑنا۔
"چھنگو بیٹے! تمہارا ارادہ بہت مبارک ہے
تم اس ظالم جادوگر کا خاتمہ کر کے وہ پھول
لے آؤ۔ مگر اس جزیرے میں داخلے کے لئے
تمہاری صلاحیتیں کام نہیں آئیں گی جزیرے میں
داخلے کے لئے پہلے تمہیں ایک اور پھول
حاصل کرنا پڑے گا اسے چاندنی پھول کہتے ہیں
اور یہ پھول ملک کے شاہی باغ میں
موجود ہے یہ اس ملک کا مقدس پھول کہلاتا
ہے اور وہاں کا شہزادہ اسے کسی قیمت
پر نہیں دے گا یہ پھول تم نے شہزادے
سے حاصل کرنا ہے۔ شرط یہ ہے کہ شہزادہ
رضامندی سے یہ پھول دے دے۔ جب
تمہارے پاس یہ پھول ہو گا تب تم جزیرے
میں داخل ہو سکو گے" بندر بابا نے اُسے سمجھاتے
ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے بندر بابا! میں پہلے چاندنی پھول
حاصل کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں شہزادے
کو راضی کر لوں گا" چین چھنگو نے دل ہی دل

میں کہا۔
"ٹھیک ہے تم ہمت کرو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔" بندر بابا کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں اور پھر اس نے بندر بابا کی بات پنگو کو بتا دی۔
"چلو اچھا ہوا ہم نے بندر بابا سے بات کر لی ورنہ اگر ہم براہِ راست نیلے جزیرے پر چلے جاتے تو بڑی مشکل پیش آتی۔" پنگو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"ہاں اب ہمیں سب سے پہلے ملک لوکان جانا چاہیئے تاکہ وہاں کے شہزادے سے چاندنی پھول حاصل کر سکیں۔" چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے پنگو کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُسے آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا۔
پنگو نے فوراً ہی آنکھیں بند کر لیں اور آنکھیں بند ہوتے ہی اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی ہو۔ چند لمحوں بعد چھن چھنگو نے اُسے

آنکھیں کھولنے کے لئے کہا اور پنگلو نے آنکھیں کھول دیں۔

پنگلو نے دیکھا کہ وہ۔۔ ایک قلعہ نما شہر کے باہر موجود ہیں۔ قلعے نما شہر کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور آمدورفت جاری تھی۔

"آؤ شہر میں چلیں"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر وہ دونوں شہر کے دروازے کی طرف چل پڑے۔

چلوسک ملوسک کو شہزادہ خوبرو کے ساتھ اس
کے ملک میں آتے ہوئے کئی دن گزر چکے
تھے اور شہزادہ خوبرو نے آتے ہی پورے
ملک میں شہزادی کی رہائی کی خوشی میں
جشن منانے کا اعلان کر دیا تھا۔
چنانچہ چلوسک ملوسک بھی اس خوشی میں شریک
ہوئے اور شہزادہ خوبرو نے انکی خاطر مدارت
کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔
آج جشن کو ختم ہوئے بھی تین دن
گزر چکے تھے اس دوران چلوسک ملوسک نے
پورے شہر کی سیر بھی کرلی تھی اور ایک
بار شہزادہ خوبرو کے ساتھ جنگل میں جاکر

شکار بھی کھیل آئے تھے۔

اس وقت بھی چلوسک ملوسک دونوں ایک کمرے میں اپنے اپنے بستروں پر لیٹے ہوئے تھے۔ وہ ابھی ابھی شہزادہ خوبرو کے ساتھ ایک گانے بجانے کی محفل میں شرکت کرکے واپس آئے تھے اور شہزادہ خوبرو انہیں ان کے کمرے میں چھوڑ کر آرام کرنے کے لئے اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔

"چلوسک"۔ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد ملوسک نے مخاطب ہوکر کہا۔

"ہوں"۔ چلوسک نے جو آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا ہنکارا بھرا۔

"میں تو اب بور ہوگیا ہوں۔ کہاں وہ وقت تھا کہ ہم ایک سے ایک نئے سیاروں اور ستاروں میں گھومتے پھرتے تھے قسم قسم کے عجائبات، عجیب و غریب چیزیں اور مخلوقات دیکھتے تھے اور اب تو جیسے زندگی مفلوج ہوکر رہ گئی ہے"۔ ملوسک نے کہا۔

"ہاں یہ بات تو ہے مگر کیا کیا جائے

مجبوری ہے۔ چالیس سال سے پہلے ہمارا جہاز ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ یہ چالیس سال تو ہمیں زمین پر گزارنے ہی پڑیں گے۔" چلوسک نے جواب دیا۔

"مگر یہ کیا ضروری ہے کہ ہم چالیس سال شہزادہ خوبرو کے پاس بیٹھے مکھیاں مارتے رہیں۔" ملوسک نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر آخر کیا کریں، کہاں جائیں؟" چلوسک نے نہ صرف آنکھیں کھول دیں بلکہ وہ اٹھ کر بھی بیٹھ گیا۔

"ہمیں دنیا کی سیر کرنی چاہیئے اس طرح یہاں بیٹھے بیٹھے تو ہم چالیس سال نہیں گذار سکتے۔" ملوسک نے بھی اٹھکر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ تو ٹھیک ہے ملوسک، مگر اب تم جانتے ہو کہ ہمارے پاس صرف پستول ہیں اب دنیا کی سیر کے لئے ہمارے پاس جہاز تو نہیں ہے۔ اب تو ہمیں کسی سواری پر ہی جانا پڑے گا۔" چلوسک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی ہو اب میں زیادہ دیر تک یہاں نہیں رہ سکتا۔ ہم کل ہی شہزادہ خوبرد سے اجازت لیکر چل پڑتے ہیں، کسی نئے شہر میں، کسی نئی دنیا میں۔" ملوسک نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے بھی تمہارا فیصلہ منظور ہے صبح شہزادہ خوبرد سے بات کریں گے۔" چلوسک نے بھی حامی بھرلی اور ملوسک اس کے فیصلے پر خوش ہوگیا۔

صبح جب شہزادے خوبرد نے دربارِ عام لگا تو چلوسک ملوسک بھی اس کے تخت کے ساتھ ہی کرسیوں پر موجود تھے۔ انہوں نے فیصلہ کیا تھا کہ دربارِ عام کے خاتمے پر وہ شہزادے خوبرد سے جانے کی اجازت مانگیں گے۔

شہزادہ خوبرد نے تخت پر بیٹھتے ہی درباریوں اور ملاقاتیوں کو دربار میں حاضری کی اجازت دے دی اور پھر وزیراعظم باری باری ملاقاتیوں اور فریادیوں کو شہزادے کے سامنے

پیش کرنے لگا اور شہزادہ خوبرو ان کی فریاد اور باتیں سنکر عدل و انصاف سے فیصلہ کرتا رہا۔ جب آخری فریادی بھی چلا گیا تو وزیراعظم نے شہزادے سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"شہزادہ حضور ایک اجنبی لڑکا جس کے ہمراہ ایک بندر ہے آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے"۔

"لڑکا کیا وہ اکیلا ہے اس کے ساتھ کوئی بڑا آدمی نہیں ہے"؟ شہزادے نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں حضور وہ اکیلا ہے اور صرف آپ سے بات کرنے پر بضد ہے"۔ وزیراعظم نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اچھا اُسے پیش کیا جائے۔ دیکھیں وہ کیا کہتا ہے"۔ شہزادے نے کہا اور وزیراعظم نے دربان کو اشارہ کیا۔

چند لمحوں بعد دربار میں چھن چھنگو داخل ہوا۔ اس کے ساتھ پنگو بندر بھی تھا۔

دربار میں موجود ہر شخص حیرت سے انہیں دیکھ رہا تھا۔ چلوسک مادسک بھی دلچسپی سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

چھن چھنگو نے تخت کے قریب آکر شہزادے کو جھک کر سلام کیا۔

"شہزادے حضور! میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرا دوست پنگو بندر ہے۔" چھن چھنگو نے اپنا اور پنگو کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"تم کیا کہنا چاہتے ہو لڑکے؟" شہزادے نے بڑے باوقار لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شہزادہ حضور! میں نے سنا ہے کہ آپ بے حد رحمدل اور انسان پرور ہیں مظلوم اور مصیبت زدہ کی امداد کرتے ہیں یہ سب سن کر میں آپ کے پاس آیا ہوں۔" چھن چھنگو نے کہا۔

"تم نے درست سنا ہے چھن چھنگو، کیا ہمارے ملک میں تمہیں کسی نے تکلیف پہنچائی ہے۔ اگر ایسا ہے تو ہمیں بتاؤ، ہم اُ

ظالم کو سزا دیں گے اور تمہارے ساتھ پورا پورا انصاف کیا جائے گا۔" شہزادے نے اُسے تسلّی دیتے ہوئے کہا۔

"شہزادہ حضور! مجھے ذاتی طور پر تو کسی نے تکلیف نہیں پہنچائی، اور کوئی ایسا کرتا تو مجھ میں اتنی طاقت موجود ہے کہ میں اُسے خود سزا دے دیتا۔ میں تو آپ کے پاس ایک اور کام کے لئے حاضر ہوا ہوں۔" چھن چھنگو نے کہا۔

"لڑکے پھر جو کچھ تم کہنا چاہتے ہو صاف صاف کہو، اور اس طرح کی بے معنی باتوں سے ہمارا وقت ضائع نہ کرو۔" شہزادے کو شاید اس کی بات ناگوار گزری تھی۔

"جناب بات یہ ہے کہ یہاں سے سینکڑوں میل دور ایک ملک چوگم ہے۔ اس کی شہزادی گل بانو ایک عجیب و غریب بیماری میں مبتلا ہوگئی ہے اس کا پورا جسم اور زبان مفلوج ہوگئی ہے۔ بشمار حکیموں نے اس کا علاج کیا مگر اُسے آرام نہیں آیا اور پھر

شاہی نجومی نے حساب لگاکر بتایا ہے کہ شہزادی کو اس وقت آرام آ سکتا ہے جب اُسے بہار پھول کھلایا جاتے اور بہار پھول جس جزیرے میں موجود ہے وہاں ایک ظالم جادوگر رہتا ہے اور اس جادوگر سے مقابلے کرنے کے بعد وہ بہار پھول حاصل کرنا پڑے گا مگر اب مشکل یہ ہے کہ اس جزیرے میں صرف وہی شخص داخل ہو سکتا ہے جس کے پاس چاندنی پھول ہو اور چاندنی پھول آپ کے شاہی باغ میں موجود ہے۔ میں آپ کے پاس اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے وہ چاندنی پھول عنایت کر دیں تاکہ میں اس جزیرے میں داخل ہو کر جادوگر سے مقابلہ کرکے بہار پھول حاصل کر سکوں"۔ چھن چھنگو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ سب درباری حیرت سے اس کی بات سُن رہے تھے۔

" جادوگر کا مقابلہ تم کرو گے؟ کیا تم ہوش و حواس میں رہ کر یہ بات کر رہے

ہو ؟ میں اس بات کو کیسے تسلیم کروں اور دوسری بات یہ کہ چاندنی پھول ہمارے ملک کا مقدس پھول ہے ہم کسی حالت میں بھی یہ پھول نہیں توڑ سکتے۔" شہزادے نے جواب دیا۔

"شہزادہ حضور انسانی جان سے قیمتی اور مقدس اور کوئی چیز نہیں ہوتی۔ اگر چاندنی پھول توڑنے سے کسی انسان کی جان بچ سکتی ہو تو آپ کو ضرور ایسا کرنا چاہیئے۔" چھن چھنگو نے اُسے سمجھاتے ہوتے کہا۔

"کچھ بھی ہو تمہاری یہ خواہش پوری نہیں کی جاسکتی۔ اور یہ بات بھی سُن لو کہ اس پھول کے گرد ہمیشہ زبردست پہرہ رہتا ہے اور اس پھول کو توڑنا ہمارے ملک کے قانون کے تحت سب سے بڑا جرم ہے۔ اس لیے میں تمہیں یہ نصیحت ضرور کرونگا کہ تم کہیں اس پھول کو خود توڑنے کا ارادہ نہ کر لینا ورنہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔" شہزادے خوبرو نے اُسے

سمجھاتے ہوئے کہا۔
"شہزادہ حضور اس بات کو چھوڑیں اگر میں یہ پھول توڑنے پر آ جاؤں تو دنیا کی کوئی طاقت مجھے نہیں روک سکتی، مگر میں ایسا نہیں کرنا چاہتا۔ میں تو چاہتا ہوں کہ آپ خود اپنی رضامندی سے یہ پھول میرے حوالے کر دیں۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔
"دیکھو اجنبی لڑکے تم گستاخی کر رہے ہو۔ ہم اس لئے تم سے نرم رویّہ اختیار کئے ہوئے ہیں کہ ایک تو تم بچّے ہو اور دوسرے اس ملک میں اجنبی ہو، ورنہ ہمارے سامنے گستاخی کرنے والا زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ سکتا۔" شہزادے نے غصیلے لہجے میں کہا۔ غصّے کی شدت سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔
"میں نے ایک سچی بات کی ہے اور میں ایک بار پھر درخواست کرتا ہوں کہ آپ اپنے فیصلے پر نظرثانی کریں اور چاندنی پھول مجھے دے دیں تاکہ میں اس جادوگر سے مقابلہ

ک کے وہاں سے بہار پھول حاصل کر سکوں"۔
ین چھنگو نے اپنی بات پر اصرار کرتے
دئے کہا۔
"مگر نوجوان اس بات کا کیا ثبوت ہے
ہ تم واقعی جادوگر سے مقابلہ کر سکتے ہو۔
یسا نہ ہو کہ ہم چاندنی پھول سے بھی
تھ دھو بیٹھیں اور تم بہار پھول بھی
اصل نہ کر سکو"۔ اچانک چلوسک بول پڑا۔
"تمہاری یہ بات اپنی جگہ درست ہے۔
س سلسلے میں اگر تم میرا امتحان لینا چاہو
ہ میں تیار ہوں۔ شرط یہ ہے کہ پہلے
ہزادہ حضور وعدہ کریں کہ اگر میں امتحان
ں کامیاب ہوگیا تو وہ مجھے چاندنی پھول
ے دیں گے"۔ چین چھنگو نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے ہمیں تمہاری شرط منظور ہے
ر تم امتحان میں پورے اترے تو شہزادے
ے چاندنی پھول میں تمہیں دلا دونگا اور
صرف چاندنی پھول دلا دونگا بلکہ اس جادوگر
ے خاتمے کے لئے تمہارے ساتھ بھی چلونگا"۔

چلوسک نے شہزادے کے بولنے سے پہلے ہی حامی بھرلی۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو چلوسک، چاندنی پھول ہمارا مقدس پھول ہے وہ ہم اسے کیسے دے سکتے ہیں"۔ شہزادے نے حیرت بھرے انداز میں چلوسک سے مخاطب ہوکر کہا۔

"تم دیکھو تو سہی، میں نے تو صرف دلچسپی کی خاطر ایسا کہہ دیا ہے۔ یہ لڑکا بھلا کہاں امتحان میں پورا اتر سکتا ہے"۔ چلوسک نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"مگر تم اس کا امتحان کیسے لوگے"۔ شہزادے نے کہا۔

"میں ابھی اس کے سامنے امتحان کی دو شرطیں ظاہر کرتا ہوں اگر یہ دونوں شرطیں پوری کر لے تو اسے امتحان میں کامیاب قرار دے دیا جائے گا ورنہ نہیں"۔ چلوسک نے کہا۔

"چلوسک تم کیا شرطیں لگانے والے ہو مجھے بھی تو بتاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم

کوئی آسان سی شرطیں بتا دو اور یہ انہیں پورا کرے۔" شہزادے نے پریشان ہوتے ہوئے کہا "تم بے فکر رہو۔ یہ کیا اس کا باپ بھی وہ شرطیں پوری نہیں کر سکتا۔" چلوسک نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ سامنے کھڑے ہوتے چھن چھنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"سنو چھن چھنگو! تم نے دو شرطیں پوری کرنی ہوں گی اگر تم نے دونوں شرطیں پوری کر لیں تو تم امتحان میں کامیاب قرار دے دیئے جاؤ گے اور تمہیں چاندنی پھول مل جائے گا اور اگر تم نے دونوں شرطیں پوری نہ کیں یا ان میں سے ایک شرط پوری کرلی اور دوسری نہ کر سکے تب بھی تم امتحان میں ناکام قرار دیئے جاؤگے اور پھر تمہارا فیصلہ شہزادہ کرے گا وہ چاہے تمہیں قتل کرا دے چاہے قید کر دے۔" چلوسک نے کہا۔

"مجھے منظور ہے، تم شرطیں بتاؤ۔" چھن چھنگو نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔

"تو سنو، پہلی شرط یہ ہے کہ تم اپنی زبان کی نوک اپنے ناک سے لگا کر دکھاؤ۔" چلوسک نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کی شرط سُنکر پورا دربار قہقہے لگانے لگا۔ شہزادہ بھی یہ شرط سُنکر بے اختیار ہنس پڑا کیونکہ شرط دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ ناممکن بھی تھی۔ کسی انسان کی زبان اتنی لمبی نہیں ہوتی کہ وہ اسے اپنی ناک سے ٹکرا سکے۔

"دوسری شرط کیا ہے"؟ چھن چھنگو نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔

"تم پہلے یہ شرط پوری کرو پھر دوسری بھی بتا دونگا۔" چلوسک نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یہ کونسی مشکل بات ہے۔" چھن چھنگو نے کہا اور پھر دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کرنے لگا اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ اگر وہ خود کوشش کرے گا تو زبان کی نوک ناک سے نہیں لگ سکے گی۔ اس

لئے وہ اس سلسلے میں بندربابا سے مدد حاصل کرنا چاہتا تھا۔

بندربابا کی آواز فوراً ہی اس کے کان میں آئی۔

"چھن چھنگو بیٹے! اللہ تعالیٰ نے تمہیں بڑی صلاحیتیں دی ہیں۔ تم اللہ کو یاد کرکے زبان باہر نکالو پھر دیکھو کیا ہوتا ہے۔"

چھن چھنگو نے یہ سُنکر مسکراتے ہوئے زبان باہر نکالی اور پھر پورا دربار یہ دیکھ کر حیرت سے دنگ رہ گیا کہ اس کی زبان ربڑ کی طرح کھنچتی چلی گئی اور اس کی نوک نہ صرف ناک سے جا ٹکرائی بلکہ بڑھتی ہوئی ناک کی جڑ تک یعنی دونوں آنکھوں کے درمیان تک چلی گئی۔

"حیرت انگیز ناممکن۔" چلوسک یہ دیکھکر حیرت سے دنگ رہ گیا۔

"اب دوسری شرط بتاؤ۔" چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو مجھے کوئی انسان نہیں لگتا۔ انسانوں

کی زبان اتنی لمبی نہیں ہوتی۔" چلوسک نے حیرت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"بہر حال وہ شرط جیت چکا ہے۔" شہزادے نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"دوسری شرط بتاؤ مجھے چاندنی پھول حاصل کرنے کی جلدی ہے۔" چھن جھنگو نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"دوسری شرط میں بتاتا ہوں۔" چلوسک کے بولنے سے پہلے ملوسک بول پڑا۔

"تم بتادو۔" چھن جھنگو اس سے مخاطب ہوگیا۔

"ٹھہرو ملوسک تم ابھی بچے ہو۔ دوسری شرط پر ہی اب ہمارے مقدس پھول کا انحصار ہے اس لئے دوسری شرط سوچ سمجھ کر بتائی جائے گی۔" شہزادے نے اُسے روکتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں ایسی شرط بتاؤنگا کہ نہ صرف لطف آ جائے گا بلکہ مجھے یقین ہے کہ یہ کبھی اسے پورا نہ کر سکے گا۔" ملوسک نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"وہ کیا شرط ہے پہلے ہمیں بتاؤ"۔ چلوسک نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں، پہلی شرط تم نے اپنی مرضی سے بتائی تھی اس لئے دوسری شرط میں اپنی مرضی سے بتاؤنگا"۔ ملوسک نے کہا۔

پھر شہزادے اور چلوسک کے سمجھانے کے باوجود ملوسک اپنی بات پر اڑا رہا۔ اور آخرکار انہیں اس کی بات ماننا پڑی۔

"سنو چھن چھنگو! دوسری شرط یہ ہے کہ شہر کے باہر جنگل ہے اس کے ایک سرے سے تم اور تمہارا بندر داخل ہو اور دوسرے سرے سے ہم دونوں بھائی داخل ہوں اور ایک دوسرے کو گرفتار کرنے کی کوشش کریں جو پارٹی دوسری پارٹی کو پکڑ لے وہ جیت جائے گی"۔ ملوسک نے شرط پیش کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے منظور ہے"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اُسے اپنی صلاحیتوں کے بارے میں علم تھا۔

"مگر یہ کیا شرط ہوئی۔ اس بات کا کیسے فیصلہ ہوگا کہ کس پارٹی نے کس کو پکڑا ہے"۔ شہزادے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"فیصلہ کیسے نہیں ہوگا ہم اسے پکڑنے کے لئے ہر حربہ استعمال کریں گے اور یہ ہمیں گرفتار کرنے کے لئے۔ جو پارٹی دوسری پارٹی کو باندھ لے۔ بے بس کر دے یا بے ہوش کر لے وہ جیت جائے گی"۔ چلوسک نے جواب دیا۔

"ایسی بات ہے تو پھر یہ شرط مجھے اس صورت میں منظور ہے کہ تمہارے ساتھ میں خود بھی شامل ہونگا"۔ شہزادے نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے یہ بھی منظور ہے"۔ چھن چھنگو نے مطمئن لہجے میں کہا۔

اور پھر اس شرط کے متعلق فیصلہ ہوگیا کہ کل صبح دونوں پارٹیاں جنگل میں داخل ہونگیں اس دوران شہزادے نے چھن چھنگو اور پنگو کو

شاہی مہمان خانے میں ٹھہرانے کا حکم دیا اور دربارِ عام برخاست کر کے چلوسک ملوسک اور شہزادہ اپنے خاص کمرے میں آگیا۔
"شرط لگاتے وقت تمہارے ذہن میں کیا منصوبہ تھا؟" چلوسک نے ملوسک سے پوچھا۔
"کوئی منصوبہ نہیں، بس دلچسپی کی خاطر میں نے یہ شرط لگائی ہے۔ میں تو یکسانیت سے بور ہوگیا تھا۔" ملوسک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"تم فکر نہ کرو، میں نے شکار کھیلنے میں بڑی مہارت حاصل کی ہوئی ہے بڑے بڑے استادوں نے مجھے تربیت دی ہے میں کمند پھینک کر انہیں ایک لمحے میں گرفتار کر لونگا۔" شہزادے نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"جلدی نہ کرنا، ذرا تھوڑی سی تفریح ہو جائے پھر دیکھا جائے گا۔" چلوسک نے کہا۔
"ٹھیک ہے جیسے تم کہو۔ بہرحال یہ بات یاد رکھنا کہ میں مقدس پھول اُسے نہیں دے سکتا۔ اس لئے گرفتاری اُسی کی ہوئی

چاہیئے ہماری نہیں"۔ شہزادے نے کہا اور ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اور پھر شہزادے سے اجازت لے کر چلوسک ملوسک اپنے کمرے میں چلے گئے۔

ان کے جانے کے بعد شہزادے نے زور سے تالی بجائی۔ دوسرے لمحے ایک کنیز اندر داخل ہوئی اور سر جھکا کر کھڑی ہو گئی۔

"میر شکار کو بلاؤ فوراً"۔ شہزادے نے حکم دیتے ہوئے کہا اور کنیز تیزی سے مڑ کر باہر نکل گئی۔

تھوڑی دیر بعد کمرے میں ایک قوی ہیکل اور لمبا تڑنگا شخص اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ لومڑی کی طرح تھا اور آنکھیں چیتے کی طرح چمک رہی تھیں۔ وہ کمرے میں داخل ہو کر ادب سے کھڑا ہو گیا۔

یہ میر شکار تھا۔ جنگل کا انچارج بھی یہی تھا اور شہزادے کے شکار کھیلنے کا بندوبست بھی یہی کرتا تھا۔ یہ لومڑی کی طرح چالاک اور چیتے کی طرح بہادر تھا اور جنگل کا

ایک ایک کونا اس کا دیکھا بھالا ہوا تھا
" میر شکار ! آج دربار میں تم نے اس اجنبی
لڑکے چھن چھنگو سے ہماری شرط سنی ہو گی "۔
شہزادے نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔
" جی ہاں شہزادہ عالم "۔ میر شکار نے مؤدبانہ لہجے
میں جواب دیا۔
" تو سنو ! تم نے خفیہ طور پر اپنے آدمی
جنگل میں چھپا دیئے ہیں۔ اگر کوئی ایسا موقع
آ جائے کہ ہم شرط ہارنے لگیں تو تمہارے
آدمیوں کا کام یہ ہو گا کہ اس اجنبی لڑکے
کو ہلاک کر دیں "۔ شہزادے نے حکم دیتے
ہوئے کہا۔
" بہت بہتر شہزادہ حضور ! آپ کے حکم کی
تعمیل ہو گی "۔ میر شکار نے جواب دیا۔
" مگر سنو ! ہمارے دوستوں چلوسک ملوسک کو
اس کا علم نہیں ہونا چاہیئے۔ اُسے اس
طرح سے ہلاک کیا جائے جیسے حادثہ ہو گیا
ہو "۔ شہزادے نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔
" ٹھیک ہے شہزادہ عالم ، آپ قطعاً بے فکر

رہیں۔ آپ کے حکم کی پوری پوری تعمیل ہو گی۔" لومڑی نما میر شکار نے بدستور مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو۔" شہزادے نے کہا۔

میر شکار سلام کر کے اُلٹے پاؤں چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

اب شہزادہ مطمئن تھا۔ اُسے پہلے تو یقین تھا کہ جلوسک ملوسک اور وہ ملکر اس اجنبی لڑکے کو شکست دے دیں گے مگر اس کے ساتھ ساتھ اُسے یہ خدشہ تھا کہ کہیں اجنبی لڑکا شرط جیت ہی نہ لے اور پھر اُسے مجبوراً چاندنی پھول دینا پڑے جبکہ چاندنی پھول وہ کسی حالت میں بھی اجنبی لڑکے کے حوالے نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے میر شکار کو اس قسم کا حکم دیا تھا اُسے میر شکار کی صلاحیتوں کا بخوبی علم تھا اس لئے اب وہ مطمئن ہو کر بستر پر لیٹ گیا تھا

دوسرے روز سورج طلوع ہونے سے پہلے شہزادہ چلوسک ملوسک کو ہمراہ لئے محل سے باہر آگیا۔ چھن چھنگو کو بھی بلوا لیا گیا اور شہزادے نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ اُسے جنگل کے شمالی سرے پر چھوڑ دیں۔ یہ بات طے ہوئی کہ شہزادہ اور چلوسک ملوسک جنگل کے جنوبی سرے سے جنگل میں داخل ہوں اور چھن چھنگو اور اس کا بندر شمالی سرے سے۔

چنانچہ چھن چھنگو جنگل کے شمالی سرے کی طرف چل پڑا اور شہزادہ اور چلوسک ملوسک جنوبی سرے کی طرف۔

چھن چھنگو سپاہیوں کے ساتھ انتہائی مطمئن انداز میں چلا جا رہا تھا۔ سپاہیوں کے دستے کا انچارج جو ایک نوجوان تھا چھن چھنگو سے مخاطب ہوکر کہنے لگا۔

"اجنبی لڑکے تم موت کی طرف جا رہے ہو۔ جنگل بے حد خوفناک ہے اس میں بے شمار درندے موجود ہیں۔"

"تمہاری ہمدردی کا شکریہ دوست۔ بہرحال مجھے پرواہ نہیں ہے۔" چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دیکھو لڑکے! تم مجھے بے حد ضدّی اور پاگل لگ رہے ہو۔ تمہارے پاس ہتھیار نام کی کوئی چیز نہیں ہے تم آخر کس طرح شرط جیتوگے؟" انچارج نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم اس بات کی فکر نہ کرو بہرحال میں شرط جیت جاؤنگا۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔ اب وہ اُسے کیا بتاتا کہ اس کے پاس کیسی کیسی صلاحیتیں موجود ہیں۔

"سنو لڑکے! مجھے چونکہ تم پر رحم آ رہا ہے اس لیے میں تمہیں ایک راز کی بات بتاتا ہوں۔ شہزادے نے اپنے میر شکار کو تمہارے ہلاک کرنے کا حکم دے دیا ہے اور میر شکار تمہیں کسی نہ کسی طریقے سے ضرور ہلاک کر دیگا اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم اپنے ارادے سے باز آ جاؤ"۔ انچارج نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"کوئی پرواہ نہیں۔ زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر میری موت آچکی ہے تو دنیا کی کوئی طاقت اُسے روک نہیں سکتی اور اگر میری زندگی ہے تو پھر کوئی مجھے مار نہیں سکتا"۔ چھن چھنگلو نے بڑی لاپرواہی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی پاگل ہو۔ خیر اب تمہاری قسمت، میں نے تو کوشش کی ہے کہ تمہاری جان بچ جائے"۔ انچارج نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہاری ہمدردی کا شکریہ" چھن چھنگو نے جواب دیا۔
اسی دوران وہ جنگل کے سرے پر پہنچ گیا۔ جنگل واقعی بے حد گھنا اور خوفناک تھا مگر ظاہر ہے کہ چھن چھنگو کو کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔ وہ اطمینان سے پنگو کو ساتھ لئے جنگل کے اندر داخل ہو گیا۔
جنگل کے کافی اندر آنے کے بعد چھن چھنگو نے اپنی آنکھیں بند کیں اور شہزادہ اور چلوسک ملوسک کو دیکھنے لگا کہ وہ کہاں موجود ہیں اور کیا کر رہے ہیں مگر دوسرے لمحے اس نے گھبرا کر آنکھیں کھول دیں کیونکہ اُسے کچھ بھی نظر نہیں آیا تھا۔
"یہ کیا ہو گیا مجھے وہ لوگ کیوں نظر نہیں آ رہے"؟ چھن چھنگو نے حیرت زدہ لہجے میں بڑبڑاتے ہوتے کہا اور اس نے ایکبار پھر کوشش کی مگر بے سود۔ اب تو وہ گھبرا گیا۔ اس نے دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کیا۔

"بندر بابا میری صلاحیتوں کو کیا ہو گیا ہے"۔ دوسرے لمحے اس کے کان میں بندر بابا کی آواز آئی۔

"چھن چھنگلو بیٹے! چونکہ تم نے شرط لگاتے وقت شہزادے اور اس کے ساتھیوں کو اپنی صلاحیتوں کے متعلق کچھ نہیں بتایا اور انہیں دھوکے میں رکھکر شرط جیتنی چاہی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے بطور سزا جنگل کے اندر تمہاری صلاحیتیں ختم کر دی ہیں۔ اب تمہاری صلاحیتیں اس وقت واپس آئیں گی جب تم شہزادے اور اس کے ساتھیوں کو قید کر کے جنگل سے باہر نکلو گے۔ اس وقت تک تم ایک عام انسان ہو"۔

"مگر بندر بابا ان صلاحیتوں کے بغیر میں انہیں کیسے قید کر سکتا ہوں وہ تو مجھے مار ڈالیں گے"۔ چھن چھنگلو نے بُری طرح گھبراتے ہوئے کہا۔

"بیٹے! انسان کو ہمت نہیں ہارنا چاہیئے۔ مشکل سے مشکل وقت میں بھی اگر وہ اللہ تعالیٰ پر

بھروسہ کرکے ہمت اور عقل سے کام لے تو ایسے ایسے کام ہو سکتے ہیں جو بظاہر ناممکن ہوتے ہیں۔ اس لئے تم ہمت نہ ہارو اور عقل سے کام لو۔ انشاءاللہ جیت تمہاری ہوگی بندربابا نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"مگر بندربابا! میں اکیلا ہوں۔ جنگل میں خوفناک درندے ہیں اور میرے پاس کوئی ہتھیار نہیں ہے۔" چھن چھنگو نے کہا۔ مگر بندربابا کی طرف سے اب کوئی آواز سنائی نہ دی۔

چھن چھنگو سمجھ گیا کہ اب جب تک اس کی صلاحیتیں واپس نہیں آئیں گی بندربابا کی آواز بھی سنائی نہ دے گی۔

٥

وہ بے حد گھبرایا ہوا تھا۔ اس نے جب پنگو کو تمام باتیں بتائیں تو پنگو بھی پہلے تو گھبرا گیا مگر پھر اس نے کہا۔

"چھن چھنگو گھبراتے کیوں ہو۔ کوئی نہ کوئی ترکیب لڑاؤ جس سے ہم یہ شرط جیت جائیں"

اس کی بات سُنکر چھن چھنگو کو بھی غیرت آئی کہ ایک جانور تو حوصلے کی بات کر رہا

ہے اور وہ انسان ہوکر ہمت ہار رہا ہے چنانچہ اس نے تمام خیالات کو ذہن سے نکال کر چلوسک ملوسک اور شہزادے کو پکڑنے کی ترکیب سوچنی شروع کر دی۔

سوچتے سوچتے اچانک اس کے ذہن میں ایک ترکیب آگئی۔ اس نے ان کو پکڑنے کے لیئے وہی طریقہ استعمال کرنے کا فیصلہ کیا جو ہاتھیوں کو پکڑنے کے کام آتا ہے چنانچہ اس نے پنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"پنگو تم جنگل میں گھوم کر کوئی گہرا گڑھا دیکھو جس میں انہیں گرایا جاسکے۔ میں اس دوران کسی درخت پر چڑھکر بیٹھ جاتا ہوں تاکہ جنگلی جانور مجھ پر حملہ نہ کر سکیں۔"

"ٹھیک ہے میں تمہاری ترکیب سمجھ گیا ہوں۔ میں ابھی ایسا گڑھا ڈھونڈتا ہوں"۔ پنگو نے کہا اور پھر وہ چھلانگیں مارتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

چھن چھنگو تیزی سے ایک قریبی درخت پر چڑھ گیا اور اس کے بڑے بڑے پتوں کے

درمیان چھُپ کر بیٹھ گیا۔

ابھی اُسے وہاں بیٹھے چند ہی لمحے گذرے ہوں گے کہ اچانک ایک باریک سی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

"چھن چھنگو تم نیک مقصد کے لئے سب کچھ کر رہے ہو اس لئے ہم تمہاری مدد کریں گے۔"

چھن چھنگو نے چونک کر اِدھر اُدھر دیکھا مگر اُسے بولنے والا کہیں نظر نہ آیا۔ پہلے تو اس نے سمجھا کہ یہ آواز اس کا وہم ہے مگر دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر چونک پڑا جب اس نے درخت کے ایک پتے سے ایک چھوٹے سے بونے کو کود کر شاخ پر آتے دیکھا۔ یہ سبز رنگ کا ایک چھوٹا سا بونا تھا جس نے سر پر سبز رنگ کی ایک قیف نما ٹوپی پہنی ہوئی تھی ایسی ٹوپی جیسی سرکس کے مسخرے پہنتے ہیں۔

"مجھ سے ملو چھن چھنگو! میں بونوں کا شہزادہ ہوں اور تمہیں اپنے جنگل میں خوش آمدید کہتا

ہوں"۔ بونے شہزادے نے پھدک کر آگے آتے ہوئے باقاعدہ چھن چھنگلو سے مصافحہ کرنے کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا۔

"اوہ بہت بہت شکریہ بونے شہزادے! مجھے تم سے مل کر بے حد خوشی ہوتی ہے"۔ چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے بونے شہزادے سے ہاتھ ملاتے ہوئے جواب دیا۔

"چھن چھنگلو مجھے معلوم ہے کہ جنگل میں آنے سے تمہاری صلاحیتیں ختم ہوگئی ہیں اور دوسری طرف شہزادے نے تمہاری موت کا مکمل بندوبست کر رکھا ہے۔ جنگل میں اس کے میر شکار نے جگہ جگہ اپنے آدمی چھپا رکھے ہیں جو شہزادے کے اشارے پر تمہیں زہریلے تیروں سے چھید سکتے ہیں۔ کوئی درخت گرا کر تمہیں ہلاک کر سکتے ہیں یا پھر کوئی پالتو چیتا تم پر چھوڑا جا سکتا ہے"۔ بونے شہزادے نے کہا۔

"اوہ مگر شہزادے اور میرے درمیان تو صرف ایک دوسرے کو پکڑنے کی شرط لگی تھی۔ پھر

وہ مجھے کیوں ہلاک کریگا ؟" چھن چھنگو نے حیرت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تم شہزادے کو نہیں جانتے چھن چھنگو ، وہ کسی قیمت پر بھی چاندنی پھول تمہیں نہیں دینا چاہتا ۔" بونے شہزادے نے کہا۔

"کیا چلوسک ملوسک بھی اس سازش میں شریک ہیں" ؟ چھن چھنگو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"نہیں ، انہیں شہزادے کی سکیم کا علم نہیں ہے ۔ وہ صرف تفریح کی خاطر یہ مقابلہ کر رہے ہیں ۔" بونے شہزادے نے جواب دیا۔

"مگر تمہیں اتنی تفصیل سے یہ سب باتیں کیسے معلوم ہوئیں" ؟ چھن چھنگو نے حیرت زدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"چھن چھنگو ! جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں کچھ طاقتیں دے رکھی ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی چند صلاحیتیں دی ہیں ۔ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے اس کا مجھے پہلے ہی پتہ چل جاتا ہے

میں نے یہیں جنگل میں بیٹھ کر تمہارے تمام کارنامے دیکھے ہیں۔ مثلاً تمہارا اور جاگو نہ جن کا مقابلہ[1]، اور یقین جانو مجھے تمہارے کارناموں پر فخر ہے۔ میں خود بھی چاہتا تھا کہ تمہارے کارناموں میں شریک ہو جاؤں اور اب اللہ تعالیٰ نے یہ موقع دے دیا ہے۔ آج کے بعد اگر تم چاہو تو میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہونگا۔ اور برائی اور ظلم کے خلاف تمہارے ساتھ ملکر کام کرونگا۔" بونے شہزادے نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

" اوہ مجھے بیحد خوشی ہوگی میرے دوست۔ اگر تمہاری صلاحیتیں ظلم کے خلاف کام آئیں تو اس سے اور زیادہ اچھی بات کیا ہو سکتی ہے۔" چھن چھنگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" بس ٹھیک ہے آج سے ہم دونوں اکھٹے رہیں گے۔ ہاتھ ملاؤ اور دوستی پکی۔" بونے شہزادے نے خوشی سے اچھلتے ہوتے کہا اور چھن چھنگو نے مسکراتے ہوتے اس سے ایک بار پھر مصافحہ کیا۔

---

[1] ...ـا کے لئے پڑھیئے چھن چھنگو سیریز کا پانچواں ناول "چھن چھنگو اور جاگو نہ جن"۔

"اب سنو! تم نے چلوسک ملوسک اور شہزادے کو پکڑنے کے لئے جو ترکیب سوچی ہے اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ شہزادہ اس جنگل میں شکار کھیلتا رہتا ہے اور اسے یہاں کے ہر گڑھے کے متعلق اچھی طرح علم ہے اس لئے وہ اس داؤ میں کبھی نہیں آئے گا" بونے شہزادے نے کہا۔

"اوہ تمہاری بات بالکل درست ہے مجھے اس بات کا خیال تک نہیں آیا۔ مگر اب تم کوئی ترکیب بتاؤ" چھن چھنگو نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے میرے ذہن میں ایک اچھوتی ترکیب ہے۔ ایسی ترکیب کہ تم سنو گے تو خوشی سے اچھل پڑو گے" بونے شہزادے نے جواب دیا۔

"اچھا، کیا ترکیب ہے"؟ چھن چھنگو نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

اور پھر بونے شہزادے نے چھن چھنگو کے کان

میں سرگوشی کی اور چھن چھنگو کے چہرے پر اس کی بات سُنکر مسکراہٹ دوڑ گئی ۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی ۔

"کیسی ترکیب ہے"۔ بونے شہزادے نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"بہت اچھی ترکیب ہے ، بہت ہی اچھی"۔ چھن چھنگو نے خوشی سے چہکتے ہوئے جواب دیا ۔

"ٹھیک ہے تو پھر چلو اس پر عمل کریں"۔ بونے شہزادے نے کہا اور پھر چھن چھنگو نے بونے شہزادے کو اٹھاکر اپنی جیب میں ڈال لیا اور پھر اچھل کر درخت سے نیچے اتر آیا اور پھر جیسے ہی اس کے قدم زمین پر لگے اُسی لمحے اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی ۔ دوسرے لمحے وہ منہ کے بل زمین پر جاگرا ۔

چلوسک ملوسک اور شہزادہ گھوڑوں پر سوار جنگل کے جنوبی سرے سے جنگل کے اندر داخل ہو گئے۔ جنگل خاصا گھنا اور خوفناک تھا

"یہ تو خاصا خوفناک جنگل ہے" چلوسک نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں چلوسک یہ میرا پسندیدہ جنگل ہے۔ یہاں درندوں اور وحشی جانوروں کی کثرت ہے" شہزادے نے یوں فخریہ لہجے میں کہا جیسے جنگل میں درندے اس نے، چھوڑ رکھے ہیں۔

"اب اس چھن چھنگلو کے بارے میں کیا پروگرام ہے اس جنگل میں تو اُسے ڈھونڈنا مشکل ہو جائے گا" چلوسک نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو، میں نے سب پروگرام بنا لیا ہے۔ میرے آدمی جنگل میں موجود ہیں جو اس کے متعلق لمحہ لمحہ کی خبریں مجھے پہنچاتے رہیں گے اس طرح ہمیں معلوم ہو جائیگا کہ وہ کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے"۔ شہزادے نے جواب دیا۔

"بہت خوب"۔ چلوسک نے تعریفی لہجے میں کہا۔

اُسی لمحے ایک درخت کی آڑ سے ایک آدمی نکلا اور شہزادے کے سامنے جھک گیا

"کیا خبر ہے"؟ شہزادے نے باوقار لہجے میں پوچھا۔

"شہزادہ حضور! وہ لڑکا جنگل میں داخل ہو چکا ہے۔ تھوڑی دیر وہ ایک جگہ کھڑا رہا ہے۔ پھر اس نے اپنے ساتھی بندر کو جنگل میں دوڑا دیا ہے اور وہ خود ایک گھنے درخت پر چڑھ کر چھپ گیا ہے"۔ اس آدمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اُسے وہیں روکو جب تک ہم

پہنچ نہ جائیں"۔ شہزادے نے جواب دیا اور وہ آدمی سلام کرکے تیزی سے مڑا اور جنگل میں غائب ہوگیا۔

"آؤ چلیں"۔ شہزادے نے گھوڑے کو ایڑ لگاتے ہوئے کہا اور ان دونوں نے بھی اپنے گھوڑے آگے بڑھا دیئے۔

"مگر اس طرح ہمیں کیا لطف آئے گا۔ ہم تو آسانی سے اس لڑکے کو پکڑ لیں گے"۔ ملوسک نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پھر تم کیا چاہتے ہو"؟ شہزادے نے حیرت زدہ لہجے میں پوچھا۔

"میں چاہتا ہوں کہ ہم اُسے خود ڈھونڈیں اور اُسے خود اپنی کوشش سے پکڑیں مگر تم نے اپنے آدمیوں کو درمیان میں ڈال کر تمام مزہ کرکرا کر دیا ہے۔

"ہاں شہزادے! ملوسک ٹھیک کہہ رہا ہے اس طرح سارا لطف غارت ہوگیا ہے"۔ چلوسک نے بھی اپنے بھائی کی تائید کی۔

"تو ٹھیک ہے دوستو جس طرح تم کہو، میں

اپنے آدمیوں کو منع کر دیتا ہوں کہ وہ مجھے اطلاع نہ دیں" شہزادے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بالکل ٹھیک" چلوسک نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

اور پھر شہزادے نے اپنا دایاں ہاتھ سر سے بلند کر دیا۔ دوسرے لمحے ایک درخت کی آڑ سے ایک نوجوان نکلا اور شہزادے کے سامنے آکر جھک گیا۔

" سنو! اب تم میں سے کسی نے مجھے آکر اطلاع نہیں دینی۔ سمجھے۔ سب کو بتادو" شہزادے نے اس نوجوان سے مخاطب ہوکر کہا

" آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی شہزادہ حضور" نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔ اور پھر سلام کرکے واپس دوڑتا ہوا جنگل میں غائب ہوگیا۔

" اب ٹھیک ہے دوستو" شہزادے نے مسکراتے ہوئے چلوسک ملوسک سے مخاطب ہوکر کہا۔

" ہاں اب ٹھیک ہے۔ آؤ اب اُسے ڈھونڈیں"

چلوسک ملوسک نے بیک آواز ہوکر جواب دیا۔ اور ان تینوں نے گھوڑے آگے بڑھا دیئے جنگل گو خاصا گھنا تھا مگر چونکہ شہزادہ یہاں شکار کھیلتا رہتا تھا اس لئے اس نے گھوڑوں کے لئے خصوصی راستے تیار کروائے تھے اس وقت بھی وہ ایسے ہی راستے پر گھوڑے دوڑاتے جا رہے تھے کہ اچانک دور سے الو کی کریہہ آواز سنائی دی۔ یہ آواز شمال کی طرف سے آئی تھی۔

شہزادے نے اچانک گھوڑے کا رخ شمال کی طرف موڑ دیا اور چلوسک ملوسک نے اس کی پیروی کی۔

ابھی وہ اس راستے پر تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک ایک گیدڑ کے چیخنے کی آواز سنائی دی اور شہزادے نے ایک بار پھر راستہ بدل لیا۔

"یہ کیا چکر ہے جب بھی کسی جانور کی آواز سنائی دیتی ہے تم راستہ بدل لیتے ہو"؟ چلوسک نے کچھ سوچتے ہوئے شہزادے

سے کہا۔

"نہیں، ایسی کوئی بات نہیں، بس اتفاقاً ہی ایسا ہوگیا ہوگا"۔ شہزادے نے قدرے جھینپتے ہوئے جواب دیا۔

ابھی ان کے گھوڑے تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک انہیں قریب ہی ایک شیر کی دھاڑ سنائی دی۔ شہزادے کا گھوڑا چونکہ آگے تھا اس لئے اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے، قریب ہی ایک جھاڑی سے شیر نے شہزادے پر چھلانگ لگا دی۔ مگر اس سے پہلے کہ شیر شہزادے کے قریب پہنچتا، چلوسک کے ریوالور سے سرخ رنگ کی شعاع نکلی اور دوسرے لمحے شیر کا جسم فضا میں ہی ٹکڑے ٹکڑے ہوکر بکھر گیا۔

شیر کے اچانک حملے سے شہزادے کا گھوڑا بھڑک گیا تھا اور شہزادہ اس کی پشت سے اچھل کر دور ایک جھاڑی میں جا گرا تھا۔

شیر کے مرتے ہی شہزادہ اچھل کر کھڑا ہوگیا اور اس نے تحسین آمیز نظروں سے

چلوسک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
" اگر تم اس کو نہ مارتے تو شاید آج میری موت ہی آگئی تھی۔"
پھر اس سے پہلے کہ چلوسک کوئی جواب دیتا، ایک آدمی تیزی سے بھاگتا ہوا شہزادے کے قریب آیا اور کہنے لگا۔
" شہزادہ حضور! ہم سے غفلت ہوگئی۔ یہ شیر ہمیں نظر ہی نہیں آیا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو بچا لیا ہے۔"
" ٹھیک ہے ٹھیک ہے تم جاؤ۔" شہزادے نے کہا اور وہ آدمی سلام کرکے واپس مڑ گیا۔
شہزادے کا گھوڑا چونکہ بھڑک کر بھاگ گیا تھا اس لئے چلوسک ملوسک بھی گھوڑوں سے نیچے اترے اور پھر وہ تینوں پیدل چلنے لگے۔ ان کا رخ شمال کی طرف تھا۔
ابھی وہ چند قدم ہی آگے بڑھے تھے کہ اچانک شمال مشرق کی طرف سے ایک لگڑ بھگڑ

کے چیخنے کی آواز سنائی دی اور شہزادے نے اپنا رخ شمال مشرق کی طرف کرلیا۔ مگر جیسے ہی شہزادہ ادھر کو گھوما، اچانک ایک درخت پر سے ایک سیاہ ریچھ کی چیخ سنائی دی اور ان تینوں نے بیک وقت چونک کر اوپر دیکھا تو ایک قوی ہیکل ریچھ جو درخت پر چڑھا بیٹھا تھا ان پر چھلانگ لگانے کے لئے تیار تھا۔

شہزادے نے پھرتی سے نیام سے تلوار نکال لی اور ان دونوں کو ایک طرف ہٹنے کا اشارہ کیا۔

چلوسک نے ریچھ پر سرخ شعاع والا پستول چلانے کا ارادہ کیا مگر اسی لمحے ریچھ نے شہزادے پر چھلانگ لگا دی اور چلوسک ملوسک پھرتی سے ایک طرف ہٹ گئے۔ شہزادے کے چہرے پر چونکہ اطمینان تھا اس لئے انہوں نے سوچا کہ شہزادہ خود ہی ریچھ سے نپٹ لے گا۔

شہزادے نے تلوار بازی کا شاندار مظاہرہ شروع

کر دیا۔ مگر ریچھ بھی بیحد خوفناک اور طاقتور تھا۔ وہ نہ صرف شہزادے کی تلوار کے وار سے بچ گیا بلکہ اس نے اچانک ایسا زوردار حملہ کیا کہ شہزادے کو دور تک رگیدتا چلا گیا۔ اب چلوسک ملوسک بھی اس پر فائر نہیں کر سکتے تھے کیونکہ اس سے شہزادے کے مرنے کا بھی خطرہ تھا۔

اُدھر شہزادے نے نیچے گرتے ہی پھرتی سے قلابازی کھائی اور تلوار کا بھرپور وار ریچھ پر کیا یہ وار اتنا خوفناک تھا کہ ریچھ زخم کھا کر خوفناک آوازیں نکالتا ہوا پلٹا اور اس درخت کی طرف بھاگا جس کی دوسری طرف چلوسک ملوسک کھڑے تھے۔

ملوسک نے جب ریچھ کو اپنی طرف آتے دیکھا تو اس نے پھُرتی سے پستول کا ٹریگر دبا دیا۔ ملوسک کے پستول سے سرخ رنگ کی شعاع نکلی اور درخت کے تنے کے قریب موجود ریچھ پر پڑی اور ایک دھماکے کے ساتھ ریچھ کے ٹکڑے اڑ گئے مگر اس کے ساتھ

ہی شعاع اس جگہ سے درخت کے موٹے تنے پر پڑی اور درخت ایک زبردست کڑاکے کے ساتھ اس طرف گرا جدھر شہزادہ موجود تھا پھر اس سے پہلے کہ شہزادہ ایک طرف ہٹتا درخت عین شہزادے پر آگرا اور شہزادے کے منہ سے ایک چیخ سی نکل گئی۔

"ارے شہزادہ درخت کے نیچے آگیا" چلوسک ملوسک نے چیخ کر کہا اور پھر وہ دیوانہ وار شہزادے کی طرف بڑھے۔ اسی لمحے اردگرد سے بیسیوں آدمی تیزی سے لپکے اور پھر ان سب نے درخت کو ہٹاکر نیچے سے شہزادے کو نکالنے کی کوشش شروع کر دی۔

چلوسک ملوسک کے لئے چونکہ یہ حادثہ بالکل غیر متوقع تھا اس لئے وہ بھی بدحواس ہوگئے۔ اور اسی بدحواسی میں انہوں نے پستول جیبوں میں ڈالنے کی بجائے وہیں زمین پر ہی رکھ دیئے اور دوسرے آدمیوں کے ساتھ مل کر درخت ہٹانے میں مصروف ہوگئے۔

تھوڑی دیر بعد شہزادے کو درخت کے

نیچے سے نکال لیا گیا۔ وہ خاصا زخمی ہو چکا تھا اور بے ہوش تھا۔ اس کے زخموں سے خون تیزی سے نکل رہا تھا۔

"اسے فوراً محل میں لے چلو، یہ سخت زخمی ہے۔" چلوسک نے چیخ کر کہا اور پھر وہ آدمی شہزادے کو اٹھا کر جنگل کے کنارے کی طرف بھاگنے لگے۔ چند لمحوں بعد چلوسک ملوسک وہاں اکیلے رہ گئے۔

"بہت بُرا ہوا، شہزادہ کافی زخمی معلوم ہوتا ہے۔" چلوسک نے مڑ کر اس طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں اس نے پستول رکھا تھا۔ مگر وہاں پستول کا نام و نشان تک نہ تھا۔

"ارے میرا پستول"؟ چلوسک نے چونک کر کہا۔ اور پھر ادھر بھاگا جدھر اس نے پستول رکھا تھا

"ارے میرا پستول کہاں گیا۔ میں نے ابھی تو یہیں رکھا تھا۔" ملوسک بھی چیخا۔

اور پھر انہوں نے اِردگرد کی زمین کا چپہ چپہ چھان مارا مگر وہاں پستول ہوتے تو ملتے۔

ہنگلو بنذر چھن جھنگلو سے علیحدہ ہوکر جنگل میں بھاگتا چلاگیا۔ وہ ایسا گڑھا ڈھونڈ رہا تھا جہاں چلوسک ملوسک اور شہزادے کو گرایا جاسکے مگر ایسا گڑھا اُسے کہیں نظر نہیں آرہا تھا۔ ویسے جنگل میں گھومتے ہوئے اس نے یہ دیکھ لیا تھا کہ شہزادے کے آدمی جنگل کے چپے چپے میں چھپے ہوئے ہیں اور جنگل بھی خاصا خطرناک تھا۔

چونکہ دن کا وقت تھا اس لئے زیادہ تر جنگلی درندے اپنی اپنی پناہ گاہوں میں چھپے ہوئے تھے مگر اس کے باوجود کافی تعداد میں جنگلی درندے گھومتے ہوئے اسے نظر آتے تھے۔

گڑھے کی تلاش میں گھومتے گھومتے پینگو اس جگہ پہنچ گیا جہاں شہزادہ اور چلوسک ملوسک گھوڑوں پر سوار آگے بڑھے چلے جا رہے تھے پنگو ان کے قریب رہ کر درختوں پر سفر کرتا رہا۔ وہ ان کے درمیان ہونے والی باتیں سننا چاہتا تھا۔

ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ شہزادے پر ایک شیر نے اچانک حملہ کر دیا اور پھر پنگو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ چلوسک کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ایک چھوٹے سے آلے سے سرخ رنگ کی شعاع نکلی اور شیر کے فضا میں ٹکڑے ہو گئے۔

پنگو یہ آلہ دیکھ کر بے حد حیران ہوا۔ اس نے سوچا کہ یہ تو بڑے کام کی چیز ہے۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ کسی طرح یہ آلہ ان میں سے کسی کے ہاتھ سے جھپٹ لے تاکہ چھن چھنگو بھی اسے استعمال کر کے ظالموں کا مقابلہ کر سکے۔

اب وہ اسی تاڑ میں ان کے ساتھ ساتھ

سفر کر رہا تھا۔ اب وہ تینوں گھوڑوں سے اتر کر پیدل چل رہے تھے اور پھر جلد ہی وہ موقع آگیا۔

ایک ریچھ نے شہزادے پر حملہ کیا اور پھر اس کے سامنے ہی درخت شہزادے پر گرا اور چلوسک ملوسک اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوتے پستولوں کو زمین پر رکھکر درخت ہٹانے میں مصروف ہوگئے۔

پنگلو نے سوچا کہ یہ موقع بیحد اچھا ہے چنانچہ وہ درخت سے اترا اور پھر دبے قدموں پستولوں کی طرف بڑھا چونکہ سب لوگ درخت ہٹانے میں بُری طرح مصروف تھے اس لئے کسی کی نظر بھی پنگلو پر نہ پڑی۔

پنگلو نے بڑے اطمینان سے دونوں پستول اٹھائے اور بھاگتا ہوا قریبی درخت پر چڑھتا چلاگیا خوشی سے اس کا دل بلّیوں اچھل رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا ہوا اگر چھن چھنگو کی صلاحیتیں ختم ہوگئیں یہ دونوں چیزیں اُسے بے حد فائدہ دیں گی۔

مگر جب وہ اس جگہ پہنچا جہاں وہ چھن چھنگو کو چھوڑ کر آیا تھا تو وہ ٹھٹھک کر رہ گیا۔ اس کا دل دھک سے رہ گیا اس نے سوچا بھی نہ تھا کہ چھن چھنگو کے ساتھ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔

جیسے ہی چھن چھنگو نے درخت سے چھلانگ لگائی اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ دوسرے لمحے وہ منہ کے بل زمین پر جا گرا۔ زمین پر گرتے ہی اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی مگر اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔ وہ حرکت کرنے سے بالکل معذور ہوگیا تھا۔ وہ اسی طرح بےحس و حرکت منہ کے بل زمین پر گرا رہا۔ ایک لمبا سا تیر اس کی گردن کی پشت میں ترازو ہوگیا تھا۔

بونا شہزادہ نیچے گرتے ہی تیزی سے اس

کی جیب سے باہر نکلا مگر اس سے پہلے کہ
وہ اس کے جسم پر چڑھ کر تیر تک پہنچتا
قریبی درخت سے ایک آدمی چھن چھنگو کی طرف
لپکا اور اس نے پھرتی سے چھن چھنگو کی گردن
سے تیر کھینچ لیا اور دوسرے ہاتھ میں پکڑی
ہوئی ایک بوٹی کو اس زخم پر اچھی طرح مل
دیا جہاں تیر لگا تھا۔ اس بوٹی کے لگتے ہی
زخم فوری طور پر مندمل ہوگیا۔ اب یوں
محسوس ہوتا تھا جیسے وہاں کبھی زخم ہوا ہی
نہ ہو۔ اس کے بعد وہ آدمی واپس پلٹا اور
تیزی سے جنگل میں غائب ہوگیا۔

"یہ مجھے کیا ہوا ہے بونے شہزادے، میں
تو بالکل حرکت نہیں کرسکتا"۔ چھن چھنگو نے بونے
شہزادے سے مخاطب ہوکر کہا۔

"چھن چھنگو! شہزادے کے شکاریوں نے تمہارے
جسم میں ایک بوٹی کا زہر تیر کی نوک پر
لگا کر داخل کر دیا ہے۔ اس بوٹی سے تم
دس بارہ گھنٹوں تک بالکل حرکت نہ کر سکوگے"۔
بونے شہزادے نے چھن چھنگو کو بتایا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ شہزادہ بے ایمانی کر رہا ہے۔ وہ اس طرح مجھے بے بس کر کے قابو کرنا چاہتا ہے"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"نہیں، شہزادے نے ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا۔ شہزادہ تو زخمی ہو کر اپنے محل میں چلا گیا ہے۔ یہ کام شہزادے کے میر شکار نے اپنی مرضی سے کیا ہے"۔ بونے شہزادے نے کہا۔

"اس کا کوئی علاج کرو بونے شہزادے، اس طرح تو میں بے بس ہو کر ان کے قابو چڑھ جاؤں گا"۔ چھن چھنگو نے بونے شہزادے سے کہا۔

"چھن چھنگو! مجھے افسوس ہے کہ اس بوٹی کا کوئی علاج نہیں ہے۔ دس بارہ گھنٹوں کے بعد تم خود بخود ٹھیک ہو جاؤ گے مگر اس سے پہلے کچھ نہیں ہو سکتا"۔ بونے شہزادے نے کہا۔

"اچھا مجھے سیدھا تو کر دو۔ اس طرح تو میں کچھ دیکھ بھی نہیں سکتا"۔ چھن چھنگو نے ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے

وہ کبھی بھی اتنا بے بس نہیں ہوا تھا۔ مگر بونا شہزادہ اتنا چھوٹا تھا کہ وہ اس کا بازو تک نہ ہلا سکا۔

اسی لمحے پنگلو بندر وہاں پہنچا تھا اور اس نے جب چھن چھنگلو کو یوں منہ کے بل زمین پر گرا ہوا دیکھا تو اس کا دل دھک سے رہ گیا۔ وہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ چھن چھنگلو کے ساتھ ایسا بھی ہو سکتا ہے چنانچہ اس نے درخت سے چھلانگ لگائی اور دوڑتا ہوا چھن چھنگلو کے پاس پہنچا۔

"چھن چھنگلو کیا ہوا، خیریت تو ہے، تم اس طرح کیوں پڑے ہوئے ہو"؟ پنگلو نے چھن چھنگلو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ہاں میرے دوست! شہزادے کے آدمیوں نے بے ایمانی کی ہے"۔ چھن چھنگلو نے قدرے مایوس لہجے میں کہا اور پھر اس نے پوری تفصیل سے سب بات پنگلو کو بتائی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے بونے شہزادے کا تعارف بھی پنگلو سے کرا دیا۔

پنگلو نے چھن چھنگلو کو اب تک شہزادے اور چلوسک ملوسک کے متعلق تمام تفصیل بتائی اور چھن چھنگلو کو وہ پستول بھی دکھائے جو وہ ان سے اڑا کر لایا تھا۔

"یہ کام تم نے غلط کیا ہے، اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ تم نے چوری کی ہے اگر تم ان کے ہاتھوں سے جھپٹ لیتے تب ٹھیک تھا۔" چھن چھنگلو نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مگر چھن چھنگلو! یہ سوچو کہ اگر وہ یہ چیز تم پر استعمال کر دیتے تو تمہارے جسم کے ٹکڑے اُڑ جاتے۔" پنگلو نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"موت زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے بارے میں انسان کو فکر نہیں کرنا چاہیئے۔ بہرحال یہ چیزیں تم انہیں واپس کر دو۔" چھن چھنگلو نے اُسے حکم دیتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا کام ہے چھن چھنگلو! میں انہیں اڑا کر لایا ہوں۔ میں خود ہی سوچوں گا کہ انہیں

واپس کروں یا نہ کروں"۔ پنگو نے بھی غصیلے لہجے میں جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ چھن چھنگو کچھ کہتا بونا شہزادہ بول پڑا۔

"چھن چھنگو! جلوسک ملوسک یہاں پہنچنے والا ہیں، ہوشیار ہو جاؤ"۔

"کیا ہوشیار ہو جاؤں۔ میں تو اب بے بس پڑا ہوا ہوں"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا اس کا لہجہ بھی بے بسی سے پُر تھا۔

"بہت ظلم ہوا۔ ہمارے پستول ہی تو ہمارا کل سرمایہ تھے۔ ان پستولوں کے بغیر تو ہم کچھ بھی نہیں کرسکتے"۔ ملوسک نے انتہائی مایوسی کے عالم میں کہا۔

"آخر ہمارے پستول گئے کہاں، کون لے گیا انہیں"۔ چلوسک نے بھی حیرت اور پریشانی سے پُر لہجے میں کہا۔

اسی لمحے ایک درخت کی آڑ سے نکل کر ایک نوجوان ان کی طرف بڑھا۔

"چلوسک ملوسک! تم دونوں کے پستول ایک بندر اٹھا کر لے گیا ہے اور یہ بندر وہی معلوم ہوتا ہے جو اس لڑکے چھن چھنگو کے ہمراہ تھا"۔

نوجوان نے ان سے مخاطب ہوکر کہا۔
"اوہ یہ تو بہت بُرا ہوا۔ اس بندر کو ان پستولوں کی اہمیت کا کیا پتہ، وہ تو انہیں ضائع کر دیگا" چلوسک نے مزید پریشان ہوتے ہوتے کہا۔
"گھبرانے کی ضرورت نہیں، وہ بندر یقیناً تمہارے پستول اس چھن چھنگلو کو جاکر دیگا اور ہم آسانی سے اس سے یہ پستول حاصل کر سکتے ہیں"۔ نوجوان نے چلوسک ملوسک کو مشورہ دیتے ہوتے کہا۔
"ہاں چلوسک! اس لڑکے کو ان پستولوں کے متعلق کوئی علم نہیں۔ یقیناً اس کے لئے وہ بےکار ہونگے۔ ہم اگر اُسے قابو کرلیں تو وہ پستول حاصل کر سکتے ہیں"۔ ملوسک نے کہا۔
"تو ٹھیک ہے چلو، ہمیں فوراً اس کے پاس پہنچنا چاہیئے"۔ چلوسک نے کہا۔
"مگر وہ اس وقت ہے کہاں، اس بارے میں تو ہمیں علم ہی نہیں"۔ ملوسک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"آپ میرے ساتھ چلیں۔ میں آپ کو اس کے پاس لے چلتا ہوں"۔ اس نوجوان نے کہا۔

"ٹھیک ہے، اگر تمہیں معلوم ہے تو چلو"۔ چلوسک نے کہا۔ اُسے مقابلہ وغیرہ بھول گیا تھا اب تو انہیں اپنے پستولوں کی فکر تھی۔ جس کے بغیر وہ اپنے آپ کو بالکل ہی بے بس اور ناکارہ سمجھ رہے تھے۔ اپنے جہاز کو وہ ابھی کھول نہیں سکتے تھے اس لئے ان کا واحد سہارا یہی پستول ہی تھے۔

نوجوان ان دونوں کو ہمراہ لئے ہوئے درختوں کے درمیان میں سے گزرتا چلا گیا اور پھر تقریباً آدھ گھنٹہ چلنے کے بعد نوجوان اچانک رک گیا۔

"اب آپ آگے جائیے۔ وہ لڑکا چھن چھنگو ایک درخت کے نیچے پڑا ہوا نظر آ جائیگا"۔ نوجوان نے ان سے مخاطب ہوکر کہا۔

"مگر وہ بندر" چلوسک نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وہ بھی کہیں آس پاس ہی ہوگا آپ فکر

نہ کریں ہم یہیں موجود ہیں۔ بندر ہمارے ہاتھ سے بچ کر نہیں جاسکتا۔ اگر آپ اس سے اپنے پستول حاصل نہ کر سکے تو ہم اس بندر کو ہلاک کرکے بھی آپ کے پستول حاصل کر لیں گے۔ مگر چونکہ شہزادہ حضور کا حکم ہے کہ جب تک آپ حکم نہ دیں ہم مداخلت نہ کریں اس لئے ہم خاموش ہیں۔ بہرحال جب پانی سر سے اونچا ہو جائیگا تو ہمیں مداخلت کرنی ہی پڑے گی۔" نوجوان نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے بھاگتا ہوا جنگل میں غائب ہوگیا۔

چلوسک ملوسک اس کے غائب ہوتے ہی آگے بڑھے اور پھر انہیں دور ایک درخت کے نیچے منہ کے بل چھن چھنگو لیٹا ہوا نظر آگیا۔ بندر دونوں ہاتھوں میں پستول لئے اس کے قریب کھڑا تھا۔

"یہ نیچے کیوں پڑا ہوا ہے"؟ ملوسک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"معلوم نہیں، مجھے تو فکر پستولوں کی ہے"۔

چلوسک نے کہا اور پھر وہ دونوں چلتے ہوتے
چھن چھنگو کے قریب پہنچ گئے۔
انہیں قریب آتا دیکھ کر چنگو بندر پستولوں
سمیت تیزی سے ایک درخت پر چڑھ گیا۔
"ہمیں ہمارے پستول واپس کر دو چھن چھنگو!
تمہارے بندر نے ہمارے دونوں پستول چوری
کئے ہیں اور یہ اصول کے خلاف ہے۔" چلوسک
نے چھن چھنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔
"اور جو کچھ میرے ساتھ ہوا ہے، کیا یہ
اصول ہے۔ کیا یہی بات شرط میں طے ہوئی
تھی"۔ چھن چھنگو نے پشت کے بل لیٹے لیٹے
تلخ لہجے میں جواب دیا۔
"کیا مطلب؟ ہم نے کیا بے اصولی کی ہے"؟
چلوسک نے بُرا سا منہ بناتے ہوتے کہا۔
"یہ بے اصولی نہیں تو اور کیا ہے کہ
شہزادے کے شکاریوں نے تیر کی نوک پر زہر
لگا کر میری پشت میں داخل کیا اور پھر ایک
بوٹی لگاکر زخم مندمل کردیا اور اس زہر کی
وجہ سے میں مفلوج ہوکر رہ گیا ہوں۔ کیا مقابلہ

اسی طرح ہوتا ہے"۔ چھن چھنگو نے پہلے سے زیادہ تلخ لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ اگر ایسا ہوا ہے تو یہ انتہائی گھٹیا حرکت ہے۔ بہرحال ہم نے شہزادے کو یہ مشورہ ہرگز نہیں دیا تھا"۔ ملوسک نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"میں ہرگز نہیں جانتا کہ تم نے مشورہ دیا تھا یا نہیں۔ بہرحال اب میں مفلوج پڑا ہوں تم میرے ساتھ جو سلوک چاہو کر سکتے ہو مجھے ہلاک کرنا چاہو تو کر سکتے ہو، قید کرنا چاہو تو کر سکتے ہو"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"نہیں یہ غلط ہے اگر تمہیں بے بس کیا گیا ہے تو پھر ہم بھی اس مقابلے سے دستبردار ہوتے ہیں"۔ چلوسک نے جواب دیا اور پھر ملوسک نے بھی اس کی تائید کر دی۔

"مگر اب اس چاندنی پھول کا کیا ہو گا! کیا شہزادہ یہ پھول دینے کی اجازت دیدے گا؟" چھن چھنگو نے کہا۔

"ہم اس سلسلے میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ جب

مقابلہ ہی نہیں ہوا تو یہ شرط بھی پوری نہیں ہوتی اور جب تک شرط پوری نہ ہو ہم شہزادے کو مجبور نہیں کر سکتے"۔ چلوسک نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ، میں شہزادے سے ایک بار پھر بات کرونگا۔ پھر اس کے جواب کے بعد میں سوچوں گا کہ کیا کیا جائے"۔ چھن چھنگو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

" ہمارے پستول تو اپنے بندر سے واپس کراؤ"۔ چلوسک نے کہا۔

" ہاں ! میں نے پہلے ہی پنگلو سے کہا تھا کہ وہ تمہارے پستول واپس کر دے کیونکہ یہ چوری بنتی ہے۔ اگر وہ تمہارے ہاتھوں سے جھپٹ لیتا تب دوسری بات تھی"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"شکریہ ! تم واقعی بااصول آدمی ہو۔ ہمارے دل میں تمہاری قدر اور بڑھ گئی ہے"۔ چلوسک نے کہا۔

" تم ایسا کرو ، مجھے سیدھا کر دو تاکہ میں پنگلو

سے کہہ سکوں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر ان دونوں نے اسے اٹھا کر سیدھا کر دیا۔

"پنگو! درخت سے نیچے اترو اور یہ پستول ان کو واپس کردو، مقابلہ ختم ہو گیا ہے"۔ چھن چھنگو نے پنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

اس کی بات سُنکر پنگو درخت سے نیچے اترا اور پھر اس نے دونوں پستول ان کی طرف پھینک دیئے۔

چلوسک ملوسک نے بڑی بے صبری سے دونوں پستول جھپٹ لئے اور پھر وہ انہیں غور سے دیکھنے لگے کہ کہیں وہ خراب نہ ہوگئے ہوں۔ مگر یہ دیکھ کر ان دونوں نے اطمینان کا سانس لیا کہ پستول صحیح تھے۔

اسی لمحے اِردگرد کے درختوں سے کافی تعداد میں لوگ نکل کر وہاں آگئے۔ ان میں سے ایک لمبا تڑنگا آدمی آگے بڑھا اور چلوسک ملوسک سے مخاطب ہوکر کہنے لگا۔

"کیا مقابلہ ختم ہوگیا ہے"؟

"ہاں! ختم ہوگیا ہے۔ تم لوگوں نے زیادتی

کی ہے کہ اسے مفلوج کر دیا ہے۔ اس طرح مقابلہ ہوتا ہے۔ اسے ٹھیک کرو۔" چلوسک نے تلخ لہجے میں کہا۔

"یہ دس بارہ گھنٹوں سے پہلے ٹھیک نہیں ہو سکے گا۔ ہم نے تو حفظِ ماتقدم کے طور پر ایسا کیا تھا۔" اس لمبے تڑنگے آدمی نے قدرے شرمندہ لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے، ہم شہزادے سے بات کریں گے فی الحال اسے اٹھا کر محل میں لے چلو"۔ چلوسک نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

چلوسک کے کہنے پر ایک آدمی نے آگے بڑھ کر چھن چھنگو کو اٹھا کر پشت پر لادا اور پھر یہ قافلہ جنگل سے باہر کی طرف چلنے لگا۔ بینگو ان کے ساتھ ساتھ دوڑتا چلا جا رہا تھا۔

بونا شہزادہ چلوسک ملوسک کے آنے پر ہی دوبارہ چھن چھنگو کی جیب میں گھس گیا تھا۔ چنانچہ چھن چھنگو کے ساتھ ہی بونا شہزادہ بھی ہمراہ جا رہا تھا۔

شہزادے کی مرہم پٹی کر دی گئی تھی۔ شکر تھا کہ اُسے شدید چوٹیں نہیں آئی تھیں مگر اس کے باوجود اُسے کافی عرصہ تک آرام کرنے کا مشورہ دیا گیا تھا۔

اس وقت بھی وہ اپنے کمرہ خاص میں بستر پر لیٹا ہوا تھا اس کے جسم پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور تکلیف کی شدت سے اس کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا۔

اُسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک کنیز اندر داخل ہو کر شہزادے کے سامنے رکوع کے بل جھک گئی۔

"کیا بات ہے"؟ شہزادے نے کنیز سے

مخاطب ہوکر کہا۔
"شہزادہ حضور! میرشکار نے اطلاع دی ہے کہ چلوسک ملوسک اور چھن چھنگو نے اپنا مقابلہ ختم کر دیا ہے اور آپس میں صلح کرلی ہے"۔ کنیز نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔
"اوہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا چلوسک ملوسک میرے ساتھ غداری کرسکتے ہیں۔ کہاں ہے میرشکار، اُسے میرے سامنے پیش کرو"۔ شہزادے نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔
"حکم کی تعمیل ہوگی شہزادہ حضور"۔ کنیز نے کہا اور پھر مڑکر تیزی سے چلتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی۔
چند لمحوں بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور اس بار اندر آنے والا خود میرشکار تھا۔ وہ شہزادے کے سامنے پہنچ کر رکوع کے بل جھکتا چلا گیا۔
"میرشکار! یہ ہم کیا سُن رہے ہیں؟ کیا واقعی چلوسک ملوسک اور چھن چھنگو نے صلح کرلی ہے؟ ہمیں تفصیل بتاؤ"۔ شہزادے نے تشویش سے

پُر لہجے میں میر شکار سے مخاطب ہوکر کہا۔
"جی شہزادہ حضور! آپ نے صحیح سنا ہے
فی الحال ان دونوں نے مقابلہ ختم کر دیا ہے
اور آپس میں صلح کر لی ہے اب وہ سب
محل کی طرف آرہے ہیں"۔ میر شکار نے مؤدبانہ
لہجے میں جواب دیا۔
"یہ سب کچھ کیسے ہوا؟ میرے دوست یہ
دشمن کے ساتھ کیسے صلح کر سکتے ہیں مجھے
پوری تفصیل بتاؤ"۔ شہزادے نے غصیلے لہجے
میں کہا۔
"شہزادہ حضور! آپ کے زخمی ہو جانے پر
چلوسک ملوسک نے اپنے دونوں پستول ایک
طرف رکھے اور ہم سب کے ساتھ مل کر اس
درخت کو ہٹانے میں مصروف ہوگئے اسی وقت
چھن چھنگو کے ساتھی بندر نے وہ دونوں پستول
اچک لئے اور انہیں لیکر چھن چھنگو کی طرف
دوڑ گیا۔ اُدھر آپکے زخمی ہوتے ہی میں نے
اس خیال سے کہ کہیں چلوسک ملوسک چھن چھنگو
سے مقابلہ نہ ہار جائیں۔ جسم کو مفلوج کر دینے

والا زہر ایک تیر کے ذریعے چھن جھنگو کے جسم میں داخل کر کے اُسے مفلوج کر دیا تاکہ چلوسک ملوسک آسانی سے اُسے قابو کر سکیں مگر چلوسک ملوسک تو اپنے پستولوں کو غائب دیکھ کر حواس ہی کھو بیٹھے۔ جس پر میرے ایک آدمی نے انہیں بندر کے متعلق بتایا اور پھر اس کی رہنمائی میں وہ دونوں چھن جھنگو کے پاس پہنچ گئے اس وقت چھن جھنگو مفلوج حالت میں پڑا ہوا تھا مگر چلوسک ملوسک نے اُسے قابو میں کرنے کی بجائے پستول لینے کے لئے اس سے صلح کر لی اور اب وہ اُسے اٹھا کر ساتھ لے آ رہے ہیں۔" میر تشکار نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ لڑکا ابھی تک مفلوج ہے۔" شہزادے نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں! وہ ابھی آٹھ دس گھنٹوں تک اسی حالت میں رہے گا۔" میر تشکار نے جواب دیا۔

"بہت خوب، پھر ٹھیک ہے۔ میں محل میں آتے ہی اُسے قتل کرا دوں گا تاکہ نہ رہے

بانس نہ بجے بانسری۔ تم باہر جاؤ اور جلادوں کو میرے پاس بھیج دو"۔ شہزادے نے مسکراتے ہوئے کہا اور میرشکار سلام کرکے واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد چار قوی ہیکل حبشی ہاتھوں میں ننگی تلواریں اٹھائے اندر داخل ہوئے۔

"میرے کمرے میں چھپ جاؤ ابھی میرے دوست چلوسک ملوسک ایک لڑکے اور بندر کے ساتھ یہاں آئیں گے وہ لڑکا مفلوج ہوگا۔ پھر جیسے ہی میں اشارہ کروں تم نے اس لڑکے اور بندر کی گردنیں تن سے جدا کر دینی ہیں"۔ شہزادے نے انہیں حکم دیتے ہوئے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہوگی شہزادہ حضور"۔ حبشیوں نے کہا اور پھر وہ تیزی سے کمرے کے پردوں کی آڑ میں چھپ گئے۔

کافی دیر انتظار کے بعد ایک کنیز دوبارہ کمرے میں داخل ہوئی۔

"شہزادہ حضور! آپ کے دوست چلوسک ملوسک اس لڑکے اور بندر کے ساتھ حاضر ہونا چاہتے ہیں"۔ کنیز نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"انہیں احترام سے لایا جائے"۔ شہزادے نے کہا اور کنیز سلام کرکے کمرے سے باہر چلی گئی

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور چلوسک ملوسک اندر داخل ہوتے۔ ایک سپاہی نے چھین چھنگو کو کاندھے پر لادا ہوا تھا اور بنگلو بندر ویسے ان کے ہمراہ تھا۔

چلوسک ملوسک اندر داخل ہوتے ہی سیدھے شہزادے کی طرف دوڑے جبکہ سپاہی نے چھین چھنگو کو فرش پر لٹا دیا اور خود خاموشی سے باہر چلا گیا۔ بنگلو بندر خاموشی سے چھین چھنگو کے پاس کھڑا ہوگیا۔

"میرے دوست شہزادے خوبرو کیا حال ہے تمہارا"؟ چلوسک نے شہزادے کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوتے پُرخلوص لہجے میں کہا۔

"بس زندہ ہوں، شکر ہے کوئی زیادہ زخم نہیں آئے مگر حکیموں نے کہا ہے کہ مجھے

طویل عرصے تک آرام کرنا چاہیئے" شہزادے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکر ہے خدا کا ، اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچالیا ورنہ جس وقت ہم نے تمہیں درخت کے نیچے سے نکالا تھا اس وقت تمہاری حالت بہت خراب تھی"۔ ملوسک نے بھی محبت بھرے لہجے میں شہزادے سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ہاں ! پہلے پہل تو شاہی حکیم بھی گھبرا گئے تھے مگر خیر اللہ تعالےٰ نے بڑی مہربانی کی ہے تم لوگ سناؤ کیا تم مقابلہ جیت گئے"۔ شہزادے نے ایک نظر فرش پر پڑے ہوئے چھن جھنگو پر ڈالتے ہوئے ان دونوں سے پوچھا۔

"خاک جیت گئے۔ تمہارے آدمیوں نے مقابلہ کا تمام مزہ کرکرا کردیا۔ مقابلے اس طرح ہوتے ہیں۔ یہ تو صریحاً بے ایمانی ہے کہ ایک فریق کو بے بس کر دیا جائے اس لئے ہم نے مقابلہ فی الحال ملتوی کر دیا ہے اور پھر ہمیں تمہاری بھی فکر تھی"۔ چلوسک ملوسک نے بیک وقت بولتے ہوئے کہا۔

"بہرحال کچھ بھی ہو، میں سمجھتا ہوں کہ
کہ تم مقابلہ جیت گئے۔ کیونکہ تم اسے بے بس
کرکے یہاں اٹھاکر لائے ہو۔" شہزادے نے سنجیدہ
ہوتے ہوئے کہا۔
"نہیں شہزادے! ایسی بات نہیں، ہم بہادر
ہیں اور بہادر مقابلے کے وقت اس طرح کے
بہانوں کا سہارا نہیں لیا کرتے۔" چیلوسک نے
جواب دیا۔
"مگر میں اس لڑکے کو اب زندہ نہیں
چھوڑ سکتا۔ یہ ہمارا مقدس پھول حاصل کرنا چاہتا
ہے اور ایسا ارادہ کرنا بھی ہمارے ملک میں
جرم ہے اور اس جرم کی سزا موت ہے اس
وقت بھی میں صرف تمہاری ضد کی وجہ سے
خاموش ہوگیا تھا ورنہ میں اس بھرے دربار
میں اسے قتل کرا دیتا۔ اب تم نے اپنی
ضد پوری کرلی ہے اس لئے میں اسے موت
کی سزا دیتا ہوں۔" شہزادے نے تلخ لہجے میں
کہا اور پھر اس نے لیٹے ہی لیٹے زور سے
تالی بجائی۔ دوسرے لمحے پردوں کے پیچھے سے

چاروں جلاد ننگی تلواریں اٹھاتے باہر نکل آئے۔
" اس فرش پر پڑے ہوئے لڑکے کو قتل کردو"
شہزادے نے چیخ کر کہا اور چاروں حبشی تیزی
سے چھن چھنگو کی طرف لپکے۔
" ٹھہرو"۔ چلوسک نے چیخ کر حبشیوں سے کہا
مگر حبشی تو شہزادے کا حکم سن چکے تھے
وہ شہزادے کے علاوہ بھلا کس کی بات مانتے
تھے اس لئے چند ہی قدم اٹھاکر فرش پر
پڑے ہوئے چھن چھنگو کے قریب پہنچ گئے اور
پھر بیک وقت ان چاروں نے اپنی تلواریں
فضا میں بلند کیں۔
" شہزادے انہیں روکو" چلوسک نے چیخ کر کہا
اور اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا۔
مگر شہزادہ خاموش رہا اور اسی لمحے جلادوں
نے تلواروں کو بجلی کی سی تیزی سے چھن چھنگو
کی طرف جھکایا۔
ادھر ملوسک نے پستول کا ٹریگر دبا دیا
اس کے پستول سے سرخ رنگ کی شعاع نکلی
اور دوسرے لمحے ایک زبردست دھماکہ ہوا

چاروں جبشیوں کے جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو کر فرش پر بکھر گئے۔

"یہ کیا کیا تم نے ملوسک! میں یہ گستاخی برداشت نہیں کر سکتا" شہزادے نے اپنے جبشیوں کی موت پر غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"اور میں بھی یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ بغیر مقابلے کے تم ایک بے گناہ کو قتل کرا دو اگر تمہیں اس کے مارنے کا اتنا ہی شوق ہے تو باقاعدہ مقابلے میں اس کا خاتمہ کرو" چلوسک نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مگر میں تو زخمی ہوں، مقابلہ کیسے کر سکتا ہوں۔ تم کر لو اس کے ساتھ مقابلہ، مگر شرط یہ ہے کہ اسے ہر قیمت پر مارنا ہے" شہزادے نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ہم اس بات کے لئے تیار ہیں اگر تم اسے ختم کرنا ہی چاہتے ہو تو پھر تمہارے دوست ہونے کی وجہ سے ہم بھی تمہارے ساتھ ہیں مگر شرط یہ کہ اسے بھی

مقابلہ کرنے کی پوری آزادی ہوگی" چلوسک نے جواب دیا۔

" تو ٹھیک ہے، اسے ٹھیک ہونے دو۔ اس کے بعد کل صبح اسے محل سے باہر نکال دیا جائے گا اور تم بھی محل سے باہر چلے جانا پھر اس کی لاش لیکر ہی میرے پاس آنا" شہزادے نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ہمیں منظور ہے۔ کیوں چھن چھنگو کیا تمہیں یہ مقابلہ منظور ہے تمہیں کھلی آزادی ہوگی کہ تمہارا اگر داؤ چلے تو تم بھی ہمیں ختم کر سکتے ہو" چلوسک نے چھن چھنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

" میں اس قسم کے مقابلے کے حق میں نہیں ہوں۔ میں تو ایک نیک مقصد کے لئے یہ پھول حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اگر شہزادہ اس کی اجازت دے دے تو زیادہ بہتر ہے" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

" میں ہرگز اس بات کی اجازت نہیں دے

سکتا اور اگر ملوسک میرے جلادوں کا خاتمہ نہ کر دیتا تو اب تک تمہارا قصّہ ہی پاک ہو چکا ہوتا" شہزادے نے تلخ لہجے میں کہا۔

" ملوسک نے جلدی کی ہے ورنہ تمہارے جلادوں کا تب بھی یہی حشر ہوتا" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

" اس کی انہی باتوں پر مجھے غصّہ آتا ہے۔ کیا پدّی اور کیا پدّی کا شوربہ۔ چھوٹا سا لڑکا ہے اور مجھے کس دھڑلے سے چیلنج کر رہا ہے۔ میں کچھ نہیں جانتا۔ اسے ہر قیمت پر ختم ہونا پڑے گا۔ میں اس کی گستاخیاں زیادہ دیر تک برداشت نہیں کر سکتا" شہزادے نے غصّے سے چیختے ہوئے کہا۔

" زیادہ غصّہ مت کرو شہزادے! بس کہہ دیا کہ یہ ختم ہو جائے گا لیکن اس طرح نہیں جس طرح تم چاہتے ہو۔ اسے بھی وار کرنے کی پوری آزادی ہوگی" چلوسک نے شہزادے سے مخاطب ہوکر کہا اور پھر وہ دوبارہ چھن چھنگو

سے مخاطب ہوکر کہنے لگا۔

"بولو چھن چھنگو! کیا یہ مقابلہ تمہیں منظور ہے اور یہ بھی سُن لو کہ اگر تم نے مقابلہ منظور نہ کیا تو پھر ہمارا کوئی واسطہ نہ ہوگا پھر شہزادہ جانے اور تم جانو"۔ چلوسک نے چھن چھنگو کو دھمکاتے ہوئے کہا۔

"دیکھو چلوسک ملوسک! تم مجھے دھمکیاں مت دو۔ میں کسی مقابلے سے نہیں ڈرتا۔ میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ مجھے تمہارے خون سے ہاتھ نہ رنگنے پڑیں۔ ویسے اگر تمہاری یہی خواہش ہے تو مجھے یہ مقابلہ منظور ہے۔ میں پوری کوشش کرونگا کہ تم دونوں کے سَر شہزادے کے سامنے لا ڈالوں مگر اس کے ساتھ میری یہ شرط ہوگی کہ اگر میں نے ایسا کر لیا تو شہزادے کو چاندنی پھول اپنی خوشی سے میرے حوالے کرنا پڑے گا پھر اس سلسلے میں کوئی بہانہ یا مکاری نہیں چلے گی"۔ چھن چھنگو نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیوں شہزادے! کیا تم اس بات کا وعدہ

کرتے ہو کہ اگر یہ ہمیں ختم کرنے میں کامیاب ہو جاتے تو تم اسے چاندنی پھول دے دوگے" چلوسک نے مڑ کر شہزادے کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ اس کے پستول سے نکلنے والی شعاع چھن چھنگو کے چیتھڑے اُڑا دے گی۔

مگر شہزادہ بےحد سنجیدہ تھا اُسے یہ خیال آگیا تھا کہ ہوسکتا ہے کہ چلوسک ملوسک چھن چھنگو کے ساتھ سازش کرلیں اور اس طرح وہ پھنس جاتے۔ چنانچہ اس نے چلوسک ملوسک سے مخاطب ہوکر کہا۔

"چلوسک ملوسک! میں اس صورت میں وعدہ کرسکتا ہوں جب تم اپنی مقدس کتاب کی قسم کھاکر کہو کہ تم اپنی طرف سے چھن چھنگو کو ختم کرنے کی پوری سنجیدگی سے کوشش کروگے"۔

"ہم اپنی مقدس کتاب کی قسم کھاکر کہتے ہیں کہ ہم چھن چھنگو کو مقابلے میں ختم کرنے کی پوری پوری کوشش کریں گے"۔ چلوسک ملوسک

نے بیک وقت قسم کھاتے ہوئے کہا۔
"ہاں! اب مجھے اطمینان ہوگیا ہے اب میں چھن چھنگلو سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر وہ مقابلے میں چلوسک ملوسک کا خاتمہ کر دے تو میں بخوشی چاندنی پھول اس کے حوالے کر دونگا"۔ شہزادے نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے مجھے تم پر اعتبار ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد ان دونوں کو موت کی وادی میں پہنچا دوں"۔ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔
"یہ تمہارا خام خیال ہے دوست! تمہاری موت اب یقینی ہو گئی ہے تمہارے پاس کل صبح تک کا وقت ہے۔ اگر تمہیں اپنی جان کی سلامتی منظور ہو تو صبح مقابلے سے دستبردار ہو جانا اور اس ملک سے باہر چلے جانا"۔ چلوسک نے چھن چھنگلو سے مخاطب ہوکر کہا۔
"جو اللہ کو منظور ہوگا وہی ہوگا دوستو! بہرحال مجھے تمہاری موت پر ہمیشہ افسوس رہے گا کیونکہ تم بہادر ہو اور میں بہادروں کی قدر کرتا

ہوں۔ شہزادہ خوامخواہ ضد میں آکر تمہیں گنوا رہا ہے۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"اچھا بس اب باقی باتیں ختم کرو"۔ شہزادے نے کہا اور پھر اس نے زور سے تالی بجائی۔ تالی بجتے ہی ایک دربان اندر داخل ہوا۔

"اس لڑکے کو اٹھاکر مہمان خانے میں لے جاؤ اور اس کے ساتھی بندر کو بھی ہمراہ لے جاؤ۔ جب یہ ٹھیک ہو جاتے تو اسے کسی چیز کی کمی نہ ہونے دو۔ صبح ہوتے ہی ان دونوں کو محل سے باہر بھیج دینا"۔ شہزادے نے حکم دیا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی شہزادہ حضور!" دربان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے جھک کر چھن چھنگو کو کندھے پر اٹھایا اور اُسے لئے ہوتے کمرے سے باہر چلا گیا۔ پنگو بھی اس کے ساتھ ساتھ تھا۔

ان کے جانے کے بعد شہزادے نے چلوسک ملوسک سے مخاطب ہوکر کہا۔

"دوستو! خوامخواہ کی مصیبت مول لے لی۔ اس

کا خاتمہ ہو جانے دینا تھا بہرحال ایسا کرنا کہ تم سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی محل کے دروازے پر کھڑے ہو جانا۔ پھر جیسے ہی یہ لڑکا چھن چھنگو محل سے باہر آئے اس کا خاتمہ کر دینا"۔

"ایسا ہی ہوگا شہزادے! تم فکر نہ کرو"۔ ملوسک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا شہزادے! اب تم آرام کرو۔ کل ہی اب اس لڑکے کے خاتمہ کے بعد باتیں ہونگی"۔ چلوسک نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر شہزادے نے انہیں جانے کی اجازت دے دی اور وہ دونوں شہزادے کے کمرے سے نکل کر اپنے خاص کمرے کی طرف بڑھنے لگے۔ وہ مطمئن تھے کہ صبح ہوتے ہی اس لڑکے کا خاتمہ ہو جائیگا ویسے ان کے ذہن میں یہ تصور تک نہ تھا کہ ہو سکتا ہے کہ صبح کا سورج ان کی موت کا پیغام لیکر طلوع ہو۔ انہیں ابھی تک چھن چھنگو کی صلاحیتوں کا علم ہی نہ تھا ورنہ وہ یقیناً اتنے مطمئن ہرگز نہ ہوتے۔

مہمان خانے میں چھن چھنگو کو پہنچانے کے بعد دربان واپس چلا گیا۔

"اب کیا ہوگا چھن چھنگو! اگر تم اسی طرح بے بس رہے تو یہ خوفناک پستول تمہارا خاتمہ کر دیگا۔" پنگو نے دروازہ بند ہوتے ہی چھن چھنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بے فکر رہو، اللہ تعالےٰ کو جو منظور ہوگا وہی ہوگا۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

اُسی لمحے بونا شہزادہ بھی جیب سے باہر نکل آیا۔

"ہاں بھئی بونے شہزادے! اب تم کیا کہتے ہو؟" چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا بتاؤں میری تو عقل ہی ضبط ہو کر رہ گئی ہے۔ بڑے خوفناک پستول ہیں یہ، تم نے دیکھا ہے کہ سرخ شعاع کے نکلتے ہی ان چاروں حبشیوں کا کیا حشر ہوا ہے" بونے شہزادے نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"مگر وہ تمہاری صلاحیتیں کیا ہوئیں ان کو عمل میں لے آؤ" چھن چھنگلو نے کہا۔

"ارے ہاں! مجھے تو خیال ہی نہیں آیا۔ میں تو یہ دیکھ سکتا ہوں کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے۔ مجھے فوراً یہ دیکھنا چاہیئے کہ مقابلے کا کیا نتیجہ نکلے گا" بونے شہزادے نے اچھلتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

چند لمحوں بعد جب اس نے آنکھیں کھولیں تو اس کے چہرے پر عجیب تاثرات تھے۔

"کیا ہوا، کیا دیکھا تم نے"؟ چھن چھنگلو نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"کیا بتاؤں، کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا۔ جیسے ہی میں نے آنکھیں بند کیں، مجھے یوں

محسوس ہوا جیسے ہر طرف دھماکے ہو رہے ہوں۔ سرخ شعاعیں نکل رہی ہوں، پھر میں نے چلوسک ملوسک کو ہوا میں الٹا لٹکا ہوا دیکھا۔ پھر ایک عجیب منظر نظر آیا کہ ایک بہت بڑا اور گہرا کنواں ہے اور میں نے دیکھا کہ تم وہ دونوں بھائی چلوسک ملوسک اور پنگو اس کنوئیں میں گر رہے ہیں اور کنوئیں کے منہ پر ایک ہیبت ناک دیو کھڑا ہے جس کے سر پر سینگ ہیں جو درمیان سے کٹے ہوئے ہیں۔ بس اس کے علاوہ مجھے اور کچھ نظر نہیں آیا۔" بونے شہزادے نے بتایا۔

"کوئی بات سمجھ میں نہیں آئی کہ آئندہ کیا ہوگا۔" چھن چھنگو نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"چھن چھنگو! تم نے بتایا تھا کہ تمہاری صلاحیتیں صرف جنگل میں ختم ہو گئی تھیں مگر اب تو ہم جنگل میں موجود نہیں ہیں پھر تمہاری صلاحیتیں کیوں واپس نہیں آئیں۔" پنگو نے اچانک چھن چھنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ واقعی مجھے بھی اس بات کا خیال ہی نہیں آیا۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ بندر بابا سے بات کروں"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کیا۔

"بندر بابا بندر بابا! کیا تم میری بات سن رہے ہو"؟ چھن چھنگلو نے دل میں کہا۔

اور پھر چند لمحوں بعد اس کے چہرے پر مسرت کی سرخی چھا گئی جب اُسے بندر بابا کی آواز سنائی دی۔

"ہاں بیٹے! میں تمہاری بات سن رہا ہوں"۔

"بندر بابا! میری صلاحیتیں واپس کیوں نہیں آئیں"؟ چھن چھنگلو نے پوچھا۔

"بیٹے تم نے فخر و غرور کیا تھا۔ اس لیے اللہ تعالےٰ نے تمہاری صلاحیتیں چھین لی تھیں۔ مگر ایسا صرف اس وقت ہوا تھا جب تم جنگل میں تھے۔ اب تم جنگل سے باہر آگئے ہو۔ مگر اس کے باوجود تم نے

اس مقدس پھول کو حاصل کرنے کے لئے دو بے گناہ انسانوں کے خون سے ہاتھ رنگنے کا اعلان کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کو یہ بات پسند نہیں ہے۔ اس لئے جنگل سے باہر آنے کے باوجود تمہاری صلاحیتیں واپس نہیں کی گئیں"۔ بندر بابا نے جواب دیا۔

"مگر بندر بابا! میں نے تو مجبوراً ایسا کیا ہے۔ مجھے اس پر مجبور کر دیا گیا تھا ورنہ میں تو خود نہیں چاہتا کہ ایسا ہو"۔ چھن چھنگو نے پریشان لہجے میں جواب دیا۔

"دیکھو بیٹے! تمہیں یہ صلاحیتیں ظالموں کا مقابلہ کرنے کے لئے دی گئی ہیں۔ اس لئے نہیں دی گئیں کہ تم انہیں بے گناہ انسانوں کے خلاف استعمال میں لے آؤ۔ اب بھی وقت ہے۔ اگر تم وعدہ کرو کہ اپنی صلاحیتوں سے ان دونوں کو ختم نہیں کرو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرونگا کہ وہ تمہاری صلاحیتیں واپس عنایت کر دے"۔ بندر بابا نے کہا۔

"میں وعدہ کرتا ہوں بندر بابا کہ میں ان

دونوں کو جان سے نہیں مارونگا صرف اپنا تحفظ کروں گا۔" چھن چھنگو نے فوراً ہی وعدہ کر لیا۔

"دیکھو چھن چھنگو! کوشش کرکے ان دونوں سے دوستی کرلو۔ کیونکہ تم ان کے تعاون کے بغیر جزیرے سے بہار پھول حاصل نہیں کر سکتے۔" بندر بابا نے جواب دیا۔

"یہ تو آپ کی بات درست ہے بندر بابا، مگر مسئلہ تو چاندنی پھول کا بنا ہوا ہے۔ اگر اس کے حاصل کرنے میں شہزادے کی رضامندی کی شرط نہ ہوتی تو یہ سب بکھیڑا ہی پیدا نہ ہوتا۔ اب میں مجبور ہوں کیونکہ شہزادہ کسی بھی حالت میں چاندنی پھول دینے کی حامی ہی نہیں بھرتا۔" چھن چھنگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمت نہ ہارو بیٹے! سب ٹھیک ہو جائیگا۔ تمہاری نیت نیک ہے اس لئے اللہ تعالیٰ ضرور تمہاری امداد کرے گا اچھا خداحافظ۔ اپنا وعدہ یاد رکھنا۔" بندر بابا نے کہا اور پھر ان

کی آواز بند ہو گئی۔
اس کے ساتھ ہی اچانک چھن چھنگلو کو محسوس ہوا کہ اس کی صلاحیتیں واپس آ گئی ہیں۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور پھر اچھل کر بیٹھ گیا۔
"خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھ پر مہربانی کی ہے اور مجھے میری صلاحیتیں واپس کر دی ہیں۔" چھن چھنگلو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
پنگلو یہ سُن کر خوشی سے ناچنے لگا۔
"اب پتہ چلے گا کہ ان دونوں کو کہ کون جیتتا ہے" پنگلو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔
"ہاں! دیکھو کیا ہوتا ہے۔ بہرحال اب سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ تم بے فکر رہو۔" چھن چھنگلو نے کہا۔ اور پھر چونکہ وہ بے حد تھکا ہوا تھا اس لئے وہ آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگا۔
اور پھر چھن چھنگلو کو سوتا دیکھ کر پنگلو

بھی خاموش ہوگیا۔
بونا شہزادہ تو پہلے ہی خاموش تھا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں تشویش کے آثار نمایاں تھے۔
چند لمحوں بعد وہ تینوں نیند کی وادی میں پہنچ گئے اور کمرہ چھن چھنگو کے خراٹوں سے گونجنے لگا۔

چلوسک ملوسک شہزادے کے کمرے سے نکل کر اپنے کمرے میں پہنچے تو بستر پر بیٹھتے ہی ملوسک نے چلوسک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چلوسک! یہ سب کچھ مجھے کچھ اچھا نہیں لگ رہا۔ ہم نے خوامخواہ اس بے چارے لڑکے کو ختم کرنے کی قسم کھالی"۔

"ہاں! وہ بے چارہ مفت میں مارا جائے گا مگر اب کیا ہو سکتا ہے۔ ایک تو ہم قسم کھا بیٹھے ہیں دوسری بات یہ کہ اگر ہم ایسا نہ کرتے تو شہزادہ اُسے ویسے ہی قتل کرا دیتا۔ اس طرح کم سے کم اس لڑکے کو مقابلہ کرنے کا موقعہ تو مل ہی جائے گا"۔ چلوسک

نے جواب دیا۔
"ایک خیال میرے ذہن میں آرہا ہے کہ جس کام کو ہم بہت آسان سمجھے ہوئے ہیں ہوسکتا ہے وہ اتنا آسان ثابت نہ ہو" ملوسک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔
"کیا مطلب ؟ اس میں مشکل کونسی بات ہے ؟ بس ایک فائر ہوگا اور معاملہ ختم" چلوسک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"نہیں چلوسک! شائد ایسا نہ ہو۔ میری چھٹی حس بتا رہی ہے کہ کچھ نہ کچھ ہوگا ضرور۔ مجھے وہ لڑکا اتنا سادہ لوح نظر نہیں آتا جتنا وہ اپنے آپ کو ظاہر کررہا ہے" ملوسک نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔
"آخر اس خیال کی کوئی نہ کوئی وجہ تو ضرور ہوگی" چلوسک نے پوچھا۔
"بس وجہ تو کوئی نہیں، یونہی میرا خیال ہے" ملوسک کچھ تسلی بخش جواب نہ دے سکا۔
"تمہارا خیال غلط ہے۔ اگر یہ لڑکا کسی کام کا ہوتا تو جنگل میں یوں بے بس نہ ہو

جاتا۔" چلوسک نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوتے کہا۔

"ہاں! تمہاری بات بھی اپنی جگہ درست ہے۔ بہرحال جس اطمینان سے وہ بات کرتا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں کوئی نہ کوئی ایسی بات ضرور ہے جو ہمارے لئے خطرے کا باعث ہوگی۔" ملوسک نے جواب دیا۔

"ارے چھوڑو اس خیال کو، جو ہوگا صبح دیکھا جاتے گا۔" چلوسک نے بستر پر دراز ہوتے ہوتے لاپرواہی سے کہا۔

پھر ملوسک بھی خاموش ہوکر اپنے بستر پر لیٹ گیا۔ اس کے چہرے پر ابھی تک الجھن کے آثار تھے۔

چند لمحوں بعد چلوسک اچانک اٹھ بیٹھا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر پستول نکالا اور پھر اسے سرہانے کے نیچے رکھتے ہوتے ملوسک سے مخاطب ہوا۔

"ملوسک ملوسک۔"

"کیا بات ہے"؟ ملوسک نے کاہلی سے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"اپنا پستول جیب سے نکال کر سرہانے کے نیچے رکھ لو"۔ چلوسک نے اس سے مخاطب ہوکر کہا۔

"وہ کیوں"؟ ملوسک نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس لئے کہ کہیں اس لڑکے کا ساتھی بندر رات کو ہمارے پستول نہ لے اڑے۔ اگر ایسا ہوا تو ہم بے بسی کی موت مارے جائیں گے"۔ چلوسک نے جواب دیا۔

"اوہ تمہاری بات درست ہے مجھے تو اس کا خیال ہی نہیں آیا تھا"۔ ملوسک نے کہا اور پھر اس نے بھی جیب سے پستول نکالا اور اسے اپنے سرہانے کے نیچے رکھتے ہوئے آنکھیں بند کرلیں۔

پھر جب ان دونوں کی آنکھ کھلی تو دروازے پر دستک دی جا رہی تھی۔ چلوسک نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔

دروازے پر ایک دربان موجود تھا۔

"شہزادہ حضور کا حکم ہے کہ آپ دونوں کو صبح ہونے سے پیشتر محل کے دروازے پر پہنچا دیا جاتے کیونکہ مہمان خانے میں موجود لڑکا صبح ہوتے ہی باہر پہنچا دیا جائیگا"۔ دربان نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ، اچھا ٹھیک ہے۔ ہم چند لمحوں میں تیار ہو جاتے ہیں"۔ چلوسک نے کہا۔ ملوسک بھی اٹھ بیٹھا تھا۔

ان دونوں نے تیزی سے کپڑے تبدیل کئے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے اور پھر اپنے پستول سنبھالتے ہوئے وہ دونوں کمرے سے باہر نکل آتے۔ دربان کی راہنمائی میں وہ مختلف راہداریوں سے گزر کر محل کے بڑے دروازے پر پہنچ گئے۔

دربان نے دروازہ کھولا اور پھر ان دونوں کو باہر نکال دیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ دوبارہ بند ہوگیا۔

"ہمیں سامنے موجود درختوں کے پیچھے چھپ جانا

اس کی جیب میں موجود تھا۔ پنگو بھی اس کے ہمراہ چل پڑا۔

"چھن چھنگو! میں دیکھ رہا ہوں کہ چلوسک ملوسک محل کے دروازے کے باہر درختوں کی آڑ میں موجود ہیں اور تم پر محل سے باہر نکلتے ہی اپنے پستولوں سے حملہ کر دیں گے"۔ بونے شہزادے نے جیب کے اندر سے ہی چھن چھنگو کو خبردار کرتے ہوئے کہا۔

"اس اطلاع کا بے حد شکریہ! تمہاری صلاحیتیں واقعی بڑے کام کی ہیں۔ ورنہ ہوسکتا تھا کہ میں بے خبری میں ہی مارا جاتا"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"کیا بات ہوئی"؟ پنگو نے پوچھا اور چھن چھنگو نے بونے شہزادے کی اطلاع اسے بھی بتادی۔

"تو ٹھیک ہے چھن چھنگو! تم دروازے پر پہنچو، میں الگ ہوکر جاؤں گا۔ کم سے کم ان میں سے ایک کا پستول تو میں چھین ہی لوں گا۔ دوسرے کو تم سنبھال لینا"۔ پنگو نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ چھن چھنگو اُسے روکتا وہ

چھلانگیں لگاتا ہوا ایک راہداری میں غائب ہوگیا۔
چھن چھنگو دربان کے ساتھ چلتا ہوا محل کے بڑے دروازے پر پہنچ گیا۔
دربان کے اشارے پر دروازے پر موجود سپاہیوں نے پھاٹک کھول دیا اور دربان نے چھن چھنگو کو باہر جانے کا اشارہ کیا۔ چھن چھنگو خاموشی سے چلتا ہوا پھاٹک سے باہر آگیا۔
دروازے سے باہر آتے ہی اس نے دیکھا کہ ایک درخت پر سے پنگو اچانک نیچے جھپٹا اور دوسرے لمحے اس نے چلوسک کے ہاتھ سے پستول جھپٹا اور بھاگ کھڑا ہوا۔
"ارے میرا پستول"۔ چلوسک نے چیخ کر کہا اور پھر وہ بے اختیار دیوانہ وار پنگو کے پیچھے بھاگ کھڑا ہوا۔
ملوسک جو چھن چھنگو کو دیکھکر اس پر فائر کرنے ہی والا تھا کہ چلوسک کی آواز سن کر بے اختیار اچھل پڑا اور اسی لمحے اس کی انگلی ٹریگر پر دب گئی۔ پستول سے سرخ رنگ کی شعاع نکلی مگر ہاتھ بہکنے کی وجہ سے

نشانہ بھی بہک گیا اور سرخ شعاع چھن چھنگلو پر پڑنے کی بجائے محل کے پھاٹک پر پڑی اور ایک زبردست دھماکے سے پھاٹک ریزہ ریزہ ہوکر ہوا میں بکھر گیا۔ اور پھاٹک پر موجود سپاہیوں کی چیخوں سے فضا گونج اٹھی۔

چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے اپنی انگلی ملوسک کی طرف اٹھائی اور دوسرے لمحے وہ درخت جس کی آڑ میں ملوسک چھپا ہوا تھا اچانک غائب ہوگیا اور ملوسک ہاتھ میں پستول لئے اس کے سامنے کھڑا رہ گیا۔ وہ حیرت سے بُت بنا ہوا تھا اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر درخت کہاں غائب ہوگیا۔

اُسی لمحے پنگلو نے اس پر ایک طرف سے چھلانگ لگائی مگر ملوسک اپنی جگہ سے ہٹ گیا اور پنگلو اس کے ہاتھ سے پستول چھیننے میں کامیاب نہ ہوسکا۔

اس حملے سے ملوسک ہوش میں آگیا اس نے پھرتی سے اپنا پستول سیدھا کیا اور پھر اس سے پہلے کہ چھن چھنگلو سنبھلتا ملوسک نے

فائر کر دیا۔
اس بار سرخ شعاع سیدھی چھن چھنگو پر پڑی۔
چھن چھنگو نے چھلانگ لگاکر ایک طرف ہٹنا چاہا مگر سرخ شعاع نے اُسے گھیر ہی لیا۔ اور پھر ایک زبردست دھماکہ ہوا اور ہر طرف آگ کے شعلے اور دھواں سا چھا گیا۔
"وہ مارا۔" ملوسک نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا، پنگلو نے ایک بار پھر اس پر چھلانگ لگائی۔ اور اس بار وہ ملوسک کے ہاتھوں سے پستول چھیننے میں کامیاب ہو ہی گیا مگر جیسے ہی وہ دونوں پستول لے کر بھاگا، چلوسک نے جو اس کے پیچھے دوڑ رہا تھا اچانک اس پر چھلانگ لگائی اور پھر پنگلو نے اس کے ہاتھوں سے بچنے کی کوشش کی مگر چلوسک نے اُسے جھپٹ ہی لیا۔ اور پھر اس نے دونوں پستول اس کے ہاتھوں سے چھین کر ملوسک کی طرف پھینکے۔ اور پنگلو کو اپنے گھٹنوں کے

نیچے دباکر ہلاک کرنے کی کوشش کرنے لگا۔
ادھر جب چھن چھنگو کے گرد دھواں چھٹا
تو ملوسک یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ
چھن چھنگو اسی طرح صحیح سلامت کھڑا ہوا
ہے۔ اس کو آنچ تک نہیں آئی تھی۔
ملوسک نے دوسری بار اس پر فائر کرنا
چاہا مگر اسی لمحے چھن چھنگو نے انگلی اٹھائی
اور اس کے ساتھ ہی ملوسک کے ہاتھوں سے
نہ صرف پستول نکلتے چلے گئے بلکہ وہ خود
بھی فضا میں اٹھتا چلا گیا۔
فضا میں اٹھتے ہی اس کے جسم نے ایک
قلابازی کھائی اور اب وہ فضا میں الٹا
لٹکا ہوا تھا اور نہ صرف ملوسک کا یہ حال
ہوا بلکہ چلوسک جو پنگو کا گلا دبانے میں
مصروف تھا اس کا بھی یہی حشر ہوا اور
وہ بھی بےبسی سے ہاتھ پیر مارتا ہوا فضا
میں الٹا لٹکنے لگا۔
اپنے سینے سے چلوسک کا دباؤ ہٹتے ہی
پنگو تیزی سے اچھلا اور اس نے زمین پر

پڑے ہوئے دونوں پستول اٹھائے اور انہیں لے کر چھن چھنگو کی طرف بڑھ گیا۔

محل کا پھاٹک اڑنے اور ان دونوں کے درمیان ہونے والے مقابلے کی خبر شہزادے تک پہنچ گئی تھی اس لئے شہزادہ اپنے حفاظتی دستے سمیت محل کے اڑے ہوئے دروازے پر پہنچ گیا تھا وہ بھی بڑی حیرت بھری نظروں سے یہ نظارہ دیکھ رہا تھا جیسے ہی اس نے چلوسک ملوسک کو بےبس دیکھا، اس نے اپنے محافظ دستے کو اشارہ کیا اور محافظ دستے نے اچانک چھن چھنگو پر تیروں کی بارش کر دی۔

مگر چھن چھنگو بھی ہوشیار تھا اس نے تیزی سے مڑ کر اپنے ہاتھ کو فضا میں دائرے کی صورت میں حرکت دی اور محافظ دستے کی کمانوں سے نکلے ہوئے تیر پلٹ کر ان کی طرف بڑھنے لگے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے شہزادے کا محافظ دستہ اپنے ہی تیر کھاکر زمین پر آ گرا۔ ان کے منہ سے

نکلنے والی چیخوں سے پوری فضا گونج اٹھی۔
شہزادے نے یہ صورت حال دیکھکر واپس محل میں بھاگنے کی کوشش کی مگر چھن چھنگلو کی انگلی کے اشارے نے اسے پتنگ کی طرح فضا میں اٹھالیا اور پھر وہ بھی اڑتا ہوا چلوسک ملوسک کے سامنے آکر الٹا لٹک گیا۔ چلوسک ملوسک اور شہزادے تینوں کی خوف اور حیرت کے مارے بری حالت تھی۔
چھن چھنگلو نے دونوں پستول سنبھالے اور پھر دو قدم آگے بڑھکر وہ ان کے قریب آکر رک گیا۔ اس نے دونوں پستولوں کا رخ ان تینوں کی طرف کیا اور ٹریگروں پر اس کی انگلیاں جم گئیں۔
"ٹھہرو ٹھہرو! ہمیں مت مارو! میں بخوشی تمہیں چاندنی پھول لے جانے کی اجازت دیتا ہوں"۔ شہزادے نے چیختے ہوئے کہا۔
اور اس کی بات سنکر چھن چھنگلو کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔
چلوسک ملوسک دونوں خاموش تھے انہیں یہ

بات سمجھ میں ہی نہ آ رہی تھی کہ آخر ان کے ساتھ ہوا کیا ہے۔

"تم دونوں کیا کہتے ہو"؟ چھن چھنگو نے چلوسک ملوسک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ بے بس ہیں تم جو چاہو کر سکتے ہو۔" چلوسک نے جواب دیا۔

"ملوسک نے تو مجھے مارنے کی کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ یہ تو میں تھا جو اس کے پستول سے نکلی ہوئی سرخ شعاع سے بچ نکلا ورنہ تو اب تک میرے جسم کے ہزاروں ٹکڑے ہو چکے ہوتے۔" چھن چھنگو نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"اور مجھے اس بات پر حیرت ہے کہ تم کیسے بچ نکلے۔ یہ شعاع تو پہاڑ پر پڑے تو اُسے ریزہ ریزہ کر دیتی ہے۔ پھر یہ تم پر بے اثر کیوں ہوئی۔" ملوسک نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جو شخص کسی نیک مقصد کے لئے کام کر رہا ہو، اس کی مدد اللہ تعالےٰ خود کرتا

ہے اور یہ بات تو تم بھی جانتے ہوگے کہ جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو۔ اب ہمیں یقین ہوگیا ہے کہ واقعی اللہ تعالےٰ تمہاری امداد کر رہا ہے۔ تم یقیناً کسی نیک مقصد کے لئے خلوص کے ساتھ کام کر رہے ہو۔ ہم تم سے شرمندہ ہیں کہ ہم نے تمہاری راہ میں رکاوٹ پیدا کی۔ بہرحال اب ہم شکست کھا چکے ہیں تم جو سلوک ہمارے ساتھ چاہو کر سکتے ہو"۔ چلوسک نے جواب دیا۔

"تم دلیر ہو اور بہادر بھی۔ جس طرح تم نے شہزادے کے کمرے میں مجھے جلادوں سے بچایا تھا اس سے تمہاری نیک فطرت کا مجھے اندازہ ہوگیا ہے۔ میں تمہیں معاف کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی دعوت بھی دیتا ہوں کہ اگر تم چاہو تو اس نیک مقصد میں میرے ہمراہ کام کرو۔ مجھے تمہاری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا کر خوشی ہو رہی

ہے"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" ہم بخوشی تیار ہیں"۔ چلوسک ملوسک نے
یک وقت جواب دیا۔
اور پھر چھن چھنگو نے ایک بار پھر انگلی
سے اشارہ کیا اور وہ تینوں سیدھے ہوکر
زمین پر کھڑے ہوگئے چھن چھنگو نے ان دونوں
کے پستول انہیں لوٹاتے ہوئے کہا۔
" مجھے یقین ہے کہ تم آئندہ انہیں صرف
ظالموں کے خلاف ہی استعمال کروگے"۔
" شکریہ! ہم یقیناً ایسا ہی کریں گے"۔ ان
دونوں نے پستول سنبھالے اور پھر آگے بڑھکر
بڑے خلوص سے چھن چھنگو سے مصافحہ کیا۔
شہزادہ انہیں اپنے ساتھ لے کر واپس
محل میں آگیا۔
" شہزادہ حضور! اب آپ چاندنی پھول کی
اجازت دے چکے ہو اس لئے ہمیں فوراً یہ
پھول لیکر اس جادوگر کے جزیرے کی طرف
چلنا چاہیئے۔ بیچاری شہزادی گل بانو کا ایک ایک
لمحہ عذاب میں گزر رہا ہوگا اور اس جھگڑے

میں پہلے ہی کافی وقت گذر چکا ہے" چھن چھنگو نے شہزادے سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ہاں! تم جاکر وہ پھول توڑ لو میری طرف سے اجازت ہے۔ اگر تم اجازت دو تو میں بھی تمہارے ہمراہ چلوں"۔ شہزادے نے کہا

"نہیں شہزادے! تمہاری اس ملک میں زیادہ ضرورت ہے۔ ہم واپسی میں تمہیں ضرور ملیں گے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر وہ سب اُٹھ کر شاہی باغ میں آتے اور چھن چھنگو نے آگے بڑھ کر چاندنی پھول توڑ لیا۔

"چھن چھنگو! دو دیو ہمارے غلام ہیں اگر تم کہو تو ہم انہیں بلاکر ان سے جزیرے کے متعلق پوچھیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس کے متعلق تفصیلات جانتے ہوں"۔ چلوسک نے اچانک کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"دیو تمہارے غلام ہیں۔ انہیں تم نے کیسے غلام بنا لیا"؟ چھن چھنگو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"شہزادہ خوبرو کی منگیتر کو زباٹا[ؒ] دیو اٹھاکر

ؒ۔ اس کے لئے چلوسک ملوسک سیریز کا دلچسپ ناول "چلوسک ملوسک اور زباٹا دیو" پڑھیں

لے گیا تھا۔ ہم نے مقابلہ کر کے اس کا خاتمہ کر دیا اور اس کے دو دیوؤں کو غلام بنا لیا۔"

"خوب بہت خوب! پھر تو تم بھی میرے ہی ساتھی ہو۔ بہرحال ان سے پوچھ لو۔ ہو سکتا ہے کوئی اہم معلومات مل جائیں" چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا،

اور چلوسک نے دل ہی دل میں ان دونوں دیوؤں کو یاد کیا۔ چند لمحوں بعد ایک زوردار گونج کی آواز سنائی دی اور وہ دونوں دیو فضا میں اڑتے ہوئے آئے اور ان کے سامنے اتر کر کھڑے ہو گئے۔

"حکم کریں آقا" دونوں دیوؤں نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سنو! کیا تم نیلے جزیرے کے متعلق کچھ جانتے ہو جس میں بہار پھول موجود ہے اور اس جزیرے پر ایک ظالم جادوگر کا قبضہ ہے۔" چھن چھنگو نے ان دونوں دیوؤں سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں جناب! ہم نیلے جزیرے کو جانتے ہیں وہاں کابوس جادوگر کا قبضہ ہے کابوس جادوگر کا گہرا دوست ٹڑٹامو دیو ہمارا دوست ہے اگر آپ کہیں تو ہم آپ کو ٹڑٹامو دیو کے پاس لے چلتے ہیں وہ یقیناً آپ کی مدد کرے گا۔" ان میں سے ایک دیو نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ ٹڑٹامو دیو ہماری اس جادوگر کے خلاف مدد کرے گا جب کہ وہ اس کا دوست بھی ہے۔" چلوسک نے اس سے مخاطب ہوکر کہا۔

"یقیناً جناب! وہ جادوگر کی نسبت ہمارا زیادہ اچھا دوست ہے وہ اس جادوگر کی تمام کمزوریاں جانتا ہے۔" دیو نے جواب دیا۔

"تو ٹھیک ہے۔ چلو ٹڑٹامو دیو سے مل لیتے ہیں۔ ہماری مدد نہیں کرے گا تو خود ہی نقصان اٹھائے گا۔ ہمارا کیا بگاڑے گا۔" چھن چھنگاڈ نے لاپرواہی سے کہا۔

"ٹڑٹامو دیو یہاں سے تھوڑی دور ایک

پہاڑی پر رہتا ہے۔ آپ ہماری پشت پر سوار ہو جائیں ہم ابھی آپ کو اس تک پہنچا دیتے ہیں۔" دیو نے جواب دیا۔ اور پھر ایک دیو کی کمر پر چھن چھنگو اور پنگو سوار ہو گئے جبکہ دوسرے دیو کی پشت پر چلوسک ملوسک سوار ہو گئے اور دیو انہیں لئے ہوئے تیزی سے فضا میں بلند ہوتے چلے گئے۔

دیوؤں کی پشت پر سوار ہوکر وہ ابھی
تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ انہیں
دور سے ایک ویران پہاڑی سلسلہ نظر آنے
لگا۔ دیو کافی تیز رفتاری سے اڑے چلے جا
رہے تھے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ
دونوں دیو ایک پہاڑی کی چوٹی پر اتر
گئے اس پہاڑی کے دامن میں ایک کافی
بڑا محل نظر آرہا تھا جس کے گرد خوفناک
دیو پہرہ دے رہے تھے۔
چلوسک ملوسک اور چھن چھنگلو ان دیوؤں
کے ہمراہ محل کے پھاٹک پر پہنچ گئے۔
"ٹوٹامڑ دیو کو اطلاع دو کہ اس کے

دوست کالُو اور مالُو دیو آئے ہیں۔" ان دونوں دیوؤں نے دربان دیوؤں سے مخاطب ہوکر کہا۔ اور پھر ان میں سے ایک دیو محل کے اندر چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد محل کا پھاٹک کھل گیا اور چلوسک ملوسک اور چھن چھنگو نے دیکھا کہ ایک خوفناک شکل والا دیو ان کے سامنے کھڑا تھا اس کے سر پر سینگ تو موجود تھے مگر وہ درمیان سے کٹے ہوئے تھے اور اس کے دو باہر نکلے ہوئے دانتوں نے اس کی شکل اور بھی زیادہ ہیبت ناک بنا دی تھی۔

"اوہ میرے دوست کالُو مالُو آئے ہیں۔ خوش آمدید۔ یہ آدم زاد کون ہیں"؟ اس خوفناک دیو نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"ٹوٹامو دیو! یہ دونوں ہمارے آقا ہیں اور یہ ان کا دوست ہے ہم نیلے جزیرے کے متعلق تم سے بات کرنے آئے ہیں۔" کالُو دیو نے چلوسک ملوسک اور چھن چھنگو کی

طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ نیلا جزیرہ ، کابوس جادوگر کا جزیرہ ، کیوں کیا ہوگیا اس جزیرے پر "؟ ٹوٹامو دیو نے چونک کر پوچھا۔

" ہمارے آقا وہاں جانا چاہتے ہیں "۔ ماٹو دیو نے جواب دیا۔

" اچھا اچھا ، آؤ اندر بیٹھ کر بات کرتے ہیں "۔ ٹوٹامو دیو نے کہا اور پھر وہ انہیں ہمراہ لئے ہوئے محل میں آگیا۔

یہ بہت بڑا اور خاصا خوبصورت محل تھا۔ ٹوٹامو دیو ان کو ہمراہ لیکر ایک بڑے کمرے میں آگیا۔ یہاں بڑی بڑی کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔ اس نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود ایک طرف بچھے ہوئے تخت پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

" ہاں تو دوستو! اب بتاؤ کہ نیلے جزیرے پر تم لوگ کیوں جانا چاہتے ہو "؟۔

" ہم وہاں سے بہار پھول حاصل کرنا چاہتے ہیں کیونکہ میری بہن بیمار ہے اور شاہی

نجومیوں نے بتایا ہے کہ اس کا علاج صرف بہار پھول سے ہی ہو سکتا ہے۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"بہت خوب! مگر کابوس جادوگر تو بے حد ظالم ہے اور وہ کسی بھی صورت میں بہار پھول دینے پر تیار نہیں ہوگا کیونکہ بہار پھول کی وجہ سے ہی اس کے جزیرے پر ہمیشہ بہار رہتی ہے۔" ٹوٹامو دیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس بات کا ہمیں بھی علم ہے۔ ہم اس سے خود ہی نپٹ لیں گے۔ ہم تمہارے پاس اس لئے آئے ہیں کہ تم ہمیں اس جزیرے کے متعلق تمام تفصیلات بتا دو۔" چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں یہ میں کر سکتا ہوں کیونکہ میں بے شمار دفعہ کابوس جادوگر کے پاس جاکر اس جزیرے میں مہمان رہا ہوں۔ اس جزیرے کے گرد نیلے رنگ کے جادو کا حصار قائم ہے۔ اس لئے کوئی دیو، انسان، جن اور پری وغیرہ کابوس جادوگر کی اجازت کے بغیر اس جزیرے میں داخل

نہیں ہوسکتا۔ اس میں بغیر اجازت داخلے کی صرف ایک صورت ہے کہ جس شخص کے پاس چاندنی پھول ہوگا اُسے جادو کا حصار نہیں روک سکے گا مگر اس شخص کے جزیرے پر قدم رکھتے ہی اس پر جادو کے تیروں کی بارش ہو جائے گی اور وہ کسی بھی صورت میں ان تیروں سے نہیں بچ سکتا ان تیروں کی یہ خصوصیت ہے کہ جس کو تیر لگ جائے اس کا جسم اور ذہن بالکل مفلوج ہو جاتا ہے اس کے بعد وہاں قدم قدم پر جادو کے پتلے موجود ہیں جو بہترین لڑاکے ہیں اور بجلی کی سی تیزی سے حملہ کرکے آنے والے کا سر اس کے تن سے جدا کر دیتے ہیں پھر اگر کوئی ان سے بچ بھی جائے تو پھر وہ کابوس جادوگر کے محل میں داخل نہیں ہوسکتا اس محل کے گرد بھی جادو کے دو حصار ہیں اور یہ حصار ایسے ہیں کہ چاندنی پھول کے باوجود انہیں پار نہیں کیا جاسکتا۔ اسی محل کے اندر وہ بہار پھول موجود ہے۔

جس کے گرد کابوس جادوگر کے جادو کے سانپ پہرہ دیتے ہیں جن کی پھنکار سے آدمی پانی بن جاتا ہے"۔ ٹوٹامو دیو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس محل میں داخلے کی کوئی ایسی صورت نہیں ہے کہ کابوس جادوگر کو بھی اس کا علم نہ ہو سکے"۔ اچانک ملوسک نے پوچھ لیا۔

"تم میرے بہترین دوستوں کاٹو اور ماٹو دیو کے ساتھ آئے۔ ہو اس لئے میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ ایک راستہ ایسا ہے اور تمہیں حیرت ہو گی کہ یہ راستہ میرے محل سے جاتا ہے۔ یہ راستہ کابوس جادوگر کی اجازت سے میں نے بنایا ہے تاکہ جب بھی میں اس کے پاس جانا چاہوں آسانی سے جا سکوں اور مجھے کابوس سے اجازت اور حصاروں سے نہ گزرنا پڑے"۔ ٹوٹامو دیو نے جواب دیا۔

"اوہ! اگر ایسا ہے تو پھر میرے دوست تم میرے آقاؤں کو ضرور اس راستے سے محل میں پہنچا دو۔ آگے ان کی قسمت"۔ کاٹو دیو

نے ٹوٹامو دیو کی منت کرتے ہوئے کہا۔
"چلو ٹھیک ہے۔ میں ایسا کر دیتا ہوں مگر میں ایک بار پھر کہوں گا کہ تم اس ارادے سے باز آجاؤ۔ کابوس بیحد ظالم اور طاقتور جادوگر ہے وہ تمہیں ہر قیمت پر ہلاک کر دیگا"۔ ٹوٹامو دیو نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔
"کوئی بات نہیں۔ تم ہمیں محل تک پہنچا دو آگے ہم جانیں اور ہمارا کام"۔ چھن چھنگو نے کہا۔ اس نے سوچا تھا کہ اگر خفیہ راستے سے محل میں پہنچ جائیں تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ ایک تو چاندنی پھول صرف اس کے پاس تھا اس طرح وہ اکیلا ہی جزیرے میں داخل ہو سکے گا۔ پنگو بندر اور چلوسک ملوسک اس کے ہمراہ نہ جا سکیں گے پھر تیروں، پتلوں سے لڑائی اور پھر محل میں داخل ہونے کے لئے حصاروں کو توڑنے میں کافی وقت ضائع ہوگا اس لئے بہتر یہی ہے کہ خفیہ راستے سے براہِ راست محل

میں پہنچ جائیں بعد میں جو ہوگا دیکھا جائے گا۔

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔ آؤ میرے ساتھ۔ گو کالوس جادوگر بعد میں مجھ سے ناراض ضرور ہوگا مگر میں اس سے بہانہ کر دوں گا کہ میں باہر گیا ہوا تھا۔ میری عدم موجودگی میں تم لوگ زبردستی داخل ہوگئے تھے"۔ ٹوٹامو جادوگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ انہیں لئے ہوئے کمرے سے باہر آگیا۔

"اچھا ہمیں اجازت ہے آقا! ہم واپس جائیں کیونکہ ہمیں پرستان میں انتہائی ضروری کام ہے"۔ کمرے سے باہر آتے ہی کالو اور مالو دیو نے چلوسک ملوسک سے مخاطب ہوکر پوچھا۔

"ہاں! اب تم جاسکتے ہو، تمہارا شکریہ!" چلوسک ملوسک نے انہیں اجازت دیتے ہوئے کہا اور وہ دونوں ٹوٹامو دیو سے ہاتھ ملاکر محل کے پھاٹک کی طرف چل دیئے۔

ٹوٹامو۔ دیو ان کو ہمراہ لیکر مختلف راہداریوں سے گزرتا ہوا ایک اونچے سے ٹیلے کے قریب پہنچ گیا۔

"آپ اس ٹیلے پر چڑھ جائیں۔ میں سرنگ کا راستہ کھولتا ہوں"۔ ٹوٹامو دیو نے کہا اور چلوسک ملوسک، چھن چھنگلو اور پنگو بندر اس ٹیلے پر چڑھکر کھڑے ہو گئے۔

"چھن چھنگلو! مجھے اس دیو کی نیّت میں فرق نظر آتا ہے۔ ہوشیار رہو"۔ جیب میں موجود بونے شہزادے نے اچانک چھن چھنگلو سے مخاطب ہوکر کہا۔

مگر اس سے پہلے کہ چھن چھنگلو کچھ کرتا ٹوٹامو دیو نے اچانک زور سے زمین پر پیر مارا اور دوسرے لمحے جس جگہ وہ سب کھڑے تھے وہ جگہ اچانک اپنی جگہ سے ہٹ گئی۔ اب وہاں ایک غار سی بن گئی تھی وہ سب اس غار میں گرتے چلے گئے۔

یہ ایک اندھا کنواں تھا وہ سب سر کے بل اس میں گرتے۔ چلے گئے۔ کنوئیں کی تہہ

میں نیلے رنگ کا پانی موجود تھا سب سے پہلے چھن چھنگو[1] پانی میں گرا اور اس کے ہوش اڑ گئے کیونکہ پانی میں گرتے ہی اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے تمام جسم میں آگ لگ گئی ہو۔ اس کے جسم پر آبلے پڑ گئے تھے۔ پھر چلوسک ملوسک اور پنگو بھی پانی میں آ گرے اور اُسی لمحے انہوں نے ٹوٹامو دیو کی شکل دیکھی جو کنوئیں کے کناروں پر ہاتھ جماتے انہیں دیکھ رہا تھا اس کے چہرے پر پُراسرار مسکراہٹ دوڑ رہی تھی وہ بے حد خوش نظر آ رہا تھا

"یہ کنواں زہریلا ہے۔ ابھی چند لمحوں بعد تمہارے جسم پانی میں بدل جائیں گے۔ تم کیا سمجھتے تھے کہ میں تمہیں اپنے پیارے دوست کابوس کے محل میں پہنچا دونگا۔ یہ تمہاری بھول ہے اب سزا بھگتو"۔ ٹوٹامو جادوگر نے قہقہہ مارتے ہوئے کہا۔

پانی میں گرتے ہی چلوسک ملوسک کو بھی یہی محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں میں آگ

---

[1]: اس دلچسپ ترین سچوایشن کے لئے سرورق دیکھیئے۔

بھڑک اٹھی ہو۔
ٹوٹامو دیو کی اس دھوکہ بازی پر انہیں سخت غصہ آیا اور پھر ملوسک نے سنبھلتے ہی تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے پستول اس کے ہاتھ میں تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ ٹوٹامودیو کنوئیں کے منہ سے ہٹتا، ملوسک نے اس کا نشانہ باندھکر فائر کردیا۔
پستول سے سُرخ رنگ کی شعاع نکلی اور دوسرے لمحے ایک زبردست دھماکہ ہوا اور ٹوٹامو دیو کی زبردست چیخ سے پورا ماحول گونج اٹھا۔ ٹوٹامو دیو کی کھوپڑی سینکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو گئی۔
ادھر چھن چھنگو نے دل ہی دل میں بندربابا کو یاد کیا۔ اور پھر بندربابا کی آواز سنائی دی۔
"چھنگو بیٹے! جیب سے چاندنی پھول نکال کر اس کی پتیاں خود اور اپنے دوستو کو کھلادو زہر کا اثر دور ہو جائیگا۔ جلدی کرو۔"
چھن چھنگو نے ان کی بات سنتے ہی فوراً ہی جیب سے چاندنی پھول نکالا اور پھر اس

نے پھرتی سے اس کی ایک پتی نوچ کر منہ میں ڈال لی۔ پتی چباتے ہی اُسے محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں بھڑکتی ہوئی آگ ٹھنڈی پڑ گئی ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس نے پتیاں چلوسک ملوسک کی طرف بڑھا دیں اور انہیں چبانے کے لئے کہا۔ اس نے ایک پتی پنگلو کو بھی کھلا دی اور پھر ایک پتی جیب میں موجود سنہری بونے کو بھی دی۔ مگر سنہری بونے نے کھانے سے انکار کر دیا کیونکہ اس پر زہر نے کوئی اثر نہیں کیا تھا۔

پتیاں چباتے ہی ان سب کی حالت ٹھیک ہو گئی۔ پھر چھن چھنگلو نے چلوسک ملوسک سے کہا کہ وہ اس کے ہاتھ پکڑ لیں۔ اور پھر اس نے خود پنگلو کا ہاتھ پکڑ لیا۔

چلوسک ملوسک نے جب اس کے ہاتھ پکڑے تو اس نے انہیں آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا۔ آنکھیں بند کرتے ہی انہیں یوں محسوس ہوا جیسے وہ فضا میں تیر رہے ہوں۔

چند لمحوں بعد جب اس نے آنکھیں کھولنے

کے لئے کہا تو چلوسک ملوسک یہ دیکھکر حیران رہ گئے کہ وہ سب کنوئیں سے باہر کھڑے تھے جہاں ٹوٹامو دیو کی لاش زمین پر پڑی ہوئی تھی اور اس کے قریب ہی محل کے تمام دیو سر جھکائے کھڑے تھے جیسے اپنے سردار کی موت پر افسوس کر رہے ہوں۔

ان سب کو باہر نکلتے دیکھ کر وہ سب ان کی طرف لپکے مگر چلوسک ملوسک نے بجلی کی سی تیزی سے پستول نکالے اور پھر ان کے پستولوں سے نکلنے والی شعاعوں نے بےشمار دیوؤں کے چیتھڑے اڑا دیئے۔ بچے کھچے دیوؤں نے بھاگ کر محل کے اندر چھپ کر اپنی جانیں بچائیں۔

چھن چھنگلو نے بھاگتے ہوتے ایک دیو کی طرف انگلی کا اشارہ کیا اور اس دیو کے پیر زمین سے اٹھ گئے اور وہ پتنگ کی طرح اڑتا ہوا چھن چھنگلو کے قدموں میں آگرا۔ ملوسک نے اس پر فائر کرنا چاہا مگر چھن چھنگلو نے اسے روک دیا۔

دیو موت کے خوف سے بُری طرح لرز رہا تھا۔

"مجھے معاف کردو! میں بےگناہ ہوں" دیو نے خوف سے کانپتے ہوئے کہا۔ اُسے اپنے ساتھیوں کا حشر نظر آرہا تھا۔

"تمہیں ایک شرط پر معاف کیا جاسکتا ہے اگر تم ہمیں اس خفیہ راستے کا پتہ بتادو جس سے لوٹامو دیو نیلے جزیرے میں جاتا ہے" چھن چھنگو نے اس سے مخاطب ہوکر کہا۔

"میں بتاتا ہوں۔ آؤ میرے ساتھ" دیو نے لرزتے ہوئے کہا۔

"نہیں! پہلے حضرت سلیمانؑ کی قسم کھاؤ کہ تم ہمارے ساتھ دھوکہ نہیں کروگے" چھن چھنگو نے کہا اور دیو نے قسم کھا لی۔

"ہاں اب چلو" چھن چھنگو نے کہا اور دیو انہیں لیکر محل کی پچھلی طرف بڑھنے لگا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوگیا کہ واقعی ایسا راستہ موجود ہے"؟ چلوسک نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مجھے معلوم ہے۔ جب ٹوٹامو دیو اس کے متعلق بتا رہا تھا تو اس کی نیت صاف تھی مگر بعد میں کاٹو اور ماٹو دیو کے جاتے ہی اس کی نیت بدل گئی تھی"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

وہ دیو انہیں لیکر ایک کمرے میں آگیا اس نے کمرے کی ایک دیوار پر زور سے ہاتھ مارا۔ اس کے ہاتھ مارتے ہی دیوار اپنی جگہ سے ہٹتی چلی گئی اب وہاں ایک تاریک سرنگ صاف نظر آرہی تھی۔

"یہ سرنگ سیدھی کابوس جادوگر کے جزیرے میں جاکر نکلتی ہے"۔ دیو نے کہا اور وہ سب اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس سرنگ میں داخل ہوگئے۔

کابوس جادوگر اپنے محل کے کمرۂ خاص میں
بڑی آن بان کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ بیشمار
خوبصورت عورتیں اس کے تخت کے گرد موجود
تھیں۔ ان میں سے کچھ ناچ رہی تھیں اور
کچھ گانے میں مصروف تھیں۔
ابھی یہ جشن جاری تھا کہ اچانک کابوس
جادوگر کے تخت کا پایہ پھٹا اور ایک پنجہ
باہر نکل آیا۔
پنجے کے نکلتے ہی جشن رک گیا۔ کابوس
جادوگر بھی چونک پڑا۔
اس پنجے کی ہر انگلی انسانی منہ کی طرح
تھی پھر پنجے کی تمام انگلیوں سے آواز

سنائی دی۔

"سردار! تین آدم زاد ایک بندر اور ایک سنہری بونا ٹوٹاسو دیو کو قتل کر کے اس کے محل سے آنے والی سرنگ سے ہوتے ہوئے محل میں داخل ہونے والے ہیں۔ وہ بہار پھول حاصل کرنے کی غرض سے آ رہے ہیں"۔ یہ اطلاع دیکر پنجہ دوبارہ تخت کے پائے میں غائب ہو گیا

"ان کی یہ جرآت کہ وہ میرے محل میں داخل ہوں۔ میں انہیں ان کی اس جرأت کی عبرتناک سزا دونگا"۔ کابوس جادوگر غصے سے چیختا ہوا کھڑا ہو گیا۔ اور پھر وہ تقریباً بھاگتا ہوا کمرے سے باہر نکلا اور مختلف راہداریوں سے گزرتا ہوا ایک کمرے میں آ گیا۔

"یہاں پہنچ کر اس نے دونوں ہاتھ فضا میں لہرائے۔ اس کے ہاتھ فضا میں لہراتے ہی وہ نظروں سے غائب ہو گیا۔

" ابھی اُسے غائب ہوئے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک کمرے کی شمالی دیوار اپنی جگہ سے ہٹی اور پھر وہاں سے چلوسک ملوسک

چھن چھنگلو اور پنگلو باہر آگئے۔ انہوں نے حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھا۔

"ہم شائد محل میں پہنچ گئے ہیں"۔ چلوسک نے کہا۔

"ہاں! اب چلو کابوس جادوگر کو ڈھونڈیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اسے بےخبری کے عالم میں قابو کر لوں"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"چھن چھنگلو! کابوس جادوگر اسی کمرے میں موجود ہے۔ ہوشیار رہو"۔ سنہری بونے نے کہا۔

اور اسی لمحے ان سب پر ایک جال آگرا۔ اور وہ جال میں لپٹ کر زمین پر گر گئے انہوں نے جال سے نکلنے کی کوشش کی مگر جال کے حلقے لمحہ بہ لمحہ تنگ ہوتے چلے گئے۔ اور پھر کابوس جادوگر کے خوفناک قہقہوں سے کمرہ گونج اٹھا اور پھر وہ ظاہر ہوگیا۔

"ہوں! تم حقیر آدم زادہ مجھے قابو کرو گے"۔ کابوس جادوگر نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

چلوسک ملوسک نے اس کی شکل دیکھتے ہی اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اور پھر ان دونوں

کے پستول بیک وقت باہر آگئے۔ اور پھر
اس سے پہلے کہ کابوس جادوگر سنبھلتا دونوں
کے پستولوں سے سرخ شعاعیں نکل کر
کابوس جادوگر پر پڑیں اور دو زبردست دھماکے
ہوتے اور ہر طرف دھواں چھا گیا۔

"وہ مارا، بڑا جادوگر بنا پھرتا تھا" چلوسک
ملوسک نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا۔ مگر
دوسرے لمحے ان کے چہرے لٹک گئے جب
انہوں نے دھواں چھٹنے پر کابوس جادوگر کو
صحیح سلامت کھڑا دیکھا۔

"تمہارے یہ کھلونے میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے
آدم زادو! میں تمہیں اس حرکت کی عبرتناک سزا
دونگا" کابوس جادوگر نے غصے سے چیختے ہوئے
کہا اور پھر اس نے زور سے "تالی" بجائی۔
اس کے تالی بجاتے ہی کمرے میں چھوٹے
چھوٹے بونے ظاہر ہوگئے جن کے ہاتھوں میں
بھالے پکڑے ہوئے تھے۔

"بھالے مار مار کر ان کا قیمہ بنادو" کابوس
جادوگر نے چیخ کر بونوں کو حکم دیا اور بیشمار

بونے بھالے سنبھالے ان پر پل پڑے۔
مگر اس سے پہلے اُن کے بھالے ان کے جسموں میں گھستے، چھن چھنگو نے انگلی کو حرکت دی اور وہ سب بونے پشت کے بل زمین پر گر گئے۔ پھر دوسرا لمحہ کابوس جادوگر کے لئے بھی حیرت انگیز ثابت ہوا جب اس نے دیکھا کہ بونے زمین سے اٹھتے ہی ایک دوسرے سے الجھ پڑے اور انہوں نے آپس میں ہی ایک دوسرے کو بھالے مارنے شروع کر دیئے۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ سب ختم ہو گئے۔
"ہوں، تو تم بھی جادوگر ہو۔ ٹھیک ہے اب میں دیکھتا ہوں کہ تم کیا کرتے ہو" کابوس جادوگر نے غصّے سے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ فضا میں اٹھا لیئے۔
انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان سب کا دم گھٹتا چلا جا رہا ہو۔ ان سب نے اپنے سر جھٹک کر ہوش درست کرنے چاہے

مگر بے سود ۔ چند ہی لمحوں بعد وہ سب بے ہوش ہو چکے تھے ۔

" ہا، ہا، ہا! اب میں جادوگر دیوتا پر تم سب کی بھینٹ چڑھاؤں گا"۔ کابوس جادوگر نے انہیں بے ہوش دیکھ کر قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جھک کر جال سمیت انہیں اٹھایا اور انہیں لیکر کمرے سے باہر آگیا مگر جلدی میں وہ یہ نہ دیکھ سکا کہ چھن چھنگلو کی جیب سے سنہری بونا خاموشی سے کھسکا اور پھر جال کے تنگ سوراخ سے باہر نکل کر نیچے فرش پر آگیا ۔

کابوس جادوگر تو انہیں اٹھائے باہر نکل گیا جب کہ کمرے میں سنہری بونا کھڑا رہ گیا ۔ کابوس جادوگر کے باہر نکلتے ہی سنہری بونا بھی اس کے پیچھے کمرے سے باہر آ گیا ۔

سنہری بونے نے اپنی صلاحیتوں سے یہ دیکھ لیا تھا کہ کابوس جادوگر کی جان محل کے تہہ خانے میں موجود ایک طوطے میں ہے جب تک اس طوطے کو ہلاک نہ کیا جائے کابوس جادوگر ہلاک نہ ہو سکے گا۔ اس لئے وہ اس کی تلاش میں چل پڑا۔
چونکہ وہ بہت چھوٹا سا تھا اس لئے محل کے دربان اُسے نہ دیکھ سکے اور وہ انتہائی تیزی سے محل کے آخری کونے کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس تہہ خانے کا راستہ محل کے آخری کونے میں موجود کمرے سے جاتا ہے۔

جب سنہری بونا اس کمرے کے پاس پہنچا تو اس نے دروازے پر ایک سرخ رنگ کے بُت کو کھڑے دیکھا۔ بُت کی اکلوتی آنکھ زندہ انسانوں کی طرح گردش کر رہی تھی۔ سنہری بونا سمجھ گیا کہ یہ بُت اس کمرے کا رکھوالا ہے اور اس سے نبیٹے بغیر وہ تہہ خانے میں داخل نہ ہو سکے گا۔ ابھی بُت کی نظر اس پر نہ پڑی تھی کیونکہ بونا ایک ستون کی آڑ میں چھپا ہوا تھا بونے نے کچھ سوچتے ہوئے اپنے سر سے مسخروں جیسی ٹوپی اتاری اور اسے کمرے کے دروازے کی طرف اچھال دیا۔

ٹوپی ہوا میں اڑتی ہوئی جیسے ہی کمرے کے دروازے کی طرف بڑھی، بُت کی نظر ٹوپی پر پڑی، اس کی آنکھ سے ایک شعاع نکلی اور اس کے ساتھ ہی ٹوپی میں آگ لگ گئی اور وہ چند لمحوں میں ہی غائب ہو گئی۔

اب تو سنہری بونا گھبرا گیا کیونکہ وہ سمجھتا

تھا کہ جیسے ہی وہ ستون کی آڑ سے نکلے گا اس کا بھی یہی حشر ہوگا اس لئے وہ اس بُت سے نمٹنے کے لئے کوئی ترکیب سوچنے لگا۔ سوچتے سوچتے اس کے چھوٹے سے دماغ میں ایک ترکیب آ ہی گئی۔

وہ ستون کی آڑ میں ہوتا ہوا پیچھے ہٹتا چلاگیا اور پھر مڑکر اس کمرے کی پشت کی طرف آگیا۔ اس نے کمرے کے قریب ہی ایک بڑا سا درخت دیکھا تھا جس کی ٹہنیاں اس کمرے کی چھت پر جھکی ہوئی تھیں۔ سنہری بونا تیزی سے اس درخت پر چڑھا اور پھر ٹہنیوں سے ہوتا ہوا کمرے کی چھت پر آگیا اسے معلوم تھا کہ بُت صرف دروازے کی حفاظت پر مامور ہے اگر وہ کسی طرح چھت میں سوراخ کرکے کمرے کے اندر داخل ہو جائے تو بُت اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا مگر اب مسئلہ تھا کہ وہ چھت میں سوراخ کیسے کرے جبکہ چھت انتہائی مضبوط معلوم ہورہی تھی بہرحال اب چونکہ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں

تھا اس لئے اس نے چھت پر بیٹھ کر اس کی مضبوطی کا اندازہ لگانا شروع کر دیا اور ساتھ ہی ساتھ وہ اس کو توڑنے کی ترکیب بھی سوچ رہا تھا۔ اور پھر یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ جلد ہی ایک ترکیب اس کی سمجھ میں آگئی۔

اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا خنجر نکالا اور پھر اس سے ایک اینٹ کو اکھاڑنے کی کوشش کرنے لگا۔ اور دل ہی دل میں اپنے بونوں کو یاد کرنے لگا۔

پلک جھپکنے میں چھت پر بے شمار بونے نظر آنے لگے جن کے ہاتھوں میں چھوٹے چھوٹے تیز دھار کے خنجر موجود تھے اور پھر انہوں نے اپنے شہزادے کو اینٹ اکھاڑتے دیکھ کر ہی سمجھ لیا کہ وہ اس چھت کو توڑنا چاہتا ہے۔ چنانچہ وہ سب اپنے خنجروں سے چھت پر پل پڑے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے بونوں نے ایک جگہ سے دو چار اینٹیں اکھاڑ ڈالیں

" بس ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو"۔ بونے

شہزادے نے کہا اور بونے غائب ہو گئے۔
بونے شہزادے کے لئے اندر داخل ہونے کے لئے اتنا سوراخ ہی کافی تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے جسم کو سکیڑا اور پھر سوراخ میں سے نیچے کمرے میں چھلانگ لگا دی۔

چلوسک ملوسک اور چھن چھنگلو کی جب آنکھ
کھلی تو انہوں نے اپنے آپ کو جال میں
لپٹے ہوئے چھت سے لٹکتے دیکھا ان کے نیچے
آگ کا بہت بڑا آلاؤ جل رہا تھا اور آگ
کے قریب ہی ایک ہیبتناک بُت موجود تھا ۔
ان سے چند قدم ہٹ کر کابوس جادوگر کھڑا تھا
" میں تم سب کو جادوگر دیوتا کی بھینٹ چڑھا
دونگا ۔ میری انگلی کے ایک اشارے سے تم
جال سمیت اس بھڑکتی آگ میں گر جاؤ گے اور
پھر تمہاری راکھ بھی اس آگ سے علیحدہ نہ
کی جا سکے گی "۔ کابوس جادوگر نے ان سے
مخاطب ہوکر کہا اور پھر اس نے جادوگر دیوتا

پر بھینٹ چڑھانے کے لئے مقدس منتر پڑھنے شروع کر دیئے۔

چھن چھنگلو حیران تھا کہ اس کی کوئی صلاحیت بھی کابوس جادوگر پر اثر نہیں کر رہی تھی اس لئے اس نے دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کیا۔

"بندر بابا! میری راہنمائی کرو۔ میری کوئی صلاحیت کابوس جادوگر پر اثر نہیں کر رہی"۔ چھن چھنگلو نے دل میں کہا۔

"چھنگلو بیٹے! یہ جال سؤر کے بالوں سے بنا ہوا ہے اور جب تک یہ تمہارے جسم سے لگا رہے گا تمہاری صلاحیتیں کام نہیں کریں گی سب سے پہلے اس جال سے نکلنے کی کوشش کرو۔ پنگلو سے کہو کہ وہ اس جال کو اپنے دانتوں سے کاٹنا شروع کر دے صرف وہی اس جال کو کاٹ سکتا ہے کیونکہ وہ جانور ہے۔ جال سے باہر نکلتے ہی تمہاری صلاحیتیں کام کریں گی"۔ بندر بابا کی آواز سنائی دی۔

اور چھن چھنگلو نے آنکھیں کھول دیں۔ اس

نے پنگلو سے مخاطب ہوکر اُسے حکم دیا کہ وہ اپنے دانتوں سے جس قدر جلد ہوسکے جال کو کاٹ دے کیونکہ صرف وہی جال کو کاٹ سکتا تھا۔

کابوس جادوگر آنکھیں بند کیئے اپنے مقدس منتر پڑھنے میں مصروف تھا۔ منتر پڑھتے پڑھتے اچانک وہ بُری طرح اپنی جگہ سے اچھلا اور اس کے چہرے پر وحشت کے آثار اُبھر آئے۔ اس کے ساتھ ہی کمرے میں ایک زبردست گونج پیدا ہوئی اور پھر ایک بھاری آواز کمرے میں گونجی۔ یہ آواز جادوگر دیوتا کے منہ سے نکل رہی تھی

"کابوس جادوگر! فوراً طوطے والے کمرے میں پہنچو۔ سنہری بونا اس کمرے میں داخل ہوگیا ہے"۔

"اوہ! میں اس سنہری بونے کو تو بھول ہی گیا تھا"۔ کابوس جادوگر نے کہا اور پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کیئے اور دوسرے لمحے وہ غائب ہوگیا۔

ادھر پنگلو نے تیزی سے جال کی رسیاں کاٹنی شروع کر دیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس نے

اتنی رسیاں کاٹ ڈالیں کہ جال میں ایک بڑا سا سوراخ ہوگیا۔ پھر اس سوراخ میں سے سب سے پہلے چھن چھنگو نے باہر چھلانگ لگادی۔ اس کے بعد چلوسک ملوسک اور پھر پنگو بھی باہر نکل آیا۔

"ہمیں فوراً اس کمرے میں پہنچنا چاہیئے جہاں کابوس جادوگر گیا ہے۔ سنہری بونا وہاں اکیلا ہوگا۔" چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پھرتی سے چلوسک ملوسک کے ہاتھ پکڑے پنگو نے اس کی لات پکڑ لی۔

چھن چھنگو نے انہیں آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا اور دوسرے لمحے ان کے جسم فضا میں بلند ہوگئے۔

سنہری بونے کے پیر جیسے ہی کمرے کے فرش سے ٹکرائے وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا۔ جس کے درمیان میں چھت سے ایک سنہری زنجیر کے ساتھ کافی بلندی پر ایک سنہرے رنگ کا پنجرہ لٹک رہا تھا جس میں ایک نیلے رنگ کا طوطا موجود تھا۔

طوطا اُسے دیکھکر پنجرے میں وحشت زدہ انداز میں پھڑکنے لگا۔

اب سنہری بونے کے لئے یہ مسئلہ تھا کہ وہ اس پنجرے تک کیسے پہنچے۔ اس نے اچھل کر پنجرے کو پکڑنے کی کوشش کی مگر بے سُود۔

پنجرہ اس کی زیادہ سے زیادہ چھلانگ سے بھی کہیں زیادہ اونچا تھا۔

ابھی سنہری بونا پنجرے تک پہنچنے کی کوئی ترکیب سوچ ہی رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور کابوس جادوگر اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ غصّے کی شدت سے سیاہ پڑگیا تھا۔

" ٹھہرو سنہری بونے! میں ابھی تمہارے ٹکڑے اڑاتا ہوں"۔ کابوس جادوگر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس نے لپک کر بونے کو پکڑنا چاہا مگر بونا اس سے کہیں زیادہ چست و چالاک نکلا۔ وہ تیزی سے بھاگا اور کابوس کے ہاتھ کی پہنچ سے دور نکل گیا۔

" ہوں! تو یہ بات ہے"۔ کابوس جادوگر چیخا اور پھر اس نے منہ میں ایک منتر پڑھا اور سنہری بونے کی طرف اپنی انگلیاں جھٹکیں۔ اس کی انگلیوں سے شعلے نکلے مگر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ان شعلوں نے سنہری بونے پر کوئی اثر نہ کیا۔ وہ صحیح سلامت کھڑا تھا۔

"تمہارا جادو مجھ پر اثر نہیں کرسکتا کابوس جادوگر" سنہری بونے نے چیخ کر کہا۔

اور پھر کابوس جادوگر نے اس پر جادو کے کئی وار کیئے مگر سب خالی گئے۔ اب کابوس جادوگر کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا وہ بھاگ کر بونے کو پکڑے اور اس کی گردن مروڑ دے۔

چنانچہ وہ اس کو پکڑنے کے لئے بھاگا مگر بونا اس سے زیادہ تیز تھا وہ اسے پورے کمرے میں دوڑاتا پھرا۔

ابھی ان کی یہ دوڑ جاری تھی کہ اچانک کمرے کے ایک کونے میں چلوسک ملوسک اور چھن چھنگلو اور پینگو نمودار ہوگئے جب وہ ظاہر ہوئے تو کابوس جادوگر کی ان کی طرف پشت تھی اس لئے وہ انہیں نہ دیکھ سکا۔

"آنکھیں کھولو" چھن چھنگلو نے کہا اور چلوسک ملوسک نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آواز سُن کر کابوس جادوگر چونک کر مڑا اور انہیں وہاں دیکھکر حیرت سے بُت بن گیا وہ تصوّر

بھی نہ کرسکتا تھا کہ وہ جال سے آزاد ہو کر وہاں پہنچ سکتے ہیں۔

"چھن چھنگلو! اس طوطے میں اس جادوگر کی جان ہے۔ طوطے کو ہلاک کر دو" سنہری بونے نے اپنی پوری قوت سے چیختے ہوئے کہا اور اس کی آواز سب نے سُن لی۔

اور پھر چھن چھنگلو نے اپنی انگلی اٹھائی اسی لمحے کابوس جادوگر بھی ہوش میں آگیا۔ اس نے بھی زور سے اپنا پیر زمین پر مارا اور ان سب کے اردگرد آگ کے خوفناک شعلے بلند ہو گئے۔ انہوں نے بھاگنے کی کوشش کی مگر انہیں یوں محسوس ہوا جیسے زمین نے ان کے پیر جکڑ لئے ہوں۔

آگ کے شعلے بلند ہوتے چلے گئے مگر اس سے پہلے کہ آگ انہیں گھیرتی ملوسک نے انتہائی پھرتی سے جیب سے پستول نکالا اور پھر اس نے طوطے کا نشانہ باندھ کر اس کا ٹریگر دبا دیا۔ اس کے پستول سے سرخ شعاع نکل کر پنجرے پر پڑی اور ایک زبردست دھماکے

کے ساتھ پنجرے اور اس میں موجود طوطے کے ہزاروں ٹکڑے ہوگئے اور اس کے ساتھ ہی کابوس جادوگر کے منہ سے بھی ایک بھیانک چیخ نکلی اور وہ دھڑام سے فرش پر گرا۔ اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہوگیا۔

جادوگر کے مرتے ہی ان سب کے جسموں کو گھیرے ہوئے آگ بھی بجھ گئی اور وہ کمرہ بھی غائب ہوگیا۔ ہر طرف دھواں ہی دھواں چھا گیا۔

چند لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک خوبصورت جزیرے میں موجود ہیں۔ جادوگر کا محل اور جادو کے حصار سب غائب تھے۔

وہ سب خوشی کے مارے ایک دوسرے سے لپٹ گئے۔ پھر چھن چھنگو نے بہار پھول کی تلاش شروع کر دی۔ جلد ہی وہ بہار پھول تلاش کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ شاہی نجومی نے اُسے پھول کے متعلق تفصیل سے بتایا تھا اس لئے وہ اُسے پہچان گیا تھا۔ اس نے جھپٹ کر

وہ پھول توڑ لیا۔ اس پھول کے ٹوٹتے ہی
پورے جزیرے کے پھول مرجھا گئے اور ہر طرف
خزاں سی چھا گئی۔
"اب ہمیں جلد از جلد بیمار شہزادی تک
پہنچنا چاہیئے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس
نے سنہری بونے کو اٹھاکر جیب میں ڈالا اور
چلوسک ملوسک کے ہاتھ پکڑے۔ ہنگو نے اس
کی لات پکڑی اور پھر اس کے کہنے پر انہوں
نے آنکھیں بند کرلیں۔
چند لمحوں بعد جب اس نے انہیں آنکھیں
کھولنے کے لئے کہا تو وہ یہ دیکھ کر حیران
رہ گئے کہ وہ ایک بہت بڑے محل کے دروازے
پر موجود تھے۔
دروازے پر موجود دربان چھن چھنگو کو پہچان
گئے۔ چنانچہ بادشاہ کو اطلاع دی گئی۔ بادشاہ ان
کے استقبال کے لئے ننگے پیر ہی دوڑتا آیا۔
"کیا تم وہ پھول لے آئے"؟ بادشاہ نے پوچھا
"ہاں بادشاہ سلامت! اب انشاءاللہ میری شہزادی
بہت صحت یاب ہو جائے گی"۔ چھن چھنگو نے

جواب دیا۔ اور پھر بادشاہ کے ہمراہ وہ سب تیزی سے شہزادی کے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

شہزادی گل بانو اسی طرح پلنگ پر لیٹی ہوئی تھی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے

چھن چھنگو نے جلدی سے بہار پھول شہزادی کی ناک سے لگایا۔

بہار پھول جیسے ہی شہزادی کی ناک سے لگا۔ شہزادی کو زبردست چھینک آئی اور دوسرے لمحے وہ اٹھکر بیٹھ گئی۔

"میں ٹھیک ہوگئی! اباجان میں ٹھیک ہوگئی ہوں"۔ شہزادی بول پڑی اور بادشاہ نے آگے بڑھ کر اسے گلے سے لگالیا اس کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو بہہ رہے تھے۔

شہزادی گل بانو نے چھن چھنگو کا شکریہ ادا کیا۔

"یہ تو میرا فرض تھا۔ میری زندگی کا تو مقصد ہی یہی ہے"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا اور پھر اس نے اپنے دوستوں چلوسک ملوسک کا تعارف کرایا۔

سنہری بونا بھی چھن چھنگو کی جیب سے باہر

آگیا اور اس نے بھی شہزادی کو صحت یابی کی مبارک دی۔

شہزادی اتنے خوبصورت اور چھوٹے سے بونے کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئی۔

بادشاہ نے شہزادی کی صحت یابی پر جشن منانے کا حکم دیا اور تمام شہر خوشیوں میں ڈوب گیا۔

چلوسک ملوسک، چھن چھنگو، پنگو اور سنہری لونا سب خوش تھے کہ انہوں نے ایک مظلوم کی مدد کی ہے۔

ایک ہفتے تک جشن منایا جاتا رہا اور اس جشن میں ان سب نے شرکت کی۔ شہزادی اور بادشاہ نے جشن کے بعد ان سب سے درخواست کی کہ وہ ان کے پاس ہی رہیں مگر چھن چھنگو نے یہ کہکر انکار کر دیا کہ وہ کہیں مستقل طور پر نہیں رہ سکتا۔ ہوسکتا ہے کہ کسی اور مظلوم کو اس کی ضرورت ہو۔ البتہ چلوسک ملوسک وہیں رہ پڑے کیونکہ انہیں تو بہرحال وقت گزارنا تھا۔ جب تک ان کا جہاز

نہ ٹھیک ہو جائے۔ اور انہیں اس ملک کے
رسم و رواج بیحد پسند آتے تھے اس لئے
انہوں نے سوچا کہ وہ یہاں کچھ مدت رہ کر
یہاں کی سیر کریں گے اور پھر واپس شہزادہ
خوبرو کے پاس چلے جائیں گے۔

پھر ایک روز چھن چھنگو پنگلو اور سنہری بوٹ
کو ہمراہ لیکر بادشاہ سے اجازت لیکر چل پڑا۔ او
ان سب نے بھیگی آنکھوں سے اُسے الوداع
کیا کیونکہ وہ ایک نیک مقصد کے لئے جا رہا
تھا اور وہ اس مقصد میں رکاوٹ بننا نہیں
چاہتے تھے اور مقصد ظاہر تھا مظلوموں کی مدد
کرنا اور ظالموں سے لڑنا۔

ختم شد

چھن چھنگلو کا حیرت انگیز کارنامہ

چھن چھنگلو پرستان میں

مصنف — مظہر کلیم ایم اے

چھن چھنگلو اور ڈم ڈم جادوگر کے درمیان دلچسپ مقابلہ

چھن چھنگلو مسخرے جادوگر کی بیٹی کو کامان دیو کے پنجے سے چھڑانے کے لئے پرستان میں پہنچ گیا۔

ظالم دیو کامان جس نے چھن چھنگلو کو چاہ غب غب میں پھینک کر اس کی طاقتیں ختم کر دیں۔

پراسرار طاقتوں کے خاتمے کے بعد چھن چھنگلو اور کامان دیو کے درمیان دلچسپ اور حیرت انگیز مقابلہ۔

کیا چھن چھنگلو ظالم کامان دیو کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو گیا؟

کیا اسے اپنی طاقتیں واپس مل گئیں؟

چھنگلو بندر کا حیرت انگیز اور دلچسپ کارنامہ

انتہائی حیرت انگیز اور قہقہوں سے بھرپور ناول

استاکسٹ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور

راحیل
Arshad
چھن چھنگلو پرستان
8
A contact loved ones.
ایک رابطہ اپنوں سے
Aik Rabta Apno Se.
پاکستانی پوائنٹ
www.PakistaniPoint.Com

ناشران ------ یوسف قریشی

--------- اشرف قریشی

تزئین ------ محمد بلال قریشی

طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ------ -/20 روپے

چھن چھنگلو اور پنگلو شہزادی گل بانو کی صحت یابی کے بعد بادشاہ اور چلوسک ملوسک سے اجازت لے کر دوبارہ دنیا کی سیر پر نکل کھڑے ہوئے تاکہ پھر کسی مظلوم کی مدد کر سکیں۔

انہیں چونکہ سفر نہیں کرنا پڑتا تھا اس لئے وہ بڑے اطمینان سے اڑتے پھر رہے تھے۔ جس شہر کو دیکھتے وہاں کی سیر کر کے وہ آنکھیں بند کرتے اور اڑ کر دوسرے شہر میں پہنچ جاتے۔

اسی طرح گھومتے گھامتے وہ ایک بہت بڑے شہر کے دروازے پر جا پہنچے۔ یہ شہر ہواکا کہلاتا تھا اور بہت بڑا اور عظیم الشان شہر تھا۔ یہاں بڑی بڑی سیرگاہیں تھیں۔ لوگ پرامن اور خوشحال تھے اس لئے

ہر طرف کھیل تماشے ہو رہے تھے۔

چھن چھنگو نے پنگو بندر کو کندھے پر بٹھایا ہوا تھا اور وہ دونوں یہ کھیل تماشے دیکھتے پھر رہے تھے۔ جب وہ ایک تماشہ پر پہنچے تو وہاں انہوں نے دیکھا کہ ایک لمبی داڑھی والا شخص مجمع کے درمیان کھڑا تھا۔ اس نے سرخ رنگ کا لمبا سا چغہ پہنا ہوا تھا۔ اس کے سر پر مسخروں جیسی لمبوتری سی ٹوپی تھی بڑی بڑی مگر لٹکی ہوئی مونچھیں تھیں اور بڑی بڑی آنکھیں جن میں بے پناہ چمک تھی۔ وہ اپنے سامنے ایک لڑکا لٹاتے اس پر کچھ پڑھ رہا تھا۔ لڑکا آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا۔

"دیکھو لوگو! میں اس لڑکے کو ابھی مار ڈالونگا تمہارے سامنے۔ اور پھر اسے زندہ کر دکھاؤں گا۔" اس مسخرے نما شخص نے بڑے پُراسرار لہجے میں کہا۔ یہ کہہ کر اس نے ایک طرف پڑی ہوئی تلوار اٹھائی اور پھر ایک ہی وار میں اس نے لڑکے کا سر تن سے جدا کر دیا۔ لڑکے کا سر ایک طرف پھڑکنے لگا اور اس کا جسم علیحدہ

تڑپ رہا تھا۔ گردن اور سر سے بے تحاشہ خون بہہ رہا تھا۔

مسخرہ یوں خوف سے چیخنے لگا جیسے وہ خود ڈر گیا ہو۔ لڑکے کو یوں قتل ہوتے دیکھکر تمام لوگ خوف اور دہشت کے مارے چیخنے لگے تھے

"گھبراؤ نہیں، میں ابھی اسے زندہ کر دونگا"۔ مسخرے نے لوگوں کو خوف زدہ دیکھ کر کہا۔ اور پھر اس نے منہ ہی میں کچھ پڑھتے ہوئے لڑکے کا بے جان سر اس کے جسم سے لگایا اور زور سے اس پر پھونک مار دی۔ لڑکا ایک نعرہ مارتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی وہاں پھیلا ہوا تمام خون بھی غائب ہوگیا۔ لڑکا یوں ٹھیک ٹھاک تھا جیسے اُسے کبھی زخم ہی نہ آیا ہو۔

تمام لوگوں نے خوش ہوکر زور زور سے تالیاں بجائیں اور اس مسخرے کے سامنے سکے پھینکنے لگے۔ تھوڑی دیر میں وہاں سکوں کا ڈھیر جمع ہوگیا جسے اس مسخرے نے اٹھاکر اپنی بغل میں لٹکی ہوئی تھیلی میں ڈال لیا۔

لوگوں نے شور مچایا کہ کوئی اور تماشہ دکھلاؤ تو

وہ تالی بجاکر کہنے لگا۔
"میں اب آپ کو ایسا تماشہ دکھلانے والا ہوں جو آج تک کسی نے نہ دیکھا ہوگا۔"
سب لوگ خاموش ہوکر اُسے دیکھنے لگے۔
پہلے تو وہ مسخرہ خوامخواہ اچھلتا کودتا رہا۔ کبھی تالی بجاتا۔ کبھی جھک کر مرغا بن جاتا۔ کبھی منہ سے عجیب و غریب آوازیں نکالتا۔ پھر اچانک اس نے چھلانگ ماری اور ہوا میں چند لمحے لٹکنے کے بعد اس نے زور سے تالی بجائی اور اچانک غائب ہوگیا۔
لوگ حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھتے رہے وہ کبھی اوپر دیکھتے کبھی نیچے دیکھتے مگر وہ مسخرہ وہاں ہوتا تو کسی کو نظر آتا۔ پھر اس وقت لوگوں کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب انھوں نے دیکھا کہ وہ مسخرہ ایک آدمی کے سر سے چھلانگ مار کر نیچے اتر آیا اور اس نے زور سے تالی بجائی اور جھک کر سب کو سلام کرنے لگا۔
سب لوگ اس کے اس عجیب و غریب تماشے پر بے حد خوش ہوئے اور انہوں نے ایک بار پھر اُسے

انعام میں بیشمار سکے دیئے جو اس نے اُس تھیلی میں ڈال لیے جو اس کی بغل میں لٹکی ہوئی تھی۔

"لوگو! ڈم ڈم جادوگر سے دنیا میں اور کوئی بڑا جادوگر موجود نہیں ہے اس لیے میں تم سب کے سامنے چیلنج کرتا ہوں کہ اگر کوئی مجھ سے بڑا جادوگر ہو تو میرے مقابلے میں آئے"۔ اچانک اس مسخرے نے جس کا نام ڈم ڈم جادوگر تھا کہا۔

"ہاں! واقعی تم سے بڑا جادوگر کوئی نہیں ہے"۔ سب لوگوں نے یک زبان ہوکر کہا۔

"نہیں! اگر کوئی ہے تو سامنے آئے"۔ ڈم ڈم جادوگر نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

چھن چھنگو اور پینگو بندر دونوں خاموش کھڑے یہ تماشہ دیکھ رہے تھے۔ جب ڈم ڈم جادوگر نے مقابلے کے لیے للکارا تو اسے شرارت سوجھی اور وہ دو قدم بڑھاکر ڈم ڈم جادوگر کے سامنے آگیا۔

"کون ہو تم بچے"؟ ڈم ڈم جادوگر نے اُسے حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

لوگ بھی حیرت سے چھن چھنگو کو دیکھ رہے تھے جو قدوقامت کے لحاظ سے لڑکا سا معلوم ہو رہا تھا۔

"میں جادوگر تو نہیں ہوں مگر اس کے باوجود میں تمہارا چیلنج قبول کرتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔ اور ڈم ڈم جادوگر بے اختیار قہقہے لگانے لگا۔ سارا مجمع بھی ہنس پڑا۔

"تم اور میرا مقابلہ! یعنی ڈم ڈم جادوگر کا مقابلہ، ابھی تم بچے ہو، جاؤ شاباش گھر جاکر گلی ڈنڈا کھیلو"۔ ڈم ڈم جادوگر نے اُسے پچکارتے ہوئے کہا۔ اور اس کی بات سُنکر مجمع میں موجود سب لوگ بھی ہنس پڑے۔

"تم نے چیلنج کیا ہے ڈم ڈم جادوگر! اس لیئے اب تمہیں مجھ سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اب تم اس طرح لوگوں کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ آؤ مقابلہ کرو"۔ چھن چھنگو نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔ پہلے تو وہ یوں ہی شرارت کرنے کے موڈ میں تھا مگر ڈم ڈم جادوگر نے جس طرح بھرے مجمع میں اس کا مذاق اڑایا تھا اس پر اُسے غصہ آگیا تھا اور وہ اسے سبق سکھانا چاہتا تھا کہ غرور کا سر ہمیشہ نیچا ہوتا ہے۔ آدمی چاہے اپنے کام میں جتنا بھی ماہر ہو، اسے غرور نہیں کرنا چاہیئے۔

"اچھا! اگر تم بضد ہو تو پہلے تم کوئی تماشہ دکھلاؤ

تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ تم کچھ جانتے بھی ہو۔" ڈم ڈم جادوگر نے ہنستے ہوئے کہا۔ اُسے ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ لڑکا کچھ جانتا ہوگا۔ اب اسے کیا معلوم کہ اس کے سامنے وہ شخصیت کھڑی ہے جس کے پاس پُراسرار طاقتیں ہیں جس نے بڑے بڑے ظالموں کی گردنیں توڑ دی ہیں۔

"تم تماشہ دیکھنا چاہتے ہو"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں! دکھاؤ تماشہ۔" سب لوگوں نے بیک زبان ہو کر کہا۔

"اگر تمہاری بغل میں لٹکی ہوئی تھیلی میں موجود تمام سکے غائب ہو جائیں تو کیسا رہے"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے، ٹھیک ہے"۔ مجمع میں موجود تمام لوگوں نے شور مچاتے ہوئے کہا۔ جبکہ سکوں کی گمشدگی کا نام سُنکر ڈم ڈم جادوگر نے فوراً اپنی تھیلی کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے۔

چھن چھنگو نے جان بُوجھ کر ایسا کہا تھا کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ ڈم ڈم جادوگر کو سب سے زیادہ

خوشی سکّے لیتے وقت ہوتی تھی اور ظاہر ہے ہونی بھی چاہیئے تھی کیونکہ وہ باقاعدہ تماشہ دکھا کر اور محنت کرکے سکّے حاصل کر رہا تھا۔

"تم نے جواب نہیں دیا۔ ڈم ڈم جادوگر"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا

"ایسا نہیں ہوسکتا"۔ ڈم ڈم جادوگر نے تھیلی کو اور زیادہ مضبوطی سے پکڑتے ہوئے کہا۔

چھن چھنگو نے ہاتھ اٹھاکر اُسے ایک زوردار جھٹکا دیا اور پھر ہاتھ جھٹکاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ایسا ہوچکا ہے"۔

ڈم ڈم جادوگر نے فوراً تھیلی کے اندر ہاتھ ڈالا مگر تھیلی میں کچھ ہوتا تو اُسے ملتا۔ اس نے پریشانی کے عالم میں تھیلی کو زمین پر پلٹ دیا مگر وہ بالکل خالی تھی۔ اس نے تھیلی کو خوب اچھی طرح ہلایا جُلایا مگر تمام سکّے غائب تھے۔

اب تو ڈم ڈم جادوگر کا رنگ اڑ گیا اس کی اب تک کی تمام محنت ضائع ہوگئی تھی۔ اس نے تھیلی زور سے زمین پر پھینکی اور پھر دو قدم بڑھا کر چھن چھنگو کے سامنے آکر رک گیا۔

"لڑکے! میں بہت بڑا جادوگر ہوں"۔ ڈم ڈم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہوگے، پھر میں کیا کروں"؟ چھن چھنگو نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"بتاؤ میرے سکے کہاں ہیں"؟ اس نے پوچھا۔

"ڈھونڈ لو"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا

ڈم ڈم جادوگر نے آنکھیں بند کیں اور منہ میں کچھ پڑھتا رہا۔ پھر تھوڑی دیر بعد آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھیں سرخ ہورہی تھیں مگر چہرے پر پہلے سے زیادہ پریشانی کے آثار نمایاں ہوگئے تھے۔ اب وہ بوکھلایا ہوا تھا۔

"میرے سکے کہاں ہیں۔ مجھے تو کہیں بھی نظر نہیں آتے"۔ اس نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کہیں ہوں تو نظر آئیں۔ تم اتنے بڑے جادوگر ہو دوسرے سکے بنالو"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"یہی تو ایک بات ہے کہ میں سب کچھ کرسکتا ہوں مگر سکے نہیں بناسکتا۔ ورنہ مجھے کیا ضرورت تھی یوں تماشے دکھاتا پھرتا"۔ ڈم ڈم جادوگر نے کہا۔

"ہاں بھئی لوگو! اب بتلاؤ تمہارے جادوگر کے سکے

واپس لاتے جائیں یا نہیں۔ ویسے اس نے میرا نذاق اڑایا تھا اس لئے بہتر تو یہی ہے کہ اس کے سکے واپس اسے نہ دیتے جائیں"۔ چھن چھنگلو نے مجمع سے مخاطب ہوکر کہا۔

"دے دو، غریب آدمی ہے، بیچارہ صبح سے کھڑا تماشہ دکھا رہا ہے"۔ مجمع میں سے چند لوگوں نے جواب دیا۔

"مگر تم بھی تو مجھ پر ہنسے تھے اس لئے تمہیں بھی سزا ملنی چاہیئے۔ چنانچہ تمہارے سکے غائب اور اس کے حاضر"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔ اور اسی لمحے ڈم ڈم جادوگر اچھل پڑا کیونکہ اس کی ہتھیلی میں سکے واپس آگئے تھے جبکہ لوگوں نے بے اختیار اپنی اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈالے تو ان سب کی جیبیں خالی تھیں اب تو وہ سب بوکھلا گئے۔

انہوں نے چھن چھنگلو کی منتیں شروع کر دیں۔ چھن چھنگلو کچھ دیر تو خاموش کھڑا رہا۔ پھر اس نے ان سے مخاطب ہوکر کہا۔

"دیکھو! کسی بھی شخص کا نذاق مت اڑایا کرو۔ اور نہ ہی اس مسخرے جادوگر کی طرح غرور کیا کرو

اللہ تعالیٰ دوسروں کا مذاق اڑانے والوں اور غرور کرنے والوں کو ضرور سزا دیتا ہے۔"

"ہم معافی مانگتے ہیں۔" سب لوگوں نے باقاعدہ چھن چھنگو کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"میں تسلیم کرتا ہوں کہ مجھ سے غلطی ہوگئی ہے تم مجھ سے بھی زیادہ عظیم جادوگر ہو۔" ڈم ڈم جادوگر نے بھی چھن چھنگو کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"میں جادوگر نہیں ہوں۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ تمہارے سکے تمہاری جیبوں میں ہیں۔" چھن چھنگو نے کہا اور سب لوگوں کی جیبیں ویسے ہی بھر گئیں جیسے پہلے تھیں۔

اب تو سب لوگ چھن چھنگو کے گرد اکٹھے ہوگئے وہ سب اُسے حیرت اور عقیدت سے دیکھ رہے تھے اب لوگوں نے اُسے اپنے دکھڑے سنانے شروع کر دیئے۔ کوئی کچھ کہتا، کوئی کچھ کہتا۔

چھن چھنگو پریشان ہوگیا۔ اُسے اور تو کچھ نہ سوجھا البتہ اس نے فوراً اپنے آپ کو غائب کر لیا۔ وہ کھڑا تو وہیں تھا البتہ لوگوں کو نظر نہیں آرہا تھا۔

لوگ کچھ دیر تو اس کا انتظار کرتے رہے پھر جانے لگے۔ آہستہ آہستہ تمام مجمع چھٹ گیا اور صرف

ڈم ڈم جادوگر وہاں رہ گیا۔ وہ اپنا سامان سمیٹ رہا تھا اس کے چہرے پر ابھی تک بوکھلاہٹ اور پریشانی کے آثار تھے وہ بار بار اپنی ہتھیلی کو ہاتھ لگاتا کہ کہیں سکے دوبارہ تو غائب نہیں ہو گئے۔

سامان سمیٹ کر وہ ایک طرف کو چل پڑا۔ اور چھن چھنگلو بھی اس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔

ڈم ڈم جادوگر ایک گلی میں گیا اور پھر ایک چھوٹے سے مکان کا تالا کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ چھن چھنگلو بھی اس کے پیچھے مکان میں داخل ہو گیا۔

ڈم ڈم نے کمرے میں جاکر سامان رکھا اور پھر الماری میں سے ایک تصویر نکال کر سامنے رکھ لی اُسے کچھ دیر دیکھتا رہا پھر بولا۔

"میری بیٹی! دیکھو میں تمہارے لئے کتنی محنت کر رہا ہوں۔ ابھی میرے پاس ایک لاکھ اشرفیاں جمع ہوئی ہیں اور تمہاری رہائی کے لئے دس کروڑ اشرفیاں چاہئیں۔ مگر میری بیٹی! تم مایوس نہ ہونا۔ تمہارا باپ ہر قیمت پر دس کروڑ اشرفیاں اکٹھی کریگا تاکہ تمہیں اس ظالم دیو کے پنجے سے نجات دلا سکے۔" ڈم ڈم جادوگر نے کہا اور پھر اس نے تصویر کو سینے سے لگا لیا۔

اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے۔
چھن چھنگو جو قریب کھڑا سب کچھ سُن رہا تھا اُسے ڈم ڈم پر بڑا ترس آیا اور پھر ظالم دیو کا سُنکر وہ چونک پڑا۔ ظالموں کے خلاف تو وہ ہمیشہ سے کام کرتا آیا ہے۔ اس نے فیصلہ کرلیا کہ ڈم ڈم جادوگر کی مدد کی جائے اور اس کی بیٹی کو ظالم دیو کے پنجے سے رہائی دلائی جائے۔ چنانچہ وہ فوراً ظاہر ہوگیا۔
ڈم ڈم جادوگر نے جب اچانک بند کمرے میں چھن چھنگو کو اپنے سامنے دیکھا تو وہ حیرت کے مارے اچھل پڑا۔
"تت۔ تم۔ یہاں کیسے آئے؟" ڈم ڈم نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔
"میں تمہارے ساتھ ساتھ یہاں آیا ہوں مگر مجھے تفصیل سے بتلاؤ کہ وہ ظالم دیو کون ہے اور تمہاری بیٹی کو کیوں اٹھا کر لے گیا ہے۔ میں تمہاری مدد کرونگا اور تمہاری بیٹی کو اس ظالم دیو کے پنجے سے ضرور نجات دلاؤنگا" چھن چھنگو نے جواب دیا۔
"وہ بہت ظالم اور بہت طاقتور ہے لڑکے! وہ تمہیں بھی مار ڈالے گا" ڈم ڈم جادوگر نے کہا۔
"تم اس بات کو چھوڑو۔ مجھے تفصیل بتلاؤ" چھن چھنگو

نے جواب دیا۔

"میرا نام ڈم ڈم ہے۔ میری ایک بیٹی ہے زلیخا بیحد خوبصورت اور بیحد نیک۔ میری بیوی اس کے بچپن میں ہی مرگئی تھی۔ میں نے اُسے ماں بن کر پالا۔ میں ملک یونان کا رہنے والا ہوں۔ ایک دن میں اور میری بیٹی رات کے وقت چھت پر سو رہے تھے کہ صبح جب میری آنکھ کھلی تو میری بیٹی غائب تھی۔ سیڑھیوں کے دروازے کا تالا بھی بدستور بند تھا۔ نیچے جانے کا اور کوئی راستہ ہی نہیں تھا۔ میں بڑا حیران اور پریشان ہوا۔ پھر میں نے تمام شہر میں اُسے ڈھونڈا مگر کہیں اس کا پتہ نہ چلا۔ چنانچہ میں کسی ایسے شخص کو ڈھونڈنے لگا جو مجھے میری بیٹی کا پتہ بتلا دے۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے میں ایک بوڑھے شخص کے پاس جا پہنچا جو بہت بڑا جادوگر ہے۔ اس نے مجھے بتلایا کہ میری بیٹی زلیخا کو پرستان کا ظالم دیو کامان اٹھا کر لے گیا ہے اور اس نے اسے اپنی کنیز بنا لیا ہے میں نے اس بوڑھے جادوگر کی بڑی خوشامد کی کہ کسی طرح وہ کامان دیو سے مجھے میری بیٹی واپس دلا دے مگر اس نے بتلایا کہ کامان دیو بے حد لالچی اور انتہائی

طاقتور دیو ہے۔ پرستان کا بادشاہ تک اس سے ڈرتا ہے۔ کامان دیو جادو بھی جانتا ہے اور سامری جادوگر کا شاگرد ہے اس لئے نہ ہی اس پر طاقت سے قبضہ کیا جاسکتا ہے اور نہ اسے جادو سے شکست دی جا سکتی ہے۔ جب میں بہت رویا پیٹا تو بوڑھے کو مجھ پر رحم آگیا۔ اس نے روحانی طور پر کامان دیو سے رابطہ قائم کیا کہ وہ زلیخا کو رہا کردے مگر کامان دیو نہ مانا۔ جب بوڑھے جادوگر نے بیحد خوشامدیں کیں تو کامان دیو نے اس کی رہائی کے لئے ایک شرط لگا دی کہ اگر اس کا باپ یعنی میں دس کروڑ اشرفیاں اسے لاکر دوں تو وہ زلیخا کو واپس کر دیگا میں غریب آدمی تھا میرے پاس دس کروڑ اشرفیاں کہاں سے آتیں۔ چنانچہ بوڑھے نے مجھے دو تین معمولی قسم کے جادو سکھا دیئے تاکہ میں لوگوں کو تماشہ دکھاکر سکے اکٹھے کروں اور اس طرح جب میرے پاس دس کروڑ اشرفیاں جمع ہو جائیں تو میں جاکر اپنی بیٹی کو چھڑا لاؤں"۔ ڈم ڈم نے پوری تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"ہوں، اب تک تم نے صرف ایک لاکھ اشرفیاں اکٹھی کی ہیں"۔ چھن چھنگو نے پوچھا۔

"ہاں! مجھے دو سال ہو گئے ہیں محنت کرتے ہوئے مگر اب تک صرف ایک لاکھ اشرفیاں اکٹھی ہوئی ہیں اگر یہی حال رہا تو دس کروڑ اشرفیاں اکٹھی کرتے کرتے میری عمر ختم ہو جائے گی مگر میں کیا کروں؟ مجبور ہوں"۔ ڈم ڈم نے روتے ہوئے جواب دیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

"تم روؤ مت، میں تمہاری بیٹی کو اس ظالم دیو کے پنجے سے نجات دلاؤں گا"۔ چھن چھنگو نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم جادوگر ہو"؟ ڈم ڈم نے پوچھا۔

"نہیں، میں جادوگر نہیں ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ظالموں سے نپٹنے کے لئے خصوصی طاقتیں دے رکھی ہیں۔ میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرا دوست ہے پنگلو بندر"۔ چھن چھنگو نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا

"خدا کرے میری بیٹی مجھے واپس مل جائے۔ میں تمام عمر تمہارا احسان مند رہوں گا"۔ ڈم ڈم نے جواب دیا

"تم فکر نہ کرو، یہ بتلاؤ کہ اگر تمہیں دس کروڑ اشرفیاں مہیا کر دی جائیں تو تم کیسے اپنی بیٹی کو حاصل کرو گے"؟ چھن چھنگو نے پوچھا۔

"میں یہ اشرفیاں اس بوڑھے جادوگر کو دے دونگا وہ انہیں سامان دیو تک پہنچا دے گا اور وہ میری بیٹی کو واپس کر دیگا۔" ڈم ڈم نے بڑی معصومیت سے جواب دیا۔

"تو کیا بوڑھا جادوگر اب زندہ ہوگا؟" چھن چھنگو نے پوچھا

"ہاں! وہ سینکڑوں سالوں سے زندہ ہے اس نے آبِ حیات پی رکھا ہے اس لئے وہ قیامت تک زندہ رہے گا۔" ڈم ڈم نے جواب دیا۔

"تو پھر چلو اس بوڑھے جادوگر کے پاس چلتے ہیں۔ میں اُسے اشرفیاں دوں گا۔" چھن چھنگو نے کہا۔

"مگر وہ تو بہت دور رہتا ہے وہاں تک جاتے جاتے ہمیں ایک سال لگ جائے گا"۔ ڈم ڈم نے کہا۔

"تم اپنا سامان اٹھاؤ۔ باقی کام مجھ پر چھوڑ دو۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

ڈم ڈم نے اٹھ کر ایک تھیلے میں اپنا سامان اور دوسرے تھیلے میں اشرفیاں ڈال لیں اور وہ چلنے کے لئے تیار ہوگیا۔

"وہ بوڑھا جادوگر کہاں رہتا ہے۔ مجھے وہ جگہ بتلاؤ۔" چھن چھنگو نے کہا اور ڈم ڈم نے تفصیل سے اس ملک

شہر اور جگہ کے متعلق بتلایا جہاں ایک غار میں وہ بوڑھا جادوگر رہتا تھا۔

"اپنی آنکھیں بند کرلو"۔ چھن چھنگو نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے کہا اور ڈم ڈم نے آنکھیں بند کرلیں۔

"اب آنکھیں کھول دو"۔ چھن چھنگو نے کہا اور ڈم ڈم نے آنکھیں کھول دیں اور پھر حیرت کی شدت سے اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں کیونکہ اس نے دیکھا کہ وہ اُسی غار کے سامنے کھڑا ہے جس میں وہ بوڑھا جادوگر رہتا تھا۔ ایک سال کا سفر پلک جھپکنے میں طے ہوگیا تھا "اب مجھے یقین ہوگیا ہے کہ تم میری بیٹی کو ضرور اس ظالم دیو کے پنجے سے نجات دلا دوگے"۔ ڈم ڈم نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"انشاءاللہ! آؤ اب بوڑھے جادوگر کے پاس چلتے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر وہ ڈم ڈم کو ساتھ لیے اور چنگو کو کندھے پر بٹھائے غار میں داخل ہوگیا۔

غار خاصی لمبی چوڑی تھی اور اس میں جابجا انسانی کھوپڑیوں اور ہڈیوں کے ڈھیر بکھرے ہوئے تھے مگر انہوں نے تمام غار دیکھ ڈالی بوڑھے جادوگر کا کہیں نام و نشان تک نہیں تھا۔

"یہ بوڑھا آخر کہاں گیا؟" ڈم ڈم نے پریشان ہوتے ہوتے کہا۔

چھن چھنگو نے آنکھیں بند کیں اور پھر چند لمحوں بعد ایک طویل سانس لیتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"ڈم ڈم! تمہیں دھوکا دیا گیا ہے۔ یہ بوڑھا جادوگر ہی اصل میں کامان دیو ہے۔ وہ اس دنیا میں بوڑھے جادوگر کے روپ میں آتا ہے اور انسانوں کا شکار کر کے انہیں کھاتا ہے۔ کامان دیو نے جان بوجھ کر تمہیں بھیج دیا تھا تاکہ تم اشرفیاں اکٹھی کرنے کے چکر میں رہو اور اس کا پیچھا چھوڑ دو۔" چھن چھنگو نے اسے بتلایا۔

"مگر اس نے مجھے کیوں نہیں کھایا۔ اس طرح وہ مجھ سے ہمیشہ کے لئے جان چھڑا لیتا!" ڈم ڈم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی میں نے معلوم کرلیا ہے۔ تم سیّد خاندان سے تعلق رکھتے ہو اور کامان دیو سیّد خاندان سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کو نہیں کھا سکتا۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو۔ واقعی میں سیّد خاندان سے تعلق رکھتا ہوں۔" ڈم ڈم نے جواب دیا۔

اگر مجھے غصہ آگیا تو میں تمہاری بوٹی بوٹی علیحدہ کر دونگا" تخت پر بیٹھے ہوئے دیو نے جو کامان دیو تھا انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔
"نہیں! میں تم سے شادی نہیں کر سکتی۔ مجھے واپس میرے باپ کے پاس بھجوا دو۔ میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں"۔ سامنے بیٹھی ہوئی لڑکی نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔
"ہوں، تو تم اس طرح نہیں مانوگی۔ اس کا مطلب ہے کہ مجھے زبردستی کرنی پڑے گی"۔ کامان دیو نے کہا اور پھر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔
اس نے زور سے تالی بجائی۔ اور تالی بجتے ہی کمرے کے بڑے سے دروازے سے ایک دیو اندر داخل ہوا۔ یہ کالا بجھنگ دیو تھا جس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا ہنٹر تھا۔ اس نے اندر آکر کامان دیو کو جھک کر سلام کیا۔
"اس لڑکی پر اس وقت تک ہنٹر برساؤ جب تک یہ ہم سے شادی کرنے پر تیار نہ ہوجائے"۔ کامان دیو نے کالے دیو کو حکم دیتے ہوئے کہا۔
"مجھ پر رحم کرو۔ مجھے مت مارو"۔ لڑکی نے بُری

طرح چیختے ہوئے کہا۔
مگر کالے جلاد دیو نے حکم ملتے ہی پوری قوت سے لڑکی پر ہنٹر برسانے شروع کر دیئے اور لڑکی کی دردناک چیخوں سے کمرہ گونجنے لگا۔ اس کے جسم سے خون بہنے لگا تھا۔ آخر وہ چیختے چیختے بے ہوش ہو گئی۔
"اسے اٹھا کر اس کے کمرے میں ڈال آؤ۔ آج کے لئے یہی سزا کافی ہے۔ کل پھر پوچھیں گے"۔ کامان دیو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جلاد دیو نے آگے بڑھ کر بیہوش زلیخا کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر لادا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔
"ہمارا ناشتہ حاضر کیا جائے"۔ زلیخا کے جانے کے بعد کامان دیو نے دوبارہ تالی بجاتے ہوئے کہا۔
اس کے تالی بجاتے ہی کمرے کا دوسرا دروازہ کھلا اور تین دیو اپنے ہاتھوں میں تین انسانوں کو اٹھائے اندر داخل ہوئے۔ یہ تینوں قوی ہیکل نوجوان تھے اور وہ دیوؤں کے ہاتھوں میں بری طرح تڑپ رہے تھے
"اسے لاؤ، یہ زیادہ اچھل رہا ہے"۔ کامان دیو نے ایک نوجوان کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور دیو نے اس نوجوان کو کامان دیو کے ہاتھ میں دے دیا۔

کامان دیو نے اپنے بڑے بڑے ہاتھوں میں نوجوان کو مضبوطی سے پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا ایک ہاتھ یوں جھٹکے سے توڑ لیا جیسے وہ کسی لکڑی کا بنا ہوا ہو۔ نوجوان کے حلق سے دردناک چیخیں نکلنے لگیں اور کامان دیو اس نوجوان کا ہاتھ مزے سے کھانے لگا۔

نوجوان کے چیخنے کی کسی کو ذرا بھر بھی پرواہ نہ تھی۔ اس طرح کامان دیو نے پہلے اس کے ہاتھ کھائے پھر اس کی ٹانگیں توڑ کر کھائیں۔ پھر نوجوان کی گردن مروڑ کر اُسے مار ڈالا اور اس کے باقی جسم کو کھانے میں مصروف ہوگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ نوجوان کا تمام گوشت کھا گیا اور سامنے ہڈیوں کا ڈھیر جمع ہوگیا تھا پھر اس نے دوسرے نوجوان کو پکڑا جو خوف کے مارے بیہوش ہو چکا تھا اور پھر اس کا بھی یہی حشر ہوا۔

اس طرح کامان دیو نے تینوں انسانوں کو کھانے کے بعد ایک زور دار ڈکار لی اور تخت کے قریب پڑا ہوا شراب کا ایک بڑا سا مٹکا اٹھا کر منہ سے لگا لیا۔ پورا مٹکا خالی کرنے کے بعد اس نے ایک مرتبہ پھر

زور دار ڈکار لی۔

"ان ہڈیوں کو یہاں سے ہٹاؤ"۔ کامان دیو نے اپنے دونوں طرف کھڑے ہوئے دیوؤں کو حکم دیا اور دیوؤں نے بڑی پھرتی سے تمام ہڈیاں اٹھالیں اور خون کے دھبے صاف کر دیئے۔

"گانے والی پریوں کو لے آؤ"۔ کامان دیو نے تخت پر لیٹتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد وہاں تین خوبصورت پریاں آگئیں اور انہوں نے جھک کر کامان دیو کو سلام کیا اور پھر ان میں سے ایک پری نے گانا شروع کردیا جبکہ دو ناچنے لگیں۔

کافی دیر تک پریوں کے ناچ گانے سے محظوظ ہونے کے بعد کامان دیو نے انہیں واپس جانے کا اشارہ کیا۔ اور وہ اُسے سلام کرتے باہر نکل گئیں۔

"ہمیں انسانوں کی دنیا میں گئے ہوئے کافی دن ہوگئے ہیں۔ کیوں نہ اب ہم بوڑھے جادوگر کے روپ میں وہاں کی سیر کریں"۔ کامان دیو نے ایک دیو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"جیسے آپ کی خوشی"۔ اس دیو نے بڑے مؤدبانہ انداز

میں جواب دیا۔
پھر اس سے پہلے کہ کامان دیو کچھ جواب دیتا، دروازے سے ایک دیو اندر داخل ہوا۔ اس نے جھک کر کامان دیو کو سلام کیا اور کہنے لگا۔
"حضور! بادشاہ سلامت آپ سے ملنے کے لئے آئے ہیں"۔
"بادشاہ آیا ہے۔ بلاؤ اُسے"۔ کامان دیو نے بڑے حقارت بھرے انداز میں کہا
اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک بوڑھا دیو اندر داخل ہوا جس نے سر پر سچے موتیوں کا تاج پہنا ہوا تھا اور ہاتھ میں شاہی عصا پکڑا ہوا تھا۔
"آیئے بادشاہ سلامت! آیئے یہیں میرے ساتھ تخت پر بیٹھ جائیں۔ اور سنایئے کیسے "تکلیف کی"؟ کامان دیو نے گو یہ سب کچھ مؤدبانہ لہجے میں کہا مگر اس کی آواز میں مذاق اڑانے والا عنصر موجود تھا۔
"کامان! پرستان میں لوگ تمہارے ظلم کی وجہ سے بددل ہوتے جا رہے ہیں۔ ابھی کل مجھے شکایت ملی ہے کہ تم نے ایک بوڑھے جن کو اس لئے مار ڈالا ہے کہ اس نے تمہیں سلام نہیں کیا تھا"۔ بادشاہ

نے قدرے ناراض لہجے میں کہا۔
"ہاں بادشاہ سلامت! میں نے اُسے مار ڈالا ہے بھلا کس کی جرأت ہے کہ کامان کو دیکھے اور پھر اُسے سلام نہ کرے۔ اور جو لوگ میری شکایت کرتے ہیں ان کے نام مجھے بتلائیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ وہ کیسے میری شکایت کی جرأت کرتے ہیں" کامان دیو نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"سنو کامان! میں نے اب تک تمہیں بہت برداشت کیا ہے۔ میں یہاں کا بادشاہ ہوں۔ میں اگر حکم دوں تو پورے پرستان کے دیو تم پر ٹوٹ پڑیں گے مگر اس کے باوجود میں اس لئے تمہیں کچھ نہیں کہتا کہ شائد تم راہِ راست پر آجاؤ۔ میں خوامخواہ خون بہانا پسند نہیں کرتا"۔
"بادشاہ سلامت! آپ بادشاہ ہیں اور ہمارے ملک میں بادشاہ کو قتل نہیں کیا جاسکتا اس لئے میں خاموش ہوں ورنہ جو فقرے آپ نے مجھے کہے ہیں اگر کوئی اور کہتا تو میں ابھی اس کی گردن مروڑ دیتا اور دوسری بات یہ کہ تمام پرستان کے دیو میرے مقابلے میں آجائیں۔ آپ یہ حسرت بھی نکال لیں۔ میں

صرف طاقتور ہی نہیں ہوں بلکہ میں ایک بہت بڑا جادوگر بھی ہوں۔ میں نے سامری جادوگر سے جادو بھی سیکھا ہوا ہے۔ میں پلک جھپکنے میں تمام دیوؤں کو خون میں نہلا دونگا" کامان دیو نے اپنی موٹی سی ران پر غصّے سے مُکّہ مارتے ہوئے کہا۔

"کامان! کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ تم کم سے کم پرستان میں رہ کر کسی کو تنگ نہ کرو۔ کسی پر ظلم نہ کرو۔ اگر تمہیں ظلم کرنے کا شوق ہے تو انسانوں کی دنیا میں چلے جاؤ۔ وہاں جاکر خوب کھُل کھیلو۔ کم سے کم دیو تو تمہاری شرانگیزیوں سے بچ جائیں گے"۔ بادشاہ نے اس بار نرم لہجے میں کہا وہ شائد کامان کی بات سے خوفزدہ ہوگیا تھا۔

"جہاں میری مرضی آئے گی میں رہوں گا۔ جو میرا دل کہے گا میں کروں گا۔ آئندہ مجھے نصیحت کرنے کی کوشش نہ کریں۔ بس میں نے کہہ دیا۔ اب آپ جاسکتے ہیں"۔ کامان دیو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

بادشاہ خاموشی سے اٹھکر کھڑا ہوگیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ کامان کو سمجھانا بےسود ہے۔

"دیکھو کامان! اللہ تعالیٰ کو ظلم پسند نہیں ہے وہ ضرور تمہیں سزا دینے کے لئے کسی نہ کسی کو بھیج دیگا اور یہ بھی سن لو کہ تمہارے برے وقت میں پرستان کا کوئی دیو یا پری تمہاری امداد نہیں کرے گا" بادشاہ نے جاتے ہوئے کہا۔

"مجھے کسی کی امداد کی ضرورت نہیں ہے۔ میں خود ہر ایک سے نپٹنے کی طاقت اور قوت رکھتا ہوں" کامان دیو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

اور بادشاہ خاموشی سے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

چھن چھنگو، پنگو اور ڈم ڈم پہاڑوں پر چلتے چلتے تقریباً ایک گھنٹے بعد ایک ایسی جگہ پر پہنچ گئے جہاں پہاڑوں نے ایک سیدھی دیوار بنا دی تھی ان پہاڑوں کے درمیان میں ایک بڑا سا دروازہ تھا جو چٹانوں کا بنا ہوا تھا اور اس وقت بند تھا۔

"یہ پرستان کا دروازہ ہے اور یہ پہاڑ کوہ قاف کہلاتا ہے"۔ چھن چھنگو نے ڈم ڈم کو بتلایا۔

"مگر ہم اس کے اندر کیسے جائیں گے؟ اندر تو دیو ہوں گے جو ہمیں فوراً کھا جائیں گے"۔ ڈم ڈم نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تم گھبراؤ مت! میں جو تمہارے ساتھ ہوں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔ اور پھر اس نے اپنا ہاتھ اس دروازے کی

طرف اٹھایا۔ جیسے ہی اس کا ہاتھ دروازے کی طرف اٹھا، دروازہ خودبخود کھلتا چلا گیا۔

"آؤ اندر چلیں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر وہ تینوں دروازے کے اندر داخل ہوگئے۔ سامنے انتہائی خوبصورت باغ تھا جو دور دور تک پھیلا ہوا تھا بڑے خوبصورت محل نما مکان تھے اور پھر انہوں نے وہاں دیوؤں اور پریوں کو اڑتے اور گھومتے ہوئے دیکھا۔

ابھی وہ وہیں کھڑے یہ نظارہ دیکھ رہے تھے کہ اچانک چند دیوؤں کی نظر ان پر پڑگئی۔ وہ تیزی سے ان کی طرف لپکے۔

"کون ہو تم اور اندر کیسے آئے؟ دروازہ کس نے کھولا ہے"؟ ایک دیو نے انتہائی سخت لہجے میں ان سے مخاطب ہوکر کہا۔

"دروازہ ہم نے خود کھولا ہے۔ پہلے تم یہ بتلاؤ کہ کامان دیو یہیں رہتا ہے"؟ چھن چھنگو نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"ہاں! وہ یہیں رہتا ہے۔ کیوں کیا کام ہے تمہیں اس سے"؟ اسی دیو نے پوچھا۔

"میں اس ظالم دیو کو ختم کرنے کے لئے آیا ہوں۔

مجھے اس کے مکان تک لے چلو"۔ چھن چھنگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم، اور کامان دیو کا مقابلہ کروگے۔ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ۔ وہ بڑے بڑے طاقتور دیوؤں کی گردن ایک لمحے میں مروڑ دیتا ہے۔ تم اس سے مقابلہ کروگے۔ کیا تم پاگل تو نہیں ہو"۔ اس دیو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بس تم ایک بار مجھے وہاں تک لے چلو۔ پھر تماشہ دیکھو"۔ چھن چھنگو نے اس کی بات کا بُرا نہ مانتے ہوئے جواب دیا۔

"پہلے تمہیں بادشاہ سلامت کے حضور پیش کیا جائے گا۔ وہ تمہیں بلااجازت پرستان میں داخلے کی سزا دے گا"۔ اس دیو نے جواب دیا اور آگے بڑھ کر اُسے پکڑنے لگا۔

"ٹھہرو! ہمیں پکڑنے کی ضرورت نہیں ہے ہم خود بادشاہ کے پاس چلنے کے لئے تیار ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور دیو رک گیا۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر سر ہلاکر کہنے لگا۔

"چلو ٹھیک ہے خود ہی چلو"۔

چنانچہ وہ ان دیوؤں کے ہمراہ آگے بڑھنے لگے۔ انہیں

دیکھکر بہت سی پریاں اور دیو بھی ان کے اردگرد اکٹھے ہوگئے۔ اور اب ان کے پیچھے اچھا خاصا مجمع لگ گیا۔
وہ سب بڑی حیرت سے اِدھر اُدھر کا ماحول دیکھ رہے تھے خوبصورت پریوں اور خوبصورت باغ باغیچوں کو دیکھ کر وہ بڑے خوش ہو رہے تھے مگر لمبے تڑنگے اور ہیبت ناک دیوؤں کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ زبردستی اس خوبصورت جگہ میں گھس آئے ہوں۔
چلتے چلتے وہ ایک بہت بڑے محل کے سامنے پہنچ گئے۔ یہ تمام محل سونے کا بنا ہوا تھا اور اس پر انتہائی قیمتی ہیرے جواہرات جڑے ہوئے تھے جو سورج کی روشنی میں یوں چمک رہے تھے جیسے عمارت پر بہت سے ستارے چمک رہے ہوں۔
وہ سمجھ گئے کہ یہی شاہی محل ہوگا۔ محل کے دروازوں پر خوفناک قسم کے دیو پہرہ دے رہے تھے انہیں ساتھ لے آنے والے دیو نے آگے بڑھ کر ان سے باتیں کیں اور پھر انہوں نے دروازہ کھول دیا۔ ان کے پیچھے پریوں اور دیوؤں کا آنے والا مجمع دروازے سے باہر رہ گیا جبکہ وہ اس دیو سمیت اندر داخل

ہوگئے۔

مختلف باغوں اور راستوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک بہت بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں بہت بڑی بڑی کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ دیو نے انہیں ان کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود وہ ایک کمرے میں گھس گیا۔

پنگو بندر اچھل کر ایک کرسی کی پشت پر چڑھ بیٹھا جبکہ ڈم ڈم اور چھن چھنگو دوسری کرسیوں پر بیٹھ گئے یہ کرسیاں اتنی بڑی تھیں کہ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے ایک بہت بڑے کمرے میں چھوٹا سا ایک چوہا بیٹھا ہو۔

ابھی انہیں کرسیوں پر بیٹھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ دروازہ کھلا اور بوڑھا بادشاہ اندر داخل ہوا۔ یہ ایک قوی ہیکل بوڑھا دیو تھا جس نے سر پر تاج اور ہاتھ میں شاہی عصا پکڑا ہوا تھا۔ یہ عصا بھی اتنا لمبا چوڑا تھا جیسے کسی بڑے درخت کا تنا ہو۔

چھن چھنگو اور ڈم ڈم نے اٹھکر بادشاہ کو سلام کیا اور بادشاہ ان کے سلام کا جواب دیتے ہوئے ایک بڑی کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ بغور انہیں دیکھ رہا تھا۔

اس کے چہرے پر ہلکی سی کرختگی اور ناگواری ابھر آئی تھی۔ جیسے انہیں دیکھ کر اُسے مایوسی ہوئی ہو۔

"کون ہو تم اور بغیر اجازت پرستان میں کیوں داخل ہوئے ہو"؟ بادشاہ نے بڑے باوقار لہجے میں ان سے مخاطب ہوکر پوچھا۔

"میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرا دوست پنگو بندر ہے۔ یہ ہمارا ساتھی ڈم ڈم ہے۔ میرے ساتھی ڈم ڈم کی لڑکی زلیخا کو پرستان کا ظالم دیو کامان اٹھا لایا ہے۔ ہم اس سے وہ لڑکی واپس لینے آئے ہیں اور اُسے اس کے ظلم کی سزا بھی دیں گے"۔ چھن چھنگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم بھلا اس دیو کو کیا سزا دے سکتے ہو۔ تمہیں تو دیو پھونک مار دے تو تم تینوں اڑ کر سو میل دور جا گرو"۔ بادشاہ نے ناگوار سے لہجے میں جواب دیا۔

"بادشاہ سلامت! بظاہر آپ کی بات سچ ہے مگر آپ کو نہیں معلوم کہ ظالموں کے خلاف جدوجہد کرنے والوں کی حمایت اللہ تعالیٰ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑی طاقت کوئی نہیں ہے"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"تمہاری بات بالکل ٹھیک ہے مگر بہرحال کوئی جوڑ

بھی تو ہونا چاہیئے۔ کامان دیو انتہائی ظالم، مغرور اور طاقتور ہے۔ پرستان کا کوئی بھی دیو اس سے جنگ میں نہیں جیت سکتا۔ دوسری بات یہ کہ وہ سامری جادوگر کا شاگرد بھی ہے اس لئے بہت بڑا جادوگر بھی ہے۔ اب تم بتلاؤ کہ تم کیا کر سکتے ہو۔ تم مجھے معصوم سے انسان لگتے ہو اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ۔ اگر کامان دیو کو علم ہو گیا تو پھر تمہاری موت یقینی ہے"۔ بادشاہ نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں بادشاہ سلامت! ہم جو ارادہ کرکے آئے ہیں اُسے اللہ تعالیٰ کی مدد سے ضرور پورا کریں گے"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"تمہاری مرضی، اگر تم مرنا ہی چاہتے ہو تو میں کیا کرسکتا ہوں۔ اب بھی وقت ہے سوچ لو"۔ بادشاہ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ کی ہمدردی کا شکریہ بادشاہ سلامت! مگر یقین کیجئے ہم اس ظالم کو ایسی سزا دیں گے کہ پرستان کے رہنے والے صدیوں تک یاد رکھیں گے"۔ چھن چھنگو نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیا۔

"ہوں! اگر ایسا ہو جائے تو صرف ہمیں ہی کیا پورے پرستان کو اس سے خوشی ہوگی"۔ بادشاہ نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

پھر بادشاہ نے ایک دیو کو حکم دیا کہ "ان ——— کو کامان دیو کے محل میں پہنچا دیا جائے اور ان کے ساتھ جو حشر ہو۔ واپس آکر اُسے بتلایا جائے۔

دیو ان تینوں کو لے کر شاہی محل سے باہر نکلا اور پھر مختلف راستوں پر چلتے ہوئے وہ ایک اور محل کے سامنے پہنچ گئے جو بادشاہ کے محل سے بھی زیادہ خوبصورت اور بڑا تھا۔

"یہ کامان کا محل ہے۔ میں اندر نہیں جاؤنگا۔ تم خود چلے جاؤ" دیو نے ان سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ٹھیک ہے، ہم خود چلے جائیں گے" چھن چھنگو نے کہا اور پھر وہ محل کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

محل کا دروازہ بند تھا اور اس کے باہر بھی کوئی دربان موجود نہیں تھا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر چھن چھنگو نے ینگلو کو کندھے پر بٹھایا اور ڈم ڈم کا بازو پکڑ کر اُسے آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا۔

ڈم ڈم نے آنکھیں بند کرلیں۔ چند لمحوں بعد اس

نے اُسے آنکھیں کھولنے کے لئے کہا۔

ڈم ڈم نے جیسے ہی آنکھیں کھولیں اس نے دیکھا کہ وہ سب ایک بہت بڑے کمرے میں موجود ہیں جس کے درمیان ایک بہت بڑی اور انتہائی خوبصورت مسہری موجود ہے جس پر ایک انتہائی ہیبت ناک مگر لحیم و شحیم دیو سویا ہوا تھا۔ وہ زور زور سے خراٹے لے رہا تھا۔ اس کے خراٹوں سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کمرے میں زلزلہ آیا ہوا ہو۔

"یہی کامان دیو ہے"؟ ڈم ڈم نے آہستہ سے پوچھا۔

"ہاں! یہی ظالم کامان دیو ہے"۔ چین چھنگو نے جواب دیا۔ پھر اس نے پنگو کو مخصوص انداز میں اشارہ کیا اور پنگو اس کے کندھے سے اتر کر مسہری پر چڑھ گیا اور اس نے جاکر کامان دیو کے منہ پر زور سے چپت ماری۔

چپت کھاتے ہی کامان دیو ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ اس نے بڑی غضیلی نظروں سے اِدھر اُدھر دیکھا۔ اسی لمحے پنگو نے اچھل کر اس کے منہ پر ایک اور چپت ماری اور چھلانگ لگاکر چین چھنگو کے کندھے پر آ بیٹھا۔ اب تو۔ کامان دیو کا غصے کے مارے بُرا حال ہوگیا

وہ اچھل کر مسہری سے نیچے اتر آیا اور پھر جب اس کی نظریں چھن چھنگو اور ڈم ڈم پر پڑیں تو وہ حیرت سے بت بنا کھڑا رہ گیا۔ وہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ کوئی انسان بغیر اس کی اجازت کے یوں پرستان میں اور خاص طور پر اس کی خواب گاہ میں داخل ہو سکتا ہے۔

"کون ہو تم"؟ اس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پھاڑ کھانے والے لہجے میں پوچھا۔

"میرا نام چھن چھنگو ہے۔ یہ میرا دوست پنگلو بندر ہے اور یہ وہ ڈم ڈم ہے جس کی بیٹی زلیخا کو تم اٹھا کر لائے تھے" چھن چھنگو نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مگر تمہیں یہ جرأت کیسے ہوئی کہ تم میری خوابگاہ میں داخل ہو"۔ کامان دیو نے پہلے سے بھی زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس بات کو چھوڑو۔ یہ بتلاؤ کہ ڈم ڈم کی بیٹی زلیخا کہاں ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"وہ میرے قبضے میں ہے۔ میں اس سے شادی کرونگا"۔ کامان دیو نے جواب دیا۔

"اُسے اس کے باپ کو واپس کر دو"۔ چھن چھنگو نے کامان دیو کو تقریباً ڈانٹتے ہوتے کہا۔

"تمہاری یہ جراٗت کہ تم مجھے ڈانٹو۔ میں ابھی تمہاری ہڈیاں توڑتا ہوں"۔ کامان دیو نے غصّے کی شدت سے چھن چھنگو کو زور سے تھپڑ مارنے کی کوشش کی۔ مگر چھن چھنگو تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا اور کامان دیو اپنے ہی زور میں گھومتا چلا گیا۔

جیسے ہی کامان دیو کی پشت ان کی طرف ہوئی پنگو بندر نے چھلانگ لگائی اور کامان دیو کی گردن کی پشت پر اپنے دانت جما دیئے۔

کامان دیو چیخ مارکر پلٹا اور اس نے اپنے لمبے ہاتھوں سے پنگو کو پکڑنے کی کوشش کی مگر پنگو چھلانگ لگا کر ایک طرف ہو گیا۔

پھر جیسے ہی کامان دیو اس کی طرف جھپٹا۔ اچانک چھن چھنگو نے اپنا ہاتھ اونچا کر کے اٹھا دیا۔ اس کا ہاتھ اٹھتے ہی کامان دیو اچھل کر سر کے بل الٹا کھڑا ہو گیا۔

"اب ہمارے پیچھے آؤ۔ ہم تمہارا جلوس پورے پرستان میں نکالیں گے"۔ چھن چھنگو نے مڑکر دروازے کی طرف

چلتے ہوئے کہا۔
سکامان دیو بھی سر کے بل چلتا ہوا چھن چھنگو کے پیچھے آنے لگا۔ اس کے چہرے سے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی طاقت اُسے چھن چھنگو کے پیچھے چلنے پر مجبور کر رہی ہو۔
"ٹھہرو چھن چھنگو میری بات سنو"۔ اچانک سکامان دیو نے منت بھرے لہجے میں کہا۔
"کیا بات ہے"؟ چھن چھنگو نے مڑ کر پوچھا۔
"بات سنو! میں ڈم ڈم کی بیٹی زلیخا واپس کرنے کو تیار ہوں۔ مجھے اس طرح رسوا نہ کرو"۔ سکامان دیو نے کہا۔ اس کا لہجہ درد بھرا تھا۔
"مگر میں تمہیں تمہارے ظلم اور غرور کی سزا دینا چاہتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔
"نہیں! مجھے معاف کر دو۔ آئندہ میں نہ ہی ظلم کرونگا اور نہ ہی غرور"۔ سکامان دیو نے جواب دیا۔
"اس کی باتوں میں نہ آنا چھن چھنگو! یہ بھی بعد میں جاگونہ جن[1] کی طرح مکر جائیگا"۔ پنگو نے اچانک کہا۔
"ہاں! تم بعد میں مکر جاؤ گے"۔ چھن چھنگو نے سکامان دیو سے مخاطب ہو کر کہا۔

---

[1]۔ اس کیلئے پڑھیئے چھن چھنگو سیریز کا دلچسپ ترین ناول "چھن چھنگو اور جاگونہ جن"

"نہیں! مجھے دیوؤں کے دیوتا کی قسم۔ میں تم سے سچا وعدہ کر رہا ہوں"۔ کامان دیو نے جواب دیا۔ اور چھن چھنگو کو یقین آگیا۔ اس نے ہاتھ اس کی طرف اٹھا کر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا تو کامان دیو اچھل کر سیدھا کھڑا ہوگیا۔ اب وہ چھن چھنگو کی طاقت سے آزاد ہوگیا تھا۔

"شکریہ چھن چھنگو"! کامان دیو نے پُراسرار انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ کی ضرورت نہیں۔ پہلے ڈم ڈم کی بیٹی زلیخا کو ہمارے حوالے کرو"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"تم لوگ یہیں بیٹھو۔ میں اُسے جاکر لے آتا ہوں"۔ کامان دیو نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"کہیں یہ ہم سے دھوکا نہ کرے"۔ ڈم ڈم نے پہلی بار زبان کھولی۔

"اگر دھوکا کریگا تو خود نقصان اٹھائے گا ہمارا کیا بگاڑے گا"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔ اور مسہری پر بیٹھ گیا۔ اس کے مسہری پر بیٹھتے ہی پنگلو اور ڈم ڈم بھی مسہری پر چڑھ گئے۔

کامان دیو اپنی خوابگاہ سے نکلا اور پھر آندھی اور طوفان کی طرح بھاگتا ہوا سیدھا اپنے محل کے اس حصّے کی طرف جانے لگا جو اس نے سامری جادوگر کی عبادت گاہ کے طور پر بنایا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ غصّے اور ذلت کے احساس سے سیاہ ہو رہا تھا آنکھیں جیسے شعلے اگل رہی تھیں۔

کامان دیو ایک چھوٹے سے بچے کے ہاتھوں ذلیل ہوا تھا۔ ابھی وہ سوچ رہا تھا کہ ذلت کی انتہا سے بچ گیا ہے۔ اگر وہ الٹا ہو کر اس بچے کے پیچھے پرستان کی سڑکوں پر گھومتا تو اس کا کیا حشر ہوتا۔ اُسے موت بھی پناہ نہ دیتی۔ اب وہ ہر قیمت پر اس بچے سے انتقام لینے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ یہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ

اس کا جادو اس بچے پر نہ چل سکا تھا۔ بلکہ اس لڑکے نے جو اپنا نام چھن چھنگلو بتلا رہا تھا ایک ہی وار میں اسے الٹا کردیا تھا۔

گو کامان دیو نے وقتی طور پر وعدہ کرکے اپنے آپ کو ذلت سے بچا لیا تھا مگر اب وہ اس کا انتقام لینے کے لئے بے چین ہو رہا تھا۔ چنانچہ تقریباً بھاگتا ہوا وہ عبادت گاہ والے حصے میں پہنچ گیا۔

یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس کی دیواروں، چھت اور فرش کا رنگ گہرا سیاہ تھا۔

کمرے کے ایک کونے میں سرخ رنگ کے ایک بن مانس کا بُت موجود تھا جس کی زبان باہر نکلی ہوئی تھی۔

کامان دیو نے اندر داخل ہوکر کمرے کا دروازہ بند کیا اور پھر سیدھا اس بن مانس کے بُت کے سامنے جاکر بیٹھ گیا اور کافی دیر تک منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑاتا رہا۔

تھوڑی دیر بعد اس بُت کے گرد سیاہ رنگ کا دھواں منڈلانے لگا۔ پھر آہستہ آہستہ وہ بُت اس دھوئیں میں چھپ سا گیا۔

"سامری جادوگر! میری مدد کرو۔ سامری جادوگر میری

مدد کرو"۔ کامان دیو نے بُت کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے کامان دیو! تم کیوں پریشان ہو؟" سامری جادوگر کی آواز سنائی دی۔

"سامری جادوگر! تم کو تو علم ہے کہ ایک لڑکا جو اپنا نام چھن چھنگو بتاتا ہے اس وقت میری خوابگاہ میں موجود ہے۔ اس پر میرا کوئی جادو نہیں چل سکا۔ بلکہ اس نے مجھے الٹا کر دیا تھا۔ میں اس سے انتقام لینا چاہتا ہوں۔ مجھے کوئی ترکیب بتلاؤ" کامان دیو نے کہا۔

"ہاں! مجھے سب باتوں کا علم ہے مگر کامان دیو اس بار تم بُری طرح پھنس گئے ہو۔ یہ چھن چھنگو جسے تم لڑکا کہہ رہے ہو، انتہائی پُراسرار طاقتوں کا مالک ہے۔ یہ طاقتیں اتنی بڑی اور عظیم ہیں کہ تم تو تم میں خود ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ فیصلہ کر چکا ہے کہ تمہیں ختم کر دے"۔ سامری جادوگر کی آواز سنائی دی۔

سامری جادوگر کی بات سُنکر کامان دیو کے چہرے پر مایوسی سی چھا گئی۔

"تو کیا میں جو اپنے آپ کو دنیا کا سب سے عظیم جادوگر سمجھتا تھا اور تمہارا شاگرد ہونے پر فخر کرتا تھا۔ ایک بچے کے ہاتھوں رسوا ہو جاؤں گا"۔ کامان دیو نے کہا۔

"مایوس نہیں ہونا چاہیئے کامان دیو! ہر کام کا ایک طریقہ ہوتا ہے۔ ہر جگہ نہ طاقت کام آتی ہے اور نہ جادو۔ کہیں کہیں عقل سے بھی کام لینا پڑتا ہے"۔ سامری جادوگر نے جواب دیا۔

"بس مجھے کوئی راستہ بتلاؤ۔ میں رسوا اور ذلیل نہیں ہونا چاہتا"۔ کامان دیو نے جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو کامان! تمہیں پہلے چھن چھنگو کی طاقتوں کا توڑ کرنا پڑے گا۔ جب اس کی طاقتیں ختم ہو جائیں تو پھر بڑے اطمینان سے اس کی گردن مروڑ دینا"۔ سامری جادوگر نے کہا۔

"مجھے بتلاؤ۔ اس کی طاقتوں کا کیا توڑ ہے"۔ کامان دیو نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"یوں تو اس کی طاقتوں کے بہت سے توڑ ہیں مگر ان کے لئے تمہیں بہت کوشش کرنی
البتہ ایک توڑ ایسا ہے جو تم یہیں اس

آسانی سے کر سکتے ہو"۔ سامری جادوگر نے جواب دیا۔
"وہ کونسا توڑ ہے؟ مجھے جلدی بتلاؤ"۔ کامان دیو نے پوچھا۔
"ایسا کرو، تمہارے محل کے پائیں باغ میں ایک ویران سا کنواں ہے جسے چاہ غنب غنب کہتے ہیں اگر تم ایک بار چھن چھنگو کو اس میں دھکا دے دو تو اس کی تمام طاقتیں ختم ہو جائیں گی"۔ سامری جادوگر نے بتلایا۔
"یہ تو بہت آسان سی بات ہے۔ میں ابھی کر گزرتا ہوں"۔ کامان دیو نے کہا۔
"پہلے میری بات سن لو۔ اس میں ایک پیچیدگی البتہ موجود ہے۔ جب تم چھن چھنگو کو اس کنوئیں میں دھکا دوگے تو اس کی تمام صلاحیتیں ختم ہو جائیں گی اور اسی وقت تمہارا جادو بھی ختم ہو جائے گا۔ بس تم خالی دیو ہی رہ جاؤ گے"۔ سامری جادوگر نے کہا۔
"تو کیا میں دوبارہ جادو کی طاقت حاصل نہیں کر سکوں گا"؟ کامان دیو نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔
"اس کے لئے تمہیں چالیس دن تک کڑی مشقت کرنی پڑے گی تب جاکر دوبارہ تمہیں جادو کی طاقت

حاصل ہوگی"۔ سامری جادوگر نے جواب دیا۔
"تو کوئی بات نہیں۔ میں اس مصیبت سے نجات حاصل کر لوں، پھر چالیس دن تو کیا، میں ایک سال تک مشقت کر لونگا"۔ کامان دیو نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے۔ پھر جاؤ اور کسی طرح چھن چھنگو کو اس کنوئیں چاہ غب غب میں پھینک دو"۔ سامری جادوگر نے کہا۔
کامان دیو نے سلام کیا اور اٹھ کر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔
کمرے سے باہر نکل کر وہ تیزی سے چلتا ہوا دوبارہ اپنی خوابگاہ کی طرف بڑھا۔ جب وہ خوابگاہ میں پہنچا تو ڈم ڈم اور چھن چھنگو مسہری پر بیٹھے تھے جبکہ چنگو بندر مسہری کی چھت پر چڑھا ہوا تھا۔
"لے آتے ہو زلیخا کو"؟ چھن چھنگو نے کامان دیو سے پوچھا۔
زلیخا کا باپ ڈم ڈم بھی اشتیاق سے دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔
"وہ مجھ سے خوفزدہ ہے۔ میں نے اُسے بہت کہا ہے کہ وہ میرے ساتھ چلے۔ اس کا باپ آیا ہوا

ہے مگر وہ مانتی ہی نہیں۔ کہتی ہے کہ تم مجھے مار ڈالو گے۔ جب میں نے اُسے یہاں لے آنے کے لئے زبردستی پکڑنا چاہا تو اس نے خوفزدہ ہو کر ایک ویران گہرے کنوئیں میں چھلانگ لگا دی" کامان دیو نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"ارے کہیں اُسے چوٹ تو نہیں آئی؟" ڈم ڈم نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

"بے فکر رہو، وہ قطعی محفوظ ہے۔ وہ کنواں گہرا ضرور ہے مگر خشک ہے۔ میں نے سوچا کہ اگر میں نے زبردستی اُسے کنوئیں سے نکالا تو کہیں خوف کے مارے وہ مر نہ جائے۔ اس لئے تم میرے ساتھ چلو تم جھک کر کنوئیں کی منڈیر سے اُسے اپنی شکل دکھلا دو۔ پھر اُسے میری بات کا یقین آ جائے گا اور پھر میں اُسے کنوئیں میں ہاتھ ڈال کر اوپر اٹھا لونگا اور تمہارے حوالے کر دونگا" کامان دیو نے کہا۔

"ٹھیک ہے چلو" ڈم ڈم نے کہا اور وہ مسہری سے نیچے اتر آیا۔

"دیکھو کامان! ایک بار پھر بتلا دوں کہ میرے ساتھ دھوکا کرنے کی کوشش نہ کرنا۔ ورنہ پھر میں تمہیں

کسی حالت میں بھی معاف نہیں کرونگا" چھن چھنگو نے مسہری سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم قطعی بے فکر رہو چھن چھنگو! کامان دیو کا وعدہ پکا ہوگا" کامان دیو نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ انہیں لئے ہوئے محل کے اس حصے کی طرف چل پڑا۔ جہاں وہ کنواں موجود تھا۔ اور پھر کنوئیں کی منڈیر پر پہنچ کر وہ رک گئے۔

"اس کنوئیں میں زلیخا موجود ہے۔ اُسے جھک کر اپنی آمد کا یقین دلاؤ" کامان دیو نے کہا۔ اور پھر چھن چھنگو اور ڈم ڈم دونوں جھک کر کنوئیں کی گہرائی میں جھانکنے لگے۔ اور اُسی لمحے کامان دیو نے ان دونوں کو ایک زور دار جھٹکا دیا اور وہ دونوں سر کے بل اس کنوئیں میں جاگرے۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ کامان دیو سے لڑنے آئے تھے اب تمہاری طاقتیں ختم ہوگئی ہیں۔ اب میں تمہاری گردنیں مروڑ کر تمہارا گوشت کھاؤں گا" کامان دیو نے ان کے گرتے ہی زور سے قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

"تم نے ہمارے ساتھ دھوکا کیا ہے کامان دیو! اور اس کا۔ نتیجہ تمہارے حق میں بہت بُرا ثابت

ہوگا"۔ کنوئیں کی تہہ میں سے چھن چھنگلو کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"ہا۔ ہا، پہلے تم اپنی جان کی خیر مناؤ۔ اب تم کچھ دیر یہیں رہو۔ میں تمہیں پورے پرستان کے سامنے کھاؤں گا۔ تمہیں ضرور بادشاہ نے بھیجا ہوگا تاکہ تم میرا خاتمہ کر سکو اور میں تمہیں بادشاہ کے سامنے ہی ہلاک کرونگا"۔ کامان دیو نے کہا اور پھر انہیں کنوئیں کی تہہ میں چھوڑ کر خود واپس محل کی طرف چلا گیا۔ اُسے یقین تھا کہ طاقتیں ختم ہونے کے بعد دونوں اتنے گہرے کنوئیں سے باہر نہیں نکل سکتے۔ مگر اس سے ایک غلطی ہوگئی کہ وہ ان کے تیسرے ساتھی پنگلو بندر کو بھول گیا تھا جو ان دونوں کے کنوئیں میں گرتے ہی خاموشی سے پیچھے ہٹ کر ایک درخت پر چڑھ گیا تھا۔

جب کامان دیو باغ سے باہر نکل گیا تو وہ درخت سے نیچے اترا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے جھک کر کنوئیں میں جھانکا۔ کنواں واقعی بیحد گہرا تھا اس نے سوچا کہ کامان دیو کی واپسی سے پہلے پہلے چھن چھنگلو اور ڈم ڈم کو کنوئیں سے باہر نکلنا چاہیئے۔ مگر وہ

انہیں نکالے کیسے۔ کنواں اتنا گہرا تھا کہ اس میں بغیر رسی کی مدد سے باہر نکلنا بے حد مشکل تھا۔

پنگلو کچھ دیر کھڑا سوچتا رہا۔ پھر وہ تیزی سے محل کی طرف واپس دوڑ گیا۔ اس کی رفتار میں بے انتہا تیزی تھی۔ دربان دیوؤں کی نظروں سے بچتا ہوا وہ مختلف کمروں میں گھومتا رہا۔ پھر ایک کمرے میں اُسے ایک رسّی کا گچھا نظر آگیا۔ گچھا کافی بڑا تھا اور رسی بھی خاصی مضبوط معلوم ہو رہی تھی۔

چنانچہ پنگلو نے اس گچھے کو گھسیٹ کر کمرے سے باہر نکالا اور پھر اُسے گھسیٹتا ہوا سیدھا اس باغ کی طرف لے گیا۔ گچھا کافی بھاری تھا اور اسے گھسیٹنے کے لئے پنگلو کو بڑا زور لگانا پڑ رہا تھا مگر اس نے ہمت نہ ہاری اور وہ اسے گھسیٹتا چلا گیا۔ کنوئیں کے پاس لے جاکر اس نے گچھا کھولا اور پھر اس کا ایک سرا اس نے ایک درخت کے تنے سے پھرتی سے باندھ دیا اور پھر گچھے کو کھولنے لگا۔ جب پورا گچھا کھل گیا تو اس نے اس کا دوسرا سرا کنوئیں میں پھینک دیا۔ اور پھر وہ رسّی کو دھکیل کر نیچے پھینکنے لگا۔ جب تمام رسّی کنوئیں

میں چلی گئی تو اس نے جھک کر دیکھا تو رسّی کنوئیں کی تہہ تک پہنچ چکی تھی۔ پھر اُسے رسی ہلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ وہ سمجھ گیا کہ کوئی رسی کے ذریعے اوپر آرہا ہے۔ وہ کنوئیں میں جھانکتا رہا۔ پھر تھوڑی دیر بعد اس نے دیکھا کہ ڈم ڈم جادوگر رسی کے ذریعے اوپر آرہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اوپر چڑھ آیا اور اس نے رسّی کو زور سے ہلایا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد چھن چھنگو بھی رسی کے ذریعے اوپر آگیا۔

"بہت اچھے پنگو! تم واقعی بے حد ذہین اور سچے دوست ہو"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"اس بات کو چھوڑو، کہیں نکل چلنے کی کوشش کرو کامان دیو ابھی واپس آجائے گا اور ہم پھر پھنس جائیں گے"۔ پنگو نے کہا۔

"ہاں چلو"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر وہ تینوں تیزی سے چلتے ہوئے محل کی دیوار کے قریب پہنچ گئے۔ اس دیوار کے قریب ہی ایک بڑا سا درخت تھا۔ وہ اس درخت پر چڑھ کر دیوار پر پہنچ گئے اور وہاں سے چھلانگیں مار کر نیچے آگئے۔ اور پھر تیزی سے چلتے ہوئے وہ ایک اور مکان میں پہنچ گئے۔ یہ ایک چھوٹا سا

مکان تھا۔ انہوں نے سوچا کہ ہم فوراً اس مکان میں چھپ جائیں۔ بعد میں جو ہوگا دیکھا جائے گا۔

جیسے ہی وہ تینوں مکان میں داخل ہوئے اچانک ان کی گردنوں پر کسی کی گرفت مضبوط ہوئی اور وہ ہوا میں اٹھتے چلے گئے۔

کامان دیو چھن چھنگو، ڈم ڈم کو کنوئیں میں دھکیل کر واپس اپنے محل کی طرف گیا۔ وہ خوش تھا بیحد خوش۔ اس نے اپنے ایک بہت بڑے دشمن کو بے بس کر دیا تھا۔

محل سے نکل کر وہ سیدھا شاہی محل کی طرف بڑھ گیا۔ خوشی اور فخر سے وہ اکڑا ہوا تھا۔ شاہی محل میں پہنچ کر وہ سیدھا بادشاہ کے خاص کمرے میں پہنچا۔

بادشاہ اُسے یوں اچانک آتے دیکھ کر چونک پڑا۔
"کیسے آئے ہو کامان دیو؟" بادشاہ نے سخت لہجے میں پوچھا۔
"آپ نے میرے خاتمے کے لئے ایک پُراسرار طاقتوں

کے مالک لڑکے کو بھیجا تھا مگر میں آپ کو اطلاع دینے آیا ہوں کہ میں نے اُسے بے بس کردیا ہے اور اس وقت وہ ایک کنوئیں میں قید ہے۔ میں کل ایک جشن منا رہا ہوں تاکہ سب کے سامنے اُسے کھاؤں اس لئے آپ کو بھی شرکت کی دعوت ہے" کامان دیو نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں نے اُسے تمہارے پاس بھیجا ضرور تھا مگر اس میں میرے ارادے کا کوئی دخل نہیں تھا وہ پرستان میں آیا ہی تمہاری خاطر تھا اس کا دعویٰ تھا کہ وہ تمہیں شکست دیدے گا میں نے اُسے پہلے سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ باز نہیں آیا۔ چنانچہ میں نے اُسے تمہارے پاس روانہ کر دیا تاکہ اُسے خود پتہ چل جائے کہ وہ کتنے پانی میں ہے" بادشاہ نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ جیسا آپ کہہ رہے ہیں ویسے ہی ہوگا۔ بہرحال کل آپ دعوت میں ضرور شرکت کریں" کامان دیو نے کہا اور پھر وہ واپس نکل آیا۔ وہ خوش تھا بیحد خوش۔ پھر اس کے دربانوں نے پورے پرستان میں اس دعوتِ عام کا اعلان کردیا اور وہاں

سے فارغ ہوکر وہ سیدھا سامری جادوگر کی عبادت گاہ میں داخل ہوا۔

کامان دیو نے منتر پڑھ کر سامری جادوگر کو بلایا اور اُسے اپنی کامیابی کی خبر سنائی۔

"ہاں! واقعی تم نے کامیابی حاصل کرلی ہے مگر تم ابتدائی کامیابی میں ہی سب کچھ بھول گئے ہو"۔ سامری جادوگر نے اُسے بتایا۔

"کیا مطلب، میں سمجھا نہیں"۔ کامان دیو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چھن چھنگو اور ڈم ڈم اس وقت کنوئیں میں نہیں ہیں۔ وہ وہاں سے نکل کر بھاگ جانے میں کامیاب ہوگئے ہیں"۔ سامری جادوگر نے اُسے بتایا۔

"ارے یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ اتنے گہرے کنوئیں سے وہ کیسے نکل سکتے ہیں جبکہ ان کی صلاحیتیں ختم ہو چکی ہیں"۔ کامان دیو نے کہا۔ اس کے لہجے سے معلوم ہوتا تھا جیسے وہ یہ خبر سنکر بیحد پریشان ہوگیا ہو۔

"صلاحیتیں ختم ہونے کے باوجود وہ نکل گئے ہیں دراصل تم ان کے تیسرے ساتھی بندر کو بھول گئے تھے۔ تمہارے وہاں سے چلے آنے کے بعد اس بندر

نے تمہارے محل کے ایک کمرے سے رسّی کا ایک گچھا گھسیٹا اور اس رسی کے ذریعے وہ وہاں سے نکل آنے میں کامیاب ہو گئے۔" سامری جادوگر نے اُسے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"تو اب وہ کہاں ہیں"؟ کامان دیو نے پوچھا۔

"وہ محل سے باہر نکل گئے ہیں اور تم جانتے ہو کہ میں تمہیں محل سے باہر کی بات نہیں بتا سکتا۔ یہ تمہارا میرا پہلے سے معاہدہ ہے اور اب تمہارے اندر جادو کی طاقت بھی ختم ہو چکی ہے۔ اس لئے خود ہی انہیں ڈھونڈو۔ بہرحال وہ ہیں پرستان میں۔" سامری جادوگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے! میں انہیں فوراً تلاش کرتا ہوں۔ وہ میرے دیوؤں کی نظر سے نہیں چھپ سکتے اور مجھے انہیں فوراً ڈھونڈنا ہے کیونکہ میں پورے پرستان میں دعوتِ عام کا اعلان کر چکا ہوں۔ اگر کل میں نے انہیں وہاں تمام دیوؤں کے سامنے نہ کھایا تو میری بڑی بے عزتی ہو گی۔" کامان دیو نے جواب دیا۔

"ہاں جاؤ اور انہیں ڈھونڈو"۔ سامری جادوگر نے کہا۔ اور کامان دیو۔ اُسے سلام کر کے اٹھا اور پھر تیزی سے

کمرے سے باہر نکل آیا۔ اس کے چہرے پر گہری پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

وہ سیدھا اپنے خاص کمرے میں آیا اور اس نے اپنے خاص دیووں کو طلب کیا۔ تھوڑی دیر بعد وہاں دس دیو پہنچ گئے۔ کامان دیو نے تمام صورتحال ان کے سامنے رکھ دی اور کہنے لگا۔ کہ ان تینوں کو فوری طور پر ڈھونڈنا انتہائی ضروری ہے۔

"مگر پرستان کے تمام دیو ہمارے دشمن ہیں اور ہم تمام پرستان کے گھروں میں تلاشی کیسے لے سکتے ہیں" ان میں سے ایک دیو نے جواب دیا۔

"کچھ بھی ہو۔ تم نے انہیں ڈھونڈنا ہے۔ چاہے اس کے لئے تمہیں ہر گھر کی تلاشی کیوں نہ لینی پڑے اور اگر کوئی رکاوٹ بنے تو بےشک اُسے قتل کر دینا" کامان دیو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم ابھی سے اپنا کام شروع کر دیتے ہیں" دیووں نے جواب دیا اور پھر وہ کامان دیو کو سلام کر کے کمرے سے باہر نکل گئے اور کامان دیو پریشانی اور غصے کے عالم میں کمرے میں ٹہلنے لگا۔

چھن چھنگو اور ڈم ڈم پہلے تو یکدم اس طرح ہوا میں اٹھنے سے پریشان ہو گئے مگر جب انہوں نے مڑ کر دیکھا تو انہوں نے اپنے آپ کو ایک بوڑھے دیو کے ہاتھوں میں پایا۔

"کون ہو تم اور یہاں کیسے آتے ہو"؟ اس بوڑھے دیو نے سخت لہجے میں ان سے پوچھا۔

"آپ ہماری گردنیں چھوڑیں تو ہم بتلائیں"۔ چھن چھنگو نے پھنسے پھنسے لہجے میں کہا۔

بوڑھا دیو انہیں اندر کمرے میں لے گیا اور پھر انہیں ایک تخت پر بٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں! اب بتلاؤ۔ مگر یاد رکھنا اگر جھوٹ بولا تو بغیر چبائے کھا جاؤنگا اور ڈکار تک نہ لونگا"۔ بوڑھے دیو

نے کہا۔
چھن چھنگو نے اپنے آنے اور کنوئیں میں قید ہونے سے لیکر وہاں سے نکل بھاگنے تک کی سب تفصیل اس بوڑھے دیو کو بتلا دی۔
"ہوں! اس کا مطلب ہے کہ اس وقت تم کامان دیو کے محل سے فرار ہوکر یہاں آئے ہو" بوڑھے دیو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔
"ہاں! ہمیں چھپنے کے لئے کچھ وقت چاہیئے تاکہ ہم اپنی طاقتیں دوبارہ حاصل کرنے کے لئے کوئی جدوجہد کر سکیں"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے تم میرے پاس چھپ کر رہ سکتے ہو۔ کامان دیو نے میرے نوجوان بیٹے کو ایک معمولی سی بات پر مار ڈالا تھا۔ اس وقت سے میں اس سے انتقام لینے کے لئے بےچین ہوں۔ مگر میں بوڑھا ہوں۔ میرے بازوؤں میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ میں اپنے بیٹے کا انتقام اس سے لے سکوں۔ دوسری بات یہ کہ وہ سامری جادوگر کا شاگرد ہے۔ اس کے پاس جادو کی طاقت بھی ہے اس لئے میں اس سے لڑ نہیں سکتا۔ تمہارے کہنے کے مطابق تمہارے پاس طاقتیں تھیں۔ مگر

کنوئیں میں گرنے سے وہ ختم ہوگئی ہیں کیا تم وہ طاقتیں دوبارہ حاصل کرسکتے ہو"؟ بوڑھے دیو نے کہا۔
"ہاں! مجھے اگر تھوڑا سا موقع مل جائے تو میں کوشش تو کر سکتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔
"میں تمہیں اپنے مکان کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانے میں پہنچا دیتا ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ کاماں دیو کے ساتھی سب گھروں کی تلاشی لیں۔ اس تہہ خانے تک وہ نہیں پہنچ سکتے کیونکہ یہ تہہ خانہ خفیہ ہے۔ میرے اپنے ہاتھوں کا بنا ہوا ہے اور میرے علاوہ کسی اور کو اس کا علم نہیں ہے"۔ بوڑھے دیو نے کہا اور پھر وہ ان تینوں کو لیکر اپنے مکان کے پائیں باغ میں گیا وہاں ہر طرف پھول ہی پھول کھلے ہوئے تھے۔ اس نے ایک گلاب کے پودے کو زور سے مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو گھاس کا ایک قطعہ اپنی جگہ سے ہٹ گیا اور وہاں سیڑھیاں نیچے جاتی نظر آنے لگی۔ بوڑھے دیو کے کہنے پر وہ تینوں یہ سیڑھیاں اترتے چلے گئے۔ ان کے نیچے اترتے پر گھاس کا قطعہ دوبارہ برابر ہوگیا اور بوڑھا دیو واپس اپنے مکان کے اندر چلا گیا۔
یہ ایک بہت بڑا کمرہ تھا جس میں روشنی اور ہوا

کے لئے مخصوص انتظامات کئے گئے تھے ۔ اس کمرے میں ایک بڑا سا تخت بچھا ہوا تھا ۔ چھن چھنگو اس تخت پر جاکر بیٹھ گیا ۔

"اب یہ طاقتیں کیسے واپس آئیں گی"؛ ڈم ڈم نے پوچھا "معلوم کرتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کرکے اپنے دماغ سے یہی سوال کیا ۔

دماغ نے جواب دیا کہ اس کی طاقتیں اس صورت میں واپس آسکتی ہیں کہ وہ کامان دیو کے خون کا کم از کم ایک قطرہ اپنے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ناخن پر مل دے ۔ اس کے علاوہ چاہ عنب غب کا اور کوئی توڑ نہیں ہے "۔

چھن چھنگو نے یہ شرط ڈم ڈم اور پنگو بندر کو بتلا دی ۔

" اوہ ! یہ تو بڑا مشکل کام ہے ۔ کامان دیو تو ہمیں دیکھتے ہی کھا جائے گا "؛ ڈم ڈم نے خوفزدہ ہو کر کہا ۔

"ہاں ! یہ بات تو ہے مگر اب یہ شرط تو ہمیں پوری کرنی ہی پڑے گی "۔ چھن چھنگو نے جواب دیا ۔

ابھی وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ تہہ خانے کا دروازہ کھلا اور بوڑھا دیو ہاتھ میں کھانے پینے کا سامان

لئے نیچے اتر آیا۔

"کامان دیو کے ساتھی پورے پرستان میں خفیہ طور پر تمہیں تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ وہ میرے مکان پر بھی آئے تھے اور پوری طرح تلاشی لینے کے بعد مایوس ہوکر چلے گئے۔ اب تم یہاں محفوظ ہو"۔ بوڑھے دیو نے انہیں بتایا۔

"میں نے معلوم کرلیا ہے کہ میری صلاحیتیں صرف اسی صورت میں واپس آسکتی ہیں جب میں کامان دیو کے خون کا ایک قطرہ اپنے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ناخن پر لگاؤں۔ تب میری صلاحیتیں واپس آ جائیں گی"۔ چھن چھنگو نے اُسے بتلایا۔

"اوہ! یہ تو بہت مشکل کام ہے۔ کامان دیو کے جسم سے خون نکالنا ناممکن ہے وہ تو تمہیں دیکھتے ہی کھا جائے گا اور ہاں! اس نے اپنے آدمیوں کے ذریعے کل پورے پرستان کے دیوؤں اور پریوں کی دعوت کا اعلان کیا ہے کہ اس دعوت میں وہ تمہیں کھائے گا مگر اس اعلان کے بعد تم بھاگ نکلے۔ چنانچہ اب شرمندگی سے بچنے کے لئے اس کے ساتھی تمہیں تلاش کرتے پھر رہے ہیں"۔ بوڑھے دیو نے بتلایا۔

چھپن چھنگو بوڑھے دیو کی بات سُنکر کچھ دیر سوچتا رہا۔ پھر اس نے آنکھیں بند کیں اور اپنے دماغ سے سوال کیا کہ اگر میں کل کامان دیو کو مقابلے کا چیلنج دوں تو کیا وہ جادو کے زور سے مجھے بے بس کر دے گا"؟

دماغ نے جواب دیا کہ جیسے ہی اس نے تمہیں کنوئیں میں دھکیلا اس وقت جہاں تمہاری صلاحیتیں ختم ہوگئیں وہاں اس کے جادو کی طاقت بھی ختم ہو چکی ہے اب وہ ایک عام دیو ہے۔ اب جب تک وہ چالیس دن تک سامری جادوگر کی عبادت نہ کرے اس کی صلاحیتیں واپس نہیں آسکتیں۔" دماغ کی یہ بات سُن کر چھپن چھنگو دل ہی دل میں بیحد خوش ہوا۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور پھر اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا "سنو دوستو! اب ایک مشکل مرحلہ ہمارے سامنے ہے میں نے کامان دیو سے پورے پرستان کے سامنے مقابلہ کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اس مقابلے کے دوران پنگو اور ڈم ڈم کو بھی میرا ساتھ دینا پڑے گا۔ ہم تینوں مل کر اُسے تگنی کا ناچ نچا دیں گے اور جہاں مجھے موقع ملا میں کامان دیو کے جسم سے خون نکال لونگا

اس وقت میری صلاحیتیں واپس آ جائیں گی اور میں کامان دیو کا وہ حشر کروں گا کہ پورا پرستان صدیوں تک اسے یاد رکھے گا۔" چھن چھنگو نے کہا۔

"مگر اس کے پاس تو جادو کی طاقت ہے وہ ہمیں جادو سے بے بس کر دیگا۔" ڈم ڈم نے کہا۔

"نہیں، جہاں کنوئیں میں گرنے سے ہماری طاقتیں ختم ہوئی ہیں وہاں اس کے جادو کی طاقت کا بھی خاتمہ ہو چکا ہے۔ اب وہ ایک عام دیو ہے۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"اوہ! پھر تو ٹھیک ہے۔" بوڑھا دیو خوشی سے بولا "مگر کامان دیو اکیلا تھوڑی ہوگا بلکہ اس کے ساتھی دیو بھی ہونگے۔" ڈم ڈم نے تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں! اگر تم بادشاہ سلامت کے ذریعے باقاعدہ مقابلے کا چیلنج دو تو نہ صرف کامان دیو کو اسے قبول کرنا پڑے گا بلکہ اس کا کوئی اور ساتھی اس مقابلے میں دخل نہیں دے سکے گا۔ کیونکہ یہ ہمارے پرستان کی روایت ہے اور کوئی دیو اس روایت کے خلاف نہیں جا سکتا۔ اگر کوئی اس کی خلاف ورزی کی گستاخی کرے تو پرستان کے تمام دیو مل کر اس کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔" بوڑھے

دیو نے انہیں بتلایا۔

" پھر ٹھیک ہے۔ ہم یہ مقابلہ ضرور کریں گے کیونکہ اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

" پھر میں تمہارا چیلنج بادشاہ سلامت تک پہنچا دوں"۔ بوڑھے دیو نے کہا۔

" ہاں پہنچا دو۔ مگر ہم عین اس وقت میدان میں جائیں گے جب سب دیو اور پریاں وغیرہ اکٹھے ہونگے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" ہاں! ایسا ہی ہوگا"۔ بوڑھے دیو نے جواب دیا۔

" تو ٹھیک ہے، آپ بادشاہ سلامت تک ہمارا یہ چیلنج پہنچا دیں کہ چھن چھنگو، پنگلو نیدر اور ڈم ڈم ٹکر کامان دیو کا مقابلہ کھلے میدان میں کرنا چاہتے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔ اور بوڑھا دیو سر ہلاتا ہوا تہہ خانے سے باہر نکل گیا۔

اس کے جانے کے بعد وہ تینوں اطمینان سے کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔ پنگلو کو سیب بے حد پسند تھے۔ اس لئے چھن چھنگو نے سیبوں کی بھری ہوئی ٹوکری اس کے حوالے کر دی اور خود باقی چیزیں کھانے میں مصروف ہو گئے۔

کامان دیو بڑی پریشانی کے عالم میں اپنے کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ اُسے برابر یہی خبریں مل رہی تھیں کہ چھن چھنگو اور اس کے ساتھیوں کی تلاش جاری ہے مگر وہ کہیں بھی نہیں مل رہے۔ اس کے ساتھی ایک ایک گھر کی مکمل تلاشی لے رہے تھے مگر نجانے ان لوگوں کو زمین کھا گئی تھی یا آسمان۔ کہیں ان کا پتہ ہی نہیں چل رہا تھا۔

جوں جوں وقت گزرتا جارہا تھا کامان دیو کا غصّہ بڑھتا جا رہا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ کل اگر دعوت کے وقت وہ انہیں تلاش نہ کرسکا تو وہ پورے پرستان میں رسوا ہو جائیگا۔ مگر اب اُسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ انہیں کہاں تلاش کرے۔

ابھی وہ یہی باتیں سوچ رہا تھا کہ اسے اطلاع ملی کہ بادشاہ سلامت اس سے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ وہ کمرے سے باہر نکلا اور اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں بادشاہ سلامت بیٹھے تھے۔ ان کے ساتھ وزیراعظم اور چند دیگر درباری دیو بھی موجود تھے۔

"کیا بات ہے بادشاہ سلامت"؟ کامان دیو نے قدرے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"کامان دیو! ہم پرستان کی روایت کے مطابق تمہیں ایک مقابلے کی اطلاع دینے آئے ہیں"۔ بادشاہ نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کون کم بخت ہے جو مجھ سے مقابلہ کرنے کی جرأت رکھتا ہے"۔ کامان دیو نے مشتعل ہوتے ہوئے کہا

"وہی لڑکا چھن چھنگو اور اس کے دو ساتھی"۔ بادشاہ نے جواب دیا۔

"کہاں ہیں وہ"؟ کامان دیو نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہیں۔ البتہ ان کا پیغام مجھے ملا ہے کہ وہ کامان دیو سے کھلے میدان میں مقابلہ کرنے کے خواہشمند ہیں اور میں روایت کے مطابق یہ پیغام تمہیں پہنچانے آیا ہوں"۔ بادشاہ نے جواب دیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ یہ سب سازش آپ میرے خلاف کر رہے ہیں مگر یاد رکھیں! میں یہ سازش ناکام بنا دونگا۔ مجھے یہ مقابلہ منظور ہے۔ کل میں نے تمام پرستان کی دعوت کر رکھی ہے۔ اس میں یہ مقابلہ ہوگا بلکہ یہ اچھا ہی ہوا ہے کہ وہ خود سامنے آ جائیں گے۔ مجھے انہیں تلاش نہیں کرنا پڑے گا"۔ کامان دیو نے چیلنج منظور کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مگر یہ بات سُن لو کہ پرستان کی روایت کے مطابق تم اکیلے ان تینوں کا مقابلہ کروگے۔ تمہارا کوئی ساتھی تمہاری مدد نہیں کر سکے گا"۔ بادشاہ سلامت نے اُسے یاد دلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں! مجھے معلوم ہے۔ میں اکیلا ان کی ہڈیاں پسلیاں ایک کر سکتا ہوں۔ پھر کیا ضرورت ہے کہ کوئی اور مداخلت کرے"۔ کامان دیو نے غصے سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

اور پھر بادشاہ سلامت اپنے درباریوں سمیت اٹھکر اس کے محل سے باہر چلے گئے اور انہوں نے اپنے درباریوں کے ذریعے پورے پرستان میں اس مقابلے کا

اعلان کرا دیا۔

تمام پریاں اور دیو اس عجیب و غریب مقابلے پر بڑے حیران تھے۔ انہیں یقین تھا کہ اس مقابلے میں کامان دیو ہی جیتے گا کیونکہ وہ بہت طاقتور دیو تھا اور پھر اس کے پاس جادو کی طاقت بھی موجود تھی جبکہ مقابلے میں ایک آدمی، ایک لڑکا اور ایک بندر تھا جو کامان دیو کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے تھے۔

دوسری طرف بادشاہ کے جانے کے بعد کامان دیو واپس اپنے کمرے میں آیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ چھن چھنگو نے اسے مقابلے کا چیلنج کیوں دیا ہے جبکہ اس کی صلاحیتیں بھی ختم ہو چکی ہیں۔ صلاحیتیں ختم ہونے کے بعد وہ لڑکا اس کا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ مگر اس کے باوجود اس نے باقاعدہ مقابلے کا چیلنج دیا ہے۔ اس بات کی سمجھ اسے نہیں آرہی تھی کہ اس سے چھن چھنگو کا اصل مقصد کیا ہے۔

اچانک ایک خیال اس کے ذہن پر چھاتا چلا گیا کہ کہیں چھن چھنگو نے اس دوران اپنی صلاحیتیں حاصل تو نہیں کر لیں۔ اگر ایسا ہے تو پھر مقابلے میں اس کی شکست یقینی ہو جائے گی۔ اور پھر یہ خیال اس کے

ذہن پر چھاتا چلاگیا۔ وہ اس خیال کے آتے ہی بے چین ہوگیا کیونکہ وہ مقابلے کا چیلنج قبول کرچکا تھا۔ اگر ایسا ہوا تو وہ پورے پرستان میں ذلیل و رسوا ہوکر رہ جائیگا۔

وہ کافی دیر تک سوچتا رہا۔ پھر کمرے سے نکل کر سیدھا عبادت گاہ کی طرف بڑھا۔ وہ سامری جادوگر سے اپنے خیال کی تصدیق کرنا چاہتا تھا۔

جلد ہی وہ عبادت گاہ میں پہنچ گیا۔ اس نے سامری جادوگر کی رُوح کو بلایا اور اپنا خیال اس پر ظاہر کردیا۔

"نہیں، تمہارا خیال غلط ہے۔ چھن چھنگو کی صلاحیتیں اُسے واپس نہیں ملیں۔ البتہ اُسے یہ معلوم ہوگیا ہے کہ تمہاری جادو کی صلاحیت ختم ہوگئی ہے۔ اس لیے وہ مقابلے پر اتر آیا ہے تاکہ اپنی عقل، پھرتی اور چستی کی بنا پر تمہارا خاتمہ کر دے۔" سامری جادوگر نے بتلایا۔

"پھر کوئی بات نہیں۔ میں اس کی ساری چستی نکال دونگا۔ میں اس کی ایک ایک بوٹی علیحدہ علیحدہ کر دوں گا۔" کامان دیو نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

"خوش فہمی میں نہ رہنا کامان دیو! چھن چھنگو اور اس

کا دوست پنگلو بندر بیحد ذہین اور چالاک ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم مار کھا جاؤ۔ اس لئے مقابلے کے دوران اپنی عقل ضرور استعمال کرنا" سامری جادوگر نے اُسے تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ اب میں اتنا گیا گزرا بھی نہیں کہ بچوں سے مقابلہ نہ کرسکوں۔ میرے مقابلے میں آج تک کوئی دیو نہیں ٹھہر سکا۔ یہ تو پھر انسان ہیں جو انتہائی کمزور مخلوق ہوتی ہے" کامان دیو نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال میں نے تمہیں تنبیہ کر دی ہے اب آگے تمہارا کام ہے۔ ایک بار پھر کہونگا کہ ضرورت سے زیادہ ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ غصہ میں آنے کی بجائے عقل سے کام لینا" سامری جادوگر نے کہا اور پھر بن مانس کے گرد چھایا ہوا دھواں غائب ہوگیا۔ سامری کی روح واپس جا چکی تھی۔

سامری کی روح کے جانے کے بعد کامان دیو اٹھا اور پھر واپس اپنے محل کی طرف چلا گیا۔ اب وہ مطمئن اور خوش تھا کہ کل کے مقابلے میں وہ پورے پرستان کے سامنے اپنے دشمنوں کی بوٹیاں اڑا دے گا۔

یہ ایک بہت بڑا میدان تھا اور اس کے گرد جہاں تک نظر جاتی تھی سیڑھیاں ہی سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں۔ یہ پرستان میں مقابلوں کا میدان تھا۔ یہاں دیوؤں کے درمیان مقابلے ہوتے تھے۔

آج صبح سے ہی پورے پرستان کے دیو اور پریاں چھن چھنگو اور کامان دیو کا مقابلہ دیکھنے کے لئے وہاں پر پہنچنے شروع ہوگئے تھے اور دس بجے تک سیڑھیوں پر ہر طرف دیو اور پریاں ہی نظر آتی تھیں۔ پریوں کے بیٹھنے کے لئے علیحدہ جگہ بنی ہوئی تھیں۔

تمام دیو اور پریاں چونکہ کامان کے ظلم وستم سے تنگ اور عاجز تھیں اس لئے ان سب کی دلی خواہش تھی کہ اس مقابلے میں کامان دیو شکست کھا جائے مگر

انہیں معلوم تھا کہ کامان دیو بیحد طاقتور اور بڑا ظالم جادوگر ہے۔ اس لئے یہ انسان اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ اس کے باوجود وہ یہ مقابلہ دیکھنے کیلئے آئے تھے

تقریباً دس بجے کے قریب بادشاہ سلامت کی سواری آئی اور بادشاہ ملکہ پری کے ہمراہ اپنی مخصوص جگہ پر پہنچ گیا۔

اس کے بعد کامان دیو اپنے ساتھیوں کے ہمراہ آیا۔ اس نے سرخ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا اور فخر اور غرور سے اکڑ اکڑ کر چل رہا تھا۔

وہ جیسے ہی میدان میں پہنچا۔ سب دیو اور پریوں نے اٹھکر اُسے سلام کیا کیونکہ وہ سب اس کے ظلم سے ڈرتے تھے۔

کامان دیو اپنے ساتھیوں سمیت ایک طرف بیٹھ گیا اس کے ساتھی ایک انسان کو پکڑ لائے تھے اور اس وقت وہ قیدی بےہوشی کے عالم میں ان میں سے ایک دیو کے کاندھے پر لدا ہوا تھا۔

کامان دیو کے پہنچنے پر بادشاہ نے بوڑھے دیو سے چین چنگو اور اس کے ساتھیوں کو لانے کے لئے کہا اور بوڑھا دیو خاموشی سے اپنے مکان کی طرف بڑھ گیا۔

بوڑھے دیو نے تہہ خانے کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوگیا۔ چھن چھنگو مسہری پر لیٹا ہوا تھا جبکہ ڈم ڈم قدرے پریشانی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ پنگو بندر بڑی خاموشی سے ایک طرف بیٹھا تھا۔

"آؤ بھئی! میدان میں سب پہنچ چکے ہیں"۔ بوڑھے دیو نے چھن چھنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"کیا کامان دیو بھی وہاں پہنچ چکا ہے"؟ چھن چھنگو نے اٹھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں! کامان دیو بھی وہاں پہنچ چکا ہے اور پورے پرستان کے دیو اور پریاں بادشاہ سمیت یہ مقابلہ دیکھنے کے لئے وہاں اکٹھے ہوچکے ہیں"۔ بوڑھے دیو نے جواب دیا

"ٹھیک ہے۔ آؤ دوستو چلیں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی پنگو بندر اچھل کر اس کے کاندھے پر بیٹھ گیا۔ اور پھر وہ تینوں بوڑھے دیو کے ہمراہ میدان کی طرف چل پڑے۔

"ڈم ڈم! تم گھبرانا بالکل نہیں۔ اگر تم چاہو تو ایک طرف کھڑے تماشہ دیکھتے رہنا۔ ہم خود اس دیو سے لڑ لیں گے"۔ چھن چھنگو نے ڈم ڈم کو پریشان دیکھتے ہوئے کہا ڈم ڈم نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموشی کے ساتھ

چلتا رہا۔

جلد ہی وہ میدان میں پہنچ گئے۔ واقعی پورا میدان دیوؤں اور پریوں سے بھرا ہوا تھا۔ میدان کے اندر جانے کے لئے ایک طرف راستہ خالی تھا۔ وہ تینوں اس راستے کے ذریعے میدان کے اندر داخل ہوگئے۔

انہیں دیکھ کر میدان کے اردگرد موجود تمام دیو اور پریاں بے اختیار ہنسنے پر مجبور ہوگئے کیونکہ کامان دیو کے مقابلے میں ایک مسخرہ سا شخص، ایک لڑکا اور ایک بندر تھا۔ ان سب کی ہنسی نہیں رکتی تھی۔ انہیں یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ بیچارے کامان دیو کا مقابلہ کیا کریں گے۔ چھن چھنگو اور ڈم ڈوم میدان کے درمیان میں آکر رک گئے

"کیا تم مقابلے کے لیئے تیار ہو"؟ بادشاہ سلامت نے اونچی آواز میں چھن چھنگو سے پوچھا۔

"ہاں! ہم تیار ہیں"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی پنگلو بندر اس کے کاندھے سے اتر کر میدان میں اِدھر اُدھر دوڑنے لگا۔

"چلو کامان! آگے بڑھو اور ان کا مقابلہ کرو"۔ بادشاہ نے ایک طرف بیٹھے ہوئے کامان دیو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ابھی جاتا ہوں۔ پہلے میں کچھ کھا پی لوں۔ مجھے بڑی

بھوک لگی ہے" کامان دیو نے بڑی بے نیازی سے جواب دیا اور پھر اس نے اپنے ساتھی کو اشارہ کیا جس کے کاندھے پر وہ بیہوش انسان لدا ہوا تھا۔ اس کے ساتھی نے اس آدمی کو کاندھے سے اتار کر کامان دیو کے سامنے رکھ دیا۔ یہ کوئی نوجوان سا شخص تھا۔ نجانے یہ دیو اُسے کہاں سے پکڑ لائے تھے۔

کامان دیو نے اس آدمی کو دونوں ہاتھوں میں پکڑلیا اور پھر اس کی گردن مروڑنے کے لئے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا۔

چھن چھنگلو نے یہ نظارہ دیکھا تو اس سے برداشت نہ ہو سکا۔ اس نے ہنگلو کو مخصوص انداز میں اشارہ کیا اور ہنگلو بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا کامان دیو کے قریب آیا۔ اس نے زور سے ایک چھلانگ ماری اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی سمجھتا، ہنگلو تقریباً اڑتا ہوا کامان دیو کے کندھے پر چڑھ گیا۔ اور پھر اس نے پوری قوت سے کامان دیو کے منہ پر تھپڑ رسید کیا اور اچھل کر نیچے زمین پر آگرا۔

ہنگلو کی اس حرکت سے میدان میں موجود تمام دیو اور پریاں بے اختیار ہنس پڑے۔

کامان دیو کو اس بات پر اتنا غصہ آیا کہ اس نے اس آدمی کو کھانے کا ارادہ ترک کر دیا اور وہ اٹھکر دھاڑتا ہوا میدان میں آگیا۔ غصے کی وجہ سے اس کی آنکھیں شعلے اگل رہی تھیں۔

جیسے ہی کامان دیو میدان میں آیا۔ چھن چھنگو تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ کامان دیو نے اُسے پکڑنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ اُسی لمحے پنگو چکمہ کاٹ کر اس کی پشت پر آگیا اور اس نے پھرتی سے اس کی ستون نما ٹانگ میں اپنے دانت گاڑ دیئے۔

کامان چیخ کر مڑا اور پنگو کو پکڑنے کی کوشش کی مگر پنگو تو بجلی بنا ہوا تھا۔ وہ بھلا کب اس کے قابو آتا تھا۔ وہ اچھل کر ایک طرف دوڑتا چلا گیا۔

اسی لمحے چھن چھنگو نے جس کی طرف کامان کی پشت ہوگئی تھی اپنا ہاتھ ہوا میں لہرایا اور اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا چھوٹا سا چاقو کامان کی ٹانگ میں گھستا چلا گیا۔ کامان کے منہ سے بے اختیار ایک چیخ نکل گئی اور وہ تیزی سے ایک طرف بھاگتا چلا گیا۔ اس کی ٹانگ سے خون کے قطرے نکل کر زمین پر گرنے لگے۔ غصے کے مارے کامان کی بُری حالت تھی۔ ان دونوں نے اُسے بُری

طرح نچاکر رکھ دیا تھا۔

کامان نے ایک طرف ہٹتے ہی جھک کر اپنی پنڈلی سے وہ چھوٹا سا چاقو نکالا جو اس کے خون سے رنگین ہو رہا تھا۔ اس نے چاقو کو ایک لمحے کے لئے دیکھا اور پھر اُسے پوری قوت سے اس طرف پھینکا جدھر چھن چھنگو کھڑا تھا۔

اُسی لمحے پنگو نے انتہائی پھرتی دکھائی اور بجلی کی سی تیزی سے چاقو کو زمین پر گرنے سے پہلے ہی جھپٹ لیا اور پھر وہ چاقو کو لئے تیزی سے چھن چھنگو کے پاس دوڑتا چلا گیا۔

چھن چھنگو نے چاقو پنگو کے ہاتھ سے لے لیا اور پنگو دوبارہ کامان دیو کی طرف دوڑتا چلاگیا جو غصّے کی شدت سے بُری طرح دھاڑ رہا تھا۔

تمام دیو اور پریاں حیران تھیں کہ آخر کامان کو کیا ہوگیا ہے وہ اپنی جادو کی طاقت ان پر کیوں نہیں استعمال کرتا۔

ویسے مقابلہ دلچسپ ہوتا جارہا تھا۔ وہ لڑکا اور بندر دونوں بجلی بنے ہوئے تھے جبکہ ٹم ٹم خاموشی سے ایک طرف کھڑا یہ تماشہ دیکھ رہا تھا۔

پنگو بندر جیسے ہی کامان کے قریب پہنچا اس نے کامان کے گرد ایک چکّر کاٹا۔ کامان دیو بھی اس کے ساتھ ساتھ مڑتا جا رہا تھا۔

پھر پنگو دوڑ کر کامان کی دونوں ٹانگوں کے درمیان میں سے نکل گیا۔ کامان نے اسے جکڑنے کے لئے جھپٹا مارا مگر پنگو اس کے ہاتھ نہیں آیا بلکہ الٹا اپنے ہی زور میں کامان منہ کے بل زمین پر گر گیا۔

کامان کے زمین پر گرتے ہی پنگو تیزی سے مڑا اور پھر اچھل کر اس کی پشت پر چڑھ گیا اور اس نے وہاں ناچنا شروع کر دیا۔ وہ شوخی میں آگیا تھا۔

پنگو کا ناچ دیکھ کر پورے میدان میں قہقہے ابل پڑے بادشاہ بھی بے اختیار ہنس رہا تھا۔

کامان دیو پہلے تو چند لمحے خاموش پڑا رہا پھر اچانک اس نے اپنا ایک ہاتھ لہرایا۔ پنگو اچھل کر بھاگنے لگا مگر اس بار بدقسمتی سے اس کی دم کامان کے ہاتھ میں آگئی اور کامان پھرتی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اب پنگو بندر دم کے سہارے اس کے ہاتھ میں لٹکا ہوا تھا۔

دوسری طرف چھن چھنگو نے پنگو کے ہاتھ سے چاقو لیتے ہی اس پر لگا ہوا خون اپنے دائیں ہاتھ کی چھوٹی

انگلی کے ناخن پر مل دیا۔

خون ناخن پر لگتے ہی اس کے جسم میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔ اس کی طاقتیں واپس آگئی تھیں۔ اس نے چاقو نیچے پھینک دیا اور اب اطمینان سے بینگو اور کامان دیو کا تماشہ دیکھنے لگا۔

جیسے ہی کامان نے بینگو کی گردن مروڑنے کے لئے ہاتھ بڑھایا، چھن چھنگو نے بھی اپنا ہاتھ اونچا کر دیا اور کامان کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے تمام طاقت کہیں غائب ہوگئی ہو۔ وہ پتھر کے بُت کی طرح ساکت کھڑا رہ گیا۔

چھن چھنگو نے اپنے دوسرے ہاتھ کو حرکت دی اور کامان دیو کے اس ہاتھ کی مٹھی کھُل گئی جس میں اس نے بینگو کو پکڑا ہوا تھا۔

مٹھی کھلتے ہی بینگو اچھل کر زمین پر آگرا اور پھر دوڑتا ہوا چھن چھنگو کے پاس پہنچ گیا۔

چھن چھنگو نے اپنا ہاتھ الٹا دیا اور کامان دیو اچھل کر سر کے بل کھڑا ہوگیا۔ پھر چھن چھنگو جیسے جیسے ہاتھ کو حرکت دیتا گیا کامان دیو اسی طرح سر کے بل چلتا ہوا میدان میں گھومنے لگا۔ تمام دیو اور پریاں کامان دیو

کا یہ حشر دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے۔
کامان دیو کے ساتھی بھی چھن چھنگو سے مرعوب ہو گئے اس لئے وہ بھی خاموش بیٹھے رہے۔ چھن چھنگو نے کامان دیو کو سر کے بل چلا کر پورے میدان کا چکر لگایا اور پھر پنگلو کو اشارہ کیا۔
پنگلو دوڑتا ہوا گیا اور کامان دیو کی ٹانگ پر چڑھ گیا اور پھر ٹانگ سے نیچے اترتا چلا گیا اور پھر کامان کے منہ پر جا کر اس نے پیشاب کر دیا۔
یہ کامان دیو کی ذلت اور رسوائی کی انتہا تھی اور اللہ تعالیٰ نے اُسے فخر اور غرور کی بھیانک سزا دی تھی
چھن چھنگو نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پھنسایا۔ اُدھر کامان دیو زمین پر گر کر بُری طرح چیخنے اور تڑپنے لگا۔
چھن چھنگو نے ایک لمحے کے لئے انتظار کیا اور پھر ایک جھٹکے سے دونوں ہاتھوں کو علیحدہ کیا اور کامان دیو کے منہ سے ایک بھیانک چیخ نکل گئی اس کے جسم کے دو حصے ہو گئے۔ وہ تھوڑی دیر تک میدان میں پڑا تڑپتا رہا اور پھر ٹھنڈا ہو گیا۔
کامان دیو کے مرتے ہی پورا میدان خوشی سے

نعرے لگانے لگا۔
چھن چھنگلو اور ڈم ڈم خوشی خوشی بادشاہ کے پاس پہنچ گئے۔ بادشاہ بھی بے حد خوش تھا۔
"تم نے ایک بہت بڑے ظالم کا خاتمہ کر دیا ہے آدم زاد"۔ بادشاہ نے اس کے کندھے کو تھپکتے ہوئے کہا۔
"یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہوا ہے جناب"۔ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔
"میری بیٹی زلیخا کو تو ڈھونڈو"۔ ڈم ڈم نے چھن چھنگلو سے کہا۔
اور پھر چھن چھنگلو، بادشاہ سلامت اور اس بوڑھے دیو کے ساتھ کامان دیو کے محل میں گئے۔
چھن چھنگلو نے اپنی پراسرار طاقت سے وہ کمرہ ڈھونڈ لیا جس میں زلیخا قید تھی۔ اس نے اسے قید سے نجات دلائی۔
زلیخا خوشی سے چیخیں مارتی ہوئی اپنے باپ سے لپٹ گئی اور ڈم ڈم کی آنکھوں سے خوشی کے مارے آنسو بہنے لگے۔
بادشاہ سلامت نے انہیں اپنا مہمان بنالیا اور ظالم کامان دیو کے مرنے پر پورے پرستان میں تین روز

تک جشن منایا جاتا رہا اور چھن چھنگو، پینگو بندر، ڈم ڈم اور زلیخا کو پورے پرستان کی سیر کرائی گئی۔ اور پھر چوتھے روز وہ بادشاہ سلامت سے اجازت لے کر واپس اپنے وطن کی طرف چل پڑے۔

ختم شد

بچوں کے لئے انتہائی دلچسپ کہانی

مصنف مظہر کلیم ایم اے

جادوستان جادوگر دیو اور پریوں کا عجیب و غریب ملک۔

- چھن چھنگلو اور جادوستان کے سب سے مغرور جادوگر دیو تنگرمم کا خوفناک مقابلہ۔
- مقابلے کی شرائط کے تحت چھن چھنگلو اپنی پراسرار قوتیں استعمال نہیں کر سکتا تھا۔
- پنگلو بندر چھن چھنگلو کی زندگی سے مایوس ہو گیا ۔۔۔ کیوں؟
- پراسرار قوتوں کے بغیر چھن چھنگلو نے یہ مقابلہ کیسے کیا؟

کیا چھن چھنگلو تنگرم دیو سے مقابلے میں کامیاب ہو گیا ۔۔۔ یا؟

ایک ایسی عجیب و غریب اور دلچسپ کہانی
جسے ایک بار پڑھ کر آپ بار بار پڑھنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

راحیل
Arshad
چھن چھنگو اور
جادوگر دیو
PakistaniPoint
Aik Rabta Apnon Sey
PakistaniPoint
Aik Rabta Apnon Sey

چھن چھنگلو اور پنگلو بندر کا حیرت انگیز نیا کارنامہ

چھن چھنگلو اور جادوگر دیو

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز ناشران پاک گیٹ ملتان

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob: 0300-9401919

ناشران ــــــــ یوسف قریشی

ــــــــــــ اشرف قریشی

تزئین ــــــــ محمد بلال قریشی

طابع ــــــــ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ــــــــ -/10 روپے

چھن چھنگلو اور پنگلو بندر ڈم ڈم جادوگر اور اس کی بیٹی زلیخا کے ہمراہ کاماں دیو کو شکست[1] دے کر پرستان سے باہر آئے تو وہ بے حد خوش تھے کہ انہوں نے پرستان کے سب سے خوفناک اور خطرناک دیو کو شکست دیکر ایک مظلوم آدم زاد لڑکی کو بچالیا ہے۔ ڈم ڈم جادوگر تو چھن چھنگلو کے آگے بچھا جارہا تھا اور بار بار چھن چھنگلو کا شکریہ ادا کرتا۔ زلیخا بھی بے حد خوش تھی۔ اور وہ بھی چھن چھنگلو کا بار بار شکریہ ادا کرتی۔ وہ اسی طرح باتیں کرتے ہنستے کھیلتے پرستان سے باہر ایک پہاڑی کی طرف بڑھے چلے جارہے تھے کہ اچانک فضا میں ایک سرخ رنگ کا بادل سا پھیلتا چلا گیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے پوری فضا میں وہ

---

[1] ۔ اس کے لئے انتہائی دلچسپ ناول "چھن چھنگلو پرستان میں" پڑھیئے۔

سرخ رنگ کا بادل چھا گیا۔ وہ سب حیرت سے اس سرخ رنگ کے بادل کو دیکھنے لگے۔

"یہ کیا چیز ہے چھن چھنگلو"؟ ڈم ڈم جادوگر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تم اپنے آپ کو جادوگر کہتے ہو تو تم خود بتاؤ یہ کیا چیز ہے"؟ چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لو اب تم بھی میرا مذاق اڑانے لگے۔ میں تو اپنی بیٹی زلیخا کو چھڑانے کے لئے مصنوعی جادوگر بن گیا تھا ورنہ میں کہاں اور جادو کہاں"۔ ڈم ڈم جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ چھن چھنگلو کوئی جواب دیتا سرخ بادل میں سے بجلی سی کوندی اور پھر ایک سنہرے رنگ کا چھوٹا سا بچہ اس بادل میں سے نکل کر چھن چھنگلو کی طرف اڑتا ہوا آیا۔

یہ ایک انتہائی خوبصورت اور معصوم سا بچہ تھا چھن چھنگلو اسے بڑی دلچسپی اور حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ بچہ چھن چھنگلو کے سامنے آکر زمین پر اترا اور پھر اس کی معصوم سی آواز سنائی دی۔

"چھن چھنگلو! جادوستان کا بادشاہ آپ سے ملنا چاہتا

ہے"۔ نیچے نے معصوم سی آواز میں کہا۔

"جادوستان! یہ کونسی جگہ ہے؟ میں تو یہ نام پہلی بار سُن رہا ہوں"۔ چھن چھنگو نے حیرت بھرے لہجے میں نیچے سے پوچھا۔

"چھن چھنگو! جادوستان پرستان کا ایک حصّہ ہے مگر وہ ہمیشہ نظروں سے اوجھل رہتا ہے اس حصے میں رہنے والے تمام دیو اور پریاں جادوگر ہیں اور جادوستان کا بادشاہ سامری جادوگر کا خاص شاگرد چومک جادوگر ہے۔ چومک جادوگر انسان ہے اور سامری جادوگر کے حکم پر اُسے جادوستان کا بادشاہ بنایا گیا ہے۔ سامری جادوگر نے بادشاہ چومک جادوگر کو کامان دیو سے تمہارے مقابلے کے متعلق بتایا تھا۔ چنانچہ چومک جادوگر نے جادو کے ذریعے یہ مقابلہ دیکھا تھا اور اُسے تمہاری عقلمندی، پھرتی اور پُراسرار صلاحیتیں بے حد پسند آئی ہیں۔ اس لئے اُس نے مجھے یہاں بھیجا ہے تاکہ تم جادوستان آؤ اور چومک جادوگر کے مہمان بنو"۔ نیچے نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مگر ہم جادوستان جائیں گے کیسے؟ تم خود تو کہہ رہے ہو کہ وہ ہمیشہ نظروں سے اوجھل رہتا

ہے"۔ چھن چھنگلو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

" اس بات کی فکر مت کرو۔ تم ایک بار 'ہاں' کردو پھر تم خودبخود وہاں پہنچ جاؤ گے"۔ بچے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے! میں جادوستان جانے کو تیار ہوں۔ میں اس نئے ملک کو دیکھنا پسند کرونگا"۔ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

" ہم بھی ساتھ جائیں گے"۔ چھن چھنگلو کے خاموش ہوتے ہی ڈم ڈم جادوگر اور زلیخا اکھٹے بول اٹھے۔

" ہوسکتا ہے تمہارا وہاں جانا بادشاہ پسند نہ کرے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ تم واپس اپنے وطن چلے جاؤ۔ میں تمہیں وہاں پہنچا دیتا ہوں"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" نہیں چھن چھنگلو! بادشاہ سلامت تمہارے دوستوں کو بھی خوش آمدید کہیں گے"۔ بچے نے فوراً کہا۔

" تو پھر چلے چلو، مجھے کیا اعتراض ہوسکتا ہے۔ تم بھی جادوستان کی سیر کرلو۔ آخر تم بھی تو ڈم ڈم جادوگر ہو"۔ چھن چھنگلو نے ہنستے ہوئے کہا اور ڈم ڈم جادوگر جھینپ گیا۔

"تو ٹھیک ہے پھر تم لوگ جادوستان چلنے کو تیار ہو؟" بچے نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ہم تیار ہیں"۔ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔ اور بچے نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتے اور دوسرے لمحے ان سب کے گرد سرخ رنگ کا دھواں سا چھاگیا۔ یہ دھواں اتنا گہرا تھا کہ انہیں دھوئیں کے علاوہ اور کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔

چند لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اب وہ پرستان کی بجائے ایک اور عظیم الشان شہر کے دروازے پر کھڑے تھے اور دروازے کے باہر بیشمار دیو اور پریاں صف بستہ کھڑی تھیں۔ اور ان کے سامنے ایک سفید داڑھی والا باوقار سا شخص کھڑا تھا جس نے شاہی لباس پہن رکھا تھا۔ یہ بادشاہ چونک جادوگر تھا۔

"خوش آمدید چھن چھنگلو میرے عظیم مہمان"۔ بادشاہ نے آگے بڑھ کر چھن چھنگلو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"آپ کی مہربانی بادشاہ سلامت! آپ نے مجھے یہ عزت دی ہے ورنہ میں اس قابل کہاں"۔ چھن چھنگلو

نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

پھر بادشاہ نے چھن چھنگلو سے مصافحہ کیا اور اُسے لےکر شہر میں داخل ہوگیا۔ یہ ایک بہت بڑا شہر تھا جہاں کے نظارے پرستان سے بھی زیادہ خوبصورت تھے۔ یہاں کی ہر عمارت سونے کی اینٹوں سے بنی ہوئی تھی۔

چار گھوڑوں والی ایک خوبصورت بگھی پر بٹھاکر چھن چھنگلو اور اس کے ساتھیوں کو شاہی محل کی طرف لے جایا گیا۔

شاہی محل دیکھکر چھن چھنگلو اور اس کے ساتھیوں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گیئں۔ اتنی خوبصورت اور عظیم الشان عمارت انہوں نے آج تک نہیں دیکھی تھی اس نے بادشاہ سلامت سے محل کی بے حد تعریف کی اور بادشاہ اس کا شکریہ ادا کرنے لگا۔

چھن چھنگلو نے دیکھا کہ محل کے اندر تمام ملازم اور کنیزیں انسان تھیں وہاں ایک بھی دیو نہ تھا۔ اس پر چھن چھنگلو سے نہ رہا گیا اور اس نے بادشاہ سے پوچھ ہی لیا۔

" اصل بات یہ ہے کہ سامری جادوگر کے حکم پر

مجھے جادوستان کا بادشاہ بننا پڑا ہے مگر میں چونکہ انسان ہوں اس لئے انسانوں میں رہ کر خوش ہوتا ہوں اور سامری جادوگر سے خصوصی درخواست کرکے میں نے محل میں آدم زاد ملازم اور کنیزیں رکھی ہیں۔ اب محل کے اندر رہ کر مجھے بھی محسوس ہوتا ہے جیسے میں آدم زادوں کی دنیا میں ہی رہتا ہوں" بادشاہ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور چھن چھنگو نے سر ہلا دیا۔

بادشاہ نے دو روز تک چھن چھنگو کو اپنا مہمان رکھا اور پھر تیسرے روز اس نے دربارِ عام منعقد کیا۔ جس میں جادوستان میں رہنے والے تمام دیوؤں اور پریوں نے شرکت کی۔ یہاں بادشاہ نے اپنے قریب ہی چھن چھنگو کو بٹھایا۔

دربار میں بادشاہ کی دوسری طرف ایک خوفناک شکل والا دیو بھی بیٹھا تھا۔ جس کا تمام جسم نیلے رنگ کا تھا۔ اس نے کلائیوں اور بازوؤں میں سونے کے موٹے موٹے کڑے پہنے ہوئے تھے۔ اس کی نظروں میں چھن چھنگو کے لئے نفرت کے آثار موجود تھے۔ چھن چھنگو نے بھی اس بات کو محسوس کرلیا چنانچہ

اس نے بادشاہ سے دیو کے متعلق پوچھا۔
"یہ ہمارے جادوستان کا سب سے طاقتور دیو ہنگڑم دیو ہے۔ میرے بعد سب سے زیادہ جادو اسے آتا ہے۔" بادشاہ نے بتایا۔
"کیا یہ اس لئے سب سے زیادہ طاقتور ہے کہ اسے سب سے زیادہ جادو آتا ہے"؟ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔
"یہ بات نہیں، جادو کے علاوہ بھی یہ بہت طاقتور ہے۔ جادوستان میں کوئی دیو اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ طاقتور ہونے کے ساتھ ساتھ مکار اور عیار بھی ہے اس لئے سب اس سے ڈرتے ہیں" بادشاہ نے جواب دیا۔
"اس کی آنکھوں میں میرے لئے نفرت کے آثار ہیں۔ حالانکہ میں نے اس کا کچھ نہیں بگاڑا۔" چھن چھنگو نے کہا۔
"یہ اس لئے کہ یہ پرستان کے دیو کامان کا گہرا دوست تھا اور چونکہ کامان دیو کو تم نے مار ڈالا ہے اس لئے اُسے تم سے نفرت محسوس ہو رہی ہوگی لیکن ایسا ہونا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ تم

میرے مہمان ہو اور اُسے یہ جرأت نہیں ہونی چاہیئے کہ وہ تمہارے لئے نفرت کا اظہار کرے"۔ بادشاہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تنگڑم دیو سے مخاطب ہوا۔

" تنگڑم دیو "

" بادشاہ حضور"۔ تنگڑم دیو نے چونک کر جواب دیا۔

"کیا تم شاہی مہمان سے نفرت کرتے ہو"۔ بادشاہ نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

" بادشاہ حضور! میں اس لڑکے سے اپنی نفرت نہیں چھپا سکتا۔ کاش میں کامان دیو کی جگہ ہوتا تو اسے بتا دیتا کہ یہ کس باغ کی مولی ہے"۔ تنگڑم دیو نے بگڑے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

" تنگڑم دیو! تم شاہی مہمان کی بےعزتی کر رہے ہو۔ تمہیں اس بات کی سزا ملے گی"۔ بادشاہ نے غصّے سے گرجتے ہوئے کہا۔

" بادشاہ سلامت! میں جھوٹ نہیں بولتا اس لئے میں نے سچ بات کہہ دی ہے۔ اب آپ کی مرضی آپ چاہے مجھے سزا دیں یا نہ دیں"۔ تنگڑم دیو نے جواب دیا۔

"بادشاہ سلامت! یہ مغرور ہے اور غرور اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کا غرور توڑ دوں"۔ اچانک چھن چھنگو بول پڑا۔

"کیا مطلب؟ میں سمجھا نہیں"۔ بادشاہ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مطلب یہ کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے کامان دیو کے پاس بھیج دوں"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں، تم شاہی مہمان ہو۔ ہم تمہیں اس مکار اور عیار دیو سے مقابلے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ یہ کامان دیو سے کہیں زیادہ بڑا جادوگر اور عیار دیو ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہیں کوئی نقصان پہنچ جائے"۔ بادشاہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں بادشاہ سلامت! اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ طاقتیں اس لئے عنایت کی ہیں کہ میں ان مغرور لوگوں کو سیدھا کرسکوں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"تم اپنے آپ کو نجانے کیا سمجھنے لگے ہو۔ اگر تم بادشاہ سلامت کے مہمان نہ ہوتے تو میں

دیکھتا کہ تم کتنے پانی میں ہو" تنگڑم دیو نے غصیلے لہجے میں کہا۔
" تنگڑم! زبان سنبھال کر بات کرو ورنہ میں تمہیں ابھی جلاکر خاک کر دونگا" بادشاہ سلامت کو جلال آگیا۔
" بادشاہ سلامت! اس نے براہِ راست مجھے چیلنج کیا ہے۔ اب مجھے اس کا غرور توڑنا ہی پڑیگا۔ آپ مجھے اس سے مقابلے کی اجازت دیں" چھن چھنگلو نے سخت لہجے میں کہا۔
" سوچ لو چھن چھنگلو! یہ بہت بڑا جادوگر ہے اتنا بڑا کہ تم اس کا تصور نہیں کر سکتے" بادشاہ نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔
" بادشاہ سلامت! اگر آپ مجھے اس سے مقابلے کی اجازت دیں تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ مقابلے میں جادو استعمال نہیں کرونگا۔ میں اپنی طاقت سے اس کا سُرمہ بنا دونگا" تنگڑم دیو نے فوراً کہا۔
" چلو اگر یہ جادو سے دستبردار ہوتا ہے تو میں بھی وعدہ کرتا ہوں کہ اس کے مقابلے میں اپنی پُراسرار طاقتیں استعمال نہیں کرونگا صرف عقل سے ہی
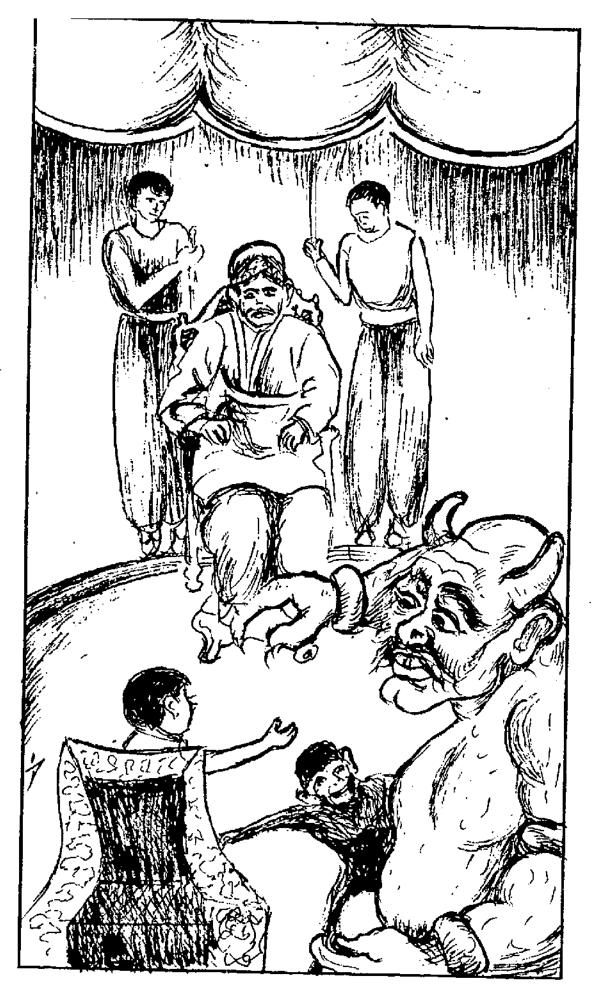
اس کے ہوش ٹھکانے لگاؤں گا"۔ چھن چھنگلو نے کہا
"اوہ! پھر تو مقابلہ واقعی دلچسپ ہوگا۔ میں نے چھن چھنگلو کی جرأت، پھرتی اور بہادری دیکھی ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تنگڑم جادوگر بھی بیحد طاقتور، عیار اور مکار ہے مگر" بادشاہ سلامت کچھ کہتے کہتے رک گئے۔
"آپ بےفکر رہیں بادشاہ سلامت! میں اور میرا ساتھی پینگلو بندر اس کی تمام عیّاری اور مکّاری خاک میں ملا دیں گے" چھن چھنگلو نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے اگر تم راضی ہو تو مجھے کیا اعتراض ہوسکتا ہے" بادشاہ سلامت آخرکار راضی ہو گئے۔
تنگڑم دیو کے چہرے پر خوشی کی لہریں دوڑنے لگیں۔ وہ یہ سوچ کر خوش ہو رہا تھا کہ اب وہ اپنے دوست کامان دیو کا اس سے انتقام لینے میں کامیاب ہو جائیگا۔
بادشاہ سلامت نے دربار عام میں چھن چھنگلو اور تنگڑم دیو کے مقابلے کا اعلان کیا اور اس مقابلے کے لئے دوسرے روز جادوستان کے تمام دیو اور پریوں کو اکھاڑے میں آنے کا حکم دیا تاکہ

سب اس دلچسپ مقابلے کو دیکھ سکیں۔ اس کے بعد بادشاہ سلامت نے دربار عام ختم کیا اور چھن چھنگلو اور اس کے ساتھیوں کو لے کر واپس شاہی محل میں آگئے۔

تنگڑم دیو دربار عام سے اٹھکر سیدھا اپنے مکان میں گیا اور مختلف کمروں سے گزر کر وہ مکان کے آخری حصے میں موجود ایک بہت بڑے کمرے کے سامنے جاکر رک گیا۔ اس کمرے کا دروازہ سبز رنگ کی کسی نامعلوم دھات کا بنا ہوا تھا اور دروازے کے عین درمیان میں ایک بہت بڑا پنجہ بنا ہوا تھا جو دھات کے اندر کھدا ہوا تھا اور کافی گہرا تھا۔

تنگڑم دیو نے اپنا دایاں پنجہ دروازے پر بنے ہوئے پنجے کے اوپر رکھا اور ہاتھ کو زور سے دبا دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ خودبخود کھلتا چلا گیا اور تنگڑم دیو اندر داخل ہوگیا۔ اس کمرے کے

اندر بےشمار عجیب و غریب چیزیں رکھی ہوئی تھیں، کہیں لومڑی کا سر پڑا تھا، کہیں شیر کا پنجہ، کسی جگہ ریچھوں کی کھال لٹکی ہوئی تھی تو کسی کونے میں چمگادڑ دیوار سے چمٹی ہوئی تھی کمرے کے درمیان میں شیشے کا بنا ہوا ایک بہت بڑا گولہ پڑا ہوا تھا۔

تگڑم دیو نے گولے کے قریب جاکر اس پر ہاتھ پھیرا اور پھر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر اس پر پھونک ماری۔

پھونک مارتے ہی گولہ روشن ہوگیا اور اب گولے کے اندر لمبی اور سفید داڑھی والا ایک بونا کھڑا صاف نظر آرہا تھا۔ دوسرے لمحے بونے کے ہونٹوں نے حرکت کی اور کمرے میں ایک باریک سی آواز گونج اٹھی۔

"کیا حکم ہے میرے آقا"؟

"شیشے کے بونے! میں نے کامان دیو کے قاتل چھن چھنگو سے مقابلے کی حامی بھرلی ہے اور یہ شرط بھی قبول کرلی ہے کہ میں اس مقابلے میں جادو استعمال نہیں کرونگا۔ مجھے بتاؤ کہ اس مقابلے کا انجام

کیا ہوگا کیونکہ تم مستقبل کے بارے میں سب سے زیادہ جانتے ہو"۔ تگڑم دیو نے کہا۔

"تگڑم دیو! تم نے اس مقابلے کی حامی بھر کر اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی ہے اور چھن چھنگو اس مقابلے میں فاتح ہوگا اور تم شکست کھا جاؤ گے"۔ بونے کی آواز کمرے میں گونجی اور تگڑم دیو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں دوڑتا ہوا خون ساکت ہوگیا ہو۔ اس کا رنگ اڑ گیا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو شیشے کے بونے؟ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک چھوٹا سا بچہ میرے جیسے طاقتور دیو کے مقابلے میں فتح پا سکے"۔ تگڑم دیو نے چیخ کر کہا۔

"میرے آقا! یہ مقابلہ عقل اور طاقت کا ہے اور عقل ہمیشہ طاقت پر غالب آتی ہے۔ چھن چھنگو تم سے زیادہ عقلمند ہے اس لئے اس کی فتح یقینی ہے"۔ شیشے کے بونے نے جواب دیا۔

"کوئی ترکیب ایسی ہوسکتی ہے جس سے میں یہ مقابلہ جیت جاؤں"؟ تگڑم دیو نے ڈوبتے ہوئے دل کے ساتھ پوچھا۔

بونا چند لمحے خاموش رہا۔ جیسے کچھ سوچ رہا ہو۔ پھر اس کی آواز کمرے میں گونجی۔

" میرے آقا! ایک ترکیب ایسی ہے جس سے کسی حد تک یہ ممکن ہوسکتا ہے کہ تم اُسے شکست دے سکو۔"

" وہ کونسی ترکیب ہے جلدی بتاؤ؟ میں نے ہر قیمت پر اس مقابلے کو جیتنا ہے ہر قیمت پر سمجھے بونے"۔ "تنگرام دیو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے پوچھا۔

" مگر اس ترکیب میں بھی سو فیصد فتح کا یقین نہیں ہے البتہ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ کسی حد تک تمہیں سہارا مل جائیگا، آگے تمہاری قسمت"، شیشے کے بونے نے کہا۔

" تم وہ ترکیب بتاؤ، باقی کام میں خود کر لونگا"۔ تنگرام دیو نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

" وہ ترکیب یہ ہے کہ جب مقابلہ ہو تو تم اپنے ملازم خاص چونگ جادوگر کو اپنے ہمراہ رکھنا وہ اکھاڑے کے ایک کونے میں چھڑی پر انسانی کھوپڑی اٹھائے کھڑا رہے گا اور تم ایک خنجر کی نوک پر

چمگادڑ کا خون لگاکر اپنے سامنے رکھنا۔ جب بھی تمہیں موقع ملے یہ خنجر چھن چھنگو کی طرف پھینک دیں۔ جس وقت یہ خنجر چھن چھنگو کے جسم سے ٹکرائے چوشک جادوگر امیزن جادو کا منتر پڑھ کر پھونک مار دیگا اور اس کے ساتھ ہی یقین کرو چھن چھنگو کی عقل وقتی طور پر ماؤف ہوکر رہ جائے گی اور پھر تم بڑی آسانی سے اس پر قابو پا لوگے"۔ شیشے کے بونے نے تفصیل سے ترکیب بتاتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب! بہت ہی اچھی ترکیب ہے۔ بس اب مجھے یقین ہوگیا ہے کہ میں اس نامراد لڑکے کی ہڈیوں کا سرمہ بنانے میں کامیاب ہو جاؤنگا۔ بہت بہت شکریہ شیشے کے بونے! تم نے لاجواب ترکیب بتائی ہے"۔ تگڑام دیو کو یہ ترکیب اتنی پسند آئی کہ وہ خوشی سے اچھلنے لگا۔

"مگر میری ایک بات یاد رکھنا میرے آقا! اگر یہ خنجر بروقت چھن چھنگو کے جسم کو نہ چھو سکا تو پھر یہ ترکیب ناکام ہو جائے گی اور اس کے بعد فیصلہ چھن چھنگو کی عقل اور تمہاری طاقت اور مکاری کے درمیان رہ جائے گا"۔ شیشے کے بونے

نے جواب دیا۔

"تم فکر نہ کرو شیشے کے ہونے! یہ ترکیب ہر قیمت پر کامیاب رہے گی"۔ ٹنگڑم دیو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شیشے کے گولے پر اپنا ہاتھ پھیرا اور پھر گولہ تاریک ہو گیا اور ٹنگڑم دیو بڑے مطمئن انداز میں کمرے سے باہر نکل آیا۔

شاہی محل میں جاکر بادشاہ نے ایک بار پھر
چھن چھنگلو کو سمجھانے کی کوشش کی کہ وہ اس
مقابلے سے باز آجائے اور اگر ایسا ہو جائے تو
وہ ابھی خفیہ طور سے انہیں واپس دنیا میں بھجوا
سکتا ہے مگر چھن چھنگلو نے انکار کردیا۔ مقابلے کے
اعلان کے بعد بہرحال وہ اب پیچھے نہیں ہٹ
سکتا تھا چنانچہ بادشاہ خاموش ہوگیا۔ اور پھر چھن چھنگلو
اپنے کمرے میں آگیا جہاں پنگلو بندر ایک طرف خاموش
ہوگیا تھا۔ اُسے چھن چھنگلو کے اس مقابلے کی شرائط
کا علم ہوچکا تھا اور اُسے یہ بھی اچھی طرح معلوم
تھا کہ بندر[1] بابا کی طرف سے دی گئیں پُراسرار

---

[1]: اس کے لئے انتہائی دلچسپ ناول "چھن چھنگلو" پڑھیئے۔

صلاحیتوں کے علاوہ چھن چھنگو کے پاس کچھ بھی نہیں اور اگر چھن چھنگو پُراسرار صلاحیتیں استعمال نہیں کرے گا تو پھر وہ آخر مقابلہ کس طرح کرے گا؟ تگمام دیو کے مقابلے میں چھن چھنگو کی حیثیت ہی کیا ہے وہ اگر چھن چھنگو کو پکڑ کر مٹھی میں بند کرے تو چھن چھنگو کی ہڈیاں سُرمہ بن جائیں گی۔ پینگلو بندر آنکھیں بند کئے اسی سوچ بچار میں مصروف تھا کہ چھن چھنگو کمرے میں داخل ہوا۔

"کیا سوچ رہے ہو دوست؟ آج تو کچھ ضرورت سے زیادہ ہی سنجیدہ ہو رہے ہو"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے پینگلو بندر سے کہا۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی شوخی نمایاں تھی۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ آخر ہماری موت ہی ہمیں بادستان میں لے آئی ہے"۔ پینگلو بندر نے بڑے فلسفیانہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب؟ میں سمجھا نہیں"۔ چھن چھنگو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہی تو مسئلہ ہے کہ تم کوئی بات سمجھتے نہیں، میرا خیال ہے کہ ہمارے ساتھ سازش کی گئی ہے"۔

پنگلو بندر پھر سنجیدگی سے بولا۔
"آج تمہیں کیا ہوگیا ہے پنگلو؟ کیا الٹی سیدھی باتیں کر رہے ہو؟ کیسی سازش؟ چھن چھنگلو نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔
"یہی مقابلے والی، اب دیکھو! اگر تم اپنی پُراسرار صلاحیتیں استعمال نہیں کروگے تو اتنے بڑے اور طاقتور تگڑم دیو پر کیسے قابو پاؤگے؟ نتیجہ ظاہر ہے کہ اس نے ہم دونوں کا کچومر نکال دینا ہے"۔ پنگلو نے کہا۔
"مگر تم اتنے گھبرائے ہوئے کیوں ہو؟ میں نے یہ تو نہیں کہا کہ تم بھی اس مقابلے میں حصّہ لینا۔ تم آرام سے باہر بیٹھ کر تماشہ دیکھنا۔ اور اگر مجھے کچھ ہو بھی گیا تو بادشاہ تمہیں ڈم ڈم جادوگر اور زلیخا کے ساتھ واپس دنیا میں بھیج دے گا"
چھن چھنگلو نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔
"کیا کہہ رہے ہو تم؟ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ تم مقابلہ کرو اور میں آرام سے بیٹھ کر تماشہ دیکھوں۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ میں تمہارا دوست ہوا اور کوئی بھی دوست دوسرے دوست کو مشکل کے

وقت نہیں چھوڑ سکتا"۔ پنگو بندر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ تم اس مقابلے سے گھبرا جو رہے ہو"۔ چھن چھنگو نے تلخ لہجے میں جواب دیا۔

"میں اس مقابلے سے گھبرا نہیں رہا بلکہ تمہیں یہ سمجھا رہا ہوں کہ یہ ہمارے خلاف ایک سازش ہے تم اس مقابلے کے دوران ضرور اپنی پُراسرار صلاحیتیں استعمال کرکے اس سازش کو ناکام بنا دینا"۔ پنگو نے اُسے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں میرے دوست! میں ایسا نہیں کرونگا۔ میں نے جو وعدہ کیا ہے وہ پورا کرونگا۔ مگر تم گھبراؤ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ ہم ایک ظالم اور مغرور دیو سے ٹکرا رہے ہیں۔ انشاءاللہ فتح ہماری ہوگی"۔ چھن چھنگو نے اُسے دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے مگر کیسے"؟ پنگو بندر ابھی تک اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔

"وہ اس طرح کہ ہم دونوں عقل استعمال کریں گے اور ٹنگام دیو طاقت۔ بس اتنی سی بات ہے"۔

چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" چلو ٹھیک ہے ، اگر تم بضد ہی ہو تو ٹھیک ہے "۔ آخرکار پنگلو بندر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" دیکھو پنگلو! اس مقابلے کے دوران ہمیں اپنی آنکھیں کھلی رکھنی ہوں گی۔ ہم نے یہ بات ثابت کر دینی ہے کہ غرور کا سر نیچا ہوتا ہے۔ بس جس قدر پھرتی سے کام لے سکو لینا۔ باقی میں خود سنبھال لونگا"۔ چھن چھنگلو نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

" کیا تم اپنے ہاتھ میں کوئی ہتھیار بھی نہیں رکھو گے خالی ہاتھ لڑوگے "۔ پنگلو نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

" پنگلو! تم جانتے ہو کہ میری عمر کم ہے اور پھر میرا قد بُت بھی چھوٹا ہے اب میں کونسا ایسا ہتھیار استعمال کروں جسے میں چلا بھی سکوں اور جو تنگڑام دیو کو نقصان بھی پہنچا سکے۔ ظاہر ہے ایک چاقو کے ذریعے تو اتنے بڑے دیو کو ہلاک نہیں کیا جاسکتا۔ بس ہمارے ہتھیار عقل اور پھرتی ہوگی"۔ چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" خدا کرے انجام اچھا ہو، چلو اتنا تو کرلو کہ بندر بابا سے اس مقابلے کے بارے میں بات کرلو۔ ہوسکتا ہے وہ کوئی اچھا مشورہ دیں جو ہمارے لئے مفید ثابت ہو"۔ پنگو بندر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اوہ! تم نے یہ بات واقعی عقل والی کی ہے۔ مجھے تو اس بات کا خیال ہی نہیں آیا تھا میں ابھی بندر بابا سے بات کرتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کیں اور دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کیا۔ اور پھر چند لمحوں بعد بندر بابا کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔

" کیا بات ہے چھن چھنگو"؟

چھن چھنگو نے جادوستان اور تگڑم دیو سے مقابلے اور شرائط کے متعلق تفصیل سے بندر بابا کو بتایا۔

" ہوں! تم نے اس مقابلے کا چیلنج قبول کر کے اچھا کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اب تم میں خود اعتمادی پیدا ہوگئی ہے۔ غرور کرنے والا بھی ظالم ہوتا ہے اور تمہاری زندگی کا مقصد ہی

ظالموں کا خاتمہ کرنا ہے۔ اس لئے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس مقابلے میں کامیاب کرے"۔ بندر بابا نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں۔

"کیا کہا ہے بندر بابا نے"؟ چھن چھنگو کو آنکھیں کھولتے دیکھ کر پنگو بندر نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"انہوں نے ہماری فتح کے لئے دعا کی ہے"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس پھر ٹھیک ہے۔ اب مجھے یقین ہے کہ ہم یہ مقابلہ جیت جائیں گے"۔ پنگو بندر نے اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں اب اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"چلو شکر ہے تمہاری تسلی تو ہوئی۔ اچھا اب میں سوتا ہوں تاکہ صبح چاق و چوبند ہو کر مقابلہ کر سکوں"۔ چھن چھنگو نے بستر پر لیٹتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحوں بعد وہ گہری نیند سو چکا تھا۔

صبح ہوتے ہی جادوستان کے بڑے اکھاڑے میں تمام دیو اور پریاں جمع ہونا شروع ہوگئیں۔ اکھاڑے کے ایک طرف ایک کافی بڑا اور خوبصورت خیمہ نصب تھا جس میں شاہی کرسی رکھی ہوئی تھی اور اس خیمے کے دونوں اطراف میں اور اکھاڑے کے چاروں طرف کرسیاں موجود تھیں جن پر دیو اور پریوں نے بیٹھنا تھا۔

جادوستان کے رواج کے مطابق شاہی خیمے کے دائیں ہاتھ پر صرف دیو بیٹھتے تھے اور بائیں ہاتھ پر صرف پریاں۔

مقابلے میں ابھی کچھ دیر تھی مگر جادوستان کے تمام دیو اور پریاں اکھاڑے میں پہنچ چکے تھے۔

پھر شاہی نقارہ بجا اور بادشاہ سلامت چار گھوڑوں والی خوبصورت بگھی میں سوار ہوکر اکھاڑے میں پہنچ گئے۔ چھن چھنگو اور پنگو بندر بادشاہ والی بگھی میں ہی سوار ہوکر آئے تھے جبکہ ڈم ڈم جادوگر اور اس کی بیٹی زلیخا پچھلی بگھی میں سوار ہوکر اکھاڑے میں پہنچے۔

بادشاہ سلامت خیمے کے اندر شاہی کرسی پر آکر بیٹھ گئے اور ان کے دو آدم زاد ملازم جو ان کے ہمراہ ہی بگھی پر آئے تھے۔ مورچھل سنبھال کر بادشاہ کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔ اُسی لمحے تنگڑم دیو بھی پھنکارتا ہوا اکھاڑے میں آیا اور زور زور سے نعرے مارنے لگا۔

"نکالو اس بچے کو، میں دیکھتا ہوں کہ یہ کتنے پانی میں ہے" تنگڑم دیو نے کہا۔

اُسی لمحے اکھاڑے کی دوسری طرف سے چھن چھنگو اور پنگو بندر اکھاڑے میں آگئے۔

"بادشاہ سلامت! میرے مقابلے میں یہ دو ہیں جبکہ مقابلہ ایک سے طے ہوا تھا" تنگڑم دیو نے بادشاہ سلامت سے مخاطب ہوکر کہا۔
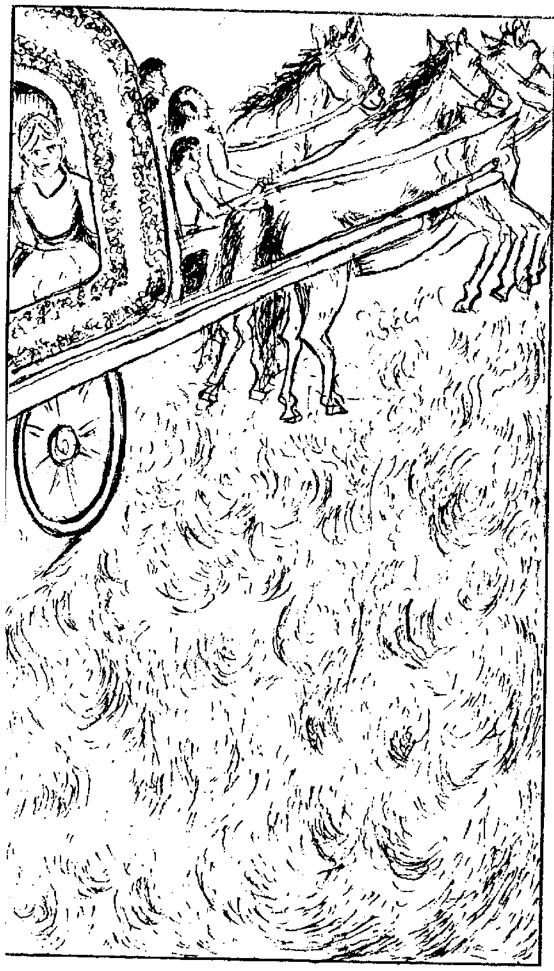
"نہیں! ہم دونوں شروع سے اکٹھے رہے ہیں اس لئے ہم دونوں اکٹھے ہی مقابلہ کرینگے" چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"تو پھر مجھے بھی اجازت دی جائے کہ میں بھی اپنے ساتھ ایک ساتھی رکھ لوں" تکڑام دیو نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم رکھ سکتے ہو، مگر یہ بات یاد رکھنا کہ تم جادو استعمال نہیں کرسکتے" چھن چھنگلو نے کہا۔

"ٹھیک ہے! میں جادو استعمال نہیں کرونگا اور نہ ہی میں اپنے ساتھی کو باقاعدہ مقابلے میں لاؤں گا وہ صرف اکھاڑے کے کونے میں کھڑا رہے گا" تکڑام دیو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اجازت ہے" بادشاہ سلامت نے ہاتھ اٹھاکر کہا اور تکڑام دیو نے پوشک جادوگر کو اپنے ساتھی کے طور پر بلالیا۔

پوشک جادوگر کے سر اور داڑھی کے بال بہت بڑے بڑے تھے۔ اس نے ہاتھ میں ایک لاٹھی پکڑی ہوئی تھی جس کے سر پر ایک انسانی کھوپڑی

رکھی ہوئی تھی۔ وہ اُسے اٹھائے اکھاڑے کے ایک کونے میں کھڑا ہوگیا۔

"مقابلہ شروع کیا جائے"۔ بادشاہ سلامت نے حکم دیتے ہوئے کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی تگڑم دیو اور چھن چھنگو اکھاڑے میں آمنے سامنے آگئے اور پھر اس سے پہلے کہ تگڑم دیو کوئی حرکت کرتا، چھنگو بندر نے اپنی جگہ سے حرکت کی اور پھر بجلی کی سی تیزی سے اڑتا ہوا سیدھا تگڑم دیو کے منہ سے ٹکرایا اور اس نے پوری قوت سے اس کی آنکھوں پر پنجہ مار دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ چھلانگ مار کر ایک طرف ہٹ گیا۔ تگڑم دیو کے منہ سے بےاختیار چیخ نکل گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ لئے اور عین اُسی لمحے چھن چھنگو تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے پوری قوت سے تگڑم دیو پر چھلانگ لگائی اور پھر اس سے پہلے کہ تگڑم دیو سنبھلتا، چھن چھنگو نے اس کی دونوں بڑی بڑی مونچھیں دونوں ہاتھوں سے پکڑیں اور پوری قوت سے جھٹکا

دیا اور پھر اچھل کر ایک طرف ہوگیا۔
تنگڑم دیو کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے چھن چھنگو کو پکڑنے کی کوشش کی۔ مگر چھن چھنگو تو بجلی بنا ہو تھا وہ بھلا تنگڑم دیو کے ہاتھ کیسے آتا۔
تنگڑم دیو جھلا کر چھن چھنگو کے پیچھے بھاگ پڑا مگر چھن چھنگو بہت تیز دوڑ رہا تھا۔ پھر جیسے ہی تنگڑم دیو آگے بڑھا۔ پنگو بندر نے چھلانگ لگائی اور اچھل کر تنگڑم دیو کے کاندھے پر چڑھ گیا اور اس نے پوری قوت سے تنگڑم دیو کے گنجے سر پر چپت ماری اور پھر اچھل کر نیچے اتر گیا تنگڑم دیو جلدی سے پلٹا اور اس بار وہ پنگو کو پکڑنے کے لئے بھاگ پڑا۔ مگر پنگو بندر جیسا چست و چالاک بندر بھلا اس کے قابو کہاں آتا تھا۔ اور پھر عین اُسی لمحے تنگڑم دیو پر ایک اور قیامت ٹوٹ پڑی۔ چھن چھنگو تنگڑم دیو کے مڑتے ہی اس کے پیچھے بھاگا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا، چھن چھنگو نے آگے بڑھکر اس کی ایک ٹانگ کو پکڑ کر زور سے جھٹکا دیا اور

تیزی سے بھاگتا ہوا تنگڑم دیو منہ کے بل زمین پر جا گرا اور اس کے گرنے کا دھماکہ سنکر پینگلو بندر تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے وہ زمین پر گرے ہوئے تنگڑم دیو کی پشت پر چڑھ کر ناچنے لگا۔

تنگڑم دیو غصے سے دھاڑتا ہوا اٹھا اور پینگلو اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا۔ اب ایک بار پھر چھن چھنگو، پینگلو بندر اور تنگڑم دیو آمنے سامنے کھڑے تھے۔ چوشک جادوگر بھی ایک طرف کھڑا بڑی غصیلی نظروں سے تنگڑم دیو کو دیکھ رہا تھا۔ اسے دراصل اس بات پر غصہ آرہا تھا کہ تنگڑم دیو وہ خنجر مار کر اس لڑکے کی چالاکی اور پھرتی کم کیوں نہیں کرتا۔

اور پھر عین اسی لمحے تنگڑم دیو نے اپنے زیرِ جامہ میں اڑسا ہوا خنجر باہر نکال لیا۔ اس خنجر کی نوک پر چمگادڑ کا خون لگا ہوا تھا۔

جیسے ہی تنگڑم دیو نے خنجر نکالا چوشک جادوگر ہوشیار ہوگیا وہ اب تنگڑم دیو کے ہاتھ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ تنگڑم دیو نے بجلی کی سی تیزی سے

خنجر چھن چھنگو کی طرف پھینک مارا اور پچونگ جادوگر فوراً جادو کا منتر پڑھنے کے لئے تیار ہو گیا۔
خنجر انتہائی تیزی سے چھن چھنگو کی طرف بڑھا مگر اس سے پہلے کہ خنجر چھن چھنگو کے جسم سے ٹکراتا اور چونگ جادوگر منتر پڑھتا، پنگلو بندر بجلی کی سی تیزی سے لپکا اور اس نے درمیان میں سے خنجر کو پکڑ لیا اور چھلانگ مار کر ایک طرف ہٹ گیا۔
اکھاڑے میں موجود تمام دیو اور پریاں پنگلو بندر کی پھرتی اور دلیری پر عش عش کر اٹھیں۔ اور پچونگ جادوگر اور تنگڑم دیو نے اپنا وار ناکام ہونے پر اپنا سر پیٹ لیا
پنگلو بندر نے انتہائی پھرتی سے خنجر چھن چھنگو کی طرف اچھال دیا اور چھن چھنگو نے پھرتی سے خنجر کو دستے کی طرف سے تھام لیا اس طرح خنجر کی نوک اس کے جسم سے نہ ٹکرائی اور وہ جادو کے منتر سے بچ گیا۔
جیسے ہی چھن چھنگو نے خنجر ہاتھ میں پکڑا تنگڑم دیو تیزی سے دھاڑتا ہوا چھن چھنگو کی طرف

پکا تاکہ وہ اب بھی اپنے وار میں کامیاب ہو جائے اور خود ہی خنجر کی نوک کو چھن چھنگلو کے جسم سے ٹکرا دے اور پوشک جادوگر جادو کا منتر پڑھ لے اور اس طرح وہ چھن چھنگلو کا ذہن ماؤف کرکے اس پر قابو پالے۔

تگڑم دیو نے اس بار کچھ اس قدر پھرتی دکھائی کہ اس سے پہلے کہ چھن چھنگلو یہ خنجر تگڑم دیو کو مارتا۔ تگڑم دیو اس کے سر پر پہنچ گیا اور اس نے ایک ہاتھ سے چھن چھنگلو کی گردن پکڑی اور دوسرے ہاتھ سے چھن چھنگلو کا وہ ہاتھ پکڑلیا جس میں اس نے خنجر تھام رکھا تھا اور پھر ایک جھٹکا دیکر خنجر کی نوک کو چھن چھنگلو کے جسم کی طرف موڑ دیا اور عین اسی لمحے پوشک جادوگر نے جادو کا منتر پڑھنا شروع کردیا۔ مگر اس سے پہلے کہ پوشک جادوگر منتر پڑھتا، پنگلو بندر نے چھلانگ ماری اور پوری قوت سے تگڑم دیو کے اس ہاتھ پر جا گرا جس سے اس نے چھن چھنگلو کی گردن پکڑی ہوئی تھی اور تگڑم دیو کا خیال بدل گیا۔ اس کے ساتھ

ہی اس کی گرفت چھن چھنگلو کے ہاتھ پر کمزور
پڑ گئی اور چھن چھنگلو نے اپنا ہاتھ چھڑانے کے
لئے زور سے جھٹکا دیا اور اسی جھٹکے میں
عین اسی لمحے خنجر کی نوک تنگڑم دیو کی کلائی
میں گھستی چلی گئی بس لمحے چونک جادوگر نے
منتر مکمل کیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو
وار وہ چھن چھنگلو پر کرنا چاہتے تھے وہی وار
تنگڑم دیو پر الٹ گیا اور تنگڑم دیو یوں بے حس و
حرکت ہوگیا جیسے اس کے جسم سے جان نکل گئی
ہو اور دوسرے لمحے چھن چھنگلو نے پوری قوت
سے خنجر عین تنگڑم دیو کے دل پر مار دیا۔ اور
خنجر تنگڑم دیو کے سینے میں گھستا چلا گیا اور
تنگڑم دیو چیخیں مار کر اکھاڑے کی ایک طرف دوڑنے
لگا۔ اس نے ایک جھٹکے سے خنجر باہر نکال لیا
مگر اس کے ساتھ ہی خون کا فوارہ امڈ پڑا۔
تنگڑم دیو نے ہتھیلی سے خون بند کرنے کی
کوشش کی مگر بے سود، خون انتہائی تیزی سے نکل
رہا تھا۔ اور تنگڑم دیو کی حرکات سست ہوتی
جا رہی تھیں۔ اور اس کا ذہن اس قدر ماؤف

ہو چکا تھا کہ اُسے یہ دھیان بھی نہ رہا کہ وہ ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر ہی چھن چھنگو کو مار دیتا۔ اور پھر چند لمحوں بعد تنگڑم دیو ایک دھماکے سے زمین پر گر گیا۔ خون ابھی تک تیزی سے نکل رہا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اکھاڑے میں خون کسی نہر کی طرح بہنے لگا۔

چھن چھنگو اور پنگلو بندر ایک طرف کھڑے خاموشی سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے تنگڑم دیو نے ہاتھ پیر مارنے شروع کر دیئے۔ اس کے منہ سے ہلکی ہلکی چیخیں نکل رہی تھیں اور چند لمحوں بعد اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور ٹھنڈا ہو گیا۔ تنگڑم دیو ختم ہو چکا تھا۔

اور اس کے ساتھ ہی بادشاہ سلامت نے چھن چھنگو کی کامیابی کا اعلان کر دیا۔

تنگڑم دیو کی زندگی میں تو کوئی دیو اور پری اس کی مخالفت نہیں کرتے تھے کیونکہ وہ سب اس سے ڈرتے تھے مگر اس کے مرتے ہی وہ سب خوشی سے اچھلنے کودنے لگے کیونکہ

وہ سب اس ظالم اور مغرور دیو سے بے حد تنگ تھے۔ انہوں نے چھن چھنگلو کو کاندھوں پر اٹھالیا اور خوشی سے ناچنے لگے۔

بادشاہ سلامت کے چہرے پر بھی خوشی کی لہریں رقص کر رہی تھیں وہ اس لئے خوش تھے کہ ان کی نسل کے ایک فرد نے یعنی آدم زاد نے ایک دیو پر فتح پائی تھی۔

بادشاہ سلامت نے چھن چھنگلو کو مبارک باد دی اور پھر انعام کے طور پر اس نے چھن چھنگلو کو اپنا سارا جادو سکھا دیا اور وہ بھی ایک لمحے میں۔ اس نے چھن چھنگلو کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں اور چند لمحوں بعد جب بادشاہ نے نظریں ہٹائیں تو چھن چھنگلو ایک بہت بڑا جادوگر بن چکا تھا۔ چھن چھنگلو اس انعام پر بیحد خوش ہوا۔ کیونکہ اب پُراسرار صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ اُسے جادو بھی آگیا تھا۔ اب وہ ظالموں کو آسانی سے ختم کرسکے گا۔

پھر چھن چھنگلو کافی دن جادوستان میں رہ کر ڈم ڈم جادوگر اور زلیخا کو ہمراہ لیکر واپس اپنی دنیا میں آگیا۔

ختم شُد

راحیل
Arshad

چھن چھنگلو اور شیطان بوڑھا

راحیل
Arshad
چھن چھنگلو اور شیطان بُڈھا

نمبر ۱۵

چھن چھنگلو اور پنگلو بندر کا حیرت انگیز نیا کارنامہ

چھن چھنگلو اور شیطان بوڑھا

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز ناشران پاک گیٹ ملتان

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob: 0300-9401919

چھن چھنگو اور پنگو بندر جادوستان سے واپس آکر
کافی دن ڈم ڈم جادوگر کے گھر مہمان رہے پھر ایک
روز چھن چھنگو نے وہاں سے چلنے کا فیصلہ کیا
ڈم ڈم جادوگر اور اس کی بیٹی سے اجازت چاہی
پہلے تو ان دونوں نے اسے روکنے کی کوشش
کی مگر چھن چھنگو جب ایک بات کا فیصلہ کرلے
تو وہ اپنے فیصلے میں ترمیم کرنے کا عادی نہیں
تھا۔ اس لئے مجبوراً انہیں اجازت دینی پڑی اور
چھن چھنگو نے دوسرے روز جانے کا فیصلہ کرلیا۔
چونکہ درمیان میں ایک رات تھی اس لئے وہ کافی

رات گئے تک باتیں کرتے رہے اور پھر وہ سونے کے لئے لیٹ گئے۔

صبح جب چھن چھنگو اٹھا اور اس نے نہا دھو کر ناشتہ کرنے کی تیاری شروع ہی کی تھی کہ ڈم ڈم جادوگر اس کے کمرے میں آ گیا۔

"ناشتہ تیار ہے چھن چھنگو"۔ ڈم ڈم جادوگر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں بھی تیار ہوں"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ دونوں اس کمرے میں آ گئے جہاں دری پر زلیخا نے ان سب کے لئے ناشتہ تیار کر کے رکھا ہوا تھا۔ پنگو کے لئے پھلوں کا بندوبست تھا اور وہ ان کا انتظار کئے بغیر اپنے ناشتہ میں مصروف تھا۔

چھن چھنگو کمرے میں داخل ہوتے ہی چونک پڑا کیونکہ وہاں ایک بوڑھا شخص پہلے سے ہی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ چھن چھنگو کو دیکھ کر ادب سے کھڑا ہو گیا۔

"یہ میرے مہمان ہیں۔ صبح ہی آئے ہیں۔ ان کا نام شہباز ہے اور یہ مصر سے آئے ہیں"۔ ڈم ڈم جادوگر نے بوڑھے شخص کا تعارف کراتے ہوئے

کہا اور بوڑھے نے بڑے ادب سے چھن چھنگو سے مصافحہ کیا۔

چھن چھنگو میں نے تمہارا تعارف کافی تفصیل سے کرا دیا ہے۔ ان کے پاس تمہارے لئے ایک دلچسپ کہانی ہے۔ اگر تم چاہو تو یہ تمہیں سُنا دیں گے۔ ڈوم ڈوم جادوگر نے چھن چھنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ضرور، ضرور"۔ چھن چھنگو نے اخلاقاً کہا۔

"چھن چھنگو! میں مصر کے اس علاقے کے قریب رہتا ہوں جس کے قریب دنیا کا سب سے بڑا صحرا ہے۔ صحرائے اعظم۔ اس صحرا میں کہیں کہیں نخلستان ہے اور قدیم مصری بادشاہوں کے معبدوں کے کھنڈرات پھیلے ہوئے ہیں مگر گذشتہ آٹھ دس سال سے یہ صحرا وہاں کے لوگوں کے لئے ایک بہت بڑا مسئلہ بن چکا ہے"۔ بوڑھے شریاز نے کہانی کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کی باتوں سے اب تک کچھ بھی نہیں سمجھ سکا۔ آخر کیا پریشانی ہے"؟ چھن چھنگو نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں! اصل پریشانی میں اب بتانے والا ہوں۔

مصر صحرائے اعظم کے کنارے پر واقع ہے اور صحرائے اعظم کے چاروں طرف بہت سے دوسرے ممالک پھیلے ہوتے ہیں اور ان سب کے درمیان تجارت ہی تمام ملکوں کے زیادہ تر لوگوں کا ذریعہ معاش ہے چنانچہ دن رات صحرائے اعظم میں سے تاجروں کے قافلے گزرتے رہتے ہیں۔ مگر اب گزشتہ آٹھ دس سال سے یہ سلسلہ بند ہوگیا ہے"۔ بوڑھے شرباز نے کسی ماہر قصہ سنانے والے کی طرح اصل بات چھپی نہ بتائی۔

"مگر کیوں یہ سلسلہ بند ہے"۔ چین چنگو نے اس بار جھنجھلاتے ہوتے لہجے میں کہا۔

"کیونکہ صحرائے اعظم میں ایک شیطان بوڑھے کا قبضہ ہے اور وہ شیطان بوڑھا قافلوں کا مال ہڑپ کر جاتا ہے اور آدمیوں کو قتل کردیتا ہے۔ عورتوں کو اپنے قبضے میں کرلیتا ہے"۔ بوڑھے شرباز نے بتایا۔

"شیطان بوڑھا! میں سمجھا نہیں"۔ اس بار چین چنگو کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ دلچسپی کا عنصر بھی شامل تھا۔

"ہاں! جو لوگ اس سے جان بچاکر واپس لوٹ آنے میں کامیاب ہوتے ہیں ان کی زبانی پتہ چلا ہے کہ اچانک ہی صحرا میں سے ایک دیوزاد بوڑھا نمودار ہوتا ہے۔ اس بوڑھے کا قد تقریباً بارہ تیرہ فٹ ہے اور جسم بھی اسی مناسبت سے نیم شحیم ہے۔ دیکھنے میں تو یہ بوڑھا نہیں لگتا مگر چونکہ اس کے چہرے پر سفید داڑھی ہے اس لئے اسے بوڑھا کہا جاتا ہے۔ اس کے پاس کچھ پُراسرار طاقتیں ہیں اس لئے وہ قافلے کے تمام مردوں کو آناً فاناً ختم کر دیتا ہے اور عورتوں کو نظر نہ آنے والی رسیوں میں باندھ کر لےجاتا ہے"۔ بوڑھے شہباز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ تمام مردوں کو آناً فاناً ختم کردیتا ہے تو پھر جو لوگ بچ کر واپس آجاتے ہیں وہ کیسے بچ جاتے ہیں"؟ چھن چنگو نے پوچھا۔

"جو لوگ اب تک اس کے شکنجے سے بچ کر آنے میں کامیاب ہوتے ہیں ان کی تعداد بیحد کم ہے اور ان کے بیان کے مطابق وہ کسی وجہ سے قافلے سے پیچھے رہ گئے تھے اس لئے انہوں

نے دُور سے قافلے کا حشر دیکھا اور پھر اُسی طرح وہ واپس لوٹ آتے"۔ بوڑھے شہباز نے بتلایا۔

"پھر اس شیطان بوڑھے کے خاتمے کے لئے کیا کیا گیا"؟ چھن چنگو نے بےحد دلچسپی سے پوچھا۔

"بےپناہ کوششیں کی گئیں۔ پہلے تو فوجیں بھیجی گئیں مگر ان میں سے کوئی بھی واپس نہ لوٹ سکا۔ پھر جادوگروں اور پُراسرار علوم جاننے والے ماہرین سے رابطہ قائم کیا گیا مگر کوئی بھی اس شیطان بوڑھے کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔ آخر سب نے شکست تسلیم کرلی۔ بس اب یہ ہے کہ کوئی قافلہ صحرائے اعظم کا رخ نہیں کرتا بلکہ صحرا کے کنارے سفر کرکے جاتے ہیں جس سے نہ صرف بےپناہ فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے بلکہ عرصہ بھی بےحد لگ جاتا ہے اور اس طرح ایک لحاظ سے تجارت ختم ہوکر رہ گئی ہے اور لوگ بھوکے مر رہے ہیں"۔ بوڑھے شہباز نے مزید بتایا۔

"اوہ! واقعی اس شیطان بوڑھے نے ظلم ڈھا رکھا ہے۔ مجھے اس کے مقابلے کے لئے جانا ہوگا۔ چھن چنگو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"مگر وہ بے حد شیطان اور پُراسرار ہے۔ سوچ لو"
بوڑھے شہباز نے کہا۔
"تم فکر نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ظالموں کا مقابلہ کرنے کے لئے مجھے بھی کچھ صلاحیتیں بخش رکھی ہیں"۔ چین چینگو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے۔ اگر تم اس شیطان بوڑھے کا خاتمہ کر سکو تو یقین جانو۔ اللہ کی بہت سی مخلوق تمہیں دعائیں دیگی"۔ بوڑھے شہباز نے مسکراتے ہوتے کہا۔
"میرا کام کوشش کرنا ہے۔ نتیجہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور میرا اس بات پر ایمان ہے کہ ظالموں کے دن ہمیشہ گنے چنے ہی ہوتے ہیں انہیں آخرکار ظلم کا انجام دیکھنا ہی پڑتا ہے"۔
چین چینگو نے جواب دیا۔
"بہت خوب! میں تمہاری عظمت کا دل سے قائل ہوگیا ہوں۔ پھر کیا ارادہ ہے؟ کب چلو گے"
بوڑھے شہباز نے مسکراتے ہوتے کہا۔
"بس ابھی ناشتے کے بعد"۔ چین چینگو نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا۔
"ابھی مگر آج تو کوئی قافلہ مصر کی طرف نہیں

جا رہا. جہاں تک میری اطلاع کا تعلق ہے ایک ماہ بعد ایک قافلہ یہاں سے مصر کی طرف جانے گا. میں بھی اس قافلے کے ساتھ جاؤنگا اور اس قافلے کو مصر پہنچنے میں تین چار ماہ لگ جائیں گے۔"

بوڑھے شہباز نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے کسی قافلے کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں محترم بزرگ! میں خود ہی وہاں پہنچ جاؤں گا اور مجھے امید ہے کہ جب تم واپس پہنچو گے تو تمہیں یہ خوشخبری ملے گی کہ شیطان بوڑھے کا خاتمہ ہو چکا ہے"۔ چن چینگو نے جواب دیا۔

"اوہ میں سمجھ گیا۔ میں یہ تو بھول ہی گیا تھا کہ تم بھی پراسرار صلاحیتوں کے مالک ہو" بوڑھے شہباز نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

چن چینگو اور پنگو بندر اس دوران ناشتہ سے فارغ ہو چکے تھے اس لئے انہوں نے اجازت لی اور پھر سب سے مل کر وہ دونوں ڈم ڈم جادوگر کے گھر سے باہر آگئے۔ اور پھر وہ شہر سے باہر جانے والے راستے پر چلتے رہے۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ شہر سے باہر آئے تو چین چنگو نے قریبی گھنے جنگل کا رخ کیا۔ وہ دراصل لوگوں کے سامنے کوئی کام نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے جنگل میں جانے کی سوچی تھی تھوڑی دیر بعد وہ دونوں جنگل میں پہنچ گئے۔

"اچھا بھئی چنگو! اب چلو ذرا چل کر اس شیطان بوڑھے کی خبر لیں"۔ چین چنگو نے مسکراتے ہوئے کہا اور چنگو نے سر ہلا دیا۔

"مگر پہلے مجھے بندر بابا سے بات کر لینی چاہئیے۔ تاکہ اس شیطان بوڑھے کا پورا حدود اربعہ معلوم ہو سکے"۔ چین چنگو نے دل ہی دل میں سوچا اور پھر آنکھیں بند کر کے اس نے بندر بابا کا تصور کیا۔ چند لمحوں بعد اس کے کانوں میں بندر بابا کی آواز گونج اٹھی۔

"کیا بات ہے چین چنگو"؟

"بندر بابا! میں صحرائے اعظم میں موجود شیطان بوڑھے کے خاتمے کے لئے بابا نا چاہتا ہوں۔ سنا ہے کہ اس نے مخلوقِ خدا پر بڑا ظلم توڑ رکھا ہے"۔ چین چنگو نے دل ہی دل میں بندر بابا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں چین چینگگو! اس نے واقعی بیحد ظلم ڈھا رکھا ہے۔ تم اس کے مقابلے پر ضرور جاؤ"۔ بندر بابا نے جواب دیا۔

"بندر بابا! میں نے آپ سے رابطہ اسی لئے قائم کیا ہے تاکہ آپ مجھے اس شیطان بوڑھے کے متعلق تفصیل سے بتا سکیں"۔ چین چینگگو نے دل ہی دل میں کہا۔

"بیٹے! اس شیطان بوڑھے کے پاس قدیم مصری پُراسرار طاقتیں ہیں۔ یہ بوڑھا آدمخور ہے اور قدیم مصر کے کسی معبد کا پجاری رہا ہے۔ یہ اپنے علم سے دس ہزار سال مردہ رہنے کے بعد زندہ ہوا ہے اور اسے بے پناہ طاقتیں مل گئی ہیں مگر یہ بوڑھا صحرائے اعظم سے باہر نہیں نکل سکتا۔ اس کے مقابلے کے لئے تمہیں اپنی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ عقل سے بھی کام لینا پڑے گا۔ ورنہ تم اس بوڑھے پر قابو نہ پا سکو گے۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر تم نے بروقت دماغ سے کام نہ لیا تو ہو سکتا ہے کہ یہ بوڑھا تمہاری طاقتیں ہی ختم کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ اس لئے بے حد ہوشیار رہنے کی ضرورت

ہے۔ بس اس سے زیادہ میں تمہیں کچھ نہیں بتاسکتا کیونکہ اس سے زیادہ بتانے کی مجھے اجازت نہیں ہے"۔ بندربابا نے جواب دیا۔

"بس اتنا ہی کافی ہے بندربابا۔ آگے اللہ مالک ہے"۔ چھن چھنگو نے دل ہی دل میں جواب دیا اور پھر خداحافظ کہہ کر اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"کیا کہا ہے بندربابا نے"؟ پنگو نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا اور چھن چھنگو نے شیطان بوڑھے کے متعلق وہ تفصیلات بتا دیں جو بندربابا نے اُسے بتائی تھیں۔

"اس کا مطلب ہے کہ مقابلہ خاصا زوردار رہے گا"۔ پنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں! نہ صرف زوردار بلکہ دلچسپ بھی رہے گا"۔ چھن چھنگو نے خوشدلی سے جواب دیا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر پنگو کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"اچھا پنگو! اب صحرائے اعظم چلنے کے لئے تیار ہو جاؤ اور اپنی آنکھیں بند کرلو"۔ چھن چھنگو نے پنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"اب تمہارے ساتھ رہتے ہوئے اتنا تو مجھے

پتہ چل ہی گیا ہے۔ اس لئے میں نے تمہارے
کہنے سے پہلے ہی آنکھیں بند کرلی ہیں"۔ چنگو نے
جواب دیا۔
"ٹھیک ہے"۔ چن چنگو نے ہنستے ہوئے کہا
اور پھر اس نے آنکھیں بند کرکے منہ ہی منہ میں
کچھ پڑھنا شروع کردیا۔
ایک لمحے بعد ان دونوں کو یوں محسوس ہوا
جیسے زمین ان کے پیروں تلے سے غائب ہوچکی
ہے اور وہ انتہائی تیز رفتاری سے ہوا میں پرواز
کر رہے ہیں۔

ہر طرف زرد رنگ کی ریت پھیلی ہوئی تھی
جہاں تک نگاہ جاتی تھی ریت ہی ریت نظر آتی
تھی۔ ریت کے بڑے بڑے ٹیلے سر اٹھائے کھڑے
تھے۔ ان ٹیلوں کے درمیان صدیوں پرانے اہرام کی عمارت
یوں چھپی ہوئی تھی جیسے بڑے بڑے درختوں کے
درمیان ایک چھوٹا سا پودا۔ مگر اس اہرام کی وسعت
بے پناہ تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے کوئی بہت بڑا محل
ہو۔ اہرام چاروں طرف سے بند تھا مگر اہرام کے
بنیاد کی دیوار کا کافی بڑا حصہ ٹوٹا ہوا تھا اور یہ
ٹوٹا ہوا حصہ کسی بڑے دروازے کی صورت اختیار
کر گیا تھا۔
اس وقت اہرام کے اندر شیطان بوڑھا زمین پر

پیر لیبارے لیٹا ہوا تھا۔ اس کے اردگرد پرانی انسانی
ہڈیوں کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے۔ وہ اہرام کی
بلند و بالا چھت کی طرف دیکھتے ہوتے کچھ سوچ رہا
تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے کروٹ بدلی اور پھر
یکدم چونک کر اٹھ بیٹھا۔ اس کی نظر اہرام کی
سامنے والی دیوار پر جم گئی۔ اہرام کی دیوار کا
چھوٹا سا حصّہ اچانک کسی سکرین کی طرح روشن
ہوگیا تھا۔ اور اس میں صحرا کا ایک منظر نظر آرہا
تھا۔ مگر جس چیز کو دیکھ کر شیطان بوڑھا چونکا تھا
وہ اس صحرا میں موجود ایک بچہ اور اس کی بند
جتنا ایک بڑا سا بندر تھا۔ وہ دونوں یوں اِدھر اُدھر
دیکھ رہے تھے جیسے انہیں سمجھ نہ آرہی ہو کہ
وہ کہاں آنکلے ہیں۔

"یہ بچہ اور بندر یہاں صحرا میں کہاں سے آگئے
کیا یہ کسی قافلے سے بچھڑ گئے ہیں"؟ شیطان بوڑھے
نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔
اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔ وہ
چند لمحے ان دونوں کو دیکھتا رہا۔ پھر وہ پھرتی سے

اٹھا اور ابرام کے ایک کنارے کی طرف ہاتھ بڑھا
کر اس نے ایک چھوٹا سا بُت اٹھالیا۔ اس نے
بُت کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔
"طوطن کے بُت! مجھے بتا کہ کیا صحرا میں کوئی
قافلہ داخل ہوا ہے؟ اور اگر ہوا ہے تو اس
وقت وہ کہاں ہے"؟

"شنبام کے بڑے پجاری! صحرا میں کسی قافلے کا
کوئی وجود نہیں ہے"۔ بُت کے منہ سے سرسراتی
ہوئی آواز نکلی۔

"پھر یہ بچہ اور بندر صحرا کے وسط میں کہاں
سے آگئے ہیں؟ بغیر کسی قافلے کے سہارے یہ یہاں
تک زندہ پہنچ ہی نہیں سکتے"۔ شیطان بوڑھے نے
کہا۔

"یہ ابھی ابھی آسمان سے اترے ہیں شنبام کے
بڑے پجاری"۔ بُت نے جواب دیا۔

"آسمان سے اترے ہیں۔ کیا بکواس ہے؟ کیا
اب تم میں مجھ سے مذاق کرنے کی جرأت پیدا
ہوگئی ہے"؟ شیطان بوڑھے کی آنکھیں غصے سے
سرخ ہوگئی تھیں۔

"جو سچ ہے وہ میں نے بتا دیا ہے"۔ بُت نے سرد لہجے میں جواب دیا۔
"آسمان سے اترے ہیں۔ ناممکن"۔ شیطان بوڑھے نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر جھنجھلا کر بُت کو دور کونے میں پھینک دیا۔
اس کی نظریں ایک بار پھر اہرام کی روشن دیوار پر جم گئیں۔ وہ بچہ اور بندر تیز تیز قدم اٹھاتے اِدھر ہی بڑھے چلے آرہے تھے۔
"چلو قافلہ نہ سہی۔ ایک بچہ اور بندر ہی سہی طویل عرصے سے مجھے انسانی خون نہیں ملا۔ اور اس بچے کا گوشت بیحد لذیذ ہوگا"۔ شیطان بوڑھے نے دل ہی دل میں کہا اور پھر وہ لمبے لمبے قدم اٹھاتا ہوا اہرام کے ٹوٹے ہوئے حصے سے نکل کر باہر آگیا۔
اہرام سے باہر نکل کر وہ تیزی سے ایک بڑے سے ٹیلے پر چڑھا اور پھر اُسے دُور سے وہ بچہ اور بندر آتے نظر آگئے۔
"آؤ آؤ خوش آمدید"۔ شیطان بوڑھے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ٹیلے سے اتر کر اس طرف

بڑھنے لگا جدھر سے چھن چھنگو اور پنگلو بندر آرہے تھے۔ بوڑھا بڑے بڑے قدم اٹھاتا تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

چھن چھنگو اور پنگلو نے بھی شیطان بوڑھے کو دُور سے دیکھ لیا تھا اس لئے وہ وہیں رُک گئے۔ وہ دونوں اسے غور سے دیکھ رہے تھے۔

جب شیطان بوڑھا ان کے قریب پہنچا تو وہ بھی رک گیا۔

"کہاں سے آئے ہو تم"؟ شیطان بوڑھے نے صرف اپنا تجسس دور کرنے کے لئے چھن چھنگو سے پوچھا کیونکہ ابھی تک اسے طوطن کے بُت کی بتائی ہوئی بات پر یقین نہیں آیا تھا۔

"ہم آسمان سے اترے ہیں"۔ چھن چھنگو نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا۔

"اوہ! واقعی پھر تو تم کافی لذیز ہوگے"۔ شیطان بوڑھے نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو اور یہاں کیا کر رہے ہو"؟ چھن چھنگو نے پوچھا۔

"ارے تم تو سوال جواب کے چکر میں پڑ گئے

اور مجھے سخت بھوک لگی ہے"۔ شیطان بوڑھے نے جھنجلاتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس نے اپنا بڑا سا ہاتھ تیزی سے چھن چینگو کی طرف بڑھایا مگر اسی لمحے چھن چینگو نے اپنی چھوٹی سی انگلی اٹھا کر اس کی طرف جھٹکی اور شیطان بوڑھے کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا تمام جسم پتھر میں تبدیل ہو گیا ہو۔ صرف زبان حرکت کر سکتی تھی اور دماغ سوچ سکتا تھا۔ باقی تمام جسم پتھر میں تبدیل ہو گیا تھا۔

" یہ کیا کر دیا تم نے"؟ شیطان بوڑھے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" صرف تمہیں مفلوج کیا ہے۔ اب بتاؤ کون ہو تم اور یاد رکھنا اگر جھوٹ بولا تو ہمیشہ کے لئے پتھر بن جاؤ گے"۔ چھن چینگو نے سخت لہجے میں کہا۔

" اوہ! تمہاری یہ جرأت کہ تم ایک حقیر انسان ہو کر مجھے مفلوج کر دو"۔ شیطان بوڑھے نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے تیزی سے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا اور دوسرے لمحے اس کا جسم حرکت میں آ گیا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے نظر نہ آنے والی رسیوں کے شکنجے سے اس کا جسم آزاد ہو گیا ہو

مگر اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ چمن چنگو کی گردن تک پہنچتا۔ چمن چنگو نے بڑی پھرتی سے اپنا ہاتھ فضا میں بلند کیا اور پھر اسے دائرے کی صورت میں تیزی سے گھمانے لگا اور اس کے ہاتھ گھماتے ہی دیوہیکل شیطان بوڑھا ایک جھٹکے سے فضا میں بلند ہوا اور پھر یوں تیزی سے قلابازیاں کھانے لگا جیسے کوئی چرخہ چل رہا ہو۔

"ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو؟ یہ کیا کر رہے ہو شیطان کی اولاد"؟ بوڑھے نے قلابازیاں کھاتے ہوئے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

"میرے سوال کا جواب دو کہ کون ہو تم؟ ورنہ تمام عمر اسی طرح فضا میں قلابازیاں کھاتے رہو گے" چمن چنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ہاتھ روک لیا مگر شیطان بوڑھا اسی طرح بدستور قلابازیاں کھا رہا تھا بلکہ اب اس کی گردش میں اور بھی تیزی آگئی تھی۔

"میرا نام شاتو ہے۔ میں مصر کے سب سے بڑے اہرام شنجام کا بڑا پجاری ہوں اور دس ہزار سال تک مردہ رہنے کے بعد زندہ ہوا ہوں اور اس

صحرا میں رہتا ہوں۔ شیطان بوڑھے نے جلدی سے
اپنے متعلق تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"تم انسانوں پر ظلم کیوں کرتے ہو؟ لوگوں کا
خون کیوں پیتے ہو؟ صحرا میں آنے والے قافلوں
کو کیوں لوٹتے ہو؟" چین چنگو نے دوسرا سوال کیا۔
"میں ایسا نہیں کرتا۔ تمہیں کسی نے غلط بتایا
ہے"۔ بوڑھے نے قلابازیاں کھاتے ہوئے کہا۔
"میری اطلاع غلط نہیں ہو سکتی۔ میں یہاں آیا ہی
اس لئے تھا کہ تمہارا خاتمہ کر سکوں۔ مگر میں تمہیں
ایک موقع دینا چاہتا ہوں۔ اگر تم وعدہ کرو کہ
آئندہ کسی پر ظلم نہ کرو گے۔ کسی انسان کا خون نہ
پیو گے۔ کسی قافلے کو نقصان نہ پہنچاؤ گے تو
میں تمہاری جان بخش سکتا ہوں"۔ چین چنگو نے کہا۔
چند لمحوں تک بوڑھا خاموش رہا۔ پھر بولا۔
"میں وعدہ کرتا ہوں۔ اب میری جان بخش دو"۔
"نہیں، تمہارے دل میں بدنیتی ہے۔ شمام اہرام
کے تقدس کی قسم کھا کر وعدہ کرو"۔ چین چنگو نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"اچھا میں شمام کے سب سے بڑے اہرام کے

آقدس کی قسم کھاکر وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ ایسا نہ کرونگا"۔ شیطان بوڑھے نے قسم کھاتے ہوئے کہا۔
" ٹھیک ہے۔ میں تم پر اعتبار کرتا ہوں مگر یاد رکھنا کہ اگر تم نے پھر کوئی شرارت کی تو میں تمہیں یقیناً ہلاک کر دونگا۔ میں تین چار روز تک اس صحرا میں رہونگا"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھا کر ایک جھٹکے سے نیچے کردیا۔ اور بوڑھا ایک دھماکے سے ریت پر آگرا۔

وہ چند لمحے ریت پر پڑا اپنا پھولا ہوا سانس ٹھیک کرتا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ اٹھ کر بیٹھ گیا اس کا چہرہ خجالت، شرمندگی اور غصے سے سیاہ پڑگیا تھا۔ پھر دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ جب اس نے دیکھا کہ چھن چھنگو اور پنگو بندر غائب ہوچکے تھے۔
" یہ آخر کیا چکر ہے؟ یہ مجھے کیا ہوگیا تھا؟ میں جو شیطان کے سب سے بڑے اہرام کا سب سے بڑا پجاری اس بچے کے سامنے کیوں بےبس ہوگیا تھا"؟ بوڑھے نے غصے سے کھولتے ہوئے

ذہن سے سوچا مگر اُسے کوئی بات سمجھ میں نہ آئی۔ آخر وہ اٹھکر آہستہ آہستہ واپس اپنے اہرام کی طرف بڑھ گیا۔
اہرام داخل ہوکر وہ سیدھا ایک کونے کی طرف بڑھا اور پھر اس نے کونے میں ہڈیوں کے ڈھیر کو ایک طرف ہٹاکر اس کے نیچے سے ایک بہت پرانی کتاب نکالی۔ یہ کتاب کسی جانور کے چمڑے سے بنی ہوئی تھی اور اس پر سات رنگی روشنائی سے باریک کچھ لکھا ہوا تھا۔
شیطان بوڑھے نے کتاب کو درمیان سے کھولا اور پھر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر کتاب پر پھونک ماری تو کتاب پر لکھے ہوئے لفظ غائب ہوگئے
۔ اے مقدس کتاب! مجھے بتاؤ کہ یہ بچے اور بندر کون ہیں؟ کہاں سے آئے ہیں؟ اور ان کے پاس کونسی پُراسرار قوتیں ہیں؟ اور ان قوتوں کا توڑ کیا ہے؟ بوڑھے نے کہا اور پھر کتاب پر جھک گیا۔ کتاب پر ایک بار پھر لفظ ابھر آئے۔ بوڑھا انہیں پڑھنے لگا۔
۔ شام کے پجاری! اس بچے کا نام چھن چھنگو ہے

اور اس کے ساتھ جو بندر ہے اس کا نام پنگلو ہے۔ ایک درویش بابا نے اسے بے پناہ قوتیں دے رکھی ہیں اور پھر تبادوستان کے بادشاہ نے اسے جادو بھی سکھا دیا ہے۔ چونکہ تم نے چاکو کا منتر پڑھنا مدتوں سے چھوڑ رکھا ہے اس لئے اس نے تم پر قابو پالیا۔ اور ابھی تم نے وعدہ کرکے اپنی جان چھڑالی ہے ورنہ اس وقت وہ تمہیں ہلاک بھی کر سکتا تھا۔ اگر تم نے اس کا مقابلہ کرنا ہے تو پھر پہلے تمہیں اس کی پراسرار قوتوں کا توڑ کرنا پڑے گا اور اس کے توڑ کی ایک صورت یہ ہے کہ تم نخلستان شوکارو کی سب سے بڑی کھجور کے درخت کا کانٹا توڑ لاؤ اور پھر اس کانٹے کی نوک چیچن چو کی چھوٹی انگلی کے سرے پر چبھو دو۔ جیسے ہی کانٹے کی نوک اس کی انگلی پر چبھے گی۔ چیچن چو کی تمام قوتیں اس کا ساتھ چھوڑ جائیں گی۔ پھر تم آسانی سے اُسے شکار کرسکتے ہو"۔

"اوہ! تو یہ بات ہے۔ مگر وہ تو چلا گیا ہے اب اسے کہاں ڈھونڈوں"؟ شیطان بوڑھے نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"وہ اس وقت نخلستانِ جاورکا میں موجود ہے۔
اور وہاں وہ ایک دو روز تک رہے گا"۔ کتاب پر
لکھا ہوا نظر آیا۔
"ٹھیک ہے۔ میں اس سے اب نپٹ لوں گا"۔
شیطان بوڑھے نے کہا اور پھر اس نے کتاب بند
کر دی۔

چچن چنگو شیطان بوڑھے سے وعدہ لینے کے بعد
سوچنے لگا کہ اب اُسے کہاں جا کر دو چار دن رہنا
چاہیئے تاکہ ایک تو وہ صحرا کے دن رات کا لطف
اٹھا سکے اور دوسرا شیطان بوڑھے کے وعدے کے
متعلق بھی معلوم ہو جائے گا کہ آیا وہ اپنے وعدے
پر قائم بھی رہتا ہے یا نہیں۔

یہی سوچتے سوچتے اسے خیال آگیا کہ بوڑھے شہباز
نے صحرا میں نخلستانوں کا ذکر کیا تھا۔ چنانچہ اس
نے کسی نخلستان میں جانے کا ارادہ کیا اور پھر
پنگلو کا بازو پکڑ کر اُسے آنکھیں بند کرنے کا اشارہ
کیا۔ دوسرے لمحے ان کے پیروں تلے سے زمین
غائب ہو گئی۔

چند لمحوں بعد جب اس کے پیر دوبارہ زمین پر لگے تو اس نے آنکھیں کھول دیں اور دوسرے لمحے اس کا دل اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور رحمتوں پر جھوم اٹھا۔ اس نے دیکھا کہ لق و دق صحرا کے درمیان میں ٹھنڈے پانی کا ایک چشمہ تھا اور اس کے اردگرد دور دور تک کھجور کے درخت پھیلے ہوئے تھے۔ کھجور کے درختوں کے ساتھ ساتھ کچھ اور بھی گھنے اور خوبصورت درخت تھے جن کی چھاؤں بےحد ٹھنڈی تھی چنانچہ چھن چھنگلو نے بڑے اطمینان سے پہلے چشمے کے پانی سے منہ دھویا۔ پھر خوب جی بھرکر پانی پینے کے بعد وہ ایک درخت کے تنے سے پشت لگاکر لیٹ گیا اور اس نے بڑے اطمینان سے آنکھیں بند کرلیں اور چھنگلو بندر باقاعدہ چشمے کے پانی سے نہانے میں مصروف ہوگیا۔

چھن چھنگلو نے آنکھیں بند کرکے دل ہی دل میں بندر بابا کا تصور کیا اور دوسرے لمحے بندر بابا کی آواز اس کے کانوں میں سنائی دی۔

"چھن چھنگلو بیٹے! مجھے معلوم ہے کہ تم نے شیطان بوڑھے کو بےبس کردیا تھا اور پھر اس سے وعدہ

لیکر اسے چھوڑ دیا"۔
"ہاں بندر بابا! میں نہیں چاہتا کہ یکدم کسی انسان
کو ختم کر دوں۔ چاہے وہ کتنا ہی بُرا کیوں نہ ہو
اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اُسے ایک موقع
دوں۔ اگر اس نے اب بھی وعدہ خلافی کی تو پھر
ظاہر ہے کہ میں اسے اس کے انجام تک پہنچا
دونگا"۔ چھن چھنگو نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے بیٹے! تم نے جو کچھ کیا اپنی سمجھ
اور عقل کے مطابق کیا ہے۔ میں کچھ زیادہ تمہیں
نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کاموں میں دخل
نہیں دینا چاہیئے۔ لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ
انتہائی ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ معاملہ اتنی جلدی ختم
نہیں ہوگا جتنی جلدی تم نے اسے ختم کرنے کی
کوشش کی ہے۔ بہرحال میں تمہاری کامیابی کے لئے
دعا کروں گا۔ خدا حافظ"۔ بندر بابا نے جواب دیا
اور اس کے ساتھ ہی اس کی آواز آنی بند ہوگئی
چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھوں
سے تشویش ظاہر ہو رہی تھی۔ بندر بابا نے جس انداز
میں بات کی تھی اس سے صاف ظاہر ہو رہا

تھا کہ بندر بابا کو اس کا شیطان بوڑھے کو چھوڑ دینے کا اقدام پسند نہیں آیا تھا مگر وہ اپنی فطرت سے مجبور تھا۔ چند لمحوں تک وہ بیٹھا کچھ سوچتا رہا پھر اس نے چنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"چنگو! میں اب سو رہا ہوں۔ تم ذرا ہوشیار رہنا کہیں وہ شیطان بوڑھا بےخبری میں ہمیں مار نہ ڈالے"۔

"تم بےفکر ہوکر سو جاؤ چچنگو! شیطان بوڑھا ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ کیا اُسے اتنی جلدی قلابازیاں کھانا بھول جائیں گی"۔ چنگو نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر چن چنگو نے بھی مسکرا کر آنکھیں بند کرلیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ گہری نیند سوچکا تھا۔

چنگو بندر خوب جی بھرکر نہاتا رہا۔ پھر جب نہانے سے اس کا دل بھرگیا تو وہ چھلانگ لگا کر کھجور کے درخت پر چڑھ گیا۔ کھجور کا یہ درخت باقی تمام درختوں میں سب سے اونچا تھا اور اس پر پکی ہوئی کھجوروں کے گوشے لٹک رہے تھے۔ چنگو نے درخت کی چوٹی پر جاکر بڑے مزے سے چُن چُن کر پکی ہوئی کھجوریں کھانا شروع کر دیں۔ کھجوریں چونکہ

بے حد لذیذ تھیں اس لئے وہ کھجوریں کھانے میں اتنا مصروف ہوا کہ اسے اردگرد کے ماحول کا کچھ ہوش نہ رہا۔ اور پھر اس وقت وہ بُری طرح چونک پڑا جب اس نے نیچے ایک گرجدار قہقہے کی آواز سنی۔ اس نے چونک کر نیچے دیکھا اور دوسرے لمحے اسے حیرت اور خوف کا اتنا جھٹکا لگا کہ اس کی گرفت درخت کے تنے پر سے ختم ہوگئی اور وہ سر کے بل زمین کی طرف گرتا چلا گیا۔ اب یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ اس درخت کے عین نیچے پانی کا چشمہ تھا۔ اس لئے وہ سیدھا پانی میں جا گرا۔ پہلے تو وہ گرنے کے زور کی وجہ سے پانی کے اندر تہہ میں اترتا چلا گیا مگر جلد ہی پانی نے اُسے اوپر کی طرف اچھال دیا۔ اور پھر جیسے ہی اس کا سر پانی سے باہر نکلا۔ اچانک اس کے جسم کو ایک جھٹکا لگا اور اسے یوں محسوس ہوا کہ جیسے اس کی دبلی پتلی گردن کسی آہنی شکنجے میں آگئی ہو اور پھر وہ فضا میں لٹکتا چلا گیا۔ اور پھر یہ دیکھ کر اس کا خون خشک ہوگیا کہ وہ شیطانی بوڑھے کے ایک ہاتھ میں کسی گڑیا کی طرح لٹک رہا ہے جبکہ اس کے

ہاتھ میں اسی کے سے انداز میں چیں چینگو دبوچے لٹک رہا تھا۔ چیں چینگو کے چہرے پر شدید تکلیف کے آثار تھے۔ شاید شیطان بوڑھے کی گرفت اس کی گردن پر کچھ ضرورت سے زیادہ ہی دباؤ ڈال رہی تھی۔

"اب بتاؤ چیں چینگو! تمہاری وہ پُراسرار طاقتیں کہاں گئیں؟" شیطان بوڑھے نے خوفناک قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں فاتحانہ انداز میں چمک رہی تھیں اور بڑے بڑے ہاتھی جیسے کان خوشی کے مارے لرز رہے تھے۔

"مم مگر تم نے تو وعدہ کیا تھا"۔ چیں چینگو نے بھنچی بھنچی آواز میں کہا۔

"وعدہ! ہا ہا وعدہ۔ ہاں وعدہ ضرور کیا تھا۔ کیونکہ اس وقت مجھے تمہاری ان طاقتوں کا علم نہ تھا اور پھر میری یہ خوش قسمتی ہے کہ جب میں نخلستان شوکارو کی سب سے بڑی کھجور کے درخت کا کانٹا توڑ کر تمہارے پاس پہنچا تو تم گہری نیند سوئے ہوئے تھے اور اس طرح میں نے بغیر کسی رکاوٹ کے کانٹے کی نوک تمہاری چھوٹی انگلی کے سرے پر چبھو

ی۔ اب تمہاری تمام طاقتیں ختم ہو چکی ہیں اس
ے میرا وعدہ بھی ان کے ساتھ ہی ختم ہو گیا۔ شیطان
ڑھے نے بات ختم کر کے ایک بار پھر شیطانی انداز
یں قہقہہ لگایا۔

"اب تمہارا کیا ارادہ ہے؟" چھن چھنگلو نے بڑے
یوس لہجے میں پوچھا۔

"ارادہ کیا ہونا ہے۔ اب میں تمہیں اپنے اہرام
میں لے جاؤں گا اور پھر بڑے اطمینان سے بیٹھ کر
دعوت اڑاؤں گا"۔ شیطان بوڑھے نے جواب دیا۔ اب
وہ لمبے لمبے قدم اٹھاتا نخلستان سے نکل کر صحرا
میں چل رہا تھا۔

اسی لمحے چھنگلو کے ذہن میں شیطان بوڑھے کی
گرفت سے آزاد ہونے کی ایک ترکیب آ ہی گئی اور
اس نے اس پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ چونکہ اس
کے بازو اور ٹانگیں آزاد تھیں اور شیطان بوڑھے نے
اسے اٹھا رکھا تھا اس لئے اس نے اندازہ لگا لیا
کہ اس کا ہاتھ بوڑھے کی آنکھوں تک پہنچ جائے
گا۔ چنانچہ اس نے اچانک جھپٹ کر اپنا پنجہ پوری
قوت سے شیطان بوڑھے کی دائیں آنکھ پر مارا۔ گو اس

کا پنجہ پوری طرح شیطان بوڑھے کی آنکھ تک نہ پہنچ سکا مگر اس کا یہ فائدہ ضرور ہوا کہ اچانک آنکھ کے قریب ضرب لگنے سے وہ یکدم بوکھلا گیا اور اسی بوکھلاہٹ میں فطری طور پر اس کے دونوں ہاتھوں کی گرفت کمل گئی اور چھن چھنگر اور پنگلو بندا دونوں نیچے ریت پر آگرے۔ شیطان بوڑھے نے ایک لمحے کے لئے اپنی آنکھ ملی۔

"بھاگو۔ چھن چھنگر نے چیخ کر کہا اور وہ دونوں سرپٹ بھاگ پڑے۔

شیطان بوڑھے نے غصے کی شدت سے ایک خوفناک دھاڑ ماری اور پھر وہ تیزی سے ان کے پیچھے بھاگ پڑا۔ ریت کی وجہ سے چھن چھنگر اور پنگلو دونوں کو بھاگنے میں بیحد تکلیف ہو رہی تھی مگر وہ شیطان[1] بوڑھا تو کسی اونٹ کی طرح انتہائی تیز رفتاری سے ان کے پیچھے بھاگا چلا آرہا تھا اور شاید اب دو یا تین لمحوں کی دیر تھی کہ وہ انہیں دوبارہ پکڑ لیتا مگر اچانک سائیں کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے ان دونوں کے جسم فضا میں اٹھتے چلے گئے اور وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ ایک مضبوط جال میں

---

[1] اس کہانی کا مکمل ورژن سرورق پر شیطان بوڑھا، چھن چھنگر اور پنگلو بندر

الجھے ہوئے فضا میں تیزی سے اٹھتے چلے جا رہے تھے اور پھر چیچن چینگلو نے سر اٹھایا تو وہ یہ دیکھ کر اور بھی زیادہ حیران ہوگیا کہ فضا میں بڑے بڑے سنہری پروں والا ایک خوبصورت مور بڑی تیز رفتاری سے پرواز کر رہا تھا۔ اس مور پر ایک خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی اور اس نے دونوں ہاتھوں سے وہ جال تھام رکھا تھا جس میں وہ دونوں الجھے ہوئے تھے۔ چیچن چینگلو نے فوراً ہی نیچے دیکھا تو اسے دور شیطان بوڑھا حیرت سے منہ پھاڑے آسمان کی طرف تکتا نظر آیا۔ ایک لمحے سے بھی کم عرصہ میں بوڑھا اس کی نظروں سے غائب ہوگیا۔ سنہری پروں والے مور کی رفتار حیرت انگیز حد تک تیز تھی۔

چیں چونگو اور پینگو اسی طرح جال میں لٹکے نجانے کتنی دیر تک سفر کرتے رہے۔ حتیٰ کہ صحرا ختم ہوگیا اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد ایک سفید رنگ کے خوبصورت محل کے آثار نظر آنے لگے۔ جلد ہی مور اس خوبصورت محل کی چھت پر اتر گیا جبکہ اس کے اترنے سے چیں چونگو اور پینگو کو زمین پر ایک جھٹکے سے گرنے کا مزہ اٹھانا پڑا۔

مور پر سوار لڑکی تیزی سے نیچے اتری اور پھر اس نے ان دونوں کو جال کی قید سے آزاد کرتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں وہاں صحرا میں کیا کرتے پھر رہے تھے؟" لڑکی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہم وہاں سیر کرنے گئے تھے" چن چنگو نے طنزیہ
لہجے میں جواب دیا۔
"اور وہاں وہ شیطان بڈھا تمہارے پیچھے لگ
گیا۔ شکر کرو کہ میری نظر بروقت تم پر پڑ گئی اور
میں تمہیں اٹھا لائی۔ ورنہ اب تک تم دونوں اس کے
پیٹ میں پہنچ چکے ہوتے" لڑکی نے مسکرا کر کہا۔
"ہاں تمہارا بہت بہت شکریہ کہ تم نے ہم دونوں
کی جان بچائی ہے مگر یہ تمہارا مور کس قسم کا ہے؟"
چن چنگو نے پوچھا۔
"اوہ! یہ جادو کا مور ہے۔ میں اکثر اس پر سوار
ہو کر صحرا کی سیر کرتی ہوں" لڑکی نے جواب دیا۔
"تو کیا تم جادوگر ہو" ؟ چن چنگو نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔
"نہیں، میرا باپ کا سب سے بڑا جادوگر
ہے۔ اس نے یہ مور میرے حوالے کیا ہے۔ آؤ میرے
ساتھ، میں تمہیں اپنے باپ سے ملاؤں۔ وہ بہت
نیک دل آدمی ہیں۔ وہ میرے اس کارنامے سے بہت
خوش ہوں گے کہ میں نے شیطان بوڑھے سے تم
دونوں کو بچا لیا ہے" لڑکی نے جواب دیا۔ اور پھر

وہ ان دونوں کو لئے تیزی سے سیڑھیاں اترتی چلی گئی۔ جلد ہی وہ ایک کمرے میں پہنچ گئے۔
کمرے میں ایک خوبصورت سنہری کرسی پر ایک گنجے سر والا دبلا پتلا آدمی بیٹھا ایک موٹی سی کتاب پڑھنے میں مصروف تھا۔ اس نے سرخ رنگ کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا۔ قدموں کی آواز سن کر اس نے نظریں اٹھائیں اور پھر لڑکی کے ساتھ چھن چھنگو اور پنگلو کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں حیرت ابھر آئی۔
"شالی! یہ دونوں کون ہیں"؟ اس نے قدرے ناگوار لہجے میں پوچھا۔
اور پھر اس کی لڑکی جس کا نام شالی تھا۔ نے تفصیل سے تمام واقعات اُسے سنا دیئے۔
"اوہ! تو یہ بات ہے۔ بہرحال تم نے ایک نیک کام کیا ہے۔ مگر یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ یہ لڑکا صحرا کے وسط میں کیسے جا پہنچا"؟ اس نے چھن چھنگو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
"میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرا دوست پنگلو بابا ہے۔ ہم اس صحرا میں شیطان بڑھے کا خاتمہ کرنے کے لئے گئے تھے"۔ چھن چھنگو نے اپنا اور پنگلو کا

تعارف کراتے ہوئے کہا۔
"شیطان بڑھے کا خاتمہ اور تم کرنے گئے تھے"
شالی کے باپ نے بے اختیار قہقہہ مارتے ہوئے کہا۔
"آپ شاید میری عمر اور جسم کی وجہ سے ہنس رہے ہیں۔ اگر ایسی بات ہے تو آپ ہنس سکتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ظالموں سے نمٹنے کے لئے مجھے کچھ پُراسرار طاقتیں عطا کی ہوئی ہیں اور میں نے اب تک بلامبالغہ سینکڑوں خوفناک ظالموں کا خاتمہ کر دیا ہے"
چھن چھنگو نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوہو! شاید تم دن میں خواب دیکھتے رہتے ہو"
شالی کا باپ بدستور طنزیہ لہجے میں بات کر رہا تھا۔
"ابا جان! ہوسکتا ہے کہ چھن چھنگو صحیح کہہ رہا ہو آپ تو بہت بڑے جادوگر ہیں۔ آپ خود اس بات کا اندازہ نہیں کر سکتے" شالی نے اچانک مداخلت کرتے ہوئے کہا۔
"ارے ہاں مجھے تو اس کا خیال تک نہ آیا تھا"
شالی کے باپ نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر کے منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑانا شروع کر دیا۔ اور پھر اچانک اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس بار اس کے

چہرے پر شدید حیرت کے آثار اُبھر آئے تھے۔

"اوہ چھن چھنگو! تم تو واقعی عظیم ہو۔ اوہو تم کھڑے کیوں ہو۔ آؤ بیٹھو" شالی کے باپ کا رویہ یکسر بدل گیا تھا۔

شالی حیرت سے اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی جس نے اچانک گرگٹ کی طرح رنگ بدل لیا تھا۔

"شالی! کسی ملازم سے کہو کہ شربت لے آئے۔ یہ تو میری خوش قسمتی ہے کہ چھن چھنگو ہمارے گھر آگیا ہے" شالی کے باپ نے شالی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مگر اباجان" شالی نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

"ہاں بیٹے! چھن چھنگو عظیم شخصیت ہے۔ میرے علم نے مجھے بتایا ہے کہ چھن چھنگو کے پاس پُراسرار طاقتیں تھیں جو اب چھن چکی ہیں۔ مگر اس کے پاس جادو کا بہت سارا علم ہے۔ جادوستان کے بادشاہ نے اپنا تمام علم تحفہ کے طور پر چھن چھنگو کو دے دیا تھا۔ بہرحال چھن چھنگو عظیم ہے" شالی کے باپ نے وضاحت کرتے ہوتے کہا۔

"اوہ! مگر یہ شیطان بوڑھے کے مقابلے میں تو یوں بھاگ رہے تھے جیسے ان کے پاس کچھ بھی نہ

Arshad راحیل

ہوئ۔ شامل نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔
" ہاں بیٹی! تمہیں تو علم ہے کہ جادو کی طاقت
شیطان بوڑھے پر اثر نہیں کر سکتی اور شیطان بوڑھ
نے چین چینگلو کی پراسرار طاقتیں کا نا ٹا جیجو کر ختم
کر دی تھیں"۔ شامل کے باپ نے کہا۔
" مگر ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی
اس کی طاقتیں شامل کے خلاف حرکت میں کیو
نہیں آئیں؟" چین چینگلو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا
" میں نے شیطان بوڑھے کے خلاف بہت کا
کیا ہے۔ مصر میں اس وقت مجھ سے بڑا کو
جادوگر نہیں ہے۔ مگر میں آخرکار اس نتیجے
پہنچا ہوں کہ شیطان بوڑھے پر جادو کا اثر نہ
ہوتا۔ البتہ اس بات کا پتہ چل گیا ہے
شیطان بوڑھے کی پراسرار طاقتیں اس وقت کا
کرتی ہیں جب تک اس کے پیر زمین پر ٹکے
رہیں۔ اگر اس کے پیر زمین سے اٹھ جائیں
پھر اس کی طاقتیں کام چھوڑ دیتی ہیں۔ اس
کے علاوہ وہ صرف اس شخص پر اپنی طاقتوں
وار کر سکتا ہے جس کا رابطہ کسی نہ کسی طر

زمین سے جڑا ہوا ہو۔ مثال کے طور پر گھوڑے یا اونٹ پر سوار کوئی شخص یا کسی درخت پر چڑھا ہوا کوئی شخص بھی اسی طرح اس کے وار کی زد میں ہوتا ہے جس طرح زمین پر کھڑا ہوا شخص۔ چونکہ شاملی جادو کے مور پر سوار تھی اور اس کا رابطہ زمین سے نہیں تھا اس لئے شیطان بوڑھے کی پُراسرار طاقتیں اس پر کوئی اثر نہ کرسکیں۔ ایک اور بات یہ کہ شیطان بوڑھے کی طاقتیں صرف صحرا کی حدود کے اندر کام دیتی ہیں۔ صحرا کی حدود سے باہر وہ کچھ نہیں کرسکتا اس لئے وہ صحرا میں رہنے پر مجبور ہے۔ شاملی کے باپ نے پوری تفصیل سے شیطان بوڑھے کے متعلق بتلایا۔

"مگر اس طرح بھی تو ہوسکتا تھا کہ جس طرح شاملی نے جال کی مدد سے ہمیں اٹھالیا تھا اسی طرح ایک مضبوط جال کی مدد سے شیطان بوڑھے کو بھی زمین سے اٹھایا جاسکتا تھا۔" جیمن جینگلر نے کہا۔

"ہم نے بھی اس پہلو پر سوچا تھا مگر شیطان

بوڑھے کی پُراسرار قوتیں اتنی طاقتور ہیں کہ ہم کسی طرح بھی اس کے پیر زمین سے نہ اکھاڑ سکے۔" شالی کے باپ نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے شیطان بوڑھے کے متعلق اہم معلومات مہیا کی ہیں۔ آپ بےفکر رہیں۔ میں اس شیطان بوڑھے کا وہ حشر کرونگا کہ دنیا دیکھے گی۔" چین چنگلو نے بڑے پُراعتماد لہجے میں کہا۔

" اگر تم ایسا کرنے میں کامیاب ہوجاؤ تو یہ ہم سب پر بہت بڑا احسان ہوگا۔ اگر میری مدد کی ضرورت ہو تو میں حاضر ہوں۔" شالی کے باپ نے کہا۔

" آپ کا شکریہ! بہرحال پہلے تو میں نے اپنی صلاحیتوں کو سنبھال کرنا ہے۔ اب آپ مجھے اجازت دیں۔ میں ذرا آرام کروں گا۔" چین چنگلو نے کہا۔

" ہاں! آؤ میں تمہیں تمہارے کمرے میں پہنچا دوں ویسے بھی رات ہونے والی ہے۔" شالی کے باپ نے کہا اور پھر وہ چین چنگلو اور پنگلو کی رہنمائی کرتا ہوا انہیں ایک بڑے کمرے میں لے آیا۔

"یہ تمہارا کمرہ ہے۔ تم غسل کرکے ذرا آرام کرلو۔
کھانا لگنے میں ابھی تھوڑی دیر ہے۔ ملازم تمہیں اطلاع
دے دیگا" شانگلی کے باپ نے کہا۔
"آپ کا شکریہ! میں کھانا نہیں کھاؤنگا۔ اب آپ
سے صبح ہی ملاقات ہوگی" چمن چینگلر نے کہا اور
شانگلی کا باپ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے واپس
مڑ گیا۔
شانگلی کے باپ کے جانے کے بعد چمن چینگلر
کمرے میں بچھے ہوئے ایک بڑے پلنگ پر لیٹ
گیا اور اس نے آنکھیں بند کرکے بندربابا سے
رابطہ قائم کرنے کی کوششیں شروع کردیں۔

شیطان بوڑھا بڑی بے بسی کے عالم میں چھن چھنگو اور پچنگو کو جال میں لپیٹ کر فضا میں پرواز کرتے ہوئے دیکھتا رہا۔ اس کا چہرہ غصے اور وحشت کی شدت سے بگڑ کر رہ گیا تھا۔ شکار اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا اور وہ سوائے پیر پٹخنے اور دانت پیسنے کے اور کچھ نہ کر سکا تھا۔

جب چھن چھنگو اور سنہری مور شیطان بوڑھے کی نظروں سے غائب ہو گئے تو وہ آہستہ آہستہ واپس مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اپنے اہرام کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اہرام میں پہنچ کر اس نے کونے میں پڑی

ہوئی وہی پرانی سی کتاب اٹھائی اور اسے کھول کر کہنے لگا۔
"اے مقدس کتاب! مجھے بتاؤ کہ یہ بچے اور بندر کہاں گئے ہیں اور ان کے اب کیا ارادے ہیں؟"
دوسرے لمحے کتاب پر الفاظ ابھر آئے اور شیطان بوڑھے نے انہیں پڑھنا شروع کر دیا۔ کتاب میں لکھا ہوا تھا۔
"شیطان کے پجاری! تم نے چین چنگلو کی پُراسرار صلاحیتوں کا توڑ تو آسانی سے کر لیا مگر وہ تمہارے ہاتھ سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا ہے اور ابھی وہ مصر کے سب سے بڑے جادوگر حاتم کے گھر میں ہے۔ وہ کوشش کرے گا کہ اپنی صلاحیتیں واپس حاصل کر لے اور اسے اپنی صلاحیتیں واپس لینے کے لئے پھر اسی نخلستان میں جانا پڑے گا جہاں سے تم نے کانٹا توڑا تھا اور اسی کھجور کا کانٹا ہی اس کی صلاحیتیں واپس لا سکتا ہے۔ اس لئے اب تم ایسا کرو کہ اس نخلستان میں جا کر چھپ جاؤ اور جب چین چنگلو

وہاں آتے تو تم اس کو پکڑ لینا اور ہلاک کر دینا۔"

"مقدس کتاب! اوّل تو میں اُسے پکڑ لینے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ لیکن اگر میں ایسا نہ کر سکوں اور چین چینگو اپنی صلاحیتیں واپس حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے تو پھر مجھے کیا کرنا پڑے گا"؟ شیطان بوڑھے نے کہا اور پھر جھک کر دوبارہ کتاب پڑھنے لگا۔ کتاب میں لکھا تھا۔

"شجام کے پجاری! اگر چین چینگو اپنی پُر اسرار صلاحیتیں واپس حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تو تمہارے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ باقی نہ رہے گا کہ تم سوتا دیولا کی دلدل میں غوطہ لگا کر اس کی تہہ میں موجود چاکی مچھلی کا کانٹا حاصل کرو اور اس کانٹے کو چین چینگو کی گردن میں چبھو دو۔ پھر چین چینگو کی صلاحیتیں نہ صرف ختم ہو جائیں گی بلکہ وہ پھر یہ صلاحیتیں واپس حاصل بھی نہ کر سکے گا۔"

"بہت بہت شکریہ مقدس کتاب"۔ شیطان بوڑھے

نے بڑے مطلق انداز میں کتاب بند کرتے ہوئے کہا اور پھر کتاب کونے میں رکھ کر وہ کچھ سوچنے لگا۔

وہ اصل میں سوچ رہا تھا کہ کیا پہلے وہ نخلستان میں جاکر چمن چینگو کو پکڑے یا پہلے سوتادیلا کی دلدل میں غوطہ لگاکر جاپانی مچھلی کا کانٹا حاصل کرے۔ اور پھر سوچ سوچ کر اس نے فیصلہ کیا کہ اسے پہلے کانٹا حاصل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اُسے یقین تھا کہ چمن چینگو رات کو نخلستان نہیں آئے گا وہ اس کے لیے دن کی روشنی کا سہارا لے گا جبکہ وہ رات کو کانٹا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اس طرح صبح کو جب وہ نخلستان پہنچے گا تو اس کے پاس چمن چینگو کے مقابلے میں دوہری کامیابی حاصل ہوگی۔ چنانچہ یہ فیصلہ کرتے ہی شیطان بوڑھا تیزی سے اہرام سے باہر نکلا اور پھر انتہائی تیزی سے دوڑتا ہوا اس طرف بڑھنے لگا جدھر سوتادیلا کی مشہور دلدل موجود تھی۔ وہ جلد از جلد دلدل تک پہنچنا چاہتا تھا اور اس کی رفتار لمحہ بہ لمحہ بڑھتی چلی جارہی تھی۔

تقریباً ایک گھنٹے تک مسلسل دوڑنے کے بعد وہ سوناد یولا کی دلدل کے قریب پہنچ گیا۔ یہ دلدل صحرا کے عین وسط میں موجود تھی۔ دلدل کے چاروں طرف اونچی اونچی پہاڑیاں تھیں۔ ان پہاڑیوں کے درمیان وہ خوفناک دلدل تھی جس کی سطح اس طرح ابل رہی تھی جس طرح اس دلدل کی تہہ میں زبردست آگ جل رہی ہو۔

شیطان بوڑھے نے کچھ دیر بڑے غور سے دلدل کا جائزہ لیا۔ پھر منہ ہی منہ میں ایک منتر پڑھ کر اس نے اپنے ہاتھوں پر پھونک ماری اور پھر ہاتھوں کو اپنے پورے جسم پر پھیر دیا۔ اس کے بعد اس نے بڑے اطمینان سے ایک پہاڑی کی چوٹی سے دلدل میں چھلانگ لگا دی اس کا بھاری بھر کم جسم فضا میں تیرتا ہوا خوفناک دلدل کی طرف بڑھنے لگا۔

چھن چھنگو نے پلنگ پر لیٹتے ہی آنکھیں بند کیں اور بندر بابا سے رابطہ قائم کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔

تھوڑی دیر بعد ہی بندر بابا کی آواز چھن چھنگو کے کانوں میں پڑی اور چھن چھنگو کے چہرے پر اطمینان کے آثار چھا گئے۔

"بندر بابا! آپ کو تو پتہ ہوگا کہ میں کس مشکل میں پھنس گیا ہوں۔ میری مدد کریں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"چھن چھنگو! تمہاری غفلت نے تمہیں بہت زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ اگر عالم جادوگر کی بیٹی شاملی تمہیں بروقت جال میں نہ اٹھا لیتی تو تم شیطان

بوڑھے کے ہاتھوں ختم ہو جاتے۔ میں نے تمہیں
پہلے ہی بتایا تھا کہ شیطان بوڑھے کے مقابلے
میں تمہیں اپنا دماغ ہر وقت حاضر رکھنا ہوگا۔
اب میں تمہیں بتاؤں کہ تمہاری صلاحیتیں صرف اس
وقت ہی واپس آسکتی ہیں جب کہ تم نخلستان
شوکارو کی سب سے بڑی کھجور کا کانٹا توڑ کر
دوبارہ اپنی اسی انگلی میں مارو جہاں پر شیطان
بوڑھے نے کانٹا چبھویا تھا۔ صرف اسی طرح
ہی تم اپنی صلاحیتیں واپس حاصل کرسکتے ہو
مگر اس کے ساتھ ہی ایک بات اور بتاؤں کہ
شیطان بوڑھا صحرا کے وسط میں موجود سونا دیولا
کی دلدل کی تہہ میں جاکی مچھلی کا کانٹا حاصل کرنے
کی کوشش کرے گا اور یہ کانٹا حاصل کرنے کے
بعد وہ اسے تمہاری گردن میں چبھونے کی کوشش
کرے گا اور اگر وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہوگیا
تو پھر تمہاری صلاحیتیں ہمیشہ کے لئے ختم ہوجائیں
گی اس لئے تمہیں بےحد ہوشیار اور چوکنا رہنے
کی سخت تاکید ہے۔" بندر بابا نے تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

"شکریہ بندر بابا! مجھ سے واقعی غفلت ہوئی ہے اب میں ہوشیار رہوں گا۔" چین چنگو نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔

چین چنگو اب سوچ رہا تھا کہ نخلستان شوکارد کانا حاصل کرنے کے لیے کس وقت جائے۔ کبھی وہ سوچتا کہ اسی وقت چل دے۔ کبھی وہ سوچتا کہ دن چڑھنے کا انتظار کرے۔

اچانک سوچتے سوچتے اسے خیال آیا کہ وہ یہ دیکھے کہ شیطان بوڑھا اس وقت کیا کر رہا ہے؟ اور کیا سوچ رہا ہے؟ چنانچہ اس نے اس بات کا پتہ چلانے کے لیے جادو کی طاقت کا سہارا لینے کا فیصلہ کیا اور پھر تیزی سے ایک منتر پڑھ کر اس نے زور سے سامنے والی دیوار پر پھونک ماری۔

دوسرے لمحے دیوار کا ایک حصہ سکرین کی طرح روشن ہو گیا۔ سکرین پر اہرام کا اندرونی منظر نظر آ رہا تھا۔

چین چنگو نے دیکھا کہ شیطان بوڑھا ایک پرانی سی کتاب کھولے اس پر جھکا ہوا ہے۔ کتاب کے

الفاظ چھن چھنگو کو بھی صاف نظر آرہے تھے مگر زبان ایسی تھی جسے وہ نہ پڑھ سکتا تھا۔
چھن چھنگو نے تیزی سے ایک اور منتر پڑھکر پھونک ماری تو اس کتاب پر لکھے ہوئے الفاظ سمجھ میں آنے لگ گئے۔ اور پھر اس نے پڑھا ر سوتا دیولا کی دلدل کی تہہ میں چابکی مچھلی کے کانٹے کے متعلق ہدایات لکھی ہوئی تھیں۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے شیطان بوڑھے نے کتاب بند کرکے ابلام کے کرنے میں رکھ دی۔ اور اب وہ کچھ سوچ رہا تھا۔
چھن چھنگو نے جادو کی مدد سے شیطان بوڑھے کی سوچ پڑھنی شروع کردی اور پھر اُسے شیطان بوڑھے کے فیصلے کے متعلق علم ہوگیا کہ وہ ابھی سوتا دیولا کی دلدل سے کانٹا حاصل کرنا چاہتا ہے۔ چھن چھنگو شیطان بوڑھے کی ہمت اور ذہانت پر حیران رہ گیا۔ پھر اس نے ایک اور منتر پڑھ کر پھونک ماری تو سکرین پر موجود منظر بدل گیا۔ اب اس کے سامنے اونچی اونچی پہاڑیوں کے درمیان میں موجود دلدل نظر آنے لگی۔ اور وہ دلدل کا

محل وقوع دیکھ کر حیران رہ گیا۔

دوسرے لمحے اس کے دماغ میں ایک ترکیب آگئی اور وہ خوشی سے اچھل پڑا۔ اس نے پھونک مار کر سکرین کو تاریک کیا اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا۔ کونے میں بیٹھا ٹینگو بھی اس کے پیچھے پیچھے تھا۔

چھن چھنگو کو چونکہ چھت پر جانے والی سیڑھیوں کا علم تھا اس لئے وہ انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا سیڑھیاں پھلانگ کر چند ہی لمحوں میں محل کی چھت پر پہنچ گیا۔

چھت پر پہنچ کر چھن چھنگو نے ایک منتر پڑھا منتر پڑھتے ہی سائیں کی آواز کے ساتھ ہی ایک بڑا سا تخت فضا سے اتر کر اس کے قریب محل کی چھت پر رک گیا اور چھن چھنگو اچھل کر تخت پر سوار ہوگیا ٹینگو بھلا کہاں پیچھے رہنے والا تھا وہ چھن چھنگو سے بھی پہلے ہی چھلانگ مار کر تخت پر چڑھ چکا تھا۔

چھن چھنگو کے تخت پر سوار ہوتے ہی تخت تیزی سے زمین سے اٹھ کر فضا میں تیرنے لگا۔

اس کی رفتار بے حد تیز تھی اور اس کا رُخ
صحرا کی طرف تھا۔
"چپن چینگو کیا ارادے ہیں"؟ چنگو نے مضبوطی
سے تخت کے کناروں کو پکڑتے ہوئے کہا۔
"بس دیکھتے جاؤ۔ خدا کرے ہم اپنے مقصد میں
کامیاب ہو جائیں"! چپن چینگو نے مختصر سا جواب دیا
اور خاموش ہو رہا۔ اس کے چہرے پر گہری
سنجیدگی طاری تھی۔
تخت انتہائی تیز رفتاری سے پرواز کرتا ہوا
صحرا میں آگے ہی آگے بڑھتا چلا جارہا تھا۔
صحرا میں چاندنی پھیلی ہوئی تھی اور ریت یوں چمک
رہی تھی جیسے ہر طرف چاندی بچھی ہوئی ہو۔ پھر
نہیں دور سے نخلستان شوکارو کے آثار نظر آگئے۔
اس نخلستان کی پہچان یہ تھی کہ یہاں کھجور کے
صرف پانچ درخت تھے۔ تخت کا رخ اسی نخلستان
کی طرف تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد تخت نخلستان
کے اوپر جاکر رک گیا۔
نخلستان کی سب سے بڑی کھجور کافی نیچے تھی
اس لئے چپن چینگو نے منتر پڑھ کر تخت کو

نیچے آلانا شروع کیا۔ اور پھر جب تخت اُس
بڑی کھجور کے برابر آیا تو چین چینگلو نے تخت کو
روک لیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے کھجور کا
ایک کانٹا توڑ لیا۔ اس کے بعد اس نے ایک
اور منتر پڑھا اور تخت دوبارہ پرواز کرنے لگا اس
بار اس کی رفتار پہلے سے بھی زیادہ تیز تھی۔ اور
اب وہ کافی بلندی پر تھا۔

چین چینگلو نے بڑی پھرتی سے کانٹے کی نوک
اپنی اسی انگلی کے سرے پر چبھوئی جہاں پہلے
شیطان بڑھے نے کانٹا چبھویا تھا۔ اور کانٹا چبھوتے
ہی اس کے جسم میں سردی کی لہریں دوڑ گئیں
ان کی پُراسرار صلاحیتیں واپس آگئی تھیں۔ اور اب
چین چینگلو کے چہرے پر اطمینان کے آثار تھے۔

تخت انتہائی بلندی پر بہت ہی تیز رفتاری
سے آگے بڑھتا جا رہا تھا۔

"چین چینگلو! اب ہم کہاں جا رہے ہیں؟" چنگلو بندر
نے پوچھا۔

"سوتا دیولا کی دلدل کی طرف"۔ چین چینگلو نے کہا
"دلدل کی طرف، مگر کیوں"؟ چنگلو نے حیرت بھرے

لہجے میں سوال کرتے ہوئے کہا۔
اور پھر چین چنگو نے تفصیل سے دلدل اور اس کی تہہ میں موجود جاکی مچھلی کے کانٹے کے متعلق سب کچھ پنگو کو بتادیا۔
"تو کیا وہ کانٹا پہلے تم حاصل کرنا چاہتے ہو؟" پنگو نے پوچھا۔
"نہیں فی الحال میرے دماغ میں ایسی کوئی بات نہیں۔ میں تو ایک داؤ شیطان بوڑھے پر آزمانا چاہتا ہوں۔ اگر وہ داؤ چل گیا تو ہم شیطان بوڑھے کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے ورنہ پھر جیسے ہوگا دیکھا جائے گا" چین چنگو نے جواب دیا۔ اور پھر انہیں دور سے صحرا کے وسط میں اونچی اونچی پہاڑیاں نظر آنے لگیں۔ تھوڑی دیر بعد تخت ان پہاڑیوں کے اوپر پہنچ کر رک گیا۔
چین چنگو نے وہاں پہنچ کر تیزی سے ایک منتر پڑھا تو تخت پر ایک بڑا سا جال نظر آنے لگا چین چنگو نے اس جال کا ایک سرا پکڑا اور بڑے اطمینان سے تخت پر بیٹھ گیا۔ اب اس کی نظریں صحرا پر اس جانب لگی ہوئی تھیں جدھر سے شیطان

بڑھے نے آنا تھا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد انہیں دُور سے شیطان بڑھا انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا نظر آیا۔ اور اس کے نظر آتے ہی چھن چینگو چوکنا ہو کر بیٹھ گیا۔

شیطان بوڑھا بھاگتا ہوا پہاڑیوں کے قریب پہنچا اور پھر وہ ایک اونچی سی پہاڑی پر چڑھنے لگا اور پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ کر وہ کچھ دیر کے لئے رکا اور غور سے دلدل کی طرف دیکھنے لگا۔ پھر اس نے ایک منتر پڑھکر اپنے ہاتھوں پر پھونک ماری اور پھر اپنے ہاتھوں کو پورے جسم پر پھیرنے لگا۔

چھن چینگو جال کا ایک سرا مضبوطی سے پکڑ کر تخت پر کھڑا ہوگیا۔ پھر اس کے دیکھتے ہی دیکھتے شیطان بوڑھے نے پہاڑی کی چوٹی سے دلدل کی طرف چھلانگ لگا دی اور اس کا بھاری بھر کم جسم فضا میں تیرتا ہوا خوفناک دلدل کی طرف بڑھنے لگا۔ اور عین اسی لمحے چھن چینگو نے ہاتھ میں پکڑا ہوا جال پوری قوت سے شیطان بوڑھے کی طرف اچھال دیا۔ جال بجلی کی سی تیزی سے

شیطان بوڑھے کی طرف لپکا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ شیطان بوڑھے کا جسم ابلتی دلدل میں گرتا جال اس کے گرد لپٹتا چلا گیا۔ جیسے ہی جال کو جھٹکا لگا چھن چھنگو کا تخت انتہائی تیز رفتاری سے اوپر کو اٹھا۔ اور تخت کے اوپر اٹھتے ہی شیطان بوڑھے کا جسم بھی جال میں لپٹا ہوا فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی چھن چھنگو نے ایک زبردست فاتحانہ قہقہہ لگایا۔ اس نے شیطان بوڑھے پر قابو پالیا تھا اور اسے اس وقت اٹھالیا جب اس کے پیر زمین پر نہ ٹکے ہوئے تھے۔ اب شیطان بوڑھے کی پُر اسرار طاقتیں کام نہ دے سکتی تھیں اور وہ کسی حقیر چوہے کی طرح جال میں پھنسا تڑپ رہا تھا مگر چھن چھنگو کو معلوم تھا کہ جادو کا یہ جال توڑنا اب اس کے بس میں نہیں ہے۔

چھن چھنگو نے ناتم جادوگر کے محل میں سکرین پر دلدل کا محل وقوع دیکھ کر ہی یہ ترکیب سوچی تھی۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ شیطان بوڑھے کو دلدل میں جانے کے لئے پہاڑی کی چوٹی پر سے چھلانگ لگانی پڑے گی اور اگر وہ پہاڑی کی چوٹی اور

دلدل کی سطح کے درمیان میں شیطان بوڑھے کو اچک لے تو پھر وہ اس کا خاتمہ کرسکتا ہے اور اس کی یہ ترکیب کامیاب رہی تھی۔

اب اس کا ارادہ تھا کہ وہ اسی طرح شیطان بوڑھے کو جال میں لپیٹ کر صحرا سے باہر نکال لائے گا اور پھر شیطان بوڑھے کی طاقتیں زمین پر پہنچنے کے باوجود اس کی کوئی مدد نہ کرسکیں گی۔ اور وہ آسانی سے اس کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیگا۔

چنانچہ یہی سوچ کر اس نے جال کا وہ سرا جو اب تک اس کے ہاتھوں میں تھا تخت کے پائے کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دیا اور پھر اطمینان سے پیر پھیلا کر تخت پر بیٹھ گیا۔ فتح کی خوشی میں اس کی آنکھوں میں چمک سی لہرا رہی تھی۔

شیطان بوڑھے کا جسم پوری تیز رفتاری سے دلدل کی سطح کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا کہ اچانک اس کے جسم کو ایک جھٹکا لگا اور دوسرے لمحے وہ فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔

شیطان بوڑھا یہ دیکھکر حیران رہ گیا کہ وہ ایک جال میں لپٹا ہوا تھا۔ اور جال کا دوسرا سرا بہت اوپر فضا میں تیرتے ہوئے تخت کے اوپر کھڑے چھن چینگو کے ہاتھ میں تھا۔ اور پھر شیطان بوڑھے نے اپنی طاقتوں کی مدد سے جال توڑنے کی بے حد کوشش کی مگر ناکام رہا۔ وہ سمجھ گیا کہ زمین سے رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے اس کی طاقتیں اس کا ساتھ نہیں دے رہیں

اور چیمن جینگو نے انتہائی ذہانت سے اُسے پکڑ لیا ہے۔ اب وہ کسی حقیر چوہے کی طرح جال میں لپٹا فضا میں تیرتا چلا جا رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ تخت کا رخ صحرا کے باہر کی طرف تھا اور وہ چیمن جینگو کا ارادہ سمجھ گیا کہ وہ اُسے اسی طرح جال میں لپیٹ کر صحرا سے باہر لے جانا چاہتا ہے۔ اور شیطان بوڑھا اچھی طرح جانتا تھا کہ صحرا سے باہر نکلنے کے بعد وہ بالکل ہی بے بس ہو کر رہ جائے گا اس لئے اسے اپنی جان بچانے کے لئے جو کچھ کرنا تھا صحرا کے اندر ہی کرنا تھا مگر اسے کوئی ایسی ترکیب سمجھ میں نہ آ رہی تھی جس کی مدد سے وہ اس جال سے نجات حاصل کر سکتا۔ جبکہ تخت اُسے لئے ہوئے انتہائی تیز رفتاری سے فاصلہ طے کرتا چلا جا رہا تھا۔

شیطان بوڑھے نے اپنے دماغ پر بہت زور دیا۔ قدیم مصری دیوتاؤں کو آوازیں دیں مگر بے سود۔ وہ اسی طرح جال میں لپٹا تیزی سے صحرا کے کنارے کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا اور پھر اچانک اُسے دور سے ایک نخلستان نظر آ گیا جس کی

بلند و بالا کھجوریں پہاڑیوں کی سی اونچائی کی طرح سر اٹھائے کھڑی تھیں اور عین اسی لمحے شیطان بوڑھے کے شیطانی دماغ میں ایک ترکیب آہی گئی اس نے اندازہ لگایا کہ تخت جس انداز میں اڑتا چلا جارہا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس نخلستان کے بالکل قریب سے ہوکر گزرے گا اس لئے بوڑھا شیطان چوکنا ہوکر جال میں بیٹھ گیا۔

تخت کے اوپر چھن چینگو اور پنگو بندر بڑے مطمئن انداز میں بیٹھے گپ شپ لگا رہے تھے۔ چھن چینگو کو ذرا سی بھی امید نہ تھی کہ شیطان بوڑھا اس بےبسی کے عالم میں بھی کوئی ایسی حرکت کرسکتا ہے جس سے بازی پلٹ جائے۔

تخت تیزی سے اڑتا ہوا نخلستان کے قریب ہوتا چلا جارہا تھا اور جیسے جیسے نخلستان قریب آتا جارہا تھا شیطان بوڑھے کے چہرے پر زلزلے کے سے آثار پیدا ہوتے چلے جارہے تھے۔ اُسے اچھی طرح معلوم تھا کہ یہ اس کی زندگی بچانے کا آخری موقع ہے اور اگر اس بار وہ چوک گیا تو

پھر اس کی موت یقینی ہو جائیگی۔
پھر جیسے ہی تخت نخلستان کے اوپر سے ہوکر
گزرا اور تخت کے نیچے لٹکا ہوا جال ایک بلندوبالا
کھجور کے درخت سے تقریباً چار پانچ گز کے فاصلے
پر سے گزرنے لگا تو عین اسی لمحے شیطان بوڑھے
نے پوری قوت سے جال کو لہرایا اور پلک جھپکنے
میں جال کھجور کے درخت سے دو فٹ کے فاصلے
پر پہنچ گیا۔ شیطان بوڑھا تو پہلے ہی تیار تھا
اور اس نے جال کے سوراخوں میں سے اپنے
دونوں بازو باہر نکال رکھے تھے اس لئے جیسے ہی
جال لہراتا ہوا کھجور کے درخت کے قریب ہوا اس
نے جسم کو زور سے جھٹکا دیا اور پھر اس کے
بازو درخت کے گرد لپٹتے چلے گئے اور اس کے
ساتھ ہی جادو کا جال ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ اور
شیطان بوڑھا جال کی گرفت سے آزاد ہوگیا۔ کیونکہ
درخت کے ساتھ اس کے ہاتھ لگتے ہی اس کا
جسمانی رابطہ زمین سے ہوگیا تھا اور اس کی پُراسرار
طاقتوں نے کام دکھا دیا۔ اور جال ٹوٹ گیا۔ تخت
نے ہلکا سا جھٹکا ضرور کھایا مگر وہ تیزی سے

آگے بڑھتا چلا گیا اور شیطان بوڑھا بجلی کی سی تیزی سے درخت کے تنے پر سے پھسلتا ہوا ریت پر آگرا۔ چند لمحے تو وہ ریت پر بے دم ہوکر پڑا رہا مگر پھر اچھل کر کھڑا ہوگیا۔ وہ آزاد ہوچکا تھا۔ اور یقینی موت کے منہ سے بچ نکلا تھا۔

فضا میں تیرتا ہوا تخت اب شیطان بوڑھے کی نظروں سے دور ہوچکا تھا۔ شیطان بوڑھے کو یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ اس قدر آسانی سے موت کے منہ سے بچ نکلا ہے۔ اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی چیں چینگو کو اس کے آزاد ہونے کی خبر ہوگی وہ واپس آئے گا اور وہ اس کے آنے سے قبل ہی اہرام تک پہنچنا چاہتا تھا تاکہ مقدس کتاب سے مزید راہنمائی حاصل کرسکے۔ چنانچہ اس نے اہرام کی طرف رخ کرکے انتہائی تیز رفتاری سے دوڑنا شروع کردیا۔ اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ اہرام میں داخل ہوگیا۔

اہرام میں داخل ہوتے ہی وہ سیدھا اس کونے کی طرف بڑھا جہاں مقدس کتاب موجود تھی۔ اس نے تیزی سے کتاب اٹھائی اور سوال کیا۔

"مقدس کتاب! مجھے بتاؤ کہ میں چین چینگو کا خاتمہ کس طرح کرسکتا ہوں"؟ شیطان بوڑھے نے سوال کرنے کے بعد کتاب کو کھولا اور پڑھنا شروع کر دیا۔ کتاب میں جو الفاظ لکھے ہوئے تھے وہ انہیں پڑھ کر خوشی اور حیرت سے اچھل پڑا۔ کتاب میں لکھا ہوا تھا۔

"شجام کے پجاری! تم بیحد خوش قسمت ہو کہ یقینی موت سے بچ نکلے ہو۔ اب تمہارا خاتمہ چین چینگو کے لئے بہت مشکل ہوگا بلکہ اب تمہارے پاس ایک موقع ہے کہ تم اس کا خاتمہ کرسکو۔ سنو! چین چینگو نے اپنی پُراسرار صلاحیتیں دوبارہ واپس حاصل کرلی ہیں اور وہ جلد ہی تمہارے مقابلہ کے لئے واپس آنے والا ہے۔ تم ایسا کرو کہ اہرام کے بائیں کونے کی دیوار کو جڑ سے کھودو۔ وہاں تمہیں ایک چھوٹا سا ڈبہ ملے گا۔ اس ڈبے میں چامکا دیوی کا خنجر موجود ہے۔ وہ خنجر اٹھا کر اہرام سے باہر نکلو۔ اس خنجر کی موجودگی میں تمہیں چین چینگو شکست نہ دے سکے گا اور تم چین چینگو کو کسی طرح گھیر گھار کر اس اہرام کے اندر

لے آؤ۔ اہرام میں داخل ہوتے ہی اس کی پُراسرار
صلاحیتیں اور جادو کی طاقت ختم ہو جائے گی
پھر تم بڑے اطمینان سے اس خنجر سے چین چینگو
کا خاتمہ کر سکتے ہو۔ مگر یہ یاد رکھنا کہ اہرام سے
باہر چین چینگو کی طاقتیں موجود ہوں گی۔ صرف اتنا ہوگا
کہ جب تک تمہارے پاس خنجر ہوگا وہ تم پر قابو
نہ پا سکے گا۔ اب تم نے کس طرح چین چینگو کا
مقابلہ کرنا ہے اور کس طرح اُسے گھیر کر اہرام
میں لے آنا ہے؟ یہ بات تم نے خود سوچنی ہے۔"
"ٹھیک ہے مقدس کتاب! تم فکر نہ کرو۔ میں
چین چینگو کو ضرور گھیر کر اہرام میں لے آؤں گا۔"
شیطان بوڑھے نے مقدس کتاب کو بند کرتے ہوئے
کہا اور پھر کتاب کو رکھ کر وہ تیزی سے اہرام
کے بائیں کونے کی دیوار کی جڑ کی طرف بڑھ گیا
اس نے انتہائی تیزی سے اپنے بڑے بڑے
ناخنوں کی مدد سے دیوار کو کھودنا شروع کر دیا
چند لمحوں بعد اُسے وہ ڈبہ نظر آ گیا۔ اس نے
ڈبہ کھولا تو اس میں ایک چھوٹا سا خنجر موجود
تھا جس کا دستہ خالص یاقوت کا بنا ہوا تھا۔

شیطان بوڑھے نے بے اختیار خنجر کو چوم لیا اور پھر اُسے بڑی حفاظت سے اپنے زیرِ جامہ میں اس طرح اُڑس لیا کہ اس کے گرنے کا خطرہ ہی باقی نہ رہے۔ پھر وہ بڑے اطمینان سے قدم بڑھاتا ہوا اہرام کے دروازے کی طرف چل پڑا۔

چچن جھنگو بڑے اطمینان سے تخت پر بیٹھا پنگو
سے باتوں میں مصروف تھا کہ اچانک تخت کو
ہلکا سا جھٹکا لگا۔ چچن جھنگو ایک لمحے کیلئے چونکا
مگر باتیں اتنی دلچسپ تھیں کہ اُسے کوئی خیال نہ
آیا۔ وہ بدستور باتوں میں مصروف رہا۔ وہ دونوں
اس وقت کو یاد کر رہے تھے جب انہوں نے
اپنی بھرپور پُراسرار صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔
مکار بڑھیا اور جاگورنہ جن کو عبرتناک سزا دی تھی۔
چچن جھنگو اس وقت چونکا جب انہیں دُور سے
مصر شہر کی آبادی نظر آنے لگی اور تب اُسے
احساس ہوا کہ صحرا ختم ہونے والا ہے۔
• دیکھوں تو سہی کہ وہ شیطان بڈھا کس حال

لے۔ اس کیلئے پڑھئے دلچسپ اور قہقہوں سے بھرپور ناول "چچن جھنگو اور مکار بڑھیا"

میں ہے۔" چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر نیچے جھک کر دیکھنے لگا۔ مگر دوسرے لمحے وہ حیرت کی شدت سے اچھل پڑا۔ تخت کے نیچے لٹکا ہوا جال غائب تھا۔

"اوہ خدایا! وہ شیطان بوڑھا جال سمیت غائب ہے۔" چھن چھنگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"غائب ہے کیا مطلب؟ وہ کہاں جاسکتا ہے؟" بنگو بھی چھن چھنگو کی بات سنکر اچھل پڑا اور پھر اس نے بھی جھک کر نیچے دیکھا مگر نہ ہی وہاں شیطان بوڑھا تھا اور نہ ہی وہ جال۔

اس دوران تخت صحرا کی حدود پار کرکے حاتم جادوگر کے محل کی چھت پر پہنچ چکا تھا اور پھر تخت چھت پر اتر آیا۔ اور چھن چھنگو اور بنگو بندر دونوں حیرت اور مایوسی کے عالم میں نیچے اتر آئے ان کے نیچے اترتے ہی تخت غائب ہوگیا۔

"آخر یہ سب کچھ کیسے ہوا؟ شیطان بوڑھا کیسے آزاد ہوگیا"؟ چھن چھنگو نے سیڑھیاں اترتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں راستے میں ایک جھٹکا لگا

تھا اس وقت باتوں میں ہم نے خیال نہیں کیا اور وہیں کوئی گڑبڑ ہوگئی" پیگو نے جواب دیا۔

"ہاں! ضرور وہیں کوئی گڑبڑ ہوئی ہے۔ خیر میں ذرا کمرے میں پہنچ کر آرام کروں پھر دیکھتا ہوں کہ اس بوڑھے نے اپنے آپ کو کیسے بچایا ہے؟" چین چینگو نے کہا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اپنے کمرے میں پہنچ گئے۔ کمرے میں پہنچتے ہی چین چینگو نے ایک منتر پڑھ کر دیوار پر پھونک ماری تو دیوار کا ایک حصہ روشن ہوگیا۔

"مجھے بتاؤ کہ شیطان بوڑھا کس طرح بچ نکلا؟" چین چینگو نے دانت بھینچتے ہوئے زور سے کہا۔

دوسرے لمحے دیوار پر ایک منظر اُبھر آیا جس میں تخت فضا میں تیر رہا تھا اور وہ دونوں تخت پر بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔ جب کہ تخت کے نیچے جال میں شیطان بوڑھا لٹکا ہوا تھا۔ پھر تخت ایک نخلستان کے قریب سے گزرا اور شیطان بوڑھے نے جھٹکا دیکر جال کو کھجور کے درخت کے قریب کیا اور پھر جال کے سوراخوں سے بازو نکال کر درخت کو پکڑلیا۔ اور اس کے ساتھ ہی

جال غائب ہوگیا۔ پھر شیطان بوڑھا درخت سے نیچے
اتر آیا۔ چند لمحوں بعد وہ انتہائی تیز رفتاری سے
دوڑتا ہوا اہرام کی طرف جارہا تھا۔ اور اس کے
ساتھ ہی سکرین دوبارہ صاف ہوگئی۔

"ہوں تو اس کا مطلب ہے کہ شیطان بوڑھے
نے آخرکار زمین سے اپنا رابطہ قائم کرنے کے لئے
موقع نکال ہی لیا۔ مگر میں اسے چھوڑوں گا نہیں"
چھن چھنگو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر وہ کچھ دیر
سوچتا رہا۔ مگر کافی تھک جانے کی وجہ سے وہ
جلد ہی گہری نیند میں غرق ہوگیا جبکہ پنگو ایک
کونے میں بیٹھا سوچتا رہا کہ یہ شیطان بوڑھا واقعی
شیطان ثابت ہوا ہے۔

صبح حاتم جادوگر کے ملازم نے آکر چھن چھنگو کو
جگایا اور پھر جب ناشتے کی میز پر حاتم اور
شائلی کو چھن چھنگو نے رات کا واقعہ بتایا تو وہ
حیرت سے اچھل پڑے۔

"اس میں کوئی شک نہیں چھن چھنگو کہ تم نے
بڑی ذہانت سے شیطان بوڑھے پر وار کیا تھا اور
تم اسے قابو کرنے میں کامیاب بھی ہوگئے مگر اس

کی قسمت اچھی تھی کہ وہ بچ نکلا۔ حاتم جادوگر نے بڑے تعریفی انداز میں چیمن چینگو کی طرف دیکھکر کہا۔

"ہاں! مگر افسوس کہ میں ذرا سی لاپرواہی اور غفلت سے مار کھا گیا۔ اگر میں چوکنا ہوتا تو شیطان بوڑھے کو کبھی یہ موقع نہ ملتا اور اس وقت وہ تمہارے محل میں بے بسی کے عالم میں موجود ہوتا۔ مجھے تمام عمر اس غفلت اور لاپرواہی پر افسوس رہے گا۔" چیمن چینگو نے قدرے افسردہ لہجے میں کہا۔

"اب تمہارا کیا پروگرام ہے"؟ حاتم جادوگر نے پوچھا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے۔ میں ناشتے کے بعد چنگو کو لیکر شیطان بوڑھے کے مقابلے کے لئے جاؤنگا۔ مجھے میری صلاحیتیں واپس مل چکی ہیں۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ میں شیطان بوڑھے کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جاؤنگا۔" چیمن چینگو نے پُر اعتماد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں تمہارے لئے دعا کرونگا"۔ حاتم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ابا جان! میں مور پر سوار ہوکر چیمن چینگو کے ساتھ جاؤنگی۔ ہوسکتا ہے میری ضرورت پڑ جائے" شاملی نے

پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"نہیں شالی! اس طرح میرا دھیان بٹ جائیگا۔ میں پوری توجہ سے شیطان بوڑھے کا مقابلہ کرنا چاہتا ہوں" چمن چینگو نے کہا مگر شالی نے اپنی بات پر اصرار کرنا شروع کر دیا۔ آخر اس کی بے پناہ ضد پر چمن چینگو کو اس کی بات ماننی پڑی۔ مگر اس نے یہ شرط لگا دی کہ شالی مور پر سوار کافی اونچائی پر رہے گی اور کسی قسم کی مداخلت نہ کریگی اور شالی نے یہ شرط مان لی۔

"میرا خیال ہے کہ شیطان بوڑھا اپنے اہرام میں ہوگا۔ تم مور پر سوار ہوکر وہاں پہنچ جاؤ" چمن چینگو نے شالی سے مخاطب ہوکر کہا۔

"تم میرے ساتھ نہیں جاؤگے کیا"؟ شالی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں، اب مجھے میری صلاحیتیں واپس مل گئی ہیں اب میں پلک جھپکنے میں وہاں پہنچ سکتا ہوں" چمن چینگو نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ خانم سے مل کر کھانے کے کمرے سے چنگو کو ساتھ لئے سیدھا

اپنے کمرے میں آیا۔ اس نے پنگو کا ہاتھ پکڑا اور
پنگو سمجھ گیا کہ اب وہ چلنے کے لئے تیار ہوگیا ہے
اس لئے پنگو نے آنکھیں بند کرلیں۔ چھن چھنگو اُسے
آنکھیں بند کرتے دیکھکر مسکرایا اور پھر خود بھی آنکھیں
بند کرلیں۔ چند لمحوں بعد زمین ان کے پیروں تلے
سے غائب ہوچکی تھی۔ پھر جب ان کے پیر زمین
سے ٹکرائے تو انہوں نے فوراً ہی آنکھیں کھول دیں
وہ اہرام کے سامنے کھڑے ہوئے تھے۔ شیطان بوڑھا
اس وقت شاید اہرام کے اندر تھا۔

"شیطان بوڑھے باہر نکلو۔ اس بار تم مجھ سے نہ
بچ سکوگے"۔ چھن چھنگو نے چیخ کر کہا اور پھر چند
لمحوں بعد شیطان بوڑھا اہرام سے باہر نکل آیا۔

"آگئے تم۔ بڑی دیر کردی تم نے۔ میں تو رات سے
تمہارے انتظار میں تھا۔ شیطان بوڑھے نے چند قدم
آگے بڑھکر رکتے ہوئے کہا۔

"تم اپنی چالاکی اور میری غفلت کی وجہ سے نکل
بھاگے۔ مگر اب تم میرے ہاتھ سے نہ بچ سکوگے"۔
چھن چھنگو نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"سنو چھن چھنگو! وار کرنے سے پہلے میری بات سُن

لو"۔ شیطان بوڑھے نے ہاتھ اٹھاکر کہا۔

"کہو کیا بات ہے؟ مگر یاد رکھنا کہ میری صلاحیتیں مجھے واپس مل چکی ہیں اس لئے کسی چالاکی کی ضرورت نہیں"۔ چین جینگو نے سخت لہجے میں کہا۔

"سنو چین جینگو! میں جو کچھ کہہ رہا ہوں۔ دیانتداری سے کہہ رہا ہوں جب تم نے مجھے جال میں جکڑا اور مجھے موت یقینی نظر آنے لگی تو اس وقت میں نے مقدس دیوتاؤں کی قسم کھاکر دل میں عہد کیا کہ اگر مجھے موت سے نجات مل جائے تو میں آئندہ کوئی غلط حرکت نہیں کرونگا اور خاموشی سے اپنی بقایا زندگی گزار دونگا۔ چنانچہ دیوتاؤں کے کرم سے مجھے جال سے نکلنے کا موقع مل گیا اور میں وہاں سے اہرام میں آگیا۔ یہاں آکر میں ساری رات عبادت کرتا رہا اور میں نے عبادت کرکے اپنا عہد مزید مضبوط کرلیا ہے اب تم یقین کرو کہ میں پہلے جیسا نہیں رہا۔ میں اب خاموشی سے اسی اہرام میں باقی زندگی گزار دونگا"۔ شیطان بوڑھے نے بڑے پُرخلوص لہجے میں کہا۔

"مگر ایک بار پہلے تم وعدہ کرکے مُکر چکے ہو۔ اب میں تمہاری بات کا اعتبار کیسے کروں"؟ چین جینگو

نے شک بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو چین چنگو! اگر تمہیں مصر کے قدیم دیوتاؤں کے رسم و رواج کا علم ہے تو تمہیں یہ بھی علم ہوگا کہ ہم اپنی سچائی کا ثبوت اس طرح دیتے ہیں کہ ایک شمع روشن کرکے ہاتھ کے نیچے رکھ لیتے ہیں اور جب شمع کا شعلہ ہماری ہتھیلی میں سوراخ کر دیتا ہے اور ہم ذرا سی بھی تکلیف محسوس نہیں کرتے تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہم سچے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سچے شخص کو شمع کا شعلہ تکلیف نہیں دیتا جبکہ جھوٹا شخص شعلے لگتے ہی چیخ پڑتا ہے۔ اگر تم کہو تو میں تمہارے اطمینان کے لئے اس امتحان سے بھی گزرنے کے لئے تیار ہوں"۔ شیطان بوڑھے نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہارا امتحان ضرور لونگا"۔ چین چنگو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"تو آؤ اہرام میں۔ آؤ میں ابھی تمہارا اطمینان کرا دیتا ہوں"۔ شیطان بوڑھے نے مطمئن لہجے میں کہا اور پھر بڑے آرام سے مڑ کر اہرام کی طرف چل پڑا۔

چین چنگو چند لمحے تذبذب کے عالم میں کھڑا رہا پھر اس نے سر جھٹک کر فیصلہ کن انداز میں قدم بڑ

آگے بڑھا دیتے۔ اُسے اپنی صلاحیتوں پر پورا اطمینان تھا اس لئے اس نے اہرام کے اندر جانے کا فیصلہ کرلیا تھا۔ پھر چھن چھنگو اور پنگو بندر ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوتے اہرام کے اندر پہنچ گئے۔ اہرام کے اندر انسانی ہڈیوں کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے۔

"تم نے انسانوں کا بہت شکار کھیلا ہے"۔ چھن چھنگو نے قدرے غصیلے لہجے میں شیطان بوڑھے سے مخاطب ہوکر کہا۔ جو اب اہرام کے دروازے کے قریب کھڑا ہوا تھا۔

"ہاں! میں شرمندہ ہوں چھن چھنگو! مگر اب میں جلد ہی اس کا ازالہ کر دونگا"۔ شیطان بوڑھے نے کہا۔

"وہ کس طرح"؟ چھن چھنگو نے چونک کر پوچھا۔

"تمہاری ہڈیاں ان ہڈیوں میں ملاکر ہی ازالہ ہوگا۔ سمجھ گئے بدھو اور احمق بچے"۔ شیطان بوڑھے نے غصے سے پھنکارتے ہوتے کہا۔

"اوہ! تم پھر دھوکہ دے رہے ہو"۔ چھن چھنگو نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"دھوکہ، کوئی دھوکہ نہیں۔ میں تمہیں اہرام میں لے آنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اس اہرام میں داخل ہونے

کے بعد تمہاری صلاحیتیں ختم ہو چکی ہیں اور میں آسانی سے اب تمہارا خاتمہ کر سکتا ہوں"۔ شیطان بوڑھے نے کہا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے"؟ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے تیزی سے منتر پڑھنا شروع کیا مگر بے سود۔ شیطان بوڑھے پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی شیطان بوڑھے کے خوفناک قہقہوں سے اہرام گونج اٹھا۔

"اب بتاؤ چھن چھنگلو! کہاں گئیں تمہاری پُراسرار صلاحیتیں"؟ شیطان بوڑھے نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے زیرجامہ سے یاقوت کے دستے والا خنجر نکال لیا۔

مگر شاید وہ پنگلو بندر کو بھول گیا تھا جو ایک کونے میں کھڑا تھا۔ چنانچہ جیسے ہی اس نے خنجر نکالا۔ پنگلو نے اچانک بجلی کی سی تیزی سے چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے یاقوت کے دستے والا خنجر شیطان بوڑھے کے ہاتھ سے نکلتا چلا گیا۔ مگر وہ بے حد پھرتیلا نکلا۔ اس نے پوری قوت سے اپنا ہاتھ لہرایا اور اس کا زور دار تھپڑ پنگلو کے جسم پر پڑا اور پنگلو بے اختیار چیخ مار کر اہرام کی دیوار سے

جا ٹکرایا۔

چھن چھنگو نے ایک بار پھر اپنی صلاحیتوں کو آزمایا مگر بے سود۔ جادو کی طاقت بھی وہاں کام نہ کر رہی تھی اور اہرام سے نکلنے کا کوئی راستہ نہ تھا کیونکہ اہرام کے دروازے پر دیوہیکل شیطان بوڑھا کھڑا تھا۔

"اچھا تو اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔" شیطان بوڑھے نے اچانک سنجیدہ ہو کر کہا اور پھر اس نے منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑانا شروع کر دیا۔

مگر ابھی اس نے ایک دو لفظ ہی کہے ہوں گے کہ وہ اچانک چیخ مار کر منہ کے بل زمین پر گر پڑا۔ چھن چھنگو نے دیکھا کہ اس کی کمر پر ایک بھاری پتھر پوری قوت سے ٹکرایا تھا۔ اور پتھر مارنے والی باہر کھڑی تھی یہ شاملی تھی۔

پھر اس سے پہلے کہ شیطان بوڑھا اٹھتا۔ چھن چھنگو نے چھلانگ لگائی اور شیطان بوڑھے کی کمر پہ پیر ٹکاتا ہوا اچھل کر اہرام کے دروازے سے باہر آ گیا۔

"شکریہ شاملی! تم نے بروقت مدد کی۔" چھن چھنگو نے شاملی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے تمہیں اس کے ساتھ اندر جاتے دیکھ

ایسا تھا۔ چنانچہ میں تجسس کے ہاتھوں مجبور ہوکر نیچے اتر آئی اور پھر میں نے تمہاری سب باتیں سُن لیں اور پھر میں نے جادو کے زور سے ایک بڑا پتھر پوری قوت سے اس کی پشت پر مارا اور اس طرح تم باہر نکل آنے میں کامیاب ہوگئے" شالی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اور عین اُسی لمحے شیطان بوڑھا دھاڑتا ہوا باہر نکل آیا۔ غصے کے مارے اس کا چہرہ بُری طرح بگڑ گیا تھا۔

چھن چینگو نے فوراً ہی اپنی ایک انگلی کو اٹھا کر جھٹکا دیا تو شیطان بوڑھا اچھل کر سر کے بل کھڑا ہوگیا۔ مگر دوسرے لمحے وہ جھٹکا کھاکر سیدھا ہوگیا۔ اس نے چھن چینگو کی پُراسرار طاقت کا توڑ کرلیا تھا۔

چھن چینگو نے اس بار اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر زور سے فضا میں جھٹکے اور شیطان بوڑھا تیزی سے فضا میں قلابازیاں کھانے لگا۔ مگر اس سے پہلے کہ چھن چینگو کچھ اور کرتا۔ وہ پھر سیدھا ہوگیا۔ اور پھر شیطان بوڑھے نے زور سے پھونک ماری اور چھن چینگو

کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ انتہائی تیز آندھی کی زد
میں آگیا ہو. وہ اچھل کر تقریباً بیس فٹ دُور ریت
پر جا گرا۔
چمپن چھنگو کو یوں گرتے دیکھکر شیطان بوڑھا تیزی
سے اچھلا اور اس نے چمپن چھنگو کے اٹھنے سے پہلے
ہی اپنا ہاتھ بڑھا کر اس کو گردن سے پکڑ لیا
اور چمپن چھنگو اس کے ہاتھ میں کسی کھلونے کی طرح
لٹکتا ہوا فضا میں بلند ہوگیا۔
شیطان بوڑھے نے چمپن چھنگو کو پکڑتے ہی اپنا
منہ کھولا اور پھر اس کا وہ ہاتھ تیزی سے منہ
کی طرف بڑھا جس میں چمپن چھنگو تھا کہ اچانک
بوڑھے نے چیخ مار کر ایک جھٹکا کھایا اور چمپن چھنگو
اس کے ہاتھ سے نکل کر ریت پر جا گرا۔
شیطان بوڑھا تیزی سے مڑا اور اس نے ریت
پر پڑا یاقوت کے دستے والا خنجر جھپٹ لیا۔ یہ
خنجر پنگلو نے پوری قوت سے شیطان بوڑھے کی
کمر پر مارا تھا. شیطان بوڑھا چمپن چھنگو کے ساتھ
لڑائی میں اس خنجر اور پنگلو کو بھول گیا تھا. پنگلو
چونکہ ایک بندر تھا اس لئے وہ پوری قوت سے

خنجر نہ مار سکا۔ البتہ اس کا یہ فائدہ ہوا تھا کہ
اچانک ضرب لگنے سے شیطان بوڑھے نے گھبرا کر
چھن چینگو کو چھوڑ دیا تھا۔ مگر اب خنجر شیطان بوڑھے
کے ہاتھ میں آنے کے بعد چھن چینگو کی پر اسرار
طاقتوں کا اثر اس پر ختم ہوگیا تھا اس لئے
شیطان بوڑھے نے خنجر پر قبضہ کرتے ہی بڑے
فاتحانہ انداز میں قہقہہ لگایا اور پھر تیزی سے
چھن چینگو کی طرف بڑھنے لگا جو اب اٹھ کر کھڑا
ہوگیا تھا مگر اس بات پر پریشان تھا کہ اس
کی طاقتوں کا اثر شیطان بوڑھے پر کیوں نہیں
ہو رہا تھا۔

"ہا ہا ہا اب تمہیں میرے ہاتھ سے کوئی نہیں
بچا سکتا" شیطان بوڑھے نے قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔
"چھن چینگو! کسی طرح شیطان بوڑھے سے یہ خنجر
چھین لو اور پھر یہ خنجر اس کی آنکھوں کے درمیان
مار دو۔ پھر یہ شیطان بوڑھا مر جائیگا"۔ اچانک
بندر بابا کی آواز چھن چینگو کے کانوں میں پڑی
اور دوسرے لمحے اچانک چھن چینگو نے ایک زبردست
چھلانگ لگائی اور وہ تقریباً اڑتا ہوا شیطان بوڑھے

کے اس ہاتھ سے ٹکرایا جس میں اس نے خنجر تھام رکھا تھا۔

اس اچانک ٹکراؤ سے شیطان بوڑھا سنبھل نہ سکا اور چھوٹا سا خنجر اس کے ہاتھ سے نکل کر اس طرف جاگرا جس طرف پنگلو بندر کھڑا تھا۔ اور پنگلو نے بڑی پھرتی سے خنجر جھپٹ لیا۔

چھن چھنگلو شیطان بوڑھے کے ہاتھ سے ٹکرا کر جیسے ہی نیچے گرا۔ شیطان بوڑھے نے پھرتی سے اُسے پکڑنا چاہا۔ مگر عین اُسی لمحے اس کے پیچھے کھڑی ہوئی شاطی نے ہاتھ میں اٹھائے ہوئے بڑے سے پتھر کو پوری قوت سے شیطان بوڑھے کی طرف اچھال دیا اور شیطان بوڑھا پتھر لگنے سے لڑکھڑا کر نیچے گر پڑا۔ اور اس طرح چھن چھنگلو اس کی جھپٹ سے بچ نکلا۔

"خنجر مجھے دو۔" چھن چھنگلو نے چیخ کر پنگلو بندر سے کہا۔

اور پنگلو بندر نے خنجر تیزی سے چھن چھنگلو کی طرف اچھال دیا۔

شیطان بوڑھے نے اٹھنے میں بڑی پھرتی دکھائی

مگر جب وہ سیدھا کھڑا ہوا تو عین اُسی لمحے خنجر چیمن چینگو کے ہاتھ میں پہنچ چکا تھا۔

چنانچہ خنجر ہاتھ میں لیتے ہی چیمن چینگو نے بجلی کی سی تیزی سے خنجر شیطان بوڑھے کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں مارا۔

ایک بجلی سی کوندی۔ شیطان بوڑھے نے خنجر سے بچنے کی بے حد کوشش کی مگر چیمن چینگو کا نشانہ خطا نہ گیا اور خنجر پوری قوت سے شیطان بوڑھے کی دونوں آنکھوں کے درمیان والی جگہ پر گھستا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی شیطان بوڑھے نے ایک دل ہلا دینے والی چیخ ماری اور پھر وہ زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔ اور چند لمحوں بعد ہی وہ ساکت ہوگیا۔ شیطان بوڑھے کا خاتمہ ہوچکا تھا۔

شالی اور پینگو بندر نے اس خوفناک شیطان بوڑھے کے مرتے ہی خوشی سے اُچھلنا کودنا شروع کردیا جب کہ چیمن چینگو نے ایک اور ظالم کے خاتمے پر دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

بندر بابا نے بروقت اس کی امداد کی تھی ورنہ

شیطان بوڑھا نشانہ ہی ختم ہوتا۔
پھر چھن چنگو نے جادو کا تخت منگوایا اور شیطان بوڑھے کی لاش اس پر ڈالی اور پنگلو سمیت خود بھی اس پر چڑھ گیا جبکہ شالی اپنے مور پر سوار ہوگئی اور اس طرح تھوڑی دیر بعد وہ سب حاتم کے محل میں پہنچ گئے۔ حاتم جادوگر شیطان بوڑھے کی لاش دیکھکر بے حد خوش ہوا اور پھر لاش شہر کے سب سے بڑے چوک میں رکھ دی گئی اور پورے شہر میں اس کی موت کا اعلان کر دیا۔ شیطان بوڑھے کی موت پر تمام شہر نے خوشی کا جشن منایا۔ اب ان کے تجارتی قافلے صحرا سے گزر سکتے تھے۔ پھر صحرا کے گرد موجود تمام ملکوں میں یہ خبر پھیل گئی اور ہر طرف عید جیسے جشن منائے جانے لگے۔ سب چھن چنگو کا شکریہ ادا کر رہے تھے کہ اس نے جان پر کھیل کر خوفناک اور شیطان بوڑھے کا خاتمہ کر کے انہیں اس عذاب سے نجات دلائی تھی اور چھن چنگو خوش تھا کہ اس کے ہاتھوں ایک اور ظالم اپنے انجام کو پہنچا۔

ختم شد

چھن چھنگلو
اور چنگو بندر کا شاندار اور حیرت انگیز کارنامہ

چھن چھنگلو اور پراسرار بادشاہ

مصنف:۔ مظہر کلیم ایم اے

پراسرار بادشاہ جو آگ پر حکومت کرتا تھا اور پوری دنیا سے خوبصورت لڑکیاں کو اغوا کر کے آگ نگری میں لے جاتا تھا۔

پراسرار بادشاہ جس نے نارزن کی طرح بہادر غلام رکھے ہوئے تھے۔

پراسرار بادشاہ جس کی طاقت اور حکومت کا راز ایک عجیب و غریب کھوپڑی میں بند تھا۔

کیا چھن چھنگلو اور چنگو بندر پراسرار بادشاہ کے مقابلے میں آنے پر مجبور ہو گئے۔

کیا چھن چھنگلو کی تمام صلاحیتیں آگ نگری میں آکر ختم ہو گئیں۔ پھر کیا ہوا۔

کیا چھن چھنگلو پراسرار بادشاہ اور اس کے غلاموں کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا۔
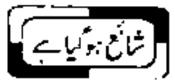
آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

اسٹاکسٹ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور

حیرت انگیز اور پراسرار صلاحیتوں کے مالک کالے شہزادے کا ایک اور کارنامہ

کالا شہزادہ اور گنجے بونے

مصنف : ظہیر احمد

منکو بونا ــــ جو کالے شہزادے کا دشمن بن گیا تھا۔ کیوں ــــ ؟

منکو بونا ــــ جسے گنجے شیطان بونے نے اپنا غلام بنا لیا تھا۔ کیوں ــــ ؟

کالا شہزادہ ــــ جو منکو بونے کا خوفناک روپ دیکھ کر ڈر گیا تھا۔ کیا واقعی ــــ ؟

کالا شہزادہ ــــ جو زگولا جادوگر کے طلسمات میں جا رہا تھا اور پھر ــــ ؟

خوفناک طلسمات ــــ جہاں کالے شہزادے کے لئے ہر قدم پر موت کے پھندے تیار تھے۔

خوفناک طلسمات ــــ جس کے پہلے ہی مرحلے میں کالے شہزادے سے غلطی ہو گئی اور پھر ــــ ؟

کالا شہزادہ ــــ جس نے اپنی غلطی سے خوفناک طلسمات کے پہلے مرحلے کو انتہائی خوفناک بنا لیا تھا۔

سردار چانگو بونا ــــ گنجے شیطان بونوں کا سردار جو کالے شہزادے کو منکو بونے کے ہاتھوں ہلاک کرانا چاہتا تھا۔ کیوں ــــ ؟

سردار چانگو بونا ــــ جس کے پاس ساماکا جادو تھا۔ ساماکا جادو جو ایک خوفناک ناگ کے روپ میں زندہ تھا۔

منکو بونا ــــ جس نے کالے شہزادے کو ہلاک کرنے کا ایک خوفناک منصوبہ بنا لیا۔

گنجا شیطان بونا —— جس نے منگو بونے کو زمین میں الٹا گاڑ دیا اور ——؟

وہ لمحہ جب کالے شہزادے کو طلسمات سے اچانک گنجے شیطان بونے نے جال میں قید کر کے نکال لیا۔ کیوں ——؟

کالا شہزادہ پاتال میں قید کر دیا گیا اور پھر ——؟

☼ تیز اور لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے حیرت انگیز اور خوفناک واقعات جسے پڑھ کر ☼

☼☼☼ آپ بار بار اچھل پڑنے پر مجبور ہو جائیں گے ☼☼☼

استاکسٹ

یوسف برادرز

احمد مارکیٹ

غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار

لاہور

چھن چھنگلو
اور
پُراسرار بادشاہ

عمین چھنگلو پنگلو بندر اور شاملی کا نیا کارنامہ

چھن چھنگلو

اور

پُراسرار بادشاہ

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob: 0300-9401919

"نہیں چھن چھنگو! ابھی کہاں کافی دن ہوئے ہیں۔ ابھی تو میں نے تمہیں اور دُور دُور تک سیر کرانی ہے۔" شالی نے جواب دیتے ہوتے کہا۔

"باقی سیر پھر کبھی کرلیں گے اب ہمیں اجازت دو۔ شاید کوئی اور مظلوم ہماری راہ دیکھ رہا ہو۔" چھن چھنگو نے فیصلہ کُن لہجے میں کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر میں بھی ساتھ جاؤں گی۔" شالی نے بھی مضبوط لہجے میں جواب دیتے ہوتے کہا۔

"نہیں شالی! ایسا نہیں ہوسکتا۔ ہم اپنے ساتھ کسی کو شامل نہیں کر سکتے۔" چھن چھنگو نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"کیوں؟ کیا اللہ تعالیٰ نے ظالموں کے خاتمے کا ٹھیکہ صرف تم ہی کو دے رکھا ہے۔ میں ظالموں کا خاتمہ نہیں کر سکتی؟ میں ہر قیمت پر تمہارے ساتھ جاؤں گی۔" شالی نے ضدی لہجے میں جواب

ہنستے ہوئے کہا۔

"بھئی خوامخواہ ضد نہ کرو۔ بس میں نے ایک بار کہہ دیا ہے کہ تم ہمارے ساتھ نہیں جاؤگی۔ ہم تو خانہ بدوش قسم کے لوگ ہیں۔ نجانے ہمیں کہاں کہاں جانا پڑے اور تم ہمارے ساتھ کہاں کہاں خراب ہوتی پھروگی"۔ چھن چھنگلو نے شاملی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"کہیں بھی جانا پڑے۔ میں ساتھ ضرور جاؤں گی۔ یہ میرا فیصلہ ہے۔ اگر تم نہ مانے تو پھر میں رو پڑونگی"۔ شاملی نے منہ لبسورتے ہوئے کہا۔

اور چھن چھنگلو پریشان ہوگیا کہ اب اس مصیبت سے کیسے پیچھا چھڑائے۔

"دیکھو شاملی ــــــ" چھن چھنگلو نے اُسے ایک بار پھر سمجھانا چاہا۔

"کچھ مت کہو۔ میں ساتھ جاؤنگی"۔ شاملی نے اُسے درمیان میں ہی ٹوکتے ہوئے کہا۔

"اچھا! اگر تم ضد پر اُتر آئی ہو تو

"نہیں چھن چھنگو! ابھی کہاں کافی دن ہوتے ہیں۔ ابھی تو میں نے تمہیں دور دور تک سیر کرائی ہے۔" شالی نے جواب دیتے ہوتے کہا۔

"باقی سیر پھر کبھی کرلیں گے اب ہمیں اجازت دو۔ شاید کوئی اور مظلوم ہماری راہ دیکھ رہا ہو۔" چھن چھنگو نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر میں بھی ساتھ جاؤں گی۔" شالی نے بھی مضبوط لہجے میں جواب دیتے ہوتے کہا۔

"نہیں شالی! ایسا نہیں ہوسکتا۔ ہم اپنے ساتھ کسی کو شامل نہیں کر سکتے۔" چھن چھنگو نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"کیوں؟ کیا اللہ تعالیٰ نے ظالموں کے خاتمے کا ٹھیکہ صرف تم ہی کو دے رکھا ہے۔ میں ظالموں کا خاتمہ نہیں کر سکتی؟ میں ہر قیمت پر تمہارے ساتھ جاؤں گی۔" شالی نے ضدی لہجے میں جواب

بیٹھے ہوئے کہا۔
"بھئی خوامخواہ ضد نہ کرو۔ بس میں نے ایک بار کہہ دیا ہے کہ تم ہمارے ساتھ نہیں جاؤگی۔ ہم تو خانہ بدوش قسم کے لوگ ہیں۔ نجانے ہمیں کہاں کہاں جانا پڑے اور تم ہمارے ساتھ کہاں کہاں خراب ہوتی پھروگی"۔ چھن چھنگو نے شالی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔
"کہیں بھی جانا پڑے۔ میں ساتھ ضرور جاؤں گی۔ یہ میرا فیصلہ ہے۔ اگر تم نہ مانے تو پھر میں رو پڑونگی"۔ شالی نے منہ لبسورتے ہوئے کہا۔
اور چھن چھنگو پریشان ہوگیا کہ اب اس مصیبت سے کیسے پیچھا چھڑائے۔
"دیکھو شالی ——" چھن چھنگو نے اُسے ایک بار پھر سمجھانا چاہا۔
"کچھ مت کہو۔ میں ساتھ جاؤنگی"۔ شالی نے اُسے درمیان میں ہی ٹوکتے ہوئے کہا۔
"اچھا! اگر تم ضد پر اُتر آئی ہو تو

تمہاری مرضی۔ مگر پہلے اپنے باپ سے تو پوچھ لو۔" آخرکار چھن جھنگلو نے شالی کی ضد کے سامنے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔
" اوہ! میرے والد مجھے نیک کام کے لئے کبھی منع نہیں کرسکتے"۔ شالی نے خوشی سے اچھلتے ہوتے کہا۔
اور عین اسی لمحے شالی کا باپ حاتم جادوگر کمرے میں داخل ہوا۔
" بھئی کیا ہورہا ہے"۔ حاتم جادوگر نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیر رہی تھی۔
" ابا جان! میں چھن جھنگلو کے ساتھ جانا چاہتی ہوں تاکہ اس کے ساتھ مل کر ظالموں کا خاتمہ کر سکوں"۔ شالی نے اٹھکر باپ کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوتے بڑے پیار بھرے انداز میں کہا۔
" دیکھئے جناب! میں اسے منع کررہا ہوں کہ میرے ساتھ جانے کی ضد نہ کرے۔ ہمیں سنبھالنے کہاں کہاں مارا مارا پھرنا پڑے

اور کیسے کیسے حالات پیش آئیں مگر یہ نہیں مانتی۔ آپ ہی اسے سمجھایئے۔" چھن چھنگو نے حاتم جادوگر سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ابا جان! میں ضرور جاؤں گی۔ میں اپنی اپنی حفاظت خود کرسکتی ہوں۔" شامل نے اپنے باپ سے کہا۔

"چھن چھنگلو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں ظالموں کے خاتمہ کے لئے پُراسرار صلاحیتیں دی ہیں اور تم نے نجانے کتنے ظالموں کا خاتمہ کیا ہوگا۔ یہ ایک بےحد نیک کام ہے۔ اگر میری بیٹی بھی اس نیک کام میں شامل ہونا چاہتی ہے تو تمہیں اسے روکنا نہیں چاہیئے اور باقی رہ گیا حالات سے مقابلہ، تو یقین رکھو شامل کو میں نے جادو میں اتنا طاق کر دیا ہے کہ دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا جادوگر بھی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ نہ صرف یہ اپنی حفاظت کریگی بلکہ تمہاری امداد بھی کرے گی۔" حاتم جادوگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور

الی باپ سے اجازت ملتے ہی خوشی
سے اچھل اچھل کر تالیاں بجانے لگی۔
" میرے پیارے ابا جان! آپ کی بے حد
ہربانی"۔ شالی نے مسرت سے بھرپور لہجے
یں کہا۔
" اگر آپ بھی شالی کے ہم خیال ہیں
ر ٹھیک ہے۔ مجھے کیا اعتراض ہوسکتا
ہے"۔ چھن چھنگو بھلا اب اور کیا کہتا۔
" شالی بیٹی! میں تمہارے بغیر بڑا بے چین
ہونگا۔ اس لئے جب بھی تمہیں فرصت ملے
ھر کا چکر ضرور لگا لینا"۔ حاتم جادوگر
نے کہا۔
" آپ بے فکر رہیں ابا جان! میں ضرور گھر
چکر لگایا کروں گی۔ بس آپ میرے لئے
ا کیا کریں کہ میں چھن چھنگو کی توقعات
ر پوری اتروں"۔ شالی نے کہا۔
" اچھا چھن چھنگو! یہ بتاؤ کہ اب تمہارا
اں جانے کا ارادہ ہے؟" حاتم جادوگر نے
س بار چھن چھنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"فی الحال تو کوئی منزل نظر کے سامنے نہیں ہے۔ یونہی دنیا میں گھومتے پھریں گے جہاں کوئی ظالم ٹکرا گیا یا کسی ظالم کا اتہ پتہ چلا وہیں پہنچ جائیں گے۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"ظالم تو دنیا میں ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ بس دیکھنے والی نظریں چاہئیں۔" حاتم جادوگر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کی نظروں میں کوئی ظالم ہو تو مجھے بتائیے۔" چھن چھنگو نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"مجھے زیادہ تو معلوم نہیں۔ البتہ میں نے سُنا ہوا ہے کہ مُلک ساسان کی پہاڑیوں کے پار ایک آگ نگری ہے۔ یہ ایک ایسا مُلک ہے جہاں ہر وقت آگ بھڑکتی رہتی ہے۔ سُنا ہے اس آگ نگری کا بادشاہ بیحد ظالم ہے۔ وہ بے حد پُراسرار انسان ہے۔ وہ آگ پر حکومت کرتا ہے۔ اس نے شہ زور قسم کے سینکڑوں غلام رکھے ہوئے

ں"۔ حاتم جادوگر نے جواب دیا۔
" یہ تو ٹھیک ہے۔ مگر وہ ظلم کیا کرتا
ہے اس کا بھی تو پتہ چلے؟" چھن چھنگو
نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔
" تفصیل تو مجھے معلوم نہیں۔ البتہ اتنا
سنا ہوا ہے کہ وہ دنیا بھر سے خوبصورت
لڑکیوں کو اغوا کرکے آگ نگری میں
لے جاتا ہے۔ جو لڑکی ایک بار اس
کے ہتھے چڑھ جائے تو پھر اس کا پتہ
نہیں چلتا"۔ حاتم جادوگر نے جواب دیا۔
" اوہ! یہ تو واقعی ظلم ہے۔ ہوسکتا ہے
کہ وہ ان لڑکیوں پر بے حد ظلم کرتا ہو۔
انہیں مار ڈالتا ہو۔ بہرحال پتہ کرنا پڑے
گا۔ اگر وہ واقعی ظلم کرتا ہے تو ایسے
ظالم کا خاتمہ بے حد ضروری ہے"۔ چھن چھنگو
نے جواب دیا۔
" بھئی میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔
میں نے تو بس سن رکھا ہے۔ زیادہ
تفصیل کا مجھے علم نہیں۔ میں نے جادو

کے زور سے ایک بار اس کے متعلق تفصیل معلوم کرنی چاہی تھی مگر میرا علم آگ کے سمندر کی وجہ سے ناکام ہو گیا تھا"۔ حاتم جادوگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں خود پتہ کر لوں گا۔ اچھا اب ہمیں اجازت"۔ چھن چھنگو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

اور پھر حاتم جادوگر نے چھن چھنگو کو گلے سے لگایا۔ اپنی بیٹی شالی کی پیٹھ تھپکی اور پھر وہ دونوں پنگو بندر کو ہمراہ لئے محل کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے چھت پر پہنچ گئے۔

"شالی میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی آنکھیں بند کر لو اور پھر جب تک میں تمہیں نہ کہوں آنکھیں نہ کھولنا"۔ چھن چھنگو نے شالی سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور پھر شالی نے چھن چھنگو کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ کر آنکھیں بند کر لیں۔

ادھر پنگو نے پہلے ہی چھن چھنگو کا

ہتھ پکڑ لیا تھا۔
چند لمحوں بعد ہی ان تینوں کے
ہوں کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور
ہیں یوں محسوس ہوا کہ جیسے ان کے قدموں
ے نیچے سے زمین غائب ہو گئی ہو۔

"لڑکی آنکھیں کھول دو، اور دیکھو کہ تم دنیا کے سب سے بڑے بادشاہ کے سامنے موجود ہو۔" ایک گونجدار آواز بستر پر سوئی ہوئی لڑکی کے کانوں میں پڑی اور اس نے چونک کر آنکھیں کھول دیں دوسرے لمحے وہ یوں اچھل کر بستر پر بیٹھ گئی جیسے اس کے جسم میں سے اچانک سپرنگ نکل آتے ہوں۔

"میں کہاں ہوں؟ میرا ساتھی کہاں ہے؟" لڑکی نے بے اختیار آنکھیں ملتے ہوئے پوچھا اس کے چہرے پر حیرت کے آثار تھے۔

" تم آگ نگری کے بادشاہ اگن کے
حضور میں پیش ہو۔ ہم آگ نگری کے
بادشاہ اگن ہیں"۔ بستر کے سامنے ایک
خوبصورت سی کرسی پر بیٹھے ہوئے بڑی بڑی
مونچھوں والے شخص نے بڑے فاخرانہ لہجے
میں کہا۔ اس نے بادشاہوں والا لباس
پہنا ہوا تھا اور سر پر بندھی ہوئی پگڑی
پر ایک سفید رنگ کا پَر لہرا رہا تھا۔
" آگ نگری کے بادشاہ اگن۔ مگر میں یہاں
کیسے پہنچ گئی"۔ لڑکی نے حیرت زدہ لہجے
میں کہا۔
" ہم فضا میں سیر کرتے پھر رہے تھے
کہ ہم نے ایک عجیب منظر دیکھا کہ فضا
کی بلندیوں پر ایک لڑکا اُڑتا چلا جارہا ہے
اس کا ایک ہاتھ ایک بندر نے پکڑ
رکھا ہے اور دوسرا ہاتھ تم نے۔ اور تم
سب یوں تیزی سے اُڑ رہے تھے جیسے
بجلی کوندتی ہے۔ پہلے تو میں نے حیرت
سے یہ منظر دیکھا اور پھر مجھے تم اچھی

لگیں۔ چنانچہ میں نے تمہارا ہاتھ پکڑا اور ایک جھٹکے سے اس بچے سے چھڑا لیا اور تمہیں لے کر یہاں آگیا۔ اُڑتے وقت بھی تمہاری آنکھیں بند تھیں اور یہاں آنے تک بند رہیں۔" اگن بادشاہ نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ تو مجھے چھن چھنگلو نے کہا تھا کہ جب تک میں نہ کہوں۔ آنکھیں نہ کھولنا اس لئے میں نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں اب مجھے کیا معلوم کہ میں اس سے جُدا ہو چکی ہوں۔" لڑکی نے جواب دیا۔

"چھن چھنگلو کون ہے؟ بڑا عجیب سا نام ہے۔" اگن بادشاہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا وہی ساتھی جس کا ہاتھ پکڑ کر میں اُڑ رہی تھی۔ اس کا نام چھن چھنگلو ہے اور اس کے ساتھی بندر کا نام ٹینگلو ہے۔" لڑکی نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! اس بچے کا نام چھن چھنگلو ہے۔ مگر

ں حیران ہوں کہ وہ فضا میں کیسے
رہا تھا۔" اگن بادشاہ نے کہا۔
" اُسے اللہ تعالیٰ نے ظالموں کے خاتمے
لئے حیرت انگیز صلاحیتیں دے رکھی
ں۔ فضا میں اُڑنا تو اس کے لئے
ہولی بات ہے" لڑکی نے مسکراتے ہوئے
ب دیا۔
" اچھا چھوڑو۔ پہلے تم اپنا تعارف کراؤ۔
ہارا نام کیا ہے؟" اگن بادشاہ نے مونچھوں
ر تاؤ دیتے ہوئے پوچھا۔
" میرا تعارف! میں ایک لڑکی ہوں۔ میرا
ا شالی ہے اور میں مصر کے سب
ے بڑے جادوگر حاتم کی بیٹی ہوں"۔ شالی
ے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اس کے
ے میں گہرا اطمینان تھا۔
" شالی۔ بڑا خوبصورت سا نام ہے۔ تمہاری
رح۔ اچھا تو شالی! بات یہ ہے کہ میں
ر مہینے ایک نئی لڑکی سے شادی کرتا
ں اور مہینہ گزرنے کے بعد جب میں

ئی دولہن لے آتا ہوں تو پھر پرانی
یوی کے ساتھ اس کے رویّے کے مطابق
لوک کرتا ہوں۔ اگر وہ پورا مہینہ مجھ کو
وش رکھتی ہے تو میں صرف اُس کو
ندھا کر دیتا ہوں۔ اور آگ نگری سے
اہر پھینکوا دیتا ہوں۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا
کہ کوئی لڑکی مجھے دیکھنے کے بعد کسی
ور مرد کی شکل دیکھے۔ اور اگر اس بیوی
کا رویّہ ٹھیک نہ رہا ہو تو پھر میں
اسے اپنے غلاموں کے حوالے کر دیتا ہوں۔
میرے غلام بے حد ظالم ہیں وہ اس لڑکی
کو تڑپا تڑپا کر مار ڈالتے ہیں۔ میری پہلی
بیوی کا مہینہ گزرنے میں صرف پانچ دن
اقی رہ گئے ہیں۔ پانچ دنوں بعد میں اُسے
چھوڑ دونگا اور پھر تم میری نئی بیوی
بنو گی"۔ اگن بادشاہ نے ایسے لہجے میں کہا
جیسے وہ شالی کو اپنی بیوی بنا کر اس
پر بہت بڑا احسان کر رہا ہو۔
" اچھا! تو یہ ارادے ہیں تمہارے۔ مگر

ایک بات یاد رکھنا کہ میرا نام شالی ہے شالی۔ ابھی تم مجھے نہیں جانتے ہو اور جب تم جان لوگے تو پھر اس وقت کو روؤگے جب تم مجھے یہاں لے آتے تھے"۔ شالی نے قدرے غصے سے کہا۔

" اوہو! بڑے فخر ہیں تمہارے۔ یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ تمہیں میں نے اپنی بیوی بنانے کا فیصلہ کرلیا ہے ورنہ میرے غلام پوری دنیا سے خوبصورت لڑکیاں چن کر لے آتے ہیں۔ مگر میں صرف اسی سے شادی کرتا ہوں جو مجھے پسند آتی ہے باقی لڑکیوں کو میں ہلاک کرکے ان کی کھالوں میں بھس بھروا کر میں نمائش کے طور پر رکھ دیتا ہوں"۔ اگن بادشاہ نے بھی غصیلے لہجے میں جواب دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی ایک ظالم انسان ہو اور چین چنگو کو تمہارا خاتمہ کرنا ہی چاہیئے۔ تم شادی کے متعلق سوچنے کی بجائے اپنی جان کی خیر مناؤ"۔ شالی

نے کہا۔

" اوہ! وہ بچی بھلا میرا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ میں آگ نگری کا بادشاہ ہوں۔ یہاں کسی کی کوئی پُراسرار صلاحیت کام نہیں آتی۔ یہ آگ نگری ہے"۔ اگن بادشاہ نے جواب دیا۔

" مگر مجھے تو یہاں کہیں آگ وغیرہ نظر نہیں آرہی۔ خوامخواہ آگ نگری بنا رکھا ہے اسے"۔ شالی نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" دیکھنا چاہتی ہو تو دیکھو"۔ اگن بادشاہ نے کہا اور پھر اس نے زور سے تالی بجائی اور دوسرے لمحے پورے کمرے میں آگ کے شعلے بلند ہونے لگے۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے کمرے کے در و دیوار آگ سے بنے ہوئے ہوں۔

شالی نے فوراً ہی آگ بجھانے والا منتر پڑھ کر پھونک دیا۔ مگر دوسرے لمحے اُسے حیرت کا جھٹکا سا لگا۔ کیونکہ آگ

بجھنے کی بجائے اور تیز ہو گئی تھی۔

شالی نے ایک اور منتر پڑھا مگر بے کار۔ آگ بھڑکتی ہی چلی گئی۔

"سنو شالی! مجھے معلوم ہے کہ تم جادو کے منتر پڑھ رہی ہو۔ مگر اپنے جادو کو بھول جاؤ۔ آگ نگری میں کسی کا جادو نہیں چلتا۔ یہاں صرف میرا ہی حکم چلتا ہے" اگن بادشاہ نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔

اب پہلی بار شالی کے چہرے پر خوف کے آثار نمایاں ہوئے۔ اب تک وہ بالکل مطمئن تھی کہ اپنے جادو کے زور سے اس بادشاہ کو شکست دے کر یہاں سے نکل جاتے گی۔ مگر اس نے تجربہ کر کے دیکھ لیا تھا کہ اس کے جادو کا یہاں کوئی اثر نہ تھا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میرے جادو کا اثر نہ ہو" شالی نے کہا اور پھر اس نے انتہائی پھرتی سے ایک اور منتر پڑھکر

اگن بادشاہ پر پھونک دیا۔
اس بار اس کے منتر کا فوری نتیجہ نکلا اور اگن بادشاہ کے جسم کے گرد رسیاں نمودار ہوئیں اور پھر ان رسیوں میں اگن بادشاہ کرسی سے جکڑا گیا۔
" ارے ارے یہ رسیاں کہاں سے آگئیں"۔ اگن بادشاہ نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔
" ھا ھا اب پتہ چلا میرے جادو کا۔ کہتا تھا کہ یہاں جادو کا اثر نہیں ہوتا"۔ شالی نے خوشی سے بھرپور قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔
" زوگوش زوگوش"۔ اچانک اگن بادشاہ نے چیختے ہوئے کہا۔
اور ابھی اگن بادشاہ کی آواز کمرے میں گونجی ہی تھی کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور زیر جامہ پہنے ایک انتہائی لحیم شحیم اور طاقتور آدمی اندر داخل ہوا۔
" حکم میرے آقا"۔ ٹارزن جیسے طاقتور جسم کے آدمی نے بادشاہ کے سامنے جھکتے ہوئے

پوچھا۔

"اس جادوگرنی کو پکڑ کر لے جاؤ اور آگ کے کنوئیں میں قید کردو۔" اگن بادشاہ نے چیختے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ شالی سنبھلتی اس لحیم شحیم اور ننگ دھڑنگ آدمی نے جھپٹ کر شالی کو یوں اٹھا لیا جیسے بچہ کسی کھلونے کو اٹھاتا ہے اور کمرے کے دروازے کی طرف بھاگ لے پڑا۔

شالی نے اپنا ایک ہاتھ اونچا کیا اور تیزی سے ایک اور منتر پڑھنا شروع کیا۔ وہ شاید اگن بادشاہ پر کوئی اور جادو کرنا چاہتی تھی مگر ڈگوش کی رفتار انتہائی تیز تھی۔ اس سے پہلے کہ اس کا منتر ختم ہوتا وہ بجلی کی سی تیزی سے بھاگتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

اس کے باہر نکلتے ہی اگن بادشاہ بھی رسیوں کی قید سے آزاد ہوگیا اور وہ اچھل کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

لے ۔ اس کیلئے سرورق دیکھیے۔

"آگ دیوتا، آگ دیوتا! اس جادوگرنی کا جادو ختم کر دو۔" اگن بادشاہ نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے کہا۔ اور پھر دوسرے لمحے اس کے دونوں ہاتھوں سے آگ کے شعلے بلند ہونے لگے۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے اس کے ہاتھ مشعلیں بن گئے ہوں۔

چند لمحوں بعد ہی آگ غائب ہو گئی اور اب اگن بادشاہ کے چہرے پر گہرا اطمینان تھا۔ کیونکہ یہ آگ دیوتا کی طرف سے اس بات کی نشانی تھی کہ اس کی دعا منظور کر لی گئی ہے۔ اب شاملی کا جادو آگ نگری میں ہمیشہ کے لئے بے اثر ہو گیا ہے۔

وہ تیزی سے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکلا اور دوسرے لمحے اس نے دیکھا کہ سامنے برآمدے میں نوگوش زمین پر تڑپ کر سیدھا ہوا اور اس نے جھپٹ کر ایک طرف کھڑی ہوئی شاملی کو پھر اٹھا لیا۔

"کیا ہوا تھا نوگوش ؟" اگن بادشاہ نے
گوش سے پوچھا۔
"آقا! جیسے ہی میں کمرے سے باہر
لا۔ اس لڑکی نے مجھے جانور بنا دیا۔ مگر
لمحے پہلے ہی میں پھر اپنے اصلی روپ
ں آگیا۔ اب میں آپ کے حکم کی
یل کرنے جارہا ہوں" نوگوش نے جواب
یتے ہوئے کہا۔
"ہاں! یہ لڑکی جادوگرنی ہے اور اس نے
کو جادو سے جانور بنا دیا تھا مگر میری
واست پر آگ دیوتا نے ہمیشہ کے لئے
ں کا جادو ختم کر دیا ہے۔ اب یہ
عام سی لڑکی ہے۔ اسے آگ کے
یں میں پھینک دو۔ پانچ روز بعد ہم
ں سے زبردستی شادی کریں گے اور ایک
ینہ گزرنے کے بعد اسے عبرت ناک سزا
گے" اگن بادشاہ نے کہا۔
"ٹھیک ہے میرے آقا! ایک ماہ بعد
لڑکی کو آپ میرے حوالے کر دیجئے گا۔

میں اس سے اپنے جانور بننے کا ایسا انتقام لونگا کہ اس کی رُوح بھی ہمیشہ تڑپتی رہے گی"۔ لوگوش نے کہا۔

"ایسا ہی ہوگا۔ تم بے فکر رہو۔ میں تمہیں ضرور اس سے انتقام لینے کا موقع دونگا۔ یہ میرا وعدہ ہے" اگن بادشاہ نے جواب دیا۔

"بہت بہت شکریہ میرے آقا"۔ لوگوش نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر وہ اپنے ہاتھوں میں جکڑی ہوئی شالی کو اٹھائے محل کی ایک راہداری میں بھاگتا چلا گیا۔ شالی اس کے ہاتھوں میں تڑپتی رہ گئی۔ اس نے مختلف قسم کے منتر پڑھنے کی کوشش کی مگر سب بے کار۔ اس کا جادو واقعی بے اثر ہوچکا تھا اور وہ بے بس ہوکر رہ گئی۔

چھن چھنگو ، شاملی اور ہینگو بندر کا ہاتھ
بڑے فضا میں اُڑا چلا جارہا تھا کہ اچانک
سے محسوس ہوا کہ جیسے شاملی نے ایک جھٹکے
ے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا ہو۔ چونکہ وہ
ضا میں اُڑ رہا تھا اور اُڑتے وقت بندر
با نے اُسے ہمیشہ سختی سے آنکھیں بند
کھنے کے لئے کہا تھا اس لئے وہ چاہنے
ے باوجود بھی آنکھیں کھول کر صورت حال نہ
یکھ سکا۔ مگر اُسے اطمینان تھا کہ شامل
ات خود بہت بڑی جادوگرنی ہے اس لئے
ں کا ہاتھ چھوڑنے کے باوجود نیچے نہ

گرے گی۔ مگر اس کے باوجود اس نے انتہائی تیزی سے نیچے اترنا شروع کر دیا اور پھر جیسے ہی اس کے پیر زمین پر ٹکے اس نے آنکھیں کھول دیں۔ وہ ایک لق و دق صحرا میں موجود تھا۔ جس کے شمالی کنارے پر بہت دُور پہاڑیوں کی چوٹیوں کے ہلکے ہلکے آثار نظر آرہے تھے۔

پنگو بندر نے بھی آنکھیں کھول دی تھیں اور پھر جب اس نے شالی کو نہ دیکھا تو وہ بول پڑا۔

"چھن چھنگو! شالی کہاں ہے"؟ پنگو نے حیرت اور تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں خود حیران ہوں۔ فضا میں اس نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا تھا اور میں فوراً ہی نیچے اتر آیا۔ مگر شالی کہیں بھی نظر نہیں آرہی۔ آخر وہ گئی کہاں"۔ چھن چھنگو نے بھی تشویش بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"یہ تو بہت برا ہوا۔ نجانے اس کا کیا حشر ہوا"؟ پنگو بندر بھی شالی کے لیے

بے حد پریشان تھا۔

"ٹھہرو! میں بندر بابا سے پوچھتا ہوں۔" چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کرکے بندر بابا کا تصور کیا۔

چند لمحوں بعد ہی بندر بابا کی آواز اس کو سنائی دی۔

"چھن چھنگلو بیٹے! کیا بات ہے تم بے حد پریشان لگتے ہو۔" بندر بابا نے بڑے شفقت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"بندر بابا! حاتم جادوگر کی بیٹی شالی ضد کرکے میرے ساتھ چل پڑی تھی مگر فضا میں ہی اس نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور اب وہ غائب ہے۔ میں اس کے لئے پریشان ہوں۔ مجھے بتائیں کہ وہ کہاں ہے؟" چھن چھنگلو نے دل ہی دل میں سوچتے ہوئے کہا۔

"چھن چھنگلو بیٹے! حاتم جادوگر بہت نیک آدمی ہے اور وہ اپنے جادو کو بُرے کاموں کی بجائے عام لوگوں کے فائدے

کے لئے استعمال کرتا ہے۔ اس کی بیٹی شالی بھی اپنے باپ کی طرح نیک فطرت ہے۔ اگر وہ تمہارے ساتھ مل کر ظالموں کے خلاف کام کرنا چاہتی ہے تو اُسے مت روکو اور اُسے ضرور اپنے ساتھ رکھو۔" بندر بابا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے بندر بابا! آپ کی اجازت مل گئی ہے۔ اب میں کوئی اعتراض نہ کرونگا مگر وہ اس وقت ہے کہاں؟" چھن چھنگو نے پوچھا۔

"چھنگو بیٹے! شالی کو فضا میں ہی آگ نگری کے پُر اسرار بادشاہ نے اُچک لیا تھا اور وہ اُسے اپنے محل میں لے گیا ہے۔ وہاں اس نے اس کا جادو بے کار کر دیا ہے۔ اور اُسے آگ کے کنوئیں میں قید کردیا ہے۔ پانچ روز بعد وہ اس سے زبردستی شادی کرے گا اور اس کا پروگرام ہے کہ ایک ماہ بعد وہ اُسے اپنے غلاموں کے حوالے کر دیگا۔" بندر بابا

نے جواب دیا۔
" اوہ! تو شاہی آگ نگری پہنچ گئی ہے
ندر بابا! میں بھی حاتم جادوگر کے کہنے
پر اس پُر اسرار بادشاہ کے پاس ہی جارہا
تھا تاکہ معلوم کر سکوں کہ کیا وہ واقعی
ظالم ہے۔ اگر ظالم ہے تو اُسے سزا دُوں"
جن جھنگلو نے کہا۔
" ہاں بیٹے! وہ بادشاہ بے حد ظالم ہے۔
اس کے غلام پوری دنیا سے خوبصورت
لڑکیوں کو اغوا کر کے آگ نگری میں
لے آتے ہیں۔ جہاں اس بادشاہ کو جو
لڑکی پسند آ جاتی ہے۔ وہ اُسے زبردستی
ایک ماہ کے لئے اپنی بیوی بنا لیتا ہے۔
اور پھر ایک ماہ گزرنے کے بعد یا تو
وہ اس لڑکی کو ہمیشہ کے لئے اندھا کر
کے واپس دنیا میں ٹھوکریں کھانے کے لئے
چھوڑ دیتا ہے یا پھر اپنے خونخوار اور
ظالم غلاموں کے حوالے کر دیتا ہے جو
اس لڑکی کا عبرتناک حشر کرتے ہیں" بندر بابا
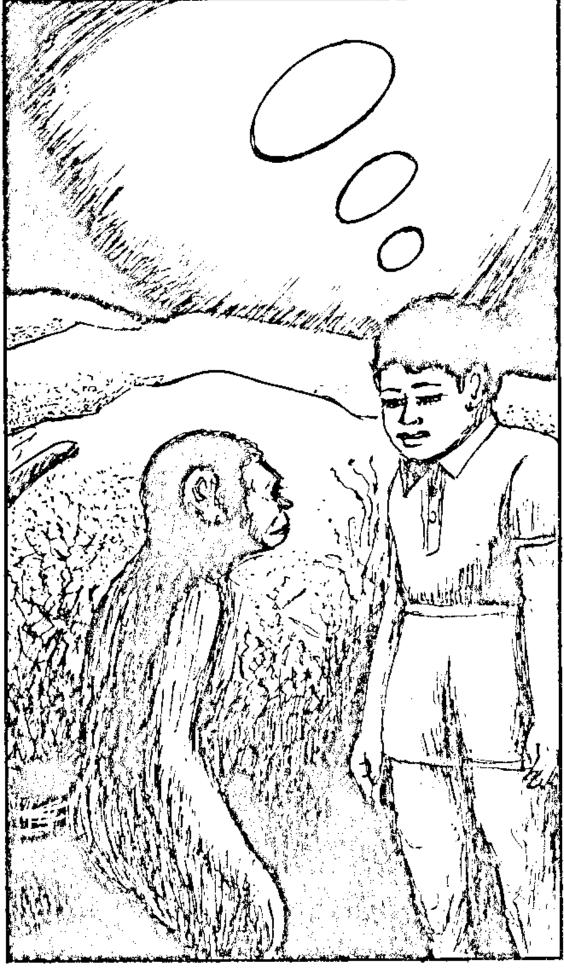
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"اوہ! پھر تو وہ بادشاہ واقعی ظالم ہے اُسے ضرور سزا ملنی چاہیئے۔" چھن چھنگو نے جوشیلے لہجے میں کہا۔
"بیٹے! اس ظالم بادشاہ نے سینکڑوں لڑکیوں کو اندھا کیا ہے اور سینکڑوں لڑکیاں اس کے غلاموں کے ہاتھوں بےعزت ہوکر سسک سسک کر مرگئی ہیں۔ تم اسے ضرور سزا دو۔ مگر ایک بات کا خیال رکھنا۔ آگ نگری کی حدود میں داخل ہوتے ہی تمہاری تمام صلاحیتیں ختم ہو جائیں گی اور جادو کا اثر بھی نہ ہوگا۔ اس لئے تم نے وہاں جو کچھ بھی کرنا ہے اپنی عقل سے ہی کرنا ہے۔" بندر بابا نے اُسے تنبیہہ کرتے ہوئے کہا۔
"ایسا کیوں ہے بندر بابا؟ میری صلاحیتیں تو نیکی کی ہیں پھر وہ وہاں ختم کیوں ہو جائیں گی؟" چھن چھنگو نے پریشان ہوتے ہوتے پوچھا۔

"بیٹے! آگ نگری ایک پُر اِسرار جگہ ہے۔ آگ دیوتا نے بڑے پُر اسرار طور پر اسے قائم کیا ہوا ہے۔ یہ دراصل شیطان نگری ہے۔ اتنا بتا دُوں کہ اس آگ نگری اور اس کے پُر اسرار بادشاہ کا تمام راز ایک انسانی کھوپڑی میں بند ہے اور وہ کھوپڑی اس بادشاہ کے محل میں چھُپی ہوئی ہے۔ اگر تم کسی طرح اس کھوپڑی کو ڈھونڈ نکالو تو اس کے ناک کے سوراخ میں انگلی ڈال کر اس کے گلے میں لٹکتی ہوئی ایک چھوٹی سی زنجیر کو کھینچ کر توڑ دو تو آگ نگری اور اس کے بادشاہ کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے گا۔" بندر بابا نے بتایا۔

"ٹھیک ہے بندر بابا! میں ایسا ہی کروں گا۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"اچھا خدا حافظ اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کریگا۔" بندر بابا نے دُعا دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ان کی آواز آنا

بند ہوگئی اور چھن چھنگو نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔

"کیا بتایا ہے بندر بابا نے"؟ پنگو بندر نے جو انتظار میں بیٹھا تھا چھن چھنگو کے آنکھیں کھولتے ہی اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔ اور چھن چھنگو نے بندر بابا کے ساتھ ہونے والی باتیں پوری تفصیل سے پنگو بندر کو بتا دیں۔

"اوہ ! بندر بابا سے پوچھ لینا تھا کہ وہ کھوپڑی کہاں چھپی ہوئی ہے"؟ پنگو بندر نے کہا۔

"نہیں، اگر بندر بابا ضروری سمجھتے تو وہ خود ہی بتا دیتے۔ چونکہ انہوں نے خود نہیں بتایا اس لئے میں نے پوچھا بھی نہیں۔ اب ہمیں خود ہی اس کھوپڑی کو تلاش کرنا ہوگا" چھن چھنگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ اب چلیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی وہ بادشاہ

شالی کو کوئی نقصان پہنچا دے۔" پنگلو بندر نے کہا۔

"ہاں چلو۔" چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے پنگلو بندر کا ہاتھ پکڑا اور دوسرے لمحے ان دونوں کے قدموں کے نیچے سے زمین غائب ہو گئی۔

چھن چھنگو نے آگ نگری پہنچنے کا سوچا تھا اور اُسے معلوم تھا کہ اِس بار جب ان کے قدم زمین سے لگیں گے تو وہ آگ نگری کے سامنے پہنچ چکے ہوں گے۔

نوگوش شالی کو اٹھائے تیزی سے محل
کی راہداری میں بھاگتا چلا جا رہا تھا۔ اس
کی رفتار لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی جا رہی
تھی۔ پھر وہ محل کے بڑے دروازے سے
باہر نکل آیا۔

اب وہ ایک وسیع و عریض میدان میں
بھاگ رہا تھا۔ اس میدان میں جگہ جگہ
آگ کے الاؤ بھڑک رہے تھے۔

"تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟" شالی
نے نوگوش سے مخاطب ہوکر پوچھا۔ اب اس
نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش ترک

کر دی تھی۔

"آگ کے کنوئیں میں پھینکنے"۔ نوگوش نے بدستور بھاگتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ کنواں کہاں ہے"؟ شالی نے دوسرا سوال کیا۔

"آگ کا کنواں آگ نگری کی شمالی سرحد پر واقع ہے"۔ نوگوش نے جواب دیا مگر اس کی رفتار میں کوئی کمی نہ آئی۔

"سنو نوگوش! مجھے شدید پیاس لگی ہے۔ کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ تم مجھے کہیں سے پانی پلا دو"۔ شالی نے بڑے نرم اور میٹھے لہجے میں کہا۔

"نہیں! تم نے نوگوش کو جانور بنا دیا تھا۔ اس لئے نوگوش اب تمہارا کوئی کام نہیں کرسکتا"۔ نوگوش نے تلخ اور سخت لہجے میں جواب دیا۔

"وہ تو میں نے بادشاہ سے لڑائی لڑتے ہوئے غصّے میں ایسا کیا تھا۔ اب مجھ کو کیا معلوم تھا کہ تم اتنے بہادر، خوبصورت

اور طاقتور ہو کہ وہ بادشاہ بھی تمہارے سامنے بھنگی معلوم ہوتا ہے"۔ شالی نے دوسرے انداز میں اُسے راضی کرنے کے لئے کہا۔

" اوہو ہو ہو تم میری تعریف کر رہی ہو۔ میں ہوں ہی تعریف کے قابل۔ مگر تم ہمارے بادشاہ کی توہین نہیں کرسکتی۔ کچھ بھی ہو آخر وہ ہمارا بادشاہ ہے"۔ اس بار نوگوش کے لہجے میں قدرے نرمی تھی۔

" تم اُسے اپنا بادشاہ کہتے رہو مگر میں تو اُسے بھنگی ہی کہوں گی۔ بادشاہ تو تمہیں ہونا چاہیئے تھا"۔ شالی نے دل ہی دل میں ہنستے ہوئے کہا۔

" ہونا تو چاہیئے۔ تم سچ کہتی ہو مگر ہم تو بادشاہ کے غلام ہیں۔ آگ دیوتا نے اُسے بادشاہ بنایا ہے۔ اس لئے ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ مجبور ہیں"۔ نوگوش نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا رُخ موڑ دیا۔

چند لمحوں بعد ہی وہ ایک چشمے کے کنارے پہنچ گیا۔

چشمے کے کنارے پہنچ کر نوگوش نے شالی کو کنارے پر چھوڑ دیا۔

"لو جی بھر کر پانی پی لو۔ تم بھی کیا یاد کروگی۔ مگر بھاگنے کی کوشش نہ کرنا۔ تم نوگوش سے بھاگ کر کہیں نہیں جاسکتی"۔ نوگوش نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے نوگوش! اس لئے تم بےفکر رہو"۔ شالی نے کہا اور پھر اطمینان سے وہ چشمے کے کنارے پر بیٹھ گئی۔ نوگوش بھی اس کے قریب ہی بیٹھ گیا۔

شالی نے ہاتھ منہ دھویا اور پھر پانی پینے لگی۔

"آؤ چلیں"۔ جیسے ہی شالی نے پانی پی کر سر اٹھایا، نوگوش نے کہا۔

"ارے ایسی بھی کیا جلدی ہے چلے جائیں گے۔ میں بہت تھک گئی ہوں۔ ذرا دیر یہاں آرام کرلیں۔ تم مجھے اپنے متعلق

بتاؤ کہ آخر تمہارے جیسا خوبصورت ، بہادر اور طاقتور آدمی اس بھنگی کا غلام کیسے بن گیا ؟ سچ پوچھو تو مجھے یقین نہیں آرہا۔" شاملی نے ہتھیلی کی پشت سے منہ صاف کرتے ہوئے کہا۔

" لڑکی میں تمہیں ـــــــــــ" نوگوش نے جواب دینا چاہا۔

" میرا نام شاملی ہے۔" شاملی نے اس کی بات کو درمیان سے کاٹتے ہوئے کہا۔

" اچھا شاملی ! میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ آگ دیوتا نے اُسے بادشاہ بنا دیا ہے اور ہمیں غلام۔ اس لئے مجبوری ہے"۔ نوگوش نے جواب دیا۔

" کیا یہاں آگ دیوتا کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا" ؟ شاملی نے پوچھا۔

" نہیں ! یہ آگ نگری ہے ۔ اسے آگ دیوتا نے بنایا ہے اس لئے یہاں آگ دیوتا کے حکم کے بغیر کوئی کچھ نہیں کرسکتا۔" نوگوش نے جواب دیا۔

"کیا تم مجھے اس آگ نگری کے متعلق تفصیل نہیں بتا سکتے؟ میرا تو بار بار جی چاہ رہا ہے کہ تمہیں آگ نگری کے بادشاہ کے روپ میں دیکھوں۔ یقین کرو اگر تم کسی طرح بادشاہ بن جاؤ تو میں تمہاری ملکہ بننے کے لئے تیار ہوں" شالی نے بڑے میٹھے انداز میں کہا۔

"ہاں! میرا خود بھی جی چاہتا ہے کہ تم جیسی خوبصورت لڑکی کو اپنی بیوی بناؤں مگر کیا کروں مجبوری ہے۔ پہلے بادشاہ تم سے شادی کرے گا۔ پھر وہ ایک ماہ بعد تمہیں میرے حوالے کرے گا" نوگوش نے ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم نے آگ نگری کی تفصیل نہیں بتائی" شالی نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"آگ نگری ایک بہت بڑا شہر ہے۔ یہاں ہر طرف آگ ہی آگ ہے یہاں بادشاہ رہتا ہے۔ اس کے بعد اس کے ہم جیسے غلام رہتے ہیں جنہیں نوگوش کہا جاتا ہے

اور ہمارے بعد یہاں ہزاروں چھوٹے غلام رہتے ہیں۔ جنہیں صرف غلام کہا جاتا ہے۔ ان میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی۔ مگر یہ غلام عورتیں بہت بدصورت ہوتی ہیں۔"
نوگوش نے جواب دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ بادشاہ کے بعد نوگوشوں کا رتبہ ہے۔" شاملی نے کہا۔

" ہاں! بادشاہ کے بعد نوگوشوں کا رتبہ ہے۔ میرے علاوہ آٹھ نوگوش اور ہیں۔ وہ بھی میری ہی طرح بہادر اور طاقتور ہیں۔ میں ان کا سردار ہوں اس لئے نوگوش کہلاتا ہوں۔ ہم بادشاہ کے محل میں رہتے ہیں اور میرا کام بادشاہ کی خدمت بجا لانا ہے۔" نوگوش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اگر بادشاہ مر جائے تو پھر کیا ہوگا" شاملی نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

" بادشاہ نہیں مر سکتا۔ جب تک یہ آگ نگری قائم ہے بادشاہ بھی زندہ رہے گا۔" نوگوش نے جواب دیا۔

"اور جب تک بادشاہ رہے گا تم اس کے غلام رہوگے"۔ شالی نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں مجبوری ہے"۔ نوگوش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو نوگوش! تم آٹھ گوشوں کے سردار ہو مجھے یقین ہے کہ باقی آٹھ گوشش بھی تمہاری طرح بہادر اور طاقتور ہوں گے۔ کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ تم سب مل کر بغاوت کردو اور اس بادشاہ کو تخت سے نیچے اتار کر خود تخت پر بیٹھ جاؤ۔ بھلا وہ بھنگی سا بادشاہ تمہارا کیا بگاڑ لے گا"۔ شالی نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں کیسے سمجھاؤں شالی کہ آگ دیوتا نے اُسے بادشاہ بنایا ہے اور آگ نگری میں آگ دیوتا کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔ آگ دیوتا ہمیں ایک لمحے میں بھسم کرکے رکھ دیگا"۔ نوگوش نے مایوسانہ لہجے میں جواب دیا۔

"آخر یہ آگ دیوتا کیا چیز ہے؟ اور کہاں رہتا ہے"؟ شاملی نے جھلّا کر پوچھا۔

"آگ دیوتا، آگ کا دیوتا ہے اور آگ مندر میں رہتا ہے اور آگ مندر آگ نگری کے جنوبی حصّے میں واقع ہے۔" نوگوش نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے کبھی آگ دیوتا کو دیکھا ہے"؟ شاملی نے بڑے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"ہاں کئی بار، وہ بظاہر ایک بہت بوڑھا سا آدمی ہے جس کی داڑھی زمین سے لگی ہوئی ہے مگر اس کا چہرہ جوانوں جیسا ہے اور آنکھوں سے شعلے نکلتے ہیں۔ شاید تمہیں معلوم نہیں کہ آگ کے کنوئیں سے بھی ایک راستہ آگ مندر میں جاتا ہے۔ آگ کے کنوئیں میں بیشمار لڑکیاں قید ہیں۔ ان میں سے آگ دیوتا جنہیں چاہتا ہے اپنی کنیزیں بنا لیتا ہے اور جب چاہتا ہے۔ انہیں مار ڈالتا ہے"۔ نوگوش نے تبلایا۔

"اوہ! اس کا مطلب ہے کہ اگر آگ دیوتا

مجھے اپنی کنیز بنالے تو پھر بادشاہ مجھ سے شادی نہ کرسکے گا۔" شالی نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں! پھر تم آگ مندر سے کبھی باہر نہ آسکو گی۔" نوگوش نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ایسا نہیں ہوسکتا نوگوش کہ تم مجھے آگ کے کنوئیں میں نہ پھینکو اور کسی طرح آگ نگری میں چھپا دو۔ اور میں کوشش کرکے تمہارے بادشاہ کو تخت سے ہٹا کر اس کی جگہ تمہیں بادشاہ بنا دوں۔" شالی نے امید بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں! ایسا ناممکن ہے کیونکہ آگ دیوتا کو لمحے لمحے کی خبر رہتی ہے اور کوئی بات، کوئی جگہ اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔" نوگوش نے جواب دیا۔

"اچھا! پھر کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ میں آگ دیوتا سے مل کر اُسے اس بات پر راضی کرلوں کہ وہ اس بادشاہ

کو ہٹاکر تمہیں بادشاہ بنا دے"۔ شالی نے کہا۔

"ہاں! اگر آگ دیوتا راضی ہو جائے تو سب کچھ ہوسکتا ہے"۔ نوگوشش نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ایسا کرو کہ مجھے آگ کے کنوئیں میں پھینکنے کی بجائے آگ مندر میں پہنچا دو"۔ شالی نے کہا۔

"نہیں! میں ایسا نہیں کرسکتا۔ اگر میں بادشاہ کا حکم نہ مانوں گا تو بادشاہ مجھے سزا دیگا"۔ نوگوش نے جواب دیا۔

"بادشاہ کو کیا پتہ لگے گا"۔ شالی نے کہا۔

"نہیں! بادشاہ کو سب پتہ ہوتا ہے"۔ نوگوش نے جواب دیا۔

پھر اس سے پہلے کہ شالی کچھ کہتی، بادشاہ کی گرجدار آواز فضا میں گونجتی ہوئی سنائی دی۔

"نوگوش! یہ کیا ہورہا ہے؟ میں نے تمہیں

لیا حکم دیا تھا ؟ کیا تم آگ کے کوڑوں کی سزا بھگتنا چاہتے ہو"؟

" نہیں بادشاہ سلامت ! میں صرف اسے پانی پلا رہا ہوں ۔ میں جا رہا ہوں آپ کے حکم کی تعمیل کرنے"۔ زوگوش نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے جھپٹ کر شاملی کو اٹھایا اور بجلی کی سی تیز رفتاری سے بھاگ پڑا۔

" ارے ارے آرام سے پکڑو مجھے ۔ میرا دم گھٹ جائے گا"۔ شاملی نے اس کے ہاتھوں کی سخت گرفت میں مچلتے ہوئے کہا۔

" نہیں ! بادشاہ آگ کے گولے میں سب کچھ دیکھ رہا ہے ۔ اب مجبوری ہے"۔ زوگوش نے سرگوشی کرتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے چہرے پر خوف کے آثار نمایاں تھے۔

اور پھر تھوڑی ہی دور بھاگ کر وہ ایک بہت بڑے کنوئیں کے کنارے پر جا کر رک گیا۔ کنوئیں کے اندر خوفناک آگ جل رہی تھی۔

"یہ آگ کا کنواں ہے" نوگوش نے کہا۔

"ارے اس میں تو خوفناک آگ جل رہی ہے" شالی نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں! یہ ایسا ہی ہے۔ اچھا اب تم جاؤ" نوگوش نے کہا اور پھر اس نے شالی کو اس خوفناک آگ میں اچھال دیا اور شالی سر کے بل اس خوفناک آگ سے بھرے ہوئے کنوئیں میں گرتی چلی گئی اس کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔

اگن بادشاہ شالی کو نوگوش کے حوالے کرکے واپس اپنے خاص کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔
یہ کمرہ اس نے آگ دیوتا کی عبادت کے لئے مخصوص کیا ہوا تھا۔ اس نے کمرے کے اندر جاکر دروازہ بند کیا اور پھر ایک دیوار کی جڑ پر زور سے پیر مارا تو دیوار درمیان سے ہٹتی چلی گئی۔ اب وہاں ایک دروازہ نظر آرہا تھا۔ اگن بادشاہ نے دروازہ کھولا اور قدم بڑھا کر اُسے پار کرگیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں

سے سیڑھیاں نیچے اتر رہی تھیں اگن بادشاہ تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ سیڑھیوں کے خاتمہ پر ایک سرنگ نما راہداری دُور تک چلی گئی تھی۔ اگن بادشاہ تیزی سے راہداری میں چلتا گیا۔

تقریباً پندرہ منٹ تک مسلسل چلنے کے بعد وہ ایک بار پھر اوپر جاتی سیڑھیوں تک پہنچ گیا۔ سیڑھیوں کے خاتمے پر ایک دروازہ نظر آرہا تھا۔

اگن بادشاہ سیڑھیاں چڑھکر دروازے تک پہنچا اور پھر اس نے مخصوص انداز میں تین بار دروازے پر دستک دی۔ تیسری دستک ختم ہوتے ہی دروازہ خودبخود کھلتا چلا گیا۔ دروازہ پار کرکے اگن بادشاہ ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گیا۔

اس کمرے کے درمیان میں آگ کا ایک بہت بڑا الاؤ جل رہا تھا۔ جس کے عین درمیان میں لوہے کا ایک دیو ہیکل بُت موجود تھا۔ آگ کی شدید تپش کی وجہ سے

بت بھی آگ کی طرح سُرخ ہو رہا تھا۔ اس بت کے منہ، آنکھوں، کانوں اور ناک کے نتھنوں سے آگ کی دھاریں مسلسل باہر نکل رہی تھیں۔

یہ آگ دیوتا کا مجسمہ تھا۔ الاؤ کے سامنے ایک صحت مند جسم والا بوڑھا بیٹھا ہوا تھا۔ اس بوڑھے کی سفید داڑھی زمین تک لٹک رہی تھی اور صرف اس سفید داڑھی سفید مونچھوں اور سفید بھنوؤں کی وجہ سے وہ بوڑھا معلوم ہوتا تھا ورنہ اس کا جسم نوجوانوں کی طرح سرخ و سفید صحت مند اور سڈول تھا۔ وہ سر جھکائے الاؤ کے سامنے آنکھیں بند کئے ہوئے تھا۔ یہ آگ دیوتا کا خاص پجاری آتش تھا جسے آگ نگری کے عام لوگ اور گوشش آگ دیوتا سمجھتے تھے۔

جیسے ہی اگن بادشاہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا، آتش پجاری نے چونک کر آنکھیں کھول دیں اور مڑ کر اگن بادشاہ

دیکھنے لگا۔ اگن بادشاہ کو یوں اچانک وہاں دیکھ کر وہ چند لمحے تو حیرت سے بُت بنا بیٹھا رہا۔ پھر تیزی سے اٹھا اور بادشاہ کے سامنے ادب کے ساتھ جھک گیا۔

"آتش پجاری! تم کیا کر رہے ہو"؟ اگن بادشاہ نے رعب دار لہجے میں پجاری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"حضور! میں آگ دیوتا کی پوجا میں مصروف تھا"۔ آتش پجاری نے سر اٹھاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اچھا جاؤ جا کر فوراً گولہ آتش لے کر آؤ۔ میری طبیعت بے حد بے چین ہے"۔ اگن بادشاہ نے کمرے کے ایک کونے میں پڑی ہوئی بڑی سی کرسی پر بیٹھتے ہوئے شاہانہ لہجے میں کہا۔

"ابھی لایا حضور! مگر کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کی طبیعت کیوں بے چین ہے"؟ آتش پجاری نے حیرت بھرے لہجے

میں سوال کرتے ہوئے کہا۔

" آتش پجاری! جب سے میں اس اڑتی ہوئی لڑکی کو آگ نگری میں لے آیا ہوں میری طبیعت بے چین ہے۔ پہلے تو اس لڑکی نے مجھے اپنے جادو کی رسیوں سے باندھ دیا۔ وہ تو شکر ہے کہ نوگوش آئے اٹھا کر انتہائی تیز رفتاری سے کمرے سے باہر لے گیا۔ اگر اُسے چند لمحوں کی اور مہلت مل جاتی تو شائد وہ نوگوش کو بھی رسیوں سے باندھ لیتی۔ اس نے نوگوش کو جادو کے زور پر جانور بنا دیا۔ مگر چونکہ وہ کمرے سے باہر جا چکی تھی اس لئے میری رسیاں کٹ گئیں اور اسی لمحے میں نے آگ دیوتا کو دہائی دی اور اس طرح آگ دیوتا نے اس لڑکی کے جادو کو بے اثر کر دیا اور نوگوش دوبارہ اصل حالت میں آ گیا اور میرے حکم پر وہ اسے آگ کے کنوئیں میں قید کرنے کے لئے لے گیا ہے۔

"تو آپ نے آگ دیوتا کی مہربانی سے اس جادوگر لڑکی پر قابو تو پا ہی لیا ہے پھر یہ بے چینی کیوں ہے"؟ آتش پجاری نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ یہ بے چینی کیوں ہے۔ بہرحال تم آتش گولہ لیکر آؤ تاکہ میں اس سے اپنی بے چینی کا حال پوچھوں"۔ اگن بادشاہ نے سخت لہجے میں کہا

"بہتر حضور! میں ابھی لے کر آیا"۔ آتش پجاری نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ایک دروازے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

اگن بادشاہ پجاری کے جانے کے بعد کرسی سے اٹھا اور آگ دیوتا کے بُت کے سامنے جاکر بڑے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ اور آنکھیں بند کرکے آگ دیوتا کی تعریف میں مخصوص فقرے بولنے شروع کر دیئے۔

"آتش گولہ حاضر ہے حضور"۔ آتش پجاری کی آواز سنائی دی تو اگن بادشاہ نے

آنکھیں کھول دیں۔

آتش پجاری ہاتھ میں ایک کافی بڑا گولہ اٹھائے اگن بادشاہ کے سامنے کھڑا تھا۔ گولے میں سے آگ کی لپٹیں باہر نکل رہی تھیں۔

اگن بادشاہ نے آتش گولہ پجاری کے ہاتھوں سے لیا اور اُسے اپنے سامنے رکھ کر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھکر اس پر پھونکا۔ اس کی نظریں آتش گولہ پر جمی ہوئی تھیں۔

اگن بادشاہ کے پھونک مارتے ہی گولے سے نکلنے والی آگ کی لپٹیں غائب ہوگئیں اور اب اس میں سے آگ نگری کے مناظر نظر آنے لگے۔

"آتش گولے! میری طبیعت بیحد بےچین ہے۔ مجھے اس بےچینی کی وجہ بتاؤ" اگن بادشاہ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگن بادشاہ! تمہاری بےچینی کی دو وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ لڑکی شمالی گوشوں
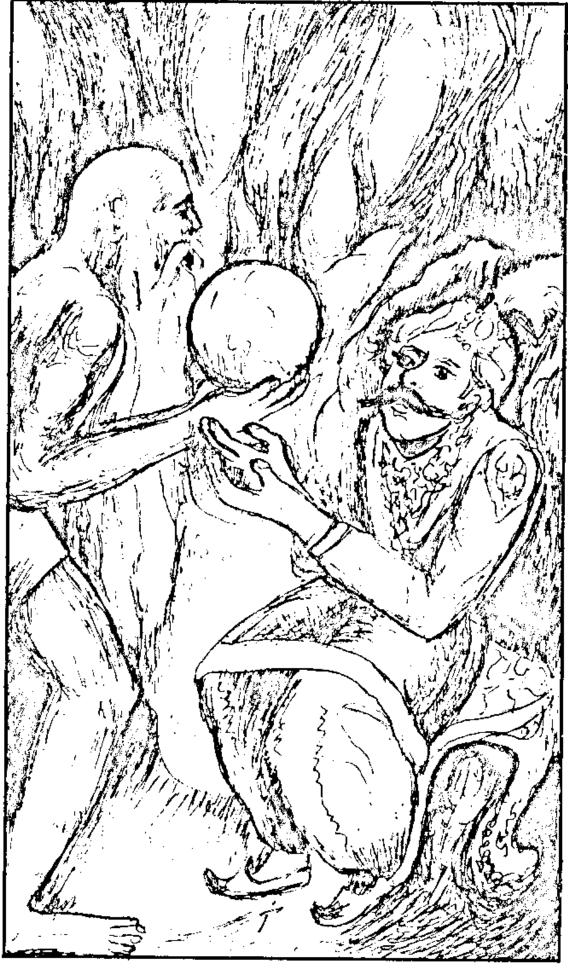
کے سردار نوگوش کو تمہارے خلاف بغاوت پر اُبھار رہی ہے اور اگر اُسے کچھ وقت اور مل گیا تو وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گی اور اگر گوشوں نے تمہارے خلاف واقعی بغاوت کر دی تو تمہارے لئے بڑی مشکل پیدا ہو جائے گی"۔ گولے سے آواز سنائی دی۔

"مگر گوش تو میرے غلام ہیں وہ میرے خلاف کیسے بغاوت کر سکتے ہیں؟ آگ دیوتا نے ان کی فطرت ہی غلامانہ بنائی ہے"۔ اگن بادشاہ نے حیرت بھرے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگن بادشاہ! تمہیں معلوم نہیں کہ آگ دیوتا نے گوشوں کو بے پناہ صلاحیتیں دے رکھی ہیں۔ اگر وہ چاہیں تو آگ نگری میں فساد ڈال سکتے ہیں۔ بہرحال تم فوراً نوگوش کو حکم دو کہ اس لڑکی کو آگ کے کنوئیں میں پھینک دے۔ زیادہ دیر نقصان دہ ہو سکتی ہے"۔ گولے میں سے آواز آئی

ور اس کے ساتھ ہی گولے پر ایک
منظر ابھر آیا۔ جس میں ایک چشمے کے
کنارے پر شاتلی اور نوگوش بیٹھے ہوئے
صاف دکھائی دے رہے تھے۔ وہ دونوں
بڑے اطمینان سے بیٹھے باتوں میں مصروف نظر
رہے تھے۔
"نوگوش! یہ کیا ہو رہا ہے؟ میں نے
تمہیں کیا حکم دیا تھا۔ کیا تم آگ کے
کوڑوں کی سزا کھانا چاہتے ہو"؟ اگن بادشاہ
نے انہیں یوں اطمینان سے بیٹھے دیکھ کر
غصے سے چیختے ہوئے کہا۔
"نہیں بادشاہ سلامت! میں تو صرف اسے
پانی پلا رہا تھا۔ میں جا رہا ہوں آپ کے
حکم کی تعمیل کرنے" نوگوش نے اچھل کر
کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے
لپیٹ کر شاتلی کو اٹھایا اور بجلی کی سی
تیز رفتاری سے دوڑ پڑا۔
گولے پر منظر نوگوش کے دوڑنے کے
ساتھ ساتھ ہی بدلتا چلا جا رہا تھا اور پھر

تھوڑی دیر بعد وہ شالی کو اٹھائے آگ کے ایک بہت بڑے کنوئیں کے کنارے پر پہنچ گیا۔ اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھوں میں جکڑی ہوئی شالی کو آگ کے کنوئیں میں اچھال دیا۔

اور اس کے ساتھ ہی بادشاہ کے حلق سے بے اختیار ایک قہقہہ نکل گیا۔

"واقعی میری آدھی بے چینی دور ہو گئی ہے" اگن بادشاہ نے قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

"بادشاہ سلامت! آپ کی بے چینی بجا تھی یہ لڑکی بہت چالاک ہے۔ اس نے نوگوشر کو بھی چکر دے دیا تھا" آتش بچاری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"چالاک ہونے کے ساتھ ساتھ کم بخت بے حد خوبصورت ہے۔ میرا تو جی چاہتا ہے کہ آج ہی اسے اپنی دلہن بنا لوں مگر ابھی پہلی بیوی کو مہینہ گزرنے میں ابھی پانچ دن باقی ہیں۔ اس لئے مجبور ہوں" اگن بادشاہ نے جواب دیا۔

"اگن بادشاہ! تم نے بے چینی کی دوسری وجہ نہیں پوچھی"۔ اچانک گولے میں سے آواز آئی۔ اور بادشاہ چونک کر اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"ارے ہاں! ابھی میری بے چینی پوری طرح دُور نہیں ہوئی۔ مجھے دوسری وجہ بھی بتاؤ"۔ بادشاہ نے گولے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"بادشاہ سلامت! اس لڑکی کا ساتھی چھن چھنگو انتہائی پُر اسرار صلاحیتوں کا مالک ہے۔ وہ ساتھ ہی ساتھ بہت بڑا جادوگر بھی ہے۔ اُسے یہ صلاحیتیں بندر بابا نے دے رکھی ہیں۔ اس نے اب تک بے شمار ظالموں کو اپنی صلاحیتوں سے انجام تک پہنچایا دیا ہے اب وہ تمہارے خاتمہ کے لئے آگ نگری کی طرف آرہا ہے"۔ گولے میں سے آواز آئی۔

"میرے خاتمہ کے لئے"؟ اگن بادشاہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں تمہارے خاتمے کے لئے۔ وہ اپنے

ساتھی پنگلو بندر سمیت تیزی سے آگ نگری کی طرف اُڑا چلا آرہا ہے یہ ٹھیک ہے کہ اس کی پُر اسرار صلاحیتیں اور جادو آگ نگری میں داخل ہونے کے بعد اس کے کام نہیں آئے گا۔ مگر وہ بے حد ذہین بھی ہے۔ وہ اپنی ذہانت سے تمہارے لئے بے پناہ مشکلات پیدا کرسکتا ہے" گولے نے جواب دیا۔

"اوہ! مجھ سے زیادہ ذہین اس دنیا میں اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ اُسے ایک بار آگ نگری میں آنے دو۔ پھر میں اس سے نپٹ لونگا" بادشاہ نے بڑے مغرورانہ انداز میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے بادشاہ سلامت! مگر آپ کا ہوشیار رہنا بے حد ضروری ہے" گولے نے جواب دیا۔

"بےفکر رہو۔ میں پوری طرح ہوشیار ہوں مجھے خطرہ صرف اس لڑکی سے تھا جو دُو ہوگیا ہے۔ اب مجھے کسی کی پرواہ نہیں"
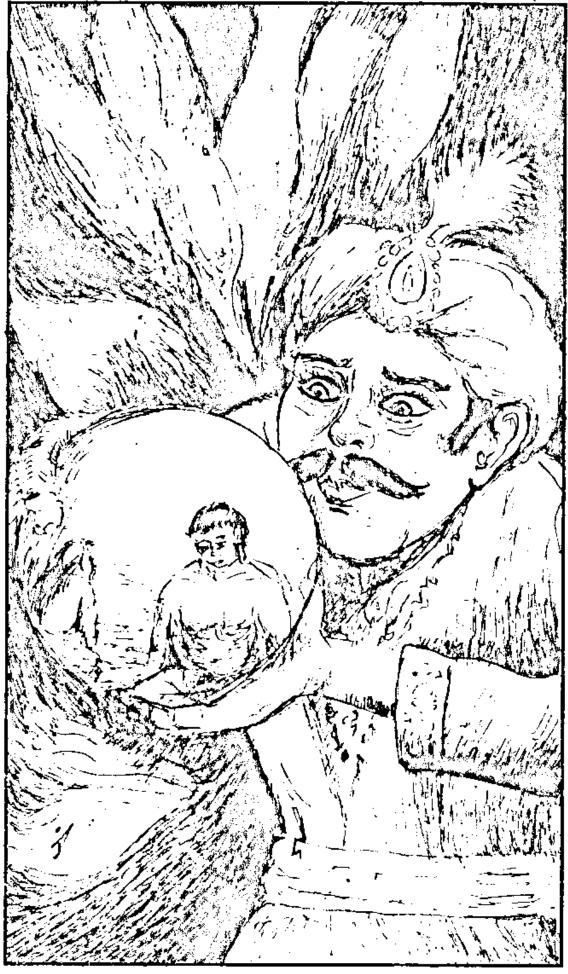
بادشاہ نے کہا اور پھر اس نے کچھ پڑھکر گولے پر پھونک دیا۔ اس کے ساتھ ہی گولے میں سے آگ کی لپٹیں دوبارہ نکلنے لگیں۔

"میں جارہا ہوں آتش پجاری ۔ تم اس گولے کو لے جاؤ" اگن بادشاہ نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

جیسے ہی چھن چھنگو کے قدم زمین سے لگے اس نے آنکھیں کھول دیں ۔ پنگو بھی آنکھیں کھول چکا تھا۔ ان کے سامنے ایک بہت بڑی وادی تھی جس میں جگہ جگہ آگ کے آلاؤ جل رہے تھے۔ درمیان میں ایک بہت بڑا محل بنا ہوا تھا اور دُور چھوٹے چھوٹے مکانوں کا ایک بہت بڑا شہر سا آباد تھا۔

وہ دونوں ایک چھوٹی سی پہاڑی کی چوٹی پر کھڑے ہوئے تھے اس لئے پوری وادی انہیں صاف نظر آ رہی تھی ۔ وادی

کے جنوب میں ایک بہت بڑا مندر بھی دکھائی دے رہا تھا۔

"یہ تو بہت بڑی وادی ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں! اور دیکھو وہ شاہی محل ہے جہاں وہ پُراسرار بادشاہ رہتا ہے"۔ پنگو بندر نے جواب دیا۔

"ہاں! اور یقیناً شالی بھی وہیں ہوگی بہرحال پنگو! اب تمہارے ذمہ ایک کام ہے"۔ چھن چھنگو نے پنگو بندر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کونسا کام"؟ پنگو نے چونک کر پوچھا۔

"تم نے وادی میں گھس کر وہ کھوپڑی تلاش کرنی ہے جس میں آگ نگری کا راز بند ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم یہ کام مجھ پر چھوڑ دو میں اسے ضرور تلاش کر لوں گا"۔ پنگو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے جواب دیا۔

"بہت ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ اس

کھوپڑی کی سخت حفاظت کی جاتی ہوگی۔ ایسا نہ ہو کہ کھوپڑی تو ملتی رہے میں تم سے بھی ہاتھ دھو بیٹھوں"۔ چھن چھنگو نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"تم قطعاً بے فکر رہو چھن چھنگو! میں اس کھوپڑی کو ضرور حاصل کر لونگا"۔ پنگو نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

" تو پھر ٹھیک ہے۔ تم اکیلے ہی وادی میں داخل ہو جاؤ۔ میں بعد میں آؤنگا۔ وادی والوں کو اس بات کا پتہ نہ چلے کہ ہم دونوں اکٹھے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پنگو سر ہلاتا ہوا تیزی سے پہاڑی سے نیچے اترتا چلا گیا۔

جب وادی میں داخل ہوکر پنگو اس کی نظروں سے غائب ہوگیا تو چھن چھنگو نیچے اترا اور پہاڑی کے دامن میں پہنچ کر وہ بھی وادی میں داخل ہوگیا۔

وادی میں قدم رکھتے ہی چھن چھنگو کو ایک پھریری سی آئی اور اُسے محسوس ہوا

کہ اس کی تمام صلاحیتیں ختم ہوگئی ہیں اور اُسے جادو کا ایک منتر بھی یاد نہ رہا۔ مگر وہ بڑے اطمینان سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

ابھی وہ تھوڑی ہی دُور گیا ہوگا کہ اچانک ایک بڑی سی جھاڑی کے پیچھے سے ایک لحیم شحیم مگر ننگ دھڑنگ آدمی نے جو انتہائی مضبوط اور ٹھوس جسم کا مالک تھا، اس پر چھلانگ لگا دی۔

چھن چھنگلو اپنے ہی دھیان میں آگے بڑھا چلا جارہا تھا اس لئے چھلانگ لگانے والے نے بڑی آسانی سے اُسے دونوں ہاتھوں میں جکڑ کر یُوں اٹھا لیا کہ چھن چھنگلو فضا میں ہاتھ پیر ہی مارتا رہ گیا۔

"بغیر اجازت وادی میں داخل ہونے کی تمہیں جرأت کیسے ہوئی"؟ اس آدمی نے انتہائی کرخت لہجے میں پوچھا۔

"تم کون ہو اور یہ وادی کس کی

ہے؟ میں تو سیر کرنے کے لئے آیا تھا۔" چھن چھنگو نے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ آگ نگری ہے۔ یہاں کے بادشاہ اگن کی اجازت کے بغیر کوئی بھی شخص آگ نگری میں داخل نہیں ہوسکتا اور جو داخل ہو جائے اس کی سزا موت ہے۔" اس آدمی نے پہلے سے زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔

"مگر میں کسی کو نقصان پہنچانے تو نہیں آیا۔ میں صرف سیر کرنے کے لئے آیا ہوں۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"اس کا فیصلہ بادشاہ ہی کرے گا۔" اس شخص نے کہا اور پھر وہ چھن چھنگو کو اٹھائے انتہائی تیز رفتاری سے بھاگتا ہوا شاہی محل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"تم کون ہو"؟ چھن چھنگو نے اس سے پوچھا۔

"میرا نام آٹھ گوش ہے اور میں بادشاہ

کا غلام ہوں"۔ اس شخص نے جواب دیا۔
"کیا شاہی محل میں کوئی نئی لڑکی بھی آئی ہے"۔ اچانک چھن چھنگو نے پوچھا۔
"یہاں لڑکیاں تو آتی ہی رہتی ہیں"۔ آمٹھ گوش نے جواب دیا۔
اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ شاہی محل میں داخل ہوگیا۔ مختلف برآمدوں اور کمروں سے گزرنے کے بعد وہ ایک بہت بڑے ہال نما کمرے میں داخل ہوا۔
کمرے میں ایک بہت بڑا تخت بچھا ہوا تھا جس پر اگن بادشاہ گاؤ تکیے سے پشت لگائے بڑے اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔
جیسے ہی آمٹھ گوش چھن چھنگو کو اٹھائے کمرے میں داخل ہوا۔ اگن بادشاہ چونک کر سیدھا ہو گیا۔
"کون ہے یہ آمٹھ گوش"؟ اگن بادشاہ نے غور سے چھن چھنگو کو دیکھتے ہوئے پوچھا
"یہ اجنبی ہے۔ وادی میں داخل ہوا تو

میں اسے پکڑ لایا ہوں"۔ آدھ گوش نے چھن چھنگو کو بادشاہ کے سامنے زمین پر کھڑا کرتے ہوئے کہا۔

"کون ہو تم؟ اور کیوں آگ نگری میں داخل ہوئے ہو"۔ اگن بادشاہ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"میرا نام چھن چھنگو ہے اور میں تمہارے خاتمے کے لئے آیا ہوں۔ تم ظالم ہو اور ظالم کا خاتمہ کرنا میرا فرض ہے"۔ چھن چھنگو نے بڑے بےخوف لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ تم ہو چھن چھنگو، میں تو تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا"۔ اگن بادشاہ نے چونک کر کہا۔

"بادشاہ! اگر تم اپنی زندگی چاہتے ہو تو بہتر ہے کہ تم ظلم سے توبہ کر لو ورنہ یاد رکھو، تمہارا انجام انتہائی دردناک ہوگا"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"مجھے ظالم کہتے ہو۔ تمہاری یہ جرأت

میں تمہاری بوٹیاں اُڑا دونگا" بادشاہ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور سے تالی بجائی۔

تالی بجتے ہی کمرے کے بہت سے دروازے کھلتے چلے گئے اور پھر ان میں سے آٹھ گوش کی طرح لحیم شحیم آدمی اندر داخل ہوئے۔ وہ تعداد میں سات تھے۔

وہ سب بادشاہ کے سامنے آکر ادب سے جھک گئے۔

"نوگوش کہاں ہے؟ اُسے بلاؤ فوراً" بادشاہ نے چیختے ہوئے ایک آدمی سے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی جواب دیتا، نوگوش بھی کمرے میں آ پہنچا۔

"نوگوش حاضر ہے بادشاہ سلامت" نوگوش نے بادشاہ کے سامنے ادب سے جھکتے ہوئے کہا۔

"نوگوش! یہ لڑکا شالی کا ساتھی ہے یہ بے حد گستاخ اور بے ادب ہے۔ اسے میدان

میں لے جاؤ اور اس کی بوٹیاں اُڑا دو۔"
اگن بادشاہ نے نوگوش کو حکم دیتے ہوئے
کہا۔
"آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی بادشاہ
سلامت" نوگوش نے مؤدبانہ لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"سنو اگن بادشاہ! ابھی وقت ہے کہ
تم ظلم سے توبہ کرلو ورنہ بعد میں
توبہ کرنے کا وقت بھی نہ ملے گا"۔
چھن چھنگو نے بڑے باوقار لہجے میں بادشاہ
سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔
"لے جاؤ اس گستاخ کو اور میرے
حکم کی تعمیل کرو" اگن بادشاہ نے غصے
سے چیختے ہوئے کہا۔
اور پھر نوگوش کے اشارے پر آٹھوں گوشر
چھن چھنگو پر ٹوٹ پڑے۔
چھن چھنگو نے اپنے آپ کو چھڑانے کی
بے حد کوشش کی مگر ان آٹھوں کی بے پناہ
طاقت کے سامنے بھلا چھن چھنگو کی کیا

حیثیت تھی۔

انہوں نے چھن چھنگلو کو اٹھایا اور تیز رفتاری سے محل کے باہر میدان کی طرف دوڑ پڑے۔

ان کے باہر جانے پر اگن بادشاہ بھی تماشہ دیکھنے کے لئے ان کے پیچھے چل پڑا۔

شاکی کو جیسے ہی نوگوش نے آگ کے بھڑکتے ہوئے کنوئیں میں پھینکا ، شاکی کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں ۔ وہ سر کے بل آگ کے شعلوں میں گرتی چلی گئی ۔

مگر دوسرے لمحے اس کی چیخیں خودبخود بند ہوگئیں کیونکہ جیسے ہی وہ آگ کے قریب پہنچی ۔ آگ تیزی سے نیچے ہوتی چلی گئی ۔ اور پھر جب شاکی کنوئیں کی تہہ میں پہنچی تو آگ غائب ہوچکی تھی ۔ کافی بلندی سے گرنے کی وجہ سے شاکی کا

خیال تھا کہ اس کی ہڈیاں تک سُرمہ بن جائیں گی مگر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ کنوئیں کی تہہ میں ریشم کی تاروں کا ایک مضبوط مگر انتہائی لچک دار جال تنا ہوا ہے اور شالی کا جسم جال پر گرنے کی وجہ سے چوٹ لگنے سے بالکل محفوظ رہا۔

جیسے ہی شالی کا جسم جال سے ٹکرا کر سنبھلا، جال بھی غائب ہو گیا اور اب شالی کنوئیں کی تہہ میں بڑے اطمینان بھرے انداز میں کھڑی تھی۔ اب اس کے سر پر ایک بار پھر جال تن چکا تھا اور جال کے اوپر آگ کے شعلے کنوئیں کی سطح تک بھڑک رہے تھے جب کہ جال کے نیچے آگ کی حدت تک محسوس نہ ہو رہی تھی۔

پھر دیکھتے ہی دیکھتے کنوئیں کے کونے کھدروں سے مختلف رنگ اور نسلوں کی لڑکیاں نکل آئیں۔ ان سب نے شالی کو

گھیر لیا۔ وہ تعداد میں ایک سو سے بھی زیادہ تھیں۔

"ہائے اللہ! کتنی خوبصورت اور پیاری لڑکی ہے" ان سب نے شالی کو دیکھ کر بیک زبان ہوکر کہا۔

"تم کون ہو اور یہاں کیوں قید ہو"؟ شالی نے حیرت بھرے انداز میں ان سے پوچھا۔

"ہمیں پُراسرار بادشاہ کے غلام اغوا کرکے لے آئے ہیں اور اب بادشاہ ہم سے شادی کرے گا" چند لڑکیوں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ شالی کوئی جواب دیتی، اچانک کنوئیں کی شمالی دیوار میں ایک دروازہ کھلا اور لمبی سفید داڑھی والا آتش پجاری اندر داخل ہوا۔

اس کے اندر داخل ہوتے ہی لڑکیوں میں کھلبلی سی مچ گئی اور وہ تیزی سے کنوئیں کی دیواروں کی طرف سمٹتی چلی

گئیں۔ جب کہ شالی وہیں کھڑی حیرت سے اس جوان بوڑھے کو دیکھنے لگی۔

"تمہارا نام شالی ہے"؟ پجاری نے قریب آکر بڑے سخت لہجے میں پوچھا۔

"ہاں! میرا نام شالی ہے۔ مگر تم کون ہو"؟ شالی نے بڑے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"لڑکی! میں آگ دیوتا کا خاص پجاری آتش ہوں۔ میرے سامنے ادب سے بات کرو"۔ پجاری نے بڑے کرخت لہجے میں کہا۔

"تم صرف پجاری ہو جبکہ میں چار پانچ روز بعد ملکہ بننے والی ہوں۔ پھر میں ادب سے بات کیوں کروں"؟ شالی نے بڑے بے خوف لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب تم ملکہ نہیں بن سکتی۔ آگ دیوتا نے تمہیں اپنی کنیز منتخب کرلیا ہے"۔ پجاری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کنیز منتخب کرلیا ہے۔ میں سمجھی نہیں"۔

شاملی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔
"ہاں! تم اب تا زندگی آگ دیوتا کی
کنیز رہوگی۔ اب بادشاہ کی مجال نہیں کہ
تمہاری طرف آنکھ اٹھاکر دیکھے۔ میں تمہیں
لینے آیا ہوں۔ چلو میرے ساتھ" آتش
پجاری نے شاملی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے
کہا۔
"چلو! تمہارے آگ دیوتا کو بھی دیکھ لیتی
ہوں" شاملی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا
اور پھر وہ پجاری کے ساتھ چلتی ہوئی
اس دروازے میں داخل ہوگئی۔ اُسے خوشی
اس بات کی ہوئی تھی کہ وہ بادشاہ
کی بیوی بننے سے بچ گئی ہے۔
دروازہ پار کرتے ہی وہ ایک طویل
سرنگ میں داخل ہوگئے اور پھر کافی دیر
تک سرنگ میں چلنے کے بعد وہ اس
کے آخری حصّے میں پہنچ گئے اور یہاں
سیڑھیاں اوپر کو جارہی تھیں۔ آتش پجاری
کے ساتھ چلتی ہوئی شاملی سیڑھیاں چڑھتی

چلی گئی۔

سیڑھیوں کا اختتام ایک کمرے میں ہوا اور پھر مختلف کمروں سے گزرنے کے بعد وہ آگ دیوتا کے کمرے میں پہنچ گئے۔ یہاں آگ کے بڑے الاؤ میں آگ دیوتا کا لوہے کا بُت موجود تھا جو آگ کی حدت کی وجہ سے سُرخ ہورہا تھا۔

" لڑکی! یہ آگ دیوتا ہے۔ اسے سجدہ کرو"۔ آتش پجاری نے شالی سے مخاطب ہوکر کہا۔

" کیا یہ آگ تمہیں بھی جلاسکتی ہے"؟ شالی نے سجدہ کرنے کی بجائے سوال جڑ دیا۔

" آگ آگ ہے۔ جو بھی اس کے اندر جائے گا جل جائے گا۔ مگر تم یہ فضول سوال کیوں پوچھ رہی ہو"؟ پجاری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اس لئے پوچھ رہی ہوں کہ کنوئیں میں موجود آگ نے تو مجھے نہیں جلایا"۔

شاملی نے کہا:
"وہ جادو کی آگ ہے جب کہ یہ اصلی آگ ہے"۔ پجاری نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔
"مگر مجھے نہیں معلوم کہ سجدہ کیسے کیا جاتا ہے۔ ہوسکتا ہے میں غلط سجدہ کر دوں اور آگ دیوتا غضب ناک ہو جائے اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم پہلے مجھے سجدہ کر کے دکھاؤ"۔ شاملی نے کچھ سوچ کر کہا۔
"بھلا سجدہ کرنے کا کوئی نیا طریقہ ہوتا ہے۔ یہ دیکھو"۔ پجاری نے کہا اور پھر وہ آگ کے سامنے سجدہ میں گر گیا۔
جیسے ہی اس کا سر زمین سے لگا شاملی نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر اس کی دونوں ٹانگیں پکڑیں اور پھر پوری قوت سے اُسے الٹ دیا اور پجاری قلابازی کھا کر سیدھا آگ کے اس خوفناک الاؤ میں جا گرا اور اس کے حلق سے چیخیں نکل گئیں۔ اس نے آگ سے باہر

نکلنے کی کوشش کی مگر آگ کے زبردست
الاؤ نے اُسے لمحوں ہی میں جلاکر راکھ
کر دیا اور پجاری کی چیخیں مدھم پڑتی
چلی گئیں۔

شالی آگ کے الاؤ کے سامنے کھڑی
بڑے اطمینان سے پجاری کو جلتا دیکھتی رہی
جب اُسے یقین ہوگیا کہ پجاری جل کر
راکھ میں تبدیل ہو چکا ہے تو اس نے
مندر میں گھوم پھر کر اس کی تلاشی لینی
شروع کر دی۔

اس الاؤ والے کمرے سے ہٹ کر
تین چار کمرے اور تھے ان میں سے
ایک کمرے میں اس پجاری کا بستر اور
کپڑے موجود تھے۔ وہاں ایک الماری میں
اُسے آگ کا گولا پڑا ہوا نظر آگیا اس
نے گولے کو جیسے ہی اٹھایا اس میں
سے آگ کی لپٹیں نکلنے لگیں۔

" شالی ! تم نے بڑی چالاکی سے سینکڑوں
سالوں سے زندہ پجاری کو جلاکر راکھ کردیا

ہے اور اب یہاں کے رواج کے مطابق تم ہی آگ دیوتا کی پجارن بن گئی ہو۔" گولے میں سے آواز نکلی۔

"میرے اختیارات کیا ہوں گے آگ کے گولے"؟ شاملی نے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے پوچھا۔

"تم بادشاہ سے زیادہ بااختیار ہو مگر تم بادشاہ کا خاتمہ نہیں کر سکتیں۔ بادشاہ آگ نگری کے ساتھ ہی ختم ہوسکتا ہے اور آگ نگری کا راز اس کھوپڑی میں ہے جو بادشاہ کے محل میں چھپی ہوئی ہے۔" آگ کے گولے نے جواب دیا۔

"کیا گرشوں کو میں بادشاہ کا حکم ماننے سے روک سکتی ہوں"؟ شاملی نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں! گرش تمہارے حکم پر بادشاہ کا حکم ماننے سے انکار کرسکتے ہیں۔" آگ کے گولے نے جواب دیا

"اس کے لئے مجھے کیا کرنا پڑیگا"؟ شاملی

نے پوچھا۔
"کچھ نہیں! بس تم مجھے ہاتھ میں پکڑ کر جو حکم دوگی وہ گوشوں تک پہنچ جائے گا۔ اگر تم دیکھنا چاہتی ہو کہ اس وقت گوش کیا کر رہے ہیں تو آگ دیوتا کا نام لیکر مجھ پر پھونک مارو منظر تمہیں دکھائی دے گا" آگ کے گولے نے کہا۔
اور شالی نے آگ دیوتا کا نام لیکر گولے پر پھونک مار دی۔ دوسرے لمحے گولے پر ایک منظر ابھر آیا اور شالی یہ دیکھ کر چونک پڑی کہ ایک بہت بڑے میدان میں سارے گوش چھن چھنگو کے گرد گھیرا ڈالے کھڑے تھے۔ ایک طرف بادشاہ بھی کھڑا تھا۔ گوشوں کے ہاتھوں میں چمکدار خنجر موجود تھے۔ اور وہ کسی بھی لمحے درمیان میں کھڑے چھن چھنگو پر جھپٹنے والے تھے۔
"خبردار! میں آگ دیوتا کی پجارن شالی

تمام گوشوں کو یہ حکم دیتی ہوں کہ بادشاہ کا حکم ماننے سے انکار کر دو اور میرا حکم مانو۔" شالی نے چیخ کر کہا اور دوسرے لمحے اس نے چھن چھنگو پر جھپٹتے ہوئے گوشوں کو ٹھٹھک کر رکتے دیکھا۔

بادشاہ بھی چونک پڑا تھا۔

"خنجر پھینک دو اور بادشاہ کو رسیوں سے جکڑ دو۔" شالی نے ایک اور حکم دیا اور گوشوں نے انتہائی پھرتی سے اس کے حکم کی تعمیل کی۔ انھوں نے خنجر پھینک دیئے اور پھر وہ سب تیزی سے بادشاہ کو پکڑنے کے دوڑ پڑے۔

بادشاہ نے انہیں اپنی طرف جھپٹتے دیکھا تو وہ مڑ کر تیزی سے محل کے اندر کی طرف بھاگا۔ پھر گولے پر منظر بدلتا چلا گیا۔

سارے گوشش بادشاہ کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔ اور پھر جیسے ہی بادشاہ اپنے

کمرہ خاص میں داخل ہوا، گوشوں نے اُسے جھپٹ لیا۔ انھوں نے انتہائی پھرتی سے اُسے زمین پر گرا دیا اور پھر نوگوش نے ایک الماری میں سے رسی نکال کر بادشاہ کو اس کی بڑی کرسی پر بیٹھاکر رسیوں سے جکڑ دیا۔

"میں آگ نگری کا بادشاہ ہوں۔ میرا حکم مانو"۔ بادشاہ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

مگر نوگوش اُسے باندھنے کے بعد بڑے اطمینان سے کھڑے ہوگئے۔

چھن چھنگو بھی اس کمرہ خاص میں داخل ہوکر بڑے حیرت بھرے انداز میں یہ سب کارروائی دیکھ رہا تھا۔

" نوگوش! شاملی نے نوگوش سے مخاطب ہوکر کہا۔

" حکم پجارن خاص"۔ نوگوش نے رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

" فوراً مندر پہنچو اور مجھے وہاں سے لیکر

محل میں واپس آؤ اور باقی گوش وہیں رہیں اور بادشاہ کو آزاد نہ ہونے دیں" شالی نے کہا۔

"جو حکم پجارن"۔ نوگوش سمیت سب گوشوں نے جواب دیا اور پھر نوگوش تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا شالی گولے میں سارا منظر دیکھ رہی تھی۔ نوگوش اب بجلی کی سی تیز رفتاری سے بھاگتا ہوا مندر کی طرف بڑھا چلا آرہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ مندر میں داخل ہوا اور پھر شالی کے سامنے آکر ادب سے جھک گیا۔

"مجھے اپنے کندھے پر بٹھاکر محل میں لے چلو" شالی نے کہا اور نوگوش نے جھک کر شالی کو اٹھایا اور اپنے کندھے پر بٹھا لیا۔ اور واپس محل کی طرف دوڑنے لگا۔ شالی کے ہاتھ میں آگ کا گولا موجود تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ شالی کو اٹھائے
محل کے اس کمرہ خاص تک پہنچ گیا۔
جہاں چھن چھنگو بھی موجود تھا اور بادشاہ
بھی رسیوں سے جکڑا ہوا تھا۔
"یہ تم پجارن کیسے بن گئی شالی"؟
چھن چھنگو نے شالی سے مخاطب ہوکر کہا۔
"میں نے پجاری کو اٹھاکر آگ کے
الاؤ میں ڈال دیا اور رواج کے مطابق
پجارن بن گئی۔ مگر اب بادشاہ کا خاتمہ
اسی وقت ہوسکتا ہے جب وہ کھوپڑی
حاصل کرلی جائے"۔ شالی نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔
"تم وہ کھوپڑی حاصل نہیں کر سکتیں
اور تم دھوکے سے پجارن بنی ہو۔ آگ
دیوتا کا غضب جلد ہی تم پر ٹوٹ پڑے گا"۔
بادشاہ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔
"آگ کے گولے! مجھے بتاؤ کہ وہ
کھوپڑی کہاں ہے"؟ شالی نے بادشاہ کی
بات کا جواب دینے کی بجائے گولے سے

مخاطب ہوکر پوچھا۔
"پجارن! وہ کھوپڑی اسی محل کے ایک خفیہ تہہ خانے میں موجود ہے۔ اس خفیہ تہہ خانے کا راستہ اسی کمرے کی شمالی دیوار کی جڑ میں ہے۔ مگر اس تہہ خانے میں کوئی انسان داخل نہیں ہو سکتا۔" گولے سے جواب ملا۔
"شالی! اس سے پوچھو، انسان داخل نہیں ہوسکتا۔ کوئی جانور تو داخل ہوسکتا ہے"؟ چھن چھنگو نے فوراً ہی شالی سے مخاطب ہوکر پوچھا۔
"بتاؤ گولے! کیا اس تہہ خانے میں کوئی جانور داخل ہوسکتا ہے"؟ شالی نے گولے سے مخاطب ہوکر پوچھا۔
"ہاں پجارن! تہہ خانے میں داخلہ صرف انسان کا ممنوع ہے۔ جانور اس میں داخل ہوسکتا ہے۔" گولے نے جواب دیا۔
"اوہ! پھر تو یہ کام پنگو بندر آسانی سے کرسکتا ہے۔ مگر وہ کمبخت اس وقت کہاں

سب ہے۔" چھن چھنگو نے کہا۔

"میں حاضر ہوں چھن چھنگو۔" اچانک پنگو بندر کی آواز پشت پر سنائی دی اور چھن چھنگو اور شالی چونک کر مڑے تو انہوں نے دیکھا کہ پنگو بندر ان کی پشت پر موجود تھا۔

"میں نے سارا محل چھان مارا ہے چھن چھنگو۔ مگر وہ کھوپڑی مجھے کہیں دکھائی نہیں دی۔" پنگو بندر نے شرمندہ لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ تم وقت پر آگئے ہو۔" چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"شالی! گولے سے پوچھو کہ تہہ خانے کا راستہ کیسے کھلے گا۔" چھن چھنگو نے شالی سے مخاطب ہوکر کہا، اور پھر یہی سوال شالی نے گولے سے کر دیا۔

"پجارن! اس تہہ خانے کا راستہ صرف بادشاہ کو معلوم ہے۔ وہی بتا سکتا ہے۔" گولے نے جواب دیا۔

" اور میں کسی قیمت پر تہہ خانے کا راستہ نہیں بتاؤں گا۔ بس تمہارے ساتھ میں صرف یہی رعایت کرسکتا ہوں کہ تمہیں زندہ سلامت آگ نگری سے باہر بھیج دوں" بادشاہ نے بڑے مغرورانہ انداز میں کہا۔

" تم تو کیا، تمہارا باپ بھی راستہ بتائے گا" چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نہیں، میں ہرگز نہیں بتاؤں گا۔ یہ میرا فیصلہ ہے" بادشاہ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" پنگلو! اب یہ تمہارا کام ہے کہ بادشاہ سے اس تہہ خانے کا راستہ پوچھو اور پھر تہہ خانے میں داخل ہوکر وہ کھوپڑی لے آؤ" چھن چھنگو نے پنگلو بندر سے مخاطب ہوکر کہا۔

" ابھی لو چھن چھنگو" پنگلو نے جواب دیا اور پھر وہ اچھل کر بادشاہ کے کندھے پر سوار ہوگیا۔

اس نے بادشاہ کے کندھے پر بیٹھ کر بڑی بے دردی سے اس کی بڑی بڑی مونچھوں کو نوچنا شروع کر دیا۔ وہ مونچھ کے دو تین بال ہنیجے میں پکڑتا اور پھر ایک جھٹکے سے انہیں نوچ لیتا اور بادشاہ کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکل جاتیں۔

پنگلو بندر بڑے اطمینان سے اپنے شغل میں مصروف تھا۔

"ٹھہرو ٹھہرو بتاتا ہوں"۔ بادشاہ نے تکلیف سے بے چین ہوکر کہا اور پنگلو نے اپنا ہاتھ روک لیا۔

"شمالی دیوار کے آخری کونے میں ایک اینٹ ابھری ہوئی ہے۔ اس پر پیر مارو تو تہہ خانے کا راستہ کھل جائے گا"۔ بادشاہ نے جواب دیا۔

اور چھن چنگلو نے جھپٹ کر وہ اینٹ ڈھونڈی اور پھر اس پر پیر مارتے ہی دیوار درمیان سے ہٹتی چلی گئی اب وہاں نیچے تہہ خانے میں جاتی ہوئی سیڑھیاں صاف

نظر آرہی تھیں۔

راستہ بنتے ہی پنگو بندر، بادشاہ کے کندھے سے اترا اور پھر تیزی سے اترتا چلا گیا۔

اندر کمرے میں ایک الماری رکھی ہوئی تھی جس کے ایک خانے میں وہ کھوپڑی موجود تھی۔

پنگو نے لپک کر وہ کھوپڑی اٹھائی اور پھر سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر کمرے میں پہنچ گیا۔ اور اس نے وہ کھوپڑی چھن چھنگو کے ہاتھ میں دے دی۔

ابھی چھن چھنگو نے کھوپڑی کو ہاتھ میں پکڑا ہی تھا کہ اچانک سارے گوش چھن چھنگو سے وہ کھوپڑی چھیننے کے لئے جھپٹ پڑے۔ مگر چھن چھنگو نے جھکائی دے کر ان کا وار بچایا اور پھر وہ کمرے میں گوشوں سے بچنے کے لئے اِدھر اُدھر دوڑنے لگا۔ مگر گوش تو جیسے پاگل ہو گئے تھے۔

"رک جاؤ۔ میں پجارن تمہیں حکم دیتی

ہوں کہ رُک جاؤ۔" شاملی نے چیخ کر کہا۔
"نہیں ! یہ نہیں رُک سکتے ۔ یہ کھوپڑی
ہر قیمت پر حاصل کریں گے۔ یہ ان کی
فطرت میں شامل ہے اور اب تم مرنے
کے لئے تیار ہو جاؤ۔" اچانک بادشاہ نے
قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔
ادھر چھن چھنگو جھکائی دے کر بار
بار گوشوں کے پنجے سے نکل جاتا تھا۔
مگر اُسے محسوس ہو رہا تھا کہ اب وہ
زیادہ دیر ان سے نہیں بچ سکتا۔ اس
نے دوڑتے دوڑتے انتہائی پھُرتی سے
کھوپڑی کی ناک کے سوراخ میں انگلی ڈالی
اور پھر جیسے ہی اس کی اُنگلی گلے
میں لٹکتی ہوئی زنجیر سے ٹکرائی ، اس
نے انتہائی پھُرتی سے ایک جھٹکا دیا اور
زنجیر ٹوٹ گئی۔
زنجیر کے ٹوٹتے ہی ایک خوفناک دھماکہ
ہوا اور ہر طرف دُھواں ہی دُھواں
چھا گیا۔ کھوپڑی بھی غائب ہو چکی تھی اور

یوں لگتا تھا کہ جیسے وہ دھوئیں کے سمندر میں غرق ہوگئے ہوں۔

"چھن چھنگو"۔ اچانک شالی نے چیخ کر کہا۔

"میں موجود ہوں شالی"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"وہ گولا بھی غائب ہوگیا ہے"۔ شالی نے چیختے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ میرے خیال میں سب کچھ ہی غائب ہوگیا ہے"۔ چھن چھنگو نے بڑے مطمئن انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

دھواں آہستہ آہستہ چھٹتا چلا گیا اور پھر جب دھواں غائب ہوگیا تو وہاں اب نہ محل تھا، نہ مندر اور نہ ہی وہ شہر۔ ہر طرف دادی کی زمین پھیلی ہوئی تھی۔ شالی، چھن چھنگو اور پینگلو بندر کے علاوہ سب کچھ غائب ہوچکا تھا۔

پھر انہیں دُور سے آگ کے کنوئیں

میں قید لڑکیاں دکھائی دیں جو حیرت سے اردگرد دیکھ رہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ ان کے پاس دوڑ کر آ گئیں۔

"یہ سب کیسے ہو گیا؟" لڑکیوں نے بے اختیار ہو کر پوچھا۔

"یہ سب کچھ شالی کی ہمت کی وجہ سے ہوا ہے۔" چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں چھن چھنگو! آخر میں کھوپڑی کا طلسم توڑنے میں تم نے ہمت کی ہے اور سچ پوچھو تو اگر پنگو نہ ہوتا تو ہم کھوپڑی حاصل ہی نہ کر سکتے۔" شالی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بہرحال مجھے خوشی ہے کہ ظالم ختم ہو گیا ہے۔ اب میری صلاحیتیں بھی واپس آ گئی ہیں۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

اور پھر انہوں نے لڑکیوں سے ان کے گھروں کے پتے پوچھے اور شالی نے اپنے جادو کے زور سے ان سب کو چند

ہی لمحوں میں ان کے گھروں تک پہنچا دیا۔

"اب کیا کرنا ہے چھن چھنگلو ؟ یہ ظالم تو ختم ہوا"۔ شالی نے چھن چھنگلو کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

"کرنا کیا ہے۔ کسی اور ظالم کو تلاش کرتے ہیں۔ ہماری تو زندگی کا مقصد ہی ظلم کا خاتمہ کرنا ہے"۔ چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اب تو مجھے ساتھ لے جانے میں نہ گھبراؤ گے"؟ شالی نے سنجیدہ ہوکر پوچھا

"ارے نہیں شالی! اب تو تم ہماری پکی ساتھی بن گئی ہو"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا اور شالی بے اختیار ہنس پڑی۔

ختم شُد

راحیل
Arshad
چھن چھنگلو
اور
لوزاٹا جن

چھن چھنگلو، پینگلو بندر اور شاملی کا نیا حیرت انگیز کارنامہ
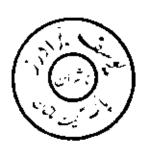
چھن چھنگلو

اور

لوزانا جن

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob: 0300 9401919

ناشران ---- یوسف قریشی

------ اشرف قریشی

تزئین ----- محمد بلال قریشی

طابع ----- پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ------ 25/- روپے

"مجھے بتاؤ بڈھے کہ یہ چھن چھنگلو کہاں ہے ورنہ میں تمہارا خون پی جاؤں گا" خوفناک لوزاٹا جن نے ایک دبلے پتلے لمبی داڑھی والے بوڑھے جن کو گردن سے دبوچتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔
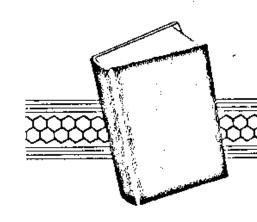
"مم۔ مجھے معلوم نہیں لوزاٹا جن میں سچ کہہ رہا ہوں مجھے معلوم نہیں" بوڑھے جن نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔

"پھر تم کیسے بزرگ ہو جو تم اس لڑکے کے متعلق کچھ نہیں بتا سکتے۔ بتاؤ جلدی بتاؤ ورنہ میں تمہاری گردن مروڑ دوں گا" لوزاٹا کا لہجہ اور زیادہ خوفناک ہو گیا۔

"لوزاٹا میں سچ کہہ رہا ہوں اس لڑکے کے سامنے میرا تمام علم بیکار ہو جاتا ہے ساری دنیا مجھے نظر آ جاتی ہے مگر یہ لڑکا نظر نہیں آتا میں سچ کہہ رہا ہوں میں میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں" بوڑھے نے پہلے سے بھی زیادہ گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا اس کی آنکھیں خوف سے پھیلی ہوئی تھیں چہرہ گردن دبنے کی وجہ سے بگڑ گیا تھا "پھر تم مر جاؤ تو بہتر ہے تمہاری زندگی ہی بیکار ہے اگر تم میرے دشمن کو نہیں ڈھونڈھ سکتے" لوزاٹا جن نے کرخت لہجے میں کہا اور پھر دوسرا ہاتھ بوڑھے جن کے سر پر جما کر اس نے دونوں ہاتھوں کو مخالف سمتوں میں مروڑ دیا اور بوڑھے جن کے حلق سے ایک خوفناک چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی گردن کی ہڈی ٹوٹنے کی آواز بھی سنائی دی اور بوڑھے جن کا دبلا پتلا جسم چند لمحے لوزاٹا جن کے ہاتھوں میں پھڑک کر ساکت ہو گیا۔

"ہوں بڑے آئے ہیں بزرگ بن کے" لوزاٹا جن نے بڑے حقارت آمیز انداز میں بوڑھے جن کی لاش کو ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑ چکا تھا اور منہ سے جھاگ نکل رہی تھی۔

"آخر کہاں ہے یہ چھن چھنگو میں اسے کہاں ڈھونڈھوں" لوزاٹا جن نے غصے سے زمین پر پیر مارتے ہوئے کہا۔

"سردار" اس کے اردگرد کھڑے ہوئے بے شمار جنوں میں سے ایک نے قدرے ڈرتے ڈرتے کہا

"کیا ہے کیا کہنا چاہتے ہو بولو" لوزاٹا جن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

سردار یہ چھن چھنگو پراسرار طاقتوں کا مالک ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کا بھائی جاگونہ جن اس کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا ہے میری درخواست ہے کہ آپ اس کا خیال چھوڑ دیں" اس جن نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا مگر دوسرے لمحے وہ چیخ کر بیس فٹ فضا میں اچھلا اور

پھر دھڑام سے فرش پر آ گرا اس کی بات ختم ہونے سے پہلے لوزاٹا جن نے پوری قوت سے اس کے چہرے پر تھپڑ جڑ دیا تھا۔

" بزدل کمینے مجھے اس لونڈے سے ڈراتا ہے لوزاٹا جن کو ڈراتا ہے جس کے سامنے دنیا بھر کے طاقتور سے طاقتور جن ہاتھ باندھے کھڑے رہتے ہیں میرا بھائی تو احمق تھا بیوقوف تھا جو اس انگوٹھے برابر چھوکرے کے ہاتھوں مارا گیا۔ مگر میرا نام لوزاٹا جن ہے لوزاٹا۔ جس کا نام سنتے ہی شیروں کے دل کانپ جاتے ہیں پہاڑوں میں زلزلے آ جاتے ہیں بہتے دریا رک جاتے ہیں آسمان کا سینہ پھٹ جاتا ہے آندھیاں اور طوفان رک جاتے ہیں مجھے بزدلی کا سبق سکھاتا ہے تمہارا مطلب ہے میں اس لونڈے سے ڈر کر خاموش ہو جاؤں۔ تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ وہ انگوٹھے برابر چھوکرا مجھے شکست دے دے گا مجھے جس کا نام لوزاٹا جن ہے لوزاٹا نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا وہ بار بار اپنے پیر زمین پر مار رہا تھا۔

"بس . سردار میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ آپ
کی طاقت کے سامنے بھلا کون ٹھہر سکتا ہے
میرا مطلب تو یہ تھا کہ آپ جیسے طاقتور اور
عظیم جن کے سامنے اس چھوکرے کی بھلا کیا
حیثیت ہے اس لئے آپ کے شایان شان نہیں
کہ آپ اس لونڈے کو ساری دنیا میں ڈھونڈتے
پھریں اس جن نے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے
دھیمے لہجے میں کہا۔
" واقعی یہ میری شان کے خلاف ہے۔ مگر
میں مجبور ہوں میں نے اپنے بھائی جاگونہ جن
کے انتقام کی قسم کھائی ہے اور میں اپنی
قسم ہر قیمت پر پوری کرونگا لوزاٹا جن نے
اس بار قدرے نرم پڑتے ہوئے کہا۔
" اگر ایسی بات ہے سردار تو پھر دنیا میں
ایک ہی شخص ہے جو چھن چھنگلو کا پتہ آپ
کو بتا سکتا ہے" ایک اور جن نے کہا۔
"کون ہے وہ کہاں رہتا ہے؟ جلدی بتاؤ
میں ابھی اس کے ہاں پہنچتا ہوں لوزاٹا نے
اس کی طرف پلٹتے ہوئے کہا۔

"سردار وہ دنیا کا سب سے بوڑھا جن ہے اور اس کے پاس دنیا کے سارے علم موجود ہیں وہ شاگال کی کالی پہاڑی کی سنہری غار میں رہتا ہے اس کا نام شاگال جن ہے" اس جن نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا
"شاگال کی کالی پہاڑی" لوزانا جن نے سوچتے ہوئے کہا یہ کہاں ہے یہ نام تو میں نے پہلی بار سنا ہے۔
"سردار سات سمندر سات صحرا سات پہاڑ عبور کرنے کے بعد یہ پہاڑی آتی ہے یہ پہاڑی اتنی سیاہ ہے کہ دن کے وقت بھی وہاں ہر طرف گہرا اندھیرا چھایا رہتا ہے اس پہاڑی کے اندر کہیں وہ سنہرے رنگ کا غار ہے اس غار کا رنگ اتنا سنہرا ہے کہ دور سے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آگ لگی ہوئی ہو۔ شاگال جن اس غار میں صدیوں سے رہتا ہے" اسی جن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"سات سمندر سات صحرا سات پہاڑ عبور کرنے کے بعد یہ جن ملے گا۔ بڑا سفر ہے

یہ تو نجانے وہاں تک پہنچتے پہنچتے کتنا وقت لگ جائے بہرحال میں جاؤں گا ضرور لوزاٹا جن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"سردار سات سمندر سات صحراؤں اور سات پہاڑوں کو عبور کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ان سمندروں صحراؤں اور پہاڑوں میں دنیا کی خوفناک ترین بلائیں رہتی ہیں جو اوپر سے گزرنے والی ہر شے کو ہڑپ کر جاتی ہیں" اس جن نے کہا۔

"تم مجھے ڈراؤ مت یہ بلائیں مجھے کیا کھائیں گی۔ میں انہیں کھا جاؤں گا میرا نام لوزاٹا جن ہے لوزاٹا۔ لوزاٹا جن نے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک اونچی چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے فضا میں تیرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اس کی رفتار انتہائی تیز تھی۔ اور پھر چند ہی لمحوں میں وہ بادلوں کے درمیان غائب ہو گیا۔

چھن چھنگو پنگلو اور شمالی آگ نگری کے پر اسرار بادشاہ کے خاتمے کے بعد کسی نئے ظالم کی تلاش میں یوں ہی مختلف شہروں میں گھومتے پھر رہے تھے کہ ایک روز وہ ایک بہت بڑے جنگل کے درمیان واقع ایک قلعہ نما شہر میں پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ وہاں پورے شہر کے لوگوں نے سیاہ رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اور سب دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے پورے شہر پر اداسی چھائی ہوئی تھی یوں لگتا تھا جیسے وہاں کوئی بہت بڑا حادثہ ہو گیا ہے۔

"یہ تم کیوں رو رہے ہو" چھن چھنگو نے ایک آدمی کا بازو پکڑتے ہوئے پوچھا۔

"تم اپنا کام کرو بچے ہماری قسمت میں تو بس رونا ہی لکھا ہوا ہے" اس آدمی نے ہچکیاں لیتے ہوئے کہا۔

"آخر کچھ تو پتہ چلے کہ تم پر کیا آفت ٹوٹ پڑی ہے" چھن چھنگلو نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر تم ضد کرتے ہو تو سنو ہمارے بادشاہ کا ایک ہی لڑکا ہے شہزادہ اسد۔ انتہائی نیک۔ بہادر۔ خیرخواہ۔ انصاف پسند اور سخی۔ بادشاہ تو اپنے بیٹے سے محبت کرتا ہی ہے لیکن شہزادے اسد سے شہر کا ہر آدمی یوں محبت کرتا ہے جیسے وہ اس کا حقیقی بیٹا ہو تین دن ہوئے شہزادہ اسد ساتھ والے جنگل میں شکار کھیل رہا تھا کہ اچانک فضا سے ایک انتہائی خوفناک جن نیچے اترا وہ جن انتہائی بدصورت ہونے کے ساتھ ساتھ ظالم بھی تھا نیچے اترتے ہی اس نے شہزادے کے سپاہیوں کو مارنا شروع کر دیا وہ ایک سپاہی کو پکڑ لیتا اس کی گردن توڑتا اور اس کی گردن سے منہ لگا کر اس کا لہو

پینا شروع کر دیتا۔ سپاہیوں میں بھگدڑ مچ گئی اور سب اپنی جانیں بچانے کے لئے بھاگنے لگے مگر شہزادہ اسد کو اس ظالم پر بے حد غصہ آیا اور وہ تلوار سونت کر اس خوفناک جن کے مقابلے میں آ گیا جن اس وقت ایک سپاہی کی گردن سے منہ لگائے اس کا خون پینے میں مصروف تھا شہزادے نے اس کے سر پر تلوار کا وار کیا مگر اس خوفناک جن نے یوں ہاتھ مار دیا اور شہزادہ اچھل کر پندرہ بیس فٹ دور ایک زہریلی دلدل میں جا گرا اور پھر اس دلدل میں پھنستا چلا گیا اس جن نے ڈھونڈ ڈھونڈ کر بیس آدمیوں کا خون پیا اور پھر یہ کہتا ہوا فضا میں اڑ گیا کہ اس کا نام لوزاٹا جن ہے دنیا کا سب سے طاقتور جن!

جب لوزاٹا جن غائب ہوا تو بچے کھچے سپاہی باہر نکلے اور انہوں نے شہزادے کی تلاش شروع کر دی پھر شہزادہ انہیں دلدل میں سینے تک دھنستا ہوا نظر آ گیا وہ مسلسل دھنستا چلا گیا سب سپاہیوں نے

بہرحال بڑی زبردست کوششوں کے بعد شہزادے کو دلدل میں سے نکال لیا لیکن زہریلی دلدل ہونے کی وجہ سے شہزادے کا تمام جسم بالکل مفلوج ہو چکا ہے اور وہ تب سے مسلسل بیہوش پڑا ہے تمام حکیموں نے اسے لاعلاج قرار دے دیا ہے البتہ سب سے بوڑھے حکیم نے اس کی صحت کے لئے ایک پھول لانے کے لئے کہا ہے یہ پھول زہر چوس پھول کہلاتا ہے لیکن یہ شاکال کی پہاڑی میں کہیں ملتا ہے اور شاکال کی پہاڑی سات سمندر سات صحرا اور سات پہاڑ عبور کرنے کے بعد آتی ہے اب ظاہر ہے کوئی انسان تو وہاں تک جا نہیں سکتا اس لئے اب شہزادے کی موت یقینی ہے اور شہزادے کے غم میں پورا شہر رو رہا ہے" اس آدمی نے مکمل تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے بادشاہ کے پاس لے چلو میں ان سے خود بات کرنا ہوں اگر میں نے محسوس کیا کہ اس پھول سے شہزادے کی جان بچ سکتی

ہے تو پھر میں یہ پھول ضرور لاؤں گا اور اس ظالم جن کو بھی ڈھونڈھ کر سزا دونگا" چھن چھنگو نے مضبوط لہجے میں کہا۔

"تم پھول لے آؤ گے اور اس خوفناک جن سے مقابلہ کرو گے کیوں مذاق کرتے ہو" اس آدمی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے سے تو چلو میرے قد اور عمر کو نہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت سی خصوصیات دی ہیں چھن چھنگو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"واقعی تم سچ کہہ رہے ہو یقین نہیں آتا اس آدمی نے یقین نہ کرنے والے لہجے میں کہا۔

اور چھن چھنگو نے اپنی انگلی کو ایک جھٹکے سے اوپر اٹھایا تو وہ آدمی بھی ہوا میں اٹھتا چلا گیا اور پھر جیسے ہی چھن چھنگو نے انگلی کو دائرے کی صورت میں گردش دینی شروع کی وہ آدمی بھی فضا میں اسی طرح گھومنا شروع ہو گیا اس کے منہ سے ہلکی ہلکی چیخیں نکل رہی تھیں۔

"بس کرو خدا کے لئے بس کرو مجھے یقین آ گیا ہے" آخر کار اس آدمی نے چیختے ہوئے کہا اور چھن چھنگلو نے انگلی کو نیچے کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ آدمی بھی ایک جھٹکے سے زمین پر آ کھڑا ہوا۔

"میں مان گیا واقعی تم باکمال ہو آؤ میرے ساتھ اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم ہمارے شہزادے کے لئے ضرور پھول لے آؤ گے" اس آدمی نے کہا اور پھر وہ تیزی سے ایک طرف چل پڑا مختلف سڑکوں پر چلنے کے بعد وہ ایک بہت بڑے محل کے دروازے پر پہنچ گئے اس آدمی نے آگے بڑھ کر دربانوں سے کچھ کہا تو دربانوں نے سر ہلا کر دروازہ کھول دیا اور پھر اس آدمی کی رہنمائی میں وہ شاہی محل میں داخل ہو گئے شاہی محل میں ہر طرف اداسی چھائی ہوئی تھی ہر شخص یوں سہما سہما پھر رہا تھا جیسے موت اس پر جھپٹنے ہی والی ہو۔

وہ آدمی چھن چھنگلو پنگلو اور شاطی کو ہمراہ لئے ایک بڑے کمرے میں آ گیا۔

"آپ لوگ یہاں بیٹھیں میں بادشاہ سلامت کو اطلاع کراتا ہوں" اس نے کہا اور پھر وہ تیزی سے قدم اٹھاتا باہر نکل گیا۔

"شامی تمہارا جادو اس جن کے بارے میں کیا کہتا ہے" اس آدمی کے جانے کے بعد چھن چھنگو نے شامی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم کہو تو میں اس کا پتہ کروں" شامی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ضرور پتہ کرو انتظار میں ویسے بھی تو خالی بیٹھنا ہے" چھن چھنگو نے جواب دیا۔ اور شامی نے کرسی پر بیٹھ کر آنکھیں بند کر لیں اور پھر زور زور سے کوئی منتر پڑھنا شروع کر دیا ساتھ ہی وہ دونوں ہاتھوں کو عجیب انداز میں فضا میں لہرا رہی تھی چند لمحوں تک وہ یوں ہی پڑھتی رہی پھر اس نے زور سے زمین پر پیر مارتے ہوئے کہا۔

"سامری جادوگر کے جھنپو باہر آؤ اور مجھے بتاؤ کہ یہ خوفناک جن کون ہے" اس کے پیر مارتے ہی زمین پھٹی اس میں سے سیاہ رنگ

کا ایک بونا باہر آگیا جس کا منہ گراموفون کے بھونپو کی طرح تھا۔

حاتم جادوگر کی بیٹی شالی پوچھو کیا پوچھتی ہو سامری جادوگر کا بھونپو حاضر ہے" بونے کے بھونپو نما منہ سے آواز نکلی۔

" بھونپو مجھے بتاؤ کہ لوزاٹا جن کون ہے اور اب کہاں ہے ؟ شالی نے پوچھا۔

" شالی لوزاٹا دنیا کا خوفناک ترین ظالم ترین اور طاقتور ترین جن ہے۔ وہ جاگونہ جن کا بھائی ہے وہی جاگونہ جن جس کو تمہارے ساتھی چھن چھنگو نے ہلاک کر دیا تھا لوزاٹا جن نے قسم کھائی ہے کہ وہ چھن چھنگو سے جاگونہ جن کی موت کا انتقام لے گا وہ ساری دنیا میں چھن چھنگو کو ڈھونڈتا پھر رہا ہے لیکن اسے پتہ نہیں چلا چنانچہ اب وہ چھن چھنگو کا پتہ کرنے شاگال کی سیاہ پہاڑی کے سنہری غار میں رہنے والے سب سے بوڑھے جن شاگال کے پاس گیا ہے۔ تاکہ اس سے چھن چھنگو کا پتہ معلوم کر سکے چونکہ سے شاگال کی پہاڑی تک جانے کے لئے سات

سمندر سات صحرا اور سات پہاڑ عبور کرنے ہیں اس لئے اپنی طاقت استعمال کرنے کے لئے وہ راستے میں پڑنے والے ہر شہر میں انسانوں کا خون پیتا ہے یہاں بھی اس نے اسی لئے شہزادے اسد کے ساتھیوں کا خون پیا تھا اور اس وقت وہ تیسرے سمندر پر پرواز کر رہا ہے اگر وہ اسی طرح پرواز کرتا رہا اور راستے میں موجود بلاؤں کا خاتمہ کرتا گیا تو پھر وہ ایک ہفتے بعد شاگال کی پہاڑی تک پہنچ جائے گا" سامری جادوگر کے بھوبنو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" شالی اس سے پوچھو کہ شہزادے کی صحت کا پھول کہاں ملے گا؟ چھن چھنگلو نے شالی سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور شالی نے وہی سوال بھوبنو کو دہرا دیا۔

" حاتم جادوگر کی بیٹی شالی شہزادے اسد کو صحت یاب کرنے والا پھول زہر چوس شاگال کی پہاڑی میں ہی پیدا ہوتا ہے مگر یہ پھول اس بوڑھے جن کی مرضی کے بغیر کوئی نہیں توڑ سکتا اور وہ صدیوں بوڑھا جن اتنے علوم کا مالک ہے کہ اس

کے سامنے کسی کی دال نہیں گل سکتی اس لئے وہاں سے پھول لے آنا ناممکن ہے بھونپو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو" شاملی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی بھونپو دوبارہ زمین میں غائب ہو گیا۔

"تو یہ بات ہے جاگونہ جن کا بھائی لوزاطا مجھے ڈھونڈھ رہا ہے" چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا

"ہاں لیکن میرا مشورہ یہی ہے چھن چھنگو کہ تم اس کے مقابل نہ آؤ وہ انتہائی خطرناک جن معلوم ہوتا ہے شاملی نے کہا دیکھو شاملی میری زندگی کا مقصد ہی ان ظالموں سے مقابلہ کرنا ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی امداد پر پورا بھروسہ ہے اس لئے آئندہ میرے سامنے ایسی بزدلی کی باتیں مت کرنا ورنہ تمہاری اور میری راہیں جدا ہو جائیں گی چھن چھنگو نے انتہائی سخت لہجے میں شاملی کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ تم تو ناراض ہو گئے ٹھیک ہے۔ بس

آئندہ ایسی کوئی بات نہ کروں گی تم بے فکر رہو شالی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ چھن چھنگو کوئی جواب دیتا وہی آدمی اندر داخل ہوا۔

"آؤ میرے ساتھ بادشاہ تم سے ملنے کے لئے تیار ہو گیا ہے اس آدمی نے اندر آتے ہی کہا اور پھر وہ اُس آدمی کے پیچھے چلتے ہوئے ایک انتہائی خوبصورت کمرے میں داخل ہوئے کمرے کے درمیان میں ایک بستر پر ایک انتہائی خوبصورت نوجوان بے ہوش پڑا ہوا تھا اس کا پورا جسم پیلا پڑ گیا تھا ساتھ ایک بہت بڑی کرسی پر سفید داڑھی والا بادشاہ بیٹھا تھا اس کے چہرے پر بے پناہ اداسی تھی بستر کے ارد گرد تین چار آدمی ہاتھ باندھے مودب کھڑے تھے۔

"آؤ بچو آؤ" بادشاہ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تشریف رکھیے بادشاہ سلامت" چھن چھنگو نے آگے بڑھ کر بڑے ادب سے بادشاہ کو سلام کرتے ہوئے کہا۔

"بیٹے مجھے بتایا گیا ہے کہ تم زہر چوس پھول لانے کا کہہ رہے ہو اور اس ظالم جن سے مقابلہ کرنے کا کہہ رہے ہو اور مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بہت سی صلاحیتیں دی ہیں" بادشاہ نے کہا

" آپ کو درست بتایا گیا ہے بادشاہ سلامت انشاءاللہ میں آپ کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے ضرور اپنے نیک مقصد میں کامیاب رہوں گا آپ مجھے صرف یہ بتائیں کہ کتنے عرصے تک شہزادہ بغیر پھول کے زندہ رہ سکتا ہے؟ چھن چھنگلو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" بتاؤ شاہی حکیم اس بچے کے سوال کا جواب دو" بادشاہ نے مؤدب کھڑے ایک بوڑھے سے مخاطب ہو کر کہا۔

" بادشاہ سلامت زیادہ سے زیادہ پندرہ دن" شاہی حکیم نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

" یہ تو بہت کم مدت ہے اتنی مدت میں تو تیز رفتار ترین گھوڑا بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا" بادشاہ سلامت نے انتہائی مایوسانہ لہجے

میں کہا۔

"کافی مہلت ہے بادشاہ سلامت آپ قطعی فکر نہ کریں بس ہمارے لئے دعا کریں ہم انشاءاللہ پندرہ روز سے پہلے پہلے زہر چوس پھول لے آئیں گے اور شہزادہ انشاءاللہ بالکل صحت مند ہو جائے گا اور اس کے ساتھ اس ظالم جن کا سر بھی آپ کے قدموں میں لا ڈالیں گے جس کی وجہ سے شہزادہ اس حال کو پہنچا ہے" چھن چھنگلو نے با اعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری عمر کو دیکھ کر یقین تو نہیں آتا بہرحال اللہ تعالیٰ کے رنگ نیارے ہیں ہو سکتا ہے کہ تم شہزادے کو نئی زندگی دینے میں کامیاب ہو جاؤ اگر ایسا ہو جائے تو ہم تمام عمر تمہارے احسان مند رہیں گے"۔ بادشاہ نے کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں بادشاہ سلامت اللہ تعالیٰ کی رحمتوں پر نظر رکھیں اور ہمارے لئے دعا کریں ہم انشاء اللہ جلد واپس آئیں گے۔ اب ہمیں اجازت دیجیئے" چھن چھنگلو

نے کہا اور پھر بادشاہ سے اجازت لے کر وہ محل سے باہر آئے۔

میرا ہاتھ پکڑو شامی اور آنکھیں بند کر لو ایک اکیلی جگہ پر جا کر چھن چھنگلو نے شامی سے کہا اور شامی نے چھن چھنگلو کا دایاں ہاتھ پکڑ لیا جبکہ پنگلو بندر نے بایاں ہاتھ پکڑا اور دوسرے لمحے زمین ان کے قدموں کے نیچے سے غائب ہو گئی۔

لوزاٹا جن سات سمندروں کی بلاؤں سے
لڑتا سات صحراؤں پر سے اڑتا اور سات
پہاڑوں کو پھلانگتا ہوا آخر کار شاگال کی سیاہ
پہاڑی کے قریب پہنچ ہی گیا مسلسل اڑنے
اور راستے میں مختلف بلاؤں سے مقابلہ کرنے
کی وجہ سے وہ بے حد تھکا ہوا تھا اِس
کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ شاگال پہاڑی کے
قریب پڑ کر سو جائے اور کم از کم چھ ماہ
تک سوتا رہے لیکن پھر اسے خیال آیا کہ
کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ سوتا رہ جائے
اور شاگال پہاڑی کا بوڑھا مر ہی جائے اور
وہ اس سے چھن چھنگلو کا پتہ بھی معلوم نہ

کر سکے چنانچہ شدید تھکاوٹ کے باوجود وہ شاگال پہاڑی کی طرف اڑتا چلا گیا پہاڑی کا رنگ اتنا سیاہ تھا کہ ہر طرف اندھیرا سا چھایا ہوا تھا مگر جیسے ہی لوزاٹا جن آگے بڑھا اسے پہاڑی کے عین درمیان میں آگ کا الاؤ سا جلتا ہوا دکھائی دیا اور لوزاٹا جن سمجھ گیا کہ یہی وہ سنہری غار ہے جس میں وہ صدیوں بوڑھا جن رہتا ہے چنانچہ وہ سیدھا اس الاؤ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس سنہری غار کے دہانے کے قریب جا کر اتر گیا غار کا دہانہ بہت بڑا تھا اور اندر سے سونے کی طرح دمک رہا تھا لوزاٹا جن آگے بڑھتا چلا گیا اور اسے اس وسیع و عریض غار کے ایک کونے میں ایک بہت بوڑھا جن بیٹھا ہوا نظر آیا اس نے دیوار سے پشت لگا رکھی تھی اس کے سر اور داڑھی کے بال زمین پر پہنچ کر بھی یوں چاروں طرف پھیلے ہوتے تھے جیسے درخت کی جڑیں زمین میں پھیل جاتی ہیں تمام بال

برف کی طرح سفید تھے بوڑھے جن کی آنکھیں بند تھیں اور سفید پلکوں کی جھالر نے اس کی آنکھوں کو ڈھانپ رکھا تھا۔
لوزاٹا کے بھاری قدموں کی آواز سنتے ہی اس بوڑھے جن نے اپنی آنکھیں کھول دیں اور لوزاٹا انتہائی خودسر ہونے کے باوجود اس بوڑھے کی آنکھیں دیکھ کر خوفزدہ ہو گیا اس بوڑھے کی آنکھوں میں اتنی تیز چمک تھی کہ جیسے ایک ایک آنکھ میں سینکڑوں چراغ روشن ہوں
"آؤ لوزاٹا جن آؤ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا بوڑھے جن کی آواز بڑی کرکدار اور رعب دار تھی۔
"میں آگیا ہوں جن بابا" لوزاٹا جن نے نہ چاہنے کے باوجود بھی مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے زبردستی اس کے لہجے کو مودبانہ بنا دیا ہو۔
"بیٹھو میرے سامنے بیٹھ جاؤ" جن بابا نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور لوزاٹا جن اس کے

سامنے بڑے مودبانہ انداز میں بیٹھ گیا حالانکہ وہ کسی کے سامنے اس طرح مودبانہ انداز میں نہ بیٹھا تھا لیکن نجانے وہ کونسی طاقت تھی جو اسے اس بوڑھے جن بابا کے سامنے مودبانہ انداز اختیار کرنے پر مجبور کر رہی تھی۔

"سنو لوزاٹا تم جس لڑکے کی تلاش میں نکلے ہوئے ہو۔ وہ خود یہیں آ رہا ہے اسے پتہ چل گیا ہے کہ تم یہاں آئے ہو" جن بابا نے لوزاٹا جن کے بیٹھتے ہی کہا۔

"یہاں آ رہا ہے کیا مطلب؟ وہ بھلا سات سمندر سات صحرا اور سات پہاڑ عبور کر کے یہاں کیسے آ سکتا ہے" لوزاٹا جن نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"وہ لڑکا چھن چھنگلو حیرت انگیز صلاحیتوں کا مالک ہے یہاں پہنچنا اس کے لئے کوئی بڑی بات نہیں ہے تم نے تو یہ فاصلہ ایک ہفتے تک مسلسل اڑنے سے طے کیا ہے جبکہ وہ زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ میں یہاں پہنچ سکتا ہے جن بابا نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے

کہا۔
"مگر اسے کیسے معلوم ہوا کہ میں یہاں آ رہا ہوں اور اسے ڈھونڈھتا پھر رہا ہوں"۔ لوزاٹا جن نے باقاعدہ جرح کرتے ہوئے پوچھا۔
"سنو لوزاٹا شاید اسے معلوم نہ ہوتا لیکن تم نے راستے میں ایک جنگل میں موجود شہزادہ اسد کے ساتھیوں کا خون پیا اور شہزادہ اسد تمہارا تھپڑ کھا کر ایک زہریلی دلدل میں جا گرا شہزادے اسد کو بچانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اسے زہر چوس پھول سنگھایا جائے اور وہ زہر چوس پھول یہاں شاگال کی پہاڑی میں ہی موجود ہے اس لئے چھن چھنگو وہ پھول حاصل کرنے کے لئے یہاں آنے والا ہے اور پھر چھن چھنگو کے ساتھ ایک لڑکی نشالی ہے جو حاتم جادوگر کی بیٹی ہے وہ جادو میں ماہر ہے اس نے سامری جادوگر کے بھوتنو کو جب بلا کر حال پوچھا تو سامری جادوگر کے بھوتنو نے اسے تمہارے متعلق تفصیل سے بتا دیا چونکہ چھن چھنگو کے خیال کے مطابق تم نے شہزاد اسد

کے ساتھیوں کا خون چوس کر ظلم کیا ہے
اس لیئے وہ تمہیں سزا دینے بھی یہاں آنا
چاہتا ہے۔" جن بابا نے اسے مزید تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

"ہوں وہ چھوکرا اور مجھے سزا دے گا چلو
یہ اچھا ہوا کہ وہ خود یہاں آ رہا ہے۔ میں
اس کا ریشہ ریشہ علیحدہ کر دونگا لوزاٹا نے
بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"سنو لوزاٹا ابھی تمہارا سامنا چھن چھنگلو سے
نہیں ہوا اس لیے تم ایسی باتیں کر رہے ہو
تم نہیں جانتے کہ بندر بابا نے چھن چھنگلو کو
کتنی عجیب و غریب صلاحیتیں دے رکھی ہیں تمہیں
تو وہ انگلیوں پہ نچا سکتا ہے جن بابا نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"جن بابا میرے سامنے ایسی باتیں مت کرو
میں بزدلی کی بات برداشت نہیں کر سکتا لوزاٹا
جن سے مقابلہ کرنے والا آج تک اس زمین
پر پیدا ہی نہیں ہوا بڑے بڑے جن اور دیو
میرا نام سن کر خوف سے کانپنا شروع ہو جاتے

ہیں اس چھوکرے کی بھلا کیا حیثیت ہے میں
تو تم سے صرف یہ پوچھنے آیا تھا کہ وہ
کہاں مل سکتا ہے اب جبکہ تم نے بتا دیا
ہے کہ وہ خود یہاں آ رہا ہے تو تم دیکھنا کہ
میں اس کا کیا حشر کرتا ہوں؛" لوزاٹا نے سینے
پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔
"چلو ٹھیک ہے تم اپنی حسرت نکال لو
جب تمہیں شکست ہونے لگے تو میرے پاس
چلے آنا پھر میں تمہیں وہ کرتب بتا دوں گا
جس سے چھن چھنگلو کی تمام صلاحیتیں ہمیشہ کے
لئے ختم ہو جائیں گی اور بندر بابا بھی چاہنے کے
باوجود اس کی کوئی امداد نہ کر سکے گا" جن بابا
نے رعب دار آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"مگر جن بابا تم میری امداد کیوں کرنا چاہتے ہو
اس کی کوئی خاص وجہ ہے" لوزاٹا جن نے
اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔
"ہاں بس ایک خاص وجہ سے یہ چاہتا ہوں
کہ چھن چھنگلو تمہارے ہاتھوں ہلاک ہو جائے بس
خود باوجود بے پناہ طاقتیں رکھنے کے اسے ہلاک

نہیں کر سکتا کیونکہ اس کی پشت پر بندر بابا ہے اور بندر بابا سے میرا عہد ہے کہ میں چھن چھنگلو سے براہِ راست نہیں ٹکراؤں گا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے بے شمار جنوں کو ہلاک کر دیا مگر میں اپنے عہد کی وجہ سے خاموش رہا۔ لیکن اب وہ زہر چوس پھول حاصل کرنے کے لئے آ رہا ہے اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ زہر چوس پھول میں میری جان ہے جسوقت اس نے زہر چوس پھول توڑا اسی وقت میں مر جاؤں گا اور چونکہ میرا ابھی مرنے کا کوئی پروگرام نہیں ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ چھن چھنگلو وہ پھول حاصل نہ کر سکے" جن بابا نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ تو یہ بات ہے بہرحال جن بابا تم فکر نہ کرو میں چھن چھنگلو کا ایسا عبرتناک حشر کر دوں گا کہ دنیا دیکھے گی" لوزاما جن نے کہا " ٹھیک ہے دیکھ لوں گا" اب چھن چھنگلو وہاں سے چل پڑا ہے اور تھوڑی دیر بعد وہ شاگال پہاڑی کے سامنے پہنچ جائے گا۔ میں چاہتا ہوں

کہ تم پہاڑی کے باہر ہی اس سے نپٹ لو جن بابا نے اس بار تحکمانہ لہجے میں کہا۔

ٹھیک ہے میں ابھی اس کا خاتمہ کر کے آتا ہوں پھر میں اطمینان سے سوؤں گا۔ لوزاٹا جن نے اٹھتے ہوئے کہا اور جن بابا کے ہونٹوں پر طنزیہ سی مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔

لوزاٹا جن بڑے جوشیلے انداز میں تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا غار سے باہر نکلتا چلا گیا۔

پھر جیسے ہی چھن چھنگو شاملی اور پنگلو بندر کو قدموں تلے زمین کا احساس ہوا انہوں نے آنکھیں کھول دیں اور پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ہر طرف گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا اور ایک چھوٹی سی پہاڑی کا احساس سا ہوتا تھا پہاڑی کے اندر آگ کا ایک الاؤ سا جل رہا تھا۔

"میرے خیال میں یہی شاگال کی پہاڑی ہے اور یہ آگ کا الاؤ نہیں ہے بلکہ وہ سنہری غار ہے جس میں وہ بوڑھا جن رہتا ہے" چھن چھنگو نے شاملی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بالکل ایسا ہی ہے اور وہ نورانا جن یقیناً

اسی غار میں موجود ہوگا۔ ہمیں فوراً وہاں پہنچنا چاہیے" شالی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
ابھی وہ یہی باتیں کر رہے تھے کہ انہیں دور سے اس آگ کے الاؤ میں سے ایک لحیم شحیم سایہ سا ابھرتا ہوا نظر آیا یہ ایک بہت بڑا جن تھا جس کا سایہ بھی بہت ہیبتناک تھا۔
"یہ جوان جن کا سایہ ہے۔ اس لئے یقیناً یہی جاگونہ جن کا بھائی لوزاٹا جن ہوگا" چلو اچھا ہوا پہلے اس سے دو دو ہاتھ ہو جائیں" چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میں ایک طرف ہو جاتی ہوں تم اس سے اپنی صلاحیتوں سے مقابلہ کرو میں جادو کا زور چلاؤں گی" شالی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔
"تمہیں اس کی ضرورت ہی نہ پڑے گی شالی میں اکیلا ہی اس کے لئے کافی ہوں" چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"چھن چھنگو میرے لئے کیا حکم ہے" پینگو

بندر نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔
"تم ایسا کرو کہ اس پہاڑی میں گھومو پھرو اور اس زہر چوس پھول کی تلاش کرو تاکہ لوزاٹا جن سے خاتمہ کرتے ہی ہم وہ پھول حاصل کرکے واپس جائیں چھن چھنگلو نے کہا اور پینگو بندر سر ہلاتا ہوا دوڑا اور چند لمحوں میں گہرے اندھیرے میں غائب ہو گیا۔ شالی بھی ایک طرف ہٹ کر اندھیرے میں کہیں چھپ گئی تھی۔ اب صرف چھن چھنگلو ہی پہاڑی کے سامنے اکیلا کھڑا تھا چھن چھنگلو جہاں کھڑا تھا وہاں اتنا گہرا اندھیرا نہ تھا اس لئے ہر چیز صاف اور نمایاں نظر آ رہی تھی۔ چھن چھنگلو نے سوچا کہ کہیں لوزاٹا جن یکدم ہی اندھیرے سے نکل کر اس پر نہ جھپٹ پڑے اس لئے وہ پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اور پھر جب اس نے اپنے آپ کو اندھیرے سے خاصے فاصلے پر پایا تو وہ لوزاٹا جن کے انتظار میں کھڑا ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد اندھیرے میں سے لوزاٹا جن جھومتا جھامتا باہر آ گیا۔ وہ واقعی انتہائی طاقتور

اور لحیم شحیم جن تھا عام جنوں سے اس کی جسامت دوگنی تھی چہرہ بے حد کرخت اور ہیبت ناک تھا آنکھیں خون کبوتر کی طرح سرخ تھیں اس کے لمبے لمبے ہاتھ گرزوں کی طرح ٹھوس تھے۔

"او پدمے آخری تمہاری موت تمہیں کھینچ ہی لے آئی۔ سن لو کہ میرا نام لوزاٹا جن ہے اور میں جاگونہ جن کا بھائی ہوں جسے تم نے دھوکے سے مار دیا تھا اور میں نے قسم کھائی تھی کہ میں اپنے بھائی کا انتقام تم سے لوں گا"

لوزاٹا جن نے آگے بڑھتے ہوئے بڑے رعب دار لہجے میں چھن چھنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ تو وقت ہی بتلائے گا کہ کس کی موت آتی ہے تم ظالم ہو اور تم نے شہزادے اسد کے ساتھیوں کا خون پیا ہے اس لئے تمہیں سزا دینا میرا فرض ہے البتہ آخری بار تمہیں موقع دیتا ہوں اگر تم وعدہ کرو کہ آئندہ کسی پر ظلم نہیں کرو گے تو میں تمہاری جان بخشی کر سکتا ہوں چھن چھنگو نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے

کہا۔

"اوہ تمہاری یہ جرأت کہ مجھے دھمکیاں دو" لوزاٹا جن کا غصے کے مارے برا حال ہو گیا اور پھر وہ پاگلوں کی طرح چھن چھنگو پر جھپٹ پڑا اپنی طرف سے اس نے آگے بڑھ کر چھن چھنگلو کی گردن پکڑنی چاہی تھی مگر چھن چھنگلو نے بڑے اطمینان سے اپنا ہاتھ فضا میں اٹھا کر ایک جھٹکے سے نیچے کر دیا اور لوزاٹا جن یوں رک گیا۔ جیسے زمین نے اس کے پیروں کو جکڑ لیا ہو اس کا پورا جسم حرکت میں تھا لیکن پیر آگے نہ بڑھ رہے تھے چونکہ ایسا اچانک ہوا تھا اس لئے اس کا جسم آگے کو لہرایا اور پھر وہ سیدھا کھڑا ہوگیا اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ جھنجھلاہٹ کے آثار نمایاں تھے۔

" او بدتمیز مجھے یہ کیا کر دیا ہے تم نے میں آگے نہیں بڑھ سکتا" لوزاٹا جن نے انتہائی جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اب بھی موقع ہے کہ ظلم سے توبہ کر لو ورنہ میں تمہاری بوٹی بوٹی علیحدہ کر دوں گا۔ چھن

چھنگو نے کہا:
"نہیں لوزاٹا جن شکست تسلیم نہیں کر سکتا"
لوزاٹا جن نے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھنے کی
کوشش کی مگر بے سود وہ ایک قدم بھی نہ بڑھ سکا
اور وہیں کھڑا جھولتا رہا۔
اسی لمحے چھن چھنگو نے اپنا ہاتھ فضا میں
لہرایا اور پھر ایک ہاتھ کو تالی بجانے کے
انداز میں دوسرے ہاتھ پر مار دیا۔ اور لوزاٹا جن
کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی اسے یوں
محسوس ہوا جیسے اس کے جسم پر کوڑے سے ضرب
لگائی گئی ہو۔ چھن چھنگو نے دوسری بار یہ
عمل دہرایا اور لوزاٹا جن کے حلق سے ایک
پھر چیخ نکل گئی اس کا چہرہ غصے اور تکلیف
کے مارے بری طرح بگڑ گیا تھا۔
"او بدھے یہ تم نے میرے ساتھ کیا کر دیا۔
میں تمہیں کچا چبا جاؤں گا۔ کھا جاؤں گا" لوزاٹا
جن نے بری طرح چیختے ہوئے کہا مگر چھن چھنگو
مسلسل بازو لہرا کر دونوں ہاتھ ایک دوسرے پر
مارتا رہا اور ہر بار لوزاٹا جن کے حلق سے بے

طرح چیخیں نکلتی رہیں۔
"اچھا اب تم ہمیشہ کے لئے آرام کرو تاکہ دنیا والوں کو تمہارے ظلم سے نجات مل سکے" چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے زور سے پیر اٹھا کر زمین پر مارا۔ مگر اس سے پہلے کہ اس کا پیر زمین پر گرتا لوزاٹا جن کے گرد سنہرے رنگ کا دھواں پھیلتا چلا گیا اور جب چھن چھنگو نے پیر زمین پر مارا تو دھواں یک لخت پھٹ گیا مگر دوسرے لمحے چھن چھنگو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ لوزاٹا جن اپنی جگہ سے غائب ہو چکا تھا۔
"یہ کیا ہوا" چھن چھنگو نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے شالی بھی اندھیرے میں دوڑتی ہوئی آگئی۔
"یہ جن کہاں غائب ہو گیا چھن چھنگو" شالی نے پوچھا۔
"معلوم نہیں" چھن چھنگو نے جواب دیا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں اور دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کرنے لگا تاکہ ان سے لوزاٹا جن کی اچانک گمشدگی کے متعلق معلوم کر سکے۔

"کیا بات ہے چھن چھنگو" چند لمحوں بعد بندر بابا کی آواز چھن چھنگو کو سنائی دی۔

"بندر بابا میں اس وقت شاگال کی سیاہ پہاڑی کے سامنے موجود ہوں اور ـــــــ" چھن چھنگو نے تفصیل بتانی چاہی۔

"تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں ہے چھن چھنگو شاگال پہاڑی کی سنہری غار میں صدیوں بوڑھا ایک جن رہتا ہے جسے سب جن بابا کہتے ہیں بہ کالے علم کا ماہر ہے لوزاٹا جن کو اسی نے موت سے بچایا ہے اور اس وقت لوزاٹا جن اس کی پناہ میں ہے وہ اب تمہارے خاتمے کے لئے اسے استعمال کرے گا کیونکہ تم جس پھول کو حاصل کرتے آئے ہو اس پھول میں اس جن بابا کی جان ہے" بندر بابا نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے پھر تو اس جن بابا سے دو دو ہاتھ کرنے پڑیں گے" چھن چھنگو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"سنو چھن چھنگو تم نے بہت بڑے کام میں ہاتھ ڈال دیا ہے یہ جن بابا بے حد خطرناک جن

ہے چونکہ میرا اس سے معاہدہ ہو چکا تھا کہ وہ تمہارے خلاف کوئی قدم نہ اٹھائے گا اس لئے وہ آج تک خاموش رہا ورنہ وہ پہلے تمہارے خلاف قدم اٹھا چکا ہوتا لیکن اب چونکہ اس کی زندگی کا سوال سامنے آگیا ہے اس لئے اب وہ تمہارے خلاف ہر وہ قدم اٹھائے گا جو وہ اٹھا سکتا ہے اس لئے تمہیں بے حد ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے یوں سمجھ لو کہ جن بابا کے پاس کالے علم کی صلاحیتیں موجود ہیں جتنی نوری علم کی میرے پاس ہیں اس لئے اس سے مقابلے میں تمہیں اپنی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ عقل بھی استعمال کرنی ہوگی۔ تمہاری ذرا سی غفلت تمہارے لئے بے حد نقصان دہ ثابت ہوگی۔ بندر بابا نے اسے ہوشیار کرتے ہوئے کہا

"اگر ایسی بات ہے بندر بابا تو کیا آپ میری مدد نہیں کریں گے" چھن چھنگلو نے کہا وہ شاید بندر بابا کی باتیں سن کر جن بابا سے خوفزدہ ہو گیا تھا۔

"خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں بس ذرا

ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے جہاں تک میری
امداد کا تعلق ہے میں فی الحال تمہاری کوئی مدد
نہیں کرسکتا کہ میں ایک خاص عبادت میں
مصروف ہوں اور بڑی مشکل سے مجھے صرف تمہیں
ہوشیار کرنے کی اجازت ملی ہے اور سنو شالی
کو جادو کرنے سے منع کر دینا کیونکہ اس کا جادو
جن بابا کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا
اور وہ مفت میں ماری جائے گی" بندر بابا نے
شالی کے متعلق ہدایات دیتے ہوئے کہا۔
وہ ابھی نا سمجھ ہے بندر بابا شاید وہ میری
بات کا یقین نہ کرے آپ ایک مہربانی کریں کہ
وقتی طور پر اس کا جادو ختم کر دیں۔ تاکہ وہ
خودبخود ہی رک جائے چھن چھنگو نے جواب دیا۔
"ہاں یہ ٹھیک ہے ورنہ اس کی زندگی بچنا
محال ہے ٹھیک ہے میں اس کا جادو تمہاری
واپسی تک ختم کر دیتا ہوں اب وہ ایک عام
سی لڑکی ہے اس کی حفاظت تم نے ہی کرنی
ہے اچھا خدا حافظ بندر بابا نے کہا اور پھر ان
کی آواز آنی بند ہو گئی اور چھن، چھنگو نے آنکھیں

کھول دیں اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار
نمایاں تھے کیونکہ بندر بابا نے اسے جس طرح
ہوشیار رہنے کی تاکید کی تھی اس سے صاف
ظاہر ہوتا تھا کہ اس کے لیے یہ مہم انتہائی
خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔
"کیا ہوا تم پریشان کیوں ہو گئے ہو" شاملی
نے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا
اور چھن چھنگو نے بندر بابا سے ہونے والی
تمام گفتگو اسے سنا دی۔
اوہ یہ تم نے کیا کیا میں جادو کے زور سے
اس جن بابا کا وہ حشر کرتی کہ ساری عمر یاد
کرتا تم نے مجھے مروا دیا" شاملی نے تعجباً روتے
ہوئے کہا اسے شاید جادو ختم ہونے کا بے حد
افسوس ہو رہا تھا۔
"تم فکر نہ کرو" بندر بابا نے کچھ سوچ کر
کہا تھا تم نے جادو کرنے سے باز نہ آنا تھا
اور اس میں تمہاری موت کا خطرہ تھا۔ اب
تمہاری حفاظت میرے ذمے ہے چھن چھنگو نے
اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"بہرحال اچھا نہیں ہوا اب میں اپنی عقل استعمال کروں گی میں دیکھوں گی اس جن بابا کو آؤ اس کی غار میں چلتے ہیں، یہاں کھڑے رہنے سے کیا ہوتا ہے" شالی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں آؤ چلیں دیکھتے ہیں یہ جن بابا آخر ہے کیا چیز" چھن چھنگو نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے سیاہ پہاڑی کی طرف چل دیئے۔

لوزاٹا جن کا تکلیف کی شدت سے برا حال تھا جیسے ہی چھن چھنگلو تالی بجاتا لوزاٹا جن کو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اسے کسی نے کوڑا مار دیا ہو اور پھر اچانک اس کے گرد سنہرے رنگ کا دھواں پھیلتا چلا گیا اور ایک لمحے کے لئے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے قدموں تلے سے زمین غائب ہو گئی ہو مگر دوسرے لمحے اسے اپنے آپ کو جن بابا کی غار میں جن بابا کے سامنے موجود پایا اب اس کا جسم پوری طرح حرکت کر سکتا تھا۔

"میں اس بڈے کو مار ڈالوں گا اس نے مجھے بے حد تکلیف دی ہے" لوزاٹا جن نے غصے کی شدت سے بل کھاتے ہوئے کہا۔

"بیٹھ جاؤ اور اطمینان سے میری بات سنو" جن بابا نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا اور لوزاٹا جن نہ چاہتے ہوئے بھی بیٹھ گیا "تم نے اپنی طاقت اِس لڑکے کے مقابلے میں آزما لی۔ اگر میں عین موقع پر تمہیں وہاں سے نہ بلوا لیتا تو اس وقت تک تمہارا جسم ریزہ ریزہ ہو کر فضا میں بکھر چکا ہوتا میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا کہ وہ بے پناہ صلاحیتوں کا مالک ہے تم صرف اپنی طاقت کے زور سے اس پر قابو نہیں پا سکتے جن بابا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ لڑکا تو واقعی عجیب و غریب ہے آخر میں اس سے اپنے بھائی کا انتقام کیسے لے سکتا ہوں لوزاٹا جن نے اس بار قدرے دھیمے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا شائد اب اسے بھی عقل آگئی تھی کہ چھن چھنگو کے مقابلے میں اسے جن بابا کی امداد لینی ہی پڑے گی۔

"سنو ایک طریقہ ایسا ہے جس سے اس کی تمام صلاحیتیں بیکار کی جا سکتی ہیں اگر تم اِس میں کامیاب ہو جاؤ تو پھر یہ لڑکا ایک عام

سا لڑکا ہوگا تو اطمینان سے اس کی بوٹی بوٹی علیحدہ کر سکتے ہو" جن بابا نے کہا۔
"کون سا طریقہ ہے مجھے بتاؤ۔ اب تو میری ذاتی غرض بھی بھائی کے انتقام میں شامل ہو گئی ہے اس نے مجھے بے حد تکلیف پہنچائی ہے"
لوزاٹا جن نے پوچھا۔
"دیکھو یہاں سے ایک روز کے فاصلے پر ایک بہت گہرا کنواں ہے جس میں خوفناک چیتے اور آدم خور چمگادڑیں رہتی ہیں۔ چھن چھنگلو کی موت صرف اس صورت میں واقع ہو سکتی ہے کہ اگر تم اسے کسی طرح اس کنویں میں پھینک سکو
جن بابا نے کہا۔
"مگر میں اسے کنویں تک کیسے لے جاؤں گا
لوزاٹا جن نے جرح کرتے ہوئے کہا۔
"اس کی ایک ہی ترکیب ہے کہ تم اس کے ساتھ موجود لڑکی کو اغوا کر لو اور اسے اغوا کر کے یہاں میری غار میں لے آؤ لڑکی کی وجہ سے وہ بھی غار میں ضرور آئے گا یہاں داخل ہوتے ہی اس کی تمام صلاحیتیں خود بخود ختم ہو جائیں گی

اور پھر تم اسے اطمینان سے باندھ کر کنویں میں پھینک سکتے ہو جن بابا نے کہا۔
" نہیں جن بابا شائد تم ایسے ہی الٹی سیدھی باتیں کر رہے ہو ظاہر جب میں اسے یہاں سے باہر لے جاؤنگا تو اس کی صلاحیتیں دوبارہ واپس آ جائیں گی کوئی ایسی ترکیب سوچو جس سے میں اس سے بھرپور انتقام لے سکوں لوزاٹا جن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
" اوہ یہ مجھے کیا ہوتا جا رہا ہے آخر یہ باتیں خود بخود میرے منہ سے کیسے نکلتی جا رہی ہیں میں کہنا کچھ چاہتا ہوں کہہ کچھ جاتا ہوں" جن بابا نے بری طرح سر ہلاتے ہوئے کہا۔
" کہیں اس چھوکرے کی طاقتیں یہاں تک تو نہیں پہنچ گئیں۔ لوزاٹا جن نے گھبرا کر غار کے دھانے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
یہ بات نہیں لوزاٹا جن میں سمجھ گیا کہ یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے میں ابھی اس کا بندوبست کرتا ہوں جن بابا نے کہا اور پھر اس نے اونچی آواز میں ایک منتر پڑھنا شروع کر دیا" پوم جھوگو

پام پوم جھوگو کرڈم کوم پوم" جن بابا مسلسل اس عجیب و غریب منتر کا ورد کرتا رہا اور پھر چند لمحوں بعد غار کے دہانے پر خود بخود ایک تیز آگ بھڑک اٹھی یہ آگ اتنی تیز تھی کہ پورا دہانہ جہنم محسوس ہونے لگا تھا مگر آگ صرف دہانے تک ہی محدود تھی اور اندر اس کا کوئی اثر نہ تھا۔

"یہ کیا ہوا۔ اب میں باہر کیسے جاؤں گا" لوزاٹا جن نے پہلے سے زیادہ گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا
"تم فکر نہ کرو یہ آگ تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتی دراصل چھن چھنگلو کے مرشد بندر بابا نے میرے ذہن کو قابو میں کر لیا تھا تاکہ میں چھن چھنگلو کی صلاحیتیں بیکار کرنے کے لئے کوئی ترکیب تمہیں نہ بتا سکوں اس آگ کے جلنے سے اب یہ غار بالکل محفوظ ہو گیا ہے۔ اب نہ ہی چھن چھنگلو اپنی صلاحیتوں کے بل پر اندر داخل ہو سکتا ہے اور نہ ہی بندر بابا کی صلاحیتیں اور طاقتیں کام آ سکتی ہیں" جن بابا نے لوزاٹا جن کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"چلو یہ تو اچھا ہوا مگر مجھے بتاؤ تو سہی کہ اس چھوکرے کو میں کیسے شکست دے سکتا ہوں" لوزاٹا جن نے جھنجلاتے ہوئے لہجے میں کہا
"سنو لوزاٹا جن یہاں سے سینکڑوں میل دور صحرائے اعظم ہے دنیا کا سب سے بڑا صحرا" جن بابا نے کہا۔
"ہاں ہے میں نے دیکھا ہوا ہے" لوزاٹا جن نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔
"اس صحرا کے عین درمیان میں ایک ٹوٹا پھوٹا سا مقبرہ ہے اس مقبرے کا گنبد بالکل ریت جیسے رنگ کا ہے اس وہ دور سے ریت کا عام سا ٹیلا ہی نظر آتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج تک اس مقبرہ میں کوئی انسان داخل نہیں ہو سکا" جن بابا نے مقبرے کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"اگر یہ بات ہے تو پھر میں اس تک کیسے پہنچوں گا" لوزاٹا جن نے کہا۔
"اس کی ایک خاص پہچان بتا دیتا ہوں تم جب اڑتے ہوئے اس مقبرے کے اوپر سے

گزرو گے تو تمہارے کانوں میں ایک ہلکی سی سیٹی
کی آواز سنائی دے گی۔ یہ سیٹی کی آواز دراصل
اس مقبرے کے کھڑے ہوئے گنبد سے ہوا کے
ٹکرانے سے پیدا ہوتی ہے۔ اور کسی جگہ یہ سیٹی
کی آواز سنائی نہ دے گی چنانچہ جہاں بھی
تمہیں سیٹی کی آواز سنائی دے وہیں اتر پڑنا
اس طرح تم اس مقبرے کو تلاش کر لو گے جن
بابا نے مقبرے کی پہچان بتاتے ہوئے کہا۔
"چلو سیٹی کی آواز سنتے ہی میں نے مقبرہ
تلاش کر لیا پھر؟" لوزاطا جن نے تیز لہجے میں
کہا تم اس مقبرے میں داخل ہو جانا۔ اس
کی شمالی دیوار میں ایک طاقچہ سا بنا ہوا ہے
جو بظاہر عام سا طاقچہ ہے اس طاقچے کی
درمیانی اینٹ کو زور سے اندر دبانا اس اینٹ
کے دبتے ہی دیوار کے کونے میں ایک دروازہ
سا نمودار ہوگا اس دروازے سے سیڑھیاں نیچے
اتر رہی ہیں تم ان سیڑھیوں پر اترتے چلے
جانا نیچے ایک بڑا کمرہ ہوگا جس کے درمیان
میں ایک تابوت رکھا ہوگا اس تابوت کو کھول

دینا اس تابوت کے اندر ایک لاش پڑی ہوگی
یہ لاش صدیوں پہلے کے ایک بہت بڑے
جادوگر کی ہے اس لاش کو اٹھا کر تابوت سے
باہر رکھ دینا لاش کے بالکل نیچے ایک چھوٹی
سی تلوار رکھی ہوگی تلوار کا منہ سانپ کی دو
شاخہ زبان جیسا ہوگا۔ تم وہ تلوار اٹھا لینا
بس یہ تلوار ہی چھن چھنگو کے مقابلے میں
تمہاری فتح کا باعث ہوگی جب تک یہ تلوار
تمہارے پاس ہوگی چھن چھنگو کی کسی طاقت
کا تم پر کوئی اثر نہ ہوگا اور تم آسانی سے
چھن چھنگو پر قابو پا سکو گے اس کے بعد تم
جیسا چاہو اس سے سلوک کر سکتے ہو۔ جن بابا
نے مکمل تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"بس ٹھیک ہے تم یہ آگ راستہ سے ہٹاؤ
میں ابھی صحرائے اعظم جا کر تلوار لے آتا ہوں
اور اس پدے کی لوٹی بوٹی علیحدہ کر دونگا
لوزاٹا جن نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
"جلدی نہ کرو میری بات غور سے سنو چھن
چھنگو کی کوئی صلاحیت تمہیں نقصان تو نہیں

پہنچا سکتی مگر اس کے باوجود تم چھن چھنگلو پر جسمانی طور پر قابو نہ پا سکو گے جیسے ہی تم اسے ہاتھ لگاؤ گے تمہارے اپنے جسم میں آگ بھڑک اٹھے گی اس لیئے اگر اسے مارنے کی تم ایک اور ترکیب کرو تو بہتر ہے جن بابا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

" وہ کیا ترکیب ہے بوزاٹا جن نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں پوچھا کیونکہ اسے باربار اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا کہ اتنا طاقتور جن ہونے کے باوجود اس انگوٹھے برابر چھوکرے کے سامنے بے بس ہو کر رہ گیا۔

" میں نے پہلے تمہیں ایک کنویں کے متعلق بتایا ہے اس کنویں کے اندر آدمخور چیتے اور خون پینے والی چمگادڑیں رہتی ہیں تم چھن چھنگلو کو کسی طرح اس کنویں میں قید کر دو اور خود کنویں کے دہانے پر کھڑے ہو جاؤ تو چھن چھنگلو ان آدمخور اور خون پینے والی چمگادڑوں کے ہاتھوں یقیناً ہلاک ہو جائے گا جن بابا نے بتایا

" مگر جن بابا اس کنویں کے اندر جاتے ہی چھن

چھنگلو کی صلاحیتیں پھر کام کرنے لگیں گی اور ان صلاحیتوں کے سامنے جب لوزاٹا جن جیسا طاقتور جن بے بس ہو گیا تو ہمارے چیتے اور چمگادڑیں کیا کر سکیں گی لوزاٹا جن نے اعتراض کرتے ہوئے کہا تمہارا اعتراض درست ہے اور مجھے خوشی ہے کہ تم عام جنوں کی طرح احمق نہیں بلکہ ذہین ہو لیکن میں نے تمہیں کہا ہے کہ تم خود اس کنویں کے دہانے پر کھڑے ہو جاتا چونکہ تمہارے پاس سانپ کی زبان والی تلوار ہے اس لئے کنویں کے اندر ہی چھن چھنگلو کی صلاحیتیں کام نہ کر سکیں گی جن بابا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

ہاں اگر ایسا ہے تو پھر ٹھیک ہے" لوزاٹا جن نے مطمئن ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"بس ایک بات کا خیال رکھنا کہ چھن چھنگلو کو خود ہاتھ نہ لگانا ورنہ وہ تلوار بھی تمہیں نہ بچا سکے گی جن بابا نے اسے تنبیہہ کرتے ہوئے کہا

" ارے ہاں جن بابا ایک بات کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا ہو سکتا ہے مجھے وہ تلوار حاصل

کرنے میں ایک دو روز لگ جائیں۔ اس دوران کہیں چھن چھنگلو وہ پھول حاصل کر کے واپس نہ چلا جائے پھر میں اسے کہاں ڈھونڈتا پھروں گا لوزاٹا جن نے ایک خیال آتے ہی پوچھا۔

"اس بارے میں تم بے فکر رہو پھول جہاں موجود ہے اس جگہ کا راستہ اس غار سے ہی جاتا ہے اور اس آگ کی وجہ سے چھن چھنگلو اس غار میں داخل ہی نہیں ہو سکتا اور پھر میں خود بھی غار میں موجود ہوں اگر وہ اندر آ بھی گیا تو پھر مر کر ہی یہاں سے نکلے گا" جن بابا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" پھر تو واقعی تمہیں کوئی فکر نہ ہونی چاہیے اچھا اب غار کے دھانے سے آگ ہٹاؤ تاکہ میں باہر جا سکوں لوزاٹا جن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں تمہیں ایک دروازے سے باہر بھیج دیتا ہوں، چھن چھنگلو اس وقت۔ غار کے قریب ہی گھومتا پھر رہا ہے ایسا نہ ہو کہ وہ اندر آ جائے اور دوسری بات یہ کہ آگ کا الاؤ ختم ہوتے

ہی کہیں بندر بابا پھر میرا ذہن قابو کر لے جن بابا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"دوسرا راستہ کون سا ہے لوزاٹا جن نے حیرت بھرے انداز میں چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ادھر" جن بابا نے غار کے ایک کونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر اس کونے کی طرف پھونک دیا دوسرے لمحے غار کی چٹان میں ایک بڑا سا دروازہ نمودار ہو گیا اور لوزاٹا جن تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس دروازے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"لوزاٹا جن کے باہر جانے کے بعد جن بابا نے ایک بار پھر ایک منتر پڑھ کر پھونک ماری اور دروازہ غائب ہو گیا اب وہاں صاف چٹان تھی۔

" بندر بابا اب میں دیکھوں گا کہ تمہارے اس چھن چھنگلو کو موت کے منہ سے کون بچا سکتا ہے جن بابا نے لوزاٹا جن کے جانے کے بعد بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر آنکھیں بند کر کے دوبارہ کسی منتر

کے ورد میں مصروف ہو گیا اب اس کے بوڑھے چہرے پر گہرے اطمینان کے آثار نمایاں تھے جیسے اس نے کوئی بہت بڑی مصیبت سے نجات حاصل کر لی ہو اور تھا بھی واقعی ایسا ہی۔ اسے معلوم تھا کہ اگر وہ لوزاٹا جن کو درمیان میں نہ ڈال دیتا تو پھر چھن چھنگو یقیناً وہ پھول حاصل کر لیتا کیونکہ جن بابا بے پناہ صلاحیتیں رکھنے کے باوجود خود اس مقبرے تک جا کر تلوار حاصل نہ کر سکتا تھا اور تلوار کے بغیر چھن چھنگو سے حفاظت ناممکن تھی جن بابا کا ارادہ تھا کہ چھن چھنگو کی ہلاکت کے بعد وہ تلوار لوزاٹا جن سے حاصل کرے گا اور اگر اسے لوزاٹا جن کے مرنے کا خطرہ ہوا تو وہ پہلے ہی وہ تلوار اس سے حاصل کر لے گا اور پھر ایک بار تلوار اس کے قبضے میں آنے کی دیر ہے پھر چھن چھنگو تو کیا بندر بابا بھی بے بس ہو جائے گا۔

تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے چھن چھنگو اور شالی جیسے ہی پہاڑی کے قریب پہنچے۔ پنگو بندر ایک طرف سے دوڑتا ہوا آیا۔

"چھن چھنگو میں نے معلوم کر لیا ہے کہ زہر چوس پھول کہاں ہے" پنگو بندر نے ہانپتے ہوئے چھن چھنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھا کہاں ہے وہ" چھن چھنگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ پہاڑی کے باہر کہیں نہیں ہے بلکہ سنہری غار میں جہاں ایک صدیوں بوڑھا جن رہتا ہے اس غار میں سے ایک خفیہ راستہ پہاڑی کے اندر کہیں جاتا ہے وہاں وہ

پھول موجود ہے پنگلو بندر نے کہا۔
"مگر تمہیں کیسے معلوم ہوا" چھن چھنگلو نے
یقین نہ آنے والے لہجے میں پوچھا۔ کیونکہ اگر
پھول پہاڑی کے باہر نہ تھا تو پھر پنگلو بندر
کو کیسے معلوم ہو سکتا تھا کہ وہ پہاڑی کے
اندر کسی خفیہ غار میں موجود ہے۔
"چھن چھنگلو اس پہاڑی پر سیاہ بندر رہتے
ہیں ان کا سردار ایک بہت بڑا بندر ہے
انہوں نے مجھے مہمان سمجھ کر میری بہت آؤ
بھگت کی اور پھر میں نے اس بوڑھے سردار
بندر سے پھول کے متعلق پوچھا تو اس نے یہ
سب کچھ بتایا ہے" پنگلو بندر نے تفصیل بتلاتے
ہوئے کہا۔
" واہ میرے یار واقعی تم نے ایک کام کی
بات کا پتہ چلا لیا ہے ورنہ ہم خواہ مخواہ
پہاڑی کی خاک چھانتے پھرتے" چھن چھنگلو
نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
" اور واقعی ہمیں بے حد تکلیف اٹھانی پڑتی
کیونکہ اس گھپ اندھیرے میں پھول کی تلاش

ناممکن سی ہو جاتی ہے" شامی نے کہا۔
"اب تو ہمیں صرف یہی کرنا ہے کہ اس غار میں چلے جائیں اور لوزاٹا جن اور اس جن بابا کا خاتمہ کرکے اس خفیہ راستے کے ذریعے نیچے اتر کر وہ پھول حاصل کر لیں۔ اب ہمارا کام آسان ہو گیا ہے چھن چھنگو نے کہا اور شامی نے سر ہلا دیا اور پھر وہ تینوں تیزی سے پہاڑی کے پتھروں کو پھلانگتے ہوئے اوپر چڑھتے گئے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ سنہری غار پہاڑی کی چوٹی پر ہے اور پھر اس کا سنہرا رنگ دور سے ہی اس کا پتہ بتا دیتا تھا اس لئے وہ بڑے اطمینان سے اوپر چڑھے جا رہے تھے۔
"تھوڑی دیر بعد وہ اس غار کے قریب پہنچ گئے مگر دوسرے لمحے وہ ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ غار کے منہ پر آگ کا ایک بہت بڑا الاؤ سا جل رہا تھا۔
"یہ آگ کیسی ہے" چھن چھنگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے آنکھیں

بند کرکے دل ہی دل میں آگ کے متعلق سوال کیا دوسرے لمحے اس کے ذہن میں اس کا جواب آ گیا کہ یہ آگ بہت خوفناک ہے اس آگ کو پھلانگ کر تم اندر نہیں جا سکتے اور پھر اگر چلے بھی جاؤ تو جن بابا کی خوفناک طاقتیں آڑے آ جائیں گی۔ اور تم وہ پھول حاصل نہ کر سکو گے یوں لگتا ہے جیسے کسی غیبی طاقت نے خودبخود اسے اس کے سوال کا جواب دے دیا ہو۔

”پھر میں کیا کروں کس طرح پھول حاصل کروں“ چھن چھنگو نے دوسرا سوال کیا۔

اس آگ کو پھلانگنے اور جن بابا کی طاقتوں کو ختم کرنے کے لئے تمہیں شمعون جادوگر کی سانپ کی زبان جیسی تلوار حاصل کرنی ہو گی جو صحرائے اعظم کے ایک خوفناک خفیہ مقبرے میں رکھی ہوئی شمعون جادوگر کی لاش کے نیچے پڑی ہوئی ہے غیبی طاقت نے جواب دیا ”اوہ مگر میں مقبرے کو کیسے تلاش کروں گا“ چھن چھنگو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"سنو چھن چھنگلو جن بابا نے تمہاری صلاحیتوں کو بیکار کرنے کے لیے لوزاٹا جن کو اس تلوار کو حاصل کرنے کے لیے صحرائے اعظم کی طرف روانہ کر دیا ہے تم بھی فوراً وہاں پہنچو اور لوزاٹا جن سے پہلے وہ تلوار حاصل کر لو اگر لوزاٹا جن نے پہلے وہ تلوار حاصل کر لی تو پھر اس کے مقابلے میں تمہاری تمام صلاحیتیں بیکار ہو جائیں گی اور پھر نہ تم پھول حاصل کر سکو گے اور نہ ہی لوزاٹا جن کو مار سکو گے. غیبی طاقت نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مگر اس مقبرے کو میں کیسے تلاش کروں گا اس کی کوئی نشانی ہے چھن چھنگلو نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا

"تمہیں تلاش کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑے گی لوزاٹا جن کو جن بابا نے اس کی پوری تفصیل بتا دی ہے تم صحرائے اعظم پہنچ کر لوزاٹا جن کو تلاش کر لو تمہیں خودبخود اس مقبرے کا پتہ چل جائے گا"۔ چھن چھنگلو کو جواب ملا اور چھن چھنگلو نے آنکھیں کھول دیں

اور پھر تمام باتیں تفصیل سے شامی کو بتا دیں
" اوہ یہ بہت بُرا ہوا ہمیں فوراً وہاں
پہنچنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ ہمارے پہنچنے سے
پہلے ہی لوزاٹا جن وہ تلوار حاصل کرلے"۔ شامی
نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔
" ٹھیک ہے آؤ میرے ہاتھ پکڑ لو اور پنگلو
تم بھی پکڑ کر آنکھیں بند کر لو چھن چھنگلو نے
شامی اور پنگلو بندر سے کہا اور جب اِن
دونوں نے ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کیں تو دوسرے
لمحے زمین ان کے قدموں کے نیچے سے غائب ہو
گئی۔

پھر تقریباً دس منٹ بعد انہیں اپنے قدموں
کے نیچے نرم نرم ریت کا احساس ہوا اور اسی
لمحے چھن چھنگلو نے انہیں آنکھیں کھولنے کے لیے
کہا اور جب انہوں نے آنکھیں کھولیں تو اپنے
آپ کو لق و دق صحرا میں کھڑا پایا جہاں ہر طرف
ریت ہی ریت تھی صحرائے اعظم واقعی ریت
کا ایک سمندر ہی تھا شامی نے آنکھیں کھولتے
ہی چاروں طرف دیکھا اسے شائد اِس منظر سے

یا لوزاٹا جن کی تلاش تھی۔ مگر نہ ہی وہاں کسی مقبرے کے آثار نظر آ رہے تھے اور نہ ہی لوزاٹا جن نظر آ رہا تھا۔

" یہ ہم کہاں آ گئے یہاں تو نہ کہیں مقبرہ نظر آ رہا ہے اور نہ ہی لوزاٹا جن"، شاملی نے کہا۔

" ہم لوزاٹا جن سے پہلے یہاں پہنچ گئے ہیں لوزاٹا جن کو یہاں پہنچنے میں ابھی دیر لگے گی اس لیے ہم ایک ٹیلے کی آڑ میں بیٹھ جاتے ہیں لوزاٹا جن جیسے ہی یہاں پہنچا وہ ہمیں آسمان پر اڑتا ہوا نظر آ جائے گا اور ایک بار وہ نظر آ گیا تو پھر ہم اسے نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیں گے" چھن چھنگو نے جواب دیا اور شاملی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تینوں ایک بڑے سے ریت کے ٹیلے کی آڑ میں ہو کر بیٹھ گئے مگر ان تینوں کی نظریں مسلسل آسمان پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

لوزاٹا جن جیسے ہی جن بابا کی غار کے
خفیہ دروازے سے باہر نکلا اس نے اپنے
آپ کو پہاڑی کی چوٹی پر کھڑے ہوئے پایا
چونکہ ہر طرف گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا اس
لئے اسے اردگرد کے ماحول کے متعلق کوئی علم
نہ تھا ایک لمحے کے لئے اسے یہ خیال ضرور
آیا کہ وہ اندھیرے میں ہی چھن چھنگلو کو
تلاش کر کے اس پر جھپٹ پڑے اور اس کی
گردن مروڑ دے مگر دوسرے لمحے اس نے فوراً
اپنا ارادہ بدل دیا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ
کہیں چھن چھنگلو اپنی کسی پر اسرار صلاحیت کی
بناء پر اسے بے بس نہ کر دے اور اس

بار تو جن بابا بھی اسے بچانے کیلئے نہ آئے گا کیونکہ جن بابا تو سمجھ رہا ہو گا کہ وہ تلوار حاصل کرنے کے لئے صحرائے اعظم کی طرف گیا ہوا ہے چنانچہ اس نے یہ خیال دل سے نکال دیا اور پھر دل ہی دل میں صحرائے اعظم کی سمت کا تعین کر کے اس نے ایک اونچی چھلانگ لگائی اور پھر فضا میں تیرتا ہوا انتہائی تیز رفتاری سے صحرائے اعظم کی طرف اڑتا چلا گیا۔

شاگال کی سیاہ پہاڑی کی حدود سے جیسے ہی وہ باہر نکلا ہر طرف پھیلتی ہوئی دھوپ نے اس کی آنکھوں کو چکا چوند کر دیا اور اس نے اپنی بلندی میں اضافہ کر دیا تاکہ نیچے سے اسے دیکھا نہ جا سکے۔

تقریباً آٹھ گھنٹے تک مسلسل تیز رفتاری سے اڑنے کے بعد آخرکار وہ ریت کے اس وسیع سمندر میں جسے صحرائے اعظم کہا جاتا ہے داخل ہو گیا گو مسلسل اڑنے کی وجہ سے وہ بے حد تھک گیا تھا لیکن اس نے سوچا کہ ایک ہی

بار نلواد حاصل کر کے کہیں آرام کرے گا چنانچہ وہ
صحرائے اعظم کے وسط میں اڑتا چلا گیا چونکہ
صحرا میں کسی کی موجودگی کی کوئی توقع نہ
تھی اس لئے اب وہ زمین سے کافی قریب رہ
کر فضا میں اُڑتا چلا جا رہا تھا۔ جب
اپنے اندازے کے مطابق وہ صحرا کے وسط میں
پہنچ گیا تو اس نے اپنے کان اس سیٹی کی
طرف لگا دیئے جو ٹوٹے ہوئے مقبرے کے
گنبد میں سے ہوا کے گزرنے سے پیدا ہوتی
تھی لیکن کافی دور تک اڑنے کے باوجود اسے
سیٹی کی آواز کہیں سنائی نہ دی تو اس
نے آخر کار یہی پروگرام بنایا کہ کسی ٹیلے
کی آڑ میں بیٹھ کر آرام کیا جائے ابھی
وہ کسی مناسب ٹیلے کے تلاش میں نظریں
دوڑا ہی رہا تھا کہ اچانک اس کے کانوں
میں ایک تیز سیٹی کی آواز گونجی اور وہ
بری طرح چونک پڑا چونکہ وہ اڑتا ہوا آگے
نکل گیا اس لئے سیٹی کی آواز یکلخت بند
ہو گئی تھی مگر سیٹی کی آواز سنتے ہی

لوزاٹا کی ساری تھکاوٹ دور ہو گئی اور وہ تیزی سے واپس پلٹا اور پھر جیسے ہی سیٹی کی آواز اس کے کانوں میں گونجی اس نے اپنے جسم کو ٹھہرا لیا اور اب اس کی تیز نظریں نیچے ریت کے ایک عام سے ٹیلے پر جمی ہوئی تھیں۔ سیٹی کی آواز اس ٹیلے کے اوپر سے گزرتے ہوئے آتی تھی وہ آہستہ آہستہ نیچے اترتا چلا گیا اور پھر اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک ابھر آئی کیونکہ نیچے جا کر اسے احساس ہوا کہ جسے وہ ریت کا عام سا ٹیلا سمجھ رہا تھا وہ واقعی ایک ٹوٹا پھوٹا سا مقبرہ تھا۔ جس کا رنگ بالکل ریت جیسا تھا۔

لوزاٹا جن نیچے اترتے ہی تیزی سے مقبرے کے ٹوٹے ہوئے دروازے میں داخل ہو گیا مقبرے کی حالت بے حد خراب تھی ہر طرف ریت ہی ریت بکھری ہوئی تھی مقبرہ مکمل طور پر کھنڈر کی صورت اختیار کر چکا تھا۔

لوزاٹا جن نے سرچ لائٹ کی طرح تیزی سے

چاروں طرف نظریں گھمائیں اسے اس طاقچے کی تلاش تھی جس کی اینٹ دبانے سے خفیہ دروازہ کھلتا تھا اور پھر اس کی نظریں مقبرے کی شمالی دیوار میں بنے ہوئے ایک طاقچے پر جم گیئں وہ تیزی سے اس طاقچے کی طرف بڑھا اور اس نے اس طاقچے کی درمیانی اینٹ پر انگوٹھا رکھ کر زور سے دبایا دوسرے لمحے ایک تیز چرچراہٹ کی آواز سے اس دیوار کے ایک کونے میں دروازہ نمودار ہو گیا اور لوزاٹا جن تیزی سے اس دروازے کی طرف لپکا دروازے کے نیچے سیڑھیاں جا رہی تھیں لوزاٹا تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا تھوڑی دیر بعد وہ ایک اور کمرے میں پہنچ گیا کمرے میں عجیب سی بو پھیلی ہوئی تھی یوں محسوس ہوتا تھا جیسے صدیوں بعد اس میں تازہ ہوا داخل ہوئی ہو۔

اس کمرے کے عین درمیان میں ایک پرانا سا تابوت پڑا ہوا تھا جو کسی خاص قسم کی لکڑی سے بنایا گیا تھا۔ کیونکہ اتنی مدت سے بند کمرے میں پڑے رہنے کے باوجود وہ لکڑی

خاصی مضبوط اور نئی معلوم ہو رہی تھی۔ اسی تابوت کے اوپر عجیب و غریب قسم کی تصویریں بنی ہوئی تھیں اور ہندسے لکھے ہوئے تھے لوزاٹا جن نے اس تابوت کا ڈھکن اٹھایا تو اندر ایک بہت بوڑھے جادوگر کی حنوط شدہ لاش پڑی ہوئی تھی لوزاٹا جن نے جیسے ہی لاش کو ہاتھ لگایا وہ یوں بکھر گئی جیسے ریت کی بنی ہوئی ہو جہاں جہاں لوزاٹا کا ہاتھ لگتا تھا وہیں سے ہڈیاں ظاہر ہو جاتی تھیں۔ لوزاٹا نے بڑی پھرتی سے ہڈیوں کو اٹھا کر باہر پھینکا اور پھر اس لاش کے نیچے پڑی ہوئی اسے ایک چھوٹی سی تلوار نظر آ گئی جس کا منہ سانپ کی زبان کی طرح دوشاخہ تھا لوزاٹا کی آنکھوں میں کامیابی کی چمک ابھر آئی اس نے تیزی سے تلوار اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔

"ٹھہرو تم حرکت نہیں کر سکتے" اچانک کمرے میں چھن چھنگو کی آواز گونجی اور لوزاٹا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم یکلخت پتھر

کا بن گیا ہو۔ اس کا تلوار کی طرف بڑھا ہوا ہاتھ وہیں جم کر رہ گیا تھا البتہ اس کا سر دائیں بائیں حرکت کر سکتا تھا۔ اور اس نے منہ موڑ کر دیکھا تو اسے دروازے میں چھن چھنگو شاملی اور پنگو بندر کھڑے نظر آئے لوزاٹا جن کی آنکھوں میں شدید ترین نفرت کے چراغ جل رہے تھے۔

"تم خواہ مخواہ تلوار اٹھانے کی زحمت کر رہے ہو میں اٹھا لیتا ہوں" چھن چھنگو نے کہا اور پھر وہ تابوت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"تم کمینے بدے تم یہاں کیسے پہنچ گئے تم تو شاگال کی پہاڑی پر تھے" لوزاٹا جن نے خونخوار لہجے میں کہا

"ہاں مگر مجھے پتہ چل گیا تھا کہ تم یہ تلوار اٹھانے کے لئے آئے ہو چنانچہ میں تم سے پہلے یہاں پہنچ گیا اور پھر ہماری نظروں کے سامنے تم اس مقبرے میں داخل ہوئے ہم بھی تمہارے پیچھے یہاں آ گئے

اور اب تمہارے سامنے ہیں چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر تابوت میں پڑی ہوئی تلوار اٹھانی چاہی مگر جیسے ہی اس کا ہاتھ تابوت کی طرف بڑھا ایک زوردار دھماکہ ہوا اور چھن چھنگو کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا ہو وہ اس بری طرح زمین پر گرا تھا کہ ایک لمحے کے لئے اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھا گیا مگر اس نے سر کو جھٹک کر اپنے آپ پر قابو پا لیا اور پھر ہوش بحال ہوتے ہی وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا مگر اسی لمحے کمرہ لوزاٹا جن کے خوفناک قہقہے سے گونج اٹھا اور چھن چھنگو نے دیکھا کہ لوزاٹا جن بالکل ٹھیک ٹھاک کھڑا ہوا تھا اور وہ چھوٹی سی تلوار اس کے ہاتھوں میں تھی چھن چھنگو سمجھ گیا کہ اس کے ایک لمحے کے لئے بیہوش ہونے کی وجہ سے لوزاٹا جن پر اس اثر ختم ہو گیا اور اس لمحے سے فائدہ اٹھا

ہوئے لوزاٹا جن نے تلوار اٹھالی تھی چھن چھنگا
نے ہوش میں آتے ہی تیزی سے اپنے
ہاتھ کو فضا میں گردش دی تاکہ ایک بار
پھر لوزاٹا جن کو مفلوج کر کے اس سے
تلوار چھین لے مگر چھن چھنگو یہ دیکھ کر
پریشان ہو گیا کہ لوزاٹا جن پر کوئی اثر
نہ ہوا تھا اسی لمحے چھن چھنگو کے قریب
کھڑے ہوئے بندر نے تیزی سے چھلانگ مار
اور وہ سیدھا لوزاٹا جن کے اس ہاتھ پر
جھپٹا جس میں اس نے تلوار پکڑی ہوئی تھی
مگر لوزاٹا جن نے دوسرے ہاتھ سے زور دار
تھپڑ پنگلو کو رسید کیا اور پنگلو چیخ
مار کر سامنے والی دیوار سے جا ٹکرایا۔
اسی لمحے لوزاٹا جن تیزی سے بھاگتا ہو
دروازے کی طرف بڑھا اور پھر ان کے دیکھتے
ہی دیکھتے وہ دروازہ پار کر کے غائب ہو گیا۔
"بھاگو وہ نکل گیا" چھن چھنگو نے چیخ کر
کہا اور وہ سب بھی دروازے کی طرف دوڑ
پڑے۔ مگر پنگلو بندر چونکہ ابھی تک پوری

طرح ہوش میں نہ آ سکا تھا اُس لئے وہ تیزی سے نہ بھاگ سکا اور اس کی وجہ سے ان دونوں کو رفتار آہستہ رکھنی پڑی۔ اور پھر جیسے ہی وہ دروازے کے قریب پہنچے تو اچانک ایک دھماکے سے دروازہ بند ہو گیا شاید لوزاٹا جن نے باہر نکل کر طلچے کی اینٹ کو ایک بار پھر دبا کر دروازہ بند کر دیا تھا۔

چھن چھنگو نے دروازے کے قریب پہنچ کر اپنی انگلی کو دائرے میں حرکت دی تو وہ دروازہ ایک دھماکے سے دوبارہ کھل گیا اور چھن چھنگو نے اطمینان کی ایک طویل سانس لی کہ اس کی صلاحیتیں بالکل ختم نہیں ہوئیں بلکہ صرف ان کا اثر لوزاٹا جن پر نہ ہو رہا تھا اور چھن چھنگو سمجھ گیا کہ ایسا اس لئے ہو رہا ہے کہ لوزاٹا جن کے پاس وہ سانپ کی زبان جیسی تلوار ہے اس لئے اب لوزاٹا جن سے پہلے تلوار حاصل کرنا انتہائی ضروری ہو گیا تھا۔

دروازہ کھلتے ہی وہ تیزی سے باہر آ گئے اور پھر چند لمحوں بعد وہ مقبرے سے باہر موجود تھے لوزاٹا جن غائب ہو چکا تھا اور چھن چھنگلو سمجھ گیا کہ لوزاٹا جن سیدھا شاگال کی سیاہ پہاڑی کی طرف ہی گیا ہوگا اسے معلوم تھا کہ وہ لوزاٹا جن سے بہت پہلے وہاں پہنچ سکتا ہے اس لئے باہر نکل کر اس نے فوراً وہاں سے جانے کی بجائے اپنی آنکھیں بند کیں اور اپنے آپ سے سوال کرتے ہوئے پوچھا۔

"میں لوزاٹا جن سے تلوار کیسے حاصل کر سکتا ہوں؟

"چھن چھنگلو تلوار لوزاٹا جن کے پاس پہنچنے کے بعد اب تمہاری کوئی صلاحیت اس پر اثر نہیں کر سکتی اور لوزاٹا جن کو ہلاک کرنے کے لئے اس سے تلوار حاصل کرنا بے حد ضروری ہے اور اب تم صرف عقل استعمال کر کے اور چالاکی سے ہی اس سے تلوار حاصل کر سکتے ہو ہم تمہیں اس سلسلے میں کوئی واضح

ترکیب نہیں بتا سکتے۔
غیبی آواز نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی چھن چھنگلو نے آنکھیں کھول دیں اس کے چہرے پر بے پناہ پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ غیبی طاقت نے بھی اس کا ساتھ نہ دیا تھا اور بندر بابا بھی عبادت میں مصروف ہونے کی وجہ سے اس سے کوئی تعاون نہ کر رہے تھے ادھر تیزی سے وقت گزرتا چلا جا رہا تھا اور چھن چھنگلو جانتا تھا کہ اگر وہ جلد از جلد وہ پھول لے کر واپس نہ گیا تو شہزادہ اسد مر جائے گا اور اس کی تمام جدوجہد قطعی بیکار جائے گی
"کیا بات ہے" شالی نے اسے پریشان دیکھ کر پوچھا اور چھن چھنگلو نے تمام باتیں تفصیل سے اسے بتا دیں۔
"تم گھبراؤ نہیں میں اس جن سے یہ تلوار حاصل کرلوں گی اور تم دیکھنا کہ وہ میرے چکر میں آکر یہ تلوار خود بخود میرے حوالے کر

دے گا۔" شامل نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی

" مگر تمہارا جادو تو معطل ہو گیا ہے تم یہ تلوار کیسے حاصل کرو گی؟" چھن چھنگلو نے تشویش زدہ لہجے میں پوچھا۔

" میری عقل تو معطل نہیں ہوئی۔ تم دیکھو تو سہی میں کیا چکر چلاتی ہوں" شامل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تو آؤ پھر چلیں میں بھی وہاں پہنچ کر اپنے طور پر کوئی ترکیب سوچوں" چھن چھنگلو نے کہا اور پھر شامل اور ینگلو نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑے اور آنکھیں بند کرتے ہی زمین ان کے قدموں سے غائب ہو گئی۔

لوزاٹا جن کو اچھی طرح معلوم تھا کہ تلوار
پر قبضہ کر لینے کے باوجود وہ خود چھن چھنگو
کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اس لئے وہ تیزی
سے دروازے کی طرف لپکا اور پھر اس
نے طاقچے کی اینٹ دبا کر دروازہ بند
کر دیا۔ اسے یقین تھا کہ جلد یا بدیر چھن
چھنگو اپنی صلاحیتوں کی بنا پر دروازہ کھول
دے گا مگر اس نے دروازہ اس لئے بند
کیا تھا تاکہ اسے اطمینان سے شاگال کی پہاڑی تک
پہنچنے کا وقت مل سکے وہ چھن چھنگو سے
پہلے وہاں پہنچ جانا چاہتا تھا اس کا مقصد یہ
تھا کہ وہاں پہنچ کر وہ چھن چھنگو کو اس

غار میں پہنچانے کی کوئی ترکیب سوچ سکے۔
چنانچہ دروازہ بند کرتے ہی وہ تیزی سے مقبرے سے باہر نکلا اور پھر ایک لمبی چھلانگ لگا کر وہ فضا میں بلند ہوتا چلا گیا اس بار وہ اپنی پوری قوت سے پرواز کر رہا تھا اس لئے اس کی رفتار بے حد تیز تھی۔
تقریباً چھ گھنٹے تک مسلسل پرواز کرنے کے بعد آخرکار وہ شاگال کی سیاہ پہاڑی کے قریب پہنچ گیا مگر پہاڑی کے اردگرد پھیلے ہوئے اندھیرے میں داخل ہونے سے پہلے ہی وہ اتر گیا اسے اس غار کی تلاش تھی جس میں اس نے چھن چھنگو کو پھینکا تھا اور پھر تھوڑی سی تلاش کے بعد اس نے غار دریافت کر لیا۔ یہ غار بے حد گہرا تھا لیکن غار کے اندر تاریکی کی بجائے ہر طرف روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ غار کے دہانے سے نیچے بے شمار سیڑھیاں چلی جا رہی تھیں۔
لوزاٹا جن نے غار کے اندر جھانک کر

دیکھا اور دوسرے لمحے جھک کر سر پیچھے ہٹا لیا کیونکہ اندر سے بھوکے چیتوں کی غراہٹیں اور خون پینے والی چمگادڑوں کی پھڑ پھڑاہٹ صاف سنائی دے رہی تھی غار کے دہانے پر ایک بڑی سی چٹان موجود تھی۔ لوزاٹا جن نے غار کے دہانے پر سے وہ چٹان تھوڑی سی ہٹا دی اب اتنا فاصلہ پیدا ہو گیا تھا کہ چھن چھنگو جیسا پتلا دبلا لڑکا اس میں داخل ہو سکتا تھا۔

اور جیسے ہی وہ مڑا وہ حیرت سے بت بن گیا کیونکہ اس کے سامنے وہی خوبصورت لڑکی کھڑی تھی جسے اس نے مقبرے کے کمرے میں چھن چھنگو کے ساتھ دیکھا تھا۔

"مجھے بچا لو اچھے جن مجھے اس وحشی درندے سے بچا لو" لڑکی نے جو شاہی تھی بڑی طرح روتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہی ہو تم مجھے چکر نہ دو مجھے معلوم ہے کہ تم میرے دشمن کی ساتھی ہو لوزاٹا جن نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یقین کرو تمہیں اپنے دیوتا کی قسم مجھ پر یقین کرو یہ لڑکا اپنی پراسرار طاقتوں سے مجھے اپنے ساتھ گھسیٹے پھر رہا ہے۔ وہ وحشی درندہ ہے بظاہر تو عام سا لڑکا نظر آتا ہے مگر وہ انتہائی وحشی ہے مجھے اس سے بچا لو اور میرے ماں باپ کے گھر بھجوا دو دیکھو میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں" شالی نے زاروقطار روتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے لوزاٹا جن کے قدموں میں جھکتی چلی گئی اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے کہ جیسے وہ دنیا کی سب سے مظلوم لڑکی ہو۔

"اچھا کھڑی ہو جاؤ اور مجھے بتاؤ کہ وہ کمینہ پتہ اس وقت کہاں ہے" لوزاٹا جن نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

وہ شاید شالی کے اس بری طرح رونے پر نرم پڑ گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سوچا تھا کہ لڑکی خوبصورت اور جوان ہے اس چھن چھنگلو کے خاتمے کے بعد

وہ بطور خادمہ اسے اپنے پاس رکھے گا
اچھی خدمت کرے گی۔
"وہ تھوڑی دیر بعد یہاں آنے والا ہے
اس نے مجھے پہلے یہاں بھیج دیا ہے اور
خود وہیں صحرا میں رک گیا ہے کیونکہ اسے
احساس ہو گیا ہے کہ تمہارے مقابلے میں
اس کی تمام صلاحیتیں بیکار ہو چکی ہیں۔ اس
لئے وہ علیحدگی میں کوئی مخصوص عبادت کرنا
چاہتا ہے" شالی نے بڑے بااعتماد لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"جب تک میرے پاس تلوار ہے اس پیڈ
کی کوئی عبادت اس کے کام نہیں آ سکتی"
لوزاٹا جن نے بڑے فخریہ لہجے میں قہقہہ
لگاتے ہوئے کہا۔
"مجھے یقین ہے اسی لئے تو میں نے اس
موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے تمہاری پناہ
حاصل کی ہے" شالی نے سر ہلاتے ہوئے
کہا۔
"سنو لڑکی ——" لوزاٹا جن نے کچھ کہا

چاہا مگر شالی نے اُس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

" میرا نام شالی ہے اور میرا گھر مصر میں ہے۔ صحرائے اعظم کے پاس" شالی نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" اچھا شالی میری بات غور سے سنو میں تمہاری مدد اس وقت کر سکتا ہوں جب تم اس چھوکرے کو مارنے میں میری مدد کرو اگر میں نے محسوس کیا کہ تم خلوص دل سے اس کام میں میری مدد کر رہی ہو تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ چھن چھنگو کے ہلاک ہوتے ہی میں تمہیں تمہارے گھر واپس پہنچا دوں گا" لوزاٹا جن نے شالی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

" میں خود دل سے چاہتی ہوں کہ یہ وحشی درندہ مر جائے تم مجھے بتاؤ کہ میں تمہاری کیا امداد کر سکتی ہوں؟" شالی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" تم یہاں سے چلی جاؤ اور چھن چھنگو کو ملو میں یہاں اس غار میں چھپ جاتا ہوں۔ تم

اسے بتا دینا کہ میں اُس کے سامنے اس غار میں چھپا ہوا ہوں وہ یقیناً اس غار میں داخل ہوگا اور میں اسے غار میں بند کرکے اس کا منہ بھاری چٹان سے بند کر دوں گا اس طرح چھن چھنگو غار سے باہر نہ نکل سکے گا اور دم گھٹ کر وہیں مَر جائے گا لوزاٹا جن نے کہا۔

"مگر اُس سے کیا فائدہ ہوگا اُس کے پاس بے پناہ صلاحیتیں ہیں وہ اپنی صلاحیتوں کی مدد سے غار سے باہر نکل آئے گا" شالی نے جرح کرتے ہوئے کہا۔

"تم نہیں سمجھتیں اس غار میں سے وہ کسی صورت باہر نکل سکتا میں غار کے پتھر پر وہ تلوار رکھ دونگا چنانچہ اس تلوار کی وجہ سے غار کے دہانے والے پتھر پر اس کی صلاحیتیں کام نہ آ سکیں گی اور وہ اندر ہی دم گھٹ کر مر جائے گا جب مجھے یقین ہو جائے گا کہ وہ مر گیا ہے تو میں تلوار اٹھا لوں گا اور پھر تمہیں

تمہارے باپ کے گھر پہنچا کر اپنی راہ لوں گا۔" لوزاٹا جن نے ترکیب بتاتے ہوئے کہا اور شالی نے فوراً ہی اِس تجویز کو تسلیم کر لیا کیونکہ اس کے خیال کے مطابق یہ ترکیب لوزاٹا جن سے تلوار حاصل کرنے کے لئے بہترین تھی جیسے ہی لوزاٹا جن پتھر پر تلوار رکھے گا شالی وہ تلوار اٹھا لے گی اور تلوار کے ہٹتے ہی چھن چھنگو غار سے باہر نکل آئے گا اور پھر وہ آسانی سے اِس لوزاٹا جن کو قابو میں کر کے اِس کا خاتمہ کر سکے گا اس کے علاوہ اس کے ذہن میں تلوار حاصل کرنے کی اور کوئی صورت نظر نہ آ رہی تھی کیونکہ اس خوفناک اور طاقتور جن سے زبردستی تلوار حاصل کرنے کے متعلق تو شالی سوچ بھی نہ سکتی تھی

" بالکل ٹھیک ہے میں چھن چھنگو کو بلا کر ابھی یہاں لے آتی ہوں۔" شالی نے کہا اور لوزاٹا جن کے سر ہلاتے ہی وہ تیزی سے ایک طرف دوڑتی چلی گئی جب وہ

ایک ٹیلے کی آڑ میں جا کر لوزاٹا جن کی نظروں سے غائب ہو گئی تو لوزاٹا جن نے ایک ہلکا سا قہقہہ مارا اور پھر وہ تیزی سے دوڑتا ہوا قریبی ٹیلے کی آڑ میں کھڑا ہو گیا اسے یقین تھا کہ لڑکی چھن چھنگو کو یہاں لے کر آئے گی اور انسانی تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر چھن چھنگو پہلے غار کا پتھر ہٹا کر اندر جھانکے گا اور اسی لمحے وہ انہیں پیچھے سے دھکیل کر اندر پھینک دے گا اور پھر غار کے دہانے پر جم کر کھڑا ہو جائے گا۔ اب اسے چھن چھنگو کا انتظار تھا۔

چھن چھنگلو اس غار سے تھوڑی ہی دور ایک بڑے سے ٹیلے کی آڑ میں پنگلو بندر کے ہمراہ کھڑا ہوا تھا۔ شالی نے یہاں پہنچتے ہی چھن چھنگلو کو وہیں رکنے کے لئے کہا تھا اور خود لوزاٹا جن کے پاس پہنچ گئی تھی۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دوڑتی ہوئی واپس آگئی اس کا چہرہ کامیابی کی خوشی سے سرخ ہو رہا تھا۔

"کیا تلوار مل گئی" چھن چھنگلو نے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے بے اختیار پوچھا۔

"وہ اب ضرور مل جائے گی" شالی نے جواب دیا اور پھر تفصیل سے تمام باتیں چھن چھنگلو کو سنا دیں۔

"تلوار حاصل کرنے کی ترکیب تو اچھی ہے مگر اس میں ایک خطرہ ہے کہ اگر تم تلوار حاصل نہ کر سکیں تو پھر واقعی میں اس غار میں دم گھٹ کر مر جاؤں گا کیونکہ پتھر پر تلوار ہونے کی وجہ سے میں اس پتھر کو نہ ہٹا سکوں گا" چھن چھنگو نے تشویش زدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم بے فکر رہو چھن چھنگو مجھ پر اعتماد کرو" شالی نے اسے یقین دلاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی سی کشمکش کے بعد آخرکار چھن چھنگو راضی ہو گیا کیونکہ اس کے علاوہ تلوار حاصل کرنے کا کوئی اور چارہ بھی تو نہ تھا۔

"آؤ پھر چلیں جتنی جلدی یہ کام ہو جائے گا اچھا ہے" چھن چھنگو نے قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تینوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے اس غار کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ جس کے متعلق شالی نے بتایا تھا۔

"غار کے دہانے پر چٹان نما پتھر موجود تھا جو ذرا سا ہٹا ہوا تھا اور لونا اٹا جن نعاہتے

تھا۔

"آخر اس غار میں کیا خصوصیت ہے کہ لوزاٹا جن مجھے اس کے اندر پہنچانا چاہتا ہے" چھن چھنگلو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ایک ہاتھ اس چٹان نما پتھر پر رکھ کر اسے آہستہ سے ایک طرف دھکیلا تو شالی یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ وہ چٹان نما پتھر چھن چھنگلو کے ہاتھ لگاتے ہی یوں ایک طرف لڑھکتا چلا گیا جیسے وہ ایک بھاری بھرکم چٹان کی بجائے عام سا چھوٹا سا پتھر ہو۔

چھن چھنگلو پتھر کے ہٹتے ہی تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر آگے بڑھا اور جھانک کر غار کے اندر دیکھنے لگا وہ پوری طرح محتاط تھا کیونکہ شالی نے اسے بتایا تھا کہ لوزاٹا جن اندر موجود تھا پنگلو بندر بھی اندر جھانکنے لگا شالی ذرا دور کھڑی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی اسے شاید لوزاٹا جن کی تلاش تھی کیونکہ اس نے یہاں آتے ہی دیکھ لیا تھا کہ جن

کے قدموں کے نشان غار کے اندر جانے کی بجائے ایک ٹیلے کی طرف جا رہے ہیں. چھن چھنگو نے اس بات کا خیال نہیں کیا تھا.

ابھی چھن چھنگو اور پنگو بندر غار کے اندر جھانک ہی رہے تھے کہ اچانک قریبی ٹیلے کی آڑ سے دو بڑے بڑے ہاتھ آگے بڑھے اور پلک جھپکنے میں وہ ہاتھ چھن چھنگو اور پنگو بندر کی پشت پر پہنچ گئے ان ہاتھوں میں بڑے بڑے پتھر تھے پھر اس سے پہلے کہ شالی چیخ کر چھن چھنگو اور پنگو بندر کو ہوشیار کرتی ان ہاتھوں نے پتھروں کی مدد سے چھن چھنگو اور پنگو بندر کو زور سے دھکا دیا اور ان دونوں کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں اور وہ اچھل کر غار کے اندر گرنے لگے.

اسی لمحے لوزانا جن قہقہے مارتا ہوا ٹیلے کی آڑ سے ہنستا ہوا غار کے دہانے پر

جم گیا۔ پھر اس نے پھونک دیئے تھے اور پھر وہ دونوں ہاتھ غار کی طرف کئے مسلسل قہقہے مار رہا تھا۔

غار چونکہ بے حد گہرا تھا اس لئے چھن چھنگو اور ینگو بندر ہوا میں چکراتے ہوئے غار کے اندر گرتے چلے گئے اور غار میں موجود آدمخور چیتوں کو شائد انسانی خون کی بو آ گئی تھی کیونکہ وہ عین اسی جگہ اکٹھے ہو گئے تھے جہاں ان دونوں نے گرنا تھا ان کی تیز غراہٹوں سے غار گونجنے لگی ادھر خون چوسنے والی چمگادڑیں بھی تیزی سے پھڑپھڑاتی ہوئیں ان دونوں کی طرف بڑھنے لگیں جبکہ غار کے دہانے پر لوزاٹا جن کھڑا کامیابی سے بھرپور قہقہے لگانے میں مصروف تھا اسے اب مکمل یقین تھا کہ وہ چھن چھنگو کو ختم کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا چونکہ تلوار اس کی کمر سے بندھی ہوئی تھی اور وہ خود غار کے دہانے پر پوری طرح جما ہوا تھا اور

اسے جن بابا نے بتا دیا تھا کہ جب تک اس کا جسم غار کے دہانے سے چمٹا رہے گا غار کے اندر چھن چھنگو کی صلاحیتیں بیکار رہیں گی اور لوزاٹا جن کو علم تھا کہ بس اب چند لمحوں کی دیر ہے جیسے ہی چھن چھنگو نیچے گرے گا چیتے اسے ایک لمحے میں پھاڑ ڈالیں گے اور خون چوسنے والی چمگادڑیں چند لمحوں میں اس کا تمام خون چوس لیں گی۔

مگر وہ اپنی کامیابی کے نشے میں شامی کو بھول گیا تھا شامی جو اس کے پیچھے کھڑی تھی اس کی نظریں لوزاٹا جن کی کمر سے بندھی ہوئی اس چھوٹی سی تلوار پر جم گئیں اور جیسے ہی لوزاٹا جن کا رخ غار کے دہانے کی طرف ہوا شامی کے ہاتھ نے انتہائی تیزی سے حرکت کی اور اس نے پلک جھپکنے میں وہ تلوار لوزاٹا جن کی کمر سے کھینچ لی لوزاٹا جن قہقہے مارنے میں اتنا مصروف تھا کہ اس چھوٹی

سی تلوار کے علیحدہ ہونے کا اسے احساس تک نہ ہوا۔

ادھر چھن چھنگو اور پنگو بندر جیسے ہی فضا میں اڑتے ہوئے نیچے گرنے لگے اور انہوں نے چیتوں اور خون پینے والی چمگادڑوں کو دیکھا وہ سمجھ گئے کہ لوزاٹا جن نے ان کے خلاف چال کھیلی ہے نیچے گرتے ہوئے چھن چھنگو نے دل ہی دل میں ایک ورد کیا اور دونوں ہاتھ چیتوں کی طرف کر دیئے دوسرے لمحے اس کے دونوں ہاتھوں سے بجلیاں نکلیں اور سارے چیتوں کے جسم یوں بکھر گئے جیسے کسی نے ان کی بوٹی بوٹی علیحدہ کر دی ہو اور عین اسی لمحے وہ دونوں ان چیتوں کی لاشوں پر جا گرے اسی لمحے خون پینے والی چمگادڑیں ان پر جھپٹ پڑیں مگر چھن چھنگو نے دونوں ہاتھ اونچے کئے اور ایک بار پھر اس کے دونوں ہاتھوں سے بجلیاں نکلیں اور خون پینے والی چمگادڑیں مردہ چھپکلوں کی طرح بے جان ہو

کر زمین پر آ گریں۔

"یہ کیا ہو گیا ہے یہ کیسے ہو گیا؟" لوزاٹا جن نے جو غار کے دہانے پر کھڑا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا چیتلوں اور چمگادڑوں کے مرتے ہی چونک پڑا اس کا ہاتھ تیزی سے تلوار کی طرف بڑھا مگر دوسرے لمحے وہ بُری طرح اچھلا کیونکہ تلوار غائب تھی۔

وہ تیزی سے مڑا اور پھر اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑ گیا۔ جب اس نے دور کھڑی شالی کے ہاتھ میں وہی تلوار دیکھی۔

"تم کمینی لڑکی تم نے دھوکہ کیا ہے۔ میں تمہارا خون پی جاؤں گا۔" لوزاٹا جن نے کڑکدار لہجے میں چیختے ہوئے کہا مگر اس سے پہلے کہ وہ شالی پر جھپٹتا نیچے کھڑے ہوئے چین چھنگلو نے ہاتھ اٹھا کر نیچے کی طرف جھٹکا اور لوزاٹا جن کے قدم نہ صرف زمین سے اکھڑ گئے بلکہ وہ چیختا

ہوا فضا میں لہراتا غار کی فرش کی طرف کھنچتا چلا گیا تلوار نہ ہونے کی وجہ سے اب وہ چھن چھنگو کی صلاحیتوں کے سامنے بے بس ہو کر رہ گیا تھا۔

پھر جیسے ہی اس کا بھاری بھرکم جسم زمین پر ایک دھماکے سے گرا چھن چھنگو نے اپنی کھڑی ہتھیلی پوری قوت سے نیچے گرتے ہوئے لوزاٹا جن کے عین دل پر ماری اور لوزاٹا جن کے حلق سے ایک خوفناک چیخ نکلی اور وہ بری طرح پھڑکنے لگا چھن چھنگو کے اسی وار میں نجانے کتنی قوت تھی کہ چند لمحے پھڑکنے کے بعد لوزاٹا جن کا جسم ساکت ہو گیا اور اس کے ہاتھ پیر کھلتے چلے گئے اور اس کے منہ اور ناک سے خون کا فوارہ سا نکلنے لگا چھن چھنگو کے ایک ہی وار سے اس کا دل پھٹ گیا

"آؤ چنگو اب نکل چلیں موذی تو ختم ہو گیا" چھن چھنگو نے چنگو بندر کی دم پکڑتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے ان دونوں کے

جسم فضا میں اچھلے اور پھر وہ تیزی سے
پرواز کرتے ہوئے غار سے باہر آ گئے جہاں
شالی ہاتھ میں تلوار پکڑے ان کا انتظار
کر رہی تھی اور جب شالی نے تلوار
چھن چھنگو کو دیتے ہوئے تمام واقعہ بتایا
تو چھن چھنگو سمجھ گیا کہ شالی کی ہوشیاری
تیزی اور عقلمندی کی وجہ سے وہ موت کے
منہ سے بال بال بچا ہے۔
"بہت بہت شکریہ شالی تم نے آج
ہماری جان بچائی ہے مگر اب جلد ہی ہمیں
اس غار میں چلنا چاہیے"
"چھن چھنگو نے تلوار لیتے ہوئے کہا اور
پھر اس نے شالی اور ٹینگو بندر کو ہاتھ
پکڑ کر آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا۔
" چند لمحوں بعد جب انہوں نے آنکھیں کھولیں
تو وہ سنہری غار کے دہانے پر کھڑے
تھے جس پر ابھی تک آگ کا خوفناک
الاؤ جل رہا تھا۔
"میں اس آگ کے پار کیسے جاؤں گا" چھن

چھنگلو نے آنکھیں بند کرتے ہوئے سوچا۔
چھن چھنگلو خدا کا شکر ادا کرو کہ تم
موت کے منہ سے بچ گئے ہو اب تلوار
تمہارے قبضے میں ہے اب یہ آگ تمہارا
کچھ نہیں بگاڑ سکتی تم غار کے اندر چلے
جاؤ اور جن بابا کے سینے میں یہ تلوار
مارو اس تلوار کے جن بابا کے سینے میں
لگتے ہی جن بابا کی تمام طاقتیں ختم ہو
جائیں گی اور پھول والا دروازہ بھی خود بخود
کھل جائے گا غیبی طاقت نے جواب دیا
اور پھر چھن چھنگلو تلوار اٹھائے شالی اور
پنگلو بندر کا ہاتھ پکڑے آگ کے اندر داخل
ہو گیا اور واقعی وہ اس بھڑکتی ہوئی
آگ سے یوں گزر گئے جیسے آگ کی بجائے
وہاں پھول کھلے ہوئے ہوں
غار کے اندر جن بابا آنکھیں بند کئے ہوئے
مطمئن انداز میں بیٹھا ہوا تھا پھر اس سے
پہلے کہ جن بابا آنکھیں کھولتا چھن چھنگلو نے
ہاتھ میں پکڑی ہوئی تلوار پوری قوت سے

جن بابا کے سینے میں مار دی اور تلوار جن بابا کے سینے میں گھستی چلی گئی اور جن بابا چیخ مار کر زمین پر گرا اور تڑپنے لگا۔

"ہائے میں نے خود اپنے ساتھ ظلم کیا اور تلوار منگائی کاش میں ایسا نہ کرتا۔ جن بابا نے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ بیہوش ہو گیا اسی لمحے غار کے ایک کونے میں ایک دروازہ نمودار ہو گیا اور چھن چھنگلو شاطی اور پیگلو تیزی سے اس دروازے کو پار کر گئے یہ ایک طویل سرنگ تھی جس کے اختتام پر ایک اور چھوٹی سی غار تھی جب وہ اس غار میں پہنچے تو انہوں نے غار کے عین درمیان میں ایک چھوٹا سا پودا دیکھا جس پر سفید رنگ کا ایک چھوٹا سا پھول کھلا ہوا تھا۔ چھن چھنگلو نے آگے بڑھ کر وہ پھول توڑ لیا۔ پھول توڑتے ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے وہ پوری پہاڑی فضا میں بکھر گئی ہو۔

"چند لمحوں بعد ہر طرف سے روشنی کا سیلاب سا آ گیا اور انہوں نے دیکھا کہ وہ سیاہ پہاڑی اپنے اندھیرے سمیت غائب ہو چکی تھی اور وہ صاف زمین پر کھڑے ہوئے تھے۔

"تو یہ پہاڑی بھی بوڑھے جن بابا کی بنائی ہوئی تھی"، چھن چھنگو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ہمیں فوراً شہزادہ اسد کی طرف چلنا چاہیے"، شالی نے کہا اور چھن چھنگو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر انہوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر لیں۔

تھوڑی دیر بعد جب انہیں اپنے قدموں تلے زمین کا احساس ہوا تو انہوں نے آنکھیں کھول دیں اور آنکھیں کھولتے ہی انہوں نے اپنے آپ کو شاہی محل کے دروازے پر کھڑا پایا دروازے پر کھڑے دربان انہیں حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ شاید وہ سوچ رہے تھے کہ یہ تینوں اچانک کہاں سے ظاہر ہو

گئے ہیں۔

"بادشاہ سلامت سے کہو کہ ہم زہر چوس پھول لے آئے ہیں۔" چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے حیرت زدہ دربان سے کہا اور دربان یہ سنتے ہی خوشی سے چیخیں مارتا ہوا محل میں دوڑتا چلا گیا تھوڑی دیر بعد بادشاہ خود ننگے پیر دوڑتا ہوا پھاٹک پر آ گیا۔

"کیا میں نے سچ سنا ہے تم پھول لے آئے ہو میرا بیٹا بچ جائے گا" بادشاہ نے یقین نہ آنے والے لہجے میں پوچھا۔

"آپ نے بالکل سچ سنا ہے بادشاہ سلامت یہ دیکھئے پھول"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا اور بادشاہ نے خوشی سے پاگل ہو کر چھن چھنگو کو دونوں بازوؤں میں لے لیا۔ اور پھر تیزی سے محل کے اندر بھاگتا چلا گیا۔

شہزادے کے کمرے میں بادشاہ شاہی حکیم اور دوسرے بڑے حکام جمع ہو گئے اور پھر چھن چھنگو نے وہ پھول پلنگ پر بیہوش

پڑے ہوئے شہزادے اسد کی ناک سے لگا دیا
پھول شہزادے کی ناک سے لگتے ہی تیزی
سے رنگ بدلنے لگا اس کا سفید رنگ تیزی
سے نیلا ہوتا جا رہا تھا اور اسی طرح
شہزادے کا نیلا رنگ غائب ہوتا جا رہا تھا
تھوڑی دیر بعد پھول کا رنگ گہرا نیلا
ہو گیا جب کہ شہزادے کا اصل رنگ روپ
لوٹ آیا اور اس نے آنکھیں کھول دیں
وہ اب پوری طرح صحت یاب تھا اور
بادشاہ اپنے بیٹے کو صحت مند دیکھتے ہی سجدے
میں گر پڑا شہزادے کو جب چھن چھنگو کے
متعلق بتایا گیا تو وہ بھی اس کے پیروں
میں گر پڑا
" اٹھو شہزادے یہ سب اللہ تعالیٰ کی رحمتیں
ہیں تم نیک اور سخی تھے اس لئے اللہ
نے تم پر کرم کیا ہے" چھن چھنگو نے
شہزادے کو اٹھا کر گلے سے لگاتے ہوئے کہا
اور پھر بادشاہ نے پورے شہر میں زبردست
جشن منانے کا اعلان کر دیا اور پورا شہر

جو اداسیوں میں ڈوبا ہوا تھا۔ شہزادے کے صحتیاب ہوتے ہی خوشیوں سے دمک اٹھا اور خاص طور پر جب سب کو اس خونناک لوزانا جن کی موت کا پتہ چلا جس نے بے شمار سپاہیوں کا خون چوس لیا تھا تو یہ خوشی اور بھی دوبالا ہو گئی۔

شہزادہ بادشاہ اور شہر کا ہر آدمی چھن چھنگو اور شالی کے آگے بچھا جا رہا تھا اور وہ دونوں اور پنگو بندر بھی بے حد خوش تھے کہ انہوں نے ایک نیک کام تو یہ کیا ہے کہ شہزادے کی جان بچا لی اور دوسرا یہ کہ ایک ظالم اور خونناک جن سے بھی دنیا کو ہمیشہ کے لئے نجات دلا دی وہ بھی شہر کے لوگوں کے ساتھ خوشیاں منانے میں مصروف تھے۔

ختم شد

چھن چھنگلو اور پراسرار دیوتا

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

پراسرار دیوتا ایک ایسا پراسرار دیوتا جو انسان کے روپ میں آکر انسانوں پر بے پناہ ظلم ڈھا رہا تھا۔

پراسرار دیوتا جس کے پاس خوفناک طاقتیں تھیں اور پوری دنیا کے لوگ اس سے خوف کھاتے تھے۔

پراسرار دیوتا جسے کوئی نہیں مار سکتا تھا۔ موت بھی اس کے قریب آنے سے ڈرتی تھی۔

چھن چھنگلو شاملی پنگلو بندر اور پراسرار دیوتا کے درمیان عجیب و غریب اور خوفناک مقابلہ۔

چھن چھنگلو اور پراسرار دیوتا کے درمیان زبردست جنگ۔

اسٹاکسٹ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ - اردو بازار
لاہور

راحیل
Arshad
چھن چھنگلو
اور
پراسرار دیوتا
IMRAN

چھن چھنگلو پنگلو بندر اور شاملی کا نیا کارنامہ

چھن چھنگلو اور پُراسرار دیوتا

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
ناشران
پاک گیٹ ملتان

کتب ملنے کا پتہ۔

یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور

Mob: 0300 9401919

ناشران ------ یوسف قریشی

------- اشرف قریشی

تزئین ------ محمد بلال قریشی

طابع ------- پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ------ 40/- روپے

چھن چھنگو پنگو بندر اور شالی کے ہمراہ دنیا کے مختلف شہروں میں گھومتا پھر رہا تھا وہ سیر کرنے کے ساتھ ساتھ کسی ایسے ظالم کی تلاش میں تھا جس کا خاتمہ کر کے وہ لوگوں کو ان کے ظلم سے نجات دِلا دے۔ مگر کہیں بھی کوئی ایسا واقعہ اس نے نہ سُنا۔ اس لئے وہ بس سیر ہی کرتا پھر رہا تھا۔

اسی طرح پھرتے پھراتے ایک روز وہ ایک آبادی میں پہنچ گئے۔ یہ آبادی ایک دُور دراز پہاڑی کے دامن میں تھی۔ اور

وہاں کے لوگ بے حد محنتی، سیدھے سادھے اور نیک تھے۔ چونکہ اس آبادی میں کبھی کبھار ہی باہر کی دنیا کا کوئی شخص پہنچتا تھا اس لئے جیسے ہی یہ تینوں وہاں پہنچے آبادی کے سارے لوگ ان کے گرد جمع ہوگئے اور تالیاں بجا بجا کر ان کا استقبال کرنے لگے۔ ان سب کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے۔ انہیں خوشی اس بات کی تھی کہ باہر والے لوگوں سے وہ دنیا کے بارے میں نئے نئے حالات سُن سکیں گے۔

چھن چھنگلو بھی ان سے مل کر بیحد خوش ہوا اور پھر وہ سب لوگ بستی کے سردار کے ڈیرے پر پہنچ گئے۔

بستی کا سردار ایک بوڑھا آدمی تھا سردار نے بڑی خوشی سے ان کا استقبال کیا اور اُسے اپنا مہمان بنالیا۔

کھانے وغیرہ سے فارغ ہوکر شام کو

سردار کے ڈیرے پر ہی وہ لوگ بیٹھ گئے اور بستی کے تمام لوگ ان کے گرد دائرہ بنا کر بیٹھ گئے اور پھر دنیا بھر کی باتیں شروع ہوگئیں۔

چھن چھنگو نے انہیں ظالموں کے خاتمے کے واقعات سنائے اور جب اپنی صلاحیتوں کے بارے میں بتایا تو وہ سب لوگ بے حد حیران ہوئے۔

"چھن چھنگو! اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایسی صلاحیتیں دی ہیں تو پھر تمہیں پُراسرار دیوتا سے ضرور مقابلہ کرنا چاہیئے"۔ اچانک سردار نے چھن چھنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"پُراسرار دیوتا! وہ کون ہے"؟ چھن چھنگو نے چونک کر پوچھا۔

"ایک ماہ پہلے ہماری بستی میں ایک قافلہ آکر ٹھہرا تھا۔ اس قافلے نے ہمیں پُر اسرار دیوتا کے بارے میں بتایا تھا۔ یہاں سے شمال کی طرف تقریباً پندرہ روز کے فاصلے پر ایک بہت بڑا پہاڑ

ہے۔ اس پہاڑ کے پار وسیع آبادیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس پہاڑ پر ایک انتہائی طاقت ور انسان رہتا ہے وہ اپنے آپ کو انسانوں کا دیوتا کہتا ہے۔ وہ بیحد ظالم اور آدم خور ہے۔ روزانہ دو آدمیوں کو زندہ کھا جاتا ہے اس کے علاوہ لوگوں پر ظلم کر کے بے حد خوش ہوتا ہے۔ کئی بار ان آبادیوں میں موجود بہادروں نے اسے ختم کرنے کے لئے اس پر حملہ کیا لیکن وہ سب اس سے شکست کھا گئے۔ اس کے پاس خوفناک طاقتیں ہیں۔ وہ صرف اپنا پیر زمین پر مار کر زلزلہ پیدا کر دیتا ہے۔ پھونک مارتا ہے تو زبردست آندھی آجاتی ہے۔ تلوار، تیر، نیزہ کوئی بھی ہتھیار اس کے جسم پر اثر نہیں کرتا۔ اس کے ہاتھوں سے بجلیاں نکلتی ہیں اور آنکھوں سے آگ۔ غرضیکہ اس کے پاس بیحد خوفناک طاقتیں ہیں۔ اس لئے لوگ اس سے بیحد خوفزدہ رہتے ہیں۔ اور وہ لوگوں

پر ظلم ڈھاتا رہتا ہے اور روزانہ دو آدمی پکڑ کر کھا جاتا ہے"۔ سردار نے پُراسرار دیوتا کے بارے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے سردار! تو میں اس کا خاتمہ ضرور کروں گا۔ میری زندگی کا تو مقصد ہی ایسے ظالموں کا خاتمہ کرنا ہے"۔ چھن چھنگلو نے فیصلہ کُن لہجے میں جواب دیتے ہوتے کہا۔

"اگر تم اس ظالم کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو گئے تو اللہ کی بے شمار مخلوق سکھ کا سانس لے سکے گی۔ لیکن ایک ہے۔ وہ بے حد ظالم اور خوفناک ہے جبکہ تم ابھی بچے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں ہی مار ڈالے"۔ سردار نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب! جو شخص حق پر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی ضرور مدد کرتا ہے"۔ چھن چھنگلو نے جواب دیا اور سردار سمیت سب لوگوں نے سر ہلا ہلا کر

چھن چھنگو کی بات کی تائید کر دی۔
چنانچہ رات گئے تک باتیں کرنے کے بعد محفل ختم ہو گئی اور چھن چھنگو، شاملی اور پنگو بندر سردار کے مکان میں سونے کے لئے آ گئے۔ سردار نے انہیں ایک بڑا کمرہ دے دیا تھا جس میں آرام دہ بستر بچھے ہوئے تھے۔ کمرے کے باہر سردار نے دو ملازموں کی ڈیوٹی لگا دی تھی کہ وہ ساری رات دروازے پر پہرہ دیں تاکہ اگر مہمانوں کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو فوراً انہیں مہیا کی جا سکے۔
چھن چھنگو اور شاملی نے سردار کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کیا اور پھر اس سے اجازت لے کر اپنے کمرے میں آ گئے۔ پنگو بندر نے تو آتے ہی چھلانگ لگائی اور کمرے کے روشندان پر چڑھ گیا۔ اُسے سونے کے لئے ہمیشہ روشندان ہی پسند آتے تھے۔ اس طرح تازہ ہوا بھی اُسے لگتی رہتی تھی اور وہ روشندان کی لکڑی سے اپنی دُم لپیٹ کر
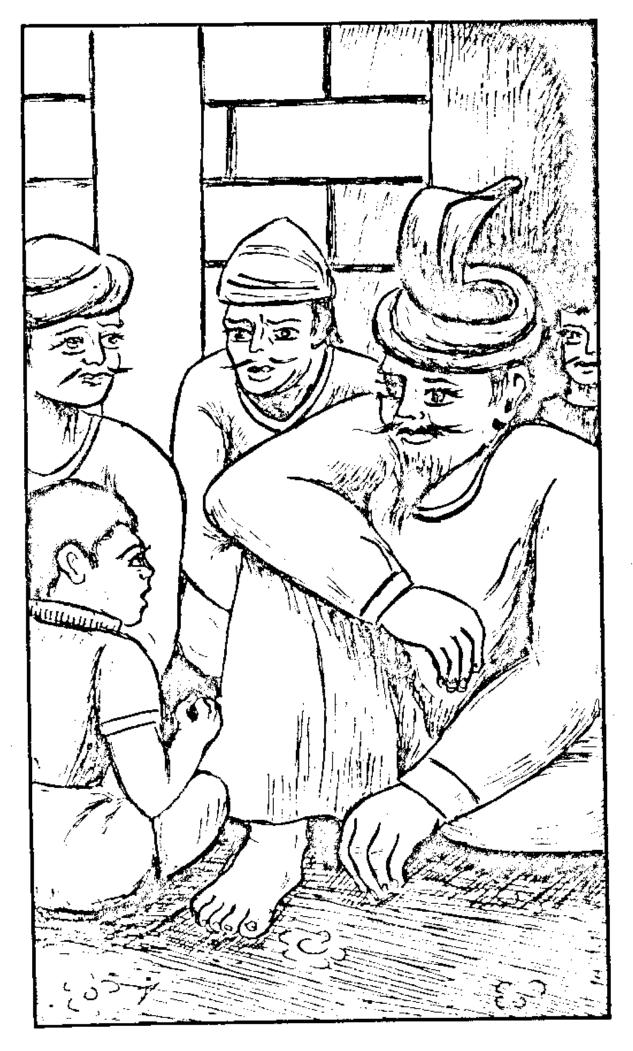
اطمینان سے سوتا رہتا تھا۔ جبکہ چھن چھنگو اور شالی اپنے اپنے بستروں پر بیٹھ گئے۔

"یہ پُر اسرار دیوتا کیا ہوگا چھن چھنگو"؟ شالی نے بستر پر بیٹھتے ہی چھن چھنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ایک ظالم ہے اور بس۔ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ ہم صبح ہی اس پہاڑ کی طرف چلیں گے جہاں یہ پُر اسرار دیوتا رہتا ہے"۔ چھن چھنگو نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تم کہو تو میں سامری جادوگر کے بھوت کو بلا کر اس کے متعلق تفصیل کا پتہ کروں"۔ شالی نے کہا۔

"ہاں! ضرور پوچھو۔ شائد کام کی کسی بات کا پتہ چل جائے"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا اور شالی نے بستر پر بیٹھ کر زور زور سے ایک منتر پڑھنا شروع کر دیا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ جھوم جھوم کر منتر پڑھنے میں مصروف تھی۔ چند لمحوں

بعد اس نے منتر پڑھتے پڑھتے زور سے بستر پر ہاتھ مارا تو سامنے والی زمین پھٹی اور ایک کالے رنگ کا بونا باہر نکل آیا۔ اس کا منہ گراموفون کی طرح تھا۔

"سامری کا بھونپو حاضر ہے حاتم جادوگر کی بیٹی شالی! مجھے کس لئے بلایا ہے"؟ سامری کے بھونپو نے پوچھا۔

"سامری کے بھونپو! مجھے بتاؤ کہ پُر اسرار دیوتا کون ہے"؟ شالی نے سوال کیا۔

"حاتم جادوگر کی بیٹی شالی! جس پُر اسرار دیوتا کے متعلق تم پوچھ رہی ہو، یہ بیحد خطرناک آدمی ہے۔ آج سے سینکڑوں سال پہلے آسمانوں سے ایک دیوتا زمین پر آیا تھا اور یہاں پر وہ ایک خوبصورت جادوگرنی کہکشاں پر عاشق ہوگیا۔ چنانچہ اس دیوتا نے فطرت کے اصولوں کے خلاف کہکشاں جادوگرنی سے شادی کرلی۔ جس پر آسمان میں موجود دیوتاؤں نے بڑا ہنگامہ کیا مگر چونکہ وہ دیوتا تمام دیوتاؤں کے سردار کا اکلوتا بیٹا تھا اس لئے کوئی

اس کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔ اور اس طرح یہ شادی کامیاب رہی۔ یہ پُر اسرار دیوتا اسی دیوتا کا بیٹا ہے۔ اس کا نام جوگان ہے۔ چونکہ یہ دیوتا کا بیٹا ہے اس لئے اس میں دیوتاؤں کی طاقتیں خود بخود آ گئی ہیں اور چونکہ وہ کہکشاں جادوگرنی اس کی ماں تھی اس لئے اس نے اپنے بیٹے کو جادو بھی سکھا دیا تھا۔ اس طرح جوگان بے حد طاقتور اور خوفناک طاقتوں کا مالک ہوگیا۔ کہکشاں جادوگرنی کے مرنے کے بعد جوگان کا باپ واپس آسمانوں میں چلا گیا لیکن چونکہ جوگان انسانوں جیسا تھا اس لئے وہ اُسے اپنے ساتھ نہ لے جا سکا اور وہ یہیں زمین پر ہی رہ گیا۔" سامری جادوگر کے مھونبو نے پُر اسرار دیوتا کے بارے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ دیوتا کس طرح مر سکتا ہے سامری کے مھونبو"؟ شاملی نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"حاتم جادوگرنی کی بیٹی شالی! موت جوگان کے قریب بھی آتے ہوئے ڈرتی ہے چونکہ وہ دیوتا کا بیٹا ہے اس لئے اُسے عام انسانوں کی طرح کوئی نہیں مار سکتا۔ البتہ اس کے مارنے کا ایک خاص طریقہ ہے اور وہ یہ کہ دیوتاؤں کی تلوار اس کی گردن پر ماری جائے۔ اس طرح اس کے جسم سے انسانوں والا تمام خون نکل جائے گا اور اس کا بدن مر جائے گا۔ صرف دیوتاؤں والی رُوح رہ جائے گی جو اپنے باپ کے پاس آسمانوں میں چلی جائے گی اور دنیا کو اس سے نجات مل جائیگی"۔ سامری کے بھونپو نے جواب دیا۔

"مگر یہ دیوتاؤں کی تلوار کہاں سے ملے گی؟" شالی نے پوچھا۔

"یہ تلوار حاصل کرنا کسی انسان کے بس کا روگ نہیں ہے۔ اس تلوار کی حفاظت گوٹان دیوتا کے ذمہ ہے اور گوٹان دیوتا سمندر کی تہہ میں اپنے ایک محل میں رہتا ہے

وہاں تک پہنچنا اور پھر گوٹان دیوتا اور اس کے سپاہیوں سے مقابلہ کرکے ان سے وہ تلوار حاصل کرنا ناممکن ہے۔" سامری کے بھونپو نے جواب دیا۔

"کوئی ترکیب بتاؤ جس سے یہ تلوار حاصل کی جاسکے"؟ شالی نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

"حاتم جادوگر کی بیٹی شالی! اس تلوار کو کسی بھی ترکیب سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اسے صرف دیوتا ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ ہاں! ایک صورت ہے کہ جوگان دیوتا خود اس تلوار کو حاصل کرنا چاہے تو وہ حاصل کرسکتا ہے۔" سامری جادوگر کے بھونپو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جاسکتے ہو۔" شالی نے مایوس سے لہجے میں کہا اور بھونپو زمین میں غائب ہو گیا۔

"سن لیا تم نے چھن چھنگو! اس پر اسرار دیوتا کا خاتمہ ناممکن ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم اس ارادے سے باز

آ جاؤ"۔ شالی نے چھن چھنگو سے مخاطب ہو کر کہا جو اپنے بستر پر آنکھیں بند کیے لیٹا ہوا تھا۔

" اس دنیا میں کوئی چیز ناممکن نہیں ہوتی شالی! بس انسان کو ہمت سے کام لینا چاہیئے"۔ چھن چھنگو نے آنکھیں کھولتے ہوئے جواب دیا۔

" لیکن مھبونیو نے بتایا ہے کہ ہم وہ تلوار حاصل نہیں کر سکتے۔ اور جب تک وہ تلوار حاصل نہ ہو جوگان دیوتا مر نہیں سکتا"۔ شالی نے کہا۔

" مھبونیو کے کہنے سے کیا ہوتا ہے؟ اور اگر واقعی ایسی ہی بات ہوئی تو ہم جوگان دیوتا کو مجبور کر دیں گے کہ وہ خود تلوار حاصل کرے"۔ چھن چھنگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مگر اُسے کیا ضرورت ہے کہ وہ اپنی موت کا سامان خود کرے"۔ شالی نے باقاعدہ وکیلوں کی طرح جرح کرتے ہوئے کہا۔

"بہرحال جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ وہ ظالم ہے اور اس کا خاتمہ ضروری ہے۔ میں تو صرف اتنی بات جانتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے ٹھوس لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر ایسا کرو کہ تم بندر بابا سے پوچھ لو۔ وہ صحیح مشورہ دے سکتے ہیں"۔ شالی نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں! یہ ٹھیک ہے۔ میں بندر بابا سے بات کرتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کرکے دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کیا۔

"کیا بات ہے چھن چھنگو بیٹے"۔ بندر بابا کی آواز چھن چھنگو کے کانوں میں گونجی۔

"بندر بابا! مجھے ایک پُر اسرار دیوتا کے متعلق بتایا گیا ہے جو انسانوں پر بے حد ظلم ڈھا رہا ہے۔ شالی نے سامری جادوگر کے بھونپو سے اس کے متعلق تفصیلات پوچھی ہیں اور وہ حوصلہ ہارے بیٹھی ہے"۔ چھن چھنگو

نے دل میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے بیٹے کہ ممبونپو نے کیا بتایا ہے اور اس نے جو کچھ بتایا ہے درست بتایا ہے۔ یہ جوگان دیوتا واقعی بےحد خطرناک ہے اور خوفناک صلاحیتوں کا مالک ہے۔ اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس کے مقابلے میں تمہاری صلاحیتیں بے حد کمزور رہیں گی۔ کیونکہ وہ دیوتا کا بیٹا ہے مکمل انسان نہیں ہے۔ لیکن چونکہ وہ انسانوں پر بے پناہ ظلم ڈھا رہا ہے۔ اس لئے اس کا خاتمہ بے حد ضروری ہے۔ تم ایسا کرو کہ اُسے کسی طرح اس بات پر مجبور کردو کہ وہ جاکر تلوار لے آئے۔ جب وہ تلوار لے آئے گا تو پھر تم اپنی عقل استعمال کرکے اس سے تلوار حاصل کر لینا۔ بس اس کے خاتمہ کی یہی ایک صورت ہے۔"

بندر بابا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے بندر بابا! میں اس کا مقابلہ ضرور کروں گا۔ چاہے اس مقابلے میں

میری جان ہی کیوں نہ چلی جائے"۔
چھن چھنگو نے کہا۔
"گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے بٹیا!
بس عقل مندی اور ہوشیاری کی ضرورت
ہے۔ انشاءاللہ تم اس مہم میں بھی کامیاب
رہو گے۔ میری دعائیں تمہارے ساتھ رہیں گی"۔
بندر بابا نے اُسے تسلّی دیتے ہوئے کہا۔
"بہت بہت شکریہ بندر بابا! آپ کے
اس فقرے نے میرا حوصلہ بے حد بڑھا
دیا ہے"۔ چھن چھنگو نے خوش ہوتے ہوئے
کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں
کھول دیں۔

اور پھر جب چھن چھنگو نے شالی کو
بندر بابا سے ہونے والی باتوں کی تفصیل
بتائی تو شالی بھی بے حد خوش ہوئی۔ کیونکہ
اُسے بھی مکمل یقین تھا کہ بندر بابا نے
خوشخبری سنا دی ہے تو یقیناً اس مہم
میں کامیابی ہی ہوگی۔

اس کے بعد وہ پُر اسرار دیوتا کے

بارے میں کافی دیر تک باتیں کرتے رہے اور پھر آہستہ آہستہ ان دونوں پر نیند غالب آنے لگی اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں نیند کی گہری وادی میں پہنچ گئے جب کہ بنگو بندر کمرے کے روشندان پر بیٹھا ان دونوں سے پہلے ہی گہری نیند سو چکا تھا۔

پُر اسرار دیوتا جوگان پہاڑ کے اندر بنے ہوئے اپنے خوبصورت محل کے ایک بڑے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا قدوقامت دیوؤں جیسا اور چہرہ کسی شہزادے کی طرح خوبصورت تھا۔ سر پر سنہرے رنگ کے گھنگھریلے بال تھے۔ اس نے اپنے جسم پر سرخ رنگ کا ایک لمبا سا چوغہ پہن رکھا تھا۔ جس پر سونے کی تاروں سے بیل بوٹے بنے ہوئے تھے۔ وہ لکڑی کے ایک تخت پر بیٹھا تھا جس پر انتہائی قیمتی ہیرے جڑے ہوئے تھے۔ تخت پر چاروں

طرف گاؤ تکیے لگے ہوئے تھے۔ جن سے پشت لگا کر وہ بیٹھا تھا۔

تخت کے سامنے ایک خوبصورت قالین بچھا ہوا تھا اور قالین پر اس وقت دو انتہائی خوبصورت لڑکیاں ناچنے میں مصروف تھیں اور قالین کے کناروں پر دس بارہ لحیم شحیم آدمی زرق برق لباس پہنے تلواریں لٹکائے بڑے مودبانہ انداز میں کھڑے تھے۔

دیوتا جوگان بادشاہوں کی طرح رہتا تھا اس کے خوبصورت محل میں باقاعدہ پہرے دار اور خوبصورت لڑکیاں بطور کنیزیں رہتی تھیں اور وہ سارا دن خوبصورت لڑکیوں کے ناچ دیکھنے اور ان سے گانے سننے میں مصروف رہتا تھا۔ وہ صرف دوپہر کے وقت دو آدمیوں کا گوشت کھاتا تھا اور ایک بڑے سے پیالے میں ان کا خون پیتا تھا اور ان آدمیوں کو پکڑنے کے لئے اس نے قاتلوں کی ایک پوری فوج رکھی ہوئی تھی جو اردگرد کی آبادیوں سے نوجوانوں کو پکڑ کر لے

آتے تھے اور پھر محل کے ایک خفیہ تہہ خانے میں انہیں قتل کر دیا جاتا۔ ان کا خون ایک بڑے سے پیالے میں ڈال لیا جاتا۔ اس پیالے میں ایسا مصالحہ لگا ہوا تھا کہ اس میں خون جمتا نہ تھا بلکہ اسی طرح تازہ رہتا تھا اور پھر ان آدمیوں کا گوشت صاف کر کے بڑے بڑے تھالوں میں رکھ دیا جاتا اور ان پر سونے چاندی کے ورق لگائے جاتے۔ اور دوپہر کو گوشت کے تھال اور خون کا پیالہ دیوتا جوگان کو پیش کر دیا جاتا۔ البتہ صبح کو وہ عام انسانوں کی طرح ناشتہ کرتا اور رات کو بھی عام انسانوں کی طرح کھانا کھاتا تھا۔

اردگرد کی آبادیوں کے لوگوں نے کئی بار باقاعدہ جوگان دیوتا کو قتل کرنے کے لئے اس پر حملہ کیا مگر دیوتا اور اس کے خونخوار پہریداروں نے ہمیشہ ان سب کا خاتمہ کر دیا۔ اس لئے اب کوئی بھی ان کے مقابلے میں نہ آسکتا تھا اور وہ بچے

چاہے اطمینان سے پکڑ کر لے آتے اور ان کے ماں باپ اور رشتہ دار بس رو دھو کر چُپ ہو جاتے۔

اردگرد کی آبادیوں میں رہنے والوں نے کئی بار وہاں سے نکل کر کسی دُور دراز کے علاقوں میں جانے کی کوششیں کیں مگر پُر اسرار دیوتا کو جب بھی ان کے جانے کا علم ہوتا، وہ اپنی خوفناک صلاحیتوں سے پلک جھپکنے میں انہیں واپس لے آتا اور اس طرح وہ بیچارے وہاں سے نکل بھی نہ سکتے تھے۔

نوجوان مردوں کے ساتھ ساتھ دیوتا کے خونخوار پہرے دار جس خوبصورت لڑکی کو بھی دیکھتے، دیوتا کے لئے اٹھا کر لے آتے اور پھر وہ بیچاری اس محل سے زندہ واپس نہ جا سکتی تھی۔ غرضیکہ اس پُر اسرار دیوتا کے بے پناہ ظلم سے ہر آدمی تنگ تھا۔ لیکن کسی میں بھی اتنی ہمت اور طاقت نہ تھی کہ وہ اس دیوتا کے خلاف کوئی قدم اٹھا سکتا۔

اس وقت بھی پُر اسرار دیوتا ناچ دیکھنے میں مصروف تھا کہ اچانک اس کمرے کے دروازے سے ایک بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی سفید داڑھی اتنی لمبی تھی کہ اس کی ناف تک آتی تھی۔ اس کی بھنویں تک سفید تھیں۔

یہ بوڑھا بہت بڑا جادوگر تھا اور دیوتا کی ماں کہکشاں کا بھائی تھا۔ اس کا نام جبرو جادوگر تھا۔ رشتے کے لحاظ سے یہ دیوتا کا ماموں لگتا تھا اور اپنی ماں کی وجہ سے دیوتا بھی اس کا بے حد لحاظ رکھتا تھا۔

جبرو جادوگر اپنے بھانجے کی حرکتوں پر بے حد خوش تھا کیونکہ وہ خود بیحد ظالم اور سفاک آدمی تھا۔ اس کی عمر اتنی تھی کہ کوئی شخص بھی اس کا تصوّر نہ کر سکتا تھا۔ لیکن اب بھی اس کے جسم میں جوانوں جیسی طاقت تھی۔ بس صرف اس کی داڑھی، سر اور جسم کے بال سفید

ہو گئے تھے۔ وہ بھی انسانوں کا گوشت کھانے کا عادی تھا اور دیوتا کا بچا کھچا کھا لیتا تھا۔ اس طرح اس کی طاقت قائم رہتی تھی۔ وہ محل کے ایک مخصوص حصے میں رہتا تھا اور کبھی کبھار کسی خاص کام کی وجہ سے ہی جوگان کے پاس آتا تھا۔

"ارے جبرو ماموں! تم کیسے آگئے"؟ جوگان نے اسے دیکھتے ہی چونک کر پوچھا۔

"میں ایک اہم اطلاع دینے کے لئے آیا ہوں"۔ جبرو جادوگر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ! کوئی خاص بات ہے"؟ جوگان نے جبرو کو بے پناہ سنجیدہ دیکھ کر کہا۔ اور پھر ہاتھ کے اشارے سے سب کو جانے کے لئے کہہ دیا اور درباریوں سمیت ناچنے والی لڑکیاں چند ہی لمحوں میں کمرے سے باہر چلی گئیں۔ اور اب کمرے میں صرف جوگان اور جبرو ہی رہ گئے۔

"ہاں! کیا بات ہے ماموں"؟ جوگان نے اسے نزدیک پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا اور جبرو جادوگر کرسی پر بیٹھ گیا۔

جبرو چند لمحے بیٹھا کچھ سوچتا رہا۔ جیسے یہ فیصلہ کر رہا ہو کہ کس طرح اپنی بات کا آغاز کرے۔

"کیا بات ہے ماموں؟ آج تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی سنجیدہ دکھائی دے رہے ہو"؟ جوگان نے اُسے بغور دیکھتے ہوئے کہا

"جوگان بیٹے! آج اچانک ایک ایسی بات میرے علم میں آئی ہے جس نے مجھے بیحد پریشان کر دیا ہے۔ میں اپنے کمرے میں ایک جادو کو حاصل کرنے کے لئے عبادت میں مصروف تھا کہ جادو دیوتا کا ایلچی میرے پاس آیا اور اس نے بتایا کہ ایک لڑکا چھن چھنگو، اس کا ایک ساتھی بندر جس کا نام پینگو بندر ہے اور حاتم جادوگر کی بیٹی شالی جوگان کو قتل کرنے

کے لئے چل پڑے ہیں"۔ جبرو نے رک رک کر بات کرتے ہوئے کہا۔ مگر اس سے پہلے کہ اس کی بات ختم ہوتی جوگان کے خوفناک قہقہے سے ہال گونج اُٹھا۔

" لڑکا، بندر اور لڑکی! مجھے قتل کرنے آرہے ہیں، مجھے جوگان دیوتا کو، اور تم اس وجہ سے پریشان ہوکر میرے پاس دوڑے چلے آتے ہو۔ ماموں! اب تم واقعی بوڑھے ہوگئے ہو۔ تمہاری عقل اب ختم ہوتی جا رہی ہے۔ بھلا مجھے کون مار سکتا ہے۔ میرے قریب تو موت بھی آتے ہوئے ڈرتی ہے۔ بڑے بڑے بہادر اور لڑاکے میرے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکتے۔ بھلا وہ لڑکا، بندر اور لڑکی میرا کیا بگاڑ سکتے ہیں"۔ جوگان نے مذاق اڑانے والے لہجے میں کہا۔

" جوگان بیٹے! تم ہنس رہے ہو۔ اس لئے کہ تمہیں نہیں معلوم کہ وہ لڑکا کون ہے اور میں اس لئے پریشان ہوں کہ مجھے

بتا دیا گیا ہے کہ وہ لڑکا کس طاقت کا مالک ہے" بجرو جادوگر نے بدستور سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا بتاؤ وہ لڑکا کون ہے؟ اور وہ کیا تیر مار سکتا ہے"؟ جوگان دیوتا نے زبردستی اپنے آپ کو سنجیدہ بناتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے بتایا گیا ہے کہ اس لڑکے چھن چھنگو میں بے پناہ روحانی طاقتیں موجود ہیں۔ اُسے یہ طاقتیں ایک بہت بڑے بزرگ بندر بابا نے دی ہیں اور اس نے بے شمار دیووں جنوں اور طاقتور انسانوں کا ان طاقتوں کی مدد سے خاتمہ کر دیا ہے۔ اس کی زندگی کا مقصد ہی ظالموں کا خاتمہ کرنا ہے اور آج تک وہ جس کے پیچھے پڑا ہے اُسے اس نے کسی حالت میں بھی نہیں چھوڑا اور کبھی اس نے شکست نہیں کھائی۔ بندر بابا اس کی پشت پر رہتا ہے۔ اس طرح وہ لڑکا ہم سب کے لئے انتہائی

خوفناک ہے۔ پھر اب اس کے ساتھ شالی بھی مل گئی ہے۔ شالی ایک بہت بڑے جادوگر حانم کی بیٹی ہے اور حانم جادوگر نے اپنا تمام جادو اُسے سکھا دیا ہے اس طرح وہ دونوں مل کر بیحد خطرناک اور خوفناک ہو گئے ہیں اور اب جادو دیوتا کے ایلچی نے مجھے بتایا ہے کہ انہیں تمہارے متعلق اطلاع مل چکی ہے کہ تم انسانوں کو کھاتے ہو اور ان پر ظلم ڈھاتے ہو اس لئے وہ اب تمہارا خاتمہ کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں ۔" جبرو جادوگر نے چھن چھنگو کے بارے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ جبرو ماموں! خوامخواہ پریشان ہو رہے ہو۔ میں کوئی انسان تو نہیں ہوں کہ وہ مجھے ختم کر ڈالیں گے۔ میں تو دیوتا ہوں دیوتا اور دیوتاؤں کو کبھی موت نہیں آتی۔ اس لئے تم کسی بات کی فکر مت کرو۔ انہیں آنے دو۔ پھر دیکھنا کہ میں اس لڑکے اور لڑکی کا کیا حشر کرتا ہوں ۔" جوگان

نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ بہرحال میرا یہ فرض تھا کہ میں ان کے متعلق تمہیں آگاہ کر دُوں آگے تم جانو اور تمہارا کام " جبرو نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر وہ کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

" بس تم اتنا خیال رکھو کہ وہ جب یہاں پہنچ جائیں تو مجھے اطلاع کر دینا" جوگان نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں تمہیں اطلاع کر دونگا" جبرو نے جواب دیا اور پھر جوگان کو سلام کر کے واپس مڑ گیا۔ اس کے کمرے سے باہر نکلتے ہی جوگان نے ایک بار پھر طنزیہ انداز میں قہقہہ مارا۔

" ہوں! بوڑھا آدمی مجھے ایک لڑکے سے ڈرانے آگیا ہے۔ کاش! یہ میرا ماموں نہ ہوتا تو بوڑھے کو اسی بات پر زندہ دفن کر دیتا" جوگان نے بڑے حقارت آمیز انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر تخت سے

نیچے اتر آیا۔

جبرو جادوگر کی باتوں نے جوگان کا موڈ خراب کر دیا تھا اور اب اس کا دل ناچ گانا دیکھنے اور سننے کو نہ چاہ رہا تھا۔ اس لئے وہ اس کمرے سے نکل کر ساتھ والے کمرے میں آیا۔

اس کمرے کے درمیان میں ایک بہت بڑا حوض بنا ہوا تھا جس میں عطرِ گلاب بھرا رہتا تھا اور چونکہ جوگان کو عطرِ گلاب بےحد پسند تھا۔ اس لئے جب بھی اس کا موڈ خراب ہوتا۔ وہ اس حوض میں لیٹ جاتا اور عطرِ گلاب سے جی بھر کر نہاتا۔ اس طرح اس کی طبیعت ٹھیک ہو جاتی۔

چنانچہ اس کمرے میں آکر اس نے چوغہ اتار کر ایک طرف پھینکا اور حوض میں داخل ہو گیا۔ عطرِ گلاب کی مخصوص خوشبو نے اس کی طبیعت پر چھایا ہوا تکدر دُور کر دیا اور وہ اطمینان سے سر باہر نکالے

حوض میں لیٹ گیا۔
ابھی اسے وہاں لیٹے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ایک خوبصورت سی کنیز اندر داخل ہوئی اور حوض کے کنارے پر آکر سر جھکا کر کھڑی ہوگئی۔
"کیا بات ہے گلاب بانو!" جوگان دیوتا نے کنیز سے مخاطب ہوکر پوچھا۔
" دیوتا! دو نئی انتہائی خوبصورت اور نوجوان لڑکیاں محل میں آئی ہیں۔ ہم نے انہیں نہلا دُھلا کر تیار کر دیا ہے اور اب وہ آپ کی حاضری کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو انہیں حاضر کیا جائے"۔ کنیز گلاب نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
" ہاں حاضر کرو"۔ جوگان نے اشتیاق آمیز لہجے میں جواب دیا اور گلاب کنیز سلام کرکے تیزی سے واپس مڑی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔
جوگان دیوتا نے آنکھیں بند کر لیں اور
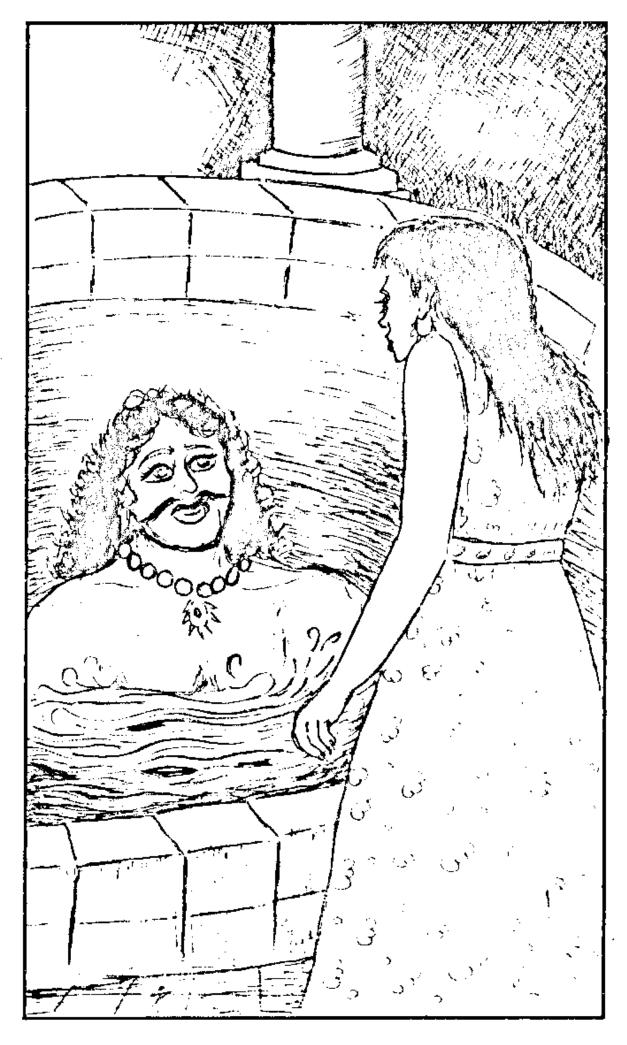
نئی آنے والی لڑکیوں کے متعلق سوچنے لگا کہ وہ کیسی ہوں گی۔

چند لمحوں بعد اُسے آہٹ سی سنائی دی اور اس نے آنکھیں کھول دیں اور دوسرے لمحے وہ چونک کر اٹھ بیٹھا۔ کیونکہ اس کے سامنے دو نوجوان لڑکیاں کھڑی تھیں جو اتنی خوبصورت اور حسین تھیں کہ جوگان نے ان سے زیادہ حسین اور خوبصورت لڑکیاں آج تک نہ دیکھی تھیں۔

"اوہ! واقعی یہ دونوں بے حد خوبصورت ہیں جو انہیں لے آیا ہے۔ اُسے منہ مانگا انعام دے دو۔" جوگان نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔

لڑکیاں خاموش کھڑی تھیں۔ البتہ ان کی آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی۔

"کیا نام ہے تم دونوں کا؟ اور تم کہاں کی رہنے والی ہو؟" جوگان نے ان دونوں سے مخاطب ہوکر پوچھا۔

"میرا نام آکاش ہے اور یہ میری بہن

ہے۔ اس کا نام پرکاش ہے۔ ہم دونوں یہاں سے سات دن کے فاصلے پر رہتی ہیں۔ تمہارے آدمی ہمیں زبردستی پکڑ لائے ہیں۔" ایک لڑکی جس نے اپنا نام آکاش بتایا تھا کہا۔

"نام بھی خوبصورت ہیں۔ میرے آدمیوں نے اچھا کیا کہ تم دونوں کو میرے پاس لے آئے ہیں۔ یہاں تم عیش و عشرت سے زندگی گزارو گی۔ جب کہ وہاں تمہیں گندے آدمیوں سے واسطہ پڑتا اور تمہارا حسن ضائع ہو جاتا جب کہ یہاں تم دیوتا کی کنیزیں بن کر زندگی گزارو گی۔" جوگان نے جواب دیا۔

"ہم واپس جانا چاہتی ہیں۔ ہم تمہارے پاس نہیں رہنا چاہتیں۔ کیونکہ تم آدمخور ہو ظالم ہو۔" آکاش نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اب تو تمہارا یہاں سے زندہ واپس جانا ناممکن ہے۔ اس لئے ضد چھوڑ دو اور اپنے آپ کو میرے سامنے جھکا دو۔" جوگان

نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر ہمارا واپس جانا ناممکن ہے تو پھر تمہارا زندہ رہنا بھی ناممکن ہے" آکاش نے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کوئی سنبھلتا، آکاش نے انتہائی پھرتی سے اپنی جیب سے ایک تیز دھار والا خنجر نکال کر پوری قوت سے جوگان کے مار دیا۔ مگر ظاہر ہے خنجر اس کا کیا بگاڑ سکتا تھا۔ اس لئے اس نے ایک زور دار قہقہہ لگایا۔

"ان دونوں کو میری خوابگاہ میں پہنچا دو میں ابھی وہاں آرہا ہوں" جوگان نے قریب کھڑی کنیزوں کو حکم دیا اور کنیزوں نے ان دونوں کو جبراً پکڑا اور پھر انہیں گھسیٹتی ہوئی کمرے سے باہر لے گئیں اور جوگان نے ایک اور قہقہہ مارا اور پھر حوض سے باہر آگیا۔

چھن چھنگو نے صبح ہوتے ہی ناشتے وغیرہ سے فارغ ہو کر بستی کے سردار سے اجازت لی اور پھر وہ شالی اور پینگو بندر کے ساتھ چلتا ہوا بستی سے باہر آ گیا۔ بستی کے چاروں طرف پہاڑ کی چوٹی تک گھنا جنگل تھا۔ جنگل میں پہنچ کر چھن چھنگو نے شالی اور پینگو بندر کا ہاتھ پکڑا اور پھر انہیں آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا اور دوسرے لمحے ان کے قدموں تلے سے زمین غائب ہو گئی اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے

وہ فضا میں تیرتے چلے جا رہے ہوں۔ ہلکی ہلکی سائیں سائیں کی آواز ان کے کانوں سے ٹکرا رہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد اچانک انہیں اپنے قدموں تلے زمین کا احساس ہوا اور انہوں نے آنکھیں کھول دیں۔ وہ ایک خشک اور ویران پہاڑ کے دامن میں کھڑے تھے جو بے حد بلند تھا اور پہاڑ پر کسی قسم کا کوئی درخت یا جھاڑی نظر نہ آ رہی تھی۔

"پنگو بندر! تم پہاڑ پر جاکر دیکھو کہ وہ پُر اسرار دیوتا کہاں رہتا ہے۔ ہم یہیں ٹھہر جاتے ہیں"۔ چھن چھنگو نے پنگو بندر سے مخاطب ہوکر کہا۔

اور پنگو بندر نے سر ہلایا اور پھر وہ بھاگتا ہوا پہاڑ پر چڑھتا چلا گیا۔

"اس غار میں چل کر بیٹھتے ہیں۔ میں اپنے جادو سے پُر اسرار دیوتا کو دیکھتی ہوں"۔ شنائلی نے قریب ہی موجود ایک بڑے سے غار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور

چھن چھنگو کے سر ہلانے پر وہ دونوں غار کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

غار کافی بڑا تھا اور بالکل صاف ستھرا تھا۔ وہ دونوں غار کے اندر داخل ہو گئے اور پھر چھن چھنگو اور شالی غار کی دیوار سے پشت لگا کر بیٹھ گئے۔

شالی نے بیٹھتے ہی آنکھیں بند کر لیں اور منہ ہی منہ میں کوئی منتر پڑھنے لگی۔ جبکہ چھن چھنگو نے آنکھیں بند کر لیں وہ اپنے دماغ کو مکمل سکون میں رکھنا چاہتا تھا تاکہ جب پُر اسرار دیوتا سے مقابلہ ہو تو وہ ذہنی طور پر پوری طرح چاق و چوبند ہو۔

ابھی انہیں وہاں بیٹھے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک ایک زور دار دھماکہ ہوا اور ایک بہت بڑی چٹان غار کے دھانے کے اوپر آ گری اور غار کا دھانہ بالکل بند ہو گیا۔ چھن چھنگو نے چونک کر آنکھیں کھولیں شالی بھی چونک پڑی۔

"یہ کیا ہوا؟" چھن چھنگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی چٹان اُوپر سے آگری ہے"۔ شاملی نے جواب دیا۔ مگر اس کی آنکھوں میں بھی حیرت کی جھلکیاں تھیں۔ کیونکہ اتنی بڑی چٹان کا اچانک آگرنا کچھ عجیب سا لگ رہا تھا۔

چھن چھنگو نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا اور پھر ہاتھ کو زور سے جھٹکا۔ اس کے ہاتھ جھٹکتے ہی چٹان ذرا سی ہلی ضرور مگر وہ دہانے سے ہٹی نہیں اور چھن چھنگو بوکھلا کر اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ اس نے اس بار اپنے دونوں ہاتھ جھٹکے مگر چٹان میں اس بار ذرا سی بھی حرکت نہ ہوئی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے؟ اس چٹان پر میری طاقت کام نہیں آرہی"۔ چھن چھنگو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ ضرور اس پُر اسرار دیوتا کی حرکت ہوگی"۔ شاملی نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے

چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔
اور پھر چھن چھنگو نے بار بار ہاتھ جھٹکے
زمین پر پیر مارے مگر بے سود۔ چٹان اپنی
جگہ پر موجود تھی۔ اور اس نے اتنی سختی
سے غار کا دھانہ بند کر دیا تھا کہ اس
میں سے ہوا بھی اندر نہ آ سکتی تھی۔
یوں لگتا تھا جیسے کسی نے بوتل کے منہ
پر کارک چڑھا دیا ہو۔
"بندر بابا، بندر بابا! ہم غار میں قید ہو
گئے ہیں۔ چٹان پر میری طاقت کام نہیں
کر رہی۔ یہ کیا اسرار ہے؟" چھن چھنگو نے
آنکھیں بند کر کے بندر بابا کو پکارا۔
"چھن چھنگو بیٹے! تم بے خبری میں جبرو
جادوگر کی بنائی ہوئی غار میں داخل ہو گئے
ہو۔ اس نے جادو کے زور سے شاملی کے
ذہن میں اس غار میں جانے کا خیال
پیدا کیا اور اس طرح تم دونوں اس غار
میں آ گئے اور اس نے چٹان سے غار کا
دھانہ بند کر دیا۔ یہ غار راکا پوشی جادو

کے ذریعے بنائی گئی ہے اور جب تک تم اس غار میں رہو گے ، تمہاری کوئی صلاحیت کام نہیں کر سکے گی " بندر بابا کی آواز سنائی دی ۔

" یہ جبرو جادوگر کون ہے ؟ اور اب ہم غار سے کیسے نکل سکیں گے " چھن چھنکو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا ۔

" یہ جوگان دیوتا کا ماموں ہے ۔ سامری کے بعد دنیا کا سب سے بڑا جادوگر ہے ۔ اب اس غار سے تم صرف اپنی عقل کے زور سے ہی نکل سکتے ہو ۔ میں رُوحانی طور پر تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا " بندر بابا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی ان کی آواز آنی بند ہوگئی ۔

چھن چھنکو نے آنکھیں کھول دیں اس کے چہرے پر بے پناہ پریشانی کے آثار نمایاں تھے اس نے جب بندر بابا کی بات شالی کو بتائی تو وہ بھی پریشان ہوگئی ۔

" اوہ جبرو جادوگر ! وہ تو بہت خطرناک

جادوگر ہے۔ انتہائی ظالم اور سفاک "۔ ثاملی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ بندر بابا نے ہمیں عقل استعمال کرنے کے لئے کہا ہے تو ضرور کوئی ایسی ترکیب ہو سکتی ہے جس کے ذریعے ہم اس غار سے باہر نکل سکتے ہیں۔ ہمیں اطمینان سے بیٹھ کر اس بارے میں کوئی ترکیب سوچنی چاہیئے "۔ چین چنگو نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ اور پھر خود غار سے نکلنے کی کوئی ترکیب سوچنے لگا۔ مگر دماغ پر بہت زور دینے کے باوجود بھی کوئی ترکیب اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

چٹان اتنی بڑی تھی کہ وہ دونوں مل کر بھی اُسے ہلا نہیں سکتے تھے۔

اچانک چین چنگو کے ذہن میں ایک جھماکہ سا ہوا اور غار سے نکلنے کی ترکیب اس کی سمجھ میں آ گئی۔ وہ تیزی سے غار کے دہانے کی طرف بڑھا اور پھر چٹان کے قریب آ کر رک گیا۔ اب وہ غار کے

دھانے کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا اور پھر اُسے دھانے کے قریب غار میں ایک سوراخ سا نظر آگیا۔ سوراخ سے دوسری طرف سے روشنی اور ہوا آ رہی تھی۔

چھن چھنگو نے اس سوراخ کے اندر اپنی انگلی ڈالی اور پھر دل ہی دل میں ایک منتر پڑھا۔ دوسرے لمحے اُس کی اُنگلی سے بجلی کی لہر سی نکلی اور اس سوراخ سے ہوتی ہوئی باہر زمین پر پڑی اور جس جگہ وہ بجلی کی لہر پڑی وہاں اچانک زمین پھٹ کر نیچے ہوگئی اور ایک کافی گہرا گڑھا سا پڑگیا۔

چھن چھنگو نے انگلی کو ذرا سا ٹیڑھا کیا اور دوبارہ منتر پڑھا تو اس بار بجلی کی لہر دھانے کے سامنے پڑی ہوئی بڑی سی چٹان کے بالکل قریب گری اور وہاں گہرا گڑھا پیدا ہو گیا۔

گڑھا پیدا ہوتے ہی چٹان اپنی جگہ سے کھسکی اور پھر اس گڑھے میں گرتی چلی گئی۔

اب دھانے اور چٹان کے درمیان اتنی جگہ پیدا ہو گئی تھی کہ وہ دونوں آسانی سے باہر نکل سکتے تھے۔

چنانچہ یہ خلا پیدا ہوتے ہی وہ دونوں اچھلے اور پھر اس خلا کو پار کر کے غار سے باہر آ گئے۔ باہر کھلی فضا میں آتے ہی چھن چھنگو نے اطمینان کی طویل سانس لی۔ اسی لمحے پہاڑ کے اوپر سے قہقہے کی آواز سُنائی دی۔ یوں لگتا تھا جیسے کوئی طنزیہ انداز میں قہقہہ لگا رہا ہو، اور وہ دونوں یہ آواز سنتے ہی پھرتی سے پہاڑ کی ایک بڑی چٹان کی آڑ میں ہو گئے۔

"آخر یہ چٹان کیسے کِھسک گئی"؟ شالی نے دبے دبے لہجے میں پوچھا۔

"دراصل بندر بابا نے عقل استعمال کرنے کے لئے کہا تھا۔ چنانچہ مجھے خیال آیا کہ میری صلاحیتیں غار کے اندر تو کام نہیں کر رہیں۔ باہر تو کام کریں گی۔ چنانچہ میں نے سوراخ ڈھونڈا اور بجلی کی لہر کو باہر سے

چٹان کی جڑ میں پھینکا۔ اس طرح وہاں گڑھا پیدا ہوگیا اور چٹان خودبخود نیچے کو لڑھک گئی۔" چھن چھنگلو نے جواب دیا۔ اور شالی اس کی عقلمندی پر دل ہی دل میں مسکرا اٹھی۔

اُسی لمحے انہیں پہاڑ پر سے ایک سفید داڑھی والا بوڑھا آدمی نیچے اترتا نظر آیا۔ اس کی داڑھی اور بھنویں تک سفید تھیں۔ لیکن جسمانی لحاظ سے وہ جوانوں سے بھی زیادہ سُرخ و سفید اور طاقتور دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے پیلے رنگ کا چوغہ پہن رکھا تھا اور چوغے پر جادوگروں کا مخصوص نشان ایک کھوپڑی اور اس کے اِرد گِرد دو ہڈیاں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ اس نشان کو دیکھتے ہی وہ دونوں سمجھ گئے کہ آنے والا جبرو جادوگر ہے۔

جبرو جادوگر قہقہے مارتا ہوا پہاڑ سے نیچے اترا چلا آ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ چمک تھی۔

راکا پوشی غار میں قید کر کے یہ سمجھ لیا تھا کہ تم ہم پر قابو پا لوگے؟" چھن چھنگو نے آگے بڑھ کر کہا۔

"مم مگر تم اس غار سے نکلے کیسے؟ تمہاری صلاحیتیں تو غار کے اندر کام نہیں کر سکتیں؟" جبرو نے اٹکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے عقل بھی دی ہے۔ اس لئے غار سے نکل آنا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ لیکن اب تم بتاؤ کہ تمہارا کیا حشر کیا جائے"؟ چھن چھنگو نے سخت لہجے میں کہا۔

"مم مجھے معاف کر دو۔ مجھ سے غلطی ہوئی کہ میں نے تمہیں غار میں قید کر دیا۔ میں معافی مانگتا ہوں"۔ جبرو نے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"معافی کی صرف ایک صورت ہے کہ تم اس بات کا وعدہ کرو کہ آئندہ کسی پر ظلم نہ کرو گے بلکہ تمہارا جادو ظالموں کے
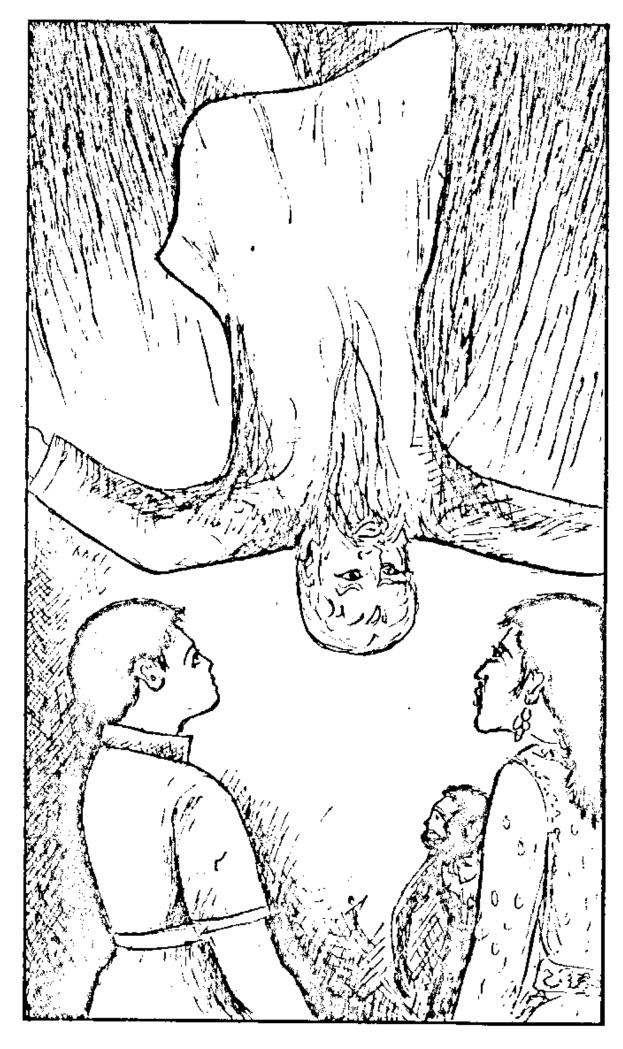
خلاف ہی استعمال ہوگا۔ چاہے وہ تمہارا بھانجا جوگان ہی کیوں نہ ہو۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"میں وعدہ کرتا ہوں۔ پکا وعدہ کرتا ہوں"۔ جبرو نے فوراً ہی وعدہ کر لیا۔

"اس طرح نہیں۔ جادو دیوتا کی قسم کھا کر کہو کہ اگر تم نے وعدہ خلافی کی تو تمہارا تمام جادو ختم ہو جائے گا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"میں الٹا ہوکر جادو دیوتا کی قسم نہیں کھا سکتا ورنہ میں جل کر راکھ ہو جاؤنگا۔ تم مجھے سیدھا کردو، میں ابھی قسم کھا کر وعدہ کر لیتا ہوں"۔ جبرو جادوگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چھن چھنگو! اسے سیدھا نہ کرنا۔ ورنہ یہ قسم کھانے کی بجائے ضرور کوئی نہ کوئی چکر کھیل جائے گا"۔ شالی نے چھن چھنگو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"نہیں شالی! میں ہرگز ایسا نہیں کرونگا۔

مجھے چھن چھنگو کی صلاحیتوں کا اب پوری طرح احساس ہو گیا ہے۔ اس لئے میں ضرور قسم کھاؤں گا"۔ جبرو نے اعتماد دلاتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ اسے بھی آزما لیں۔ دوسری صورت میں یہ خود ہی نقصان اٹھائے گا۔ ہمارا کیا بگاڑ لے گا"۔ چھن چھنگو نے راضی ہوتے ہوئے کہا۔

دراصل چھن چھنگو کسی انسان کا خاتمہ مجبوراً ہی کرتا تھا۔ اس کی حتی الوسع یہ کوشش ہوتی تھی کہ کوئی انسان چاہے وہ کتنا ہی ظالم کیوں نہ ہو، اس کے ہاتھوں نہ مارا جائے۔ چنانچہ اس نے منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے اپنی ہتھیلی کو سیدھا کردیا اور اس کے ساتھ ہی جبرو جادوگر بھی جھٹکا کھاکر سیدھا ہوگیا۔

"اب کھاؤ قسم"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں بالکل"۔ جبرو نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے منہ

ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔
" اونچی آواز میں قسم کھاؤ"۔ چھن چھنگو نے اُسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔
مگر اسی لمحے ججرو نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاکر زور سے جھٹکے اور اس کے ساتھ ہی وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا اور اسی لمحے شالی کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور وہ بھی غائب ہو گئی۔ البتہ اس کی چیخوں کی آواز تیزی سے پہاڑ کی چوٹی کی طرف جاتی سنائی دے رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے کوئی شالی کو زبردستی اٹھائے پہاڑ کی چوٹی کی طرف اڑا چلا جا رہا ہو۔
ابھی چھن چھنگو حیرت سے سوچ ہی رہا تھا کہ کیا ہوگیا ہے کہ ججرو جادوگر کا بھیانک قہقہہ سنائی دیا۔
" سنو چھن چھنگو! تم پر تو میرا جادو اثر نہیں کرتا۔ لیکن تمہاری ساتھی شالی اب میری گرفت میں ہے۔ میں اسے اپنے ہمراہ لئے جا رہا ہوں۔ اگر تم نے میرے یا

میرے بھانجے جوگان کے خلاف کوئی اقدام کیا تو میں شاملی کو تڑپا تڑپا کر ماروںگا۔ اور اس کی بوٹی بوٹی علیحدہ کر دونگا اور تم اس کی کوئی بھی مدد نہ کر سکوگے۔" جبرو کی خوفناک آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف خاموشی چھا گئی۔

"چھن چھنگو بیٹے! تم نے جبرو پر اعتماد کرکے غلطی کی ہے۔ اب شاملی کی زندگی سخت خطرے میں ہے۔ اب جوگان سے مقابلہ کرنے سے قبل شاملی کو جبرو جادوگر کے پنجے سے چھڑاؤ اور اپنی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ اپنی عقل بھی استعمال کرو اور خاص طور پر ہنگو بندر اس کام میں تمہاری امداد کر سکتا ہے" اچانک بندر بابا کی آواز چھن چھنگو کو سنائی دی اور چھن چھنگو دانت پیستا ہوا پہاڑ پر تیزی سے چڑھنے لگا۔

اسی لمحے ہنگو بندر بھی چٹانوں پر سے چھلانگیں لگاتا ہوا اس کے قریب آ گیا۔

"سردار! میں نے شاملی کی چیخوں کی آواز

سنی تھی"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"ہاں! اُسے جبرو جادوگر اٹھا کر لے گیا ہے۔ ہم نے فوراً اُسے چھڑانا ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"میرے پیچھے آؤ۔ میں محل کے اندر اس کی رہائش گاہ دیکھ آیا ہوں۔ اس نے شامی کو وہیں قید کیا ہوگا"۔ پنگو نے کہا اور چھن چھنگو سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل دیا۔

جوگان دیوتا صبح ہوتے ہی اپنی خوابگاہ سے باہر آیا اور پھر اس نے عطر گلاب کے حوض میں اچھی طرح غسل کیا اور لباس پہن کر وہ اپنے ایک مخصوص کمرے میں آکر بیٹھ گیا جہاں خوبصورت کنیزوں نے اس کے سامنے شراب کی ایک بڑی سی صراحی اور ایک بڑا سا گلاس رکھ دیا۔

جوگان نے شراب ابھی گلاس میں ڈالی ہی تھی کہ کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور جبرو جادوگر بڑی پریشانی کے عالم میں اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر

ہوائیاں اُڑ رہی تھیں۔

"جوگان! وہ چھن چھنگو آگیا ہے"۔ جبرو نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"کون چھن چھنگو"؟ جوگان نے بُرا سا منہ بناتے ہوتے کہا۔ اُسے دراصل صبح ہی صبح جبرو کو اس حالت میں دیکھ کر بے حد کوفت ہو رہی تھی۔

"وہی پُر اسرار صلاحیتوں والا لڑکا۔ میں نے تو منصوبہ بنایا تھا کہ تمہارے پاس پہنچنے سے پہلے ہی کسی طرح اس کا خاتمہ کر دُوں مگر میرا منصوبہ ناکام ہوگیا اور میں بُری طرح اس کے پھندے میں پھنس گیا تھا۔ لیکن جادو دیوتا نے مجھے بچا لیا۔ البتہ میں اس کی ساتھی لڑکی کو اغوا کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوں اور اُسے میں نے ایک خفیہ تہہ خانے میں قید کردیا ہے۔ اب وہ محل کی طرف آ رہا ہے۔ اب تم خود ہی اُسے سنبھالو"۔ جبرو نے پریشان لہجے میں جلدی جلدی بات کرتے ہوتے کہا۔

"اوہ! تم اتنے گھبرائے ہوئے کیوں ہو؟ کوئی قیامت تو نہیں آ گئی۔ اطمینان سے بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ تم نے کیا منصوبہ بنایا تھا اور کس طرح ناکام ہوا؟" جوگان دیوتا نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں کہا اور جبرو سر ہلاتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جوگان! جیسے میں نے رات تمہیں بتایا تھا کہ مجھے علم ہو گیا ہے کہ صبح ہوتے ہی چھن چھنگو تمہارے مقابلے کے لئے یہاں پہنچ جائے گا۔ چنانچہ میں نے منصوبہ بنایا کہ تمہارے تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کا خاتمہ کر دیا جائے۔ چنانچہ میں نے ساری رات محنت کر کے ایک مخصوص جادو راکا پوشی کے ذریعے پہاڑ کے دامن میں ایک وسیع غار پیدا کیا۔ اس غار میں یہ خصوصیت تھی کہ جو اس میں داخل ہو جائے، اس کی تمام صلاحیتیں اور جادو وغیرہ ختم ہو جاتا ہے۔ صبح ہوتے ہی چھن چھنگو کے انتظار میں

بیٹھ گیا۔ اور پھر جیسے ہی وہ پہنچے میں نے اس کی ساتھی لڑکی کے دماغ کو جادو کے ذریعے غار کے اندر جانے کی ہدایت دی اور وہ دونوں غار کے اندر داخل ہو گئے۔ میں نے جادو کے زور سے ایک بڑی چٹان پہاڑ کے اوپر سے لڑھکا کر غار کا منہ بند کر دیا اور اس طرح وہ دونوں قید ہو گئے۔ چٹان اس طرح بند تھی کہ ہوا بھی غار کے اندر نہ جاسکتی تھی۔ میرا منصوبہ یہ تھا کہ وہ دونوں دم گھٹنے سے اندر ہی تڑپ تڑپ کر مر جائیں گے۔ مگر جب میں انہیں دیکھنے کے لئے نیچے اترا تو میں یہ دیکھکر حیران رہ گیا کہ چٹان کے نیچے ایک گہرا گڑھا پیدا ہو گیا تھا اور اس گڑھے کی وجہ سے وہ چٹان نیچے کھسک آئی تھی اور اس طرح ان دونوں کے باہر نکلنے کا راستہ بن گیا تھا۔ ابھی میں وہاں پہنچا ہی تھا کہ چھن چھنگو جو کسی چٹان کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا، باہر آگیا اور اس
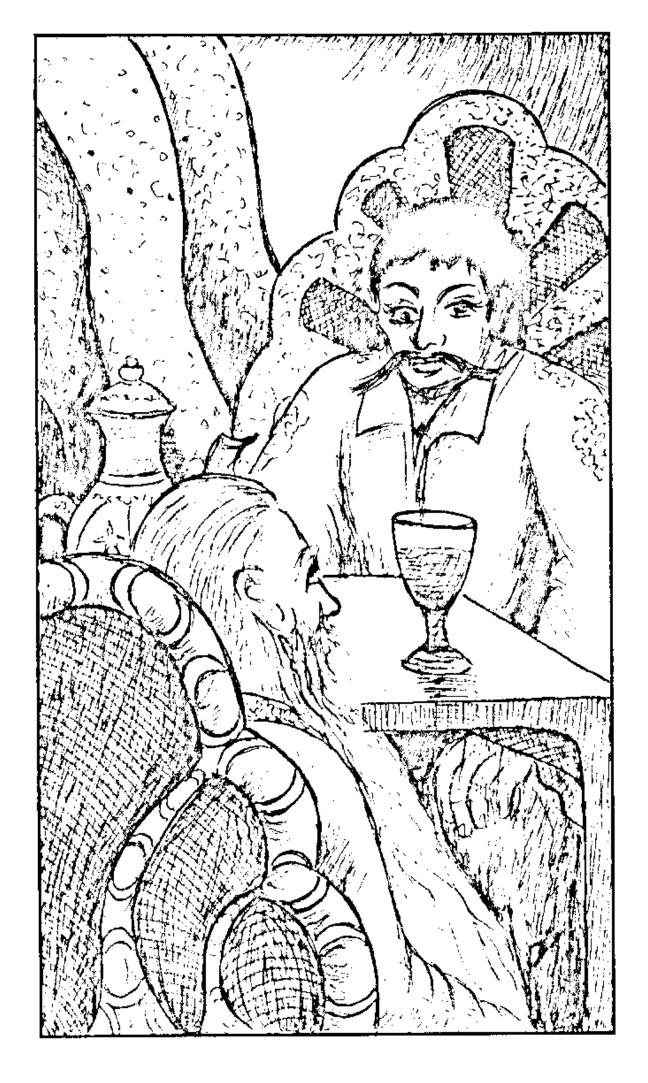
نے مجھے اپنی طاقت کے زور پر فضا میں الٹا لٹکا دیا۔" جبرو جادوگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" الٹا لٹکا دیا تمہیں! بہت خوب"۔ جوگان نے ایک زوردار قہقہہ مارتے ہوئے کہا اور جبرو بُری طرح جھینپ گیا۔

" ویسے ماموں جبرو! کیا دلچسپ منظر ہوگا جب تم اتنی لمبی داڑھی سمیت فضا میں الٹے لٹکے ہوئے ہوں گے۔ بھئی یہ لڑکا تو بیحد دلچسپ لڑکا ہے۔ میں تو اسے مارنے سے پہلے اس سے ایک بار ضرور ملوں گا"۔ جوگان نے بُری طرح ہنستے ہوئے کہا۔ وہ شائد اس منظر کا تصوّر کر رہا تھا جب جبرو فضا میں الٹا لٹکا ہوا ہوگا۔

" تم میرا مذاق مت اڑاؤ بھانجے! میں نے جو کچھ کیا تھا صرف تمہاری ہی خاطر کیا تھا"۔ جبرو نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اچھا اچھا ناراض مت ہو ماموں! آگے

بتاؤ کہ پھر کیا ہوا"؟ جوگان نے اپنی ہنسی پر قابو پاتے ہوئے کہا:
"تمہیں معلوم ہے کہ اُلٹے لٹکے ہونے کی صورت میں ہمارا جادو کام نہیں کرتا۔ اس لئے میں اس لڑکے کے سامنے بے بس ہو گیا۔ اس لئے میں نے مصلحت اس میں دیکھی کہ اس سے معافی مانگ لو۔ اس نے مجھ سے یہ وعدہ لینا چاہا کہ آئندہ میں کسی پر ظلم نہ کروں گا۔ میں نے وعدہ کر لیا لیکن اس نے کہا کہ جادو دیوتا کی قسم کھا کر وعدہ کر دں۔ اگر میں ایسا کر لیتا تو میں کہیں کا نہ رہتا۔ اس لئے میں نے عقل استعمال کی اور اُسے کہا کہ یہ مقدس قسم میں صرف سیدھا ہو کر ہی کھا سکتا ہوں۔ آخر وہ لڑکا تھا میری بات میں آگیا اور اس نے مجھے سیدھا کر دیا۔ سیدھا ہوتے ہی میں جادو کے زور پر غائب ہو گیا اور ساتھ ہی میں اس کی ساتھی لڑکی کو بطور یرغمالی اپنے

ساتھ لے آیا۔ تاکہ اس کی کوئی کمزوری ہمارے ہاتھ تو رہے۔ اب لڑکی میری قید میں ہے اور چھن چھنگو محل کی طرف تیزی سے بڑھا چلا آرہا ہے۔ اس لئے میں تمہارے پاس آیا تھا کہ اب تم خود ہی اُسے سنبھالو" جبرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ! اتنی سی بات ہے۔ آؤ میرے ساتھ" جوگان نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکلا اور محل کے بڑے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ جبرو اس کے پیچھے پیچھے تھا۔ راستے میں جو بھی غلام اور کنیز جوگان دیوتا کو دیکھتا، ادب سے جھک جاتا۔

جوگان سیدھا چلتا ہوا محل کے بڑے دروازے پر پہنچ گیا۔ دروازے سے باہر ایک بڑی سی چٹان تھی جہاں سے پہاڑ کے نیچے کا تمام منظر صاف نظر آتا تھا۔ وہ دونوں اس چٹان کے اوپر کھڑے ہوگئے اور

پھر ان کی نظریں نیچے ایک چٹان پر پڑیں جہاں ایک لڑکا اپنے قد سے ذرا چھوٹے بندر کے ساتھ چلتا ہوا اوپر چڑھا چلا آ رہا ہے۔

"یہی وہ لڑکا ہے جس سے تم اتنے ڈرے ہوئے ہو"۔ جوگان نے بڑے حیرت زدہ لہجے میں جبرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں جوگان! یہی وہ لڑکا ہے۔ اس کا نام چھن چھنگو ہے اور یہ بڑی خطرناک طاقتوں کا مالک ہے"۔ جبرو نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم خوامخواہ گھبرا گئے ہو۔ دیکھو میں اس کا کیا حشر کرتا ہوں"۔ جوگان نے طنزیہ انداز میں کہا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور پھر پوری قوت سے سانس لے کر زور سے اس چٹان کی طرف پھونک مار دی جس طرف چھن چھنگو اور بنگو بندر آ رہے تھے۔

اس کے پھونک مارتے ہی ایک خوفناک

آندھی پیدا ہوئی اور آندھی پوری قوت سے اس چٹان کی طرف بڑھی جدھر چھن چھنگو اور پنگو بندر موجود تھے۔

آندھی اتنی زور دار تھی کہ راستے میں آنے والی بڑی چھوٹی چٹانیں اُکھڑ اُکھڑ کر ہوا میں اڑتی ہوئی نیچے جانے لگیں۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے چٹانوں کی نیچے بارش ہونے والی ہو۔ اور ظاہر ہے ان سب کا رُخ اس طرف تھا جدھر چھن چھنگو اور پنگو بندر موجود تھے اور چند لمحوں بعد یہ خوفناک آندھی اس جگہ پہنچ گئی جہاں چھن چھنگو اور پنگو بندر موجود تھے اور پھر چٹانوں کی بارش میں وہ دونوں چھپ گئے۔

"لو ان دونوں کے جسموں کے پرخچے اُڑ گئے ہونگے۔ اتنی سی بات تھی جس کا تم نے افسانہ بنا رکھا تھا"۔ جوگان نے قہقہہ مارتے ہوئے کہا مگر اس کا قہقہہ اُدھورا ہی رہا اور اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

چھن چھنگلو اور پنگلو بندر چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے پہاڑ کے اوپر چڑھے جا رہے تھے۔ پہاڑ بیحد اونچا تھا۔ اس لئے انہیں اوپر چڑھنے میں خاصی دیر لگ گئی۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں پہاڑ کی چوٹی پر ایک وسیع و عریض محل نظر آنے لگ گیا۔ اس محل کا ایک بڑا سا دروازہ انہیں نیچے سے صاف نظر آ رہا تھا۔

"یہ محل ہے اس پُر اسرار دیوتا کا۔ اور اسی کے ایک حصے میں وہ داڑھی والا جادوگر رہتا ہے"۔ پنگلو نے محل نظر آتے

ہی چھن چھنگو سے مخاطب ہو کر کہا اور چھن چھنگو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ابھی وہ تھوڑا ہی مزید اوپر چڑھے ہوں گے کہ اچانک انہیں دروازے سے دو آدمی باہر آتے دکھائی دیئے۔ ان میں سے ایک تو وہی سفید داڑھی والا جھرو جادوگر تھا جب کہ دوسرا ایک دیوؤں جیسی قد و قامت والا انسان تھا۔ جس نے سُرخ رنگ کا اور سنہری بیل بوٹوں والا خوبصورت چوغہ پہن رکھا تھا اور اس کا چہرہ دُھوپ میں یوں چمک رہا تھا جیسے اس کا جسم سونے کا بنا ہوا ہو۔ وہ بیحد خوبصورت آدمی تھا۔

"میرے خیال میں یہی سنہری آدمی ہی جوگان دیوتا ہے۔" چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں! لگتا تو یہی ہے۔ بے حد خوبصورت آدمی ہے۔" پنگو نے جواب دیا۔

"کاش! یہ ظالم اور سفاک نہ ہوتا اور اس کی دیوتاؤں والی صلاحیتیں نیک کاموں

میں استعمال ہوتیں تو کتنا ہی اچھا ہوتا۔" چھن چھنگو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

مگر اسی لمحے وہ دونوں بڑی طرح چونک پڑے کیونکہ انہوں نے اس چٹان کے نیچے جہاں دیوتا اور جبرو کھڑے تھے ایک زوردار آندھی پیدا ہوتے دیکھی۔ یہ آندھی اتنی خوفناک تھی کہ راستے کی چٹانیں پتھروں کی طرح اڑ کر ہوا کے ساتھ شامل ہوتی جارہی تھیں اور ان کا رُخ اسی طرف تھا جدھر چھن چھنگو اور پینگو بندر موجود تھے۔

اسی لمحے چھن چھنگو کو یاد آگیا کہ بستی کے سردار نے بتایا تھا کہ دیوتا اگر زور سے پھونک مارے تو خوفناک آندھی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ سمجھ گیا کہ دیوتا نے انہیں ہلاک کرنے کے لئے یہ آندھی بھیجی ہے اور اگر اس نے فوری طور پر بچاؤ کی کوئی ترکیب نہ سوچی تو اس چٹانوں کی بارش سے ان کے جسموں کے پرخچے اڑ

جائیں گے۔

"پنگو میرا ہاتھ پکڑو" چھن چھنگو نے تیز لہجے میں کہا اور پھر خود ہی جھپٹ کر پنگو کا ہاتھ پکڑ لیا۔

دوسرے لمحے ان دونوں کے جسم بجلی کی سی تیزی سے فضا میں بلند ہوتے چلے گئے۔

چھن چھنگو کو معلوم تھا کہ زمین سے ان کے قدم اٹھتے ہی وہ دونوں نظر آنے بند ہوگئے ہوں گے اس لئے وہ مطمئن انداز میں اوپر اٹھتے چلے گئے۔ اور پلک جھپکنے میں وہ دونوں اتنی بلندی پر پہنچ گئے کہ آندھی ان سے نیچے رہ گئی اور پھر چھن چھنگو نے اپنا رُخ اس چٹان کی طرف کر دیا جس پر جبرو اور جوگان دیوتا کھڑے تھے۔

چند لمحوں بعد ہی ان دونوں کے قدم اس چٹان پر ٹک گئے اور قدم زمین سے لگتے ہی وہ ان دونوں کو

نظر آنے لگ گئے تھے۔ اب وہ ان دونوں کے سامنے کھڑے تھے۔

جوگان دیوتا اچانک انہیں اپنے سامنے کھڑے دیکھ کر حیران رہ گیا اور اس کی خوبصورت آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

چھن چھنگو کے قدم جیسے ہی چٹان پر ٹکے، اس نے اپنے دائیں ہاتھ کو تیزی سے جھٹک کر الٹا کر دیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جبرو جادوگر سنبھلنے سے پہلے ہی چھن چھنگو کا شکار ہو گیا اور چھن چھنگو کے ہاتھ الٹا کرتے ہی وہ ایک جھٹکا کھا کر الٹا ہوا اور پھر چٹان کے اوپر ہی محل کے دروازے کے سامنے فضا میں الٹا لٹک گیا۔ البتہ چھن چھنگو کی صلاحیتوں کا زور جوگان دیوتا پر نہ چل سکا۔ وہ ویسے ہی کھڑا رہ گیا۔

" اوہ! تم نے پھر جبرو کو الٹا کر دیا۔ اور تم اس آندھی سے بچ کر یہاں پہنچ

کیسے گئے؟ جوگان دیوتا نے چونک کر کہا۔ اس کے انداز میں حیرت ضرور تھی مگر پریشانی نہ تھی۔

"یہ بوڑھا جادوگر خوامخواہ ہمیں تنگ کر رہا ہے۔ اس نے پہلے بھی ہمیں غار میں قید کر دیا تھا اور پھر یہ میری ساتھی لڑکی کو اغوا کر کے لے گیا ہے۔" چھن چھنگو نے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔ ویسے جوگان دیوتا پر اپنی طاقتوں کا اثر نہ ہوتے دیکھ کر اس نے ذہن میں ایک اور منصوبہ بنا لیا تھا۔

"خوامخواہ تنگ کر رہا ہے۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو لڑکے؟ تم مجھے ہلاک کرنے کی نیت سے یہاں آئے ہو اور یہ چونکہ میرا ماموں ہے اس لئے جو کچھ کر رہا ہے میرے فائدے کی خاطر کر رہا ہے۔" جوگان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جوگان دیوتا! تمہیں کس نے کہہ دیا ہے کہ ہم تمہیں ہلاک کرنے کے لئے

آئے ہیں۔ دیوتاؤں کو بھی بھلا کوئی ہلاک کر سکتا ہے۔ دیوتا تو دیوتا ہی ہوتے ہیں۔ انہیں ہلاک کرنا تو ایک طرف رہا، کوئی انسان ذرہ برابر بھی نقصان تک انہیں نہیں پہنچا سکتا"۔ چھن جھنگلو نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو تم؟ جبرو نے تو مجھے بتایا تھا کہ تم مجھے ظالم سمجھ کر ہلاک کرنے آئے ہو۔ اور تمہارے پاس پُر اسرار طاقتیں ہیں"۔ جوگان دیوتا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تمہیں چکر دے رہا ہے جوگان۔ یہ اسی مقصد کے لئے آیا ہے"۔ جبرو نے جو ابھی تک الٹا لٹکا ہوا تھا بول پڑا۔

"تم خاموش رہو ماموں۔ میں خود بات کر لیتا ہوں۔ دیوتاؤں کے سامنے کوئی بھی انسان جھوٹ نہیں بول سکتا۔ اور ہاں پہلے تم میرے ماموں کو سیدھا کرو"۔ ... نے پہلے غصیلے انداز میں

جبرو سے مخاطب ہوکر کہا اور پھر وہ چھن چھنگلو سے مخاطب ہو کر بولا۔

"میں اسے سیدھا کر دیتا ہوں لیکن یہ شخص نجانے کیوں خوامخواہ ہمارا مخالف ہو گیا ہے۔ پہلے اس نے ہمیں جادو کی غار میں قید کر کے مارنا چاہا۔ پھر وہ میری ساتھی لڑکی کو اغوا کر کے لے آیا ہے۔ اور اب بھی مجھے خطرہ ہے کہ میں اسے جیسے ہی سیدھا کرونگا یہ مجھ پر جادو کرنا شروع کر دیگا" چھن چھنگلو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری باتوں سے معلوم ہو رہا ہے کہ تم اچھے بچے ہو۔ اور انتہائی سمجھدار بھی ہو۔ یہ جبرو اب بوڑھا ہو کر سٹھیا گیا ہے۔ خوامخواہ ہر آدمی سے لڑ بیٹھتا ہے۔ تم اسے سیدھا کردو۔ میرا یہ وعدہ رہا کہ یہ تمہارے خلاف کوئی حرکت نہ کرے گا اور تمہاری ساتھی لڑکی کو بھی واپس کر دیگا" جوگان نے جذبات میں

آکر کہا۔

"مجھے تمہارے وعدے پر مکمل اعتماد ہے جوگان دیوتا۔ دیوتا کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتے"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنا ہاتھ جھٹک کر ہتھیلی کو سیدھا کر دیا اور اس کے ساتھ ہی فضا میں الٹا لٹکا ہوا جبرو جادوگر بھی سیدھا ہو گیا۔

"خبردار جبرو! اگر تم نے اس لڑکے یا اس کے ساتھیوں کے خلاف میری اجازت کے بغیر کوئی حرکت کی تو میں تمہیں زندہ جلا دونگا"۔ جوگان نے جبرو کے سیدھے ہوتے ہی انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"مگر جوگان دیوتا! یہ لڑکا تمہیں چکمہ دے رہا ہے۔ یہ تمہیں دوست بناکر مارنا چاہتا ہے"۔ جبرو نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"توبہ توبہ! یہ تمہارا ماموں کیا کہہ رہا ہے؟ بھلا دیوتا کو بھی کوئی مار سکتا ہے

ایسی بات کر کے یہ دیوتا کی توہین کر رہا ہے۔" چھن چھنگو نے فوراً پینترا بدلتے ہوئے کہا۔

"ہاں ماموں! تم میری توہین کر رہے ہو۔ اور سنو! اب اگر ایک لفظ بھی تمہارے منہ سے اس لڑکے خلاف نکلا تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا۔ جاؤ اور اس کی ساتھی لڑکی کو لے آؤ۔ آج سے یہ دونوں ہمارے مہمان ہیں اور ہم اپنے مہمانوں کی عزت کرنا جانتے ہیں۔" جوگان نے انتہائی سخت لہجے میں جبرو سے مخاطب ہوکر کہا اور جبرو سر جھکائے خاموشی سے مڑ کر محل کے اندر چلا گیا۔

"آؤ لڑکے ہمارے ساتھ۔ ہم تمہیں اپنے محل کی سیر کرائیں۔" جوگان دیوتا نے مڑ کر محل کے اندر جاتے ہوئے کہا اور چھن چھنگو اور پنگو اس کے پیچھے چلتے ہوئے محل کے اندر داخل ہو گئے۔

جوگان دیوتا اُسے پورے محل کی سیر

کراتا رہا اور چھن چھنگلو نے ہر چیز کی اتنی دل کھول کر تعریف کی کہ جوگان دیوتا خوشی کے مارے پاگل ہوگیا۔

جب پورے محل کی سیر کر کے وہ جوگان دیوتا کے کمرہ خاص میں پہنچے تو وہاں شالی پہلے سے موجود تھی۔ جبرو جادوگر بھی ایک کرسی پر منہ لٹکائے بیٹھا تھا۔

شالی نے جب جوگان دیوتا کو دیکھا تو وہ چونک کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتی، چھن چھنگلو نے اُسے آنکھ سے اشارہ کیا۔

"شالی! یہ جوگان دیوتا ہیں۔ دیکھو کتنے خوبصورت، کتنے وجیہہ، کتنے بہادر، کتنے اچھے ہیں۔ ان کا محل اتنا شاندار ہے کہ میں نے زندگی بھر اس سے اچھی جگہ نہیں دیکھی۔ اور جوگان دیوتا! یہ میری ساتھی لڑکی شالی ہے حاتم جادوگر کی بیٹی۔" چھن چھنگلو نے باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"میری مدت سے آرزو تھی کہ کسی دیوتا سے ملوں۔ شکر ہے آج میری یہ آرزو پوری ہو گئی۔ مجھے آپ سے مل کر بیحد خوشی ہوئی ہے۔" شالی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ چھن چھنگلو کا اشارہ سمجھ گئی تھی۔

"جوگان! میں ایک بار پھر تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ ان پر بھروسہ مت کرو۔ یہ بے حد عیار اور چالاک واقع ہوئے ہیں۔ یہ تمہیں نقصان پہنچا دیں گے۔" جبرو نے جان بوجھ کر مارنے کا لفظ استعمال نہ کیا تھا۔

"جبرو! میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ میرے کمرے سے نکل جاؤ۔ اور جب تک یہ مہمان یہاں رہیں تم مجھے اپنی شکل مت دکھانا۔" جوگان نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصّہ کی شدت سے سرخ ہو گیا تھا اور جبرو سر جھکائے خاموشی سے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"کاش! یہ میرا ماموں نہ ہوتا تو میں اسے مزہ چکھا دیتا۔ بوڑھا سٹھیا گیا ہے"۔ جوگان نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"بڑھاپے میں ایسا ہی ہوتا ہے دیوتا۔ آدمی کی عقل ماری جاتی ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر دیوتا کو اِدھر اُدھر کی باتوں میں لگا لیا۔

"دیوتا! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہاری جان ایک تلوار میں ہے اور تلوار تمہارے قبضے میں نہیں ہے۔ یہ تو عقل مندی کے خلاف ہے۔ بھلا اتنی قیمتی چیز کو دوسروں کے قبضہ میں کیوں رکھا جائے"۔ چند لمحے اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے کے بعد چھن چھنگو نے کہا۔

"میری جان تلوار میں۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"۔ جوگان دیوتا نے چونکتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں شدید حیرت کے تاثرات تھے۔

"تمہیں نہیں معلوم؟ حیرت ہے۔ اس کا

مطلب ہے کہ یہ بات تم سے چھپائی گئی ہے۔ جبرو کو تو اچھی طرح معلوم ہو گا کہ دیوتاؤں کی تلوار تمہیں نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اُسے تمہیں بتانا چاہیئے تھا تاکہ تم اسے اپنے قبضے میں رکھو"۔ چھن جھنگو نے کہا۔

" دیوتاؤں کی تلوار ! وہ کہاں ہوتی ہے اور وہ تلوار کہاں ہے اور کس طرح مجھے نقصان پہنچا سکتی ہے"؟ جوگان دیوتا نے پوچھا۔

' جوگان دیوتا ! چونکہ تم میرے پسندیدہ دیوتا ہو اس لئے میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ تمہیں صرف دیوتاؤں کی تلوار سے ہی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اگر وہ تلوار تمہاری گردن پر ماری جائے تو تمہارے جسم سے انسانوں والا تمام خون نکل جائے گا اور تمہارا یہ خوبصورت بدن مر جائے گا۔ صرف دیوتاؤں والی روح رہ جائیگی جو اپنے باپ کے پاس آسمانوں میں چلی جائے گی اور

تم دنیا کی تمام لذتوں، شراب، خوبصورت لڑکیوں اور اس قسم کی تمام نعمتوں سے محروم ہو جاؤ گے۔ اب تم خود ہی سوچ کر کل کو اگر یہی جبرو جادوگر تمہارا مخالف ہو جائے تو یہ وہ تلوار کسی طرح حاصل کر لے تو تمہیں نقصان پہنچا سکتا ہے۔" چھن چھنگو نے جوگان دیوتا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"کس میں اتنی جرأت ہے کہ مجھے نقصان پہنچانے کا تصور تک ذہن میں لے آسکے۔ اور سنو لڑکے! کہیں تم واقعی مجھے کوئی چکر دینے کی کوشش تو نہیں کر رہے" جوگان دیوتا نے غضبناک ہوتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے دیوتا! اگر میں تمہیں چکر دینا چاہتا تو میں یہ بات تمہیں بتاتا ہی کیوں۔ میں پہلے تلوار حاصل کرنے کی کوشش کرتا جب کہ میں تو خود تمہیں بتا رہا ہوں کہ یہ تلوار تمہارے اپنے قبضے میں

ہونی چاہیئے۔" چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"ہاں! تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ واقعی تم میرے دوست ہو۔ جو تم نے خود ہی یہ بات مجھے بتا دی ہے جب کہ جبرو جو میرا ماموں بھی ہے اس نے آج تک مجھے یہ بات نہیں بتائی۔ مگر یہ تلوار ہے کہاں؟" جوگان دیوتا نے سر ہلاتے ہوتے کہا۔

دراصل جوگان دیوتا ذہنی طور پر بالکل سیدھا سادہ تھا۔ بچپن سے لے کر اب تک صرف عیش و عشرت میں پڑے رہنے کے اس نے اور کوئی کام نہ کیا تھا۔ اس لئے اُسے چالاکی نہ آتی تھی۔ جب کہ اس کے مقابلے میں چھن چھنگلو کی عمر گو زیادہ نہ تھی لیکن اس چھوٹی سی عمر میں اس نے گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا تھا۔

"یہ تلوار جہاں تک مجھے معلوم ہے گوٹان دیوتا کے پاس ہے اور گوٹان دیوتا سمندر کی تہہ میں اپنے ایک محل میں رہتا ہے۔

چھن چھنگلو نے بتایا۔ یہ سب معلومات سامری کے مجھونپو نے انہیں پہلے ہی بتا رکھی تھیں۔

"اوہ گوٹان دیوتا۔ میں نے اپنے بچپن میں اپنے باپ سے سنا تھا کہ گوٹان دیوتا انتہائی طاقت ور دیوتا ہے اور اس سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا"۔ جوگان دیوتا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ارے جوگان دیوتا! گوٹان دیوتا تم سے بہادر نہیں ہو سکتا۔ تمہارے باپ کو اس وقت یہ معلوم نہیں تھا کہ تم بڑے ہو کر اتنے طاقتور دیوتا بن جاؤ گے۔ میری بات مانو تو تم گوٹان دیوتا کے پاس جا کر اس سے اپنی تلوار مانگو اور اگر وہ نہ دے تو اس سے مقابلہ کر کے اسے حاصل کرو۔ آخر یہ تمہارے لئے بےحد قیمتی ہے"۔ چھن چھنگلو نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی، گوٹان بھلا مجھ سے زیادہ

طاقتور کیسے ہوسکتا ہے؟ میں ضرور اس سے یہ تلوار حاصل کرونگا۔ مگر مجھے اس کے محل کا راستہ معلوم نہیں ہے۔ کیوں نہ بھرو سے پوچھا جاتے۔" جوگان دیوتا نے کہا۔

"وہ بوڑھا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ اپنی بےعزتی کی وجہ سے تمہیں غلط راستہ بتا دے۔ اگر تم کہو تو شالی سامری جادوگر کے بھونپو کو بلا کر تمہارے سامنے پوچھ لے۔" چھن چھنگلو نے فوراً جواب دیا۔

"یہ ٹھیک ہے۔ بلاؤ اس بھونپو کو، اور میرے سامنے پوچھو۔" جوگان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ابھی بلاتی ہوں بھونپو کو۔" شالی جو خاموش بیٹھی ہوئی تھی بول پڑی۔ اور پھر اس نے آنکھیں بند کر کے جلدی جلدی بھونپو کو بلانے کا منتر پڑھنا شروع کر دیا۔

جوگان دیوتا بڑی دلچسپی سے شالی کو دیکھ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد اچانک زمین

پھٹی اور سامری جادوگر کا مھونپو زمین سے باہر نکل آیا۔

"حاتم جادوگر کی بیٹی شالی! مجھے کیوں بلایا ہے"؟ مھونپو نے پوچھا۔

"سامری جادوگر کے مھونپو! جوگان دیوتا کے سامنے مجھے بتاؤ کر گوٹان دیوتا کا محل کس جگہ ہے اور وہاں کیسے پہنچا جاسکتا ہے اور دیوتاؤں کی تلوار کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے"؟ شالی نے کہا۔

"حاتم جادوگر کی بیٹی شالی، چھن چھنگلو اور پُر اسرار دیوتا جوگان سنو! گوٹان دیوتا کا محل سُرخ سمندر کی تہہ میں ہے اس کا راستہ سُرخ سمندر کے شمال میں ایک جزیرہ گوٹان کی ایک غار سے جاتا ہے۔ اس غار کے منہ پر آتشیں اژدہے پہرہ دیتے ہیں۔ جن کے منہ سے ہر وقت آگ نکلتی رہتی ہے اور اس آگ میں ہر چیز جل جاتی ہے۔ ان اژدہوں کو مارنے کے بعد اس غار میں داخل ہو جاؤ تو

آ گئے بڑی بڑی چمگادڑیں آتی ہیں جو ایک لمحے میں ہر چیز کو کھا جاتی ہیں۔ ان چمگادڑوں کو مارنے کے بعد جب آگے جایا جائے تو خوفناک بھیڑیئے آتے ہیں جو وہاں پہنچنے والے ہر انسان کو ایک لمحے میں چیر پھاڑ دیتے ہیں۔ ان بھیڑیوں کو مارنے کے بعد گوٹان دیوتا کے محل کا دروازہ آ جاتا ہے۔ اس دروازے کے باہر دو بُت پہرے دار ہیں۔ ان بتوں کی آنکھوں سے سُرخ روشنی کی لہریں نکلتی ہیں جو روشنی جس چیز پر پڑ جائے وہ جل کر راکھ ہو جاتی ہے۔ ان کی آنکھیں نکال دی جائیں تو محل کا دروازہ کھل جاتا ہے اور اندر پھر گوٹان دیوتا سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے جس سے دیوتا بھی نہیں لڑ سکتے اس کی خوابگاہ کے اندر سے خفیہ تہہ خانے کو راستہ جاتا ہے۔ اس تہہ خانے میں وہ تلوار موجود ہے"۔ مجھونبو نے مکمل

تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"اوہ! واقعی راستہ بے حد خطرناک ہے مگر میرے لئے نہیں۔ میں کوئی انسان تو نہیں ہوں۔ میں تو دیوتا ہوں"۔ جوگان دیوتا نے کہا۔
"مگر جوگان دیوتا! گوٹان دیوتا تمہیں وہ تلوار ہرگز نہیں دے گا۔ اور وہ تمہیں محل سے نکال دیگا اور پھر اس کا محل غائب ہو جائے گا۔ پھر قیامت تک تم اس محل کو نہیں ڈھونڈ سکو گے"۔ بھونپو نے براہِ راست جوگان دیوتا کو جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اگر جوگان دیوتا یہ تلوار حاصل کرنا چاہے تو کیا کرے۔ اس کا کوئی طریقہ بتاؤ"۔ شالی نے پوچھا۔
"اس کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ گوٹان دیوتا کے سونے کا انتظار کیا جائے۔ جب وہ سو جائے تو اس کی خواب گاہ میں داخل ہو کر

اس کی آنکھوں پر موم رس بوٹی کا عرق مل دیا جائے۔ اس بوٹی کا رس ملنے سے گوٹان دیوتا بے خبر سوتا رہے گا اور پھر جس بستر وہ سو رہا ہو اس بستر کو ہٹایا جاتے تو نیچے تہہ خانے کا راستہ نظر آجائے گا"۔ بھونپو نے طریقہ بتاتے ہوئے کہا۔

"مگر یہ کس طرح معلوم ہوگا کہ گوٹان دیوتا اب سو گیا ہے"؟ جوگان دیوتا نے سوال کرتے ہوئے کہا۔

" اس کا طریقہ یہ ہے کہ محل کے دروازے میں داخل ہوتے ہی جانے والا چھپ جائے۔ جب گوٹان دیوتا سوتا ہے تو اس کی خوابگاہ کے دروازے کا رنگ خودبخود سرخ ہو جاتا ہے۔ ورنہ جب تک وہ جاگتا رہتا ہے۔ اس کا رنگ سبز رہتا ہے۔ چنانچہ جب دروازے کا رنگ سرخ ہو تو سمجھ لو کہ گوٹان دیوتا سو گیا ہے "۔ بھونپو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ"۔ شالی نے کہا اور سامری جادوگر کا بھوت فوراً ہی زمین میں غائب ہو گیا۔

"میں ابھی اور اسی وقت جا کر وہ تلوار حاصل کرتا ہوں۔ تم نے ٹھیک کہا ہے کہ یہ تلوار مجھے اپنے قبضہ میں رکھنی چاہیئے"۔ جوگان دیوتا نے فوراً اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہم بھی تمہارے ساتھ جائیں گے دیوتا۔ ہم یہاں اکیلے رہ کر کیا کریں گے"۔ چھن چھنگو نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"مگر تم وہاں کیسے داخل ہو گے"؟ جوگان نے کہا۔

"ہمیں اس کی کوئی فکر نہیں ہے۔ ہمارے ساتھ دنیا کا طاقتور ترین دیوتا جوگان دیوتا ہے۔ پھر ہمیں بھلا کس کی پرواہ ہو سکتی ہے"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"ہاں! بالکل ٹھیک ہے۔ تمہیں کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ تم دونوں میرے ساتھ

چلو۔ میں تمہاری حفاظت کروں گا۔ مگر پہلے ہمیں اس جزیرے تک پہنچنے کے لئے کسی کشتی کا بندوبست کرنا پڑے گا۔ جرگان دیوتا نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں۔ میں ایک لمحے میں تم سب کو جزیرے تک پہنچا سکتا ہوں۔ دیوتا! میرا ہاتھ پکڑو اور آنکھیں بند کر لو۔ اور شالی! تم بھی اور پینگاد! تم میری ٹانگ پکڑ لو۔ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر جرگان نے چھن چھنگلو کا ایک ہاتھ اور دوسرا ہاتھ شالی نے پکڑ لیا جب کہ بنگلو چھن چھنگلو کی ٹانگ سے چمٹ گیا اور پھر جیسے ہی انہوں نے آنکھیں بند کیں۔ ان کے پاؤں تلے سے زمین غائب ہو گئی۔

جبرو جادوگر غصّے اور ندامت سے کھولتا ہوا جوگان کے کمرے سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا محل میں اپنے رہائشی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اُسے اپنی بےعزتی پر سخت افسوس تھا اور خاص طور پر جس انداز سے جوگان نے آنے والوں کے سامنے اُسے بےعزت کیا تھا اس سے اس کے دل میں جوگان کے خلاف بھی کدورت بیٹھ گئی تھی۔ لیکن انتہائی طاقت ور جادوگر ہونے کے باوجود اُسے پوری طرح احساس تھا کہ وہ جوگان دیوتا کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا

لیکن اس کے باوجود اس نے اپنے دل ہی دل میں یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ بھوگان دیوتا سے اپنی بےعزتی کا بدلہ ضرور لے گا۔

وہ غصے میں کھولتا ہوا اپنے مخصوص کمرے میں پہنچا۔ اس کمرے میں ہر طرف عجیب و غریب جانوروں کی کھوپڑیاں ٹنگی ہوئی تھیں۔ بعض جگہوں پر انسانی کھوپڑیاں بھی ٹنگی ہوئی تھیں۔

کمرے کے درمیان میں ایک بڑی سی میز پر شیشے کا ایک بڑا سا گلوب پڑا ہوا تھا۔ جبرو نے شیشے کے اوپر ہاتھ پھیرا تو شیشے پر ایک منظر ابھر آیا۔ یہ اس مخصوص کمرے کا منظر تھا جس میں جوگان، چھن چھنگو اور شاملی بیٹھے باتیں کرنے میں مصروف تھے۔

جبرو کرسی پر بیٹھ کر اطمینان سے ان کی باتیں سننے میں مصروف ہو گیا۔ چند لمحوں بعد جب دیوتاؤں کی تلوار کا

ذکر آیا تو جبرو چونک پڑا۔ اور پھر جیسے جیسے چھن چھنگو نے جوگان کو دیوتاؤں کی تلوار کی خصوصیات بتانی شروع کیں تو جبرو کی آنکھوں میں عجیب سی چمک ابھر آئی اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ہر قیمت پر یہ تلوار خود حاصل کرے گا۔ لیکن جب اُسے معلوم ہوا کہ یہ تلوار اس سے لے اڑے گا اور ایک بار وہ تلوار اس کے قبضے میں آگئی تو پھر جوگان ہمیشہ کے لئے اس سے ڈرنے لگ جائے گا اور پھر اُسے اس طرح کھلے عام جبرو کی بے عزتی کرنے کی ہمت نہ ہو گی۔

وہ اطمینان سے کرسی پر بیٹھا جوگان اور چھن چھنگو کا منصوبہ سنتا رہا اور جب وہ سب گوٹان دیوتا کے محل میں جانے کے لئے تیار ہو گئے تو وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ چپکے سے ان کے پیچھے چلتا ہوا گوٹان کے محل تک پہنچ

جائے گا۔ لیکن اس وقت وہ بُری طرح چونک پڑا۔ جب وہ تینوں بندر پنگلو سمیت اچانک اس کمرے سے غائب ہو گئے اور گلوب پر کمرہ خالی رہ گیا۔

"ارے یہ کہاں چلے گئے اور کس طرح غائب ہو گئے۔ یہ تو بہت بُرا ہوا۔ اب گوٹان دیوتا کے محل تک جانا مسئلہ بن گیا"۔ جبرو نے پریشان ہوتے ہوئے سوچا۔

اور پھر اس نے تیزی سے دیوار پر ٹنگی ہوئی ایک بن مانس کی کھوپڑی اتاری اور اُسے کمرے کے فرش پر رکھ کر خود اس کے سامنے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا اور اس نے ہاتھ ہلا ہلا کر تیزی سے کوئی منتر پڑھنا شروع کر دیا۔

چند لمحوں بعد ہی کھوپڑی زمین سے اچھلی اور فضا میں یوں اوپر نیچے ہونے لگی جیسے ناچ رہی ہو۔

"ہنگ دیوتا کی کھوپڑی! مجھے بتاؤ کہ وہ لڑکا چھن چھنگلو جوگان دیوتا کو اپنے ہمراہ

لے کر کہاں گیا ہے"؟ جبرو نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کھوپڑی سے کہا۔

"وہ گوٹان دیوتا کے محل میں گئے ہیں"۔ کھوپڑی سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"وہ محل کہاں ہے نچنگ دیوتا کی کھوپڑی! مجھے اس محل کے راستے کی پوری تفصیل بتاؤ"۔ جبرو جادوگر نے اپنے لہجے میں زور دیتے ہوئے پوچھا۔

"وہ محل سمندر کی تہہ میں ہے جبرو جادوگر۔ اس سمندر کی نشانی یہ ہے کہ اس کا پانی خون کی طرح سرخ ہے۔ اس کا راستہ سرخ سمندر کے شمال میں واقع ایک جزیرہ گوٹان سے جاتا ہے"۔ نچنگ دیوتا کی کھوپڑی نے جواب دیا۔

"یہاں سے اس جزیرے تک کتنے روز کا سفر ہے"؟ جبرو نے پوچھا۔

"اگر تم اڑتے ہوئے جاؤ تو تمہیں ایک سال لگ جائے گا"۔ کھوپڑی نے جواب دیا۔

"ایک سال! یہ تو بہت زیادہ عرصہ ہے۔ کوئی ایسی ترکیب بتاؤ پچنگ دیوتا کی کھوپڑی! جس سے میں فوراً اس جزیرے تک پہنچ جاؤں"۔ جبرو نے پوچھا۔

"اگر تم آتشیں عقاب پر بیٹھ کر جاؤ تو چند گھنٹوں میں ہی وہاں پہنچ سکتے ہو۔ اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہے"۔ کھوپڑی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آتشیں عقاب کو رام کر لوں گا۔ بہت بہت شکریہ پچنگ دیوتا کی کھوپڑی! اب تم آرام کرو"۔ جبرو نے کہا اور اس کی یہ بات کہتے ہی وہ کھوپڑی دوبارہ زمین پر ٹک کر بےحس و حرکت ہو گئی۔

جبرو تیزی سے اٹھا اور اس نے کھوپڑی کو اٹھا کر واپس دیوار سے لٹکا دیا۔ اور پھر اس نے مڑ کر ایک الماری کھولی اور اس میں پڑا ہوا ایک پرانا سا پیالہ اور ایک چھری باہر نکال لی۔

اس پیالے پر عجیب و غریب شکلوں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں اور پیالے کے اندر خون کے ذرات جمے ہوئے صاف نظر آ رہے تھے۔

جبرو یہ پیالہ اور چھری لے کر تیزی سے محل سے باہر نکلا اور پھر ایک کھلی جگہ پر آ گیا۔ اس نے پیالہ اور چھری سامنے رکھ دی اور پھر اس نے آتشیں عقاب کو بلانے کے لئے پورے جوش و خروش سے منتر پڑھنا شروع کر دیا۔ اس کا چہرہ منتر پڑھتے وقت سرخ ہو گیا تھا۔ آنکھیں باہر کو ابل آئی تھیں اور جسم کا ہر حصہ یوں پھڑکنے لگ گیا تھا جیسے اسے سردی سے بخار ہو گیا ہو۔

تقریباً آدھے گھنٹے تک وہ اسی انداز میں منتر پڑھتا رہا۔ پھر اچانک آسمان پر زائیں زائیں کی تیز آوازیں ابھریں اور پھر ایک بہت بڑا عقاب نیچے اتر آیا۔

اس کی چونچ سے شعلے نکل رہے تھے۔
اس کے نیچے اترتے ہی جبرو نے
جلدی سے چھری اٹھائی اور اس نے
چھری سے اپنی بائیں کلائی کی رگ کاٹ
ڈالی۔ دوسرے لمحے اس کی کلائی سے خون
فوارے کی طرح نکلنے لگا۔ اس نے کلائی
اس پیالے پر رکھ دی اور اس کے
جسم سے نکلنے والا خون تیزی سے پیالے
میں جمع ہونے لگا۔ جبرو کی آنکھیں بند
تھیں اور وہ منتر پڑھ رہا تھا۔ خون
پیالے میں جمع ہوتا گیا اور جب پیالہ
لبالب بھر گیا تو جبرو نے اپنی کلائی کو
پیالے پر سے ہٹایا اور پھر جیب سے
ایک چھوٹی سی ڈبیا نکال کر اس سے
ایک مرہم نکال کر زخم پر مل دیا۔ اور
دوسرے لمحے نہ صرف کلائی سے خون
نکلنا بند ہو گیا۔ بلکہ زخم بھی فوری طور
پر مندمل ہو گیا۔
"اے آتشیں عقاب! جبرو کا خون حاضر ہے۔

نذرانہ قبول کرو"۔ جبرو نے پیالے کی دوسری طرف موجود آتشیں عقاب سے مخاطب ہوکر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو؟ کیوں نذرانہ پیش کر رہے ہو"؟ آتشیں عقاب نے پھنکارتے ہوئے پوچھا۔ وہ اب انسانوں کی طرح بول رہا تھا۔

"آتشیں عقاب! میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے سُرخ سمندر کے شمال میں موجود کوٹان جزیرے تک پہنچا دو اور پھر جب میں واپس آنا چاہوں تو مجھے واپس اسی ٹیل تک پہنچا دو"۔ جبرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہارا نذرانہ قبول کیا جاتا ہے"۔ آتشیں عقاب نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنی چونچ خون سے بھرے ہوئے پیالے میں ڈال دی اور جبرو کا خون پینا شروع کردیا۔ چند ہی لمحوں میں پیالہ خالی ہو گیا۔

"چلو میں تمہیں لے جانے کے لئے تیار ہوں"۔ آتشیں عقاب نے خون پینے کے بعد کہا۔

"میں ابھی حاضر ہوا"۔ جبرو نے چہکتے ہوئے کہا اور پھر وہ پیالہ اور چھری اٹھا کر اندر محل کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے آثار نمایاں تھے۔ کیونکہ اس نے اپنا خون دے کر ایک بہت بڑا معرکہ مار لیا تھا۔

آتشیں عقاب کو اس طرح رام کر لینا بہت مشکل تھا۔ جبرو چاہتا تو کسی انسان کو قتل کر کے اس کے سارے جسم کا خون بھی آتشیں عقاب کو پلا سکتا تھا لیکن اُسے معلوم تھا کہ آتشیں عقاب کو عام آدمی کے خون کی نسبت کسی جادوگر کا خون زیادہ پسند ہے کیونکہ اسطرح اس کی طاقت میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس نے اپنے ہی خون کی قربانی دے دی اور نتیجہ اس کی

توقع کے عین مطابق نکلا۔ آتشیں عقاب
نے اس کی قربانی قبول کرلی ۔ اور اب
اُسے یقین تھا کہ وہ جلد ہی گوٹان
جزیرے تک پہنچ جائے گا ۔ اور آتشیں
عقاب کی وجہ سے راستے میں کوئی رکاوٹ
بھی پیش نہ آئے گی۔

پیالہ اور چھری واپس الماری میں رکھ
کر جبرو جادوگر نے الماری کے ایک
خفیہ خانے میں پڑا ہوا ایک سوکھا سا
انسانی پنجہ نکالا اور وہ اُسے اپنے چوغے
کی جیب میں ڈالنے کے بعد وہ تیزی
سے دوڑتا ہوا محل سے باہر آگیا۔

آتشیں عقاب بدستور اپنی جگہ پر موجود
تھا۔ جبرو آگے بڑھکر عقاب کی پشت
پر یوں بیٹھ گیا جیسے گھوڑے کی پشت
پر بیٹھا جاتا ہے۔

دوسرے لمحے عقاب دو چار قدم دوڑا
اور پھر وہ تیزی سے فضا میں بُلند
ہوتا چلاگیا۔ اس کی رفتار اتنی تیز تھی

کہ جبرو کی آنکھیں ہوا کے دباؤ کی وجہ سے خودبخود بند ہوتی چلی گئیں۔ اس نے عقاب کی گردن میں دونوں ٹانگیں ڈال کر مضبوطی سے گردن کو تھام لیا اور پھر آنکھیں بند کر کے اس نے اپنا سر بھی گردن سے لگا لیا۔ اب اُسے یقین تھا کہ وہ تیز رفتاری کی وجہ سے آتشیں عقاب کی پشت سے نیچے نہ گریگا۔

آتشیں عقاب مسلسل اُڑتا چلا جا رہا تھا اور جبرو اس کی گردن سے چمٹا ہوا آنکھیں بند کیے پڑا ہوا تھا۔ اسی حالت میں اُسے تقریباً چار گھنٹے گزر گئے اور پھر اچانک عقاب کی رفتار میں نمایاں کمی آنا شروع ہو گئی اور جبرو نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔ اب وہ آسانی سے نیچے دیکھ سکتا تھا۔ کیونکہ آتشیں عقاب کی رفتار بے حد کم ہو گئی تھی۔

اس وقت عقاب گہرے سُرخ رنگ کے سمندر پر اڑا چلا جارہا تھا اور جبرو سمجھ

گیا کہ وہ جزیرہ گوٹان تک پہنچنے ہی والا ہے اور پھر چند ہی لمحوں بعد اُسے دُور سے سمندر کے عین درمیان میں ایک چھوٹا سا جزیرہ نظر آنے لگ گیا۔ جزیرے پر اونچے اونچے درختوں کا ایک گھنا جنگل تھا۔

عقاب چند ہی لمحوں میں جزیرے پر پہنچ گیا اور پھر وہ نیچے اترتا چلا گیا۔ درختوں کے درمیان ایک کھلی جگہ پر اس کے پنجے زمین سے ٹک گئے تو جبرو جادوگر اچھل کر نیچے اتر گیا۔

"جبرو جادوگر! میں تمہارے قریب ہی موجود رہونگا۔ جب تم مجھے آواز دوگے میں پہنچ جاؤں گا"۔ آتشیں عقاب نے کہا اور پھر وہ دوبارہ فضا میں پرواز کر گیا اور چند ہی لمحوں میں جبرو کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

آتشیں عقاب کے جاتے ہی جبرو جادوگر تیزی سے ایک درخت کی طرف بڑھا

اور پھر وہ کسی بندر کی طرح اس درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ درخت کی سب سے اوپر والی ٹہنی پر پہنچ کر اس نے اپنی دونوں ٹانگیں شاخ کے گرد لپیٹ لیں اور پھر آنکھیں بند کرکے اس نے ایک مخصوص منتر پڑھنا شروع کر دیا۔

چند لمحوں بعد ہی اس کی بند آنکھوں کے سامنے ایک منظر اُبھرتا چلا آیا۔ اس نے دیکھا کہ جوگان دیوتا ایک بہت بڑی غار میں چلا جا رہا ہے۔ چھن چھنگو اس کے کاندھوں پر چڑھا ہوا تھا اور چھن چھنگو کے کاندھے پر وہ بڑا سا بندر بیٹھا ہوا تھا۔ جبکہ چھن چھنگو کی ساتھی لڑکی شالی ان کے ساتھ نہ تھی۔ جبرو نے اس لڑکی کو دیکھنے کی کوشش کی مگر وہ اسے کہیں نظر نہ آئی۔ چنانچہ اس نے یہی سوچا کہ اُسے کہیں راستے میں ہی چھوڑ دیا گیا ہو گا۔

اب جبرو مطمئن تھا کہ جوگان دیوتا اور چھن چھنگو اس کی نظروں میں ہیں وہ انہیں

دیکھتا رہے گا اور جب وہ دیوتاؤں کی تلوار حاصل کرکے اس غار سے ہوتے ہوئے واپس آئیں گے تو وہ بڑی آسانی سے یہ تلوار ان کے ہاتھوں سے جھپٹ لے گا اور پھر آتشیں عقاب پر بیٹھکر اپنے محل میں پہنچ کر تلوار کو جادو دیوتا کی پناہ میں دے دیگا۔

جادو دیوتا کی پناہ میں جانے کے بعد یہ تلوار جبرو کے سوا اور کوئی حاصل نہ کر سکے گا اور اس طرح جوگان دیوتا ہمیشہ کے لئے اس کے پنجے میں پھنس جائے گا اور پھر وہ نہ صرف جوگان دیوتا سے اپنی بے عزتی کا بدلہ لے سکے گا بلکہ اس لڑکے کو بھی تڑپا تڑپا کر مارے گا کہ انسانوں کی نسلیں اس کے حشر سے قیامت تک عبرت حاصل کرتی رہیں گی۔ تلوار حاصل کرنے کا وہ پہلے ہی پورا بندوبست کر آیا تھا۔ اس کی جیب میں چکوترم دیوتا کا پنجہ موجود تھا۔ اس پنجے میں خاصیت

یہ تھی کہ جب بھی کسی چیز کو حاصل کرنے کیلئے اسے پھینکا جاتا تو یہ بجلی کی طرح فضا میں تیرتا ہوا اپنے شکار پر کسی عقاب کی طرح جھپٹتا اور پلک جھپکنے میں وہ چیز حاصل کر لیتا تھا۔ اور آج تک اس کا وار کبھی خالی نہ گیا تھا اس لئے جبرو اس طرف سے مطمئن تھا کہ پنجہ، تلوار کو پلک جھپکنے میں حاصل کر لیگا اور ایک بار تلوار اس کے قبضہ میں آگئی تو پھر یہ تلوار اس سے کوئی حاصل نہ کرسکے گا۔

وہ آنکھیں بند کئے جوگان دیوتا کا گوٹان محل میں داخلے کا منظر دیکھتا رہا۔ اور وہ پوری طرح اس طرف متوجہ تھا کیونکہ اُسے خطرہ تھا کہ کہیں وہ ذرا سا بھی چوک گیا تو جوگان وہ تلوار لے کر جزیرے سے نکل جائے گا اور پھر اس سے یہ تلوار حاصل کرنا ناممکن ہو جائے گا۔

"آنکھیں کھول دو جوگان دیوتا۔" چھن چھنگو نے اچانک کہا اور جوگان دیوتا نے آنکھیں کھول دیں اور پھر اس کی آنکھوں میں شدید حیرت کے آثار ابھر آئے۔ وہ اِدھر اُدھر دیکھ کر حیران ہو رہا تھا کہ وہ اپنے محل سے چند ہی لمحوں میں کہاں پہنچ گیا ہے۔

"تم سُرخ سمندر کے جزیرہ گوٹان پر کھڑے ہو جوگان دیوتا۔ وہ دیکھو! سامنے وہ غار ہے جہاں سے گوٹان دیوتا کے محل کو راستہ جاتا ہے۔" چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! حیرت انگیز، انتہائی حیرت انگیز! میں تصور بھی نہ کرسکتا تھا کہ ہم اتنی جلدی یہاں پہنچ جائیں گے"۔ جوگان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے لئے فاصلے کوئی حیثیت نہیں رکھتے جوگان دیوتا۔ بہرحال اب ہمیں غار کے اندر چلنے کے بارے میں سوچنا چاہیئے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"سوچنا کیا ہے؟ آؤ چلیں"۔ جوگان دیوتا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"سنو! میری طاقتیں مجھے بتا رہی ہیں کہ اس غار میں جیسے ہی کسی انسان نے قدم رکھا، گوٹان دیوتا کو اس کا علم ہو جائے گا اور پھر وہ بجائے سونے کے باقاعدہ مقابلے پر اتر آئے گا۔ اس لئے ہمیں کوئی اور تجویز سوچنی پڑیگی"۔ چھن چھنگلو نے جوگان دیوتا کو روکتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو تم یہیں باہر ٹھہرو۔ میں اندر جاکر وہ تلوار حاصل کر لاتا

ہوں۔ میں تو دیوتا ہوں۔ میرا گوٹان دیوتا کو پتہ نہ چلے گا۔" جوگان دیوتا نے کہا "نہیں، تم اکیلے وہ تلوار حاصل نہیں کر سکتے۔ میرا تمہارے ساتھ ہونا ضروری ہے۔ اس کی ایک صورت ہے کہ تم مجھے اپنے کاندھے پر بٹھالو۔ اس طرح میرے قدم زمین پر نہیں پڑیں گے اور ہم آسانی سے اندر چلے جائینگے۔" چھن چھنگو نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"تجویز تو اچھی ہے۔ لیکن میں تمہیں تو اپنے کندھوں پر بیٹھا سکتا ہوں مگر اس لڑکی کو نہیں۔ یہ میری غیرت کے خلاف ہے کہ کوئی لڑکی میرے کندھوں پر چڑھ بیٹھے۔" جوگان دیوتا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں غار میں سے واپس آنے میں کتنا وقت لگے گا؟" شالی نے پوچھا۔

"ایک دو روز لگ ہی جائینگے۔" چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"تو ٹھیک ہے۔ تم غار کے اندر جاؤ
میں اس دوران اپنے والدین کو مل آؤں۔
بڑا عرصہ ہوا ہے ان سے بچھڑے ہوئے
میں دو روز بعد واپس آ جاؤں گی"۔ شالی نے
کہا۔ اور چھن چھنگلو نے جب اس کی بات
کی تائید کر دی تو اس نے تیزی سے
ایک منتر پڑھا اور پھر کسی پرندے کی
طرح فضا میں بلند ہوکر اڑتی چلی گئی۔
اور چند ہی لمحوں بعد وہ ان کی نظروں
سے غائب ہوگئی۔

پھر جوگان دیوتا نے ہاتھ بڑھا کر
چھن چھنگلو کو یوں فضا میں اٹھا لیا جیسے
بچے کسی کھلونے کو اٹھاتے ہیں اور اُسے
اپنے کندھوں پر بٹھا لیا۔ ہنگلو بندر نے زمین
پر کھڑے کھڑے چھلانگ لگائی، دوسرے لمحے
وہ چھن چھنگلو کے کندھوں پر جا چڑھا اور
پھر جوگان دیوتا نے غار کی طرف قدم بڑھا
دیئے۔

غار کے دہانے پر دو بڑے بڑے

اژدھے بیٹھے ہوئے تھے جن کے منہ سے آگ کے فوارے نکل رہے تھے۔ جوگان دیوتا نے ان کے قریب پہنچتے ہی زور سے ان کی طرف تھوک دیا اور دوسرے لمحے چھن چھنگلو کو یوں محسوس ہوا، جیسے آگ پر کسی نے زور دار بارش برسا دی ہو۔

تھوک جیسے ہی ان اژدھوں کے منہ پر پڑی، نہ صرف ان کی آگ بجھ گئی بلکہ ایک زور دار کڑاکا ہوا اور دونوں اژدھے پتھر کے ٹکڑوں کی طرح تقسیم ہوکر اِدھر اُدھر بکھر گئے اور جوگان دیوتا بڑے وقار سے قدم بڑھاتا ہوا غار کے اندر داخل ہوگیا۔

غار بے حد وسیع و عریض تھی وہ اتنی اونچی تھی کہ چھن چھنگلو کے اوپر بیٹھے ہوئے پنگلو بندر سے بھی کئی گز اونچی تھی۔

ابھی جوگان دیوتا نے غار کے اندر چند قدم ہی بڑھائے ہوں گے کہ اچانک غار میں چمگادڑوں کی خوفناک پھڑپھڑاہٹ گونج اٹھی اور پھر انہوں نے خونی چمگادڑوں کا بڑا

بادل سا غار کی دیواروں سے اُٹھ کر اپنی طرف بڑھتا دیکھا۔ اور اس بار جوگان دیوتا کی بجائے چھن چھنگو نے پہل کی اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ ان چمگادڑوں کی کر کے جھٹک دیئے۔ اس کے ہاتھوں سے بجلی کی لہریں سی نکلیں اور چمگادڑوں پر یوں پڑیں جیسے آسمانی بجلی گرتی ہے اور غار میں ایک جھماکا سا ہوا اور دوسرے لمحے تمام چمگادڑیں مُردہ ہوکر زمین پر گرتی چلی گئیں۔

"بہت خوب! میرے دوست بہت خوب"۔ جوگان دیوتا کے منہ سے نکلا اور پھر وہ اطمینان سے آگے قدم بڑھاتا چلا گیا۔

کافی دیر تک چلنے کے بعد اچانک انہیں دُور سے غار میں مشعلیں سی روشن نظر آئیں۔ یُوں لگتا تھا جیسے فضا میں بلیشمار دیئے جل رہے ہوں اور اس کے ساتھ ہی غار بھیانک غراہٹوں سے گونج اٹھی۔

"یہ بھیڑیئے ہیں جوگان دیوتا" چھن چھنگو نے

چیخ کر کہا۔
"گھبراؤ مت چھن چھنگو"۔ جوگان دیوتا نے کہا۔ اور پھر اس نے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کیے اور دوسرے لمحے اس کے دونوں ہاتھوں میں دو تلواریں آ گئیں۔
اسی لمحے بھیڑیوں کے غول نے جوگان دیوتا پر حملہ کر دیا۔ جوگان کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے چلنے لگے اور بھیڑیوں کا قتلِ عام شروع ہو گیا۔ مگر بھیڑیئے تعداد میں اتنے زیادہ تھے کہ جتنے مرتے تھے اس سے زیادہ آگے آ جاتے تھے۔
جوگان دیوتا مسلسل تلوار چلاتے چلاتے آخر تھک گیا۔ مگر خوفناک بھیڑیوں کی تعداد میں کوئی کمی نہ آئی۔ یوں لگتا تھا جیسے ایک بھیڑیا مرتے ہی اس کی لاش سے دس بھیڑیئے پیدا ہو جاتے ہوں۔
"یہ اس طرح نہیں مریں گے جوگان! میں انہیں ختم کرتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے دل ہی دل میں بھیڑیوں کو

مارنے کا سوال پوچھا۔

اُسی لمحے اس کے ذہن میں سوال کا جواب آگیا۔ اُسے بتایا گیا کہ ان بھیڑیوں کو زمین پھاڑ کر زندہ دفن کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ انہیں ختم کرنے کی اور کوئی ترکیب نہیں۔

"جوگان دیوتا! زمین پر پیر مار کر زلزلہ پیدا کرو۔ زمین کو پھاڑ دو تو یہ بھیڑیے مر جائیں گے"۔ چھن چھنگو نے چیخ کر کہا اور جوگان دیوتا نے اس کی بات سنتے ہی اپنا پیر زور سے زمین پر مارا۔ اس کے زمین پر پیر مارتے ہی غار کے در و دیوار بُری طرح لرزنے لگے اور دوسرے لمحے جس جگہ بھیڑیے موجود تھے وہ جگہ درمیان سے پھٹتی چلی گئی اور تمام بھیڑیے چیختے غراتے ہوئے اس خلا میں گرتے چلے گئے۔ چند ہی لمحوں بعد زمین برابر ہو گئی اور اب بھیڑیے غائب ہو چکے تھے۔ وہ سب زمین کے اندر دفن ہو گئے تھے۔

جوگان دیوتا نے اطمینان کی ایک طویل سانس لی۔

"واقعی اگر تم میرے ساتھ نہ آتے تو بڑی مشکل پیدا ہو جاتی"۔ جوگان دیوتا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ دوبارہ جھٹکے۔ اس کے ہاتھوں میں موجود تلواریں غائب ہو گئیں۔ اور جوگان دیوتا نے قدم آگے بڑھا دیئے۔

کافی دیر تک چلنے کے بعد وہ اچانک رُک گیا۔ کیونکہ سرنگ کا اختتام ہو گیا تھا۔ اب سامنے ایک بہت بڑا دروازہ تھا۔ جس کے دونوں اطراف میں دو بڑے بڑے بُت تھے جن کی آنکھوں سے تیز روشنی نکل کر سامنے زمین پر پڑ رہی تھی اور وہاں آگ کا الاؤ سا جل رہا تھا۔

"اب ان کا کیا جائے۔ کس طرح ان کی آنکھیں نکالی جائیں"۔ جوگان دیوتا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ چھن چھنگو اس کی

بات کا جواب دیتا، چھن چنگو کے کندھے پر بیٹھے ہوئے پنگو بندر نے ایک زور دار چھلانگ ماری اور وہ فضا میں اُڑتا ہوا سیدھا ایک بُت کے بڑے سے سر پر جا بیٹھا. چونکہ وہ کافی اونچائی سے اڑتا ہوا گیا تھا اس لئے وہ بُت کی آنکھوں سے نکلنے والی روشنی کی زد میں نہ آیا اور اس کے سر تک صحیح سلامت پہنچنے میں کامیاب ہو گیا.

اس نے بُت کے سر پر بیٹھتے ہی اپنے دونوں پنجے آگے بڑھائے اور اپنے تیز ناخنوں سے اس نے بُت کی دونوں آنکھوں کے کناروں کو کریدنا شروع کر دیا. اس کے تیز ناخن کسی خنجر کی طرح تیز تھے۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے کام کر رہا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ چند ہی لمحوں میں اس نے بُت کی دونوں آنکھوں کے کناروں پر گڑھے ڈال دیئے۔ اس طرح بُت کی آنکھوں میں نصب روشنی پیدا کرنے والے

پُر اسرار پتھر ڈھیلے ہو کر نیچے زمین پر جا گرے اور ان میں سے نکلنے والی بجلی کی لہریں ختم ہو گئیں۔ اب وہ عام سے پتھر تھے۔

پنگلو بندر نے یہی حرکت دوسرے بُت کے ساتھ کی۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس کی آنکھیں نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی محل کا دروازہ خودبخود کھلتا چلا گیا۔

"بہت اچھے، تمہارا یہ ساتھی واقعی بے حد کام کا ہے"۔ جوگان دیوتا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ پنگلو بندر اس دوران واپس چھن چھنگا کے کندھے پر آ بیٹھا تھا۔ اور پھر وہ محل کے اندر داخل ہو گئے۔

محل کے اندر بے شمار کمرے تھے اور وہاں بڑے بڑے قد و قامت والے پہرے دار ہاتھوں میں بڑی بڑی تلواریں تھامے پہرہ دے رہے تھے۔ مگر جیسے ہی یہ اندر داخل ہوئے وہ سب ان کے سامنے ادب سے جُھک

گئے۔

"جوگان دیوتا! ہم تمہیں گوٹان دیوتا کے محل میں خوش آمدید کہتے ہیں"۔ پہرے داروں نے کہا۔

"شکریہ! گوٹان دیوتا کہاں ہے"؟ جوگان نے پوچھا۔

"وہ اپنی خوابگاہ میں ابھی ابھی سونے کے لئے داخل ہوا ہے اور اس کا حکم ہے کہ جب تک وہ خود نہ اٹھے، اُسے نیند سے بیدار نہ کیا جائے"۔ پہریداروں نے جواب دیا۔

"کونسی ہے اس کی خوابگاہ؟ ہمیں دکھاؤ"۔ جوگان دیوتا نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور پہرے داروں نے ایک کمرے کی طرف اشارہ کر دیا۔ جس کا دروازہ سبز تھا۔ جوگان دیوتا اس دروازے کی طرف بڑھا اور اس کے دروازے تک پہنچتے پہنچتے دروازے کا رنگ سُرخ ہو گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ گوٹان دیوتا سو گیا ہے۔

جوگان دیوتا نے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔
گوٹان دیوتا کے سونے کے بعد چھن چھنگو اور بینگو بندر بھی نیچے اُتر آئے تھے۔ اور پھر دروازہ کھلتے ہی وہ دونوں جوگان دیوتا کے ساتھ ہی کمرے کے اندر داخل ہو گئے کمرے کے درمیان میں ایک بہت بڑا بستر بچھا ہوا تھا جس پر ایک خوفناک شکل والا لمبا تڑنگا انسان سویا ہوا تھا۔

"اوہ! ہم موم رس بوٹی کا عرق تو ہمراہ لانا بھول ہی گئے ہیں"۔ اچانک جوگان دیوتا نے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"گھبراؤ نہیں، میری جیب میں یہ عرق موجود ہے۔ میں نے محل سے چلتے ہوئے یہ منگوا لیا تھا"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور پھر اس کا ڈھکن کھول کر اس میں موجود عرق کے

چند قطرے گوٹان دیوتا کی دونوں آنکھوں پر ڈالے اور پھر انگلی سے انہیں مل دیا۔ اس کے بعد اس نے شیشی بند کر کے جیب میں ڈال لی۔

جوگان دیوتا نے دوسرے لمحے دونوں ہاتھ اس کے بستر کے کنارے پر رکھے اور پوری قوت سے دھکا دیا تو گوٹان دیوتا بستر سمیت الٹ کر دوسری طرف جا گرا۔ مگر موم رس کے عرق کی وجہ سے اس کی نیند نہ اکھڑی اور اسی طرح بے خبر سوتا رہا۔

بستر ہٹتے ہی سیڑھیاں نیچے جاتی نظر آئیں اور جوگان دیوتا تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ چھن چھنگو اور پنگو بندر باہر ہی رہ گئے۔

چند لمحوں بعد جب جوگان دیوتا واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑی سی تلوار موجود تھی جس کا رنگ گہرا سرخ تھا۔ اس کا منہ آگے سے دوشاخہ

ہوگیا تھا۔

"اوہ! اب یہ دیوتاؤں کی تلوار میرے قبضے میں ہے۔ اب مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔" جوگان دیوتا نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ چھن چھنگلو کچھ سمجھتا، جوگان دیوتا نے اچانک تلوار فضا میں لہرائی اور دوسرے لمحے فرش پر سوتے ہوئے گوٹان دیوتا کی گردن پر تلوار کا بھرپور وار کیا۔ جیسے ہی تلوار گوٹان دیوتا کی گردن پر لگی، ایک زوردار کڑاکا ہوا اور ہر طرف گھپ اندھیرا چھا گیا۔

چند لمحوں بعد جب اندھیرا چھٹا تو انہوں نے اپنے آپ کو واپس اس جزیرے پر کھڑے ہوئے پایا۔ محل اور سرنگ سب کچھ غائب ہو چکا تھا۔ ان کے سامنے گوٹان دیوتا کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ وہ مر چکا تھا۔

"واقعی یہ دیوتاؤں کی تلوار ہے۔ دیکھو!

اس نے گوٹان دیوتا کا خاتمہ کر دیا۔ جوگان دیوتا نے خوشی سے تلوار کو فضا میں لہراتے ہوئے کہا۔
"تم نے خوامخواہ گوٹان دیوتا کو ہلاک کر دیا۔ جب تلوار تم نے حاصل کر لی تھی تو اسے مارنے کی کیا ضرورت تھی"؟
چھن چھنگو نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔
"مجھے قتل کرنے میں مزہ آتا ہے اور دوسری بات یہ کہ میں اس تلوار کو آزمانا چاہتا تھا۔" جوگان نے لاپرواہ سے لہجے میں جواب دیا۔
"اس طرح خوامخواہ کسی کو قتل کرنا ظلم ہے جوگان! اور ظلم اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔
"مجھے سبق مت پڑھاؤ لڑکے! مجھے ظلم کرنے میں لطف آتا ہے اور میں ظلم ضرور کروں گا۔ مجھے ایسا کرنے سے کون روک سکتا ہے"؟ جوگان نے غصیلے لہجے

میں کہا۔

مگر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا، اچانک فضا میں سائیں کی تیز آواز ابھری اور دوسرے لمحے ایک زور دار جھٹکے سے تلوار جوگان کے ہاتھ سے نکلتی چلی گئی۔ ان سب نے چونک کر دیکھا تو ایک پنجہ اپنی انگلیوں میں تلوار دبائے تیزی سے فضا میں اڑا چلا جا رہا تھا اور پھر وہ پنجہ ایک درخت کی چوٹی پر جا کر رک گیا اور پھر کسی انسانی ہاتھ نے تلوار اس پنجے سے حاصل کر لی۔ دوسرے لمحے وہ آدمی درخت سے نمودار ہوا اور فضا میں اڑتا ہوا نیچے زمین پر آ کھڑا ہوا۔ اور وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ جبرو جادوگر تھا۔ جوگان دیوتا کا ماموں۔ تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔

"جبرو ماموں تم یہاں! اور تم نے یہ تلوار مجھ سے چھیننے کی جرآت کیسے کی؟" جوگان دیوتا نے غصیلے لہجے میں چیختے

ہوئے کہا۔

"جوگان! تمیز سے بات کرو۔ اب وہ وقت گیا جب تم مجھ پر رعب ڈالا کرتے تھے۔ اب دیوتاؤں کی تلوار میرے قبضہ میں ہے اور میں جب چاہوں اس تلوار کی مدد سے تمہیں ہلاک کر سکتا ہوں"۔ جبرو نے بڑے دبنگ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جبرو ماموں! شرافت سے یہ تلوار واپس میرے حوالے کردو ورنہ میں تمہاری بوٹی بوٹی الگ کر دونگا"۔ جوگان دیوتا کا غصہ اپنے عروج پر پہنچ گیا۔

"خبردار! اگر تم نے کوئی حرکت کی تو میں پلک جھپکنے میں تلوار تمہاری گردن پر مار دونگا"۔ جبرو نے ایک قدم پیچھے ہٹتے ہوتے کہا۔

"جوگان دیوتا! اگر تم مجھ سے وعدہ کرو کہ آئندہ کسی پر ظلم نہ کروگے تو میں یہ تلوار ابھی اس بوڑھے سے حاصل کر کے

تمہیں دے سکتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے جوگان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم چُپ نہیں رہو گے لڑکے! خوامخواہ بک بک کئے جا رہے ہو"۔ جوگان دیوتا نے جو بیحد غصے میں تھا، اچانک ایک زور دار تھپڑ چھن چھنگو کے منہ پر مارا اور چھن چھنگو جو بے خبر کھڑا تھا فضا میں اڑتا ہوا دُور جا گرا۔ اُسے شاید توقع نہ تھی کہ جوگان اس قسم کی حرکت کرے گا۔

اور پھر ابھی وہ زمین سے اٹھنے کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ اچانک جبرو جادوگر نے اپنا ایک ہاتھ اس کی طرف اٹھا کر زور سے جھٹکا اور دوسرے لمحے چھن چھنگو کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ بُت بن گیا ہو۔ اس کا تمام جسم مفلوج ہو کر رہ گیا تھا۔ اور نہ صرف چھن چھنگو بلکہ پنگلو بندر کا جسم بھی مفلوج ہو گیا تھا۔

جبرو جادوگر نے موقع سے فائدہ اٹھایا تھا اور عین اس لمحے حملہ کیا تھا جب کہ

چھن چھنگلو بے خبر تھا۔ ورنہ شاید وہ اتنی آسانی سے جبرو کے جادو میں نہ پھنستا۔

"ہا ہا ہا، اب یہ قیامت تک اسی طرح بُت بنے رہیں گے"۔ جبرو جادوگر نے قہقہہ مارتے ہوئے کہا۔

"ماموں! میں آخری بار کہہ رہا ہوں کہ یہ تلوار میرے حوالے کر دو"۔ جوگان دیوتا نے غصیلے انداز میں جبرو کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔

"آتشیں عقاب جلدی آؤ"۔ جبرو جادوگر نے چیخ کر کہا اور دوسرے لمحے اچانک فضا میں سائیں کی آواز سنائی دی اور آتشیں عقاب بجلی کی سی تیزی سے نیچے اتر آیا۔ اور جبرو جادوگر تلوار سمیت اچھل کر عقاب کی پشت پر چڑھ بیٹھا اور آتشیں عقاب اچھل کر فضا میں بلند ہو گیا۔ مگر جوگان نے بھی جواب میں بجلی کی سی تیزی سے حرکت کی اور اس نے بڑی پھرتی سے ہاتھ بڑھا کر آتشیں عقاب کا ایک پنجہ

پکڑ لیا اور پھر جوگان دیوتا بھی عقاب کے ساتھ ہی فضا میں اڑتا چلا گیا۔

جوگان دیوتا نے ایک ہاتھ سے آتشیں عقاب کا ایک پنجہ پکڑا۔ اور دوسرے ہاتھ سے اس نے اوپر بیٹھے جبرو جادوگر کے ہاتھ سے تلوار چھیننا چاہی۔

جبرو جادوگر نے جب دیکھا کہ جوگان دیوتا اس سے زبردستی تلوار چھین لے گا تو اس نے اپنی جان بچانے کے لئے پوری قوت سے تلوار کا وار جوگان دیوتا کی گردن پر کر دیا۔

جوگان نے تلوار کے وار سے بچنا چاہا مگر جبرو جادوگر نے اس طرح تاک کر وار کیا تھا کہ تلوار پوری قوت سے عقاب سے لٹکے ہوئے جوگان دیوتا کی گردن پر پڑی اور جوگان دیوتا کے حلق سے ایک خوفناک چیخ نکلی اور اس کے ہاتھ سے آتشیں عقاب کا پنجہ چھوٹ گیا اور وہ کسی بھاری پتھر کی طرح نیچے زمین پر گرتا چلا

گیا۔

جوگان دیوتا عین چھن چھنگو کے سامنے آ کر گرا اور پھر بُری طرح تڑپنے لگا۔ اس کی گردن سے خون کا فوارہ نکل رہا تھا۔ اور پھر چھن چھنگو کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ تڑپ تڑپ کر ساکت ہو گیا۔ اس کے جسم سے انسانوں والا تمام خون نکل گیا تھا اور اس کی رُوح واپس آسمانوں پر اپنے باپ کے پاس چلی گئی تھی۔

پُر اسرار جوگان دیوتا اپنے ہی ماموں کے ہاتھوں ہلاک ہو چکا تھا۔ اور اس کے ظلم سے انسانوں کو ہمیشہ کے لئے نجات مل گئی تھی۔

لیکن اب ایک اور مسئلہ آ پڑا تھا چھن چھنگو اور پنگو بندر دونوں بُت بنے جزیرے پر کھڑے تھے اور جبرو جادوگر تلوار سمیت آتشیں عقاب پر بیٹھ کر جا چکا تھا۔

ابھی چھن چھنگو سوچ ہی رہا تھا کہ اب وہ کس طرح اس حالت سے نجات حاصل

کرے کہ اچانک آسمان پر سائیں کی سی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے شالی فضا میں اڑتی ہوئی نیچے اتر آئی۔ وہ اپنے والدین سے مل کر واپس آگئی تھی اور جب اس کی نظریں چھن چھنگلو اور پنگلو بندر پر پڑیں جو بے حس و حرکت کھڑے تھے تو وہ بے حد حیران ہوئی۔ اسی لمحے اس کی نگاہیں زمین پر پڑی ہوئی جوگان دیوتا کی لاش پر پڑیں اور وہ بُری طرح چونک پڑی اس نے آگے بڑھ کر چھن چھنگلو سے سارا واقعہ پوچھا مگر چھن چھنگلو تو بولنے سے بھی قاصر تھا اس لئے اس نے کوئی جواب نہ دیا شالی نے اُسے جھنجوڑ ڈالا مگر بےسود۔ وہ تو بُت بن چکا تھا۔

اب تو شالی فوری طور پر گھبرا گئی۔ اس نے زور زور سے سامری جادوگر کے ھجونپو کو بلانے کا منتر پڑھنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی زمین سے بونا باہر آگیا۔ جس کا منہ ھجونپو کی طرح تھا۔

"سامری جادوگر کے ھمبونپو! مجھے بتاؤ کہ یہاں کیا واقعہ پیش آیا ہے؟ چھن چھنگلو اور پنگلو کی یہ حالت کیسے ہوئی اور جوگان دیوتا کیسے ہلاک ہوا"؟ شالی نے تیز تیز لہجے میں سامری جادوگر کے ھمبونپو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"حانم جادوگر کی بیٹی شالی! یہ کارستانی جبرو جادوگر کی ہے۔ جب چھن چھنگلو اور جوگان دیوتا یہاں دیوتاؤں کی تلوار حاصل کرنے کے لئے پہنچے تو جبرو جادوگر بھی آتشیں عقاب پر بیٹھ کر یہاں پہنچ گیا۔ وہ اپنے ساتھ چکوترم دیوتا کا پنجہ بھی لایا تھا۔ جب چھن چھنگلو اور جوگان دیوتا نے تلوار حاصل کر لی تو جوگان دیوتا نے اپنی ظالمانہ فطرت سے مجبور ہوکر گوڑان دیوتا کو ہلاک کر دیا۔ اس طرح وہ محل، غار اور سرنگ غائب ہوگئے۔ اور وہ سب جزیرے پر آ پہنچے جبرو جادوگر موقع کی تاڑ میں تھا اس نے چکوترم دیوتا کے پنجے کو تلوار حاصل کرنے

کے لئے کہا اور چکوترم دیوتا کے پنجے
نے جھپٹ کر جوگان دیوتا کے ہاتھ سے
تلوار حاصل کی اور جبرو جادوگر کے حوالے
کر دی۔ اس پر جوگان دیوتا غصے میں آگیا
چھن چھنگو نے اس سے ظلم سے بچنے کا
وعدہ لینا چاہا تاکہ وہ تلوار دوبارہ جبرو
جادوگر سے حاصل کر کے جوگان دیوتا کو
دے۔ مگر جوگان نے غصے میں چھن چھنگو کو
تھپڑ مار دیا۔ اسی لمحے جبرو جادوگر نے
جوگم جادو کی مدد سے چھن چھنگو اور پنگو
بندر کو بت بنا دیا اور خود آتشیں عقاب
کو بلا کر اس پر چڑھ گیا تاکہ وہاں سے
فرار ہوکر واپس اپنے محل میں جائے اور
تلوار کو جادو دیوتا کی پناہ میں دے دے
جوگان دیوتا نے آتشیں عقاب کا پنجہ پکڑ
لیا اور اس طرح وہ بھی ساتھ ہی فضا
میں بلند ہو گیا۔ اس دوران اس نے جبرو
سے تلوار چھیننی چاہی اور جبرو نے گھبرا کر
اس کی گردن پر وار کیا۔ جس کے نتیجے

میں ججوگان دیوتا زخمی ہوکر نیچے آ گرا۔ اور ہلاک ہوگیا اور جبرو جادوگر عقاب پر بیٹھ کر تلوار سمیت واپس اپنے محل کی طرف چلا گیا"۔ سامری جادوگر کے مبونپو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ! پھر اب چھن چھنگو کس طرح ٹھیک ہوگا"؟ شاملی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

" چھن چھنگو پر جوکم جادو کیا گیا ہے شاملی جس کا توڑ تمہارے بس میں نہیں ہے اس کا صرف ایک ہی توڑ ہے کہ جبرو جادوگر کی چھوٹی انگلی کا خون ان پر ٹپکایا جائے۔ تب یہ ٹھیک ہو سکتے ہیں ورنہ یہ قیامت تک اسی حالت میں رہیں گے"۔ مبونپو نے جواب دیا۔

" اوہ! یہ تو بہت برا ہوا۔ جبرو جادوگر پر اوّل تو قابو پانا بے حد مشکل ہے۔ وہ مجھ سے بہت بڑا جادوگر ہے اور پھر اُسے یہاں لاکر اس کی انگلی کا خون ان

پر ٹپکانا تو تقریباً ناممکن ہے۔ کوئی اور توڑ بتاؤ سامری جادوگر کے بھونپو۔ شالی نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"اس جادو کا اور کوئی توڑ نہیں ہے شالی! البتہ میں تمہیں ایک طریقہ بتا دیتا ہوں جس پر اگر تم عمل کرو تو جبرو جادوگر یہاں واپس آنے پر مجبور ہو جائے گا۔" بھونپو نے جواب دیا۔

"کونسا طریقہ جلدی بتاؤ"؟ شالی نے پوچھا۔

" جبرو جادوگر ابھی تک آتشیں عقاب کی پشت پر بیٹھا محل کی طرف اُڑا جا رہا ہے۔ تلوار اس نے اپنی کمر کے ساتھ باندھ رکھی ہے اور آتشیں عقاب کی تیز رفتاری کی وجہ سے اس کی آنکھیں بند ہیں اور وہ اس کی گردن سے چمٹا ہوا ہے۔ اگر تم پھپتاک منتر پڑھتی ہوئی اڑو تو چند ہی لمحوں میں اس عقاب تک پہنچ جاؤ گی اور پھر تم یہ تلوار جھپٹ کر واپس آجاؤ۔ ظاہر ہے جبرو جادوگر تلوار کو حاصل

کرنے کے لئے واپس آئے گا۔ یہاں تم اگر عقلمندی کرو تو چین چنگلو کو آزاد کرا سکتی ہو۔ بھونپو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ پچھتاک منتر کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا"۔ شالی نے کہا اور پھر اس نے بھونپو کا شکریہ ادا کیا اور بھونپو دوبارہ زمین میں غائب ہو گیا۔ اور شالی نے دل ہی دل میں پچھتاک منتر کا ورد شروع کیا اور پھر وہ ہوا میں اچھلی اور ایک لمحے میں نظروں سے غائب ہو گئی۔ پچھتاک منتر کی وجہ سے اس کی رفتار بجلی سے بھی زیادہ تیز ہو گئی تھی۔ اور پھر چند ہی لمحوں بعد اُسے دُور سے آتشیں عقاب اڑتا ہوا نظر آ گیا۔ گو اس کی رفتار بے حد تیز تھی لیکن شالی اس سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے اُڑ رہی تھی۔ اس لئے جلد ہی وہ عقاب کے اوپر پہنچ گئی۔

جبرو جادوگر کو شاید خواب میں بھی اس بات کی توقع نہ تھی کہ آتشیں عقاب سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے کوئی اُڑ سکتا ہے۔ اس لئے وہ آنکھیں بند کئے عقاب کی گردن سے چمٹا ہوا تھا اور دیوتاؤں کی تلوار اس کی کمر سے لٹکی ہوئی تھی۔

شالی نے عقاب کے اوپر پہنچتے ہی چند لمحے توقف کیا اور پھر وہ پوری قوت سے جبرو جادوگر پر جھپٹی اور اس سے پہلے کہ جبرو سنبھلتا۔ وہ اس کی کمر سے بندھی ہوئی تلوار جھپٹ چکی تھی۔

جبرو جادوگر نے گھبرا کر آنکھیں کھول دیں اور پھر جب اس نے شالی کو تلوار لئے تیزی سے واپس جاتے دیکھا تو وہ چیخ پڑا۔

"آتشیں عقاب! اس کا پیچھا کرو۔ میں تمہیں اپنے خون کا ایک اور پیالہ پلاؤں گا"۔ جبرو نے چیختے ہوئے کہا۔

"اچھا"۔ آتشیں عقاب نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے گھوم کر شاملی کے تعاقب میں اڑنے لگا۔ اس کی رفتار پہلے سے کہیں زیادہ تیز ہو گئی۔ مگر شاملی تو مسلسل پچپتاک جادو کا منتر پڑھ رہی تھی اس لئے اس کی رفتار میں بے پناہ تیزی تھی اور آتشیں عقاب پوری رفتار سے اڑنے کے باوجود شاملی تک نہ پہنچ سکا۔ اور وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے اڑتے ہوتے واپس گوٹان جزیرے تک پہنچ گئے۔

جزیرے پر پہنچتے ہی شاملی نیچے اتری اور چھن چھنگو کے قریب آکر کھڑی ہو گئی۔ چند لمحوں بعد آتشیں عقاب بھی جزیرے پر اتر آیا اور جبرو جادوگر اس کی پشت سے نیچے اتر کر شاملی کی طرف دوڑ پڑا اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑا ہوا تھا۔

"میں تمہیں جلاکر راکھ کر دونگا خانم جادوگر

کی بیٹی! تم نہیں جانتی میرا نام جبرو ہے جبرو۔" جبرو نے چیختے ہوئے کہا۔

"جب تک دیوتاؤں کی تلوار میرے ہاتھ میں ہے تم میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔" شالی نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔ مگر جبرو جادوگر غصے کی شدت سے چیختا ہوا شالی پر جھپٹ پڑا۔ وہ اس کے ہاتھ سے تلوار چھیننا چاہتا تھا۔

شالی نے اپنے بچاؤ کے لئے تیزی سے تلوار گھمائی اور پھر تلوار کی دو شاخہ نوک جبرو جادوگر کی چھوٹی انگلی کو کاٹتی چلی گئی۔ چونکہ یہ چھپا جھپٹی عین چھن چھنگلو کے سر پر ہو رہی تھی اس لئے انگلی کٹتے ہی اس میں سے خون کے قطرے چھن چھنگلو کے اوپر آن پڑے، اور دوسرے لمحے چھن چھنگلو جبرو جادو کے اثر سے آزاد ہوگیا۔

شالی اور جبرو جادوگر کے درمیان ابھی تک کشمکش جاری تھی۔ اور پھر جبرو کا

داؤ چل گیا۔ اور اس نے پوری قوت سے شاملی کو تھپڑ مارا اور شاملی اچھل کر دور جا گری اور تلوار بھی اس کے ہاتھ سے نکل گئی۔

جبرو نے خوشی سے نعرہ مارتے ہوئے تلوار کی طرف چھلانگ لگائی۔ مگر ابھی اس کا جسم فضا میں ہی تھا کہ چھن چھنگو نے نے اپنے ہاتھ کو جھٹک کر الٹا کر دیا اور جبرو جادوگر فضا میں الٹا ہو کر ساکت ہو گیا۔ اور اس کے الٹا ہوتے ہی پنگلو بندر بھی جبرو جادو کے اثر سے آزاد ہو گیا۔ اب جبرو جادوگر بے بس ہو چکا تھا۔

شاملی کپڑے جھاڑتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور چھن چھنگو نے آگے بڑھکر دیوتاؤں کی تلوار اٹھا لی۔

"اب بتاؤ جبرو جادوگر! تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟" چھن چھنگو نے غصیلے لہجے میں جبرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم مجھے معاف کر دو چھن چھنگو! میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کسی پر ظلم نہ کروں گا۔" جبرو نے فوراً عاجزانہ لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔

"تم جھوٹے، دغا باز اور ظالم ہو۔ مجھے تمہارے کسی وعدے پر اعتبار نہیں ہے میں نے تمہیں ایک موقع دیا تھا لیکن تم اپنے وعدہ سے مکر گئے۔" چھن چھنگو نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ فضا میں اٹھا کر تیزی سے انہیں گول دائرے میں حرکت دی اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا دایاں پاؤں زور سے زمین پر مارا، دوسرے لمحے فضا میں الٹے لٹکے ہوئے جبرو کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ مردہ چھپکلی کی طرح دھم سے زمین پر آ گرا۔ اور بری طرح تڑپنے لگا۔

اسی لمحے زمین پھٹی اور سامری جادوگر کا بھوںبھو خودبخود باہر آ گیا۔

"چھن چھنگلو ا جبرو جادوگر کی جان اس کی ناک میں موجود ہے۔ اگر تم اسے ہلاک کرنا چاہتے ہو تو دیوتاؤں کی تلوار سے اس کی ناک کاٹ ڈالو۔ یہ ہلاک ہو جائے گا"۔ سامری جادوگر کے بھونپو نے کہا۔ اور چھن چھنگلو نے سر ہلاتے ہوئے ہاتھ میں پکڑی ہوئی دیوتاؤں کی تلوار کا بھرپور وار پوری قوت سے زمین پر پڑے ہوئے جبرو جادوگر کی ناک پر کیا اور تلوار نے ایک لمحے میں جبرو کی ناک اُڑا دی اور اسی لمحے ایک زور دار کڑاکا ہوا اور جبرو کا جسم فضا میں تین چار فٹ اچھلا اور پھر زمین پر گر کر ساکت ہو گیا۔

جبرو جادوگر ہلاک ہو چکا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کے مُردہ جسم میں آگ بھڑک اٹھی اور چند لمحوں بعد وہاں راکھ پڑی رہ گئی۔ چھن چھنگلو اور شالی نے بیک وقت اطمینان کی طویل سانس لی۔

"اس تلوار کو سنبھال کر رکھنا چھن چھنگو! جب تک دیوتاؤں کی تلوار تمہارے پاس رہے گی، کوئی جادو تم پر اثر نہ کر سکے گا۔" بھونپو نے کہا اور پھر زمین میں غائب ہو گیا۔

"اوہ! یہی وجہ تھی کہ جبدو جادوگر تم پر اس وقت جادو نہ کرسکا جب تلوار تمہارے قبضے میں تھی۔ وہ زبردستی یہ تلوار چھیننا چاہتا تھا۔" چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے شالی سے مخاطب ہوکر کہا۔ اور شالی نے مسکرا کر سر ہلا دیا۔

"اس سے ایک اور غلطی بھی ہوئی ہے چھن چھنگو! وہ غصے کی شدت سے خود ہی مجھ پر جھپٹ پڑا۔ حالانکہ اس کی جیب میں چکوترم دیوتا کا پنجہ موجود تھا اس کے ذریعے وہ آسانی سے تلوار حاصل کر سکتا تھا۔" شالی نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ جب ظالموں کو سزا دینے پر آتا ہے تو ان کی عقل ماری جاتی ہے۔

بہرحال خدا کا شکر ہے کہ یہ دونوں ظالم اپنے انجام کو پہنچ گئے ہیں"۔ چھن چھنگلو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر گہرا اطمینان تھا۔

"ویسے میں تمہاری عقلمندی کی قائل ہو گئی ہوں۔ چھن چھنگلو! واقعی تم نے بڑی عقلمندی سے جوگان دیوتا کو استعمال کر کے تلوار گوٹان دیوتا کے قبضے سے نکال لی۔ ورنہ ہمارے لئے اس کا حصول ناممکن تھا"۔ شاملی نے تعریف بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کے بغیر اور کوئی چارہ بھی نہ تھا اور پھر بندر بابا نے بھی عقل استعمال کرنے کے لئے کہا تھا"۔ چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور شاملی نے سر ہلا دیا۔ ظاہر ہے چھن چھنگلو نے اپنی عقل کا خوب استعمال کیا تھا۔

ختم شد

چھن چھنگلو سیریز

چھن چھنگلو اور ناچتی کھوپڑی

مصنف ==== مظہر کلیم ایم اے

زگامو جادوگر کی کھوپڑی جو ہر وقت ناچتی رہتی تھی۔ کیوں؟

ناچتی کھوپڑی جو ناچتی ہوئی جس بستی کے اوپر پہنچتی وہاں موت اپنا ڈیرہ ڈال دیتی۔

چھن چھنگلو، پنگلو اور شاہلی بھی ناچتی کھوپڑی کا شکار ہو کر موت کے منہ میں پہنچ گئے۔

ناچتی کھوپڑی جس کے سامنے چھن چھنگلو کی پراسرار طاقتیں، شاہلی کا جادو اور پنگلو کی چالاکیاں دھری کی دھری رہ گئیں۔

انتہائی حیرت انگیز

قہقہہ آمیز

دلچسپ کہانی

اسٹاکسٹ
یوسف برادرز
احمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ - اردو بازار
لاہور

چھن چھنگو اور شاملی کا نیا کارنامہ

چھن چھنگو قیدمیں

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ ملتان

ناشران ——— اشرف قریشی

——— یوسف قریشی

پرنٹر ——— محمد یونس

طابع ——— ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت ——— ۶/۰ روپے

"خبردار جبرو! اگر تم نے اس لڑکے یا اس کے ساتھیوں کے خلاف میری اجازت کے بغیر کوئی حرکت کی تو میں تمہیں زندہ جلا دوں گا" بجوگان نے جبرو کے سیدھے ہوتے ہی انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"مگر بجوگان دیوتا! یہ لڑکا تمہیں چکمہ دے رہا ہے۔ یہ تمہیں دوست بناکر مارنا چاہتا ہے" جبرو نے بُرا سا منہ بناتے ہوتے کہا۔

"توبہ توبہ! یہ تمہارا ماموں کیا کہہ رہا ہے؟ بھلا دیوتا کو بھی کوئی مار سکتا ہے

ی بات کر کے یہ دیوتا کی توہین کر
رہا ہے"۔ چین چینگلو نے فوراً پینترا بدلتے
ہوئے کہا۔
" ہاں ماموں! تم میری توہین کر رہے
ہو۔ اور سنو! اب اگر ایک لفظ بھی تمہارے
منہ سے اس لڑکے خلاف نکلا تو مجھ
سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ جاؤ اور اس کی
ساتھی لڑکی کو لے آؤ۔ آج سے یہ
دونوں ہمارے مہمان ہیں اور ہم اپنے
مہمانوں کی عزت کرنا جانتے ہیں"۔ جوگان نے
انتہائی سخت لہجے میں بھرو سے مخاطب
ہوکر کہا اور بھرو سر جھکائے خاموشی سے
مڑ کر محل کے اندر چلا گیا۔
" آؤ لڑکے ہمارے ساتھ۔ ہم تمہیں اپنے
محل کی سیر کرائیں"۔ جوگان دیوتا نے مڑ کر
محل کے اندر جاتے ہوئے کہا اور چین چینگلو
اور پینگلو اس کے پیچھے چلتے ہوئے محل
کے اندر داخل ہو گئے۔
جوگان دیوتا اُسے پورے محل کی سیر

کراتا رہا اور چھن چھنگو نے ہر چیز کی اتنی دل کھول کر تعریف کی کہ جوگان دیوتا خوشی کے مارے پاگل ہوگیا۔

جب پورے محل کی سیر کر کے وہ جوگان دیوتا کے کمرہ خاص میں پہنچے تو وہاں شالی پہلے سے موجود تھی۔ جبرو جادوگر بھی ایک کرسی پر منہ لٹکائے بیٹھا تھا۔ شالی نے جب جوگان دیوتا کو دیکھا تو وہ چونک کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتی، چھن چھنگو نے اُسے آنکھ سے اشارہ کیا۔

"شالی! یہ جوگان دیوتا ہیں۔ دیکھو کتنے خوبصورت، کتنے وجیہہ، کتنے بہادر، کتنے اچھے ہیں۔ ان کا محل اتنا شاندار ہے کہ میں نے زندگی بھر اس سے اچھی جگہ نہیں دیکھی۔ اور جوگان دیوتا! یہ میری ساتھی لڑکی شالی ہے حاتم جادوگر کی بیٹی"۔ چھن چھنگو نے باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"میری مدت سے آرزو تھی کہ کسی
بوتا سے ملوں۔ شکر ہے آج میری یہ
آرزو پوری ہو گئی۔ مجھے آپ سے مل
کر بیحد خوشی ہوئی ہے"۔ شالی نے
مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ چھپن چھنگلو کا اشارہ
سمجھ گئی تھی۔
"جوگان! میں ایک بار پھر تمہیں آگاہ
کرتا ہوں کہ ان پر بھروسہ مت کرو۔ یہ
بے حد عیار اور چالاک واقع ہوئے ہیں۔
یہ تمہیں نقصان پہنچا دیں گے"۔ جبرو نے
جان بوجھ کر مارنے کا لفظ استعمال نہ
کیا تھا۔
"جبرو! میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ میرے
کمرے سے نکل جاؤ۔ اور جب تک یہ
مہمان یہاں رہیں تم مجھے اپنی شکل مت
دکھانا"۔ جوگان نے غصے سے چیختے ہوئے
کہا۔ اس کا چہرہ غصہ کی شدت سے سرخ
ہو گیا تھا اور جبرو سر جھکاتے خاموشی
سے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"کاش! یہ میرا ماموں نہ ہوتا تو میں اسے مزہ چکھا دیتا۔ بوڑھا سٹھیا گیا ہے"۔ جوگان نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"بڑھاپے میں ایسا ہی ہوتا ہے دیوتا۔ آدمی کی عقل ماری جاتی ہے"۔ چھن چینگلو نے کہا اور پھر دیوتا کو اِدھر اُدھر کی باتوں میں لگا لیا۔

"دیوتا! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہاری جان ایک تلوار میں ہے اور تلوار تمہارے قبضے میں نہیں ہے۔ یہ تو عقل مندی کے خلاف ہے۔ بھلا اتنی قیمتی چیز کو دوسروں کے قبضہ میں کیوں رکھا جائے"۔ چند لمحے اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے کے بعد چھن چینگلو نے کہا۔

"میری جان تلوار میں۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"۔ جوگان دیوتا نے چونکتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں شدید حیرت کے تاثرات تھے۔

"تمہیں نہیں معلوم؟ حیرت ہے۔ اس کا

مطلب ہے کہ یہ بات تم سے چھپائی گئی ہے۔ جبرد کو تو اچھی طرح معلوم ہو گا کہ دیوتاؤں کی تلوار تمہیں نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اُسے تمہیں بتانا چاہیئے تھا تاکہ تم اسے اپنے قبضے میں رکھو"۔ چھن چنگو نے کہا۔

"دیوتاؤں کی تلوار! وہ کہاں ہوتی ہے اور وہ تلوار کہاں ہے اور کس طرح مجھے نقصان پہنچا سکتی ہے"؟ جوگان دیوتا نے پوچھا۔

"جوگان دیوتا! چونکہ تم میرے پسندیدہ دیوتا ہو اس لیئے میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ تمہیں صرف دیوتاؤں کی تلوار سے ہی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اگر وہ تلوار تمہاری گردن پر ماری جائے تو تمہارے جسم سے انسانوں والا تمام خون نکل جائے گا اور تمہارا یہ خوبصورت بدن مر جائے گا۔ صرف دیوتاؤں والی روح رہ جائیگی جو اپنے باپ کے پاس آسمانوں میں چلی جائے گی اور

تم دنیا کی تمام لذتوں ، شراب ، خوبصورت لڑکیوں اور اس قسم کی تمام نعمتوں سے محروم ہو جاؤ گے ۔ اب تم خود ہی سوچ کر کل کو اگر یہی جبرو جادوگر تمہارا مخالف ہو جائے تو یہ وہ تلوار کسی طرح حاصل کر لے تو تمہیں نقصان پہنچا سکتا ہے ۔" چھن چھنگو نے جوگان دیوتا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

" کس میں اتنی جرأت ہے کہ مجھے نقصان پہنچانے کا تصور تک ذہن میں لے آسکے ۔ اور سنو لڑکے ! کہیں تم واقعی مجھے کوئی چکر دینے کی کوشش تو نہیں کر رہے ؟" جوگان دیوتا نے غضبناک ہوتے ہوتے کہا ۔

" کمال ہے دیوتا ! اگر میں تمہیں چکر دینا چاہتا تو میں یہ بات تمہیں بتاتا ہی کیوں ۔ میں پہلے تلوار حاصل کرنے کی کوشش کرتا جب کہ میں تو خود تمہیں بتا رہا ہوں کہ یہ تلوار تمہارے اپنے قبضے میں

ہونی چاہیئے۔" چھن چھنگلو نے جواب دیا۔
"ہاں! تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ واقعی تم میرے دوست ہو۔ جو تم نے خود ہی یہ بات مجھے بتا دی ہے جب کہ جبرد جو میرا ماموں بھی ہے اس نے آج تک مجھے یہ بات نہیں بتائی۔ مگر یہ تلوار ہے کہاں؟" جوگان دیوتا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
دراصل جوگان دیوتا ذہنی طور پر بالکل سیدھا سادہ تھا۔ بچپن سے لے کر اب تک صرف عیش و عشرت میں پڑے رہنے کے اس نے اور کوئی کام نہ کیا تھا۔ اس لئے اُسے چالاکی نہ آتی تھی۔ جب کہ اس کے مقابلے میں چھن چھنگلو کی عمر گو زیادہ نہ تھی لیکن اس چھوٹی سی عمر میں اس نے گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا تھا۔
"یہ تلوار جہاں تک مجھے معلوم ہے گوڑان دیوتا کے پاس ہے اور گوڑان دیوتا سمندر کی تہہ میں اپنے ایک محل میں رہتا ہے۔

چھن چھنگلو نے بتایا۔ یہ سب معلومات
سامری کے ببونپو نے انہیں پہلے ہی بتا
رکھی تھیں۔
"اوہ گوٹان دیوتا۔ میں نے اپنے بچپن
میں اپنے باپ سے سنا تھا کہ گوٹان
دیوتا انتہائی طاقت ور دیوتا ہے اور اس
سے کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا"۔ بھوگان دیوتا
نے چونکتے ہوئے کہا۔
"ارے بھوگان دیوتا! گوٹان دیوتا تم سے
بہادر نہیں ہوسکتا۔ تمہارے باپ کو اس
وقت یہ معلوم نہیں تھا کہ تم بڑے
ہوکر اتنے طاقتور دیوتا بن جاؤ گے۔ میری
بات مانو تو تم گوٹان دیوتا کے پاس جاکر
اس سے اپنی تلوار مانگو اور اگر وہ
نہ دے تو اس سے مقابلہ کر کے
اسے حاصل کرو۔ آخر یہ تمہارے لئے بیحد
قیمتی ہے"۔ چھن چھنگلو نے اس کی تعریف
کرتے ہوئے کہا۔
"ہاں واقعی، گوٹان بھلا مجھ سے زیادہ

طاقتور کیسے ہوسکتا ہے؟ میں ضرور اس سے یہ تلوار حاصل کرونگا۔ مگر مجھے اس کے محل کا راستہ معلوم نہیں ہے۔ کیوں نہ جبرو سے پوچھا جائے۔" جوگان دیوتا نے کہا۔

"وہ بوڑھا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ اپنی بےعزتی کی وجہ سے تمہیں غلط راستہ بتا دے۔ اگر تم کہو تو شالی ساحری جادوگر کے مھونپو کو بلا کر تمہارے سامنے پوچھ لے۔" چھن چنگلو نے فوراً جواب دیا۔

"یہ ٹھیک ہے۔ بلاؤ اس مھونپو کو، اور میرے سامنے پوچھو۔" جوگان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ابھی بلاتی ہوں مھونپو کو۔" شالی جو خاموش بیٹھی ہوئی تھی بول پڑی۔ اور پھر اس نے آنکھیں بند کر کے جلدی جلدی مھونپو کو بلانے کا منتر پڑھنا شروع کر دیا جوگان دیوتا بڑی دلچسپی سے شالی کو دیکھ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد اچانک، زمین

پھٹی اور سامری جادوگر کا بھونپو زمین سے باہر نکل آیا۔

"حاتم جادوگر کی بیٹی شالی! مجھے کیوں بلایا ہے؟" بھونپو نے پوچھا۔

"سامری جادوگر کے بھونپو! جوگان دیوتا کے سامنے مجھے بتاؤ کہ گوٹان دیوتا کا محل کس جگہ ہے اور وہاں کیسے پہنچا جاسکتا ہے اور دیوتاؤں کی تلوار کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے؟" شالی نے کہا۔

"حاتم جادوگر کی بیٹی شالی، چھن جھنگلو اور پُر اسرار دیوتا جوگان سنو! گوٹان دیوتا کا محل سُرخ سمندر کی تہہ میں ہے اس کا راستہ سُرخ سمندر کے شمال میں ایک جزیرہ گوٹان کی ایک غار سے جاتا ہے۔ اس غار کے منہ پر آتشیں اژدہے پہرہ دیتے ہیں۔ جن کے منہ سے ہر وقت آگ نکلتی رہتی ہے اور اس آگ میں ہر چیز جل جاتی ہے۔ ان اژدہوں کو مارنے کے بعد اس غار میں داخل ہو جاؤ تو

آگے بڑی بڑی چمگادڑیں آتی ہیں جو ایک لمحے میں ہر چیز کو کھا جاتی ہیں۔ ان چمگادڑوں کو مارنے کے بعد جب آگے جایا جائے تو خوفناک بھیڑیے آتے ہیں جو وہاں پہنچنے والے ہر انسان کو ایک لمحے میں چیر پھاڑ دیتے ہیں۔ ان بھیڑیوں کو مارنے کے بعد گوٹان دیوتا کے محل کا دروازہ آ جاتا ہے۔ اس دروازے کے باہر دو بُت پہرے دار ہیں۔ ان بتوں کی آنکھوں سے سُرخ روشنی کی لہریں نکلتی ہیں جو روشنی جس چیز پر پڑ جائے وہ جل کر راکھ ہو جاتی ہے۔ ان کی آنکھیں نکال دی جائیں تو محل کا دروازہ کھل جاتا ہے اور اندر پھر گوٹان دیوتا سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے جس سے دیوتا بھی نہیں لڑ سکتے اس کی خوابگاہ کے اندر سے خفیہ تہہ خانے کو راستہ جاتا ہے۔ اس تہہ خانے میں وہ تلوار موجود ہے "۔ ببھونبو نے مکمل

تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! واقعی راستہ بے حد خطرناک ہے مگر میرے لئے نہیں۔ میں کوئی انسان تو نہیں ہوں۔ میں تو دیوتا ہوں"۔ جوگان دیوتا نے کہا۔

"مگر جوگان دیوتا! گوٹان دیوتا تمہیں وہ تلوار ہرگز نہیں دے گا۔ اور وہ تمہیں محل سے نکال دیگا اور پھر اس کا محل غائب ہو جائے گا۔ پھر قیامت تک تم اس محل کو نہیں ڈھونڈ سکو گے"۔ مجھونپو نے براہِ راست جوگان دیوتا کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر جوگان دیوتا یہ تلوار حاصل کرنا چاہے تو کیا کرے۔ اس کا کوئی طریقہ بتاؤ"۔ شالی نے پوچھا۔

"اس کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ گوٹان دیوتا کے سونے کا انتظار کیا جائے۔ جب وہ سو جائے تو اس کی خواب گاہ میں داخل ہو کر

اس کی آنکھوں پر موم رس بوٹی کا عرق مل دیا جائے۔ اس بوٹی کا رس ملنے سے گوٹان دیوتا بےخبر سوتا رہے گا اور پھر جس بستر وہ سو رہا ہو اس بستر کو ہٹایا جائے تو نیچے تہہ خانے کا راستہ نظر آ جائے گا"۔ بھونپو نے طریقہ بتاتے ہوئے کہا۔

"مگر یہ کس طرح معلوم ہوگا کہ گوٹان دیوتا اب سو گیا ہے"؟ جوگان دیوتا نے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا طریقہ یہ ہے کہ محل کے دروازے میں داخل ہوتے ہی جاننے والا چھپ جائے۔ جب گوٹان دیوتا سوتا ہے تو اس کی خوابگاہ کے دروازے کا رنگ خودبخود سرخ ہو جاتا ہے۔ ورنہ جب تک وہ جاگتا رہتا ہے۔ اس کا رنگ سبز رہتا ہے۔ چنانچہ جب دروازے کا رنگ سرخ ہو تو سمجھ لو کہ گوٹان دیوتا سو گیا ہے"۔ بھونپو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اب تم جاؤ"۔ شالی نے کہا اور ساری جادوگر کا جھونپڑہ فوراً ہی زمین میں غائب ہو گیا۔

"میں ابھی اور اسی وقت جا کر وہ تلوار حاصل کرتا ہوں۔ تم نے ٹھیک کہا ہے کہ یہ تلوار مجھے اپنے قبضہ میں رکھنی چاہیئے"۔ جوگان دیوتا نے فوراً اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہم بھی تمہارے ساتھ جائیں گے دیوتا۔ ہم یہاں اکیلے رہ کر کیا کریں گے"۔ چھن چھنگلو نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"مگر تم وہاں کیسے داخل ہو گے"؟ جوگان نے کہا۔

"ہمیں اس کی کوئی فکر نہیں ہے۔ ہمارے ساتھ دنیا کا طاقتور ترین دیوتا جوگان دیوتا ہے۔ پھر ہمیں بھلا کس کی پرواہ ہو سکتی ہے"۔ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"ہاں! بالکل ٹھیک ہے۔ تمہیں کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ تم دونوں میرے ساتھ

چلو۔ میں تمہاری حفاظت کروں گا۔ مگر پہلے ہمیں اس جزیرے تک پہنچنے کے لیے کسی کشتی کا بندوبست کرنا پڑے گا۔ جوگان دیوتا نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں۔ میں ایک لمحے میں تم سب کو جزیرے تک پہنچا سکتا ہوں۔ دیوتا! میرا ہاتھ پکڑو اور آنکھیں بند کر لو۔ اور شالی! تم بھی اور بنگلو! تم میری ٹانگ پکڑ لو۔" چھن چھنگلو نے کہا اور پھر جوگان نے چھن چھنگلو کا ایک ہاتھ اور دوسرا ہاتھ شالی نے پکڑ لیا جب کہ بنگلو چھن چھنگلو کی ٹانگ سے چمٹ گیا اور پھر جیسے ہی انہوں نے آنکھیں بند کیں۔ ان کے پاؤں تلے سے زمین غائب ہو گئی۔

بپھرا جادوگر غصے اور ندامت سے کھولتا
ہوا جوگان کے کمرے سے نکلا اور تیز
تیز قدم اٹھاتا محل میں اپنے رہائشی حصے
کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اُسے اپنی بےعزتی
پر سخت افسوس تھا اور خاص طور پر جس
انداز سے جوگان نے آنے والوں کے سامنے
اُسے بےعزت کیا تھا اس سے اس کے
دل میں جوگان کے خلاف بھی کدورت بیٹھ
گئی تھی۔ لیکن انتہائی طاقت ور جادوگر ہونے
کے باوجود اُسے پوری طرح احساس تھا کہ
وہ جوگان دیوتا کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا

، اس کے باوجود اس نے اپنے دل
دل میں یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ
بھوگان دیوتا سے اپنی بےعزتی کا بدلہ
لے گا۔
وہ غصے میں کھولتا ہوا اپنے مخصوص
میں پہنچا۔ اس کمرے میں ہر
، عجیب و غریب جانوروں کی کھوپڑیاں ٹنگی
تھیں۔ بعض جگہوں پر انسانی کھوپڑیاں
ٹنگی ہوئی تھیں۔
کمرے کے درمیان میں ایک بڑی سی
پر شیشے کا ایک بڑا سا گلوب پڑا
تھا۔ جبرو نے شیشے کے اوپر ہاتھ
ا تو شیشے پر ایک منظر ابھر آیا۔ یہ
مخصوص کمرے کا منظر تھا جس میں
ان، چھن چھنگلو اور شاطی بیٹھے باتیں کرنے
مصروف تھے۔
جبرو کرسی پر بیٹھ کر اطمینان سے
کی باتیں سننے میں مصروف ہو گیا۔
لمحوں بعد جب دیوتاؤں کی تلوار کا

ذکر آیا تو جبرو چونک پڑا۔ اور پھر جیسے جیسے چھن چھنگو نے جوگان کو دیوتاؤں کی تلوار کی خصوصیات بتانی شروع کیں تو جبرو کی آنکھوں میں عجیب سی چمک ابھر آئی اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ہر قیمت پر یہ تلوار خود حاصل کرے گا۔ لیکن جب اسے معلوم ہوا کہ یہ تلوار اس سے لے اڑے گا اور ایک بار وہ تلوار اس کے قبضے میں آگئی تو پھر جوگان ہمیشہ کے لئے اس سے ڈرنے لگ جائے گا اور پھر اسے اس طرح کھلے عام جبرو کی بے عزتی کرنے کی ہمت نہ ہو گی۔

وہ اطمینان سے کرسی پر بیٹھا جوگان اور چھن چھنگو کا منصوبہ سنتا رہا اور جب وہ سب گوٹان دیوتا کے محل میں جانے کے لئے تیار ہو گئے تو وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ چپکے سے ان کے پیچھے چلتا ہوا گوٹان کے محل تک پہنچ

جاتے گا۔ لیکن اس وقت وہ بُری طرح چونک پڑا۔ جب وہ تینوں بندر پنگلو سمیت اچانک اس کمرے سے غائب ہو گئے اور گلوب پر کمرہ خالی رہ گیا۔

"ارے یہ کہاں چلے گئے اور کس طرح غائب ہو گئے۔ یہ تو بہت بُرا ہوا۔ اب گوٹان دیوتا کے محل تک جانا مسئلہ بن گیا"۔ جبرو نے پریشان ہوتے ہوئے سوچا۔

اور پھر اس نے تیزی سے دیوار پر ٹنگی ہوئی ایک بن مانس کی کھوپڑی اتاری اور اُسے کمرے کے فرش پر رکھ کر خود اس کے سامنے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا اور اس نے ہاتھ ہلا ہلا کر تیزی سے کوئی منتر پڑھنا شروع کر دیا۔

چند لمحوں بعد ہی کھوپڑی زمین سے اچھلی اور فضا میں یوں اوپر نیچے ہونے لگی جیسے ناچ رہی ہو۔

"چنگ دیوتا کی کھوپڑی! مجھے بتاؤ کہ وہ لڑکا چھن چھنگلو جوگان دیوتا کو اپنے ہمراہ

لے کر کہاں گیا ہے"؟ جبرو نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کھوپڑی سے کہا۔

"وہ گوٹان دیوتا کے محل میں گئے ہیں"۔ کھوپڑی سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"وہ محل کہاں ہے پچنگ دیوتا کی کھوپڑی! مجھے اس محل کے راستے کی پوری تفصیل بتاؤ"۔ جبرو جادوگر نے اپنے لہجے میں زور دیتے ہوئے پوچھا۔

"وہ محل سمندر کی تہہ میں ہے جبرو جادوگر۔ اس سمندر کی نشانی یہ ہے کہ اس کا پانی خون کی طرح سُرخ ہے۔ اس کا راستہ سُرخ سمندر کے شمال میں واقع ایک جزیرہ گوٹان سے جاتا ہے"۔ پچنگ دیوتا کی کھوپڑی نے جواب دیا۔

"یہاں سے اس جزیرے تک کتنے روز کا سفر ہے"؟ جبرو نے پوچھا۔

"اگر تم اُڑتے ہوئے جاؤ تو تمہیں ایک سال لگ جائے گا"۔ کھوپڑی نے جواب دیا۔

"ایک سال! یہ تو بہت زیادہ عرصہ ہے۔ کوئی ایسی ترکیب بتاؤ نچنگ دیوتا کی کھوپڑی! جس سے میں فوراً اس جزیرے تک پہنچ جاؤں"۔ جبرو نے پوچھا۔

"اگر تم آتشیں عقاب پر بیٹھ کر جاؤ تو چند گھنٹوں میں ہی وہاں پہنچ سکتے ہو۔ اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہے"۔ کھوپڑی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آتشیں عقاب کو رام کر لوں گا۔ بہت بہت شکریہ نچنگ دیوتا کی کھوپڑی! اب تم آرام کرو"۔ جبرو نے کہا اور اس کی یہ بات کہتے ہی وہ کھوپڑی دوبارہ زمین پر ٹک کر بے حس و حرکت ہو گئی۔

جبرو تیزی سے اٹھا اور اس نے کھوپڑی کو اٹھا کر واپس دیوار سے لٹکا دیا۔ اور پھر اس نے مڑ کر ایک الماری کھولی اور اس میں پڑا ہوا ایک پرانا سا پیالہ اور ایک چھری باہر نکال لی۔

اس پیالے پر عجیب و غریب شکلوں
ں تصویریں بنی ہوئی تھیں اور پیالے کے
در خون کے ذرات جمے ہوئے صاف نظر
رہے تھے۔
جبرو یہ پیالہ اور چھری لے کر تیزی
ے محل سے باہر نکلا اور پھر ایک
لی جگہ پر آگیا۔ اس نے پیالہ اور چھری
امنے رکھ دی اور پھر اس نے آتشیں
قاب کو بلانے کے لئے پورے جوش و
روش سے منتر پڑھنا شروع کر دیا۔ اس
چہرہ منتر پڑھتے وقت سُرخ ہو گیا
تھا۔ آنکھیں باہر کو اُبل آئی تھیں اور
م کا ہر حصہ یوں پھڑکنے لگ گیا
تھا جیسے اُسے سردی سے بخار ہو گیا

تقریباً آدھے گھنٹے تک وہ اسی انداز
ں منتر پڑھتا رہا۔ پھر اچانک آسمان پر
ائیں زائیں کی تیز آوازیں ابھریں اور
ر ایک بہت بڑا عقاب نیچے اتر آیا۔

اس کی چونچ سے شعلے نکل رہے تھے۔
اس کے نیچے اترتے ہی جبرو نے
جلدی سے چھری اٹھائی اور اس نے
چھری سے اپنی بائیں کلائی کی رگ کاٹ
ڈالی۔ دوسرے لمحے اس کی کلائی سے خون
فوارے کی طرح نکلنے لگا۔ اس نے کلائی
اس پیالے پر رکھ دی اور اس کے
جسم سے نکلنے والا خون تیزی سے پیالے
میں جمع ہونے لگا۔ جبرو کی آنکھیں بند
تھیں اور وہ منتر پڑھ رہا تھا۔ خون
پیالے میں جمع ہوتا گیا اور جب پیالہ
لبالب بھر گیا تو جبرو نے اپنی کلائی کو
پیالے پر سے ہٹایا اور پھر جیب سے
ایک چھوٹی سی ڈبیا نکال کر اس سے
ایک مرہم نکال کر زخم پر مل دیا۔ اور
دوسرے لمحے نہ صرف کلائی سے خون
نکلنا بند ہو گیا۔ بلکہ زخم بھی فوری طور
پر مندمل ہو گیا۔
"آتشیں عقاب! جبرو کا خون حاضر ہے۔

نذرانہ قبول کرو۔" جبرو نے پیالے کی دوسری طرف موجود آتشیں عقاب سے مخاطب ہوکر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو؟ کیوں نذرانہ پیش کر رہے ہو"؟ آتشیں عقاب نے پھنکارتے ہوئے پوچھا۔ وہ اب انسانوں کی طرح بول رہا تھا۔

"آتشیں عقاب! میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے سُرخ سمندر کے شمال میں موجود گوٹان جزیرے تک پہنچا دو اور پھر جب میں واپس آنا چاہوں تو مجھے واپس اسی محل تک پہنچا دو"۔ جبرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہارا نذرانہ قبول کیا جاتا ہے"۔ آتشیں عقاب نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنی چونچ خون سے بھرے ہوئے پیالے میں ڈال دی اور جبرو کا خون پینا شروع کردیا۔ چند ہی لمحوں میں پیالہ خالی ہو گیا۔

"چلو میں تمہیں لے جانے کے لئے تیار ہوں"۔ آتشیں عقاب نے خون پینے کے بعد کہا۔

"میں ابھی حاضر ہوا"۔ جبرو نے چہکتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ پیالہ اور چھری اٹھا کر اندر محل کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے آثار نمایاں تھے۔ کیونکہ اس نے اپنا خون دے کر ایک بہت بڑا معرکہ مار لیا تھا۔

آتشیں عقاب کو اس طرح رام کر لینا بہت مشکل تھا۔ جبرو چاہتا تو کسی انسان کو قتل کر کے اس کے سارے جسم کا خون بھی آتشیں عقاب کو پلا سکتا تھا لیکن اُسے معلوم تھا کہ آتشیں عقاب کو عام آدمی کے خون کی نسبت کسی جادوگر کا خون زیادہ پسند ہے کیونکہ اسطرح اس کی طاقت میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس نے اپنے ہی خون کی قربانی دے دی اور نتیجہ اس کی

توقع کے عین مطابق نکلا۔ آتشیں عقاب نے اس کی قربانی قبول کرلی ۔ اور اب اُسے یقین تھا کہ وہ جلد ہی گوٹان جزیرے تک پہنچ جائے گا۔ اور آتشیں عقاب کی وجہ سے راستے میں کوئی رکاوٹ بھی پیش نہ آئے گی۔

پیالہ اور چھُری واپس الماری میں رکھ کر جبرو جادوگر نے الماری کے ایک خفیہ خانے میں پڑا ہوا ایک سوکھا سا انسانی پنجہ نکالا اور وہ اُسے اپنے چوغے کی جیب میں ڈالنے کے بعد وہ تیزی سے دوڑتا ہوا محل سے باہر آگیا۔

آتشیں عقاب بدستور اپنی جگہ پر موجود تھا۔ جبرو آگے بڑھکر عقاب کی پشت پر یوں بیٹھ گیا جیسے گھوڑے کی پشت پر بیٹھا جاتا ہے۔

دوسرے لمحے عقاب دو چار قدم دوڑا اور پھر وہ تیزی سے فضا میں بُلند ہوتا چلاگیا۔ اس کی رفتار اتنی تیز تھی

کہ جبرو کی آنکھیں ہوا کے دباؤ کی وجہ سے خودبخود بند ہوتی چلی گئیں۔ اس نے عقاب کی گردن میں دونوں ڈال کر مضبوطی سے گردن کو تھام لیا اور پھر آنکھیں بند کر کے اس نے اپنا سر بھی گردن سے لگا لیا۔ اب اُسے یقین تھا کہ وہ تیز رفتاری کی وجہ سے آتشیں عقاب کی پشت سے نیچے نہ گریگا۔

آتشیں عقاب مسلسل اڑتا چلا جا رہا تھا اور جبرو اس کی گردن سے چمٹا ہوا آنکھیں بند کیے پڑا ہوا تھا۔ اسی حالت میں اُسے تقریباً چار گھنٹے گزر گئے اور پھر اچانک عقاب کی رفتار میں نمایاں کمی آنا شروع ہو گئی اور جبرو نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔ اب وہ آسانی سے نیچے دیکھ سکتا تھا۔ کیونکہ آتشیں عقاب کی رفتار بے حد کم ہو گئی تھی۔

اس وقت عقاب گہرے سُرخ رنگ کے سمندر پر اڑا چلا جا رہا تھا اور جبرو سمجھ

گیا کہ وہ جزیرہ گوٹان تک پہنچنے ہی والا ہے اور پھر چند ہی لمحوں بعد اُسے دُور سے سمندر کے عین درمیان میں ایک چھوٹا سا جزیرہ نظر آنے لگ گیا۔ جزیرے پر اونچے اونچے درختوں کا ایک گھنا جنگل تھا۔

عقاب چند ہی لمحوں میں جزیرے پر پہنچ گیا اور پھر وہ نیچے اترتا چلا گیا۔ درختوں کے درمیان ایک کھلی جگہ پر اس کے پنجے زمین سے ٹک گئے تو جبرو جادوگر اچھل کر نیچے اتر گیا۔

"جبرو جادوگر! میں تمہارے قریب ہی موجود رہونگا۔ جب تم مجھے آواز دوگے میں پہنچ جاؤں گا"۔ آتشیں عقاب نے کہا اور پھر وہ دوبارہ فضا میں پرواز کر گیا اور چند ہی لمحوں میں جبرو کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

آتشیں عقاب کے جاتے ہی جبرو جادوگر تیزی سے ایک درخت کی طرف بڑھا

اور پھر وہ کسی بندر کی طرح اس درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ درخت کی سب سے اوپر والی ٹہنی پر پہنچ کر اس نے اپنی دونوں ٹانگیں شاخ کے گرد لپیٹ لیں اور پھر آنکھیں بند کرکے اس نے ایک مخصوص منتر پڑھنا شروع کر دیا۔

چند لمحوں بعد ہی اس کی بند آنکھوں کے سامنے ایک منظر ابھرتا چلا آیا۔ اس نے دیکھا کہ جوگان دیوتا ایک بہت بڑی غار میں چلا جا رہا ہے۔ چھن جھنگلو اس کے کاندھوں پر چڑھا ہوا تھا اور چھن چھنگلو کے کاندھے پر وہ بڑا سا بندر بیٹھا ہوا تھا جبکہ چھن چھنگلو کی ساتھی لڑکی شالی ان کے ساتھ نہ تھی۔ جبرو نے اس لڑکی کو دیکھنے کی کوشش کی مگر وہ اسے کہیں نظر نہ آئی۔ چنانچہ اس نے یہی سوچا کہ اُسے کہیں راستے میں ہی چھوڑ دیا گیا ہوگا۔

اب جبرو مطمئن تھا کہ جوگان دیوتا اور چھن چھنگلو اس کی نظروں میں ہیں وہ انہیں

دیکھتا رہے گا اور جب وہ دیوتاؤں کی
تلوار حاصل کر کے اس غار سے ہوتے ہوئے
واپس آئیں گے تو وہ بڑی آسانی سے یہ
تلوار ان کے ہاتھوں سے جھپٹ لے گا
اور پھر آتشیں عقاب پر بیٹھکر اپنے محل
میں پہنچ کر تلوار کو جادو دیوتا کی پناہ
میں دے دیگا۔

جادو دیوتا کی پناہ میں جانے کے بعد
یہ تلوار جبرو کے سوا اور کوئی حاصل نہ
کر سکے گا اور اس طرح جوگان دیوتا ہمیشہ
کے لئے اس کے پنجے میں پھنس جائے
گا اور پھر وہ نہ صرف جوگان دیوتا سے
اپنی بے عزتی کا بدلہ لے سکے گا بلکہ
اس لڑکے کو بھی تڑپا تڑپا کر مارے گا کہ
انسانوں کی نسلیں اس کے حشر سے قیامت
تک عبرت حاصل کرتی رہیں گی۔ تلوار حاصل
کرنے کا وہ پہلے ہی پورا بندوبست کر
آیا تھا۔ اس کی جیب میں چکوترم دیوتا
کا پنجہ موجود تھا۔ اس پنجے میں خاصیت

یہ تھی کہ جب بھی کسی چیز کو حاصل کرنے کیلئے اسے پھینکا جاتا تو یہ بجلی کی طرح فضا میں تیرتا ہوا اپنے شکار پر کسی عقاب کی طرح جھپٹتا اور پلک جھپکنے میں وہ چیز حاصل کر لیتا تھا۔ اور آج تک اس کا وار کبھی خالی نہ گیا تھا اس لئے جبرو اس طرف سے مطمئن تھا کہ پنجہ، تلوار کو پلک جھپکنے میں حاصل کر لیگا اور ایک بار تلوار اس کے قبضہ میں آگئی تو پھر یہ تلوار اس سے کوئی حاصل نہ کر سکے گا۔

وہ آنکھیں بند کئے جوگان دیوتا کا گوتان محل میں داخلے کا منظر دیکھتا رہا۔ اور وہ پوری طرح اس طرف متوجہ تھا کیونکہ اُسے خطرہ تھا کہ کہیں وہ ذرا سا بھی چوک گیا تو جوگان وہ تلوار لے کر جزیرے سے نکل جائے گا اور پھر اس سے یہ تلوار حاصل کرنا ناممکن ہو جائے گا۔

"آنکھیں کھول دو جوگان دیوتا" چین چھنگو نے اچانک کہا اور جوگان دیوتا نے آنکھیں کھول دیں اور پھر اس کی آنکھوں میں شدید حیرت کے آثار ابھر آئے۔ وہ اِدھر اُدھر دیکھ کر حیران ہو رہا تھا کہ وہ اپنے محل سے چند ہی لمحوں میں کہاں پہنچ گیا ہے۔

"تم سُرخ سمندر کے جزیرہ گوٹان پر کھڑے ہو جوگان دیوتا۔ وہ دیکھو! سامنے وہ غار ہے جہاں سے گوٹان دیوتا کے محل کو راستہ جاتا ہے" چین چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! حیرت انگیز، انتہائی حیرت انگیز! میں تصور بھی نہ کرسکتا تھا کہ ہم اتنی جلدی یہاں پہنچ جائیں گے"۔ جوگان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے لئے فاصلے کوئی حیثیت نہیں رکھتے جوگان دیوتا۔ بہرحال اب ہمیں غار کے اندر چلنے کے بارے میں سوچنا چاہیئے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"سوچنا کیا ہے؟ آؤ چلیں"۔ جوگان دیوتا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"سنو! میری طاقتیں مجھے بتا رہی ہیں کہ اس غار میں جیسے ہی کسی انسان نے قدم رکھا، گوٹان دیوتا کو اس کا علم ہو جائے گا اور پھر وہ بجائے سونے کے باقاعدہ مقابلے پر اتر آئے گا۔ اس لئے ہمیں کوئی اور تجویز سوچنی پڑیگی"۔ چھن چھنگلو نے جوگان دیوتا کو روکتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو تم یہیں باہر ٹھہرو۔ میں اندر جاکر وہ تلوار حاصل کر لاتا

ہوں۔ میں تو دیوتا ہوں۔ میرا گوٹان دیوتا کو پتہ نہ چلے گا۔" جوگان دیوتا نے کہا۔

"نہیں، تم اکیلے وہ تلوار حاصل نہیں کر سکتے۔ میرا تمہارے ساتھ ہونا ضروری ہے۔ اس کی ایک صورت ہے کہ تم مجھے اپنے کاندھے پر بٹھالو۔ اس طرح میرے قدم زمین پر نہیں پڑیں گے اور ہم آسانی سے اندر چلے جائینگے"۔ چین چینگو نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"تجویز تو اچھی ہے۔ لیکن میں تمہیں تو اپنے کندھوں پر بٹھا سکتا ہوں مگر اس لڑکی کو نہیں۔ یہ میری غیرت کے خلاف ہے کہ کوئی لڑکی میرے کندھوں پر چڑھ بیٹھے"۔ جوگان دیوتا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں غار میں سے واپس آنے میں کتنا وقت لگے گا؟" شالی نے پوچھا۔

"ایک دو روز لگ ہی جائینگے"۔ چین چینگو نے جواب دیا۔

"تو ٹھیک ہے۔ تم غار کے اندر جاؤ میں اس دوران اپنے والدین کو مل آؤں۔ بڑا عرصہ ہوا ہے ان سے بچھڑے ہوئے میں دو روز بعد واپس آ جاؤں گی"۔ شالی نے کہا۔ اور چھن چھنگلو نے جب اس کی بات کی تائید کر دی تو اس نے تیزی سے ایک منتر پڑھا اور پھر کسی پرندے کی طرح فضا میں بلند ہو کر اڑتی چلی گئی۔ اور چند ہی لمحوں بعد وہ ان کی نظروں سے غائب ہو گئی۔

پھر جوگان دیوتا نے ہاتھ بڑھا کر چھن چھنگلو کو یوں فضا میں اٹھا لیا جیسے بچے کسی کھلونے کو اٹھاتے ہیں اور اُسے اپنے کندھوں پر بٹھا لیا۔ ہینگلو بندر نے زمین پر کھڑے کھڑے چھلانگ لگائی، دوسرے لمحے وہ چھن چھنگلو کے کندھوں پر جا چڑھا اور پھر جوگان دیوتا نے غار کی طرف قدم بڑھا دیئے۔

غار کے دھانے پر دو بڑے بڑے

دھے بیٹھے ہوئے تھے جن کے منہ سے
ں کے فوارے نکل رہے تھے۔ جوگان دیوتا
نے ان کے قریب پہنچتے ہی زور سے
ن کی طرف تھوک دیا اور دوسرے لمحے چھن چھنگلو
د یوں محسوس ہوا جیسے آگ پر کسی نے
زور دار بارش برسا دی ہو۔
تھوک جیسے ہی ان اژدھوں کے منہ پر
پڑی، نہ صرف ان کی آگ بجھ گئی بلکہ
ایک زور دار کڑاکا ہوا اور دونوں اژدھے پتھر
کے ٹکڑوں کی طرح تقسیم ہو کر اِدھر اُدھر بکھر
گئے اور جوگان دیوتا بڑے وقار سے قدم
بڑھاتا ہوا غار کے اندر داخل ہوگیا۔
غار بے حد وسیع و عریض تھی وہ اتنی
اونچی تھی کہ چھن چھنگلو کے اوپر بیٹھے ہوئے
پنگلو بندر سے بھی کئی گز اونچی تھی۔
ابھی جوگان دیوتا نے غار کے اندر چند
قدم ہی بڑھائے ہوں گے کہ اچانک غار
میں چمگادڑوں کی خوفناک پھڑپھڑاہٹ گونج اٹھی
اور پھر انہوں نے خونی چمگادڑوں کا بڑا

غار کی دیواروں سے اُمڈ کر بادل سا اپنی طرف بڑھتا دیکھا۔ اور اس بار جوگان دیوتا کی بجائے چھن چھنگو نے پہل کی اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ ان چمگادڑوں کی طرف کر کے جھٹک دیئے۔ اس کے ہاتھوں سے بجلی کی لہریں سی نکلیں اور چمگادڑوں پر یوں پڑیں جیسے آسمانی بجلی گرتی ہے اور غار میں ایک جھماکا سا ہوا اور دوسرے لمحے تمام چمگادڑیں مُردہ ہو کر زمین پر گرتی چلی گئیں۔

"بہت خوب! میرے دوست بہت خوب"۔ جوگان دیوتا کے منہ سے نکلا اور پھر وہ اطمینان سے آگے قدم بڑھاتا چلا گیا۔

کافی دیر تک چلنے کے بعد اچانک انہیں دُور سے غار میں مشعلیں سی روشن نظر آئیں۔ یُوں لگتا تھا جیسے فضا میں بلیتما دیئے جل رہے ہوں اور اس کے ساتھ ہی غار بھیانک غراہٹوں سے گونج اٹھی۔

"یہ بھیڑیئے ہیں جوگان دیوتا"۔ چھن چھنگو

نخ کر کہا۔
"گھبراؤ مت چھن چھنگلو"۔ جوگان دیوتا نے کہا۔
اور پھر اس نے دونوں ہاتھ فضا میں بلند
کئے اور دوسرے لمحے اس کے دونوں ہاتھوں
میں دو تلواریں آ گئیں۔
اسی لمحے بھیڑیوں کے غول نے جوگان
دیوتا پر حملہ کر دیا۔ جوگان کے ہاتھ بجلی
کی سی تیزی سے چلنے لگے اور بھیڑیوں
کا قتلِ عام شروع ہوگیا۔ مگر بھیڑیئے تعداد میں
اتنے زیادہ تھے کہ جتنے مرتے تھے اس
سے زیادہ آگے آ جاتے تھے۔
جوگان دیوتا مسلسل تلوار چلاتے چلاتے آخر
تھک گیا۔ مگر خوفناک بھیڑیوں کی تعداد میں
کوئی کمی نہ آئی۔ یوں لگتا تھا جیسے ایک
بھیڑیا مرتے ہی اس کی لاش سے دس
بھیڑیئے پیدا ہو جاتے ہوں۔
"یہ اس طرح نہیں مریں گے جوگان! میں
انہیں ختم کرتا ہوں"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور
پھر اس نے دل ہی دل میں بھیڑیوں کو

مارنے کا سوال پوچھا۔
اُسی لمحے اس کے ذہن میں سوال کا
جواب آگیا۔ اُسے بتایا گیا کہ ان بھیڑیوں کو
زمین پھاڑ کر زندہ دفن کیا جا سکتا ہے۔
اس کے علاوہ انہیں ختم کرنے کی اور کوئی
ترکیب نہیں۔
"جوگان دیوتا! زمین پر پیر مار کر زلزلہ
پیدا کرو۔ زمین کو پھاڑ دو تو یہ بھیڑیے
مر جائیں گے"۔ چن چنگو نے چیخ کر کہا
اور جوگان دیوتا نے اس کی بات سنتے
ہی اپنا پیر زور سے زمین پر مارا۔ اس
کے زمین پر پیر مارتے ہی غار کے
در و دیوار بُری طرح لرزنے لگے اور دوسرے
لمحے جس جگہ بھیڑیے موجود تھے وہ جگہ
درمیان سے پھٹتی چلی گئی اور تمام بھیڑیے
چیختے غراتے ہوئے اس خلا میں گرتے چلے
گئے۔ چند ہی لمحوں بعد زمین برابر ہو گئی
اور اب بھیڑیے غائب ہو چکے تھے۔ وہ
سب زمین کے اندر دفن ہو گئے تھے۔

جوگان دیوتا نے اطمینان کی ایک طویل سانس لی۔
"واقعی اگر تم میرے ساتھ نہ آتے تو بڑی مشکل پیدا ہو جاتی"۔ جوگان دیوتا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ دوبارہ جھٹکے۔ اس کے ہاتھوں میں موجود تلواریں غائب ہو گئیں۔ اور جوگان دیوتا نے قدم آگے بڑھا دیئے۔
کافی دیر تک چلنے کے بعد وہ اچانک رک گیا۔ کیونکہ سرنگ کا اختتام ہو گیا تھا۔ اب سامنے ایک بہت بڑا دروازہ تھا۔ جس کے دونوں اطراف میں دو بڑے بڑے بُت تھے جن کی آنکھوں سے تیز روشنی نکل کر سامنے زمین پر پڑ رہی تھی اور وہاں آگ کا الاؤ سا جل رہا تھا۔
"اب ان کا کیا جائے، کس طرح ان کی آنکھیں نکالی جائیں"؟ جوگان دیوتا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔
اور پھر اس سے پہلے کہ چھن چھنگلو اس کی

بات کا جواب دیتا، چھن جھنگلو کے کندھے پر
بیٹھے ہوئے پینگلو بندر نے ایک زور دار
چھلانگ ماری اور وہ فضا میں اُڑتا ہوا سیدھا
ایک بُت کے بڑے سے سر پر جا بیٹھا۔
چونکہ وہ کافی اونچائی سے اڑتا ہوا گیا تھا
اس لئے وہ بُت کی آنکھوں سے نکلنے
والی روشنی کی زد میں نہ آیا اور اس
کے سر تک صحیح سلامت پہنچنے میں کامیاب
ہو گیا۔
اس نے بُت کے سر پر بیٹھتے ہی
اپنے دونوں پنجے آگے بڑھائے اور اپنے تیز
ناخنوں سے اس نے بُت کی دونوں
آنکھوں کے کناروں کو کریدنا شروع کر دیا۔
اس کے تیز ناخن کسی خنجر کی طرح تیز
تھے۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے کام کر
رہا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ چند ہی لمحوں میں
اس نے بُت کی دونوں آنکھوں کے کناروں
پر گڑھے ڈال دیئے۔ اس طرح بُت کی
آنکھوں میں نصب روشنی پیدا کرنے والے

پُر اسرار پتھر ڈھیلے ہوکر نیچے زمین پر جا گرے اور ان میں سے نکلنے والی بجلی کی لہریں ختم ہو گئیں۔ اب وہ عام سے پتھر تھے۔

پنگو بندر نے یہی حرکت دوسرے بُت کے ساتھ کی۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس کی آنکھیں نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی محل کا دروازہ خودبخود کھلتا چلا گیا۔

"بہت اچھے، تمہارا یہ ساتھی واقعی بے حد کام کا ہے۔" جوگان دیوتا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ پنگو بندر اس دوران واپس چھن چھنگو کے کندھے پر آ بیٹھا تھا۔ اور پھر وہ محل کے اندر داخل ہو گئے۔

محل کے اندر بے شمار کمرے تھے اور وہاں بڑے بڑے قد و قامت والے پہرے دار ہاتھوں میں بڑی بڑی تلواریں تھامے پہرہ دے رہے تھے۔ مگر جیسے ہی یہ اندر داخل ہوئے وہ سب ان کے سامنے ادب سے جُھک

گئے۔

"جوگان دیوتا! ہم تمہیں گوٹان دیوتا کے محل میں خوش آمدید کہتے ہیں"۔ پہرے داروں نے کہا۔

"شکریہ! گوٹان دیوتا کہاں ہے"؟ جوگان نے پوچھا۔

"وہ اپنی خوابگاہ میں ابھی ابھی سونے کے لئے داخل ہوا ہے اور اس کا حکم ہے کہ جب تک وہ خود نہ اٹھے، اُسے نیند سے بیدار نہ کیا جائے"۔ پہریداروں نے جواب دیا۔

"کونسی ہے اس کی خوابگاہ؟ ہمیں دکھاؤ"۔ جوگان دیوتا نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور پہرے داروں نے ایک کمرے کی طرف اشارہ کردیا۔ جس کا دروازہ سبز تھا۔ جوگان دیوتا اس دروازے کی طرف بڑھا اور اس کے دروازے تک پہنچتے پہنچتے دروازے کا رنگ سرخ ہوگیا۔ اس کا مطلب تھا کہ گوٹان دیوتا سو گیا ہے۔

جوگان دیوتا نے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔
گوٹان دیوتا کے سونے کے بعد چھن چینگلو اور بینگو بندر بھی نیچے اتر آئے تھے۔
اور پھر دروازہ کھلتے ہی وہ دونوں جوگان دیوتا کے ساتھ ہی کمرے کے اندر داخل ہو گئے
کمرے کے درمیان میں ایک بہت بڑا بستر بچھا ہوا تھا جس پر ایک خوفناک شکل والا لمبا تڑنگا انسان سویا ہوا تھا۔
"اوہ! ہم موم رس بوٹی کا عرق تو ہمراہ لانا بھول ہی گئے ہیں"۔ اچانک جوگان دیوتا نے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔
"گھبراؤ نہیں، میری جیب میں یہ عرق موجود ہے۔ میں نے محل سے چلتے ہوئے یہ منگوا لیا تھا"۔ چھن چینگلو نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور پھر اس کا ڈھکن کھول کر اس میں موجود عرق کے

چند قطرے گوٹان دیوتا کی دونوں آنکھوں پر ڈالے اور پھر انگلی سے انہیں مل دیا۔ اس کے بعد اس نے شیشی بند کر کے جیب میں ڈال لی۔

جوگان دیوتا نے دوسرے لمحے دونوں ہاتھ اس کے بستر کے کنارے پر رکھے اور پوری قوت سے دھکا دیا تو گوٹان دیوتا بستر سمیت الٹ کر دوسری طرف جا گرا۔ مگر موم رس کے عرق کی وجہ سے اس کی نیند نہ اکھڑی اور اسی طرح بے خبر سوتا رہا۔

بستر ہٹتے ہی سیڑھیاں نیچے جاتی نظر آئیں اور جوگان دیوتا تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ چھن چھنگو اور پنگو بندر باہر ہی رہ گئے۔

چند لمحوں بعد جب جوگان دیوتا واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑی سی تلوار موجود تھی جس کا رنگ گہرا سرخ تھا۔ اس کا منہ آگے سے دوشاخہ

ہو گیا تھا۔

"اوہ! اب یہ دیوتاؤں کی تلوار میرے قبضے میں ہے۔ اب مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔" جوگان دیوتا نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ چھن چھنگلو کچھ سمجھتا، جوگان دیوتا نے اچانک تلوار فضا میں لہرائی اور دوسرے لمحے فرش پر سوتے ہوئے گوٹان دیوتا کی گردن پر تلوار کا بھرپور وار کیا۔ جیسے ہی تلوار گوٹان دیوتا کی گردن پر لگی، ایک زوردار کڑاکا ہوا اور ہر طرف گہرا اندھیرا چھا گیا۔

چند لمحوں بعد جب اندھیرا چھٹا تو انہوں نے اپنے آپ کو واپس اس جزیرے پر کھڑے ہوئے پایا۔ محل اور سرنگ سب کچھ غائب ہو چکا تھا۔ ان کے سامنے گوٹان دیوتا کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ وہ مر چکا تھا۔

"واقعی یہ دیوتاؤں کی تلوار ہے۔ دیکھو!

اس نے گوٹان دیوتا کا خاتمہ کر دیا۔"
جوگان دیوتا نے خوشی سے تلوار کو فضا
میں لہراتے ہوئے کہا۔
"تم نے خوامخواہ گوٹان دیوتا کو ہلاک کر
دیا۔ جب تلوار تم نے حاصل کر لی تھی
تو اسے مارنے کی کیا ضرورت تھی"؟
چھن چھنگلو نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے
کہا۔
"مجھے قتل کرنے میں مزہ آتا ہے اور
دوسری بات یہ کہ میں اس تلوار کو آزمانا
چاہتا تھا۔" جوگان نے لاپرواہ سے لہجے
میں جواب دیا۔
"اس طرح خوامخواہ کسی کو قتل کرنا ظلم
ہے جوگان! اور ظلم اللہ تعالیٰ کو پسند
نہیں۔" چھن چھنگلو نے جواب دیا۔
"مجھے سبق مت پڑھاؤ لڑکے! مجھے ظلم
کرنے میں لطف آتا ہے اور میں ظلم
ضرور کروں گا۔ مجھے ایسا کرنے سے کون
روک سکتا ہے؟" جوگان نے غصیلے لہجے

میں کہا۔
مگر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا۔ اچانک فضا میں سائیں کی تیز آواز ابھری اور دوسرے لمحے ایک زور دار جھٹکے سے تلوار جوگان کے ہاتھ سے نکلتی چلی گئی۔ ان سب نے چونک کر دیکھا تو ایک پنجہ اپنی انگلیوں میں تلوار دباتے تیزی سے فضا میں اڑا چلا جا رہا تھا اور پھر وہ پنجہ ایک درخت کی چوٹی پر جا کر رک گیا اور پھر کسی انسانی ہاتھ نے تلوار اس پنجے سے حاصل کر لی۔ دوسرے لمحے وہ آدمی درخت سے نمودار ہوا اور فضا میں اڑتا ہوا نیچے زمین پر آ کھڑا ہوا۔ اور وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ جبرو جادوگر تھا۔ جوگان دیوتا کا ماموں۔ تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔

"جبرو ماموں تم یہاں! اور تم نے یہ تلوار مجھ سے چھیننے کی جرأت کیسے کی؟"
جوگان دیوتا نے غصیلے لہجے میں چیختے

ہوتے کہا:

"جوگان! تمیز سے بات کرو۔ اب وہ وقت گیا جب تم مجھ پر رعب ڈالا کرتے تھے۔ اب دیوتاؤں کی تلوار میرے قبضہ میں ہے اور میں جب چاہوں اس تلوار کی مدد سے تمہیں ہلاک کر سکتا ہوں۔" جبرو نے بڑے دبنگ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا:

"جبرو ماموں! شرافت سے یہ تلوار واپس میرے حوالے کر دو ورنہ میں تمہاری بوٹی بوٹی الگ کر دونگا۔" جوگان دیوتا کا غصہ اپنے عروج پر پہنچ گیا۔

"خبردار! اگر تم نے کوئی حرکت کی تو میں پلک جھپکنے میں تلوار تمہاری گردن پر مار دونگا۔" جبرو نے ایک قدم پیچھے ہٹتے ہوتے کہا:

"جوگان دیوتا! اگر تم مجھ سے وعدہ کرو کہ آئندہ کسی پر ظلم نہ کروگے تو میں یہ تلوار ابھی اس بوڑھے سے حاصل کر کے

تمہیں دے سکتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے جوگان سے مخاطب ہو کر کہا۔

تم چُپ نہیں رہو گے لڑکے! خوامخواہ بک بک کیے جا رہے ہو"۔ جوگان دیوتا نے جو بیحد غصے میں تھا، اچانک ایک زور دار تھپٹر چھن چھنگو کے منہ پر مارا اور چھن چھنگو جو بےخبر کھڑا تھا فضا میں اڑتا ہوا دُور جاگرا۔ اُسے شائد توقع نہ تھی کہ جوگان اس قسم کی حرکت کرے گا۔ اور پھر ابھی وہ زمین سے اٹھنے کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ اچانک جبرو جادوگر نے اپنا ایک ہاتھ اس کی طرف اٹھا کر زور سے جھٹکا اور دوسرے لمحے چھن چھنگو کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ بُت بن گیا ہو۔ اس کا تمام جسم مفلوج ہو کر رہ گیا تھا۔ اور نہ صرف چھن چھنگو بلکہ پنگلو بندر کا جسم بھی مفلوج ہو گیا تھا۔

جبرو جادوگر نے موقع سے فائدہ اٹھایا تھا اور عین اس لمحے حملہ کیا تھا جب کہ

بھی جھنگلر بے خبر تھا۔ ورنہ شاید وہ اتنی آسانی سے جبرو کے جادو میں نہ پھنستا۔
"ہا ہا ہا، اب یہ قیامت تک اسی طرح بت بنے رہیں گے"۔ جبرو جادوگر نے قہقہہ مارتے ہوئے کہا۔
"ماموں! میں آخری بار کہہ رہا ہوں کہ تلوار میرے حوالے کردو"۔ جوگان دیوتا نے غصیلے انداز میں جبرو کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔
"آتشیں عقاب جلدی آؤ"۔ جبرو جادوگر نے چیخ کر کہا اور دوسرے لمحے اچانک فضا میں سائیں کی آواز سنائی دی اور آتشیں عقاب بجلی کی سی تیزی سے نیچے اتر آیا۔ اور جبرو جادوگر تلوار سمیت اچھل کر عقاب کی پشت پر چڑھ بیٹھا اور آتشیں عقاب اچھل کر فضا میں بلند ہو گیا۔ مگر جوگان نے بھی جواب میں بجلی کی سی تیزی سے حرکت کی اور اس نے بڑی پھرتی سے ہاتھ بڑھا کر آتشیں عقاب کا ایک پنجہ

پکڑ لیا اور پھر جوگان دیوتا بھی عقاب
کے ساتھ ہی فضا میں اڑتا چلا گیا۔
جوگان دیوتا نے ایک ہاتھ سے آتشیں
عقاب کا ایک پنجہ پکڑا اور دوسرے ہاتھ
سے اس نے اوپر بیٹھے جبرو جادوگر کے
ہاتھ سے تلوار چھیننا چاہی۔
جبرو جادوگر نے جب دیکھا کہ جوگان
دیوتا اس سے زبردستی تلوار چھین لے گا
تو اس نے اپنی جان بچانے کے لئے
پوری قوت سے تلوار کا وار جوگان دیوتا
کی گردن پر کر دیا۔
جوگان نے تلوار کے وار سے بچنا چاہا
مگر جبرو جادوگر نے اس طرح تاک کر وار
کیا تھا کہ تلوار پوری قوت سے عقاب
سے لٹکے ہوئے جوگان دیوتا کی گردن پر
پڑی اور جوگان دیوتا کے حلق سے ایک
خوفناک چیخ نکلی اور اس کے ہاتھ سے
آتشیں عقاب کا پنجہ چھوٹ گیا اور وہ کسی
بھاری پتھر کی طرح نیچے زمین پر گرتا چلا

گیا۔
جوگان دیوتا عین چھن چھنگو کے سامنے آ کر گرا اور پھر بُری طرح تڑپنے لگا۔ اس کی گردن سے خون کا فوارہ نکل رہا تھا۔ اور پھر چھن چھنگو کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ تڑپ تڑپ کر ساکت ہو گیا۔ اس کے جسم سے انسانوں والا تمام خون نکل گیا تھا اور اس کی رُوح واپس آسمانوں پر اپنے باپ کے پاس چلی گئی تھی۔
پُر اسرار جوگان دیوتا اپنے ہی ماموں کے ہاتھوں ہلاک ہو چکا تھا۔ اور اس کے ظلم سے انسانوں کو ہمیشہ کے لئے نجات مل گئی تھی۔
لیکن اب ایک اور مسئلہ آ پڑا تھا چھن چھنگو اور پنگو بندر دونوں بُت بنے جزیرے پر کھڑے تھے اور جبرو جادوگر تلوار سمیت آتشیں عقاب پر بیٹھ کر جا چکا تھا۔
ابھی چھن چھنگو سوچ ہی رہا تھا کہ اب وہ کس طرح اس حالت سے نجات حاصل

کرے کہ اچانک آسمان پر سائیں کی سی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے شالی فضا میں اڑتی ہوئی نیچے اتر آئی۔ وہ اپنے والدین سے مل کر واپس آگئی تھی اور جب اس کی نظریں چھن چھنگلو اور پنگلو بندر پر پڑیں جو بے حس و حرکت کھڑے تھے تو وہ بے حد حیران ہوئی۔ اسی لمحے اس کی نگاہیں زمین پر پڑی ہوئی جوگان دیوتا کی لاش پر پڑیں اور وہ بُری طرح چونک پڑی اس نے آگے بڑھ کر چھن چھنگلو سے سارا واقعہ پوچھا مگر چھن چھنگلو تو بولنے سے بھی قاصر تھا اس لئے اس نے کوئی جواب نہ دیا شالی نے اُسے جھنجوڑ ڈالا مگر بےسود۔ وہ تو بُت بن چکا تھا۔

اب تو شالی فوری طور پر گھبرا گئی۔ اس نے زور زور سے سامری جادوگر کے بھونپو کو بلانے کا منتر پڑھنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی زمین سے بونا باہر آگیا۔ جس کا منہ بھونپو کی طرح تھا۔

"سامری جادوگر کے ممبوپنو! مجھے بتاؤ کہ یہاں کیا واقعہ پیش آیا ہے؟ چھن چھنگلو اور پنگلو کی یہ حالت کیسے ہوئی اور جوگان دیوتا کیسے ہلاک ہوا"؟ شالی نے تیز تیز لہجے میں سامری جادوگر کے ممبوپنو سے مخاطب ہوکر کہا۔

"جانم جادوگر کی بیٹی شالی! یہ کارستانی جبرو جادوگر کی ہے۔ جب چھن چھنگلو اور جوگان دیوتا یہاں دیوتاؤں کی تلوار حاصل کرنے کے لئے پہنچے تو جبرو جادوگر بھی آتشیں عقاب پر بیٹھ کر یہاں پہنچ گیا۔ وہ اپنے ساتھ چکوترم دیوتا کا پنجہ بھی لایا تھا۔ جب چھن چھنگلو اور جوگان دیوتا نے تلوار حاصل کر لی تو جوگان دیوتا نے اپنی ظالمانہ فطرت سے مجبور ہوکر گوشان دیوتا کو ہلاک کر دیا۔ اس طرح وہ محل، غار اور سرنگ غائب ہوگئے۔ اور وہ سب جزیرے پر آپہنچے جبرو جادوگر موقع کی تاڑ میں تھا اس نے چکوترم دیوتا کے پنجے کو تلوار حاصل کرنے

کے لئے کہا اور ہپکوترم دیوتا کے پنجے
نے جھپٹ کر جوگان دیوتا کے ہاتھ سے
تلوار حاصل کی اور جبرو جادوگر کے حوالے
کر دی۔ اس پر جوگان دیوتا غصے میں آگیا
چھن چھنگلو نے اس سے ظلم سے بچنے کا
وعدہ لینا چاہا تاکہ وہ تلوار دوبارہ جبرو
جادوگر سے حاصل کر کے جوگان دیوتا کو
دے۔ مگر جوگان نے غصے میں چھن چھنگلو کو
تھپڑ مار دیا۔ اسی لمحے جبرو جادوگر نے
جوکم جادو کی مدد سے چھن چھنگلو اور ہنگلو
بندر کو بُت بنا دیا اور خود آتشیں عقاب
کو بُلا کر اس پر چڑھ گیا تاکہ وہاں سے
فرار ہوکر واپس اپنے محل میں جائے اور
تلوار کو جادو دیوتا کی پناہ میں دے دے
جوگان دیوتا نے آتشیں عقاب کا پنجہ پکڑ
لیا اور اس طرح وہ بھی ساتھ ہی فضا
میں بلند ہو گیا۔ اس دوران اس نے جبرو
سے تلوار چھیننی چاہی اور جبرو نے گھبرا کر
اس کی گردن پر وار کیا۔ جس کے نتیجے

میں جوگان دیوتا زخمی ہوکر نیچے آ گرا۔ اور ہلاک ہوگیا اور جبرو جادوگر عقاب پر بیٹھ کر تلوار سمیت واپس اپنے محل کی طرف چلا گیا"۔ سامری جادوگر کے مبونپو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! پھر اب چھن چھنگلو کس طرح ٹھیک ہوگا"؟ شالی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"چھن چھنگلو پر جوکم جادو کیا گیا ہے شالی، جس کا توڑ تمہارے بس میں نہیں ہے اس کا صرف ایک ہی توڑ ہے کہ جبرو جادوگر کی چھوٹی انگلی کا خون ان پر ٹپکایا جائے۔ تب یہ ٹھیک ہوسکتے ہیں ورنہ یہ قیامت تک اسی حالت میں رہیں گے"۔ مبونپو نے جواب دیا۔

"اوہ! یہ تو بہت بُرا ہوا۔ جبرو جادوگر پر اول تو قابو پانا بےحد مشکل ہے۔ وہ مجھ سے بہت بڑا جادوگر ہے اور پھر اُسے یہاں لاکر اس کی انگلی کا خون ان

پر پہنچنا تو تقریباً ناممکن ہے۔ کوئی اور توڑ بتاؤ سامری جادوگر کے بھونپو۔" شاملی نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

" اس جادو کا اور کوئی توڑ نہیں ہے شاملی! البتہ میں تمہیں ایک طریقہ بتا دیتا ہوں جس پر اگر تم عمل کرو تو جبرو جادوگر یہاں واپس آنے پر مجبور ہو جائے گا"۔ بھونپو نے جواب دیا۔

" کونسا طریقہ جلدی بتاؤ"؟ شاملی نے پوچھا۔

" جبرو جادوگر ابھی تک آتشیں عقاب کی پشت پر بیٹھا محل کی طرف اڑا جا رہا ہے۔ تلوار اس نے اپنی کمر کے ساتھ باندھ رکھی ہے اور آتشیں عقاب کی تیز رفتاری کی وجہ سے اس کی آنکھیں بند ہیں اور وہ اس کی گردن سے چمٹا ہوا ہے۔ اگر تم پھچھتاک منتر پڑھتی ہوئی اڑو تو چند ہی لمحوں میں اس عقاب تک پہنچ جاؤگی اور پھر تم یہ تلوار جھپٹ کر واپس آجاؤ۔ ظاہر ہے جبرو جادوگر تلوار کو حاصل

کرنے کے لئے واپس آئے گا۔ یہاں تم اگر عقلمندی کرو تو چمن چھنگو کو آزاد کرا سکتی ہو۔ بھونبو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ پچھتاک منتر کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا"۔ شالی نے کہا اور پھر اس نے بھونبو کا شکریہ ادا کیا اور بھونبو دوبارہ زمین میں غائب ہو گیا۔ اور شالی نے دل ہی دل میں پچھتاک منتر کا ورد شروع کیا اور پھر وہ ہوا میں اچھلی اور ایک لمحے میں نظروں سے غائب ہو گئی۔ پچھتاک منتر کی وجہ سے اس کی رفتار بجلی سے بھی زیادہ تیز ہو گئی تھی۔ اور پھر چند ہی لمحوں بعد اُسے دُور سے آتشیں عقاب اڑتا ہوا نظر آ گیا۔ گو اس کی رفتار بےحد تیز تھی لیکن شالی اس سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے اڑ رہی تھی۔ اس لئے جلد ہی وہ عقاب کے اوپر پہنچ گئی۔

راحیل
Arshad

جبرو جادوگر کو شاید خواب میں بھی اس بات کی توقع نہ تھی کہ آتشیں عقاب سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے کوئی اُڑ سکتا ہے۔ اس لئے وہ آنکھیں بند کئے عقاب کی گردن سے چمٹا ہوا تھا اور دیوتاؤں کی تلوار اس کی کمر سے لٹکی ہوئی تھی۔

شاملی نے عقاب کے اوپر پہنچتے ہی چند لمحے توقف کیا اور پھر وہ پوری قوت سے جبرو جادوگر پر جھپٹی اور اس سے پہلے کہ جبرد سنبھلتا، وہ اس کی کمر سے بندھی ہوئی تلوار جھپٹ چکی تھی۔ جبرو جادوگر نے گھبرا کر آنکھیں کھول دیں اور پھر جب اس نے شاملی کو تلوار لئے تیزی سے واپس جاتے دیکھا تو وہ چیخ پڑا۔

"آتشیں عقاب! اس کا پیچھا کرو۔ میں تمہیں اپنے خون کا ایک اور پیالہ پلاؤں گا"۔ جبرو نے چیختے ہوئے کہا۔

"اچھا" آتشیں عقاب نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے گھوم کر شاملی کے تعاقب میں اڑنے لگا۔ اس کی رفتار پہلے سے کہیں زیادہ تیز ہو گئی۔ مگر شاملی تو مسلسل پھپھتاک جادو کا منتر پڑھ رہی تھی اس لئے اس کی رفتار میں بے پناہ تیزی تھی اور آتشیں عقاب پوری رفتار سے اڑنے کے باوجود شاملی تک نہ پہنچ سکا۔ اور وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے اڑتے ہوئے واپس گوٹان جزیرے تک پہنچ گئے۔

جزیرے پر پہنچتے ہی شاملی نیچے اتری اور چھن چھنگلو کے قریب آکر کھڑی ہو گئی۔ چند لمحوں بعد آتشیں عقاب بھی جزیرے پر اتر آیا اور جبرو جادوگر اس کی پشت سے نیچے اتر کر شاملی کی طرف دوڑ پڑا اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑا ہوا تھا۔

"میں تمہیں جلاکر راکھ کر دونگا خانم جادوگر

کی بیٹی! تم نہیں جانتی میرا نام ببرو ہے ببرو۔" ببرو نے چیختے ہوئے کہا۔

"جب تک دیوتاؤں کی تلوار میرے ہاتھ میں ہے تم میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔" شاملی نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔ مگر ببرو جادوگر غصے کی شدت سے چیختا ہوا شاملی پر جھپٹ پڑا۔ وہ اس کے ہاتھ سے تلوار چھیننا چاہتا تھا۔

شاملی نے اپنے بچاؤ کے لئے تیزی سے تلوار گھمائی اور پھر تلوار کی دو شاخہ نوک ببرو جادوگر کی چھوٹی انگلی کو کاٹتی چلی گئی۔ چونکہ یہ چھپا جھپٹی عین چھن چھنگو کے سر پر ہو رہی تھی اس لئے انگلی کٹتے ہی اس میں سے خون کے قطرے چھن چھنگو کے اوپر آن پڑے، اور دوسرے لمحے چھن چھنگو ہر کم جادو کے اثر سے آزاد ہو گیا۔

شاملی اور ببرو جادوگر کے درمیان ابھی تک کشمکش جاری تھی۔ اور پھر ببرو کا

داؤ چل گیا۔ اور اس نے پوری قوت سے شاہلی کو تھپڑ مارا اور شاہلی اچھل کر دور جا گری اور تلوار بھی اس کے ہاتھ سے نکل گئی۔

جبرو نے خوشی سے نعرہ مارتے ہوئے تلوار کی طرف چھلانگ لگائی۔ مگر ابھی اس کا جسم فضا میں ہی تھا کہ چھن چھنگلو نے اپنے ہاتھ کو جھٹک کر الٹا کر دیا اور جبرو جادوگر فضا میں الٹا ہو کر ساکت ہو گیا۔ اور اس کے الٹا ہوتے ہی پنگلو بندر بھی جوکم جادو کے اثر سے آزاد ہو گیا۔ اب جبرو جادوگر بے بس ہو چکا تھا۔

شاہلی کپڑے جھاڑتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور چھن چھنگلو نے آگے بڑھ کر دیوتاؤں کی تلوار اٹھا لی۔

"اب بتاؤ جبرو جادوگر! تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے"؟ چھن چھنگلو نے غصیلے لہجے میں جبرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم مجھے معاف کر دو چمپن چھنپکو! میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کسی پر ظلم نہ کروں گا"۔ جبرو نے فوراً عاجزانہ لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔

"تم جھوٹے، دغا باز اور ظالم ہو۔ مجھے تمہارے کسی وعدے پر اعتبار نہیں ہے میں نے تمہیں ایک موقع دیا تھا لیکن تم اپنے وعدہ سے مکر گئے"۔ چمپن چھنپکو نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ فضا میں اٹھا کر تیزی سے انہیں گول دائرے میں حرکت دی اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا دایاں پاؤں زور سے زمین پر مارا، دوسرے لمحے فضا میں الٹے لٹکے ہوئے جبرو کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ مردہ چھپکلی کی طرح دھم سے زمین پر آ گرا۔ اور بری طرح تڑپنے لگا۔

اسی لمحے زمین پھٹی اور سامری جادوگر کا ممبونبو خودبخود باہر آگیا۔

چھن چھنگلو! جبرو جادوگر کی جان اس کی ناک میں موجود ہے۔ اگر تم اسے ہلاک کرنا چاہتے ہو تو دیوتاؤں کی تلوار سے اس کی ناک کاٹ ڈالو۔ یہ ہلاک ہو جائے گا۔" سامری جادوگر کے ہمزاد نے کہا۔ اور چھن چھنگلو نے سر ہلاتے ہوئے ہاتھ میں پکڑی ہوئی دیوتاؤں کی تلوار کا بھرپور وار پوری قوت سے زمین پر پڑے ہوئے جبرو جادوگر کی ناک پر کیا اور تلوار نے ایک لمحے میں جبرو کی ناک اڑا دی اور اسی لمحے ایک زور دار کڑاکا ہوا اور جبرو کا جسم فضا میں تین چار فٹ اچھلا اور پھر زمین پر گر کر ساکت ہو گیا۔

جبرو جادوگر ہلاک ہو چکا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کے مردہ جسم میں آگ بھڑک اٹھی اور چند لمحوں بعد وہاں راکھ پڑی رہ گئی۔ چھن چھنگلو اور شاملی نے بیک وقت اطمینان کی طویل سانس لی۔

"اس تلوار کو سنبھال کر رکھنا چھن چھنگلو! جب تک دیوتاؤں کی تلوار تمہارے پاس رہے گی، کوئی جادو تم پر اثر نہ کر سکے گا"۔ بھونپو نے کہا اور پھر زمین میں غائب ہو گیا۔

"اوہ! یہی وجہ تھی کہ جبیرو جادوگر تم پر اس وقت جادو نہ کر سکا جب تلوار تمہارے قبضے میں تھی۔ وہ زبردستی یہ تلوار چھیننا چاہتا تھا"۔ چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے شالی سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور شالی نے مسکرا کر سر ہلا دیا۔

"اس سے ایک اور غلطی بھی ہوئی ہے چھن چھنگلو! وہ غصے کی شدت سے خود ہی مجھ پر جھپٹ پڑا۔ حالانکہ اس کی جیب میں چکوترم دیوتا کا پنجہ موجود تھا اس کے ذریعے وہ آسانی سے تلوار حاصل کر سکتا تھا"۔ شالی نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ جب ظالموں کو سزا دینے پر آتا ہے تو ان کی عقل ماری جاتی ہے۔

بہرحال خدا کا شکر ہے کہ یہ دونوں ظالم اپنے انجام کو پہنچ گئے ہیں۔" چیمن چینگگو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر گہرا اطمینان تھا۔

"ویسے میں تمہاری عقلمندی کی قائل ہوگئی ہوں۔ چیمن چینگگو! واقعی تم نے بڑی عقلمندی سے جوگان دیوتا کو استعمال کر کے تلوار گوٹان دیوتا کے قبضے سے نکال لی۔ ورنہ ہمارے لئے اس کا حصول ناممکن تھا۔" شالی نے تعریف بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کے بغیر اور کوئی چارہ بھی نہ تھا اور پھر بندر بابا نے بھی عقل استعمال کرنے کے لئے کہا تھا۔" چیمن چینگگو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور شالی نے سر ہلا دیا۔ ظاہر ہے چیمن چینگگو نے اپنی عقل کا خوب استعمال کیا تھا۔

ختم شد

چھن چھنگلو اور ناچتی کھوپڑی

مصنف ----- مظہر کلیم ایم اے

زگامو جادوگر کی کھوپڑی جو ہر وقت ناچتی رہتی تھی۔ کیوں؟

ناچتی کھوپڑی جو ناچتی ہوئی جس بستی کے اوپر پہنچتی وہاں موت اپنا ڈیرہ ڈال دیتی۔

چھن چھنگلو، پنگلو اور شالی بھی ناچتی کھوپڑی کا شکار ہو کر موت کے منہ میں پہنچ گئے۔

ناچتی کھوپڑی جس کے سامنے چھن چھنگلو کی پراسرار طاقتیں، شالی کا جادو اور پنگلو کی چالاکیاں دھری کی دھری رہ گئیں۔

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

اسٹاکسٹ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ - اردو بازار
لاہور

راحیل
Arshad

چلوسک ملوسک کا ایک اور شاہکار ناول

چلوسک ملوسک اور جلاد بادشاہ

مصنف مظہر کلیم ایم اے

جلاد بادشاہ جس کے ظلم نے ہلاکو اور چنگیز خان کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔

جلاد بادشاہ جو معصوم بچوں کا گوشت کھایا کرتا تھا۔

جلاد بادشاہ جو معصوم لوگوں کو خونخوار درندوں کے سامنے پھینک کر تماشہ دیکھا کرتا تھا۔

جلاد بادشاہ جو راہ جاتے لوگوں کے سر تلوار سے اڑا کر قہقہے لگایا کرتا تھا۔

جلاد بادشاہ جس کے پاس خونخوار اور درندہ صفت جلادوں کی پوری فوج موجود تھی۔ چلوسک ملوسک اس بادشاہ کی نگری میں پہنچتے ہی بادشاہ کے خونخوار جلادوں کے ہتھے چڑھ گئے۔

چلوسک ملوسک اور ڈمبالو کو بھوکے درندوں کے سامنے ڈالنے کا حکم دے دیا گیا۔

ڈمبالو اور خونخوار درندوں کے درمیان خوفناک جنگ

اسٹاکسٹ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ - اردو بازار
لاہور

چھن چھنگلو اور ناچتی کھوپڑی
راحیل
Arshad
پاکستانی پوائنٹ
ایک رابطہ اپنوں سے
www.PakistaniPoint.com
IMRAN

چھن چھنگلو پنگلو بندر اور شاملی کا نیا کارنامہ

چھن چھنگلو اور نایتی کھوپڑی

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob:0300 9401919

ناشران ----- یوسف قریشی

-------- اشرف قریشی

تزئین ------ محمد بلال قریشی

طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ------ -/20 روپ

چھن چھنگلو پر اسرار دیوتا اور جبرد جادوگر کا
خاتمہ کرنے کے بعد کچھ روز آرام کرنے کی نیت
سے ایک خوبصورت شہر کاسا ملایا پہنچ گیا۔ یہ
شہر اپنے خوبصورت باغوں اور پیارے پیارے پھولوں
کی وجہ سے دور دور تک مشہور تھا۔ چھن چھنگلو
نے یہاں پہنچتے ہی ایک سرائے میں کمرہ لیا۔
اور اس سرائے میں رہنے لگے۔ وہ سارا دن شہر کی
سیر کرتے اور پھر رات کو واپس آ کر سرائے میں
سو جاتے۔ ایک روز جب وہ سیر کرنے کے بعد
واپس اپنے کمرے میں پہنچے تو سرائے کے ایک

خادم نے اندر آکر ان سے کہا کہ شہر کا امیر ان سے ملنا چاہتا ہے۔

"کیوں لئے ہم جیسے مسافروں سے کیا کام پڑ گیا ہے۔" چھن چھنگلو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مجھے تو معلوم نہیں جناب میرا فرض تو صرف پیغام پہنچانا ہے۔" خادم نے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم کل اس کے محل پہنچ جائیں گے۔ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"حضور، وہ اس وقت سرائے کے مالک کے پاس موجود ہیں۔ اور وہ خود چل کر آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے مجھے آپ کے پاس صرف اس لئے بھیجا ہے تاکہ میں آپ سے اجازت حاصل کر آؤں۔" ملازم نے ادب سے کہا۔

"اوہ، اگر ایسی بات ہے۔ تو ہمیں کیا اعتراض ہوسکتا ہے۔ وہ شوق سے تشریف لائیں۔" چھن چھنگلو نے چونکتے ہوئے کہا۔

اور ملازم سلام کرتا ہوا واپس چلا گیا۔

"یہ شہر کا امیر خود چل کر ہمارے پاس

آ رہا ہے۔" شالی نے ملازم کے چلے جانے کے بعد
پوچھا۔
"ابھی معلوم ہو جائے گا۔" چھن چھنگلو نے مسکراتے
ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے دروازے پر ایک لمبا
تڑنگا سفید مونچھوں والا بوڑھا نظر آیا۔ اس نے
سنہرے رنگ کا چوغہ پہنا ہوا تھا۔ اور اس کی
کمر کے گرد سرخ رنگ کا پٹکا بندھا ہوا تھا۔
"ہمیں اجازت ہے۔" بوڑھے نے مسکراتے ہوئے
کہا۔
"تشریف رکھئے جناب۔ خوش آمدید" چھن چھنگلو نے
کھڑے ہو کر اس کا استقبال کرتے ہوتے کہا۔
اور بوڑھا مسکراتا ہوا اندر آ گیا۔ اور اس نے ملازموں
کو اشارہ کیا اور انہوں نے اپنے سروں پر رکھے
ہوئے طباق جن پر سنہرے رنگ کے کپڑے رکھے
ہوئے تھے اندر ایک طرف پڑے ہوئے تخت
پوش پر رکھے اور پھر خود سر جھکا کر واپس
چلے گئے۔
"میں اس شہر کا امیر سالم ہوں" بوڑھے نے
ملازموں کے جانے کے بعد کہا۔

"میرا نام چھن چھنگلو ہے۔ اور یہ میری ساتھی شاملی ہے۔ اور یہ ہمارا ساتھی نپگلو بندر ہے" چھن چھنگلو نے جواب میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور امیر سالم چھن چھنگلو سے مصافحہ کر کے ایک بڑی سی کرسی پر بیٹھ گیا چھن چھنگلو اور شاملی بھی سامنے رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ جبکہ نپگلو بندر چھن چھنگلو کی کرسی کے ساتھ ہی زمین پر کھڑا رہا۔

"مجھے آپ کے اس شہر میں آنے کا علم آج ہوا ہے۔ آج میرے ایک ساتھی آپ کو پہچان لیا ہے۔ تب اس نے مجھے آپ کے متعلق تفصیل سے بتایا کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو پراسرار صلاحیتیں دی ہوئی ہیں۔ جن کی مدد سے آپ ظالموں کا خاتمہ کرتے رہتے ہیں۔" امیر سالم نے کہا۔

"یہ تو بس اللہ تعالےٰ کا کرم ہے اور بندر بابا کی دعا ہے جناب" چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں بھی آپ کے پاس اسی لئے حاضر ہوا

ہوں۔ تاکہ آپ کو بتا سکوں کہ ہمارے اس خوبصورت شہر کو ایک ظالم سے سخت خطرہ رہتا ہے۔ اگر آپ اس ظالم کا خاتمہ کر دیں۔ تو پورا شہر آپ کا احسان مند رہے گا۔ امیر سالم نے کہا۔

"اوہ کون ہے وہ ظالم۔ مجھے بتائیے۔ میں انشاء اللہ ضرور اس کا خاتمہ کروں گا۔" چھن ٹھینگلو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

وہ ایک جادوگر کی کھوپڑی ہے۔ سب لوگ اسے ناچتی کھوپڑی کہتے ہیں۔ ہمارے بزرگ بتلاتے ہیں کہ یہ کھوپڑی ایک بہت بڑے جادوگر زگامو کی کھوپڑی ہے۔ جس نے مرتے وقت اپنا پورا جادو اس کھوپڑی میں بھر دیا تھا۔ اور اسے آزاد کر دیا تھا۔ یہ کھوپڑی جس بستی پر پہنچتی ہے وہاں موت اپنا ڈیرہ ڈال دیتی ہے۔ ہزاروں آدمی فوراً مر جاتے ہیں۔ اور جب تک یہ ناچتی ہوئی کھوپڑی اس بستی پر رہتی ہے۔ اس بستی کے لوگ مرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ بستی کا صفایا ہو جاتا ہے۔ بس کوئی خوش نصیب ہو گا۔ جو بچ

جائے۔ اور آپ کو یہ سن کر حیرت ہو گی کہ ہمارے شہر پر ایک سال قبل یہ ناچتی ہوئی کھوپڑی آئی تھی اور پانچ ہزار آدمی مرگئے تھے اب بھی ہمیں ہر وقت خطرہ رہتا ہے۔ کہ نجانے کب یہ کھوپڑی دوبارہ آ جائے۔ ہم نے بڑی دور دور سے جادوگروں کو دعوت دی کہ وہ اس کھوپڑی کا خاتمہ کر دیں لیکن کوئی بھی اسے تلاش نہ کر سکا۔ آج ہمیں پتہ چلا ہے کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے پُر اسرار صلاحیتیں دی ہیں تو ہم آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں،، امیر سالم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور چھن چھنگلو حیرت سے یہ ساری باتیں سن رہا تھا۔

" یہ ناچتی ہوئی کھوپڑی اب کہاں ہیں۔ اور یہ کس کے تابع ہے" چھن چھنگلو نے پوچھا۔

"معلوم نہیں جناب۔ آج تک کوئی بھی اس کا پتہ نہیں چلا سکا۔ بس یہ اچانک نمودار ہو جاتی ہے۔ اور پھر موت کا کھیل شروع ہو جاتا ہے۔ اور ارد گرد کی ہزاروں بستیاں اس کھوپڑی کی وجہ سے تباہ ہو چکی ہیں۔ لاکھوں آدمی مر

چکے ہیں۔" امیر سالم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ اگر ایسی بات ہے۔ تو اس خوفناک کھوپڑی کو ضرور تباہ کروں گا۔ یہ میرا فرض ہے۔" چھن چھنگلو نے مضبوط لہجے میں کہا۔
"بڑی مہربانی۔ ہم نے آپ کی بڑی تعریف سنی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ ضرور اس کی تباہی سے انسانوں کو بچالیں گے" امیر سالم نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
"شالی ذرا سامری کے بھونپو کو بلانا۔ تاکہ معلوم تو ہو کہ یہ کھوپڑی آخر ہے کیا بلا؟" چھن چھنگلو نے شالی سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو خود بھی ناچتی کھوپڑی کے متعلق سن کر حیرت زدہ تھی۔
"ابھی بلاتی ہوں۔ شالی نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر اس نے دل ہی دل میں منتر پڑھنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد زمین پھٹی اور سامری کا بھونپو باہر آ گیا۔
"حاتم جادوگر کی بیٹی شالی۔ سامری کا بھونپو حاضر ہے۔" بھونپو نے باہر آتے ہی کہا۔ ادھر امیر شہر سالم بڑے حیرت زدہ انداز میں بیٹھا بڑے

غور سے اس عجیب و غریب بھونپو کو دیکھ رہا تھا
" ساحری کے بھونپو ہمیں بتاؤ کہ یہ ناچتی
ہوتی کھوپڑی کیا بلا ہے۔ ساری تفصیل بتاؤ" شالی
نے بھونپو سے مخاطب ہو کر کہا۔
حاتم جادوگر کی بیٹی شالی۔ یہ ناچتی ہوتی کھوپڑی
زگومہ جادوگر کی ہے۔ جو اپنے وقت میں جادوگری
کا سردار مانا جاتا تھا۔ اور اس وقت پوری
دنیا میں سامری کے بعد اس کا ڈنکا بجتا تھا
جب وہ مرنے لگا تو اس نے جادو کے زور سے
اپنی روح اپنی کھوپڑی میں منتقل کر دی۔ اور مرتے
مرتے اس نے خود ہی تلوار اٹھا کر اپنا گلا کاٹ
ڈالا۔ اس طرح اس کی کھوپڑی اس کے سر سے
علیحدہ ہو گئی۔ اور پھر زگومہ جادوگر اپنی کھوپڑی
سمیت غائب ہو گیا۔ اور لوگوں کے زگومہ جادوگر
کے جسم کو آگ لگا کر راکھ کر دیا۔ زگومہ
جادوگر اپنی کھوپڑی میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ کھوپڑی
میں بیٹھ کر سمندر کی تہہ میں اتر گیا۔ اور
اس نے بیس سال تک اپنی ہی کھوپڑی میں بیٹھ
کر ایک نئے جادو کا جاپ مکمل کیا۔ بیس سال

بعد وہ سمندر کی تہہ سے نکل کر ایک پہاڑ
کی چوٹی پر پہنچا اور پھر بیس سال تک
اس نے وہاں جاپ کیا۔ اس طرح چالیس
سال کے جاپ کے بعد زگومہ جادوگر ایک نئے
جسم میں آ گیا۔ لیکن اس کی کھوپڑی ہمیشہ کے
لئے اس کی تابع ہو گئی۔ اب یہ کھوپڑی اس
کا سب سے بڑا جادو اور سب سے بڑا ہتھیار
ہے۔ چونکہ جادو دیوتا کی طرف سے زگومہ
جادوگر کے نئے جسم کو سمندر کی تہہ سے
باہر نکلنے کی اجازت نہیں۔ اس لئے جب اس
کا دل چاہتا ہے وہ اپنی کھوپڑی میں بیٹھ
کر دنیا کی سیر کرتا ہے۔ اور
یہ اس کا خوفناک جادو ہے۔ کہ اس کی
کھوپڑی ناچتی ہوئی جس بستی اور آبادی کے
اوپر پہنچتی ہے۔ وہاں کے لوگ جادو کی وجہ
سے مرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ سامری جادوگر
کے بھونپو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آج کل وہ کھوپڑی کہاں ہے۔" چھن چھنگو نے
سوال کیا۔

"آج کل زگومہ جادوگر اپنے محل میں آرام کر رہا ہے۔ یہ محل سمندر کی تہہ میں ہے۔ جہاں کوئی انسان نہیں جا سکتا ہے۔ کھوپڑی بھی اسی محل میں ہے۔" سامری کے بھوتنیو نے جواب دیا۔

"سامری کے بھوتنیو ہمیں بتاؤ کہ اس ظالم کھوپڑی کو کیسے تباہ کیا جا سکتا ہے۔" چھن چھنگلو نے پوچھا۔

"یہ چونکہ جادو دیوتا کا راز ہے اس لئے کسی کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔" سامری کے بھوتنیو نے جواب دیا۔ اور چھن چھنگلو اور شالی دونوں ہی اس کا یہ جواب سن کر حیران رہ گئے۔ کیونکہ اس سے پہلے بھوتنیو نے کبھی نہیں کہا تھا کہ اسے کسی بات کا علم نہیں۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ اس کھوپڑی کو سمندر کی تہہ سے باہر کیسے لایا جا سکتا ہے۔" چھن چھنگلو نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ہاں یہ میں بتا سکتا ہوں۔ اس کے لئے ھرسل پھول کی جڑ جلائی جائے۔ ھرسل پھول

کی جڑ کی خوشبو اس کھوپڑی کو سمندر کی تہہ سے باہر کھینچ لاتے گی۔" بھونپو نے جواب دیا۔

"ھر سل پھول کی جڑ۔ یہ کون سا پھول ہے۔ اور کہاں ملتا ہے۔" چھن چھنگلو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ پھول یہاں سے شمال میں ایک سرخ رنگ کی پہاڑی کی ایک غار کے اندر موجود ہے لیکن اس غار کے گرد خوفناک چمگادڑوں کا پہرہ ہے۔ یہ خوفناک اور خونی چمگادڑیں ایک لمحے میں آنے والے کا خون پی جاتی ہیں۔ بھونپو نے کہا۔

" اس پھول کی کوئی نشانی۔" چھن چھنگلو نے چمگادڑوں کی طرف کوئی توجہ نہ دیتے ہوئے پوچھا۔

" اس کی نشانی یہ ہے۔ کہ یہ درمیان میں سبز اور کناروں سے سرخ ہوتا ہے۔ اور اس کے کناروں پر چھوٹے چھوٹے سبز اور سرخ پھولوں کا گچھا ہوتا ہے۔ اس پھول کو پودے سمیت اکھاڑا جاتے تو اس کی جڑ باہر آجاتی ہے۔ جس

کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ اس جڑ کو جہاں بھی جلایا جائے۔ کھوپڑی وہیں خود بخود پہنچ جائے گی۔ بھونپو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ بھونپو اب تم جا سکتے ہو" چھن چھنگلو نے کہا اور بھونپو زمین کے اندر غائب ہو گیا۔

"حیرت انگیز انتہائی حیرت انگیز۔ اگر میں یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ رہا ہوتا۔ اور اپنے کانوں سے سن نہ رہا ہوتا۔ تو کبھی یقین نہ کرتا۔" شہر کے امیر سالم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کا شکریہ امیر سالم۔ کہ آپ نے ایک ظالم سے ہمارا تعارف کرا دیا۔ اب ہم پہلے ھرسل کا پھول حاصل کریں گے۔ اور پھر اس کھوپڑی کو باہر بلا کر اس کا خاتمہ کریں گے" چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن خدا کے لئے اسے کسی بستی کے اوپر نہ بلانا۔ ورنہ وہ پوری بستی برباد ہو جائے گی۔ یہ ناچتی کھوپڑی انتہائی خوفناک ہے۔" امیر

سالم نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔
"ایسی بات نہیں۔ ہم اسے کسی ویرانے میں بلائیں گے۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔ اور ہم اس ناچتی کھوپڑی کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔" چھن چھنگلو نے جواب دیا۔
اچھا اب مجھے اجازت دیجئے۔ یہ تحفے ہماری طرف سے قبول کیجئے۔ اور اگر آپ کچھ دن یہاں رہیں تو ہم آپ کو اپنے محل میں رہنے کی دعوت دیتے ہیں۔ امیر سالم نے اٹھ کر تخت پوش پر رکھے ہوئے تھالوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
"آپ کا شکریہ۔ ہم نے یہ تحفے قبول کئے۔ لیکن ہم چونکہ سیلانی آدمی ہیں۔ ہمارے لئے یہ مال و دولت بیکار ہے۔ آپ اس دولت کو ہماری طرف سے غریبوں میں تقسیم کر دیجئے۔ اور باقی رہی رہنے کی بات۔ تو کسی ظالم کا پتہ چلنے کے بعد جب تک اس ظالم کا خاتمہ نہ ہو جائے ہمیں ایک لمحے کے لئے بھی چین نہیں آتا

اس لئے ہم صبح ہوتے ہی صرسل پھول کی تلاش میں چل پڑیں گے البتہ ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ناچتی کھوپڑی کے خاتمہ کے بعد ہم آپ کے محل میں آ کر ضرور آپ کے مہمان بنیں گے۔ چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور امیر سالم نے اس کا شکریہ ادا کرنے کے بعد باہر کھڑے ہوئے ملازموں کو اندر بلا لیا۔ اور انہیں تھال اٹھا کر لے جانے کی ہدایت کی۔ اس کے بعد اس نے چھن چھنگلو سے مصافحہ کیا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"یہ تو کوئی بے حد خطرناک کھوپڑی ہے زگومہ جادوگر کی،" امیر سالم کے جانے کے بعد شاہلی نے کہا۔

"ہاں لگتا تو ایسا ہی ہے۔ سامری کا بھونپو بھی اسے تباہ کرنے کا طریقہ نہیں بتا سکا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔ میں بندر بابا سے بات کرتا ہوں۔ وہ ضرور اسے تباہ کرنے کا طریقہ جانتے ہوں گے،" چھن چھنگلو نے کہا۔ اور

اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں
"بندر بابا۔ بندر بابا میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔" چھن چھنگلو نے آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں بندر بابا سے مخاطب ہو کر کہا۔
"کیا بات ہے چھن چھنگلو کیا پوچھنا چاہتے ہو۔" چند لمحوں بعد اسے بندر بابا کی آواز سنائی دی۔
"بندر بابا زگومہ جادوگر کی ناچتی ہوئی کھوپڑی بہت ظلم کر رہی ہے۔ اسے تباہ کرنے کا طریقہ بتاؤ۔" چھن چھنگلو نے دل میں کہا۔
"ہاں زگومہ جادوگر کی کھوپڑی واقعی اب ظلم کی انتہا تک پہنچ چکی ہے۔ اس کا خاتمہ ہو جانا چاہیے۔ لیکن ایک بات ہے بیٹے۔ اس کھوپڑی کے مقابلے میں تمہاری صلاحیتیں بے کار ہو جائیں گی۔ کیونکہ زگومہ جادوگر نے چالیس سال تک شیطان کی پوجا کرنے کے بعد اس میں جادو بھرا ہے اور اس کی کھوپڑی اس وقت تباہ ہو سکتی ہے جب زگومہ جادوگر

کے نئے جسم کا خاتمہ ہو سکے۔ اور اس کے لئے تمہیں سمندر کی تہہ میں اس کے محل کے اندر جانا ہو گا۔" بندر بابا کی آواز سنائی۔

"بندر بابا کیا زگومہ جادوگر کے محل میں میری صلاحتیں کام کریں گی۔" چھن چھنگلو نے پوچھا۔

"ہاں اس وقت تک جب تک وہ کھوپڑی تمہارے مقابلے میں نہیں آتی۔" بندر بابا نے جواب میں کہا۔

"ٹھیک ہے بندر بابا چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے۔ میں اس ظالم زگومہ جادوگر اور اس کی کھوپڑی کا خاتمہ ضرور کروں گا تاکہ دنیا ایک بہت بڑے ظالم سے بچ سکے۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"چھنگلو بیٹے۔ زگومہ جادوگر بے حد عیار چالاک اور ظالم ہے۔ تمہیں اس کے مقابلے میں اپنی صلاحیتوں سے زیادہ اپنی عقل استعمال کرنا ہو گی۔ بس اس بات کو یاد رکھنا کہ ظلم کے دن تھوڑے ہوتے ہیں۔ اور ظالموں کے خلاف لڑنے والوں کے

ساتھ اللہ تعالےٰ کی مدد شامل ہوتی ہے'' بندر بابا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آواز سنائی دینا بند ہو گئی۔

چھن چھنگلو نے آنکھیں کھول دیں اور ایک طویل سانس لیا۔

''کیا کہا ہے بندر بابا نے۔ شاملی نے پوچھا اور چھن چھنگلو نے بندر بابا کی ساری باتیں شاملی کو بتا دیں۔

پھر اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم سامری جادوگر کے بھونپو کے بتاتے ہوئے طریقے پر عمل کر کے ناچتی کھوپڑی کو سمندر کی تہہ سے باہر منگوائیں اور اسے ایسے قید کر لیں کہ وہ واپس سمندر کی تہہ میں نہ جا سکے۔ اور اس کے بعد ہم سمندر کی تہہ میں جا کر زگومہ جادوگر کے نئے جسم کا خاتمہ کر دیں۔ اس طرح ہم کھوپڑی کا خاتمہ کر سکیں گے۔'' شاملی نے تجویز بتاتے ہوئے کہا۔

''بہت خوب شاملی تم نے بہت اچھی تجویز پیش کی ہے۔ ہمیں یقیناً ایسا ہی کرنا چاہیئے''

چھن چھنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
"چھن چھنگلو۔ میں بھی کچھ کہہ سکتا ہوں"
اچانک ایک طرف بیٹھے ہوئے پنگلو بندر نے
کہا۔

"ہاں۔ ہاں ضرور کہو آخر تم بھی تو ہمارے
ساتھی ہو" چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔
اور شالی بھی مڑ کر پنگلو کو دیکھنے لگی۔
"شالی کی تجویز تو بہت اچھی ہے۔ لیکن زگومہ
جادوگر کی کھوپڑی کو قید کرو گے کیسے، اس پر
بھی غور کیا ہے تم نے" پنگلو نے کہا۔
"ارے ہاں واقعی اس پر تو ہم نے غور
ہی نہیں کیا" چھن چھنگلو نے چونکتے ہوئے کہا
"پنگلو بندر کی بات تو درست ہے۔ اس
بارے میں ہمیں ضرور غور کرنا چاہیئے کیوں نہ
میں بھونبو سے پوچھ لوں" شالی نے سر
ہلاتے ہوئے کہا۔
"پوچھ لو" چھن چھنگلو نے راضی ہوتے ہوئے
کہا۔ اور شالی نے بھونبو کو دوبارہ طلب کر
لیا۔ اور پھر اس کے سامنے سوال رکھ دیا۔

حاتم جادوگر کی بیٹی شامی۔ ناچتی کھوپڑی قید نہیں ہو سکتی۔ اس میں زبردست جادو بھرا ہوا ہے اور البتہ ایک طریقہ ہے جس سے یہ کھوپڑی چند گھنٹوں کے لئے قید ہو سکتی ہے۔ اور وہ طریقہ ہے کہ اس پر چاہ زب زب کا پانی ڈال دیا جائے" بھونپو نے کہا۔

"چاہ زب زب کا پانی۔ یہ کہاں سے ملتا ہے۔" شامی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"چاہ زب زب اس کنوئیں کو کہتے ہیں۔ جس میں دنیا کا سب کا بڑا اور خوفناک جادوگر اطلس بند ہے۔ یہ کنواں ملک روم کے شمال مشرق میں واقع ایک پہاڑی کے دامن میں ہے۔ اسے حضرت سلیمان نے بند کیا تھا۔ اور تب سے یہ اس میں بند ہے اور کوئی بڑے سے بڑا جادوگر بھی اسے کھولنے کی ہمت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کنوئیں کے کھلتے ہی اطلس جادوگر آزاد ہو جائے گا اور پھر پوری دنیا پر اس کا ظلم جاری ہو جائے گا۔ وہ سامری سے بھی بڑا جادوگر ہے۔

جادوگر دیوتا بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔" بھونپو نے جواب دیا۔

"یہ تم نے نیا مسئلہ کھڑا کر دیا۔ کھوپڑی کو قید کرنے کا کوئی اور طریقہ بتاؤ۔ شالی نے کہا۔

"اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔ حاکم جادوگر کی بیٹی۔ صرف یہی ایک طریقہ ہے اور وہ بھی صرف چند گھنٹوں کے لئے۔" بھونپو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو" شالی نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا اور بھونپو زمین میں غائب ہو گیا۔

یہ مسئلہ تو پہلے سے بھی کہیں زیادہ الجھتا جا رہا ہے۔ چاہ زب زب کو کھولو تو اطلس جادوگر باہر آ جائے گا۔ پھر اس کا خاتمہ مسئلہ بن جائے گا۔ پھر پانی لو۔ تب بات آگے بڑھے۔ ہمیں کوئی اور ترکیب سوچنی چاہیئے" چھن جھنگلو نے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے۔ کیوں

نہ ہم اطلس جادوگر کو کھول کر اسے زگومہ جادوگر سے لڑا دیں۔ اطلس جادوگر اگر سامری جادوگر سے بھی بڑا جادوگر ہے تو پھر یقیناً وہ زگومہ جادوگر اور اس کی کھوپڑی کو تباہ کر دے گا۔ بعد میں ہم صرف اطلس جادوگر کا خاتمہ کر دیں گے۔ اس طرح دونوں ظالم اپنے انجام کو پہنچ جائیں گے۔" شاملی نے کہا۔

"مگر کیسے۔ اطلس جادوگر کیوں زگومہ جادوگر کا خاتمہ کرے گا۔ اور پھر اطلس کا خاتمہ کیسے ہو گا۔" چھن چھنگلو نے کہا۔

"ہم اطلس جادوگر کو کھولیں گے اس شرط پر کہ وہ زگومہ جادوگر کا خاتمہ کر دے۔ اس سے حضرت سلیمان کا عہد لے لیں گے پھر اسے ختم کرنا پڑے گا۔ اور جہاں تک اطلس جادوگر کا تعلق ہے اس کے مقابلے میں تو تمہاری صلاحتیں کام کریں گی۔ اس کا خاتمہ کون سا بڑا مشکل مسئلہ ہے۔" شاملی نے اسے سمجھایا اور بات چھن چھنگلو

کی سمجھ میں آ گئی۔ اور اس نے اثبات میں اپنا سر ہلا دیا۔

چھن چھنگلو کے کہنے پر جب شالی اور نیگلو بندر نے آنکھیں کھولیں تو وہ ایک ویران پہاڑی کے دامن میں کھڑے ہوئے تھے۔

" چاہ زب زب یقیناً اسی پہاڑی کے اندر ہے۔ چھنگلو نے کہا۔ اور شالی نے سر ہلانے کے سے انداز میں جواب دیتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اور بند ہی منہ میں کوئی منتر پڑھنے لگی۔ چند لمحوں بعد فضا میں ایک بڑا سا پرندہ نمودار ہوا۔ اور اس کے پنجوں

میں سرخ رنگ کی ایک گیند دبی ہوتی تھی اس نے گیند شالی کے قدموں میں ڈالی اور زناٹے دار آواز سے دور اڑتا چلا گیا۔

گیند کے نیچے گرنے کی آواز سنتے ہی شالی نے آنکھیں کھول دیں۔ گیند ایک دو بار اچھلنے کے بعد اب شالی کے سامنے زمین پر پڑی ہوئی تھی

"سرخ گیند ہمیں جاہ زب زب کے پاس لے جاؤ۔" شالی نے سرخ گیند سے مخاطب ہو کر کہا اور سرخ گیند تیزی سے آگے کی طرف لڑھکنے لگی۔

"بہت اچھے۔ اس طرح تو ہم آسانی سے پہنچ جائیں گے۔" چھن چھنگو نے مسکراتے ہوتے کہا اور پھر وہ سب سرخ گیند کے پیچھے چلتے ہوتے پہاڑی کے اوپر چڑھنے لگے۔ تھوڑی سی چڑھائی چڑھنے کے بعد گیند ایک موڑ کاٹ کر پھر نیچے اترنے لگی۔ اب وہ ایک وادی میں اتر رہے تھے۔ اور پھر اسی طرح وہ مختلف چڑھائیاں چڑھنے اور اترائیاں اترنے کے بعد وہ ایک گول سی وادی میں پہنچ گئے۔ وادی کے درمیان میں

ایک بہت بڑا کنواں صاف نظر آ رہا تھا گیند اس کنوئیں کے پاس پہنچ کر دو بار اچھلی۔ اور غائب ہو گئی۔

"یہی کنواں ہے۔ مگر اس کا منہ تو کھلا ہوا ہے۔ پھر اس میں اطلس جادوگر کیسے قید ہے" شاملی نے آگے بڑھتے ہوتے کہا۔ چھن چھنگلو بھی حیرت سے کنوئیں کی طرف بڑھا۔ مگر جب انہوں نے کنوئیں کے اندر جھانکا تو کنوئیں کے منہ سے قریباً دس فٹ نیچے ایک بھاری چٹان موجود تھی جس نے کنوئیں کو پوری طرح بند کیا ہوا تھا۔ اس چٹان کے اوپر ایک گول دائرہ سا ابھرا ہوا تھا۔ جس کے اندر عجیب و غریب نقش سے ابھرے ہوئے تھے۔

"ارے یہ حضرت سلیمان کی مہر ہے۔ اسی مہر کی وجہ سے اطلس جادوگر اس کنوئیں کے اندر قید ہے" چھن چھنگلو نے کہا۔

"حضرت سلیمان کی مہر ہے۔ اس مہر کو کیسے توڑا جائے گا۔ یہ تو پیغمبر کی مہر ہے۔ ہم تو اسے نہیں توڑ سکتے۔" شاملی نے کہا۔

"ٹھہرو۔ میں بندر بابا سے پوچھتا ہوں۔ وہ نیک آدمی ہیں۔ وہ بتا سکیں گے۔" چھن چھنگلو نے کہا اور آنکھیں بند کر لیں۔

"بندر بابا۔ بندر بابا۔ ہم چاہ زب زب کے کے پاس پہنچ گئے ہیں۔ جہاں اطلس جادوگر قید ہے۔ اور کنویں کے منہ پر حضرت سلیمان کی مہر ہے۔ ہم اطلس جادوگر کو آزاد کر کے اس کنویں کا پانی لینا چاہتے ہیں۔ تاکہ زگومہ جادوگر کی کھوپڑی کو بے کار کیا جا سکے۔ تم بتاؤ کہ ہم اس کنویں کو کیسے کھولیں؟" چھن چھنگلو نے دل ہی دل میں سوچا۔

"اوہ۔ چھن چھنگلو۔ یہ تم کیا سوچ رہے ہو۔ اس طرح تو اطلس جادوگر آزاد ہو جائے گا۔ وہ تو زگومہ جادوگر سے بھی کہیں زیادہ ظالم اور خوفناک ہے۔ ایک بار اگر وہ کھل گیا تو اس کا خاتمہ ناممکن ہو جاتے گا۔ اس کو کھولنے کا سوچو بھی نہیں اور حضرت سلیمان کی مہر کو تو دنیا کا کوئی آدمی نہیں توڑ سکتا۔ یہ بہت بڑے پیغمبر کی مہر ہے۔ کسی عام آدمی یا جادوگر

کی تو نہیں۔" بندر بابا کی غصے سے بھری ہوئی آواز سنائی دی۔

"پھر بندر بابا۔ ہم اس کنویں کا پانی کیسے حاصل کریں۔" چھن چھنگلو نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کا ایک اور طریقہ ہے۔ تم نینگلو بندر کو اس کنوئیں میں لٹکا دو۔ جیسے ہی نینگلو بندر نیچے کودے گا۔ چٹان نیچی ہوتی چلی جائے گی۔ کیونکہ حضرت سلیمان کی مہر کو کوئی جانور نہیں چھو سکتا۔ چنانچہ وہ بہت نیچے ہو جائے گی۔ تو اس کے کناروں سے پانی ابل کر باہر آجائے گا۔ اس طرح تم ڈول لٹکا کر پانی بھر لینا۔" بندر بابا نے جواب دیا۔

"مگر بابا۔ نینگلو بندر واپس باہر کیسے آئے گا۔" چھن چھنگلو نے کہا۔

"ہاں اس کے لئے نینگلو بندر کے گلے میں ایک رسی باندھ دو۔ اور شاملی کو کہہ کہ وہ اسے پکڑے رکھے۔ اور نینگلو کو اس کی مدد سے نیچے کرتے جانا۔ جیسے ہی چٹان کے کناروں سے

پانی باہر نکلے۔ تم ڈول بھرتے ہی پنگلو کو واپس باہر کھینچ لینا۔ لیکن یہ بات یاد رکھنا۔ پنگلو کے جسم پر اس پانی کا ایک قطرہ بھی نہ پڑے ورنہ پنگلو بندر کو موت سے کوئی بھی نہ بچا سکے گا۔" بندر بابا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے بابا۔ یہ ٹھیک ہے۔ چھن چھنگلو نے خوش ہوتے ہوتے کہا۔

"دھیان رکھنا تمہاری ذرا سی غفلت سے پنگلو بندر کی زندگی کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔" بندر بابا نے ایک بار پھر اسے سمجھاتے ہوتے کہا

"آپ فکر نہ کریں بابا میں پوری طرح خیال رکھوں گا۔" چھن چھنگلو نے دل میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"بابا نے کیا بتایا ہے۔" شاملی نے پوچھا

"اس بار بابا نے بڑی اچھی ترکیب بتائی ہے۔ اطلس جادوگر بھی قید میں رہے گا اور ہم پانی بھی حاصل کر لیں گے۔" چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوتے کہا اور پھر اس نے ترکیب بتا

دی۔ لیکن اس نے جان بوجھ کر بابا کی آخری بات نہ بتائی۔ کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں نیگلو بندر موت کے ڈر سے کنویں کے اندر اترنے سے ہی انکار نہ کر دے۔

"میں تیار ہوں چھن چھنگلو" نیگلو بندر نے جب سنا کہ اس کے کنویں کے اندر اترنے سے پانی مل جائے گا۔ تو فوراً ہی بول پڑا۔

"ٹھہرو۔ میں رسی اور ڈول منگوا لوں۔" چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے منہ میں کچھ پڑھا اور زور سے زمین پر پاؤں مارا۔ تو زمین پھٹی اور اس میں سے ایک پنجہ سا باہر نکلا جس کے ہاتھ میں ایک ڈول اور ایک لمبی سی رسی موجود تھی۔ چھن چھنگلو نے وہ ڈول اور رسی اس سے لے لی۔ اور پنجہ دوبارہ زمین میں غائب ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی زمین بھی برابر ہو گئی۔

"یہ ڈول نیگلو ہی کو دے دو۔ جیسے ہی پانی ابھرے گا۔ یہ ڈول بھر لے گا۔" شتالی

نے کہا۔

"نہیں شالی۔ بندر بابا نے بتایا ہے کہ ٹینگلو بندر کے لیے یہ پانی خطرناک ہے۔ اس کے جسم کے جس حصے پر بھی یہ پانی پڑا وہ جگہ جل جائے گی۔" چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"ارے باپ رے۔ پھر میں تو پانی نہیں بھر لاتا۔ خود بھرو۔" ٹینگلو بندر نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم فکر نہ کرو ٹینگلو بندر۔ تمہیں ہم بالکل تکلیف نہیں ہونے دیں گے۔" چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے رسی کے دو حصے کیے اور اس کا ایک حصہ ڈول کے ساتھ باندھ کر اس کا دوسرا حصہ شالی کو پکڑا دیا اور دوسری رسی کا ایک سرا۔ اس نے ٹینگلو بندر کی ٹانگ میں باندھنا شروع کر دیا۔

"ارے یہ کیا کر رہے ہو۔ کیا مجھے الٹا لٹکانا ہے۔" ٹینگلو بندر نے گھبراتے ہوئے کہا۔

"بس تم خاموش کھڑے رہو۔ تمہارے فائدے کے لئے ایسا کر رہا ہوں۔" چھن چھنگلو نے اسے

ڈانٹتے ہوئے کہا اور پنگلو بندر منہ بنا کر خاموش ہو گیا۔ شالی حیرت سے یہ کاروائی دیکھ رہی تھی۔ لیکن وہ خاموش رہی۔ وہ جانتی تھی کہ چھن چھنگلو کسی خاص مقصد کے لئے ہی ایسا کر رہا ہو گا۔ پنگلو بندر کے پیر باندھنے کے بعد چھن چھنگلو نے اس کا کچھ حصہ دانتوں سے کاٹا۔ اور پھر اس ٹکڑے کی مدد سے اس نے پنگلو بندر کے دونوں ہاتھ بھی باندھ دیئے

"ارے میرے ساتھ کیا کرنے لگے ہو۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں نہیں جاتا کنویں کے اندر تم تو میرے ساتھ دشمنوں جیسا سلوک کر رہے ہو" پنگلو بندر نے روتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ اپنے پیر اور بازو اس طرح باندھے جانے پر سخت گھبرایا ہوا ہے۔

"ارے پنگلو تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ تم تو بہت بڑے بہادر ہو۔ اور بچوں کی طرح رو رہے ہو۔ یہ سب کچھ میں تمہارے فائدے کے لئے کر رہا ہوں۔ میں تمہارا دشمن تو نہیں" چھن چھنگلو نے اسے پیار سے پچکارتے ہوئے کہا۔

"پھر تم مجھے اس طرح باندھ کیوں رہے ہو" نیگو بندر نے کہا۔

"اس میں ہی تمہارا فائدہ ہے۔ بس تم دیکھتے جاتے۔" چھن چھنگلو نے جواب دیا۔ اور پھر اس نے ایک ہاتھ پر اس کا دوسرا حصہ لپیٹا اور نیگلو بندر کو دونوں بازوؤں میں لپیٹ کر اٹھا لیا۔ نیگلو بندر خاصا بڑا اور موٹا تازہ بندر تھا۔ اس لئے چھن چھنگلو کے لئے اس کا اس طرح اٹھانا بھی مسئلہ بن رہا تھا۔ لیکن کسی نہ کسی طرح اس نے اسے اٹھایا۔ اور پھر اس نے نیگلو بندر کو کنویں کے کنارے پر لے جا کر کھڑا کیا۔ اور اس کو اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔ جب رسی تھوڑی سی رہ گئی تو اس نے اچانک نیگلو کو کنویں میں دھکا دے دیا۔ نیگلو بندر کے منہ سے چیخ نکلی اور وہ ایک جھٹکے سے کنویں کے اندر گرا۔ لیکن رسی چھوٹی ہونے کی وجہ سے وہ تھوڑے فاصلے پر رک گیا۔ ابھی وہ چٹان سے تھوڑا سا اونچا تھا۔ اور پھر چھن چھنگلو نے رسی کو ڈھیلا

کرنا شروع کر دیا۔ اور کنوئیں میں الٹا لٹکا ہوا
پنگلو بندر آہستہ آہستہ نیچے کی کھسکنا شروع
ہو گیا۔ جوں جوں پنگلو بندر چٹان کے قریب
پہنچتا جا رہا تھا۔ اسی طرح چٹان نیچے کی
طرف کھسکنا شروع ہو گئی۔

ادھر شالی نے ڈول کنوئیں میں لٹکا دیا
تھا اس کا دوسرا سرا ہاتھ میں پکڑے کنوئیں
کے بیٹھی ہوئی تھی۔ چونکہ پنگلو بندر کا وزن
خاصا تھا۔ اس لئے چھن چھنگلو کو رسی سنبھالنے
کے لئے خاصا زور لگانا پڑ رہا تھا۔ وہ کنوئیں
کے کنارے پر بیٹھ گیا اور پھر رسی کو سنبھالنے
لگا۔ اب رسی کنوئیں کے کنارے سے رگڑ
کھا کر نیچے جا رہی تھی جیسے جیسے پنگلو
بندر نیچے جا رہا تھا ویسے ہی چٹان بھی
نیچی ہوتی چلی جا رہی تھی۔ ادھر شالی
بھی اس ڈول کو اسی طرح نیچے کھسکاتی
جا رہی تھی۔ جب پنگلو بندر الٹا لٹکا ہوا
کافی نیچے چلا گیا تو چھن چھنگلو کو محسوس
ہوا کہ اب پنگلو بندر کو بیٹھ کر نہیں سنبھالا

جا سکتا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ بھی کھسک کر کنوئیں میں جا گرے گا۔ چنانچہ چھن چھنگلو کنوئیں کے کنارے پر لیٹ گیا۔ اور اب رسی کو سنبھالنے لگا۔ لیکن اب اسے نپگلو بندر نظر نہ آ رہا تھا۔ اور اب اس کے ذہن میں ایک نیا خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ پانی نکل آئے اور اسے تو معلوم بھی نہ ہو گا کہ پانی نکلنا شروع ہو گیا ہے یا نہیں۔ اور وہ نپگلو بندر کو لٹکاتا چلا جائے۔ اس طرح تو نپگلو بندر پانی میں ڈوب بھی سکتا ہے۔ اور اس کے جسم کو آگ بھی لگ سکتی ہے۔ چنانچہ وہ ایک بار پھر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اب نپگلو بندر کافی گہرائی میں پہنچ چکا تھا۔ اور پھر اچانک اس نے دیکھا کہ چٹان کے کناروں سے پانی رسنا شروع ہو گیا ہے۔

"پانی نکل رہا ہے شاملی۔ ہوشیار ہو جاؤ"۔ چھن چھنگلو نے خوشی سے اچھلتے ہوتے کہا۔

"ہاں میں دیکھ رہی ہوں" شاملی نے جواب
دیا۔ اور ڈول کو اور زیادہ نیچے لٹکا دیا۔ چھن
چھنگلو کی پوری توجہ پانی پر لگی ہوئی تھی
چونکہ پانی کی مقدار خاصی کم تھی ـــ اس لئے
چھن چھنگلو رسی کو بڑی احتیاط سے اور زیادہ
نیچے کھسکانے لگا۔ لیکن اس کی توجہ اب رسی
کی بجائے پانی پر بھی تھی۔ اب چٹان کے
کناروں سے رسنے والے پانی کی مقدار کچھ
بڑھنا شروع ہو گئی تھی۔ اور چٹان پر وہ پانی
پھیلنا شروع ہو گیا تھا لیکن ابھی پانی کی
مقدار اتنی زیادہ نہ ہوتی تھی کہ اس میں
ڈول ڈال کر اسے پوری طرح بھرا جا سکے
اس لئے چھن چھنگلو رسی کو ڈھیل دینے لگا
اب پنگلو بندر کا سر پانی کی سطح سے
صرف ایک دو انچ اونچا تھا۔ جیسے جیسے
چھن چھنگلو رسی کو ڈھیل دے رہا تھا،
پنگلو بندر نیچے کو کھسکتا جا رہا تھا۔ اسی
طرح چٹان جو اب پانی میں چھپ چکی تھی
نیچی ہوتی جارہی تھی۔ اور پانی کی مقدار بڑھتی

جا رہی تھی۔ چھن چھنگلو اب ٹینگلو بندر کی طرف سے بے حد محتاط ہو گیا تھا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر ٹینگلو بندر کا سر ذرا سا بھی پانی سے چھو گیا۔ تو ٹینگلو بندر جل کر راکھ ہو جائے گا۔

"ارے چھن چھنگلو رسی ٹوٹ رہی ہے" اچانک شاملی نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کی نظر اس رسے اس حصے پر پڑ گئی تھی جو کنوئیں کے پتھریلے کنارے سے رگڑ کھا رہی تھی وہاں سے رگڑ کھانے کی وجہ سے رسی خاصی حد تک کٹ چکی تھی۔ اور اب صرف اس کے کچھ دھاگے ہی اٹکے ہوئے تھے۔ چھن چھنگلو کی نظر جب کٹی ہوئی اس جگہ پر پڑی تو اس نے بوکھلاہٹ میں رسی کو زور سے کھینچا۔ اور دوسرے لمحے ایک زور دار تڑاکے سے اس کے بقایا دھاگے بھی ٹوٹ گئے اور ٹینگلو بندر رسی ٹوٹنے کی وجہ سے چھپاک کی آواز سے سر کے بل پانی کی طرف گرتا چلا گیا۔ اور پھر پلک جھپکنے میں وہ غائب ہو چکا تھا۔

چھن چھنگلو نے دہشت اور خوف سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے چہرے پر شدید افسوس کے آثار طاری تھے۔ اسے معلوم تھا کہ ٹینگلو بندر پانی میں ڈوب گیا ہے اور اب تک اس کا خاتمہ ہو چکا ہو گا۔

"ارے ارے ٹینگلو گر گیا ارے ٹینگلو۔" شالی نے چیختے ہوئے کہا۔ اس نے بے اختیار ڈول کو باہر کھینچ لیا تھا۔ اور اسی لمحے کنوئیں میں موجود پانی غائب ہو گیا۔ اور چٹان اوپر ابھر کر پہلے والی جگہ پر پہنچ گئی۔ ٹینگلو بندر البتہ کہیں نظر نہ آ رہا تھا۔

"بیچارہ ٹینگلو" چھن چھنگلو نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو۔ تمہارا بندر میرے پاس ہے۔ اگر تم اپنا بندر واپس لینا چاہتے ہو تو مجھے اس قید سے آزاد کر دو۔" اچانک کنوئیں کے اندر سے ایک کڑکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور چھن چھنگلو اور شالی دونوں اچھل پڑے۔

"کون ہو تم۔" چھن چھنگلو نے بے اختیار پوچھا۔

"میں اطلس جادوگر ہوں۔ میں نے تمہارے بند
کو پانی تک پہنچنے سے پہلے ہی غائب کر دیا
ہے۔ ورنہ تمہارا بندر پانی لگتے ہی مر چکا ہوتا
اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم زگومہ
جادوگر اور اس کی ناچتی کھوپڑی کا خاتمہ کرنے
نکلے ہو" کنوئیں سے آواز بند ہو گئی۔
"تمہاری بات درست ہے اطلس جادوگر۔ لیکن
چٹان پر حضرت سلیمانؑ کی مُہر لگی ہوئی ہے
اور ہم یہ مُہر توڑ نہیں سکتے۔ دوسری بات
یہ کہ تم بہت ظالم جادوگر ہو۔ اگر تمہیں
باہر نکالا گیا تو تم انسانوں پر ظلم کرو
گے۔" چھن چھنگلو نے جواب دیتے ہوئے کہا
"جہاں تک ظلم کا تعلق ہے۔ میں نے
اس قید میں رہ کر ظلم سے توبہ کر لی
ہے۔ میں حضرت سلیمانؑ کے جاہ و جلال کی
قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے ظلم سے
توبہ کر لی ہے۔ اور میں آئندہ کسی پر بھی
کبھی ظلم نہیں کروں گا۔ بلکہ اپنے جادو
کو انسانوں کی خدمت اور انہیں ظلم سے

بچانے کے لئے استعمال کروں گا. اطلس جادوگر کی آواز سنائی دی. اور چھن چھنگلو اس کی توبہ اور وعدہ سن کر بہت خوش ہوا. کیونکہ اتنا بڑا جادوگر اگر انسانوں کی خدمت کی بات کر رہا تھا تو یہ بہت اچھی بات تھی۔

"لیکن حضرت سلیمانؑ کی مُہر کو تو ہم نہیں توڑ سکتے." چھن چھنگلو نے کہا۔

"حضرت سلیمانؑ کی مہر توڑنے کا ایک طریقہ ہے کہ تم کسی ظالم کی گردن کا خون اس پر ٹپکاؤ۔ اور سنو واقعی زگومہ جادوگر بہت ظلم کر رہا ہے. تم اسی کا خاتمہ کر کے اس کی گردن کا خون اس پر ٹپکاؤ پھر حضرت سلیمانؑ خوش ہو کر اپنی مہر توڑ دیں گے اور مجھے آزادی مل جائے گی." اطلس جادوگر نے کہا.

اسی کے خاتمہ کے لئے ہی تو ہم یہاں آئے ہیں۔ ہم چاہتے تھے کہ اس کی کھوپڑی پر اس کنوئیں کا پانی ڈال کر اسے بیکار کر دیں

پھر زگومہ جادوگر کا خاتمہ کر دیں،" چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"سنو۔ اس کی ناچتی کھوپڑی صرف وقتی طور پر بیکار ہو گی۔ لیکن جیسے ہی تم زگومہ کے ساتھ مقابلہ کرو گے وہ ٹھیک ہو کر تمہارے مقابلے پر آ جائے گی۔ اس لئے پانی ڈالنے کے چکر میں نہ پڑو۔ میں اس کنوئیں میں قید ہوں۔ اس لئے تمہاری مدد نہیں کر سکتا۔ ورنہ ایک لمحے میں اس ناچتی کھوپڑی کے پرزے اڑا دیتا۔ لیکن میں تمہیں ایک ترکیب بتا سکتا ہوں۔ جس کی مدد سے تم زگومہ جادوگر اور اس کی ناچتی کھوپڑی کا خاتمہ کر سکتے ہو۔" اطلس جادوگر نے کہا۔

"وہ کون سی ترکیب ہے،" چھن چھنگلو نے پوچھا۔

"تم ایسا کرو کہ زگومہ جادوگر کے محل میں پہنچ جاؤ۔ اس وقت زگومہ جادوگر سویا ہوا ہے۔ وہ چھ مہینے سوتا ہے اور چھ مہینے جاگتا ہے۔ ابھی اس کے جاگنے میں ایک

ماہ باقی رہتا ہے۔ اس کے سونے کے دوران ناچتی کھوپڑی اس کی اور اس کے محل کی نگرانی کرتی ہے۔ جب تم اس کے محل میں پہنچ جاؤ گے۔ تو ناچتی کھوپڑی تمہارے مقابلے پر آ جائے گی۔ اس وقت اگر تم کسی طرح ناچتی کھوپڑی کی آنکھوں میں ببول کے کانٹے ڈال دو تو کھوپڑی کی آدھی طاقت ختم ہو جائے گی۔ جب اس کی آدھی طاقت ختم ہو جائے تو تم اس کھوپڑی کو پکڑ کر اسے اندھی غار میں ڈال دو تو اس کی پوری طاقت ختم ہو جائے گی۔" اطلس جادوگر نے کہا۔

"یہ اندھی غار کہاں ہے۔" چھن چھنگلو نے پوچھا۔

"یہ اسی محل کے شمالی مشرقی کونے میں ہے" اطلس جادوگر نے جواب دیا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم ھرسل پھول حاصل کر کے ناچتی کھوپڑی کو محل سے باہر بلا لیں۔ اور پھر اس کی طاقت ختم کر دیں" چھن چھنگلو نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ سامری کے جھونپڑ نے تمہیں یہ ترکیب بتائی ہے۔ لیکن چونکہ زگومہ جادوگر سو رہا ہے اس لئے ھر سال پھول جلانے کے باوجود کھوپڑی محل سے باہر نہ آ سکے گی۔ اس کے لئے تمہیں ایک ماہ انتظار کرنا پڑے گا۔ تاکہ زگومہ جادوگر جاگ جائے اور تم کھوپڑی کو باہر بلا سکو" اطلس جادوگر کی آواز جواب میں سنائی دی۔

"نہیں ہم ایک ماہ انتظار نہیں کر سکتے۔ ہم ظالم کا فوری خاتمہ کرنا چاہتے ہیں" چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"تو پھر تم اسی محل میں جا کر کھوپڑی کا مقابلہ کرو۔ جب تم کھوپڑی کو اندھے کنوئیں میں دھکیلنے میں کامیاب ہو جاؤ تو پھر تم آسانی سے زگومہ جادوگر کا خاتمہ کر سکتے ہو۔ اس کے لئے میں ایک راز کی بات بتا دیتا ہوں۔ زگوما جادوگر کے نئے جسم کے دائیں پیر کا انگوٹھا تلوار سے کاٹ ڈالنا۔ اس انگوٹھے کے کٹتے ہی زگومہ جادوگر کا پورا جادو ختم ہو

جائے گا۔ اور تم آسانی سے اس کی گردن کاٹ دو گے۔ اور اس کی گردن کٹتے ہی کھوپڑی، اس کا محل سب کچھ ختم ہو جائے گا۔" اطلس نے کہا۔

"بہت خوب تم نے بہت اچھی ترکیب بتائی ہے۔ ہم ایسا ہی کریں گے۔ اب تم پینگلو بندر کو ہمارے پاس بھیج دو تاکہ ہم زگومہ جادوگر کے محل میں جائیں۔" چھن چھنگلو نے کہا۔

"تمہارا بندر میرے پاس رہے گا۔ تم جب واپس آکر زگومہ جادوگر کی گردن کا خون چٹان پر ڈالو گے اور میں آزاد ہو جاؤں گا تو اس وقت پینگلو بندر تمہیں دوں گا۔ یہ میرا وعدہ رہا۔" اطلس جادوگر نے جواب میں کہا۔

"تم ہم پر اعتبار کرو۔ جب تم نے ظلم سے توبہ کر لی ہے۔ تو پھر تم کو گھبرانے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے ہم تمہیں ضرور آزاد کرائیں گے تم بندر ہمیں دے دو۔ وہ

ہمارا ساتھی ہے ہمارے بے حد کام آتا ہے۔"
چھن چھنگلو نے جواب دیا۔
"اچھا تم بندر بابا کی قسم کھا کر وعدہ کرو کہ مجھے آزاد کراؤ گے پھر میں بندر دے دیتا ہوں۔" اطلس جادوگر نے جواب دیا۔
اور چھن چھنگلو نے بندر بابا کی قسم کھا کر جب وعدہ کیا تو دوسرے لمحے نیگلو بندر کسی گیند کی طرح اچھلتا ہوا کنوئیں سے نکل کر باہر آ کھڑا ہوا وہ حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا، جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ کس طرح کنوئیں سے باہر آ گیا ہے۔
"بہت بہت شکریہ اطلس جادوگر ہم انشاءاللہ زگومہ جادوگر کی گردن کا خون لے کر آئیں گے اور تمہیں آزاد کرائیں گے۔" چھن چھنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
"میں انتظار کروں گا۔" اطلس جادوگر کی آواز سنائی دی اور چھن چھنگلو سر ہلاتا ہوا کنوئیں سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

شامی بھی پنگلو بندر کی اس طرح جان بچنے پر بڑی خوش تھی۔

"اطلس جادوگر نے ہمیں بڑی اچھی باتیں بتائی ہیں۔ اب ہم ضرور اس ناچتی کھوپڑی اور زگومہ جادوگر کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے"، شامی نے کہا

"ہاں انشاءاللہ اچھا آؤ اب ہم زگومہ جادوگر کے محل کی طرف چلیں۔ ظالم کا خاتمہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے کر دینا چاہیئے" چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے ایک ہاتھ سے شامی کا ہاتھ اور دوسرے ہاتھ سے پنگلو بندر کو پکڑا اور انہیں آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا چند لمحوں بندر انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے قدموں تلے سے زمین غائب ہو گئی ہو۔ انہیں احساس ہوا کہ جیسے وہ پانی کے اندر اترے چلے جا رہے ہوں۔ ان کی رفتار خاصی تیز تھی اور پھر کافی دیر لبد ان کے قدموں تلے ایک بار پھر زمین آ گئی اور ان سب نے زمین کا احساس ہوتے ہی آنکھیں کھول دیں

وہ سیپیوں کے بنے ہوئے ایک خوبصورت محل کے اندر ایک کمرے میں کھڑے تھے۔ جس کی دیواروں پر انتہائی قیمتی موتی جڑے ہوئے تھے محل اوپر سے بند تھا۔ اور سارا محل آہستہ آہستہ ڈول رہا تھا۔ وہ سمجھ گئے کہ محل پانی کی تہہ میں جادو کے ذریعے بنایا گیا ہے۔
ابھی وہ کھڑے ہوئے محل ہی دیکھ رہے تھے کہ اچانک سائیں سائیں کی تیز آوازیں ابھریں۔ اور دوسرے لمحے ایک ہیبت ناک شکل کی کھوپڑی محل کے اندر سے اڑتی ہوتی ان کی طرف بڑھی وہ کھوپڑی کسی لٹو کی طرح گھوم رہی تھی۔ اور اس کی آنکھوں سے سُرخ رنگ کی تیز شعاعیں نکل رہی تھیں۔ اور اس کھوپڑی کو دیکھتے ہی وہ سمجھ گئے کہ یہ وہی ناچتی ہوئی کھوپڑی ہے۔ جس نے ساری دنیا میں ظلم کا اندھیر مچا رکھا ہے اور اسی لمحے چھن چھنگلو چونک پڑا۔ کیونکہ اسے کھوپڑی کو دیکھنے کے بعد پہلی بار خیال آیا کہ اطلس جادوگر نے کہا تھا کہ اس کی

آنکھوں میں ببول کے کانٹے ڈال دیئے جائیں تو اس کی آدھی طاقت ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن جلدی میں انہیں ببول کے کانٹے لے آنے کا یاد ہی نہیں رہا۔

"تم کون ہو اور زگومہ جادوگر کے محل میں کیسے داخل ہوئے" اچانک کھوپڑی میں سے ایک ہیبت ناک آواز سنائی دی۔ وہ اب ان کے سروں پر یوں اچھل رہی تھی جیسے ہوا میں باقاعدہ ناچ رہی ہو۔

"میرا نام چھن چھنگلو ہے اور یہ میری ساتھی حاتم جادوگر کی بیٹی شالی ہے اور یہ ہمارا دوست پنگلو بندر ہے۔ ہم نے زگومہ جادوگر کے محل کی بڑی تعریف سنی تھی۔ اس لئے ہم نے سوچا کہ محل کی سیر بھی کر آئیں اور زگومہ جیسے دنیا کے بہت بڑے جادوگر سے مل بھی آئیں۔" چھن چھنگلو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم جھوٹ بولتے ہو لڑکے۔ تم میرا اور زگومہ جادوگر کا خاتمہ کرنے آئے ہو۔ تمہیں اطلس جادوگر

نے بھیجا ہے۔ وہ اطلس جادوگر جو چاہ زب زب میں قید ہے۔ اور اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔" ناچتی کھوپڑی میں سے خوفناک آواز برآمد ہوئی۔

"زگومہ جادوگر کی کھوپڑی، کیا تم یہ چاہتی ہو کہ زگومہ جادوگر کا نیا جسم ہمیشہ کے لئے فنا ہو جائے" اچانک شالی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں میں کیوں چاہوں گی اور سنو لڑکی زگوما جادوگر کا جسم کبھی فنا نہیں ہو سکتا۔ کبھی نہیں" کھوپڑی نے اچھلتے ہوتے کہا۔

"تو پھر ہمیں مار کر دیکھ لو، یاد رکھنا ہمارے مرتے ہی زگومہ جادوگر کا جسم ہمیشہ کے لئے فنا ہو جائے گا۔ تم طلسم بید زماں کے متعلق جانتی ہو۔ زگومہ جادوگر کی کھوپڑی۔" شالی نے چیختے ہوئے کہا۔

"طلسم بید زماں یہ کیا ہوتا ہے۔ میں نے تو ایسے طلسم کا کبھی نام نہیں سنا۔" ناچتی کھوپڑی نے جواب دیا۔

"اس لئے تو کہہ رہی ہوں کہ تم کچھ نہیں جانتی

سنو اطلس جادوگر نے حضرت سلیمانؑ سے معافی مانگ لی ہے۔ اور حضرت سلیمانؑ نے نہ صرف اس کی معافی قبول کر لی ہے۔ بلکہ دنیا کا سب سے بڑا جادو طلسم بید زماں بھی اسے عنایت کر دیا ہے اطلس جادوگر نے ہمیں اس طلسم بیدِ زماں کا ایک جادو ٹیکا دے دیا ہے۔ اب ٹیکا جادو ہمارے قبضے میں ہے اور تمہیں پتہ ہونا چاہیئے۔ کہ ٹیکا جادو جس کے قبضے میں ہو۔ اس کو مارتے ہی تمہارے زگومہ جادوگر کا نیا جسم ہمیشہ کے لئے فنا ہو جائے گا کیونکہ جادو دیوتا نے اُسے اس کی چالیس سال کی مسلسل عبادت قبول کرتے ہوئے اُسے ٹیکا جادو کے ذریعے نیا جسم دیا تھا۔" شالی نے پوری تقریر کر ڈالی۔

اور اس کی بات سنتے ہی کھوپڑی اور زور زور سے ناچنے لگی۔ جیسے شدید غصے کا اظہار کر رہی ہو۔

"تم جھوٹ بول رہی ہو، تم جھوٹی ہو۔ میں تمہیں مار ڈالوں گی" کھوپڑی سے آواز آئی۔ لہجہ

بے حد غصیلا تھا۔
"تو پھر مار ڈالو۔ پھر کیوں انتظار کر رہی ہو ہم تو مر جائیں گے لیکن تمہارا زگومہ جادوگر بھی فنا ہو جائے گا" اس بار چھن چھنگلو نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔
"اوہ۔ نہیں۔ نہیں۔ میں زگومہ جادوگر کے خاتمہ کا خطرہ نہیں لے سکتی۔ مجھے طلسم بیدزماں اور شیکا جادو کے بارے میں علم نہیں ہے، میں تمہیں قید میں رکھوں گی۔ جب تک زگومہ جادوگر جاگ نہ اٹھے۔ میں تمہیں قید میں رکھوں گی۔" ناچتی کھوپڑی نے تیز لہجے میں کہا۔
اور دوسرے لمحے اس کی آنکھوں سے تیز سرخ شعاعیں نکل کر چھن چھنگلو۔ شالی اور پنگلو بندر پر پڑیں اور وہ دھڑام سے فرش پر گر پڑے وہ بالکل حرکت نہیں کر سکتے تھے۔ اور پھر کھوپڑی ان کے اوپر چند لمحے ناچتی رہی پھر وہ آہستہ آہستہ محل کے اندر کی طرف جانے لگی۔ اور اس کے اندر کی طرف بڑھتے ہی ان تینوں کے جسم یک لخت فضا میں اچھلے اور پھر وہ ہوا میں

ٹماٹر خاں

مصنف ، ایم ، اے پیرزادہ

- ایک ایسے عجیب وغریب انسان کی کہانی جس کا دعویٰ تھا کہ وہ ٹماٹروں کا باوائے آدم ہے
- ٹماٹر خاں اپنی نسل آگے بڑھانے کیلئے سبزی فروش کے ہاں سے ایک ٹماٹر اغوا کرتے ہیں اور اس سے دھوم دھام سے شادی رچانا چاہتے ہیں لیکن عین نکاح کے وقت ٹماٹر پھٹ جاتا ہے کیا ٹماٹر خاں کی شادی ہو سکی. ٹماٹر خاں کا استاد اسے بتاتا ہے کہ جب تک وہ ٹماٹر سے بادشاہ کا تاج نہیں اڑا لیتا اس کی شادی ٹماٹر سے نہیں ہو سکتی.
- کیا ٹماٹر خاں نے ٹماٹر سے تاج اڑایا.

ایک دلچسپ اور ہنسا دینے والا سبق آموز بچوں کیلئے اچھوتا تحفہ جو بچوں کے لئے عید کے تحفے سے بڑھ کر ثابت ہوگا.

اپنے قریبی بک سٹال یا براہِ راست ہم سے طلب کریں

ناشران

یوسف برادرز پبلشرز بک سیلرز پاک گیٹ ملتان

جیسے تیرتے ہوئے کھوپڑی کے ساتھ ساتھ محل کے اندر کی طرف بڑھنے لگے۔ کھوپڑی بڑے سے برآمدے میں سے ہوتی ہوئی ایک کمرے میں داخل ہوئی اور یہ تینوں بھی اس کے ساتھ ہی اس کمرے میں پہنچ گئے۔ ان کے اندر پہنچتے ہی کمرے کا فرش تیزی سے غائب ہو گیا۔ اب کمرے کی فرش کی جگہ ایک اندھیرا کنواں نظر آ رہا تھا۔ جو بے حد گہرا تھا اور فرش کے ہٹتے ہی ان تینوں کے جسم انتہائی تیزی سے اس کنوئیں میں اترتے چلے گئے اس کے ساتھ ہی ان کے سروں پر فرش دوبارہ برابر ہو گیا۔ اور اب وہ گہرے کنوئیں میں قید ہو کر رہ گئے۔ ان کے جسم تیزی سے نیچے اترتے ہوئے کنوئیں کی تہہ میں بنے ہوئے فرش پر جاکر رک گئے۔ کنواں بہت ہی گہرا تھا اور بالکل خشک تھا۔

"یہ تو بڑی غلط بات ہو گئی شالی۔ ہم تو بُری طرح پھنس گئے" چھن چھنگلو نے گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ ان کا جسم تو پوری طرح مفلوج تھا۔ صرف زبان حرکت کر رہی تھی۔

"مرنے سے تو بچ گئے۔ ورنہ کھوپڑی تو ایک لمحے میں جلا کر رکھ دیتی"، شاہلی نے جواب دیا۔

"ہاں لیکن اب یہاں پڑے رہنے کا تو کوئی فائدہ نہیں۔ ہمیں کچھ کرنا چاہیئے۔" چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"چھنگلو میرا جسم حرکت کر رہا ہے۔ میں ٹھیک ہو رہا ہوں"، اچانک پنگلو بندر کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے وہ اپنے جسم کو جھٹکتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے تم کیسے ٹھیک ہو گئے"، شاہلی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے۔ جانور پر جادو کا اثر کم ہوتا ہے اس لئے یہ جلدی ٹھیک ہو گیا ہے۔ لیکن اب یہ ہماری مدد کیسے کر سکتا ہے۔ چھن چھنگلو نے کہا اور شاہلی بھی خاموش ہو گئی اس کی سمجھ میں بھی کوئی بات نہیں آ رہی تھی۔

"چھنگلو تم نے مجھے بے کار سمجھ رکھا ہے، تم دیکھو میں اس کھوپڑی کا کیا حشر کرتا ہوں" پنگلو بندر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

اور دوسرے لمحے وہ کنوئیں کی دیوار کی طرف بڑھا اسے تہہ سے ذرا اوپر ایک اینٹ باہر کو نکلی ہوئی نظر آ گئی تھی۔ وہ تیزی سے اپنی جگہ سے اچھلا اور پھر وہ اس اینٹ کو پکڑ کر لٹک گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی دم کو تیزی سے اوپر کر کے اس اینٹ کے گرد لپیٹ لیا۔ مگر اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے جسم کو زور سے جھکولا دیا تو اس کے بازو اوپر والی ابھری ہوئی اینٹ پر جم گئے۔ اس نے دم کو نچلی اینٹ سے چھوڑ کر اوپر والی اینٹ کے گرد لپیٹ دیا۔ اس جگہ ایک قطار میں فاصلے فاصلے پر اینٹیں باہر کو نکلی ہوئی تھیں۔ اور اس طرح وہ جسم کو جھکولے دیتا اور اینٹوں کے ساتھ دم کو لپیٹتا ہوا تھوڑی ہی دیر کے بعد کنوئیں کی چھت تک پہنچ گیا۔ اب چھت کے قریب ایک اینٹ باقی رہ گئی تھی جو باہر کو ابھری ہوئی تھی۔ ٹینگو نے جیسے ہی اچھل کر اس اینٹ کو پکڑا۔ چھت سائیں کی تیز آواز سے غائب ہو گئی اور ٹینگو کے جسم سے خوشی کی چیخ نکلی۔ لیکن اسے اس اچانک خوشی

کی وجہ سے دم لپٹنا یاد نہ رہا اور اس نے اینٹ کے ساتھ بغیر لپٹے اوپر کو اپنے جسم کو جھکولا دیا اور دوسرے لمحے وہ بُری طرح چیختا ہوا کسی بھاری پتھر کی طرح نیچے تہہ میں گرتا چلا گیا۔ اینٹ پر دباؤ ہٹتے ہی چھت دوبارہ برابر ہو گئی تھی۔ نیگلو بندر ایک دھماکے سے شالی کے قریب آ گرا۔ اور پھر چند لمحے بے حس و حرکت پڑا رہا۔

"ارے کہیں زیادہ چوٹ تو نہیں آئی نیگلو"۔ شالی اور چھن جھنگلو نے بے چین لہجے میں پوچھا۔

"چوٹ تو نہیں آئی البتہ ہڈیاں درد کر رہی ہیں" نیگلو نے کراہتے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ذرا سی حماقت سے سارا کام خراب ہو گیا نیگلو" شالی نے کہا۔

"بس نیگلو جو ہوا حماقت تو ہو ہی جاتی ہے۔ بہر حال کوئی بات نہیں۔ میں دوبارہ اوپر چڑھوں گا۔" نیگلو نے کہا۔

اور پھر درد سے کراہتا ہوا دوبارہ اینٹوں

کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن اس بار اس سے چھلانگ لگا کر پہلی اینٹ بھی نہ پکڑی گئی۔ شاید درد کی وجہ سے اس سے اچھلا نہ جا رہا تھا۔ اور وہ مایوس ہو کر دیوار کی جڑ میں بیٹھ کر ہانپنے لگا۔ لیکن اسی لمحے اس کی نظر دیوار کی جڑ میں موجود ایک چھوٹے سے سوراخ پر پڑ گئی۔ اس سوراخ میں سے روشنی کی ایک کرن اندر آ رہی تھی ٹینگلو نے بڑی بے چینی سے اس سوراخ کو کریدنا شروع کر دیا۔ لیکن پکی اینٹوں کی وجہ سے وہ سوراخ کو بڑا کرنے میں ناکام رہا۔ تو اسے اس سوراخ پر بڑا غصہ آیا۔ اور اس نے مڑ کر اپنی دم کو پوری قوت سے اس سوراخ پر مارا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے سوراخ کو ہنٹر مار رہا ہو۔ اور اس کے اس انداز پر شالی اور چھن چھنگلو دونوں پریشانی کے باوجود ہنس پڑے۔ لیکن دوسرے لمحے ایک زور دھماکہ ہوا اور پورا کنواں یک لخت غائب ہو گیا۔ اور وہ تینوں یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ کنوئیں کی بجائے گہرے سمندر میں غوطے

کھا رہے تھے۔ اور ساتھ ہی ان کے جسموں کو جیسے ہی پانی لگا ان کے جسم بھی حرکت میں آ گئے۔

"جلدی۔ میرے ہاتھ پکڑو" چھن چھنگلو نے چیختے ہوئے کہا اور پھر پنگلو اور شالی دونوں نے بڑی تیزی سے چھن چھنگلو کے ہاتھ پکڑ لئے اور اس کے ساتھ ہی وہ تینوں بجلی کی سی تیزی سے اوپر سطح کی طرف کھنچتے چلے گئے اور چند لمحوں کے بعد ان کے سر پانی کی سطح سے باہر آ گئے۔ ساتھ ہی کنارہ نظر آ رہا تھا وہ تیرتے ہوئے اس کنارے کی طرف بڑھے اور پھر زمین پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔

"واہ بھئی واہ پنگلو کے ہنٹر نے تو خوب کام دکھایا" چھن چھنگلو نے زمین پر پہنچتے ہی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور شالی بھی ہنس پڑی۔ پنگلو بندر کی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگی تھیں۔

"دیکھا میرا کارنامہ چھنگلو کیسے میں نے تم سب کو قید سے رہا کر دیا ہے۔" پنگلو بندر نے بے اختیار

اچھلتے ہوئے کہا۔
"ہاں بھئی۔ واقعی تم تو خیر جو ہو سو ہو۔ لیکن تمہاری دم بڑے کام کی ہے۔" چھن چھنگلو نے ہنستے ہوئے کہا۔
"اب کیا کرنا ہے۔؟" شالی نے پوچھا۔
"کرنا کیا ہے دوبارہ محل میں جانا ہے۔ لیکن اس بار ہمیں ببول کے کانٹے ساتھ لے جانے ہیں تاکہ کھوپڑی کی طاقت آدھی کی جا سکے۔ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔
"میں ڈھونڈ لاؤں ببول کے کانٹے۔ یہاں ضرور ببول کا درخت ہو گا۔" پنگلو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر چھن چھنگلو کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے جنگل کی اندرونی طرف بھاگ گیا۔
"لیکن یہ ببول کے کانٹے ہم آخر کس طرح کھوپڑی کی آنکھوں میں ڈالیں گے۔" شالی نے پریشان لہجے میں کہا۔
"گھبراؤ نہیں شالی۔ اللہ تعالے ان لوگوں کی ضرور مدد کرتا ہے جو ظلم کے خلاف کام کرتے ہیں اب دیکھو بھلا کوئی سوچ سکتا تھا کہ ہم پنگلو

بندر کی دم سے محل سے باہر پانی میں آ گریں گے۔ اور پانی کے لگتے ہی کھوپڑی کا جادو ختم ہو جائے گا۔ اور ساتھ ہی محل سے باہر آتے ہی میری صلاحیتیں بھی لوٹ آئیں۔ ورنہ ہم سمندر کی تہہ سے کبھی باہر نہ نکلتے۔ بلکہ وہیں ڈوب کر مر جاتے۔ اب بھی اللہ تعالےٰ ہماری مدد کرے گا۔" چھن چھنگلو نے شالی کو سمجھاتے ہوئے کہا اور شالی نے بھی اقرار میں سر ہلایا۔ اسی لمحے نیگلو دوڑتا ہوا واپس آیا۔ اس کے ہاتھ میں کیکر کے درخت کی ایک سوکھی ہوئی شاخ تھی جو بڑے بڑے اور نوکیلے کانٹوں سے بھری ہوئی تھی۔

"کیکر کو ہی ببول کہتے ہیں نا چھن چھنگلو" نیگلو نے قریب آکر پوچھا۔

"ہاں کیوں؟" چھن چھنگلو نے کہا۔

"وہ دراصل مجھے پوری طرح علم نہ تھا۔ بس خیال تھا کہ کیکر کو ببول کہتے ہیں اس لئے میں یہ شاخ لے آیا ہوں۔ یہ کانٹوں سے بھری ہوئی ہے۔" نیگلو نے شاخ چھن چھنگلو کی بڑھاتے

ہوئے کہا۔

اور چھن چھنگلو نے شاخ اس سے لے کر اس کے کانٹے توڑنے شروع کر دیئے۔ اس نے دس بارہ کانٹے توڑ کر اپنی جیبوں میں ڈالے۔ اور دس بارہ کانٹے توڑ کر شالی کی طرف بڑھا دیئے۔

"یہ تم اپنی جیبوں میں رکھ لو۔ اسی طرح کچھ کانٹے ٹینگلو کو دے دیتے ہیں۔ جس کا بھی داؤ لگ جائے۔ وہی کھوپڑی کی آنکھوں میں یہ کانٹے ڈال دے" چھن چھنگلو نے کہا اور شالی نے سر ہلاتے ہوئے چھن چھنگلو کے ہاتھ سے کانٹے لئے اور اپنی جیبوں میں ڈال لئے۔ ٹینگلو بندر نے دو کانٹے لئے اور پھر انہیں اپنی دم کے بڑے بڑے بالوں میں رکھ کر بالوں کی گانٹھ باندھ دی۔ اب دونوں کانٹے اس کی دم کے ساتھ یوں بندھے ہوئے تھے جیسے لڑکیاں اپنی سروں پر ربن باندھتی ہیں۔

"واہ بھئی واہ تمہاری دم تو اور زیادہ خوبصورت لگنے لگی ہے۔" چھن چھنگلو نے ہنستے ہوئے کہا اور ٹینگلو نے بھی خوش ہو کر دانت نکال دیئے۔

"آؤ بھئی اب دوبارہ کھوپڑی کے پاس چلیں اور دیکھیں اس بار وہ کیسے ناچتی ہے" چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے ایک ہاتھ سے شالی کا ہاتھ پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے ٹینگلو کا بازو اور انہیں آنکھیں بند کرنے کو کہا۔ آنکھیں بند ہوتے ہی زمین ان کے قدموں تلے سے نکل گئی اور ایک بار پھر انہیں یہی احساس ہوا جیسے وہ پانی میں اترتے چلے جا رہے ہوں۔

زگومہ جادوگر کی کھوپڑی چھن چھنگو اور اس کے ساتھیوں کو تہہ خانے میں قید کر کے تیزی سے واپس مڑی اور پھر اڑتی ہوئی۔ اس کمرے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ جہاں زگوما جادوگر سویا ہوا تھا۔ اس کمرے میں پہنچتے ہی اس نے پہلے تو زگومہ جادوگر کے جسم کے گرد سات چکر لگائے اور پھر وہ اوپر کو اٹھی اور کمرے کی ایک دیوار میں بنے ہوئے ایک بڑے سے طاق میں رکھے ہوئے بڑے سے پیالے میں جا کر بیٹھ گئی۔ اس پیالے کی تہہ میں خون بھرا ہوا تھا۔

جیسے ہی کھوپڑی پیالے میں بیٹھی زگومہ جادوگر کی آواز سنائی دی۔ اس کی آنکھیں بدستور بند تھیں لیکن اس کے منہ سے آواز نکل رہی تھی۔

" ناچیز کھوپڑی تم نے مجھے کیوں بلایا ہے" زگومہ جادوگر کی آواز میں غصہ تھا

" زگومہ جادوگر ایک لڑکا، ایک لڑکی اور ایک بندر محل میں داخل ہوئے ہیں۔ انہیں اطلس جادوگر نے تمہارے خاتمے کے لئے بھیجا ہے۔ تاکہ تمہارا خاتمہ ہوتے ہی اطلس جادوگر کو حضرت سلیمانؑ کی قید سے رہائی مل جائے۔" کھوپڑی میں سے آواز سنائی دی۔

" انہیں ختم کر دو۔ انہیں جلا کر راکھ کر دو۔ دشمن کو نہیں رکھنا چاہیئے۔" زگومہ جادوگر کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"میں انہیں ختم کر رہی تھی۔ لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ اطلس جادوگر نے حضرت سلیمانؑ سے معافی مانگ لی ہے۔ اور حضرت سلیمانؑ نے اسے طلسم بید زماں عطا کیا ہے۔ جو دنیا کا سب سے بڑا جادو ہے۔ اور اطلس جادوگر نے طلسم بید زماں

کا ایک جادو شیکا ان لوگوں کو دے دیا ہے اور وہ کہہ رہے تھے کہ شیکا جادو جس کے قبضے میں ہو۔ اس کے مرتے ہی تم بھی مر جاؤ گے۔ اس لئے میں نے انہیں مارنے کی بجائے قید کر دیا ہے۔ اور اب میں چمگادڑ کے خون میں اس لئے آ بیٹھی ہوں تاکہ تم مجھے بتاؤ کہ یہ لوگ درست کہہ رہے ہیں یا غلط" کھوپڑی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ناچیز کھوپڑی تم میری نہیں بلکہ کسی جنگلی جانور کی کھوپڑی بن گئی ہو۔ ارے کیا طلسم بید زماں اور کیا شیکا جادو۔ ایسا نہ ہی کوئی طلسم ہے اور نہ ہی کوئی جادو۔ یہ لوگ بے حد چالاک اور عیار لگتے ہیں۔ جنہوں نے تمہیں چکر دے دیا۔ انہیں فوراً ختم کر دو۔ مار ڈالو انہیں جلد مار ڈالو" زگومہ جادوگر کی غصے سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا تو پھر میں انہیں عبرتناک موت ماروں گی۔ عبرت ناک" کھوپڑی نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ پیالے میں سے

اٹھتی۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور یوں لگا جیسے
کمرے کی چھت ٹوٹ کر نیچے آ گری ہو۔
دھماکے کی وجہ سے پیالے میں سے خون اچھل
کر کمرے میں گرا اور اس کی چھینٹیں سوئے ہوئے
زگومہ جادوگر کے چہرے پر بھی پڑیں اور دوسرے
ہی لمحے زگومہ جادوگر اچھل کر کھڑا ہو گیا اس
کی آنکھیں کھل گئی تھی۔ جن میں سے غصے
کے شعلے نکل رہے تھے ادھر ناچتی کھوپڑی بھی
یہاں سے نکل کر غصے سے بری طرح ناچتی
ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔ دھماکے کی آواز
اب ختم ہو چکی تھی۔
"اوہ یہ کون خبیث ہیں۔ جنہوں نے میرے
محل میں دھماکے کرنے کی جرأت کی ہے میں
ان کی بوٹیاں اڑا دوں گا"، زگومہ جادوگر نے
غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور وہ تیزی سے دروازے
کی طرف بڑھا۔
"زگومہ جادوگر غضب ہو گیا۔ وہ لوگ تہہ خانے
کو توڑ کر نکل گئے ہیں، محل سے نکل گئے،
قید سے نکل گئے"، کھوپڑی نے اندر آ کر انتہائی

پریشان لہجے میں کہا
"تہہ خانے کو توڑ کر نکل گئے، محل سے نکل گئے۔ قید سے نکل گئے۔ یہ کیا کہہ رہی ہو تم۔" زگومہ جادوگر نے غصے اور حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔
"میں ٹھیک کہہ رہی ہوں۔ زگومہ جادوگر، نجانے وہ کس طرح نکل گئے" کھوپڑی نے عجیب انداز سے ناچتے ہوئے کہا۔
"چلو میں دیکھتا ہوں۔ یہ سب تمہاری حماقت کی وجہ سے ہوا ہے۔ بہرحال میں تو انہیں چھوڑوں گا نہیں۔ یہ تو زگومہ جادوگر کی توہین ہے کہ اس کے محل میں داخل ہونے کی کوئی گستاخی کرے۔ اور پھر زندہ باہر نکل جائے۔" زگومہ جادوگر نے غصے سے پیر پٹختے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکلتا گیا۔ کھوپڑی بھی اس کے سر کے اوپر ناچتی ہوئی باہر نکلی آئی، تھوڑی دیر بعد وہ دونوں محل کے بڑے سے صحن میں پہنچ گئے۔ وہاں پہنچتے ہی زگومہ جادوگر نے زور زور سے اپنے دونوں ہاتھ فضا میں لہرانے شروع کر

دیئے۔ چند لمحے بازو لہرانے کے بعد اس نے زور
سے اپنا دایاں پاؤں زمین پر مارا تو ایک زور
دار دھماکہ ہوا اور ایک معصوم سا بچہ اس
کے قدموں میں پڑا نظر آنے لگا۔ یہ بچہ انتہائی
معصوم اور چھوٹا سا تھا۔ وہ انگوٹھا چوس رہا
تھا۔ زگوما جادوگر اس بچے کو دیکھتے ہی بڑے ظالمانہ
انداز میں مسکرایا اور پھر اس نے زور سے اپنا
دایاں ہاتھ اپنے سر کے اوپر سے گھمایا۔ دوسرے
لمحے اس کے ہاتھ میں ایک تیز دھار چھری نظر
آ رہی تھی۔ اور پھر اس نے جھک کر بڑی
بے دردی سے چھری معصوم بچے کی گردن پر
اس طرح چلا دی۔ جس طرح قصائی بکری کو
ذبح کرتا ہے۔ معصوم بچہ بُری طرح پھڑکنے لگا۔
اور اس کے حلق سے خون فوارے کی طرح باہر
نکلنے لگا۔ زگومہ جادوگر جلدی سے جھکا اور اس
نے اپنا منہ تڑپتے ہوئے بچہ کی گردن سے لگا
دیا۔ اور اس کا خون پینے لگا۔ جب بچہ مر گیا تو
وہ اٹھا۔ اب اس کی باچھوں سے خون بہہ رہا
تھا۔ اور اس کی شکل بے حد کریہہ اور خوفناک

لگ رہی تھی

ہا، ہا، میں نے معصوم بچے کا خون پی لیا اب ایک ماہ پہلے اٹھنے کی وجہ سے مجھ میں جو کمزوری تھی وہ دور ہو گئی ہے اب میں پہلے پہلے سے کہیں زیادہ طاقتور ہوں۔ ہا، ہا، ہا۔ اب میرا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔" زگومہ جادوگر نے بڑے ہی مسرت بھرے لہجے میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

"آقا۔ مجھے ان لوگوں کے دوبارہ آنے کی خوشبو آ رہی ہے۔" اچانک اس کے سر پر ناچتی ہوئی کھوپڑی میں سے آواز سنائی دی۔

"اوہ وہ اب یہاں نہیں آسکیں گے۔ میں ان کا راستہ بند کر دیتا ہوں۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ وہ انتہائی خطرناک اور بے حد چالاک ہیں۔" زگومہ جادوگر نے کہا اور پھر اس نے تیزی سے ایک منتر پڑھنا شروع کر دیا۔ منتر پڑھنے کے ساتھ ساتھ وہ اپنا بایاں پاؤں زور زور سے زمین پر مار رہا تھا۔

" لو ناچتی کھوپڑی میں نے ان کا راستہ بند

کر دیا ہے اب وہ کسی بھی صورت میں محل میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔"

اور اب سنو میں ایک مہینہ پہلے جاگ گیا ہوں اور میں نے معصوم بچے کا خون پی کر اپنی طاقت بحال کر لی ہے۔ تو اب میں یہ ایک مہینہ جادو دیوتا کی عبادت کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ جادو دیوتا میری طاقت میں اور بھی اضافہ کر دے اور میں اس محل سے نکل کر پوری دنیا میں گھوم سکوں"۔ زگومہ جادوگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے زگومہ جادوگر۔ تم ضرور عبادت کرو"۔ ناچتی کھوپڑی نے جواب دیا۔

"اب تم ہوشیار رہنا۔ ان کے علاوہ کوئی بھی دشمن ہو اسے جلا کر راکھ کر دینا۔ یہ تو اندر داخل ہی نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ان کی تم فکر نہ کرو"۔ زگومہ جادوگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا اور عمارت میں داخل ہو کر وہ ایک کمرے میں پہنچا اور اس نے تین بار زور زور سے تالی بجائی۔ تالی بجتے ہی کمرے کی زمین پھٹی اور زگومہ جادوگر اس پھٹے ہوتے

حصے میں اترتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد کمرے کا فرش دوبارہ برابر ہو گیا۔ لیکن اب کمرہ خالی تھا۔

اور ناچتی کھوپڑی تیزی سے اپنے محل کا چکر لگا کر اپنے مخصوص کمرے کی طرف بڑھتی گئی جہاں اس کا ٹھکانہ تھا۔ اس کمرے کے درمیان میں ایک بڑا سا گھونسلہ لٹکا ہوا تھا۔ اور کھوپڑی اس گھونسلے میں رہتی تھی۔ چنانچہ وہ اس بڑے سے گھونسلے میں جا کر بیٹھ گئی۔

چھن چھنگلو شالی اور نیگلو بندر کا بازو تھامے ہوئے پانی میں اترتا چلا گیا۔ اور پھر جب انہیں اپنے قدموں تلے کسی زمین کا احساس ہوا تو انہوں نے آنکھیں کھول دیں۔ لیکن وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ زگومہ جادوگر کے محل کی بجائے سمندر کی تہہ میں کھڑے تھے اور ان کے ارد گرد اور سر کے اوپر پانی ہی پانی تھا۔ چھن چھنگلو حیران ہوا اور ساتھ ہی اس نے دوبارہ آنکھیں بند کر کے محل میں جانے کی خواہش کی۔

"تم اب براہ راست محل میں نہ جا سکو گے چھنگلو، زگومہ جادوگر نے محل کے گرد نیا جادو پھیلا دیا ہے۔ اس کا توڑ یہ ہے کہ تم ببول کا ایک کانٹا اپنی چھوٹی انگلی میں چبھو دو۔ اور اس انگلی میں سے جو خون کا قطرہ نکلے اسے دوسرے کانٹے پر مل کر اس کانٹے کو اپنی جیب میں رکھ لو۔ پھر تم محل کے اندر پہنچ جاؤ گے"۔چھن چھنگلو کو خود بخود جواب مل گیا۔ اور چھن چھنگلو نے تیزی سے آنکھیں کھول دیں۔ جیب سے ایک کانٹا نکالا اور اسے اپنی چھوٹی انگلی میں چبھو لیا اور پھر جیسے ہی خون کا قطرہ نکلا اس نے اسے دوسرے کانٹے پر مل دیا۔ جو وہ پہلے ہی نکالے کھڑا تھا۔ شاہی اور نیگلو حیرت سے یہ سب کچھ ہوتے دیکھ رہے تھے۔ چھن چھنگلو نے خون ملا ہوا کانٹا جیب میں رکھ لیا۔ اور پھر ان دونوں کے بازو پکڑ لئے۔ وہ چھن چھنگلو کا اشارہ سمجھ گئے۔ اور انہوں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اور پھر ان کے جسموں کو حرکت ہوئی اور چند لمحوں بعد ہی ان کے قدموں تلے سے سمندر کی دلدلی تہہ

غائب ہوگئی۔ اور ایک بار پھر جب انہیں احساس ہوا کہ ان کے قدموں تلے زمین آ گئی ہے۔ تو انہوں نے آنکھیں کھول دیں اور اس بار انہوں نے دیکھا کہ وہ زگومہ جادوگر کے محل کے اندر کھڑے تھے۔ اور انہیں سائیں سائیں کی تیز آواز سنائی دی اور ناچتی ہوئی کھوپڑی ایک بار پھر محل سے برآمد ہوئی۔

"تم محل کے اندر کیسے آگئے۔ زگومہ جادوگر تو کہہ رہا تھا کہ تم اندر نہیں آ سکتے۔" ناچتی کھوپڑی کی آواز میں حیرت تھی۔

"ہمیں کون روک سکتا ہے، ناچتی کھوپڑی۔ ارے تمہاری آنکھیں۔ ناچتی کھوپڑی تمہاری آنکھوں میں کیا ہے" چھن چھنگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا

"میری آنکھوں میں کیا ہے۔ زگومہ جادوگر کا جادو ہے۔ اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔" ناچتی کھوپڑی نے چیختے ہوئے کہا۔

"ناچتی کھوپڑی ہمیں پتہ ہے کہ تم ہمیں مار ڈالو گی لیکن ہم نے سنا ہے کہ تمہاری آنکھوں میں جگنو چمکتے ہیں، کیا تم ہمیں یہ جگنو دکھا سکتی ہو"

شامی نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔
"جگنو کیسے جگنو۔ میری آنکھوں میں تو جادو بھرا ہوا ہے۔" کھوپڑی کی آواز میں حیرت تھی اور اب وہ ناچتی ہوئی نیچے اتر رہی تھی۔
"ہمیں تو یہی بتایا گیا تھا کہ تمہاری آنکھوں میں جگنو چمکتے ہیں۔" چھن چھنگلو نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔
اس کے دونوں ہاتھ جیبوں میں تھے۔ جب کہ شامی نے بھی اپنے دونوں ہاتھ اپنی جیبوں میں ڈالے ہوئے تھے۔
"کہاں ہیں جگنو دیکھو" ناچتی کھوپڑی تیزی سے چھن چھنگلو کے سامنے آ گئی اور چھن چھنگلو نے جھپٹ کر دونوں ہاتھ جیبوں سے نکال کر اس کی آنکھوں پر مارنے چاہے۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں کانٹے تھے۔ لیکن جلدی کی وجہ سے نشانہ چوک گیا۔ اور کھوپڑی بدک کر اس سے بچنے کے لیے دائیں طرف گھومی۔ ادھر شامی تیار کھڑی تھی۔ اس نے بڑی پھرتی سے اپنا وار کیا۔ لیکن اس کا نشانہ بھی خطا گیا۔ البتہ اس کا

ہاتھ لگنے سے کھوپڑی زمین پر جاگری۔ جس جگہ کھوپڑی گری تھی وہیں پینگلو بندر موجود تھا، اس نے انتہائی پھرتی سے ایک بار پھر اپنی دم کو ہنٹر کی طرح گھما کر کھوپڑی کے منہ پر مارا۔ اور اس کی دم میں ربن کی طرح بندھے ہوئے ببول کے کانٹے کھوپڑی کی دونوں آنکھوں میں گھستے چلے گئے۔

"ارے میری آدھی طاقت ختم ہو گئی، زگومہ جادوگر زگومہ جادوگر بچاؤ"، کھوپڑی نے زمین پر بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ وہ اچھل اچھل کر فضا میں بلند ہونا چاہتی تھی لیکن اس کی آدھی طاقت ختم ہو جانے کی وجہ سے وہ اوپر نہ اٹھ سکتی تھی۔ اور زمین پر ہی کسی گیند کی طرح اچھل رہی تھی۔ اس کے حلق سے چیخیں نکل رہی تھیں چھن پھنگلو تیزی سے کھوپڑی کی طرف بڑھا تاکہ اسے دھکیل کر اس کنویں کی طرف لے جاتے جس کا اطلس جادوگر نے کہا تھا۔ کھوپڑی کی آدھی طاقت ختم ہوتے ہی کنویں کا بڑا سا منہ نظر آنے لگا تھا۔ لیکن وہ باوجود کوشش کے کھوپڑی

کو ہاتھ بھی نہ لگا سکا۔ کھوپڑی اتنی تیزی سے
اچھل کر ادھر ادھر ہو رہی تھی کہ چھن چھنگلو بری
طرح ناچنے کے باوجود اسے ہاتھ تک نہ لگا
سکا تھا۔ پھر شالی بھی چھن چھنگلو کے ساتھ شامل
ہوگئی۔ لیکن کھوپڑی اس بری طرح اچھل رہی تھی
کہ وہ دونوں اسے ہاتھ بھی نہ لگا سکے۔ بلکہ
ایک بار تو وہ اسے پکڑنے کی کوشش میں ایک دوسرے
سے ٹکرا گئے۔ اور فرش پر گرے۔ اور کھوپڑی اچھلتی
ہوئی عمارت کی طرف بڑھنے لگی۔ لیکن اسی لمحے نیگلو
بندر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے
اپنی دم کو ایک دائرے کی صورت میں گھمانا شروع
کر دیا۔ کھوپڑی بھی تیزی سے اچھل رہی تھی اور
نیگلو کی دم بھی اتنی تیزی سے حرکت کر رہی
تھی۔ پھر اچانک ایک زور دار دھماکہ ہوا اور نیگلو
کی دم پوری قوت سے کسی ہنٹر کی طرح کھوپڑی
سے ٹکرائی اور کھوپڑی اس طرح اچھل کر ٹھیک
اس کنوئیں کے اندر جا گری۔ جہاں چھنگلو اور
شالی اسے گرانا چاہتے تھے۔ کھوپڑی دم کی ضرب
کھا کر یوں کنوئیں میں جا گری تھی کہ اسے سنبھلنے

کا موقع ہی نہیں ملا
" وہ مارا۔ واہ بھئی واہ"چھن چھنگلو نے کھوپڑی کے کنوئیں میں گرتے ہی ٹپنگلو بندر کو دونوں بازوؤں میں اٹھا کر خوشی سے ناچنا شروع کر دیا۔ شالی بھی خوشی سے بری طرح اچھلنے لگی۔
"آہ میری ساری طاقت ختم ہو گئی۔ ناچتی کھوپڑی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی" کنوئیں میں سے ناچتی کھوپڑی کی ڈوبتی ہوئی چیخ نما آواز سنائی دی۔ اور اس کے بعد خاموشی طاری ہو گئی
" واہ ٹپنگلو واہ۔ اس بار تم نے کمال کر دیا" چھن چھنگلو نے اسے چھوڑتے ہوئے کہا اور ٹپنگلو بندر خود ہی خوشی سے ناچنے لگا۔
"اوہ کس نے میری کھوپڑی کو ختم کر دیا ہے۔ کون ہے میں اسے مار ڈالوں گا۔ مار ڈالوں گا" اچانک عمارت میں سے کسی کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں۔ اور چند لمحوں بعد زگومہ جادوگر غصے سے چیختا ہوا عمارت سے باہر نکل آیا اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بری طرح بگڑا ہوا تھا۔ اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں ان تینوں

پر پڑیں۔ وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر انہیں دیکھنے لگا۔

"تم اندر کیسے آگئے تم تو اندر نہیں آسکتے تھے،" زگومہ جادوگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہم نہ صرف اندر آگئے بلکہ ہم نے تمہاری ناچتی کھوپڑی کا خاتمہ بھی کر دیا ہے،" چھن چھنگلو نے بڑی پھرتی سے اپنی کمر سے بندھی ہوئی تلوار ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔ ادھر شالی نے بھی بڑی پھرتی سے اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا مگر تیز دھار خنجر نکال لیا تھا۔ خنجر اتنا چھوٹا تھا کہ اس کی ہتھیلی میں ہی چھپ گیا تھا۔

"میں تمہیں مار ڈالوں گا۔ میرا نام زگومہ جادوگر ہے۔ زگومہ جادوگر،" زگومہ جادوگر نے تیزی سے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کرتے ہوئے کہا

"مجھے بچاؤ۔ زگومہ جادوگر مجھے اس چھن چھنگلو سے بچاؤ،" اچانک شالی نے چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی

اور زگومہ جادوگر کے قدموں میں یوں جا گری جیسے
اس کے قدموں کو پکڑ کر فریاد کرنا چاہتی ہو
زگومہ جادوگر شالی کی اچانک اس حرکت سے حیران
رہ گیا۔ اسے ایک لمحے کے لئے منتر پڑھنا بھول
گیا۔ اور وہی لمحہ اس کے لئے مصیبت کا لمحہ
ثابت ہوا۔ شالی نے اس کے قدموں میں گرتے
ہی بجلی کی سی تیزی سے ہتھیلی میں چھپے ہوتے
خنجر کو پوری قوت سے زگومہ جادوگر کے دائیں
پیر کے انگوٹھے پر مارا۔ خنجر اتنا تیز تھا کہ
پلک جھپکنے میں انگوٹھا کٹ کر دور جا گرا۔
اور زگومہ جادوگر منتر بھول کر بری طرح چیخنے
اور اچھلنے لگا۔
"ارے میرا انگوٹھا، ارے میرا انگوٹھا" وہ دایاں
پیر پکڑ کر ناچ رہا تھا کہ اسی لمحے چھن چھنگلو
نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے تلوار کا وار اس
کی گردن پر کیا۔ اور زگومہ جادوگر کی گردن
کٹ کر ایک طرف جا پڑی۔ اس کے ساتھ ہی
چیخوں کا ایک طوفان برپا ہوا اور پھر ایک
زور دار دھماکے کے ساتھ ہی ہر طرف گردوغبار

سا چھا گیا۔ چند لمحوں بعد جب گرد و غبار چھٹا تو انہوں نے دیکھا کہ وہ چاہ زب زب کے پاس صحرا میں کھڑے ہیں اور ایک طرف زگومہ جادوگر کی لاش تڑپ رہی ہے۔ دوسری طرف اس کا کٹا ہوا سر اچھل رہا تھا۔ چھن چھنگلو نے بڑی پھرتی سے آگے بڑھ کر زگومہ جادوگر کے سر کو بالوں سے پکڑا۔ اس کی کٹی ہوئی گردن سے ابھی تک خون بہہ رہا تھا اور پھر چھن چھنگلو بھاگتا ہوا کنوئیں کی طرف بڑھا اور اس نے زگومہ جادوگر کا کٹا ہوا سر کنوئیں کے عین درمیان میں لٹکا دیا۔ اس کی گردن سے نکلنے والا خون جیسے ہی چٹان پر گرا۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے ایک بوڑھا سا شخص کنوئیں سے نکل کر باہر آ گیا۔ اس کے جسم پر سبز رنگ کا لباس تھا اور اس کی داڑھی اور سر کے بالوں کے ساتھ ساتھ اس کی پلکیں اور بھنوئیں بھی سفید تھیں۔ اس بوڑھے کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔

"آہ زگومہ جادوگر کو چالاکی سے مار ڈالا گیا

آہ زگومہ جادوگر ختم ہو گیا۔ اطلس جادوگر جیت گیا۔

اسی لمحے ایک آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ زگومہ جادوگر کا سر اور اس کی لاش غائب ہو گئی۔

"بہت خوب۔ چھن چھنگلو بہت خوب۔ تم واقعی بہادر، عقلمند اور ذہین ہو۔ تم نے واقعی اپنی صلاحیتوں کے استعمال کے بغیر دنیا کے اس طاقتور اور ظالم جادوگر اور اس کی کھوپڑی کا خاتمہ کر کے ثابت کر دیا ہے کہ تم عظیم ہو۔" اس بوڑھے نے آگے بڑھ کر باقاعدہ چھن چھنگلو سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"تم اطلس جادوگر ہو" چھن چھنگلو نے پوچھا۔

"ہاں میں اطلس جادوگر ہوں ۔ پہلے میں بھی ظالم جادوگر تھا۔ لیکن اب میں نے توبہ کر لی ہے۔ میں ہزاروں سال بعد قید سے آزاد ہوا ہوں۔ اب میں ظالموں کے خلاف لڑوں گا۔ اب میں اپنا جادو نیکی کے حق میں اور برائی کے خلاف استعمال کروں گا۔" اطلس جادوگر نے جواب

میں کہا۔

لیکن اطلس جادوگر ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ میں تو سمندر کی تہہ میں تھا جب وہ ختم ہوا تو ہمیں سمندر کی تہہ میں ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن محل تباہ ہوتے ہی ہم زگومہ جادوگر کی لاش سمیت یہاں کیسے پہنچ گئے" شاہلی نے کہا۔

"اوہ حاتم جادوگر کی بیٹی شاہلی۔ یہ میرا کام تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ تمہارے پاس زگومہ جادوگر کی گردن کا خون جمع کرنے کے لئے کوئی چیز نہیں۔ اس لئے میں تم سب کو زگومہ جادوگر کی لاش سمیت یہاں اٹھا لایا۔ اور اس طرح تم نے خون ڈال کر مجھے آزاد کر دیا۔

او۔ سنو چھن چھنگلو۔ شاہلی اور پنگلو۔ آج سے تم تینوں میرے دوست ہو۔ جب بھی تمہیں کسی بھی موقع پر میری ضرورت پڑے۔ بس میرا نام لے دینا۔ میں تمہاری مدد کے لئے پہنچ جاؤں گا۔ ایک بار پھر تمہارا شکریہ۔ میں طویل عرصہ تک قید میں رہنے کی وجہ سے تھک گیا ہوں کچھ عرصہ آرام کرنا چاہتا ہوں خدا حافظ" اطلس

جادوگر نے کہا اور دوسرے لمحے وہ غائب ہو گیا
"اطلس جادوگر نے میرا شکریہ تو ادا نہیں
کیا۔ حالانکہ ناچتی کھوپڑی کو میں نے ختم کیا ہے
اچھا سمجھ لوں گا اطلس جادوگر کو۔" اطلس جادوگر
کے غائب ہوتے ہی ٹینگلو بندر نے بُرا سا منہ
بناتے ہوئے کہا اور چھن چھنگلو اور شالی دونوں
ہی ٹینگلو بندر کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

ختم شُد

15
چھن چھنگلو اور نکٹا جن
IMRAN

چھن چھنگلو پنگلو بندر اور شاملی کا نیا کارنامہ

چھن چھنگلو اور نکما جن

مظہر کلیم ایم اے

ناشران ------ یوسف قریشی

-------- اشرف قریشی

تزئین ----- محمد بلال قریشی

طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ------ /20 روپے
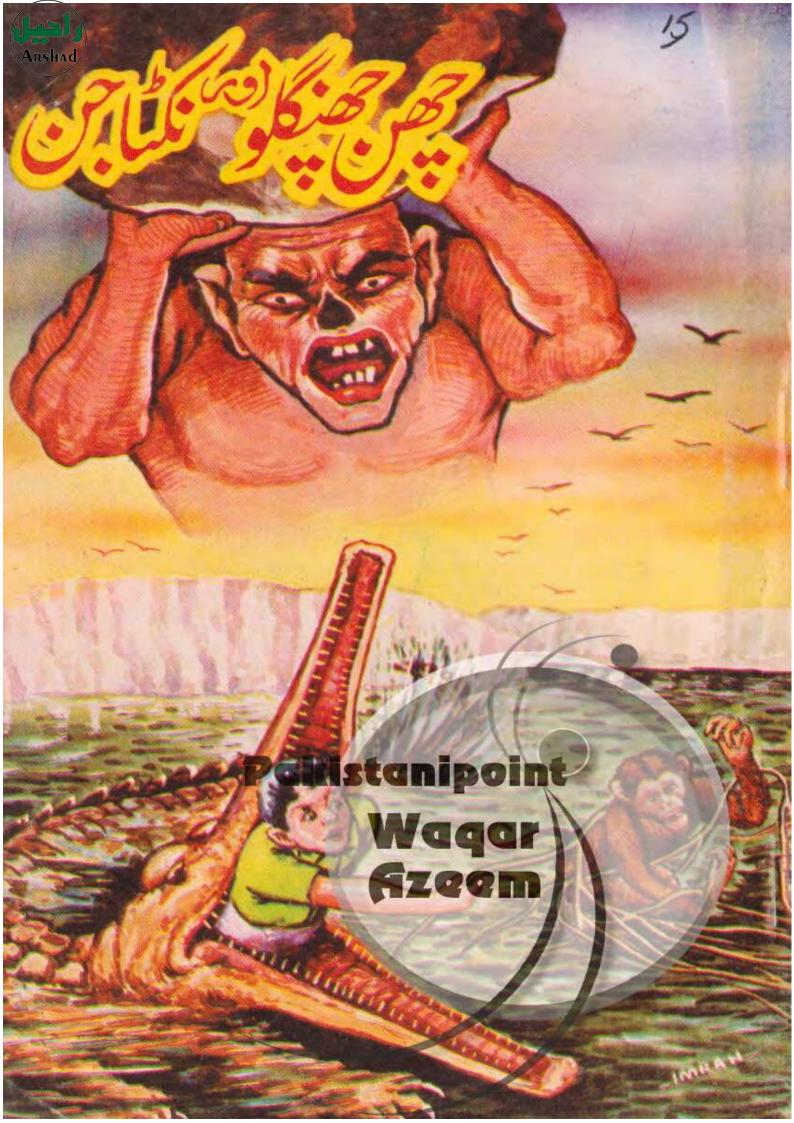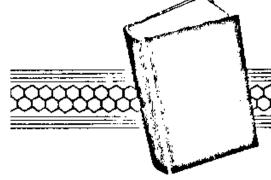
"چھن چھنگو! اب ہمیں کہیں مستقل طور پر رہائش رکھ کر آرام کرنا چاہیئے"۔ شالی نے سامنے والی چارپائی پر بیٹھتے ہوئے چھن چھنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ اس وقت ایک سرائے میں موجود تھے۔ پُراسرار دیوتا اور جبرو کے خاتمے کے بعد وہ اسی طرح مختلف ملکوں کی سیر کرتے پھر رہے تھے اور اسی سیر کے دوران وہ اس چھوٹے سے قصبے میں پہنچے تھے۔ اس قصبے میں بھی ایک سرائے تھی۔ چنانچہ رات گذارنے کے لئے وہ اسی سرائے میں رہ پڑے تھے اور کھانا کھانے کے

بعد وہ جیسے ہی چارپائیوں پر بیٹھے، شالی نے چھن چھنگلو سے مخاطب ہوکر یہ بات کی کہ انہیں مستقل رہائش رکھ لینی چاہیئے۔
"کیا تم اس طرح سفر کرنے سے تھک گئی ہو"؟ چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہاں چھن چھنگلو! اب میں واقعی تھک گئی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہیں مستقل رہائش رکھ کر آرام کیا جائے"۔ شالی نے جواب دیا۔
"دیکھو شالی! تم اپنی مرضی سے ہمارے ساتھ آئی تھیں۔ حالانکہ اس وقت میں نے تمہیں اپنے ساتھ آنے سے روکا تھا۔ لیکن تم بضد رہیں۔ اب اگر تم تھک گئی ہو تو تم بڑی خوشی سے اپنے والد حاتم جادوگر کے پاس واپس جاسکتی ہو۔ تم کہو تو میں اور پنگلو بندر تمہیں وہاں چھوڑ آئیں۔ کیوں پنگلو بندر، تم کیوں خاموش بیٹھے ہو"؟ چھن چھنگلو نے بات کرتے کرتے ایک طرف بیٹھے ہوئے پنگلو بندر سے مخاطب ہوکر کہا۔
"ہاں چھن چھنگلو! اگر شالی واقعی جانا چاہتی

ہے تو ہم اُسے کیسے روک سکتے ہیں"۔ پنگلو بندر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" اچھا تو تم دونوں مل کر اب مجھے بھگانا چاہتے ہو۔ منہ دھو رکھو۔ میں اس طرح نہیں بھاگوں گی"۔ شالی نے غصیلے انداز میں آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

" ہم کب کہہ رہے ہیں کہ تم جاؤ۔ تم خود ایسا کہہ رہی ہو"۔ چھن چھنگو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" میں نے یہ تو نہیں کہا کہ میں واپس جانا چاہتی ہوں۔ میں تو صرف اتنا کہہ رہی ہوں کہ اب ہمیں اس طرح مسافروں کی طرح جگہ جگہ گھومنے کی بجائے کہیں مستقل طور پر رہائش پذیر ہو کر آرام کرنا چاہیئے"۔ شالی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" دیکھو شالی! تمہیں معلوم ہے کہ میری زندگی کا تو مقصد بھی یہی ہے کہ پوری دنیا میں گھومتا پھروں اور جہاں کسی ظالم کا پتہ چلے اس کا خاتمہ کر کے انسانوں کو اس

کے ظلم سے بچاؤں۔ اب تم ہی بتاؤ کہ میں کیسے ایک جگہ مستقل طور پر رہ کر آرام کر سکتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے شالی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب تک تم نے سینکڑوں ظالموں کا خاتمہ کر دیا ہوگا۔ اب کیا ضروری ہے کہ دنیا کے ہر ظالم کا تم نے ہی خاتمہ کرنا ہے"۔ شالی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں شالی! جب تک میرا سانس چل رہا ہے میں ظالموں کے خلاف لڑتا رہوں گا۔ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے اور بندر بابا کے تعاون سے جو صلاحیتیں ملی ہیں۔ ان کا مقصد یہی ہے۔ یہ اس لئے نہیں ملیں کہ میں عام انسانوں کی طرح ایک جگہ بیٹھا رہوں"۔ چھن چھنگو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ شالی کوئی جواب دیتی، انہیں دور سے رونے پیٹنے اور زور زور سے چیخنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے پورے قصبے کے

لوگ مل کر رو پیٹ رہے ہوں، چیخ رہے ہوں۔ چلا رہے ہوں۔

"ارے یہ کیا؟ یہ رونے پٹنے کی آوازیں کہاں سے آرہی ہیں"۔ چھن چھنگو نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"کوئی آدمی مر گیا ہوگا۔ اس کے رشتہ دار رو پیٹ رہے ہوں گے"۔ شاملی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے ان کے کمرے کا دروازہ زور زور سے کھٹکھٹایا جانے لگا۔ اور چھن چھنگو نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔

"جلدی کرو۔ میرے ساتھ تہہ خانے میں آجاؤ۔ بستی میں نکٹا جن آگیا ہے۔ وہ سب کو مار ڈالے گا"۔ دروازے پر کھڑے ہوئے سرائے کے بوڑھے مالک نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

"نکٹا جن"۔ چھن چھنگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں! جلدی کرو۔ تہہ خانے میں آجاؤ۔ شائد

ہم بچ جائیں۔ جلدی کرو۔ سرائے کے مالک نے چھن چھنگو کا بازو پکڑ کر اُسے گھسیٹتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو! اس طرح خوفزدہ ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ مجھے بتاؤ کہ یہ نکٹا جن کون ہے؟" چھن چھنگو نے اپنا بازو سرائے کے مالک کے ہاتھ سے چھڑاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے سرائے کے باہر سے چیخنے اور رونے پیٹنے کی آوازیں سنائی دیں اور سرائے کا بوڑھا مالک اس طرح سر پر پیر رکھ کر دوڑ پڑا جیسے ہزاروں بھوت اُس کا پیچھا کر رہے ہوں۔

ابھی چھن چھنگو اور شاملی حیرت سے یہ سب تماشہ دیکھ رہے تھے کہ سرائے کا دروازہ ایک خوفناک دھماکے سے ٹوٹ کر اندر آگرا۔ اور چھن چھنگو اور شاملی نے دیکھا کہ ایک دیوقامت جن جس کا ناک غائب تھا، ہُو ہُو کرتا ہوا اندر آگیا اس کے دونوں ہاتھوں میں چار پانچ افراد

پھڑک رہے تھے۔ ان کے دیکھتے ہی دیکھتے اس نے بڑے اطمینان سے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے افراد کو نیچے فرش پر پھینکا اور پھر جیسے ہی وہ اُٹھ کر بھاگنے لگے نکٹے جن نے قہقہے مارتے ہوئے ان میں سے ایک ایک کو پکڑا اور اس کے جسم کے ٹکڑے کر کر کے پھینکتا گیا۔

"خبردار! رُک جاؤ، تم انسانوں پر ظلم کیوں کر رہے ہو"؟ چھن چھنگو سے یہ منظر نہ دیکھا گیا تو وہ چیخ پڑا۔ اس وقت وہ اوپر والی گیلری میں کھڑے تھے جبکہ نکٹا جن نیچے ہال کمرے کے دروازے کے سامنے یہ ظلم کر رہا تھا۔ چھن چھنگو کی آواز سن کر وہ چونک پڑا۔ اس نے اپنی خوفناک آنکھوں سے گیلری میں کھڑے ہوئے چھن چھنگو، شالی اور پنگو بندر کو دیکھا۔

"اوہو اوہو! اب بچے بھی گاما نا جن کو للکارنے لگے ہو ہو"۔ نکٹے جن نے خوفناک قہقہہ مارتے ہوئے کہا اور پھر اس نے

اپنے دونوں ہاتھ بڑھائے۔ اس کے دونوں ہاتھ تیزی سے لمبے ہوتے گئے۔ اور وہ خوفناک ہاتھ تیزی سے ان کے قریب پہنچ گئے۔

چھن چھنگلو نے جلدی سے منہ میں کچھ پڑھ کر اس کے دونوں ہاتھوں پر پھونک ماری۔ لیکن اس نکٹے جن پر چھن چھنگلو کی صلاحیتوں کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اور اس کے بڑے بڑے خوفناک ہاتھ چھن چھنگلو کے جسم کے قریب پہنچ گئے۔

چھن چھنگلو تیزی سے پیچھے ہٹا اور اس نے بڑی پھرتی سے جیب سے خنجر نکال کر اس جن کے دونوں ہاتھوں پر وار کرنے شروع کر دیئے۔

نکٹے جن کے منہ سے ایک چیخ سی نکلی اور اس نے دونوں ہاتھ تیزی سے واپس کھینچ لئے۔ اب اس کی شکل بری طرح بگڑ گئی تھی۔ شاید اسے غصہ آ گیا تھا اور دوسرے لمحے اس نے پھنکارتے ہوئے

ایک بار پھر دونوں ہاتھ تیزی سے گیلری کی طرف بڑھاتے اور اس بار چھن چھنگو کی کمزور گردن نکٹے جن کے مضبوط ہاتھوں میں آگئی۔

اچانک پنگو بندر اپنی جگہ سے اچھلا اور پھر وہ فضا میں تیرتا ہوا بجلی کی سی تیزی سے نکٹے جن کے چہرے سے جا ٹکرایا۔ اس نے پوری قوت سے اپنے دونوں پنجے اس کی آنکھوں میں مار دیئے نکٹا جن بری طرح چیخ پڑا اور اس کے ہاتھوں نے چھن چھنگو کی گردن چھوڑ دی۔ پنگو بندر نیچے گرتے ہی چھلانگ لگا کر باہر نکل گیا۔ نکٹا جن چیختا ہوا اس کے پیچھے لپکا۔

"آؤ شالی"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے ہوئے سیڑھیاں اتر کر نیچے پہنچ گئے۔

جب وہ دونوں دروازے سے باہر آتے تو انہوں نے ایک میدان میں نکٹے جن

کو بے تحاشا اِدھر اُدھر بھاگتے دیکھا۔ پنگلو بندر آگے آگے بھاگ رہا تھا جبکہ نکٹا جن اُسے پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ لمبے کر کے اُسے پکڑنے کے لئے جھپٹا مارتا، لیکن پنگلو بندر تیزی سے کنی کاٹ جاتا۔ لیکن نکٹا جن بھی غصے سے پاگل ہو کر مسلسل اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔

چھن چھنگلو نے دوبارہ نکٹے جن پر اپنی صلاحیتوں کو آزمانا شروع کر دیا لیکن ایک بار پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ نکٹے جن پر اس کی کوئی صلاحیت بھی کام نہ کر رہی تھی۔

اِدھر شالی نے نکٹے جن پر جادو کے حملے کرنے شروع کر دیئے۔ لیکن پھر اس کے چہرے پر بھی حیرت اور پریشانی کے آثار ابھر آئے۔ کیونکہ اس کے جادو کا کوئی وار بھی نکٹے جن پر اثر انداز نہیں ہو رہا تھا۔

پنگو بندر بھاگتے بھاگتے اچانک تیزی سے مڑا اور پھر وہ ایک گہری کھڈ کے اوپر سے چھلانگ کر دوسرے کنارے پر پہنچ گیا۔ لیکن اس کے پیچھے بھاگتا ہوا نکٹا جن اپنے آپ کو نہ سنبھال سکا اور دوسرے لمحے وہ ایک زور دار دھماکے سے اس گہرے کھڈ کے اندر منہ کے بل جا گرا۔ اس کے حلق سے اتنی زور دار چیخ نکلی کہ پوری بستی ہل گئی۔ نکٹے جن نے اٹھنے کی کوشش کی، مگر اسی لمحے آسمان پر جیسے بجلی سی چمکی ہو، اور روشنی کی ایک تیز دھار سیدھی نکٹے جن کے اوپر آ گری. اور دوسرے لمحے چھن چھنگو اور شاٹلی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ کھڈ خالی تھی۔ اور وہاں نکٹے جن کا وجود تک نہ تھا۔ پنگو بندر بھی چکر کاٹ کر دوبارہ ان کے قریب پہنچ گیا تھا۔ وہ بری طرح کانپ رہا تھا. کیونکہ اُسے کافی دیر تک مسلسل دوڑنا پڑا تھا۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے بستی کے

لوگ کونے کھدروں سے نکل نکل کر ان کے گرد جمع ہونے لگے۔ ان کے چہرے دہشت زدہ تھے۔

"تم نے ہمیں بچا لیا لڑکے! ورنہ یہ نکٹا جن تو جس بستی میں آ جاتا ہے۔ وہاں ایک آدمی کو بھی زندہ نہیں چھوڑتا"۔ ایک بوڑھے نے لرزتے ہوئے کہا۔

"اس میں میرا کوئی کام نہیں ہے بزرگ بابا! یہ تو میرے اس بندر نے کام دکھایا ہے کہ اسے منہ کے بل کھڈ میں گرا دیا ہے"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لوگ چھن چھنگو کا شکریہ ادا کر کے تیزی سے واپس اپنے ٹوٹے پھوٹے مکانوں کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔ وہ شائد اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو تلاش کرنا چاہتے تھے جو ان مکانوں کے ملبے میں دفن ہو گئے تھے۔

"میرا کوئی جادو اس نکٹے جن پر اثرانداز نہیں ہوا۔ آخر یہ کیا بات ہے"؟ شالی نے

سرائے کی طرف واپس مڑتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میں خود حیران ہوں شالی! میری کوئی صلاحیت اس نکٹے جن پر کام نہیں آئی"۔ چھن چھنگو نے بھی اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میں تو سرائے میں جاکر سامری کے بھونپو سے پوچھتی ہوں"۔ شالی نے کہا۔
"ہاں ضرور پوچھو! پتہ تو چلے کہ آخر یہ ہے کیا بلا"؟ چھن چھنگو نے کہا۔ اور اسی دوران وہ دونوں سرائے تک پہنچ گئے۔
سرائے کا مالک انہیں دروازے میں ہی مل گیا۔
"اوہ! تم بہت بہادر ہو لڑکے، تم نے خوب اس خوفناک جن کا مقابلہ کیا ہے"۔ بوڑھے نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"مگر بابا! یہ نکٹا جن ہے کیا بلا"؟ شالی نے پوچھا۔

"بیٹے! یہ دنیا کا سب سے ظالم جن ہے اس نے ہزاروں بستیاں تباہ کر دی ہیں لاکھوں انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ یہ جس بستی میں پہنچتا ہے وہاں آدمیوں کا صفایا کر دیتا ہے۔ ایک نجومی نے بتایا تھا کہ کسی شہزادے نے ایک بار لڑائی میں اس جن کی ناک تلوار سے کاٹ ڈالی تھی۔ تب سے یہ انسانوں کا جانی دشمن ہو گیا ہے"۔ بوڑھے نے کہا۔

"مگر بابا! کیا یہ روز اسی بستی میں آتا ہے؟" چین چینگو نے پوچھا۔

"نہیں بیٹے! اس کا کوئی پتہ نہیں کہ یہ کس وقت اور کس روز کس بستی میں آجائے"۔ بوڑھے نے کہا۔

"اچھا بابا! اب تم آرام کرو۔ ہم نے بھی آرام کرنا ہے۔ صبح تم سے بات کریں گے"۔ چین چینگو نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور بوڑھا سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

جیسے ہی چین چینگو نے کمرے کا دروازہ

بند کیا۔ شاملی نے سامری کے بھونپو کو بلالیا۔ دوسرے لمحے زمین پھٹی اور سامری کا بھونپو زمین سے باہر آگیا۔

"حاتم جادوگر کی بیٹی! سامری کے بھونپو کو کیوں طلب کیا ہے"؟ بھونپو کے منہ سے آواز سنائی دی۔

"سامری کے بھونپو! ہمیں بتاؤ کہ یہ نکٹا جن کون ہے۔ اس پر میرا جادو، اور چین چنگلو کی صلاحیتیں کیوں کام نہیں کرتیں"۔ شاملی نے بھونپو کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

"حاتم جادوگر کی بیٹی سنو! اور غور سے سنو! نکٹا جن دنیا کا سب سے ظالم اور خوفناک جن ہے۔ ایک بار یہ ملک یمن کی شہزادی اومیلا کو اٹھا لایا تھا تو شہزادی کا منگیتر ملک چین کا شہزادہ چانگ اپنی منگیتر کو اس کے پنجے سے چھڑانے کے لئے اس کے پاس پہنچ گیا۔ شہزادہ بے حد بہادر تھا اس نے نکٹے جن سے خوب مقابلہ کیا اور پھر وہ اس کی ناک کاٹ لینے میں کامیاب

ہوگیا۔ نکٹے جن کی تمام طاقت اس کی ناک میں تھی۔ ناک کٹتے ہی یہ بےبس ہوکر بھاگ گیا تھا اور ملک چین کا شہزادہ اپنی منگیتر کو لے کر واپس چلا گیا۔ نکٹے جن کو اپنی ناک کٹنے کا بےحد افسوس تھا۔ پہلے اس کا نام مہار جن تھا لیکن ناک کٹنے کے بعد سب اسے نکٹا جن کہنے لگے۔ نکٹے جن نے ناک کٹنے کے بعد قسم کھائی کہ وہ دنیا کے تمام انسانوں سے اپنی ناک کا انتقام لے گا۔ لیکن چونکہ ناک کٹنے کی وجہ سے اس کی تمام طاقت ختم ہو گئی تھی اس لئے وہ زار زار پہاڑی پر چلا گیا جہاں دنیا کا سب سے بڑا جادوگر ریشم جادوگر رہتا ہے۔ ریشم جادوگر بےحد بوڑھا تھا نکٹے جن نے اس کی بڑی خدمت کی۔ ریشم جادوگر نکٹے جن کی خدمت پر بےحد خوش تھا پھر ریشم جادوگر کی موت کا وقت آگیا تو ریشم جادوگر نے مرنے سے پہلے انعام کے طور پر اپنا تمام

جادو اس نکٹے جن کو منتقل کر دیا اور اس طرح نکٹے جن کی تمام طاقتیں بھی واپس آگئیں اور اس کے ساتھ وہ دنیا کا سب سے بڑا جادوگر بھی بن گیا اور پھر اس نے انسانوں سے انتقام لینا شروع کر دیا ۔ یہ ہر ماہ کسی نہ کسی بستی میں پہنچ جاتا ہے اور پھر وہاں موجود ہر شخص کو مار ڈالتا ہے ۔ مکان توڑ پھوڑ دیتا ہے ۔ بڑے تو ایک طرف رہے ، معصوم بچوں کو بھی نہیں چھوڑتا ۔ چونکہ وہ رلیشم جادوگر کے جادو کا وارث ہے اس لئے تمہارا جادو اس پر اثر نہیں کر سکتا ۔ اور چھن چھنگلو کی صلاحیتیں اس پر اس لئے کام نہیں کرتیں کہ وہ ناک کٹ جانے کی وجہ سے معذور کہلاتا ہے اور چھن چھنگلو کی صلاحیتیں کسی معذور آدمی پر اثر نہیں کرتیں" ۔ ساری کے پھوپھو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" لیکن یہ روشنی کیسی تھی جو آسمان سے اتری اور نکٹا جن غائب ہو گیا " چھن چھنگلو

نے پوچھا۔
"ریشم جادوگر کی روح اس کی حفاظت کرتی ہے۔ جب بھی نکٹے جن کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو روح اسے بچا کر لے جاتی ہے۔ اور یہ بھی سن لو کہ اب نکٹا جن تمہارا سب سے بڑا دشمن بن گیا ہے۔ اصول کے مطابق وہ ایک ماہ سے پہلے کسی پر حملہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے آج سے ٹھیک ایک ماہ بعد وہ تم پر حملہ کرے گا۔ چاہے تم دنیا کے کسی بھی خطے میں پہنچ جاؤ۔ وہ تم تک پہنچ جائے گا"۔ سامری کے بھوپھو نے کہا۔
"اس طرح انسانوں کو مارنا تو ظلم ہے ایسے ظالم کا خاتمہ ضروری ہے کوئی ترکیب بتاؤ جس سے یہ مر جائے"۔ شالی نے کہا۔
"حاتم جادوگر کی بیٹی! نکٹے جن کو کوئی نہیں مار سکتا۔ ایسا ہونا ناممکن ہے اس کو مارنے کی کوئی ترکیب نہیں ہے"۔ سامری نے بھوپھو نے جواب دیا اور اس

کے ساتھ ہی وہ زمین میں غائب ہو گیا کیونکہ اس کا باہر رہنے کا وقت ختم ہو چکا تھا۔

"اس بار تو مجھوبھو نے عجیب بات کہی ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ظالم مر ہی نہ سکے۔ ظالم کے دن تو ویسے ہی تھوڑے ہوتے ہیں۔ میں بندر بابا سے بات کرتا ہوں۔ وہ ضرور اس ظالم کے مرنے کی کوئی ترکیب بتائیں گے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں بندر بابا کا تصور قائم کیا۔

"کیا بات ہے چھن چھنگو بیٹے! مجھے کیسے یاد کیا ہے"؟ بندر بابا کی آواز چھن چھنگو کو سنائی دی اور چھن چھنگو نے نکٹے جن کے متعلق ساری بات کہہ دی اور اس کے مرنے کی ترکیب پوچھی۔

"چھن چھنگو بیٹے! اللہ تعالیٰ کے کچھ راز ایسے ہوتے ہیں جنہیں ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔ یہ نکٹا جن بھی اللہ تعالیٰ کا ایک

نے پوچھا۔

"ریشم جادوگر کی رُوح اس کی حفاظت کرتی ہے۔ جب بھی نکٹے جن کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو رُوح اُسے بچا کر لے جاتی ہے۔ اور یہ بھی سُن لو کہ اب نکٹا جن تمہارا سب سے بڑا دشمن بن گیا ہے۔ اصول کے مطابق وہ ایک ماہ سے پہلے کسی پر حملہ نہیں کرسکتا۔ اس لئے آج سے ٹھیک ایک ماہ بعد وہ تم پر حملہ کرے گا۔ چاہے تم دُنیا کے کسی بھی خطے میں پہنچ جاؤ۔ وہ تم تک پہنچ جاتے گا"۔ سامری کے بھوپھو نے کہا۔

"اس طرح انسانوں کو مارنا تو ظلم ہے ایسے ظالم کا خاتمہ ضروری ہے کوئی ترکیب بتاؤ جس سے یہ مر جائے"۔ شالی نے کہا۔

"حاتم جادوگر کی بیٹی! نکٹے جن کو کوئی نہیں مار سکتا۔ ایسا ہونا ناممکن ہے اس کو مارنے کی کوئی ترکیب نہیں ہے"۔ سامری نے بھوپھو نے جواب دیا اور اس

کے ساتھ ہی وہ زمین میں غائب ہو گیا کیونکہ اس کا باہر رہنے کا وقت ختم ہو چکا تھا۔

"اس بار تو بھونبو نے عجیب بات کہی ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ظالم مر ہی نہ سکے۔ ظالم کے دن تو ویسے ہی تھوڑے ہوتے ہیں۔ میں بندر بابا سے بات کرتا ہوں۔ وہ ضرور اس ظالم کے مرنے کی کوئی ترکیب بتائیں گے۔" چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں بندر بابا کا تصوّر قائم کیا۔

"کیا بات ہے چھن چھنگو بیٹے! مجھے کیسے یاد کیا ہے"؟ بندر بابا کی آواز چھن چھنگو کو سنائی دی اور چھن چھنگو نے نکٹے جن کے متعلق ساری بات کہہ دی اور اس کے مرنے کی ترکیب پوچھی۔

"چھن چھنگو بیٹے! اللہ تعالیٰ کے کچھ راز ایسے ہوتے ہیں جنہیں ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔ یہ نکٹا جن بھی اللہ تعالیٰ کا ایک

راز ہے۔ تم اس ارادے سے باز آ جاؤ۔ یہ تمہارے بس کا نہیں ہے۔ البتہ جہاں تک اس کا تم سے دشمنی کا تعلق ہے میں اُسے روک دُوں گا۔ وہ آئندہ تم پر کبھی وار نہ کرے گا"۔ بندر بابا نے کہا۔

"بندر بابا! کیا یہ نکٹا جن ظالم نہیں ہے کیا اس نے لاکھوں انسانوں کو ہلاک نہیں کیا؟ کیا اس نے ہزاروں بستیاں تباہ نہیں کیں؟ پھر آپ اس کی حمایت کیوں کر رہے ہیں"؟ چھن چھنگو نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

"چھن چھنگو بیٹے! یہ واقعی ظالم ہے لیکن ابھی اس کے مرنے کا وقت نہیں آیا"۔ بندر بابا نے جواب دیا۔

"وقت آیا ہو یا نہ آیا ہو۔ میں اس کے خلاف ضرور لڑوں گا۔ میں اس ظالم کو ضرور اس کے انجام تک پہنچاؤں گا"۔ چھن چھنگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا تم میری نافرمانی کرو گے"؟ بندر بابا

لے لہجے میں بھی غصہ آگیا۔
"اگر کسی ظالم کو مارنا نافرمانی ہے تو پھر
میں یہ نافرمانی ضرور کروں گا"۔ چھن چھنگو نے
بگڑے ہوتے لہجے میں کہا۔
"تم کو شائد اپنے آپ پر بہت غرور
ہوگیا ہے۔ میں آج سے تمہاری تمام صلاحیتیں
واپس لیتا ہوں۔ اب جب تک تم معافی نہ
مانگو گے، تمہیں صلاحیتیں نہیں ملیں گی"۔
بندر بابا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور
اس کے ساتھ ہی ان کی آواز آنا بند
ہو گئی
چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں اس کا
چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑ گیا تھا۔
"ہونہہ! ایسی صلاحیتوں کا کیا فائدہ جو کسی
ظالم کو نہ مار سکیں"۔ چھن چھنگو نے غصیلے لہجے
میں کہا۔
"کیا ہوا چھن چھنگو! کیوں اتنا غصہ کر رہے
ہو"؟ شالی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا
اور چھن چھنگو نے بندر بابا کے ساتھ ہونے

والی تمام گفتگو اُسے سُنا دی۔
"اوہ! یہ بہت بُرا ہوا۔ تم نے بندر بابا کو ناراض کر کے اچھا نہیں کیا۔ تم فوراً ان سے معافی مانگو"۔ شالی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔
"سنو شالی! اب میں بچہ نہیں رہا۔ میں اب جوان ہو گیا ہوں۔ اب میں پہلے اس نکٹے جن کا خاتمہ کروں گا اس کے بعد بندر بابا سے معافی مانگوں گا"۔ چھن چھنگلو بھی ضد پر اتر آیا۔
"لیکن کیسے خاتمہ کرو گے۔ صلاحیتیں تمہاری ختم ہو گئیں۔ میرا جادو اس پر اثر نہیں کرتا۔ تم اس سے لڑ نہیں سکتے۔ آخر پھر اس کا خاتمہ کیسے کرو گے"؟ شالی نے حیران ہوتے ہوتے کہا۔
"تم فکر نہ کرو۔ میں غار والے بزرگ کے پاس جاؤں گا۔ اس سے کہوں گا۔ وہ ضرور ہماری مدد کریں گے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔
"غار والے بزرگ، ارے تم سات رنگوں والی

پہاڑی کی غار والے بزرگ کی بات کر رہے ہو"؟ شالی نے چونکتے ہوئے پوچھا۔
"ہاں وہی۔ وہ بہت بڑے بزرگ ہیں"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور شالی خاموش ہو گئی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اس وقت چھن چھنگلو غصے میں ہے۔ اس لئے اس سے کچھ کہنا فضول ہے۔ صبح جب اس کا غصّہ اتر جائے گا تو پھر اس سے بات ہو سکے گی۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ سات رنگوں والی پہاڑی یہاں سے اتنی دُور ہے، کہ وہاں تک پہنچنا ہی محال ہے۔
"شالی! میں جانتا ہوں کہ تم کیا سوچ رہی ہو۔ تم ایسا کرو کہ اپنے جادو کا قالین منگواؤ۔ ہم اس پر سوار ہو کر سات رنگوں والی پہاڑی پر جائیں گے۔ ابھی اور اسی وقت"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔
"جادو کا قالین! اوہ ہاں! اس کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا۔ آؤ پھر باہر چلیں"۔ شالی نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ

تینوں کمرے سے نکل کر گیلری سے نیچے اترے اور سرائے کا بڑا دروازہ کھول کر باہر کھلے میدان میں آ گئے۔

شاملی نے منتر پڑھ کر دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور پھر انہیں زور سے جھٹکا۔ چند لمحوں بعد آسمان سے ایک قالین اڑتا ہوا آیا اور ان کے سامنے زمین پر اتر گیا۔ وہ تینوں اس قالین پر بیٹھ گئے۔

" جادو کے قالین! ہمیں سات رنگوں والی پہاڑی پر پہنچا دو۔" شاملی نے کہا اور قالین ایک جھٹکے سے فضا میں اٹھا اور پھر تیزی سے آسمان کی طرف بلند ہوتا چلا گیا۔ کافی بلندی پر جا کر وہ انتہائی تیز رفتاری سے ایک طرف کو اڑنا شروع ہو گیا۔

" اگر غار والے بزرگ نے بھی مدد سے انکار کر دیا، تب کیا ہوگا"؟ شاملی نے ایک خیال کے تحت چھن چھنگو سے پوچھا۔

" پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا"۔ چھن چھنگو نے مختصر سا جواب دیا تو شاملی خاموش ہو گئی۔

"چھن چھنگلو! میں کچھ کہوں"؟ اچانک پنگلو بندر نے کہا۔

"ہاں! تم بھی کہو"۔ چھن چھنگلو نے چونک کر کہا۔

"میرا خیال ہے کہ غار والے بزرگ کے پاس جانے سے بندر بابا اور زیادہ ناراض ہو جائیں گے۔ اس لئے تم بندر بابا سے معافی مانگ لو، اور نکٹے جن کا خیال دل سے نکال دو تو زیادہ بہتر ہے"۔ پنگلو بندر نے بندر بابا کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"اب یہ ناممکن ہے۔ اب میں پہلے نکٹے جن کا خاتمہ کروں گا۔ اس کے بعد اگر مجھے بندر بابا کے پیر بھی پکڑنے پڑے تو پکڑ لونگا"۔ چھن چھنگلو بدستور اپنی ضد پر اڑا ہوا تھا۔

"سمجھانا میرا فرض تھا، آگے تمہاری مرضی"۔ پنگلو بندر نے منہ بناتے ہوتے کہا۔

"سنو پنگلو بندر! اگر تم میرا ساتھ دینا چاہو تو ٹھیک، ورنہ اگر تم بندر بابا کے

پاس واپس جانا چاہو تو میری طرف سے اجازت ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اب میں زندہ رہوں گا تو تمہارے ساتھ اور اگر مروں گا تو تمہارے ساتھ۔ آئندہ ایسی بات نہ کرنا"۔ پنگلو بندر نے غصیلے لہجے میں کہا اور چھن چھنگو اس کی وفاداری پر ہنس پڑا۔

"بہت خوب پنگلو بندر! تم نے میرا دل خوش کر دیا ہے۔ جب تمہارے اور ثنالی جیسے وفادار دوست ساتھ ہوں تو پھر مجھے کس کی پرواہ ہو سکتی ہے"۔ چھن چھنگو نے ہنستے ہوئے کہا۔ پنگلو بندر اور ثنالی نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموش رہے۔

کافی دیر تک مسلسل اُڑنے کے بعد قالین نے نیچے اترنا شروع کر دیا۔ وہ سمجھ گئے کہ سات رنگوں والی پہاڑی آگئی ہے اور وہی ہوا، تھوڑی دیر بعد قالین سات رنگوں والی پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ کر اتر گیا۔ وہ تینوں اس سے اُتر گئے تو ثنالی کے اشارے

پر قالین غائب ہو گیا۔

چھن چھنگو، شاملی اور پنگو بندر کو ہمراہ لئے پہاڑی کی چوٹی سے نیچے اترا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس غار کے اندر داخل ہو گیا جس میں بزرگ بیٹھے عبادت کر رہے تھے۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی انہوں نے آنکھیں کھول دیں اور ان کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"تم نے بندر بابا کو ناراض کر دیا چھن چھنگو"۔ بزرگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے ناراض نہیں کیا بزرگ بابا! وہ خود ہی ناراض ہو گئے ہیں۔ میں نے تو اتنا کہا ہے کہ ظالم کا خاتمہ ہونا چاہیئے"۔ چھن چھنگو نے ادب سے سلام کرتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"وہ تم پر ناراض نہیں ہیں چھن چھنگو! دراصل بات یہ ہے کہ جنگٹے جن کے استاد ریشم جادوگر نے ایک خاص چلہ کیا تھا جس کی مدد سے اس نے پوری

دنیا کی رُوحانی طاقتوں سے یہ وعدہ لے لیا تھا کہ اس پر یا اس کے شاگرد پر دس ہزار سال تک رُوحانی طاقتیں غلبہ نہ کرسکیں گی اور اس خاص چلّے کی وجہ سے اُسے یہ وعدہ مل گیا اور ابھی اس وعدہ کو صرف ایک ہزار سال ہوا ہے نو ہزار سال باقی ہیں اس لئے بندر بابا مجبور تھے انہوں نے اپنی دی ہوئی صلاحیتیں بھی اس لئے واپس لے لی ہیں کہ اگر تم نے ان صلاحیتوں کو بندر بابا سے بات کرنے کے بعد نکلے جن پر جو ریشم جادوگر کا شاگرد ہے استعمال کیا تو پھر اس وعدے کے مطابق تم فوراً ہلاک ہو جاؤ گے" بزرگ بابا نے اُسے تفصیل سے سمجھاتے ہوئے کہا۔

" اوہ! تو یہ بات تھی۔ میں بھی سوچ رہا تھا کہ آخر بندر بابا ایک ظالم کی حمایت کیوں کرنے لگ گئے ہیں لیکن بزرگ بابا! آپ کے پاس بھی تو رُوحانی طاقتیں ہیں۔ کیا آپ بھی اس وعدے کے پابند ہیں اور

یہ نکٹا جن نو ہزار سال تک اس طرح انسانوں پر ظلم کرتا رہے گا۔" چھن چھنگو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں! میں بھی اس وعدے کا پابند ہوں اور دنیا کا ہر بزرگ اور نیک آدمی اس وعدے کا پابند ہے لیکن اس کا ایک حل بھی ہے۔ اگر تم اس میں کامیاب ہو جاؤ تو پھر نکٹا جن وعدے سے پہلے بھی ہلاک ہو سکتا ہے۔" بزرگ بابا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ کونسا حل ہے بزرگ بابا! مجھے بتاؤ میں ضرور کوشش کروں گا۔" چھن چھنگو نے چونکتے ہوئے کہا۔

"سنو! ریشم جادوگر کا جسم تو مر چکا ہے لیکن اس کی روح زندہ ہے۔ اگر تم کسی طرح اس کی روح کو اس دنیا سے نکال دو تو نکٹے جن کی طاقت بھی ختم ہو جائے گی اور ریشم جادوگر کے ساتھ وعدہ بھی۔ ورنہ ریشم جادوگر میں اتنی طاقت موجود ہے کہ وہ

سمندروں کو تہہ و بالا کر دے اور چٹانوں کو ریزہ ریزہ کر دے۔ اس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔" بزرگ بابا نے کہا۔

"بزرگ بابا! مجھے وہ ترکیب بتاؤ جس سے میں ریشم جادوگر کی رُوح کو اس دنیا سے نکال سکوں"۔ چھن چھنگلو نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔ اس کی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگی تھیں۔

"ہے تو یہ کام بے حد مشکل، لیکن اگر ہمت کی جائے تو ہو بھی سکتا ہے"۔ بزرگ بابا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"آپ بتائیں تو سہی بزرگ بابا! میں اس کے لئے اپنی جان تک لڑا دوں گا"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"اچھا غور سے سنو! ظالم جادوگروں کی روحیں مرنے کے بعد حضرت سلیمان کی پہاڑی میں قید رہتی ہیں۔ وہ صرف قیامت کے بعد ہی اللہ تعالےٰ کے پاس پہنچیں گی اور پھر انہیں ظلم کی وجہ سے سیدھا دوزخ میں

ڈال دیا جائے گا۔ قیامت سے پہلے اگر کسی جادوگر کی رُوح کو اللہ تعالیٰ کے پاس بھیجنا ہو تو اس کے لئے اس رُوح کو چاندنی پھول میں قید کرنا پڑتا ہے۔ اگر یہ رُوح چاندنی پھول میں قید ہو جائے تو پھر وہ اس دنیا میں نہیں رہ سکتی اور سیدھی دوزخ میں چلی جاتی ہے۔ چاندنی پھول میں قید ہونے کے بعد وہ پھول رُوح سمیت اس دنیا سے غائب ہو جاتا ہے اور اس رُوح کو اسی طرح قید کر کے دوزخ تک پہنچا دیتا ہے "۔ بزرگ بابا نے کہا۔

" چاندنی پھول کہاں ہوتا ہے اور ریشم جادوگر کی رُوح اس میں کیسے قید ہو گی؟ " چھن چھنگو نے پوچھا۔

" چاندنی پھول ایک سو سال میں ایک پیدا ہوتا ہے۔ یہ جوع نامی وادی میں ہوتا ہے۔ جوع نامی وادی زمین کی تہہ میں ہے۔ راستے میں چار رکاوٹیں ہیں پہلی رکاوٹ تو خوفناک کالے ناگوں کی وادی ہے۔ یہ کالے

ناگ اس قدر خطرناک ہیں کہ ان کے
کاٹنے سے انسان فوراً مر جاتا ہے۔ اس
وادی کے بعد ایک اور وادی آتی ہے
یہ وادی سُرخ زہریلی مکھیوں کی وادی ہے
یہ مکھیاں اس وادی میں کروڑوں، اربوں
کی تعداد میں اُڑتی رہتی ہیں۔ ان میں سے
ایک مکھی بھی اگر کسی انسان کو کاٹ لے
تو وہ پانی بن کر بہہ جاتا ہے اور ان
کا ڈنک اس قدر تیز ہوتا ہے کہ موٹے
سے موٹے کپڑے حتیٰ کہ لوہے کی چادر
کے اندر بھی اُتر جاتا ہے۔ اس وادی کے
بعد ایک اور وادی آتی ہے یہ وادی سیاہ
بچھوؤں کی وادی کہلاتی ہے یہ سیاہ رنگ
کے بچھو خرگوش جتنے بڑے ہوتے ہیں اور
کے ڈنک آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں.
اگر یہ کسی کو ڈنک مار دیں تو وہ آدمی
بھاپ بن کر اُڑ جاتا ہے۔ اس کے بعد
آخری وادی آتی ہے جسے خوفناک چیونٹیوں کی
وادی کہتے ہیں۔ یہ چیونٹیاں وہاں لاتعداد موجود

ہیں اور جس شخص پر یہ چیونٹیاں چڑھ جائیں تو اس آدمی کے جسم کا گوشت پلک جھپکنے میں کھا جاتی ہیں۔ ان خوفناک چیونٹیوں کی وادی سے گزرنے کے بعد جوع نامی وادی آتی ہے۔ یہاں ہر طرف سیاہ رنگ کے پھول کھلے ہوتے ہیں لاکھوں کی تعداد میں۔ جس میں سے زہریلی خوشبو مسلسل نکلتی رہتی ہے کہ وہاں کوئی بھی آدمی ایک سانس لیتے ہی مر جاتا ہے۔ ان سیاہ رنگ کے زہریلے پھولوں کے درمیان میں ایک سفید رنگ کا بڑا سا پھول ہوتا ہے جسے چاندنی پھول کہتے ہیں۔ اگر کوئی آدمی یہ سب رکاوٹیں دور کر کے اس پھول کو توڑ لے اور پھر جس جادوگر کی روح کو اس پھول میں قید کرنا ہو، اس کا نام لے کر اس کی چاروں پتیوں کو بند کرتا جائے تو جیسے ہی یہ پتیاں بند ہوں گی وہ روح اس میں قید ہو جائے گی اور جیسے ہی روح قید ہو گی پھول روح سمیت غائب ہو جائے

گا اور اس رُوح کو لے کر اس دنیا سے نکل جائے گا اور سیدھا دوزخ میں پہنچا دے گا اور جیسے جیسے اس کی پتی بند ہو گی ویسے ویسے راستے کی وادیاں بھی غائب ہوتی جائیں گی۔ یعنی ایک پتی بند ہوتے ہی کالے ناگ غائب ہو جائیں گے دوسری پتی بند ہوتے ہی سُرخ زہریلی مکھیاں تیسری پتی کے بند ہونے پر سیاہ بچھو اور چوتھی اور آخری پتی بند ہوتے ہی خوفناک چیونٹیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ پھر سو سال بعد جب چاندنی پھول دوبارہ کھلتا ہے تو پھر یہ ساری وادیاں دوبارہ نمودار ہو جاتی ہیں"۔ بزرگ بابا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا لیکن یہ تفصیل اس قدر خوفناک اور لرزا دینے والی تھی کہ شاملی اور پنگلو بندر تو یہ سُنکر ہی خوف سے کانپنے لگ گئے تھے۔ جبکہ چھن چھنگلو کے جسم میں بھی سردی کی لہریں سی دوڑنے لگ گئی تھیں۔

"میں نے سُن لیا ہے بزرگ بابا! اور میں

ضرور ان وادیوں سے گذروں گا۔ یہ میرا فیصلہ ہے"۔ چھن چھنگلو نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے مضبوط لہجے میں کہا اور بزرگ بابا جو تفصیل بتانے کے بعد چھن چھنگلو کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ خوشی سے کھل اٹھے۔

شاباش چھن چھنگلو شاباش! انسان کو اسی طرح حوصلہ مند ہونا چاہیئے۔ جو انسان کسی نیک کام کے لئے ہمت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد کرتا ہے"۔ بزرگ بابا نے کہا۔

"لیکن بزرگ بابا! ان خوفناک چیزوں سے بچاؤ آخر کس طرح ہوسکتا ہے۔ کیا ان پر جادو اثر کرتا ہے"؟ شالی نے پوچھا۔

"نہیں شالی! ان پر کسی قسم کا کوئی جادو اثر نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی روحانی طاقت اثر کرتی ہے۔ اگر تم یہ سوچ رہی ہو کہ تم جادو کے قالین کے ذریعے اڑ کر انہیں پار کر لوگی تو ایسا نہیں ہو سکتا۔ ان کے پار کرنے کے لئے انسان کو ہمت کے ساتھ

ساتھ عقل استعمال کرنی پڑتی ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسی عقل دی ہے کہ وہ اگر کوشش کرے تو کوئی نہ کوئی راستہ نکال لیتا ہے۔ یہاں بھی تمہیں اپنی عقل سے کام لیتے ہوئے ان رکاوٹوں کو دور کرنا پڑے گا"۔ بزرگ بابا نے کہا۔

"آپ مجھے یہ بتائیں کہ اس وادی میں جانے کے لئے راستہ کہاں ہے؟" چین چھنگلو نے کہا۔

"تم شمال کی طرف جاؤگے تو وہاں ایک گہرے سرخ رنگ کا پہاڑ آئے گا۔ اس پہاڑ کے پیچھے خوفناک سمندر ہے۔ تمہیں اس سمندر کو پار کرنا ہوگا۔ یہ سمندر ایک اور پہاڑ کے ساتھ جاکر ختم ہوگا۔ دوسرے کنارے پر موجود اس پہاڑ کا رنگ گہرا نیلا ہے۔ اس نیلے رنگ کے پہاڑ کے دامن میں ایک بہت بڑی غار کا دہانہ ہے۔ جسے ایک چٹان سے بند کیا گیا ہے اس چٹان کو ہٹاتے ہی تم پہلی وادی میں داخل

ہو جاؤ گے"۔ بزرگ بابا نے کہا۔
"اچھا ٹھیک ہے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں اور ہمیں اجازت دیں"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔
"ابھی تم نے میری پوری بات نہیں سنی۔ یہ تو میں نے تمہیں تفصیل بتائی ہے اب میں تمہیں کچھ ہدایات دینا چاہتا ہوں"۔ بزرگ بابا نے کہا۔
"فرمائیں! میں سن رہا ہوں"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔
"سرخ پہاڑ تک تم جادو کے قالین پر جا سکتے ہو۔ وہاں تک پہنچنے میں کوئی بھی رکاوٹ نہیں۔ لیکن تم جیسے ہی پہاڑ کے پیچھے سمندر میں اترو گے، ریشم جادوگر کی روح اور نکٹے جن کو تمہارے ارادے کا علم ہو جائے گا۔ وہ فوراً تمہیں ہلاک کرنے اور روکنے کے لئے وہاں آ جائے گا اور ہر حربہ استعمال کرے گا اور تم اس سمندر کو کسی کشتی سے پار کرو گے تو نکٹا جن

تمہیں آسانی سے ہلاک کر دے گا اس لئے تمہیں ایک اور طریقہ بتاتا ہوں ۔ تم سمندر کے کنارے جاکر کہنا کہ مگرمچھ بادشاہ! تمہیں بزرگ بابا سلام دیتا ہے"۔ تمہارے اس طرح کہنے سے ایک بہت بڑا مگرمچھ نمودار ہو گا ۔ تم اُسے کہنا کہ وہ تمہیں نیلے پہاڑ تک پہنچا دے ۔ وہ اپنا بڑا سا منہ کھول دے گا ۔ تم ڈرنا نہیں اور اس کے منہ میں داخل ہوکر اس کے پیٹ میں جاکر بیٹھ جانا ۔ وہ سمندر میں غوطہ لگا کر تمہیں حفاظت سے نیلے پہاڑ تک پہنچا دے گا ۔ اس طرح نکٹا جن نیلے پہاڑ کے پہنچنے تک تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکے گا ۔ نیلے پہاڑ پر پہنچنے کے بعد نکٹا جن تمہیں کچھ نہ کہہ سکے گا ۔ چٹان ہٹانے کا طریقہ بھی میں تمہیں بتا دوں ۔ تم زرد رنگ کی سات کنکریاں ڈھونڈنا ۔ وہ تمہیں وہیں اِدھر اُدھر بکھری مل جائیں گی ۔ جب تم یہ سات کنکریاں چٹان پر مارو گے تو وہ بھاری چٹان خودبخود ہٹ

جائے گی اور تم کالے ناگوں کی وادی میں داخل ہو جاؤ گے۔
کالے ناگوں سے بچنے کا ایک طریقہ ہے۔ یہ ناگ اندھے ہیں۔ دیکھ نہیں سکتے صرف تمہارے جسم سے نکلنے والی بُو سے تمہیں وہ ڈھونڈ سکتے ہیں۔ تم ایسا کرنا کہ اپنے جسم پر تم کوئی ایسی چیز مل لینا جس سے تمہاری بُو ختم ہو جائے۔ ایسی صورت میں تم اطمینان سے یہ وادی پار کر جاؤ گے۔ اب یہ تمہاری عقل ہے کہ تم کس طرح اپنے جسم کی بُو ختم کرتے ہو۔ پہلی وادی پار کرتے ہی زہریلی سُرخ رنگ کی مکھیوں کی وادی آ جائے گی وہاں سے تم نے اپنی عقل سے نکلنا ہے اس طرح باقی وادیاں بھی۔ آخر میں سیاہ پھولوں کی زہریلی ہوا سے بچنے کے لئے تمہیں اپنا سانس روک کر آگے بڑھنا ہوگا۔ پھر تم جیسے ہی چاندنی پھول توڑو گے، سیاہ پھول خودبخود غائب ہو جائیں گے اور ان کی

زہریلی ہوا بھی۔ لیکن چاندنی پھول توڑتے ہی ریشم جادوگر کی رُوح وہاں پہنچ جائے گی۔ وہ تمہیں ڈرائے گی دھمکائے گی، منتیں کرے گی، خوشامد کرے گی، لالچ دے گی لیکن تم اس کی کوئی بات نہ سُننا اور پتیاں بند کرتے چلے جانا۔ اگر تم نے اس سے ڈر کر پھول کو ہاتھ سے چھوڑ دیا تو پھر تم فوراً مر جاؤ گے"۔ بزرگ بابا نے اُسے ھدایات دیتے ہوئے کہا۔

"میں پوری طرح سمجھ گیا ہوں بزرگ بابا! اب مجھے اجازت دیجئے"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور بزرگ بابا نے اس کے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے اُسے اجازت دے دی اور چھن چھنگلو اور شاملی بزرگ بابا کو سلام کرکے غار سے باہر آگئے۔

"یہ تو ناممکن کام ہے چھن چھنگلو! اسی لئے نشاندر بندر بابا نے انکار کر دیا تھا تم اس خیال کو چھوڑ دو"۔ شاملی نے غار سے باہر آتے ہی اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"سنو شالی! میں نے ہر صورت میں اس نکٹے جن کا خاتمہ کرنا ہے۔ چاہے میری جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ اس لئے تم مجھے آئندہ یہ لفظ نہ کہنا، اور تم مجھے اس سُرخ پہاڑ تک پہنچا کر واپس چلی جانا اور پنگو بندر کو بھی ساتھ لے جانا۔ میں نکٹے جن کے خاتمے کے بعد تمہارے پاس آ جاؤں گا"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"واہ! یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ میں تمہارے ساتھ رہوں گی۔ میں واپس نہیں جاؤں گی بزرگ کہتے ہیں کہ ایک سے دو بھلے ہوتے ہیں"۔ شالی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اور میں بھی ساتھ جاؤں گا چھن چھنگلو! یہ بات اچھی طرح سُن لو"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"لیکن اس طرح تو ہم مشکل میں پھنس جائیں گے۔ میں اکیلا تو کسی نہ کسی طرح نکل جاؤں گا۔ لیکن تمہارے ساتھ ہوتے ہوئے مجھے ــــــ"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"کچھ بھی ہو، ہم ساتھ رہیں گے"۔ شالی اور

پنگو بندر نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور چھن چھنگلو خاموش ہوگیا۔

اب وہ سات رنگوں والی پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ گئے تھے۔

"میں اُڑن قالین منگواؤں۔" شالی نے کہا۔

"ٹھہرو! مجھے پہلے ان وادیوں سے نکلنے کی کوئی ترکیب سوچنے دو۔ ہوسکتا ہے ہمیں اس کے لئے کسی سامان کی ضرورت پڑ جائے تو ہم یہ سامان ساتھ لے جائیں گے۔" چھن چھنگلو نے ایک چٹان پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں! یہ ٹھیک ہے۔ پہلا مسئلہ تو جسم کی بُو ختم کرنے کا ہے۔" شالی نے بھی ساتھ ہی بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میں نے سُنا ہے کہ انسانی جسم کی بُو پیاز کی بُو سے کم ہو جاتی ہے اس لئے اگر ہم پیاز کا رس اپنے کپڑوں پر چھڑک لیں تو ہماری بُو ختم ہو جائے گی۔" چھن چھنگلو نے سوچتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب! واقعی یہ درست ہے۔
لیکن ریں چھڑکنے کی ضرورت بھی نہیں
ہے۔ پیاز کی بُو بے حد تیز ہوتی ہے اور
پیاز کی بُو سے سانپ دُور بھاگتے ہیں۔
اس لئے ہم بہت سے پیاز کاٹ کر
اپنی جیبوں میں ڈال لیں گے اور ایک ہار
بنا کر پینگو بندر کے گلے میں ڈال
دیں گے۔ اس طرح ہم آسانی سے سانپوں
والی وادی پار کر جائیں گے"۔ شاملی نے
خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔
"چلو یہ مسئلہ تو حل ہوا۔ اب مکھیوں
سے کس طرح نمٹا جائے"۔ چھن چھنگو نے
کہا اور پھر وہ دونوں سوچتے رہے۔
"ایک ترکیب میں بتاؤں"۔ پینگو بندر
نے کہا۔
"ہاں تم بتاؤ۔ تم کوئی ہم سے کم ذہین
ہو"۔ چھن چھنگو نے کہا۔
"مکھیاں تیز ہوا، آگ اور دھوئیں سے
گھبراتی ہیں۔ اگر ان تینوں چیزوں میں سے

کوئی ایک ہو جائے تو ہم مکھیوں سے بچ سکتے ہیں"۔ پنکو بندر نے کہا اور چھن چھنگو بے اختیار اچھل پڑا۔

"واہ! کیا خوب ترکیب ہے۔ دھواں، گہرا دھواں، یہ آسانی سے پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر ہم کوڑتمے کی گیلی جڑیں جلا دیں تو ایک تو دھواں بے پناہ پیدا ہوگا اور دوسرا کوڑتمے کا دھواں اس قدر کڑوا ہوتا ہے کہ مکھیاں یقیناً بیہوش ہو جائیں گی"۔ چھن چھنگو نے فوراً کہا۔

"لیکن اگر مکھیوں کے ساتھ ساتھ ہم بھی بیہوش ہوگئے تو پھر"۔ شالی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہمیں سانس روکنا پڑے گی"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو یہ مسئلہ بھی طے ہوگیا اب تیسری وادی کے متعلق سوچیں۔ خرگوش کی جسامت کے بچھوؤں والی وادی کے متعلق"۔ شالی نے کہا۔

"بچھوؤں کے لئے تو پیاز کا رس بہترین دوا ہے۔ تمہیں معلوم نہیں، بچپن میں ہم ایسا کیا کرتے تھے کہ بچھو پکڑتے اور پھر اس پر پیاز کے پانی کا ایک قطرہ ڈال دیتے تو بچھو فوراً ہی تڑپ کر ہلاک ہو جاتا۔ ہم ایسا کریں گے کہ جہاں سے ہم نے گذرنا ہو گا وہاں پیاز کے پانی کا چھڑکاؤ کر دیں گے اور جو بچھو اس کی زد میں آ جائیں گے وہ مر جائیں گے۔ باقی قریب ہی نہیں آئیں گے۔"

چھن چھنگو نے کہا۔

"واقعی انسانی عقل عجیب چیز ہے پہلے میں اس سارے کام کو ناممکن سمجھ رہی تھی۔ لیکن اب سوچنے سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ تو کوئی ایسا مشکل کام نہیں"۔ شاملی نے کہا۔

"جو چیز بظاہر مشکل نظر آتی ہے اس پر اگر غور کر لیا جائے تو اس کا کوئی نہ کوئی حل لازماً نکل آتا ہے۔ شرط

صرف ہمت اور جذبے کی ہوتی ہے"۔
چھن چھنگلو نے جواب دیا اور شاملی نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔
"اب آخری رکاوٹ رہ گئی ہے خوفناک
چیونٹیوں والی"۔ پنگلو بندر نے کہا۔
"ہاں وہ رہ گئی ہے"۔ چھن چھنگلو نے
کہا اور پھر وہ تینوں خاموش ہوکر اس کے
متعلق سوچنے لگے۔ لیکن کوئی ایسی ترکیب
سمجھ میں نہ آرہی تھی جس سے ان کو
دُور بھگایا جاسکے۔
کافی دیر تک سوچ بچار کے بعد شاملی
اچانک خوشی سے اچھل پڑی۔
"بالکل ٹھیک، یہ ترکیب بالکل ٹھیک
رہے گی"۔ شاملی نے خوشی سے چہکتے
ہوئے کہا۔
"کونسی ترکیب"؟ چھن چھنگلو نے سوالیہ لہجے
میں پوچھا۔
"چیونٹیاں آگ سے خوفزدہ ہوتی ہیں ہمیں
آگ جلانا پڑے گی"۔ شاملی نے کہا۔

"کیوں نہ ہم اپنے پیروں کے گرد بہت سی جھاڑیاں باندھ لیں اور پھر ان جھاڑیوں میں آگ لگا دیں۔ چیونٹیاں اب اڑ تو نہیں سکتیں۔ پیروں کے ذریعے ہی ہمارے جسم پر چڑھیں گی۔ اس طرح ہم دوڑ کر یہ وادی پار کر جائیں گے"۔ چھن چھنگلو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"بالکل ایسا ہی کرنا پڑے گا آگ کی وجہ سے چیونٹیاں نزدیک نہ آئیں گی اور ہم آسانی سے یہ وادی بھی پار کر جائیں گے"۔ شالی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بس ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری مدد کی ہے۔ انشاءاللہ ہم ساری رکاوٹیں پار کر لیں گے۔ لیکن اب یہ سامان ہمیں مہیا کرنا ہوگا"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"اس کی فکر نہ کرو۔ یہ سارا سامان ہرکارہ لے آئے گا"۔ شالی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہرکارہ! وہ کیا ہوتا ہے؟" چھن چھنگلو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میرے والد نے ایک خاص عمل کے ذریعے ایک ایسی طاقت کو قابو میں کیا ہوا ہے جو دنیا کی ہر چیز لمحوں میں مہیا کر دیتا ہے۔ اسے ہم سرکارہ کہتے ہیں یہ میرے بھی تابع ہے" شاملی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"دھیان رکھنا جادو کی چیزیں نہ منگوا لینا ورنہ وہ بے اثر ہو جائیں گی اور ہم مفت میں مارے جائیں گے" چھن چھنگلو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ یہ سب اصل چیزیں ہوں گی" شاملی نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ آؤ پھر چلیں" چھن چھنگلو نے مطمئن ہو کر کہا اور پھر شاملی نے اڑن قالین منگوا لیا اور چند لمحوں بعد وہ تینوں اس قالین پر بیٹھے سُرخ رنگ کے پہاڑ کی طرف پہاڑ سے چلے جا رہے تھے۔ مسلسل ایک پہر تک اڑنے کے بعد قالین سُرخ رنگ کے پہاڑ کی چوٹی پر اُتر

گیا۔ تو وہ تینوں قالین سے نیچے اترے اور پھر پہاڑ کی دوسری طرف اترنے لگے جدھر وہ سمندر نظر آرہا تھا۔ اور پھر سمندر کے ساحل پر پہنچ کر وہ رک گئے۔

"اب میں وہ چیزیں منگوا لوں"۔ شاملی نے کہا اور پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر آسمان کی طرف بلند کئے اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔

شاملی کافی دیر تک پڑھتی رہی اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے دونوں ہاتھ نیچے کر لئے تو آسمان پر سے ہلکے زرد رنگ کا دھواں سا نیچے اتر کر اس کے سامنے اکٹھا ہوتا دکھائی دیا۔ دھواں سمٹتے سمٹتے انسان جیسا شکل کا ہوگیا۔ لیکن اس کے خدوخال نظر نہ آرہے تھے۔ بس انسان کا خاکہ سا نظر آرہا تھا۔

"ہرکارے! ہمیں فوراً سفید رنگ کے پیاز، بباس کے رس کی ایک منہ بند بالٹی، سوڑتمے کی گیلی جڑوں کا ڈھیر، موٹے کپڑے

اور خشک پتلی لکڑیاں مہیا کر دو" شالی نے حکم دینے والے لہجے میں کہا۔

شالی کے حکم دیتے ہی دھواں تیزی سے بکھرنے لگا اور چند لمحوں بعد دھواں غائب ہو گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی وہاں ہر چیز نظر آنے لگ گئی۔

"چیزیں تو آگئیں۔ لیکن ہم انہیں اکٹھا کیسے کریں گے۔ اور پھر آگ لگانے کے لئے چقماق پتھر بھی تو ہونے چاہئیں" چھن چھنگلو نے کہا۔

"چقماق پتھر اور ایک بڑی بوری بھیجو" شالی نے پہلے والے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے دو چقماق پتھر اور ایک بڑی سی بوری بھی وہاں پہنچ گئی۔

چھن چھنگلو نے سارا سامان بوری میں ڈالا اور پھر بوری ایک طرف رکھ دی۔

"اب بسم اللہ کر کے اس مہم پر روانہ ہونا چاہیئے" چھن چھنگلو نے کہا اور شالی نے سر ہلا دیا۔

"مگرمچھ بادشاہ! بزرگ بابا سلام دیتے ہیں"۔ چین چنگو نے دونوں ہاتھوں کا بھونپو بنا کر زور سے کہا۔ ابھی اس نے دو تین بار ہی یہ فقرہ دوہرایا تھا کہ سمندر کے پانی میں شدید ہلچل سی پیدا ہوئی اور پھر ایک خوفناک جبڑوں والا بہت بڑا مگرمچھ سطح پر نمودار ہوا۔ شالی اور چنگو بندر تو اس قدر خوفناک مگرمچھ کو دیکھ کر بری طرح خوفزدہ ہو گئے۔

"مگرمچھ بادشاہ حاضر ہے۔ حکم کرو"۔ مگرمچھ کے بڑے سے منہ سے ایک چیختی ہوئی انسانی آواز سنائی دی۔

"تم ہمیں نیلے پہاڑ تک پہنچا دو۔ ورنہ بکٹا جن ہمیں راستے میں مار ڈالے گا۔ یہ بزرگ بابا کا حکم ہے"۔ چین چنگو نے کہا۔

"میرے منہ میں گھس آؤ۔ میں تمہیں ابھی پہنچا دیتا ہوں"۔ مگرمچھ بادشاہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو شالی! پہلے تم جاؤ"۔ چین چنگو نے کہا

لیکن شالی مگرمچھ بادشاہ کے خوفناک دانت دیکھ کر بُری طرح خوفزدہ ہو گئی تھی۔ وہ خوف کے مارے پیچھے کی طرف ہٹنے لگی۔
"خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں میں بزرگ بابا کا غلام ہوں"۔ مگرمچھ بادشاہ کی آواز سنائی دی تو شالی نے ہمت کی اور ڈرتے ڈرتے اسکے خوفناک دانتوں کے درمیان چڑھ کر اندر اس کے منہ کی طرف چلی گئی اس کے بعد چن چنگو پوری سمیت اندر گیا اور آخر میں پنگلو بھی آگیا۔ لیکن پنگلو نے اندر جانے سے انکار کر دیا۔ اس نے کہا کہ وہ اس طرح کھلے منہ میں بیٹھا رہے گا۔ اور مگرمچھ بادشاہ نے تیزی سے نیلے پہاڑ کی طرف تیرنا شروع کر دیا۔ اس نے منہ کھول رکھا تھا اور انتہائی تیز رفتاری سے تیر رہا تھا کہ اچانک آسمان پر زور دار کڑاکا ہوا اور چن چنگو نے جو مگرمچھ بادشاہ کے حلق میں بیٹھا تھا، تیزی سے سر باہر نکال کر دیکھا تو اس نے بگلے جن کو آسمان پر اُڑتے

دیکھا۔ نکٹا جن غصے کی شدت سے پاگل ہو رہا تھا۔

اسی لمحے نکٹے جن نے ان کی طرف غوطہ لگایا۔ لیکن مگرمچھ بادشاہ نے جلدی سے منہ ہٹا لیا تو نکٹا جن اپنے ہی زور میں سمندر میں گر گیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ تیزی سے باہر نکلا اور پھر چیختا ہوا آسمان کی طرف بلند ہو گیا۔ لیکن اس کے اس طرح نیچے گرنے اور پھر زور سے اوپر کو اٹھنے میں پانی میں اس قدر زور دار ہلچل ہوئی کہ پنگلو بندر جو مگرمچھ بادشاہ کے جبڑے کے شروع کے سرے پر بیٹھا ہوا تھا، جھٹکا کھا کر پانی میں گر پڑا اور مگرمچھ بادشاہ اپنی تیز رفتاری کی وجہ سے کافی آگے نکل گیا۔

"ارے پنگلو بندر گر گیا۔ واپس چلو"۔ چھن چھنگلو نے چیختے ہوئے کہا اور مگرمچھ بادشاہ تیزی سے اس طرف کو پلٹا جہاں پنگلو بندر بری طرح چیخ رہا تھا اور ڈبکیاں کھا رہا تھا۔

اسی لمحے آسمان پر نکٹے جن کی غصے سے چیختی ہوئی آوازیں سنائی دیں۔ چھن چھنگو جانتا تھا کہ اگر وہ خود سمندر میں اُترا نکٹا جن فوراً اُسے پکڑ لے گا۔ لیکن پنگلو بندر کو کیسے اوپر چڑھایا جاتا۔ فوراً ہی اس کے ذہن میں ایک ترکیب آگئی اس نے ساتھ رکھی ہوئی بوری میں ہاتھ ڈالا تو کوڑتمے کی بڑی بڑی جڑیں اس کے ہاتھ میں آگئیں۔ اس نے انتہائی تیزی سے جڑوں کا ڈھیر پنگلو بندر پر پھینکا البتہ ایک موٹی جڑ اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑ لی۔ جڑوں نے پنگلو بندر[1] کو پوری طرح جکڑ لیا تو چھن چھنگو نے تیزی سے اس جڑ کو کھینچنا شروع کر دیا۔ اسی لمحے اس نے دیکھا کہ نکٹا جن ایک بہت بڑی چٹان سر پر اٹھائے چیختا ہوا آسمان سے ان کی طرف بڑھا چلا آرہا ہے۔ چھن چھنگو سمجھ گیا کہ وہ چٹان ان پر مار کر ان سب کا خاتمہ کر دینا چاہتا ہے۔

1۔ اس منظر کے لئے سرورق دیکھیے۔

"جلدی کھینچو اسے۔ ورنہ یہ چٹان تو تمہارے ساتھ میرا بھی سُرمہ بنا دے گی"۔ مگرمچھ بادشاہ کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

چھن چھنگو نے انتہائی پھرتی سے جڑ کو کھینچا تو پنگو بندر اچھل کر دوبارہ جڑ سے پر چڑھ آیا۔

" اندر آجاؤ اندر"۔ چھن چھنگو نے پنگو بندر کا ہاتھ پکڑ کر اسے حلق کی طرف گھسیٹتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے مگرمچھ بادشاہ نے منہ بند کیا اور پھر انتہائی تیزی سے سمندر کے اندر غوطہ لگا گیا۔

ابھی وہ نیچے پہنچا ہی تھا کہ سمندر کی سطح پر ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ لیکن مگرمچھ بادشاہ پانی کے اندر ہونے کی وجہ سے اس چٹان کی ضرب سے بچ گیا۔

چونکہ وہ انتہائی تیز رفتاری سے تیر رہا تھا اس لئے چٹان اس کے قریب سے ہوتی ہوئی نیچے تہہ میں بیٹھتی چلی گئی۔

مگرمچھ بادشاہ تیز رفتاری سے تیرتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ اس کے حلق کے قریب ہی چھن چھنگو، شاملی اور پنگو بندر سہمے ہوئے بیٹھے تھے۔ گھپ اندھیرے کی وجہ سے انہیں کچھ نظر نہ آ رہا تھا۔ لیکن پانی میں ہلچل سے وہ سب کچھ محسوس کر رہے تھے۔

بکٹا جن کی چیخ و پکار کی آوازیں انتہائی ہلکی سی انہیں سنائی دے رہی تھیں لیکن ظاہر ہے بکٹا جن پانی کے اندر نہ اتر سکتا تھا کیونکہ اس کی ناک نہیں تھی اور پانی کے اندر اترتے ہی پانی اس کی کٹی ہوئی ناک سے اندر چلا جاتا تھا اور بکٹا جن فوراً بے ہوش ہو جاتا۔ اس لئے وہ پانی کے اوپر ہی چیخ و پکار رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد خاموشی طاری ہوگئی اور پھر انہوں نے محسوس کیا کہ مگرمچھ بادشاہ اوپر کی طرف چڑھ رہا ہے۔ اور تھوڑی دیر بعد مگرمچھ بادشاہ کا منہ کھل گیا اور انہوں نے

سامنے گہرے نیلے رنگ کے پہاڑ کو دیکھا تو وہ خوشی سے اچھلتے ہوئے مگرمچھ بادشاہ کے لمبے سے جبڑے پر دوڑتے ہوئے ساحل پر چڑھ گئے۔ چین چھنگو نے بوری بھی ساتھ اٹھا رکھی تھی۔

نکٹا جن اب نظر نہ آرہا تھا۔ ظاہر ہے وہ مایوس ہوکر واپس چلا گیا ہوگا۔

"بہت بہت شکریہ مگرمچھ بادشاہ! اگر تم ہماری مدد نہ کرتے تو ہم کسی بھی صورت میں زندہ سلامت اس سمندر کو پار نہ کر سکتے تھے۔ نکٹا جن تو ہمیں راستے میں ہی کچا چبا جاتا۔" چین چھنگو نے مگرمچھ بادشاہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا اور مگرمچھ بادشاہ سر ہلا کر واپس سمندر میں غوطہ لگا گیا اور نظروں سے غائب ہوگیا۔

"آؤ اب اس غار کو تلاش کریں۔" چین چھنگو نے بوری اٹھا کر واپس مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ تینوں نیلے پہاڑ کی طرف چل پڑے۔

نیلے پہاڑ پر پہنچتے ہی انہیں اس غار کا دھانہ اور اس پر رکھی ہوئی چٹان نظر آگئی۔ جس کے متعلق بزرگ بابا نے بتایا تھا کہ یہاں سے چاندنی پھول کو راستہ جاتا ہے۔ چٹان اتنی بڑی تھی کہ اگر واقعی بزرگ بابا نے انہیں کنکریوں والا طریقہ نہ بتایا ہوتا تو وہ ساری عمر اس چٹان کو اپنی جگہ سے نہ ہلا سکتے۔

چھن چھنگو نے بوری ایک طرف رکھی اور پھر انہوں نے زرد رنگ کی سات کنکریوں کی تلاش شروع کر دی۔ لیکن سارا پہاڑ گھومنے کے باوجود انہیں صرف تین کنکریاں ہی مل سکیں۔ اب تو وہ تینوں ہی پریشان ہو گئے۔

"ایسا کرتے ہیں کہ پہاڑ کو تین حصوں میں تقسیم کر لیتے ہیں۔ ہر شخص اپنے اپنے حصے میں ان کنکریوں کو تلاش کرے۔ اس طرح ہم یقیناً ان کنکریوں کو ڈھونڈ لیں گے۔" چھن چھنگو نے کہا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی

کیا اور اس بار واقعی وہ باقی چار کنکریاں تلاش کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ ایک کنکری ایسی جگہ پر تھی کہ صرف پنگلو بندر ہی اس خوفناک چٹان کے کنارے پر چڑھ سکتا تھا۔ چھن جھنگلو اور شالی زندگی بھر ایسی جرأت نہ کر سکتے تھے اور اگر یہ کنکری نہ ملتی تو پھر وہ چٹان کبھی بھی اپنی جگہ سے نہ کھسکتی۔

جب سات کنکریاں اکٹھی ہوگئیں تو چھن جھنگلو نے بوری میں سے سفید رنگ کے پیاز نکالے اور انھیں خنجر سے کاٹنا شروع کر دیا۔ پیاز کا ایک بڑا سا ڈھیر تھا۔ انھیں سارے پیاز کاٹنے میں کافی دیر لگی۔ لیکن انہوں نے ہمت نہ ہاری۔ ایک رسی کی مدد سے شالی نے پیاز کے بہت سے ہار بنائے۔ ان میں سے ایک ہار اس نے پنگلو بندر کے گلے میں، ایک اس کی دُم کے ساتھ، ایک اس کی کمر میں اور چار اس کی ٹانگوں میں باندھ دیئے۔ اسی طرح انہوں نے

خود بھی اپنے سر گردن کمر بازو کلائی اور ٹخنوں پر کٹے ہوئے پیاز کے کتنی کی مار باندھ لئے۔ باقی پیاز انہوں نے جیبوں میں بھر لئے۔ چھن چھنگو نے بوری کو اپنی کمر پر باندھ کر اس کے گرد مضبوطی سے رسی باندھ دی تاکہ بھاگتے ہوئے وہ گر نہ پڑے۔

اب وہ سیاہ سانپوں کی خوفناک وادی سے گزرنے کے لئے پوری طرح تیار تھے۔

" ڈرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ خوف انسان کے قدم روک دیتا ہے اور ایسی خطرناک جگہوں پر قدم رک جانے کا مطلب سوائے موت کے اور کچھ نہیں ہوتا اس لئے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے آگے بڑھتے رہنا۔ ہم ایک ظالم کے خاتمے کیلئے کوشش کر رہے ہیں اور ایسی کوشش میں اللہ تعالیٰ کی مدد ہمیشہ شامل رہتی ہے۔" چھن چھنگو نے شاملی اور ہینگو بندر کو سمجھاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیب سے وہ

سات کنکریاں نکالیں اور چٹان کے سامنے کھڑے ہوکر بسم اللہ پڑھ کر اس نے پہلی کنکر چٹان پر ماری اور اسی طرح وہ باری باری کنکریاں چٹان پر مارتا رہا۔ چھ کنکریوں تک تو چٹان پر کسی قسم کا کوئی اثر نہ ہوا۔ لیکن جیسے ہی ساتویں کنکری اس پر پڑی، ایک خوفناک گڑگڑاہٹ کے ساتھ بھاری بھرکم چٹان اچھل کر ایک طرف جا گری اور چٹان ہٹتے ہی انہیں اندر جاتی ہوئی ایک بڑی سی سرنگ نظر آنے لگ گئی۔ دوسرے لمحے خوفناک سانپوں کی زبردست پھنکاروں سے پورا علاقہ گونج اٹھا۔ خوفناک قسم کے سانپ اس پوری سرنگ میں بھرے ہوئے تھے۔ یہ منظر اتنا دہشت خیز تھا کہ ایک بار تو سب کے جسموں میں جھرجھری سی آگئی اور پھر چھن چینگو نے ہمت کی اور اس نے آگے بڑھ کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے پیاز سانپوں کی طرف اچھال دیئے۔ دوسرے لمحے یہ دیکھ کر ان

کی خوشی کی انتہا نہ رہی کہ جہاں جہاں یہ کٹے ہوئے پیاز گرے سانپ تیزی سے وہاں سے ہٹ کر اِدھر اُدھر سمٹتے گئے۔ اور ایک راستہ سا بن گیا۔ چھن چھنگلو تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس کے ہاتھ مسلسل حرکت میں آگئے۔ وہ جیبوں سے کٹے ہوئے پیاز نکال نکال کر اِدھر اُدھر اور سامنے پھینکتا جا رہا تھا اور سانپ تیزی سے ہٹتے جا رہے تھے۔ لیکن ان کی خوفناک پھنکاروں میں شدت آتی جا رہی تھی۔

چھن چھنگلو کے بعد شاملی اور آخر میں پنگلو بندر بھی اس راستے پر چلنے لگے۔ شاملی بھی مسلسل پیاز پھینکتی جا رہی تھی۔ کچھ ان کے جسموں سے بندھے ہوئے پیازوں کی بُو سے اور کچھ پھینکے جانے والے پیازوں کی بُو سے سانپ ان کا کچھ نہ بگاڑ رہے تھے۔ وہ بار بار حملہ کرنے کی کوشش کرتے۔ لیکن پیاز کی تیز بُو انہیں قریب آنے سے روک رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد

وہ ایسی جگہ پہنچ گئے جو سانپوں سے بالکل خالی تھی۔ اُس کے آگے سرنگ ایک اور چٹان سے بند تھی۔ سانپ اب پیچھے رہ گئے تھے۔

سرنگ ہونے کے باوجود وہاں ہلکی ہلکی روشنی موجود تھی جو سرنگ کی دیواروں سے نکل رہی تھی اس لئے وہ اُس روشنی میں اچھی طرح دیکھ سکتے تھے۔

"اللہ تیرا شکر ہے۔ تم نے ہماری مدد کی اور ہم نے پہلی رکاوٹ دُور کر دی ہے"۔ چھن چھنگلو نے خالی جگہ پر پہنچ کر کہا اور شاملی اور پنگلو بندر بھی خوشی سے اچھلنے لگے۔ واقعی ایک ناممکن کام ممکن ہو چکا تھا۔

چھن چھنگلو نے اب دوسری رکاوٹ پار کرنے کی تیاری شروع کر دی۔ اس نے بوری میں سے کوڑتمے کی جڑوں کا ڈھیر نکالا اور پھر اس نے یہ جڑیں پنگلو بندر کے جسم کے گرد اچھی طرح باندھ دیں۔ شاملی اور اپنے

جسم کے گرد بھی انہوں نے اسی طرح جڑوں کا ڈھیر باندھا اور پھر چقماق پتھر نکال کر چھن چھنگو نے انہیں رگڑا تو آگ کا شعلہ بلند ہوا۔ جڑیں گیلی ہونے کی وجہ سے انہیں آگ نہ پکڑ رہی تھی۔ لیکن چھن چھنگو اپنی کوشش میں لگا رہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ان جڑوں کو آگ لگانے میں کامیاب ہو گیا۔ لیکن چونکہ جڑیں گیلی تھیں اس لئے شعلے تو نہ نکلے البتہ گہرے رنگ کا انتہائی کڑوا دھواں جڑوں سے نکلنا شروع ہو گیا۔

جب جڑوں کے سروں نے آگ پکڑ لی اور دھواں خاصی مقدار میں نکلنا شروع ہو گیا تو شاملی اور چھن چھنگو نے باقی جلتی ہوئی جڑیں ہاتھ میں پکڑیں اور تیزی سے چٹان کی طرف بڑھے۔ اس دھوئیں کی وجہ سے ان کے جسم دھوئیں کے اندر پوری طرح چھپ گئے تھے۔ ان کے قریب پہنچتے ہی چٹان خود بخود ایک طرف ہٹ گئی اور اسی

لمحے سرنگ کا آگے والا حصّہ نظر آنے لگا۔ وہاں بھنبھناہٹ کا اس قدر شور تھا کہ الامان۔ کروڑوں کی تعداد میں خوفناک سرخ رنگ کی زہریلی مکھیاں سرنگ کے اس حصّے میں اُڑتی پھر رہی تھیں۔

"سانس روک کر بھاگو" چیں چینگلو نے کہا اور اس طرح دھواں اڑاتا ہوا وہ اس حصّے میں گھس گیا۔ اس بار پنگلو بندر کو درمیان میں رکھا گیا اور شاملی آخر میں تھی۔ خوفناک حد تک کڑوے دھوئیں نے مکھیوں کو دُور بھگا دیا اور وہ ان کے جسموں پر حملہ نہ کر سکیں اور وہ تینوں سانس روکے بے تحاشا آگے دوڑتے چلے گئے۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ مکھیوں کے سمندر میں تیر رہے ہوں۔ اور تھوڑی دیر بعد تینوں دوڑتے ہوئے آگے موجود خالی حصّے میں پہنچ گئے۔ یہاں مکھیاں بالکل موجود نہ تھیں۔ البتہ آگے اسی طرح چٹان تھی۔

وہاں پہنچتے ہی انہوں نے جلدی جلدی

جلتی ہوئی جڑیں اپنے جسموں سے ہٹائیں اور انہیں مکھیوں کی طرف اچھال دیا۔ پنگلو بندر کے جسم سے بھی جڑیں ہٹا دی گئیں۔ سانس بند کر کے تیز دوڑنے کی وجہ سے وہ تینوں بری طرح ہانپ رہے تھے۔ لیکن دوسری خوفناک وادی پار کرنے کی خوشی بھی ان کے چہروں سے جھلک رہی تھی۔

جب کچھ دیر تک ان کا سانس درست ہوگیا تو چھن چھنگلو نے تیسری وادی پار کرنے کا بندوبست کرنا شروع کردیا۔ تیسری وادی خرگوش جتنے بڑے بڑے خوفناک بچھوؤں کی وادی تھی۔

چھن چھنگلو نے کمر پر لدی ہوئی بوری میں سے پیاز کے رس کی بالٹی نکالی۔ اس کا بند منہ کھولا۔ اور پھر پہلے تو اس نے یہ رس پنگلو بندر کے جسم پر ڈالا اور پنگلو بندر اس میں نہا گیا۔ پھر اس نے شالی کے جسم پر یہ رس ڈال کر اپنے جسم پر بھی انڈیل دیا۔ اب آدھی بالٹی باقی رہ گئی تھی۔

"سنو! میں رس پھینکتا ہوا آگے بڑھوں گا تم میرے پیچھے پیچھے آ جانا۔" چھن چھنگلو نے کہا اور وہ سب ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے اس چٹان کی طرف بڑھے۔ ان کے قریب پہنچتے ہی چٹان خودبخود ہٹ گئی ایک بار پھر ان کے جسموں میں خوف کی لہریں دوڑنے لگیں۔ کیونکہ خوفناک جسامت کے کروڑوں اربوں بچھو آگے نظر آ رہے تھے۔

چھن چھنگلو نے بالٹی میں ہاتھ ڈال کر رس ان بچھوؤں پر اچھالا اور دوسرے لمحے وہ خوشی سے اچھل پڑا۔ کیونکہ پیاز کے رس کا قطرہ جس جس بچھو پر پڑا وہ ایک لمحے میں تڑپ کر ہلاک ہوگیا۔ اور دوسرے بچھو تیزی سے ہٹنے لگے۔

چھن چھنگلو اسی طرح رس کو اچھالتا آگے بڑھنے لگا۔ بچھوؤں نے بار بار اچھل کر حملہ کرنا شروع کردیا۔ لیکن چونکہ ان تینوں کے جسموں پر بھی رس موجود تھا۔ اس لئے کوئی بچھو بھی کامیاب نہ ہوسکا اور وہ مرتے

بھی رہے اور راستے سے ہٹتے بھی گئے۔ اس طرح وہ تینوں ان خوفناک بچھوؤں کے درمیان سے گذرتے گئے۔

اب چھن چھنگلو کو ایک خطرہ پیدا ہو گیا تھا کیونکہ بالٹی میں رس تھوڑا رہ گیا تھا جب کہ ابھی فاصلہ کافی موجود تھا۔ اور اُسے معلوم تھا کہ رس اگر پہلے ختم ہو گیا تو پھر بچھو انہیں کسی قیمت پر بھی نہ چھوڑیں گے۔

اب وہ کم رس بھی نہ پھینک سکتا تھا کیونکہ اس طرح راستہ مکمل طور پر صاف نہ ہوتا۔ البتہ اس نے اپنی رفتار بڑھا دی اور تھوڑی دیر بعد وہ اچھل کر خالی جگہ پر پہنچ گیا۔ دوسرے لمحے شالی اور ہنگو بندر بھی وہاں پہنچ گئے۔ وہ سب بڑی طرح ہانپ رہے تھے۔ یہ وادی ان کے لئے سب سے زیادہ خوفناک ثابت ہوئی تھی خوف اور دہشت کی وجہ سے وہ اتنے نڈھال ہو گئے تھے کہ وہ خالی جگہ پر آتے

ہی زمین پر بیٹھ گئے۔ پیچھے خوفناک بچھوؤں کو دیکھ کر انہیں یقین نہ آرہا تھا کہ اس قدر خوفناک اور زہریلے بچھوؤں سے وہ واقعی بچ کر نکل آئے ہیں۔

"واقعی انسان ہمت کرے تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ ناممکن بھی ممکن ہو سکتا ہے"۔ شاملی نے بڑے عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب آخری مرحلہ رہ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد کر رہا ہے"۔ چھن چھنگو نے کمر سے بوری اتارتے ہوئے کہا۔ اور شاملی اور پنگو بندر نے سر ہلا دیئے۔

چھن چھنگو نے بوری کو زمین پر رکھا تو خشک جھاڑیوں کا ایک ڈھیر سا اس میں سے نکل آیا۔ چنانچہ چھن چھنگو نے سب سے پہلے پنگو بندر کے چاروں پیروں کے گرد جھاڑیاں باندھنی شروع کر دیں۔ اس نے بہت سی جھاڑیاں باندھی تھیں تاکہ اس وادی کو پار کرنے تک ساری جھاڑیاں جل

کر ان کے جسموں کو آگ نہ لگ جائے
پھر اس نے اپنے ٹخنوں اور پنڈلیوں کے
گرد جھاڑیوں کو باندھنا شروع کر دیا۔ شالی
بھی اس کام میں مصروف تھی۔
جب انہوں نے ساری جھاڑیاں باندھ لیں
تو یوں لگ رہا تھا جیسے وہ جھاڑیوں
کے ڈھیر میں کھڑے ہوں۔
اب چھن چھنگلو نے چقماق پتھر رگڑ رگڑ
کر ان جھاڑیوں کو چاروں طرف سے آگ
لگانی شروع کر دی۔
اس بار جھاڑیاں خشک تھیں اس لئے
وہ دھڑا دھڑ جلنا شروع ہو گئیں۔ چند
ہی لمحوں بعد وہ تینوں جیسے جھاڑیوں کی
بجائے آگ کے شعلوں میں کھڑے ہوتے
نظر آنے لگے۔
"اس بار ہمیں سب سے زیادہ تیز
دوڑنا پڑے گا۔ ورنہ جھاڑیوں کی آگ
ہمارے جسموں کو جلا دے گی۔ اور ہم
گر پڑیں گے۔ اور گرنے کے بعد موت

یقینی ہو جائے گی"۔ چھن چھنگو نے کہا اور شالی اور پنگلو بندر نے اثبات میں سر ہلا دیتے۔
آگ کی تپش اب ہر طرف پھیل گئی تھی۔
وہ تینوں تیزی سے چٹان کے قریب آئے تو چٹان خودبخود ایک طرف کو ہٹتی چلی گئی اور وہ تینوں یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ آگے جہاں تک نظر جاتی تھی، وہاں تک خوفناک چیونٹیاں ہی چیونٹیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ زمین کا ایک ذرہ بھی ان چیونٹیوں سے خالی نظر نہ آ رہا تھا۔
چھن چھنگو نے بسم اللہ پڑھ کر قدم آگے بڑھائے تو چیونٹیاں آگ کی تپش کی وجہ سے تیزی سے سمٹنے لگیں اور راستہ بنتا گیا۔ شالی اور پنگلو بندر بھی آگے بڑھے۔
اندر داخل ہوتے ہی وہ تینوں بے تحاشا دوڑنے لگے۔ کچھ چیونٹیاں ان کے پیروں تلے آ کر مرنے لگیں۔ کچھ آگ سے جل

گئیں اور باقی اِدھر اُدھر سمٹتی گئیں۔
تھوڑی دیر بعد وہ تینوں چیونٹیوں کے
اس خوفناک سمندر کو پار کرنے میں کامیاب
ہو گئے۔ اور بھڑکتی ہوئی آگ اور شدید
تپش کی وجہ سے ایک بھی چیونٹی انہیں
نہ کاٹ سکی۔

آگے خالی جگہ پر پہنچتے ہی وہ تینوں
زمین پر لیٹ گئے اور انہوں نے جلدی
جلدی کروٹیں بدلنی شروع کر دیں، تاکہ
جھاڑیوں میں لگی ہوئی آگ زمین کی رگڑ
سے بجھ جائے۔

اور پھر وہی ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ
تینوں آگ بجھانے میں کامیاب ہو گئے۔ اور
چھن چھنگو نے جلدی جلدی سلگتی ہوئی جھاڑیوں
کو اپنے اور پنگو بندر کے پیروں سے
ہٹا دیا۔ شالی بھی جھاڑیاں ہٹانے میں
کامیاب ہو گئی تھی۔

اب وہ خوشی سے اچھلنے لگے۔ کیونکہ
وہ چاروں خوفناک وادیاں صحیح سلامت پار

کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

"آؤ اب اس ریشم جادوگر اور نکٹے جن کا خاتمہ بھی ہو جائے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھا۔ شالی اور پنگلو بندر بھی اس کے ساتھ تھے۔

ان کے قریب پہنچتے ہی چٹان تیزی سے ایک طرف ہٹی تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اندر جہاں تک نظر جاتی تھی وہاں تک سیاہ رنگ کے پھول کھلے ہوئے تھے اور سفید رنگ کا چاندنی پھول بہت دُور نظر آرہا تھا۔ یہ فاصلہ اتنا تھا کہ سانس روک کر وہاں تک پہنچا نہ جاسکتا تھا۔ فاصلہ خاصا طویل تھا لیکن چھن چھنگو کو معلوم تھا کہ اگر اس نے چاندنی پھول توڑنے سے پہلے ہی سانس لے لیا تو پھر وہ یقیناً اس زہریلی ہوا کی وجہ سے مر جائے گا۔ اور کوئی حل نظر نہ آرہا تھا۔

"چھن چھنگو! تم ایسا کرو کہ مجھے اٹھا کر پوری قوت سے چاندنی پھول کی طرف پھینکو

اس طرح میں کافی فاصلہ تمہارے پھینکے جانے والے زور سے پار کر جاؤں گا۔ باقی میں دوڑ کر پورا کر لونگا اور چاندنی پھول توڑ لوں گا"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"تمہاری تجویز بےحد عقلمندانہ ہے۔ تم ہم سے زیادہ تیز رفتاری سے بھی دوڑ سکتے ہو۔ لیکن کہیں ایسا نہ ہو کہ اس پھول کو جانور نہ توڑ سکتے ہوں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پنگو بندر خاموش ہو گیا۔ واقعی یہ بات سوچنے کی تھی۔

لیکن اسی لمحے چھن چھنگو کے کانوں میں بزرگ بابا کی آواز آئی۔

"چھن چھنگو! پنگو بندر کی تجویز درست ہے۔ تم سانس روک کر اتنا فاصلہ نہ طے کر سکو گے۔ تم پنگو بندر کو بھیج دو۔ وہ پھول توڑ سکتا ہے۔ جب وہ پھول توڑ لے گا تو زہریلی ہوا اور تمام سیاہ پھول غائب ہو جائیں گے۔ تب تم دوڑ کر اس سے پھول لے لینا"۔ بزرگ بابا کی آواز چھن چھنگو کے کانوں

میں پڑی۔

چھن چھنگو یہ آواز سنتے ہی خوش ہوگیا۔ اس نے شالی اور پنگلو بندر کو بتایا تو پنگلو بندر اپنی عقلمندی پر خوشی سے اچھل کر ناچنے لگا۔

"بس تم سانس بند رکھنا پنگلو! اگر تم نے سانس لے لیا تو مارے جاؤگے۔" چھن چھنگو نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔" پنگلو بندر نے کہا اور چھن چھنگو نے اُسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اٹھایا اور پھر اس نے اُسے زور زور سے جھلانا شروع کر دیا تاکہ اُسے زیادہ سے زیادہ دُور تک پھینکا جا سکے۔

"سانس بند کرو۔" چھن چھنگو نے کہا، اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے پنگلو بندر کو ان سیاہ پھولوں کی طرف اچھال دیا۔

پنگلو بندر کسی گیند کی طرح اڑتا ہوا کافی دُور جا گرا۔

نیچے گرتے ہی پنگو بندر اٹھا اور پھر وہ اس قدر تیزی سے چاندنی پھول کی طرف دوڑا کہ چھن جھنگو اور شاملی دونوں ہی اس کی پھرتی اور تیزی پر حیران رہ گئے۔ اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے پنگو بندر چاندنی پھول تک پہنچ گیا۔

دوسرے لمحے پنگو بندر نے جھپٹ کر چاندنی پھول توڑا تو ایک دھماکہ سا ہوا اور سیاہ پھول زہریلی ہوا سمیت یکلخت غائب ہو گئے۔

سیاہ پھولوں کے غائب ہوتے ہی چھن جھنگو اور شاملی تیزی سے پنگو بندر کی طرف دوڑ پڑے۔

"خبردار! رک جاؤ، ورنہ مار ڈالونگا۔" اچانک ایک خوفناک بلا نے ان کا راستہ روک لیا لیکن چھن جھنگو نہ رکا۔ اس نے تیزی سے کنی کاٹی اور پنگو بندر کی طرف دوڑ پڑا۔ جب کہ شاملی خوفزدہ ہو کر رک گئی۔

اسی لمحے ایک خوفناک شیر نے بھاگتے ہوئے

چھن چھنگلو پر حملہ کر دیا۔ لیکن چھن چھنگلو نے ذرا برابر پرواہ نہ کی اور اسی طرح دوڑتا رہا۔ شیر اس کے بالکل قریب آکر غائب ہو گیا۔

پھر ایک خوفناک سانپ نے چھن چھنگلو پر حملہ کیا۔ لیکن چھن چھنگلو پھر بھی نہ ڈرا اور دوڑتا ہوا پنگلو بندر کے پاس پہنچ گیا۔ اور دوسرے لمحے اس نے جھپٹ کر اس سے پھول لیا اور ریشم جادوگر کو قید کرنے کی نیت کر کے اس نے چاندنی پھول کی ایک پنکھڑی کو بند کر دیا۔

"رک جاؤ، دنیا بھر کی دولت لے لو۔ رک جاؤ"۔ اچانک ایک آواز سنائی دی اور چھن چھنگلو کے سامنے ہیرے جواہرات اور اشرفیوں کے ڈھیر لگ گئے۔ لیکن چھن چھنگلو نے اس کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور دوسری پنکھڑی بند کر دی۔

"شہنشاہ بن جاؤ گے۔ پوری دنیا کے شہنشاہ۔ رک جاؤ۔ میں تمہاری منت کرتا ہوں"۔

ایک بار پھر آواز سنائی دی۔ لیکن چھن چھنگلو نے رُکے بغیر تیسری پتی بھی بند کر دی۔

"خدا کے لئے، تمہیں بندر بابا کی قسم، بزرگ بابا کی قسم، رُک جاؤ۔ رُک جاؤ۔" کسی نے گڑگڑا کر کہا۔

لیکن چھن چھنگلو تو جیسے بہرہ ہو چکا تھا۔ اس نے جلدی سے چوتھی اور آخری پتی بھی بند کر دی۔

آخری پتی بند ہوتے ہی پھول کے اندر سے رونے پیٹنے کی آوازیں سنائی دیں اور ایک خوفناک دھماکے کے ساتھ ہی پھول اس کے ہاتھوں سے غائب ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف دھواں سا چھا گیا اور ایک بار پھر زور دار چیخ سنائی دی اور پھر ایک ایسا دھماکہ ہوا جیسے کوئی بھاری چیز زمین پر آگری ہو۔

چند لمحوں بعد دھواں چھٹا تو چھن چھنگلو نے دیکھا کہ وہ اُسی سُرخ پہاڑ کے دامن میں کھڑے ہوئے ہیں۔ خوفناک وادیاں، سُرنگ

سب کچھ غائب ہو چکے تھے۔ اور سامنے نکٹے جن کی جلی ہوئی لاش پڑی تھی۔
پینگو بندر نکٹے جن کی جلی ہوئی لاش دیکھ کر خوشی سے اچھلنے لگا۔
چھن جھنگو اس عظیم کامیابی پر فوراً ہی سجدہ ریز ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اس کا چہرہ خوشی سے سرخ ہو رہا تھا۔ شالی بھی انتہائی خوشی سے ناچ رہی تھی۔ وہ تینوں ہی بے حد خوش تھے۔
"چھن جھنگو بیٹے! مبارک ہو۔ تم نے واقعی اپنی زندگی کا عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا ہے"۔ بندر بابا کی آواز چھن جھنگو کے کانوں میں پڑی تو اس نے فوراً آنکھیں بند کر لیں۔
"بندر بابا! آپ نے کیوں میری صلاحیتیں چھین لی تھیں"۔ چھن جھنگو نے دل ہی دل میں بولتے ہوئے روٹھے ہوئے انداز میں کہا۔
"بیٹے! تمہیں بزرگ بابا نے بتایا ہے کہ یہ کام ناممکن تھا۔ اور میں صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ تم صرف ان صلاحیتوں پر

بھروسہ کرنے کے عادی تو نہیں ہو گئے. لیکن مجھے خوشی ہے کہ تم اس سخت امتحان میں کامیاب رہے ہو۔ بندر بابا کی آواز سنائی دی۔

"شکریہ بندر بابا! لیکن آپ نے تو میری مدد نہ کی۔ بزرگ بابا نے کی ہے"۔ چھن چھنگلو شاید ابھی تک رُوٹھا ہوا تھا۔ آخر بچہ تھا۔

"تم خوامخواہ رُوٹھ رہے ہو۔ تمہیں پتہ ہے کہ تم نکٹے جن کی پھینکی ہوئی چٹان سے کیسے بچے تھے۔ وہ چٹان میں نے راستے میں دھکیل دی تھی۔ پھر اگر میں نہ چاہتا تو کوڑتمے کی گیلی جڑوں کو زندگی بھر آگ نہ لگ سکتی تھی۔ اور آخری بات یہ کہ ریشم جادوگر کے خاتمے کے باوجود نکٹے جن میں اتنی طاقت تھی کہ وہ تمہیں ہلاک کر سکتا تھا۔ تم اس سے نہ لڑ سکتے تھے. لیکن میں نے اُسے آسمان پر ہی آگ لگا دی اور اس کی جلی ہوئی لاش تمہیں نظر آگئی"۔ بندر بابا نے کہا اور چھن چھنگلو سمجھ

گیا کہ بندر بابا نے قدم قدم پر اس کی مدد کی ہے۔ وہ دل ہی دل میں بے حد شرمندہ ہوا۔

"میں معافی چاہتا ہوں بندر بابا! آپ واقعی بہت مہربان ہیں"۔ چھن جھنگو نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"معافی کی کوئی بات نہیں۔ یہ میرا فرض تھا۔ تمہاری صلاحیتیں تمہیں واپس مل گئی ہیں"۔ بندر بابا نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی آواز آنی بند ہو گئی۔

چھن جھنگو نے آنکھیں کھول دیں اور اسے خود ہی محسوس ہو رہا تھا کہ اس کی صلاحیتیں واپس آ گئی ہیں۔ وہ خوشی سے ناچ اٹھا۔ اور پھر اس نے شالی اور پنگلو بندر کو بھی بندر بابا کی امداد کی ساری بات سنا دی تو وہ بھی بندر بابا کی مدد اور اس کی صلاحیتوں کی واپسی پر بیحد خوش ہوئے۔

"اب ہمیں بزرگ بابا کا شکریہ ادا کرنے

کے لئے جانا چاہیئے"۔ شالی نے کہا۔

"ہاں بالکل، یہ سب ان کی مہربانی ہے ورنہ ہم تو ساری عمر نکٹے جن کو نہ مار سکتے تھے"۔ چھن چھنگلو نے سر ہلاتے ہوئے کہا "ویسے ایک بات ہے۔ آخری مرحلے پر سارا کام پنگلو بندر نے کیا ہے ورنہ ہم تو چار رکاوٹیں دُور کرنے کے باوجود بے بس ہو گئے تھے"۔ شالی نے پنگلو بندر کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہاں بالکل! اگر ہمارا دوست پنگلو بندر ساتھ نہ ہوتا تو ہماری کامیابی آخری مرحلے میں ناکام ہو گئی تھی"۔ چھن چھنگلو نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور پنگلو بندر اپنی کامیابی پر خوشی سے ناچنے لگا اور چھن چھنگلو اور شالی دونوں اُسے اس طرح ناچتے دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑے۔

"آؤ اب چلیں"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے ایک ہاتھ سے شالی کا بازو اور دوسرے ہاتھ سے پنگلو بندر کا بازو پکڑا

اور انہیں آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا۔ اب چھن چھنگو کی صلاحیتیں واپس آ گئی تھیں اس لئے اب اُسے اڑن قالین کی مدد حاصل کرنے کی ضرورت نہ رہی تھی۔ اور آنکھیں بند کرتے ہی ان کے قدموں تلے سے زمین غائب ہو گئی۔ چند لمحوں بعد جب دوبارہ انہیں اپنے قدموں تلے زمین کی موجودگی کا احساس ہوا تو انہوں نے آنکھیں کھول دیں۔ وہ اب سات رنگ کی پہاڑی کی اس غار کے سامنے موجود تھے جس میں بزرگ بابا رہتے تھے۔

"ہم حاضر ہو سکتے ہیں بزرگ بابا"۔ چھن چھنگو نے اونچی آواز سے کہا۔

"آؤ آؤ۔ خوش آمدید"۔ اندر سے بزرگ بابا کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی اور وہ تینوں خوشی خوشی غار میں داخل ہو گئے۔

بزرگ بابا کا چہرہ بھی مسرت سے کھلا ہوا تھا۔ وہ تینوں بڑے مؤدبانہ انداز میں ان کے سامنے بیٹھ گئے۔

"شاباش چھن چھنگلو، شاملی اور پنگلو! تم تینوں واقعی دلیر، باہمت اور عقلمند ہو۔ اور تم نے ایسا کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ شاید کوئی اور انسان اس کا تصور بھی نہ کرسکتا۔" بزرگ بابا نے باری باری ان تینوں کے سروں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کچھ آپ کی امداد کا نتیجہ ہے بزرگ بابا۔" چھن چھنگلو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے تو صرف تمہیں تفصیل ہی بتائی تھی۔ عقل اور ہمت تو تمہاری تھی۔ مجھے خوشی ہے کہ تم نے ریشم جادوگر کی رُوح کو اس دنیا سے بھیج کر اس ظالم بکھٹے جن کا خاتمہ کر دیا۔ ورنہ نجانے نو ہزار سال تک کتنے لاکھوں، کروڑوں انسان اس بکھٹے جن کے ظلم کا شکار ہوتے رہتے۔ اللہ تعالےٰ تمہیں اس کی جزا دے گا۔" بزرگ بابا نے کہا۔

"ہمیں تو بس یہ خوشی ہے بزرگ بابا کہ

ایک اور ظالم کا خاتمہ ہوگیا ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور بزرگ بابا نے سر ہلا دیا۔

"اب تم جاؤ اور پوری ہمّت اور جذبے سے اس دنیا میں موجود دوسرے ظالموں کے خاتمے میں لگ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری امداد کریگا اور میری دعائیں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیں گی"۔ بزرگ بابا نے کہا۔ اور چھن چھنگلو بزرگ بابا سے اجازت لیکر اور انھیں سلام کرکے باہر کی طرف چل دیا۔ شاملی اور پنگلو بندر بھی بزرگ بابا کو سلام کرکے غار سے باہر آگئے۔ وہ سب بے حد خوش تھے بیحد خوش کہ انھوں نے ایک اور نیکی کا کام کر دیا ہے اور خوفناک اور ظالم بکٹے جن کا خاتمہ کردیا ہے۔

ان تینوں کے دل خوشی سے اچھل رہے تھے وہ خوش تھے بے حد خوش۔

ختم شد

راحیل
Arshad
چھن چھنگو
اور خلائی جادوگر
16
Zahoor

پیارے بچوں کیلئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

چھن چھنگلو اور خلائی جادوگر

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔

یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور

Mob: 0300-9401919

ناشران ------ یوسف قریشی
------- اشرف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ 20/- روپے

چھن چھنگلو، شاملی اور پنگلو بندر کے ساتھ سیروتفریح کرتا اور گھومتا پھرتا ملک شام پہنچ گیا۔ یہ ملک چونکہ گنجان آباد تھا اور یہاں پھلوں کی بے حد کثرت تھی اور لوگ پرامن اور انتہائی بااخلاق تھے۔ اس لئے چھن چھنگلو کا یہاں سے کہیں بھی جانے کو دل ہی نہ چاہ رہا تھا۔ شہر کے اندر ایک بڑی سرائے تھی جسے آقا ہاشم کی سرائے کہا جاتا تھا۔ اس سرائے کے دو حصے تھے۔ ایک حصہ ایسے مسافروں کے لئے بنایا گیا تھا جو غریب تھے اور کرایہ ادا نہ کر سکتے تھے۔ یہاں انہیں نہ صرف رہائش مفت ملتی تھی بلکہ انہیں کھانا

بھی سرائے کی طرف سے دیا جاتا تھا جبکہ دوسرا حصہ امیر مسافروں کے لئے تھا۔ یہاں ہر قسم کی سہولتیں تو مہیا کی جاتی تھیں لیکن یہاں مسافروں سے کرایہ بھی بہت لیا جاتا تھا۔ لیکن اس کے باوجود آقا ہاشم کی سرائے کے دونوں حصے ہر وقت بھرے رہتے تھے۔ لوگ آقا ہاشم کی سرائے میں ٹھہرنا اپنے لئے اعزاز سمجھتے تھے۔ آقا ہاشم ایک لمبے قد کا دبلا پتلا آدمی تھا۔ لیکن اس کی سفید رنگ کی بڑی بڑی مونچھیں اس کے سوکھے گالوں کے اوپر چکر کاٹ کر پھیلی ہوئی تھیں جس کی وجہ سے اس کا چہرہ بے حد ہیبت ناک سا دکھائی دیتا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی آنکھیں کبوتر کے خون سے بھی زیادہ سرخ تھیں۔ سر پر اونچے کناروں والی سیاہ رنگ کے کپڑے کی ٹوپی اور جسم پر سرخ رنگ کی قبا پہنتا تھا۔ اس لئے اس کا یہ عجیب و غریب حلیہ دیکھ کر لوگ نہ صرف حیران ہو جاتے تھے بلکہ لوگ اس سے خوف کھانے لگتے تھے۔ ویسے بھی ملک شام میں مشہور تھا کہ آقا ہاشم انسان نہیں بلکہ کوئی جن ہے جو انسانی شکل میں رہتا ہے لیکن آقا

ہاشم اخلاق کا بہت اچھا تھا۔ خاص طور پر وہ غریب مسافروں سے تو بے حد اخلاق سے پیش آتا تھا البتہ امیر مسافروں سے اس کا سلوک خاصا سخت ہوتا تھا۔ اس کی سرائے میں اکثر بڑے بڑے امراء اور شہزادے آ کر ٹھہرتے تھے لیکن آقا ہاشم ان میں سے کسی کی بھی پرواہ نہ کرتا تھا۔ اس کا اپنا کمرہ سرائے کے درمیان میں تھا اور اس کے کمرہ کے پاس دو آدمی تلواریں اٹھائے کھڑے رہتے تھے اور جب آقا ہاشم اپنے کمرے سے باہر نکل کر سرائے میں کہیں جاتا تو یہ دونوں تلوار بردار اس کے ساتھ ساتھ رہتے تھے۔ چھن چھنگلو نے آقا ہاشم کی سرائے کے اس حصے میں جو امیر مسافروں کے لئے تھا دو کمرے لئے ہوئے تھے ۔ جن میں سے ایک کمرے میں وہ خود اور پنگلو بندر رہتا تھا جبکہ دوسرا کمرہ شاملی کا تھا جہاں وہ رات کو جا کر سوتی تھی۔ چھن چھنگلو، شاملی اور پنگلو بندر کے ساتھ سارا دن شہر کی سیر کرتا تھا اور شام کو سرائے میں واپس آتا تھا۔ آج بھی وہ سیر کر کے واپس آیا اور شاملی اپنے کمرے میں چلی گئی تاکہ غسل کے بعد لباس

تبدیل کر سکے۔ اس کے بعد ان کا خیال تھا کہ وہ سرائے کے بڑے کمرے میں بیٹھ کر سب کے ساتھ کھانا کھائیں گے۔ ابھی چھن چھنگو غسل کرکے اور لباس تبدیل کرکے تیار ہوا ہی تھا کہ کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی تو چھن چھنگو دستک کی آواز سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ دستک اس انداز میں دی جا رہی تھی جیسے اگر دروازہ جلدی نہ کھولا گیا تو دستک دینے والا دروازہ توڑ دے گا۔ چھن چھنگو تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے کنڈی ہٹا کر دروازہ کھول دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ چونک پڑا۔ کیونکہ دروازے پر آقا ہاشم اور اس کے تلوار بردار دونوں دربان کھڑے تھے۔ آقا ہاشم کی سرخ آنکھیں چھن چھنگو پر جمی ہوئی تھیں۔

"لڑکے تمہارا نام چھن چھنگو ہے"۔ آقا ہاشم نے بڑے سخت لہجے میں کہا۔

"ہاں، میرا نام چھن چھنگو ہے۔ آپ اندر آ جائیں۔ اس طرح دروازے پر کھڑے ہو کر باتیں کرنا اچھا نہیں لگتا"۔ چھن چھنگو نے کہا تو آقا ہاشم کے

سخت چہرے پر مسکراہٹ دوڑنے لگی۔

"تم دونوں یہیں ٹھہرو"۔ آقا ہاشم نے اپنے دربانوں سے کہا اور خود وہ قدم بڑھا کر اندر داخل ہو گیا۔

"یہ بندر بھی تمہارے ساتھ رہتا ہے"۔ آقا ہاشم نے ایک طرف بیٹھے ہوئے پنگلو بندر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں، یہ میرا دوست ہے اور اس کا نام پنگلو بندر ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور آقا ہاشم سر ہلاتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ دوسری کرسی پر چھن چھنگلو بیٹھ گیا۔ اسی لمحے شاملی اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"یہ دروازے پر تلوار بردار کیوں کھڑے ہیں چھن چھنگلو"۔ شاملی نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"سرائے کے مالک آقا ہاشم کے ساتھ یہ دونوں آئے ہیں۔ یہ بیٹھے ہیں آقا ہاشم اور آقا ہاشم، یہ میری ساتھی ہے شاملی۔ یہ ساتھ والے کمرے میں رہتی ہے"۔ چھن چھنگلو نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" تم مجھے کیسے جانتے ہو جبکہ میں تو تم سے پہلی بار مل رہا ہوں"۔ آقا ہاشم نے شالی کو غور سے دیکھنے کے بعد چھن چھنگو سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

" میں اکثر غریبوں والے حصے میں جاتا رہتا ہوں کہ اگر کسی کو میری مدد کی ضرورت ہو تو میں اس کی مدد کر سکوں۔ ایک بار میں نے تمہیں وہاں دیکھا تھا اور یہ بھی میں نے سنا ہے کہ تم اس سرائے کے مالک ہو اور تمہارا نام آقا ہاشم ہے"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

" مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے پاس پراسرار طاقتیں ہیں اور تم ان طاقتوں کی مدد سے ایسے لوگوں کی مدد کرتے ہو جن پر کسی نے ظلم کیا ہو"۔ آقا ہاشم نے کہا۔

" ہاں، یہ سچ ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" کہاں سے ملی ہیں تمہیں یہ طاقتیں"۔ آقا ہاشم نے پوچھا۔

" ایک بزرگ ہیں بندر بابا۔ انہوں نے دی ہیں"۔ چھن چھنگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم میرا ایک کام کرو گے"۔ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد آقا ہاشم نے کہا۔

"کونسا کام"۔ چھن چھنگو نے چونک کر پوچھا۔

"پہلے وعدہ کرو کہ کام کرو گے۔ پھر بتاؤں گا"۔ آقا ہاشم نے کہا۔

"میں کوئی وعدہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میں صرف مظلوم کی مدد کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میں اپنی صلاحیتوں سے اور کوئی کام نہیں کرتا"۔ چھن چھنگو نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھ بھی ظلم ہو رہا ہے۔ اس لئے تمہیں میرا کام کرنا ہوگا"۔ آقا ہاشم نے کہا۔

"مجھے تفصیل بتاؤ۔ اگر واقعی تمہارے ساتھ ظلم ہو رہا ہے تو میں ضرور تمہاری مدد کروں گا۔ میری تو زندگی کا مقصد ہی یہی ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"تو پھر سنو۔ میرا ایک بیٹا تھا جس کا نام قاسم تھا۔ اس کی عمر جب دس سال کی ہوئی تو اس کی ماں فوت ہو گئی۔ اس کے بعد میں نے دوسری شادی نہیں کی اور بیٹے کو ماں اور باپ دونوں بن کر پالنے

لگا۔ میرا بیٹا بے حد خوبصورت تھا۔ اس زمانے میں
یہ سرائے نہیں تھی بلکہ یہاں ایک بہت بڑا باغ ہوا
کرتا تھا اور میں اس باغ کے پھل پورے شہر میں
فروخت کرتا تھا۔ اس طرح میری آمدنی بہت زیادہ
تھی اور میں امراء کی طرح رہتا تھا۔ قاسم بھی
شہزادوں کی طرح رہتا تھا۔ اس کے جسم پر انتہائی
قیمتی لباس ہوتا تھا۔ ایک روز وہ باغ میں کھیل رہا
تھا کہ اچانک باغ کے اندر بنے ہوئے کنوئیں میں سے
سیاہ رنگ کا ایک سایہ سا نکلا اور اس نے قاسم کو
دونوں ہاتھوں سے اٹھایا اور واپس اس کنوئیں میں اتر
گیا۔ میرے بیٹے کی حفاظت کے لئے مامور دو آدمی اسے
چھڑانے کے لئے دوڑے اور وہ کنوئیں میں بھی اترے
لیکن وہاں نہ قاسم تھا اور نہ اسے لے جانے والا وہ
سایہ۔ جب مجھے اطلاع دی گئی تو میں دوڑتا ہوا وہاں
پہنچا۔ پھر بے شمار آدمیوں کو کنوئیں میں اتارا گیا۔
کنوئیں کی تہہ میں موجود پانی کو خوب کھنگالا گیا لیکن
قاسم نہ مل سکا۔ میں نے نجومیوں، عاملوں اور
جادوگروں سے رابطہ کیا لیکن کوئی بھی قاسم کے متعلق

نہ بتا سکا۔ میں بے حد غمگین ہوا اور قاسم کی گمشدگی پر اتنا رویا کہ میری آنکھوں کے اندر موجود خون کی نالیاں پھٹ گئیں۔ اور تب سے میری آنکھیں اس طرح سرخ ہیں۔ ویسے اب بھی میں رات کو قاسم کی یاد میں روتا رہتا ہوں۔ میں نے اس کنویں کو بند کرا دیا۔ اس کے بعد باغ ختم کر کے میں نے یہاں یہ سرائے بنا لی۔ یہاں غریبوں کے لئے علیحدہ بڑا حصہ بنایا۔ اب امیروں کے حصے سے جو آمدنی ہوتی ہے اس سے میں غریبوں کے حصے کے اخراجات پورے کرتا ہوں۔ یہ سب کچھ میں اس لئے کرتا ہوں کہ شاید اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم کرے اور میرا قاسم مجھے ملوا دے۔ آج قاسم کو غائب ہوئے دس سال ہو گئے ہیں۔ اگر وہ زندہ ہوتا تو اب بیس سال کا بھرپور نوجوان ہوتا۔ مجھے آج کسی نے تمہارے متعلق بتایا تو میں یہاں تمہارے پاس آیا ہوں۔ میری مدد کرو اور میرے بیٹے کو واپس لے آؤ"۔ آقا ہاشم نے کہا۔

"کیا قاسم کے بارے میں کسی نے بتایا ہے کہ وہ زندہ بھی ہے یا نہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"نہیں، اس کے بارے میں کوئی بھی کچھ نہیں بتا سکا۔ بڑے بڑے نجومی ناکام رہ گئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ قاسم کے بارے میں ان کے حساب میں کچھ نہیں آتا"۔ آقا ہاشم نے کہا۔

"آقا ہاشم، تمہارے ساتھ اور قاسم کے ساتھ واقعی ظلم ہوا ہے۔ اگر قاسم زندہ ہے تو ہم ضرور اسے لے کر آئیں گے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"اس کے لئے اگر کوئی معاوضہ لینا چاہو تو میں وہ بھی دینے کے لئے تیار ہوں"۔ آقا ہاشم نے کہا۔

"۔نہیں، ہم کوئی معاوضہ نہیں لیا کرتے"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا تو آقا ہاشم اٹھ کھڑا ہوا اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد چھن چھنگو نے دروازہ بند کیا اور پھر آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے آنکھیں بند کیں اور پھر دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کرنے لگا۔

" بندر بابا مجھے بتاؤ کہ آقا ہاشم کے بیٹے قاسم کے ساتھ کیا ہوا تھا۔ کیا وہ زندہ ہے اور اگر وہ زندہ ہے تو کہاں ہے"۔ چھن چھنگو نے دل ہی دل میں کہا۔

" چھن چھنگو بیٹے، میں نے بہت کوشش کی ہے لیکن نجانے کیوں قاسم کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ ویسے یہ بات درست ہے کہ آقا ہاشم کا بیٹا قاسم تھا جسے ایک سایہ اٹھا کر کنوئیں میں اتر گیا تھا لیکن معلوم نہیں کیوں۔ اس کے بعد مجھے کچھ پتہ نہیں چلتا۔ تم پہاڑی والے بابا سے کہو کہ وہ اس معاملے میں تمہاری مدد کریں تو چھن چھنگو نے پہاڑی والے بابا کا خیال دل میں کیا اور ان سے مدد کی درخواست کی۔ لیکن پہاڑی والے بابا نے بھی یہی جواب دیا کہ قاسم کے بارے میں باوجود کوشش کے وہ کچھ نہیں معلوم کر سکے تو چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ کیونکہ یہ اس کے لئے واقعی حیرت کی بات تھی کہ بندر بابا اور پہاڑی والے بابا بھی قاسم کے بارے میں کچھ نہیں معلوم کر سکے تھے۔

" کیا بات ہے چھن چھنگو۔ تم پریشان کیوں دکھائی دے رہے ہو۔ کیا کوئی خاص بات کا پتہ چلا ہے"۔ شاملی نے کہا تو چھن چھنگو نے جب اسے بتایا کہ بندر

بابا اور پہاڑی والے بابا بھی قاسم کے بارے میں کچھ معلوم ہنیں کر سکے تو شاملی بھی حیران رہ گئی۔

" میں سامری جادوگر سے معلوم کرتی ہوں۔ سامری جادوگر کو ضرور اس بارے میں معلوم ہوگا"۔ شاملی نے کہا اور پھر اس نے منہ ہی منہ میں منتر پڑھ کر اسے زمین کی طرف پھونک دیا۔

" سامری کے بھونپو، باہر آؤ اور مجھے آقا ہاشم کے بیٹے قاسم کے بارے میں پوری تفصیل بتاؤ"۔ شاملی نے کہا تو دوسرے لمحے زمین پھٹی اور اس میں سے ایک چھوٹے قد کا آدمی باہر آگیا جس کا منہ بھونپو کی طرح کا تھا۔

" سامری کا بھونپو حاضر ہے اور حاتم جادوگر کی بیٹی شاملی کو بتانا چاہتا ہے کہ آقا ہاشم کے بیٹے قاسم کے بارے میں سامری جادوگر کا بھونپو کچھ ہنیں بتا سکتا۔ صرف اتنا بتا سکتا ہے کہ اسے ایک سیاہ سایہ اٹھا کر باغ کے کنوئیں میں غائب ہو گیا تھا"۔ بھونپو نے کہا۔

" اگر تمہیں معلوم ہنیں ہے تو کہیں سے معلوم

کر کے بتاؤ"۔ شالی نے کہا۔

" میں نے معلوم کیا ہے۔ یہاں کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ البتہ اتنا معلوم ہوا ہے کہ یہاں سے مغرب کی طرف دس کوس کے فاصلے پر ایک پہاڑی ہے جسے لابوشا کی پہاڑی کہا جاتا ہے۔ اس پہاڑی کی دوسری طرف شہزادی جادوگرنی رہتی ہے۔ وہ اس بارے میں جانتی ہے۔ اس سے معلوم کیا جا سکتا ہے"۔ سامری کے بھونپو نے کہا اور دوبارہ زمین کے اندر غائب ہو گیا۔

" شہزادی جادوگرنی، چلو اٹھو ہم ابھی چلتے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی شالی بھی اٹھی اور پھر ان کے ساتھ پنگلو بندر بھی جو اطمینان سے ایک طرف بیٹھا ہوا تھا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مغرب کی طرف لابوشا پہاڑی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ انہوں نے سرائے سے ایک بگھی حاصل کر لی تھی اور وہ اس بگھی میں بیٹھ کر سفر کر رہے تھے۔ لابوشا پہاڑی بالکل سیدھی پہاڑی تھی البتہ ایک جگہ

اس میں کٹاؤ سا تھا اور اس کٹاؤ کے علاوہ دوسری طرف جانے کا اور کوئی راستہ نہ تھا۔ بگھی کو انہوں نے واپس بھیج دیا اور پھر چھن چھنگلو اور پنگلو بندر تیزی سے اس پہاڑی پر چڑھتے ہوئے اس کٹاؤ کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔ جبکہ شاملی لڑکی ہونے کی وجہ سے ان سے پیچھے تھی۔ سب سے آگے پنگلو بندر تھا کیونکہ وہ چھلانگیں لگاتا ہوا اوپر چڑھتا چلا جا رہا تھا اور پھر چھن چھنگلو کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ کٹاؤ پر چڑھ کر دوسری طرف غائب ہو گیا۔ البتہ اس کا ایک پنجہ نظر آ رہا تھا۔ چھن چھنگلو جب اس کٹاؤ پر پہنچا تو وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس نے دیکھا کہ پنگلو بندر ایک بازو کی مدد سے دوسری طرف لٹکا ہوا تھا جبکہ وادی کے درمیان سرخ لباس پہنے ایک خوبصورت لڑکی اس کی طرف پشت کئے کھڑی تھی۔ اس لڑکی کا لباس اور سر پر رکھا ہوا تاج بتا رہا تھا کہ وہ واقعی شہزادی ہے۔ اس کے ایک ہاتھ میں ایک انسانی ہڈی موجود تھی۔

" شہزادی جادوگرنی، شہزادی جادوگرنی"۔ چھن چھنگلو

نے اس لڑکی کو آوازیں دیں لیکن اس لڑکی نے نہ ہی اس کی طرف مڑ کر دیکھا اور نہ ہی وہ آگے بڑھی۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے وہ بت بن چکی ہو۔

" جاؤ پنگلو بندر، دیکھو یہ کیوں حرکت نہیں کر رہی"۔ چھن چھنگلو نے پنگلو بندر سے کہا تو اس نے نیچے چھلانگ لگا دی اور پھر دوڑتا ہوا وہ اس لڑکی کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے اس کے پیر پر پنجہ مارا لیکن لڑکی نے کوئی حرکت نہیں کی البتہ اس کی نظریں پنگلو بندر پر جمی ہوئی تھیں اور اس لڑکی کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ زندہ ہے البتہ اس کے جسم میں کوئی حرکت نہیں تھی۔ اس دوران شاملی بھی اس کٹاؤ تک پہنچ چکی تھی جہاں چھن چھنگلو موجود تھا۔

" اوہ، تو یہ ہے شہزادی جادوگرنی"۔ شاملی نے اس لڑکی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں، لگتی تو یہی ہے لیکن شاید یہ بت بن چکی ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" اوہ، پھر تو مجھے اس کی مدد کرنی چاہیئے "۔ شاملی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کٹاؤ پر

چڑھنا شروع کر دیا۔ چھن چھنگلو نے اس کی مدد کی اور پھر وہ دوسری طرف پہنچ کر آہستہ آہستہ نیچے اترتی چلی گئی۔ چھن چھنگلو بھی اس کٹاؤ پر چڑھا اور پھر وہ بھی نیچے اتر گیا۔ شاملی البتہ اس بار اس سے پہلے اس لڑکی تک پہنچ چکی تھی۔

" سوائے اس کی آنکھوں کے باقی جسم حرکت نہیں کر رہا"۔ شاملی نے اسے ہلا جلا کر دیکھتے ہوئے کہا۔

" ارے ٹھہرو، یہ کچھ کہنا چاہ رہی ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو شاملی نے چونک کر اس کی آنکھوں کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ وہ لڑکی اس طرح پلکیں جھپکا رہی تھی جیسے کوئی خاص اشارہ کر رہی ہو۔

" اوہ، اوہ میں سمجھ گیا۔ یہ اشارہ کر رہی ہے کہ اسے پیاس لگی ہے پانی پلایا جائے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" لیکن یہاں کوئی چشمہ وغیرہ تو نظر نہیں آ رہا"۔ شاملی نے کہا۔

" پنگلو، اردگرد جا کر پانی تلاش کرو"۔ چھن چھنگلو نے پنگلو بندر سے کہا تو پنگلو بندر تیزی سے آگے کی

طرف بھاگ گیا۔

" اسے آخر ہوا کیا ہے۔ کیا کسی نے اسے سزا دی ہے"۔ شاملی نے کہا۔

" اب یہ بولے گی تو پتہ چلے گا"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد پنگلو بندر دوڑتا ہوا واپس آیا اور اس نے ایک طرف سر کرکے مخصوص اشارہ کیا۔

" اوہ، ادھر پانی ہے جدھر پنگلو اشارہ کر رہا ہے۔ میں جا کر لے آتا ہوں پانی"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر وہ پنگلو بندر کے پیچھے اس طرف کو بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واقعی ایک چشمے تک پہنچ گیا۔ وہاں ایسے درخت بھی تھے جن کے پھل ناریل کی طرح تھے اور کئی سوکھے ہوئے پھل وہاں چشمے کے قریب پڑے ہوئے تھے۔ چھن چھنگو نے ایک ٹوٹا ہوا پھل اٹھایا تو وہ اندر سے خالی تھا۔ اس طرح وہ ایک چھوٹا سا پیالہ بن گیا تھا۔ اس نے اس پیالے میں پانی بھرا اور پھر وہ واپس اس لڑکی کی طرف بڑھ گیا۔ پنگلو بندر اس کے ساتھ تھا۔

" اس کا منہ کھولو شاملی، میں پانی اس کے منہ میں

ڈالتا ہوں"۔ چھن چھنگلو نے قریب جا کر کہا تو شاملی آگے بڑھی اور اس نے دونوں ہاتھوں سے اس طرح اس لڑکی کا منہ دبایا کہ وہ کھل گیا اور چھن چھنگلو نے اس پھل کے پیالے میں موجود پانی اس لڑکی کے منہ میں ڈالنا شروع کر دیا۔ جب سارا پانی اس لڑکی کے حلق سے نیچے اتر گیا تو چھن چھنگلو اور شاملی پیچھے ہٹ گئے۔ وہ اب غور سے اس لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔ اچانک اس لڑکی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے اور چھن چھنگلو اور شاملی دونوں چونک پڑے۔

" تمہارا شکریہ"۔ اچانک اس لڑکی کے منہ سے نکلا اور اس کے ساتھ ہی اس نے قدم بڑھایا۔ وہ اب بالکل ٹھیک ہو چکی تھی۔

" تم کون ہو اور تمہارے ساتھ کیا ہوا تھا"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" میرا نام شہزادی ہے اور میں گارگا جادوگر جو اس سارے علاقے کا بادشاہ ہے کی اکلوتی بیٹی ہوں۔ ہمارا ایک دشمن ہے جو میرے باپ کا سوتیلا بھائی ہے۔

اس کا نام روگاٹا جادوگر ہے۔ وہ بے حد ظالم جادوگر ہے۔ میں یہاں سے گزر رہی تھی کہ اچانک وہ آ گیا اور اس نے مجھ پر اچانک جادو کر کے مجھے بے حس و حرکت کر دیا۔ اس کا خیال تھا کہ یہاں کوئی نہیں آئے گا اور جب میں یہاں بے حس و حرکت کھڑی رہوں گی تو خود ہی ہلاک ہو جاؤں گی اور اس طرح وہ بادشاہت پر قبضہ کر لے گا لیکن تم لوگ آ گئے اور میرا اشارہ سمجھ کر مجھے پانی پلوا دیا۔ اس طرح روگاٹا جادوگر کی شرط ختم ہو گئی اور اس کا جادو بھی ساتھ ہی ختم ہو گیا اور میں ٹھیک ہو گئی۔ میں تمہاری شکرگزار ہوں"۔ شہزادی جادوگرنی نے کہا۔

" شہزادی جادوگرنی، ہم تو خصوصی طور پر تم سے ملنے آئے ہیں"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو شہزادی جادوگرنی بے اختیار اچھل پڑی۔

" اچھا، کیوں"۔ شہزادی جادوگرنی نے کہا اور چھن چھنگلو نے اسے آقا ہاشم اور اس کے بیٹے قاسم کے بارے میں بتا دیا۔

" تم جو کچھ جانتی ہو۔ وہ بتا دو"۔ شاملی نے کہا۔

" ٹھہرو، مجھے معلوم کرنے دو"۔ شہزادی جادوگرنی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں اور ہاتھ میں موجود انسانی ہڈی کو ہوا میں گھمانا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ ایسا کرتی رہی۔ پھر اس نے اچانک آنکھیں کھول دیں۔

" حیرت ہے، ہر طرف اندھیرا سا چھایا ہوا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے کسی نے خاص طور پر اس معاملے پر پردہ ڈال دیا ہو۔ بہرحال اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہ لڑکا قاسم زندہ اور ٹھیک ہے اور کسی پیالے نما وادی میں بنے ہوئے گھر میں رہ رہا ہے اور وہاں مجھے ایک سینگ کٹا ہوا دیو بھی نظر آیا ہے"۔ شہزادی جادوگرنی نے کہا۔

" سینگ کٹا ہوا دیو۔ کیا مطلب"۔ چھن چھنگو نے چونک کر پوچھا۔

" ہاں، وہ بہت خوفناک دیو ہے۔ اس کے دو بڑے بڑے سینگ ہیں لیکن ان میں سے ایک آدھا کٹا ہوا ہے۔ بالکل ایسے جیسے کسی نے اسے تلوار سے کاٹ دیا ہو"۔ شہزادی جادوگرنی نے کہا۔

" لیکن یہ وادی کہاں ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" اس کے بارے میں تو مجھے معلوم نہیں ہو سکا البتہ تم میرے ساتھ آؤ۔ میری ایک بوڑھی خادمہ ہے۔ وہ اپنے زمانے میں بہت بڑی جادوگرنی تھی اس کا نام اماں گاشی ہے۔ وہ یقیناً اس وادی کا کھوج نکال لے گی"۔ شہزادی جادوگرنی نے کہا۔

" لیکن کہاں جانا پڑے گا"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" تم سب آنکھیں بند کرو۔ ہم ابھی پہنچ جائیں گے"۔ شہزادی جادوگرنی نے کہا تو پنگلو بندر سمیت سب نے آنکھیں بند کر لیں۔

" اب آنکھیں کھول دو"۔ شہزادی جادوگرنی کی آواز سنائی دی تو سب نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر حیرت سے اچھل پڑے کہ وہ ایک عالیشان محل کے اندر برآمدے میں موجود تھے۔

" یہ میرا محل ہے۔ آؤ میرے ساتھ "۔ شہزادی جادوگرنی نے کہا اور پھر وہ آگے بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد ہر طرف چہل پہل نظر آنے لگی۔ غلام اور کنیزیں ان کی طرف دوڑ پڑیں۔ سب جھک جھک کر انہیں

سلام کر رہے تھے اور شہزادی جادوگرنی سب کو مسکرا مسکرا کر جواب دے رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کافی بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔

" تم بیٹھو، میں ابھی آ رہی ہوں"۔ شہزادی جادوگرنی نے کہا اور انہیں وہاں بٹھا کر وہ خود واپس چلی گئی۔

" یہ محل کہاں ہوگا چھن چھنکلو"۔ شاملی نے کہا۔

" معلوم نہیں۔ بہرحال کہیں قریب ہی ہوگا اس لئے ہم جلد یہاں پہنچ گئے ہیں"۔ چھن چھنکلو نے جواب دیا تو اسی لمحے شاملی نے ایک غلام کو اشارے سے بلایا۔

" حکم شہزادی کی مہمان"۔ اس غلام نے قریب آ کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اس محل کا کیا نام ہے"۔ شاملی نے پوچھا۔

" شہزادی کا محل"۔ غلام نے جواب دیا۔

" یہ کہاں پر ہے"۔ شاملی نے پوچھا۔

" صحرائے گاربی میں"۔ غلام نے جواب دیا تو شاملی کے ساتھ ساتھ چھن چھنکلو بھی بے اختیار اچھل پڑا۔

" صحرائے گاربی، لیکن اس نام کا کوئی صحرا ملک شام میں ہنیں ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" یہ صحرا مصر میں ہے شہزادی کے مہمان"۔ غلام نے جواب دیا۔

" اوہ، ہم شام سے مصر پہنچ گئے۔ اتنی جلدی۔ حیرت ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" شہزادی کا نام کیا ہے"۔ شاملی نے غلام سے پوچھا۔

" شہزادی کا نام جھم جھم شہزادی ہے"۔ غلام نے جواب دیا اور چھن چھنگلو نے اسے واپس جانے کا کہا تو وہ سلام کرکے واپس چلا گیا۔

" عجیب نام ہے۔ جھم جھم شہزادی"۔ شاملی نے کہا اور چھن چھنگلو مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد شہزادی واپس آ گئی اس کے ساتھ ایک بہت بوڑھی عورت تھی۔

" یہ میری خادمہ خاص ہے اماں گاشی۔ میں نے اسے سب کچھ بتا دیا ہے"۔ شہزادی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میں معلوم کرتی ہوں کہ وہ لڑکا قاسم کس کے قبضے میں ہے"۔ بوڑھی خادمہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ زمین پر بیٹھ گئی۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ اپنے سر پر رکھا جبکہ دوسرا ہاتھ اس نے ہوا میں اس طرح گھمانا شروع کر دیا جیسے ہوا میں کسی کو پکڑنے کی کوشش کر رہی ہو۔ کافی دیر تک وہ ایسا کرتی رہی۔ پھر اس نے دونوں ہاتھ نیچے کر لئے اور آنکھیں بند کئے بیٹھی رہی۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"بیٹھ جاؤ اماں گاشی"۔ شہزادی نے کرسی کی طرف اشارہ کیا تو بوڑھی عورت اس کرسی پر بیٹھ گئی۔

"میں نے معلوم کر لیا ہے شہزادی کہ یہ لڑکا قاسم ایک اور دنیا سے آئی ہوئی مخلوق کے قبضے میں ہے۔ یہ مخلوق آسمان سے اتری ہے اور کسی اور دنیا میں رہتی ہے۔ یہ مخلوق مجسم نہیں ہے صرف سایہ ہے۔ البتہ یہ سایہ کسی انسان جیسا ہی ہے۔ اس سائے نے اپنے آپ کو انسان کی طرح بنانے کے لئے اس لڑکے قاسم کو اٹھایا ہے۔ وہ کنواں دراصل پاتال میں جانے

کا راستہ تھا۔ وہ مخلوق اس لڑکے کو اٹھائے پاتال میں چلی گئی اور وہاں اس نے اس لڑکے کو پالنا شروع کر دیا۔ جب یہ لڑکا اکیس سال کا ہوگا اور اسے اکیس سال کا ہونے میں اب صرف ایک ماہ رہ گیا ہے تو یہ مخلوق اس کی گردن کاٹ کر اس کے جسم کا خون اپنے اوپر ڈالے گی تو پھر یہ مخلوق انسان بن جائے گی اور چونکہ یہ کسی اور دنیا کی مخلوق ہے۔ اس لئے کسی کو اس کے بارے میں معلوم نہیں ہوگا البتہ آخری سال چونکہ اس لڑکے کو زمین پر لے آنا ضروری تھا اس لئے وہ مخلوق اسے زمین پر لے آئی ہے اور ملک عراق کے شمال میں واقع پہاڑی سلسلے کوہ ایاز کی ایک انتہائی خطرناک وادی میں بنے ہوئے ایک قدیم محل میں اس لڑکے کو رکھا گیا ہے۔ اس محل کی حفاظت ایک سینگ کٹا دیو کر رہا ہے۔ اس محل کے اندر جانے اور اندر سے باہر آنے کے تمام راستے بند کر دیئے گئے ہیں"۔ بوڑھی خادمہ نے کہا۔

" اس لڑکے کو ہم کیسے اس مخلوق سے بچا سکتے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" جب تک اس مخلوق کا خاتمہ نہیں ہوتا۔ اس وقت تک یہ لڑکا محل سے باہر نہیں آ سکتا اور اس مخلوق کو ختم کرنے کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ہے"۔ خادمہ نے کہا۔

" پھر کیسے پتہ چلے گا اماں گاشی"۔ شہزادی نے کہا۔

" ملک ایران میں ایک بوڑھا نجومی رہتا ہے۔ اس کا نام اسفندیار ہے۔ وہ حساب لگا کر بتا سکتا ہے۔ اس پوری دنیا میں صرف وہی ہے جو دوسری دنیاؤں کی مخلوق کے بارے میں جانتا ہے اور بتا سکتا ہے"۔ بوڑھی خادمہ نے کہا۔

" تم ہماری رہنمائی کرو۔ ہم اس کے پاس فوراً جانا چاہتے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" ملک ایران کے شہر ساسان کے سفید محل میں وہ رہتا ہے۔ کسی سے بھی پوچھ لو"۔ بوڑھی خادمہ نے کہا۔

" چلو شاملی اٹھو اور شہزادی تمہاری بے حد شکریہ۔ تم نے ہماری بے حد مدد کی"۔ چھن چھنگو نے شہزادی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

" میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گی۔ مجھے بھی اب اس معاملے میں بے حد دلچسپی محسوس ہونے لگ گئی ہے"۔ شہزادی نے کہا۔

" ارے نہیں، تم یہاں آرام کرو۔ ہمارا تو کام ہی یہی ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور اس نے شاملی کا ہاتھ پکڑا جبکہ پنگلو بندر نے اس کی ٹانگ پکڑ لی اور پھر چھن چھنگلو نے آنکھیں بند کرکے دل ہی دل میں کہنا شروع کیا کہ اسے ملک ایران کے شہر ساسان کے سفید محل کے سامنے پہنچا دیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور پھر کافی دیر تک اسے یوں محسوس ہوتا رہا جیسے وہ انتہائی تیزی سے ہوا میں اڑتا چلا جا رہا ہو۔ جب اسے محسوس ہوا کہ اس کے پیر زمین سے لگ گئے ہیں تو اس نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی کیونکہ وہ واقعی ایک سفید رنگ کے انتہائی خوبصورت محل کے سامنے موجود تھے۔

" آنکھیں کھول دو شاملی۔ ہم ساسان پہنچ گئے ہیں"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو شاملی نے آنکھیں کھول

دیں۔ پنگلو بندر نے بھی اس کی ٹانگ چھوڑ دی۔ چھن چھنگلو آگے بڑھ کر محل کے باہر موجود دربان کے پاس پہنچ گیا۔

" ہم ملک شام سے آئے ہیں اور ہم نے نجومی اسفندیار سے ملنا ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" اندر چلے جاؤ۔ آگے ایک کمرے میں اور بھی لوگ موجود ہیں۔ تم بھی وہاں بیٹھ جاؤ۔ آقا باہر آئیں گے تو تمہاری مدد بھی کر دیں گے"۔ دربان نے کہا تو چھن چھنگلو، شاملی اور پنگلو بندر اندر داخل ہوئے اور پھر وہ ایک کافی بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ جہاں فرش پر دری بچھی ہوئی تھی اور وہ وہاں بہت سے مرد اور عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ چھن چھنگلو اور شاملی بھی وہاں جا کر بیٹھ گئے ۔ پنگلو بندر بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بہت بوڑھا آدمی لاٹھی ٹیکتا ہوا وہاں آیا اور اس نے باری باری سب کو بلا کر انہیں ان کے مسائل کے متعلق بتانا شروع کر دیا۔ چھن چھنگلو اور شاملی دونوں ایک طرف خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ چونکہ وہ سب سے آخر میں آئے تھے

اور ان کے بعد کوئی اور کمرے میں ہنیں آیا تھا۔ اس لئے ان کی باری بھی سب سے آخر میں آئی تھی اور پھر ایک کرکے سب مرد اور عورتیں باہر چلی گئیں تو بوڑھے نجومی نے اہنیں اپنے قریب بلوایا۔ چھن چھنگو اور شاملی دونوں اٹھ کر بوڑھے نجومی کے سامنے بیٹھ گئے جبکہ پنگلو بندر ان کے پیچھے خاموشی سے بیٹھا ہوا تھا۔

"آپ کا نام اسفند یار ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں تم اپنا مسئلہ بتاؤ، میرے پاس وقت ہنیں ہے ورنہ تمہیں کل آنا پڑے گا"۔ بوڑھے نجومی نے قدرے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔ شاید وہ کام کرکے تھک گیا تھا۔

"آسمان سے ایک مخلوق زمین پر اتری ہے۔ ہم نے اس مخلوق کو تلاش کرنا ہے اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ اس پوری دنیا میں صرف آپ ہی حساب لگا کر بتا سکتے ہیں کہ آسمان سے اترنے والی مخلوق کہاں ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا تو بوڑھا نجومی بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا نام ہے تمہارا"۔ بوڑھے نجومی نے پوچھا۔

" میرا نام چھن چھنگو ہے۔ یہ میری ساتھی ہے شاملی اور یہ ہمارا ساتھی بندر ہے پنگو"۔ چھن چھنگو نے اپنے ساتھ دوسروں کا بھی تعارف کراتے ہوئے کہا تو نجومی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سامنے رکھی ہوئی سلیٹ پر لکھنا شروع کر دیا۔ وہ مسلسل لکھتا جا رہا تھا اور مٹاتا جا رہا تھا۔ پھر اس نے سلیٹ رکھ دی۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

" تو تم ہو وہ چھن چھنگو، جو مظلوموں کے لئے ظالموں سے لڑتے ہو۔ تمہیں بندر بابا نے پراسرار صلاحیتیں دے رکھی ہیں۔ اور یہ شاملی ہے حاتم جادوگر کی بیٹی اور یہ پنگو بندر ہے تمہارا ساتھی۔ جو تمہارے ساتھ انسانی زبان میں بات کرتا ہے۔ بہت خوب مجھے خود بڑی حسرت تھی کہ تم سے ملوں"۔ بوڑھے نجومی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ کا شکریہ جناب، لیکن آپ نے ہمیں اس مخلوق کے بارے میں نہیں بتایا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" میں نے حساب لگا کر سب کچھ معلوم کر لیا ہے۔ تم اس سرائے کے مالک کے لڑکے قاسم کو اس مخلوق کے ہاتھوں سے بچانا چاہتے ہو لیکن ایسا ہونا ناممکن ہے بلکہ اس طرح تم تینوں ہلاک بھی ہو سکتے ہو۔ اس لئے تم یہ خیال دل سے نکال دو"۔ بوڑھے نجومی نے کہا۔

" یہ کیسے ممکن ہے جناب کہ ایک نوجوان کے ساتھ ظلم ہو رہا ہو اور میں اسے بچانے کی بجائے اپنی جان کے خوف سے پیچھے ہٹ جاؤں"۔ چھن چھنکلو نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم بندر بابا کی دی ہوئی صلاحیتوں کی وجہ سے مطمئن ہو اور شاملی کے پاس حاتم جادوگر کی جادوئی صلاحیتیں ہیں لیکن یہ خلا سے آنے والی مخلوق ہے۔ اس پر نہ تمہاری کوئی صلاحیت کام کرے گی اور نہ ہی شاملی کا جادو بلکہ وہ تمہیں چٹکی بجاتے ہی ہلاک کر دے گا"۔ بوڑھے نجومی نے کہا۔

" آپ بتائیں تو سہی کہ وہ ہے کہاں۔ باقی کام ہمارا ہے اور ہم اس سے خود ہی نمٹ لیں گے"۔ چھن

چھنگلو نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ تم ضدی ہو لیکن یہ میرا فرض تھا کہ میں تمہیں خطرے سے آگاہ کر دوں۔ اب تمہاری مرضی ہے بہرحال میں بتا دیتا ہوں کہ یہ خلائی مخلوق جو سائے کی طرح کی ہے اس وقت آشام کی پہاڑیوں پر واقع ایک پرانے کھنڈر میں موجود ہے اور وہ اس وقت تک وہاں چھپی رہنے پر مجبور ہے جب تک کہ قاسم اکیس سال کا نہ ہو جائے اور قاسم کو اکیس سال کا ہونے میں ابھی ایک ماہ باقی ہے"۔ بوڑھے نجومی نے کہا۔

" اس کی کیا خصوصیات ہیں جن کی وجہ سے آپ ایسی بات کر رہے ہیں"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" وہ چونکہ اس دنیا کی رہنے والی مخلوق نہیں ہے اس لئے وہ بظاہرانسانی سایہ ہی دکھائی دیتی ہے لیکن اصل میں وہ انسان نہیں ہے۔ اس کے پاس انتہائی خوفناک اور پراسرار صلاحیتیں موجود ہیں اور اگر وہ صرف تمہاری ہلاکت کا سوچ لے تو تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ وہ جو کچھ سوچتی ہے فوراً پورا ہو جاتا ہے۔ قاسم

کو جس محل میں رکھا گیا ہے وہ محل بھی اس کی سوچ سے پیدا ہوا ہے اور اس محل کی حفاظت جو سینگ کٹا دیو کر رہا ہے وہ دیو بھی اس کی سوچ سے پیدا ہوا ہے۔ جب وہ قاسم کا خون اپنے جسم پر ڈالے گی تو وہ مجسم انسان بن جائے گی اور پھر اس سوچ کی صلاحیتوں کی وجہ سے وہ پوری دنیا پر حکومت کرے گی۔ وہ جو سوچے گی وہ فوراً خودبخود پورا ہو جائے گا۔ اس لئے اب تم بتاؤ کہ تم اس کا مقابلہ کیسے کر سکو گے"۔ بوڑھے نجومی نے کہا۔

" کیا اس کی اس طاقت کو کسی طرح ختم نہیں کیا جا سکتا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" نہیں، ختم نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ محدود کیا جا سکتا ہے لیکن ایسا ہونا بھی تقریباً ناممکن ہے"۔ بوڑھے نجومی نے کہا۔

" کیسے محدود کیا جا سکتا ہے۔ آپ بتائیں تو سہی"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" اس طرح کہ وہ صرف سوچ کر کسی کو ہلاک نہ کر سکے"۔ بوڑھے نجومی نے کہا۔

" اوہ، اگر ایسا ہو جائے تو پھر ہم اس کا مقابلہ کر سکیں گے۔ آپ بتائیں یہ کام کیسے ہو سکتا ہے"۔ چھن چھنگلو نے چونک کر کہا۔

" یہ کام اس دنیا کا کوئی فرد نہیں کر سکتا۔ یہ کام خلا میں رہنے والی اس مخلوق کا بادشاہ کر سکتا ہے لیکن بادشاہ تک پہنچنے کے لئے خلا میں جانا پڑتا ہے اور خلا میں کوئی مجسم حالت میں نہیں جا سکتا"۔ بوڑھے نجومی نے کہا۔

" کوئی نہ کوئی طریقہ تو ہوگا۔ آپ سوچیں غور کریں"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" میں حساب کر کے معلوم کرتا ہوں"۔ نجومی نے کہا اور ایک بار پھر اس نے سلیٹی اٹھا کر سلیٹ پر ہندسے لکھنے شروع کر دیئے۔ کافی دیر تک وہ یہ کام کرتا رہا۔ پھر اس نے سلیٹی ایک طرف رکھ دی۔

" سنو، میرا فرض ہے کہ میں تمہیں بتا دوں۔ اس خلائی مخلوق کا بادشاہ جس کا نام شاراجو ہے انسانوں کا دشمن نہیں ہے بلکہ وہ انسانوں کو بے حد پسند کرتا ہے اور اسے انسانوں سے ملنا بے حد پسند ہے اس لئے

وہ سال میں ایک بار اس دنیا میں آ کر چند روز رہتا ہے اور پھر واپس چلا جاتا ہے۔ یہ خلائی مخلوق جو قاسم کا خون اپنے اوپر ڈال کر مجسم ہونا چاہتی ہے اس کا نام میراٹو ہے۔ یہ میراٹو اور دوسری خلائی مخلوق خلا کے اندر موجود ایک اور دنیا کے رہنے والے ہیں۔ اس دنیا کا نام سوسونا ہے۔ اس لئے اس مخلوق کو بھی سوسانی کہا جاتا ہے۔ جس طرح ہمیں انسان کہا جاتا ہے اس طرح یہ سوسانی ہے۔ سوسانی میراٹو نے بادشاہ کے علاوہ یہ طاقت حاصل کر لی کہ وہ سوسان سے نکل کر انسانوں کی دنیا میں آ سکے۔ اس لئے وہ یہاں آگیا اور پھر یہاں پہنچ کر اس نے واپس جانے کی بجائے ہمیشہ کے لئے یہاں رہنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ اس دنیا کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حاکم بن جائے گا۔ اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ مجسم ہو سکے۔ چنانچہ اس نے یہ طریقہ بھی تلاش کر لیا"۔ بوڑھے نجومی نے کہا۔

" یہ بات تو آپ پہلے بھی بتا چکے ہیں جناب۔

آپ ہمیں یہ بتائیں کہ ہم اس کی سوچ کی طاقت کو کیسے محدود کر سکتے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" اس کے لئے تمہیں سوسانی بادشاہ شاراجو کی خدمت میں حاضر ہونا ہوگا۔ شاراجو بادشاہ سال میں ایک بار یہاں آتا ہے اور یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ وہ کل یہاں آنے والا ہے۔ وہ ہمیشہ اس دنیا میں آ کر کوہ قاف کے پہاڑوں میں رہتا ہے۔ کوہ قاف کے شمال مشرق میں ایک انتہائی خوبصورت پہاڑ ہے جس کا نام کوہ شاف ہے۔ کوہ شاف اس قدر بلند ہے کہ دیوؤں میں بھی یہ طاقت نہیں کہ وہ اس کی چوٹی پر جا سکیں البتہ کوہ قاف میں ایک دیو ایسا ہے جس میں یہ طاقت موجود ہے اور اس دیو کا نام آگو دیو ہے۔ آگو دیو کوہ قاف کے بادشاہ کا درباری پہلوان ہے۔ وہ اگر چاہے تو تمہیں کوہ شاف کی چوٹی پر لے جا سکتا ہے جہاں بادشاہ شاراجو موجود ہوگا۔ تم بادشاہ شاراجو کے لئے سو رنگوں کا پھول بطور تحفہ لے جاؤ گے تو وہ تمہاری بات مان جائے گا اور میراٹو کی سوچ کی طاقت کو اس حد تک محدود کر دے گا کہ وہ صرف سوچ کر

کسی کو ہلاک نہ کر سکے"۔ بوڑھے نجومی نے کہا۔

" یہ بادشاہ کتنے دن یہاں رہتا ہے"۔ چھن چھنکلو نے پوچھا۔

" صرف سات دن اور کل وہ یہاں پہنچے گا۔ وہاں اس نے ایک شاندار سفید رنگ کا محل بنایا ہوا ہے"۔ بوڑھے نجومی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اور یہ سو رنگ کا پھول کہاں سے ملے گا"۔ چھن چھنکلو نے کہا۔

" یہ پھول ایک ہزار سال بعد پیدا ہوتا ہے اور اس کی حفاظت قدرتی طور پر کی جاتی ہے۔ اس بار یہ پھول ملک توران کی شہزادی زیب کے شاہی باغ میں پیدا ہوا ہے لیکن اس کے گرد چار حصار ہیں۔ ایک حصار خوفناک سیاہ سانپوں کا ہے جو صرف پھونک مار کر انسانوں کو جلا کر راکھ کر دیتے ہیں۔ دوسرا حصار سرخ بھڑوں کا ہے۔ یہ بھڑیں کروڑوں کی تعداد میں اڑتی رہتی ہیں اور یہ اس قدر خوفناک ہیں کہ اگر یہ کسی انسان یا جانور کو ڈنک مار دیں تو وہ انسان یا جانور پلک جھپکنے میں پانی بن کر بہہ جاتا ہے۔ تیسرا

حصار خوفناک بھیڑیوں کا ہے۔ یہ بھیڑیئے انتہائی خونخوار ہیں اور ان کی تعداد بھی ہزاروں میں ہے اور چوتھا اور آخری حصار قدرتی ہے۔ اس پھول سے ایسی خوشبو نکلتی ہے کہ جو آدمی اسے سونگھ لے وہ ناچنے لگ جاتا ہے اور ناچتے ناچتے ہلاک ہو جاتا ہے اور تم چاہے ناک بند کر لو یا کچھ بھی کر لو لیکن گل سو رنگ کی خوشبو ایسی ہے کہ تمہاری ناک میں گھس ہی جائے گی"۔ بوڑھے نجومی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ سارے حصار اس شاہی باغ کے اندر موجود ہیں"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"نہیں، یہ حصار باغ سے باہر ہیں اور یہ صرف اس کے سامنے آتے ہیں جو اس پھول کو حاصل کرنے کا ارادہ کر کے جاتا ہے۔ جو لوگ ویسے ہی جائیں ان کے سامنے نہ یہ حصار آتے ہیں اور نہ ہی خوشبو اسے ناچنے پر مجبور کرتی ہے"۔ بوڑھے نجومی نے جواب دیا۔

"کیا ہم اپنی طاقتوں سے ان حصاروں کو پار نہیں کر سکتے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"نہیں۔ ان حصاروں میں تمہاری کوئی طاقت کام

ہنیں دے گی"۔ بوڑھے نجومی نے جواب دیا۔

" اس دیو کو کیسے ہم بتائیں گے کہ وہ ہمیں کوہ شاف کی چوٹی تک پہنچا دے"۔ چھن چھنگلو نے پوچھا۔

" وہ جو شرطیں کہے وہ تم پوری کر دینا۔ پھر وہ مان جائے گا"۔ بوڑھے نجومی نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آپ کی مہربانی آپ نے ہماری رہنمائی کی ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" میرا اب بھی یہی مشورہ ہے کہ تم اس ارادے سے باز آ جاؤ"۔ بوڑھے نجومی نے کہا۔

" ہنیں، میں ظلم کے خلاف ہر حالت میں لڑوں گا۔ چاہے میری جان ہی کیوں نہ چلی جائے"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر بوڑھے نجومی کو سلام کرکے وہ اٹھ کر واپس مڑا اور کمرے سے باہر آگیا۔ اس کے پیچھے شاملی اور پنگلو بندر بھی باہر آگئے۔

" یہ تو بہت مشکل حصار ہیں چھن چھنگلو"۔ شاملی نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" انسان ہمت کرے تو اللہ تعالیٰ بھی مدد کرتا ہے اور پھر ہم تو ظالم کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ ہماری مدد

تو اللہ تعالیٰ ضرور کرے گا"۔ چھن چھنگو نے کہا اور شاملی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"چھن چھنگو، وہاں پہنچنے سے پہلے اس بارے میں سوچ لو کہ کس طرح ان حصاروں کو پار کیا جائے گا"۔ اچانک پنگو بندر نے کہا۔

"وہاں جا کر سوچیں گے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شاملی کا ہاتھ پکڑ لیا اور پنگو بندر کو کہہ دیا کہ وہ اس کی ٹانگ پکڑ کر آنکھیں بند کر لے۔ شاملی نے بھی آنکھیں بند کر لیں اور چھن چھنگو نے بھی۔

"ہم ملک توران کی شہزادی زیب کے شاہی باغ کے گرد موجود حصاروں تک پہنچنا چاہتے ہیں"۔ چھن چھنگو نے دل میں کہا تو اسے محسوس ہوا کہ اس کا جسم فضا میں اڑتا چلا جا رہا ہے اور پھر جب اسے محسوس ہوا کہ اس کے پیر زمین پر لگ گئے ہیں تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک پہاڑی کی چوٹی پر کھڑا ہے۔ اس کے ساتھ شاملی اور پنگو بندر بھی موجود تھے۔ سامنے وادی میں بے

شمار سیاہ رنگ کے انتہائی خوفناک سانپ لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں اور ان کے منہ سے مسلسل شعلے نکل رہے ہیں اور یہ شعلے اردگرد کی پہاڑی چٹانوں تک پہنچ رہے ہیں۔

" آنکھیں کھول دو شاملی اور پنگلو بندر"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو شاملی اور پنگلو بندر نے بھی آنکھیں کھول دیں اور وہ دونوں سامنے موجود سیاہ سانپوں کو دیکھ کر خوف سے بے اختیار کانپ اٹھے ۔

" اوہ یہ تو انتہائی خوفناک سانپ ہیں۔ اب ہم کیسے اس حصار کو پار کریں گے"۔ شاملی نے کہا۔

" کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہوگا"۔ چھن چھنگلو نے پریشان سے لہجے میں کہا کیونکہ اس کے تصور بھی نہ تھا کہ یہ وادی اس قدر خوفناک سانپوں سے بھری ہوئی ہوگی۔

" میں بندر بابا سے معلوم کرتا ہوں"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

" بندر بابا۔ مجھے بتاؤ کہ سانپوں کی وادی کیسے پار کی جائے"۔ چھن چھنگلو نے دل ہی دل میں بندر بابا

سے مخاطب ہو کر کہا۔

" چھن چھنگو بیٹے، یہ کام تمہیں اپنی عقل سے کرنا ہوگا اور کوئی طریقہ نہیں ہے"۔ بندر بابا کی آواز اس کے کانوں میں پڑی اور اس نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں۔

" کیا بتایا ہے بندر بابا نے"۔ شاملی نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

" انہوں نے کہا ہے کہ ہم اسے اپنی عقل سے ہی پار کر سکتے ہیں اور کوئی طریقہ نہیں ہے"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

" عقل کوئی پرندہ تو نہیں ہے کہ اس پر بیٹھ کر اس وادی کو پار کر جائیں"۔ شاملی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ، اوہ میں بتاتا ہوں کہ کس طرح اس وادی کو ہم پار کر سکتے ہیں"۔ اچانک پنگو بندر نے کہا تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

" کیسے۔ بتاؤ"۔ چھن چھنگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں پہاڑی پر مضبوط بیلیں موجود ہیں۔ آپ ان بیلوں کو توڑ کر اتنی لمبی رسی بنائیں کہ اس وادی کی دوسری طرف پہنچ سکے اور پھر رسی کا ایک سرا میری ٹانگ سے باندھ دو۔ میں بندر ہوں۔ اس لئے میں آسانی سے پہاڑیوں پر دوڑتا ہوا دوسری طرف پہنچ جاؤں گا۔ وہاں میں رسی کا سرا اپنی ٹانگ سے کھول کر کسی درخت کے ساتھ باندھ دوں گا۔ آپ اس کا دوسرا سرا یہاں کسی درخت سے باندھ دیں۔ اس طرح یہ رسی تن جائے گی اور آپ دونوں اس رسی کو پکڑ کر کھسکتے ہوئے دوسری طرف پہنچ جائیں گے"۔ پنگلو بندر نے کہا تو چھن چھنگلو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسا ممکن نہیں ہے۔ اتنی لمبی رسی اول تو بن ہی نہیں سکتی اور اگر بن جائے تو وہ اتنی طاقتور نہیں ہو سکتی کہ میرا اور شاملی کا وزن سہار سکے البتہ ایک بات میرے ذہن میں آتی ہے کہ اگر تم اس وادی کو ان پہاڑیوں پر دوڑ کر پار کر سکتے ہو تو ہم بھی کر سکتے ہیں"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"نہیں، آپ انسان ہیں بندر نہیں ہیں اور جس

انداز کی پہاڑیاں ہیں آپ دو قدم بھی نہ اٹھا سکیں گے"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" تو پھر تم جاؤ اور دوسری طرف جا کر دیکھو کہ وہاں کیا ہے۔ شاید وہاں سے کوئی مدد مل سکے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" ایک کام اور ہو سکتا ہے"۔ اچانک شاملی نے کہا۔

" وہ کیا"۔ چھن چھنگلو نے چونک کر کہا۔

" کسی طرح ان سانپوں کو ہلاک ہنیں کیا جا سکتا"۔ شاملی نے کہا۔

" اگر ہلاک کیا جا سکتا تو پھر مشکل کیا رہ جائے گی"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" اوہ، اوہ میں ایسا کر سکتا ہوں۔ میں ایسا کر سکتا ہوں"۔ اچانک پنگلو بندر نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔ وہ اس طرح اچھل رہا تھا جیسے خوشی کے مارے ناچ رہا ہو۔

" ارے، ارے کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ کہیں نیچے نہ گر جانا"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" یہاں ایسے درخت ہیں جن کے پھل ان سانپوں کو بے ہوش کر سکتے ہیں اور میں چونکہ بندر ہوں اس لئے مجھے معلوم ہے کہ یہ پھل سانپوں کی بڑی مرغوب غذا ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ سانپ اس پھل کو کھا کر کئی کئی دن بے ہوش حالت میں پڑے رہتے ہیں لیکن جب وہ دوبارہ ہوش میں آتے ہیں تو وہ پہلے سے زیادہ طاقتور بن چکے ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر ہم ڈھیروں کی تعداد میں پھل اکٹھے کر کے نیچے پھینک دیں تو یہ سانپ انہیں کھا کر کئی روز تک بے ہوش پڑے رہیں گے اور ہم اطمینان سے ان کے درمیان سے گزر جائیں گے"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" لیکن ان کی تعداد تو لاکھوں میں ہے۔ اتنے پھل ہم کہاں سے لائیں گے"۔ شاملی نے کہا۔

" یہ پھل کا صرف تھوڑا سا حصہ ہی کھا سکتے ہیں اور فوراً بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ اس لئے بے فکر رہو"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اس ترکیب کو آزمایا جا سکتا ہے۔ آؤ ہمیں دکھاؤ کہ کونسے پھل ہیں وہ"۔ چھن چھنگو نے کہا

تو پنگلو بندر مڑا اور پھر دوسری طرف موجود درختوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جن پر چار کانٹوں والے چھوٹے چھوٹے پھل کثیر تعداد میں لگے ہوئے تھے اور نیچے بھی ڈھیروں کی صورت میں پڑے تھے۔ چنانچہ انہوں نے پھل اکٹھے کئے اور اپنی جھولیاں بھریں اور پھر چوٹی پر پہنچ کر انہوں نے پھل نیچے پھینک دیئے اور پھر چند لمحوں بعد وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کہ جہاں جہاں پھل گر رہے تھے وہاں سے شعلے نکلنے بند ہو گئے تھے اور خوفناک سانپ بھی زمین پر اس طرح پڑے نظر آ رہے تھے جیسے مر چکے ہوں۔ پھر تو انہوں نے بھاگ کر پھل اکٹھے کر کے نیچے لڑھکانے شروع کر دیئے اور آہستہ آہستہ سانپ بے ہوش ہوتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ وادی میں موجود تمام سانپ بے ہوش ہو گئے۔

" واہ پنگلو، تم نے واقعی بہترین ترکیب سوچی ہے۔ بہت خوب"۔ چھن چھنگلو نے تعریف بھرے لہجے میں کہا تو پنگلو بندر ایک بار پھر خوشی سے ناچنے لگا۔ شاملی نے بھی اس کی تعریف کی اور پھر وہ پہاڑی کی

چوٹی سے نیچے اتر کر وادی میں پہنچ گئے۔ واقعی تمام خوفناک سانپ بے ہوش ہو چکے تھے اور وہ اطمینان سے پیروں کو خالی جگہوں پر رکھتے ہوئے اس خوفناک وادی کو پار کر گئے۔ دوسری طرف پہاڑی پر چڑھ کر جب وہ آگے بڑھے تو ایک بار پھر بے اختیار چونک پڑے کیونکہ نیچے وادی میں سرخ رنگ کی بھڑیں لاکھوں کی تعداد میں اڑتی پھر رہی تھیں لیکن وہ ایک خاص بلندی سے اوپر نہ آ سکتی تھیں۔ اس لئے نیچے ہی اڑ رہی تھیں۔

" اب کیا کریں۔ ان سے کیسے نجات حاصل ہو"۔ شاملی نے کہا۔

" بڑا آسان کام ہے یہ"۔ پنگلو بندر نے کہا تو چھن چھنگلو اور شاملی دونوں اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

" کیسے۔ کیا کوئی اور ترکیب سمجھ میں آ گئی ہے۔ آج تو تم ہم سے بھی آگے جا رہے ہو"۔ چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" دنیا کی تمام بھڑیں ایک خاص خوشبو کی وجہ سے

ایک جگہ اکٹھی ہو جاتی ہیں اور یہ خوشبو یہاں اس پہاڑی پر ایک جھاڑی میں موجود ہے۔ کافی ساری جھاڑیاں اکھاڑ کر آپ وادی کے ایک طرف پھینک دیں۔ تمام بھڑیں ان جھاڑیوں کی خوشبو کے لئے وہاں اکٹھی ہو جائیں گی اور راستہ خودبخود بن جائے گا"۔ پنگلو بندر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ تمام بھڑیں وہاں اکٹھی ہو جائیں۔ ایک بھی بھڑ ادھر رہ گئی تو وہ کاٹ لے گی"۔ شاملی نے کہا۔

" نہیں شاملی، چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے یہ بھڑیں اس جھاڑی کی خوشبو سونگھنے کے لئے وہاں اکٹھی ہوں گی اور اس جھاڑی سے خوشبو دور تک نہیں جاتی"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ پنگلو بندر ہے اس لئے اسے یقیناً ان باتوں کا بھی علم ہے جن کا ہم انسانوں کو بھی علم نہیں ہو سکتا۔ آؤ پنگلو بندر دکھاؤ ہمیں کون سی ہیں یہ جھاڑیاں"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور پنگلو بندر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ایک جھاڑی کی

نشاندہی کر دی۔ جس میں سے عجیب سی بو نکل رہی تھی۔ چھن چھنگو اور شاملی نے مل کر یہ جھاڑیاں اکھاڑ کر ان کا ایک بڑا سا ڈھیر اکٹھا کر لیا۔ جب کافی ڈھیر ہو گیا تو وہ اسے گھسیٹتے ہوئے وادی کے ایک کونے میں لے گئے اور پھر انہوں نے جھاڑیاں نیچے لڑھکا دیں۔ جیسے ہی جھاڑیاں نیچے گریں۔ وہ واقعی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ تمام بھڑیں اس طرف اکٹھی ہو گئی تھی جہاں جھاڑیاں موجود تھیں اور اس کے مخالف سمت میں ایک بھڑ بھی نظر نہ آ رہی تھی۔ وہ سب دوڑتے ہوئے دوسرے کونے میں گئے اور پھر نیچے اتر کر وہ تیزی سے دوڑتے ہوئے آخرکار اس دوسری وادی کو بھی پار کر گئے۔

" واہ بھئی واہ۔ اس بار تو سارا کام پنگلو بندر کر رہا ہے۔ بہت خوب"۔ دوسری طرف پہنچتے ہی چھن چھنگو اور شاملی دونوں نے پنگلو بندر کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو پنگلو بندر ایک بار پھر خوشی سے ناچنے لگ گیا۔ پھر جب وہ آگے بڑھے تو اب تیسری وادی ان کے سامنے تھی جس میں واقعی ہزاروں بھیڑیئے

دوڑتے پھر رہے تھے۔ یہ انتہائی خوفناک بھیڑیئے تھے جو ایک لمحے میں ان تینوں کو چیرپھاڑ کر کے رکھ دیتے۔

" اب کیا کریں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے"۔ شاملی نے کہا۔

" اچھا۔ کیا ہے ترکیب"۔ چھن چھنگو نے چونک کر کہا۔

" ان بھیڑیوں کا سردار برف کی طرح سفید رنگ کا بھیڑیا ہوتا ہے۔ اگر اس سفید رنگ کے سردار بھیڑیئے کو ہلاک کر دیا جائے تو یہ سب بھیڑیئے اس کے گرد اکٹھے ہو کر بیٹھ جائیں گے اور پھر کئی گھنٹوں تک بیٹھے رہیں گے اور اس دوران چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے یہ اپنے سردار کی لاش سے نہیں ہٹیں گے"۔ شاملی نے کہا۔

" لیکن اسے ہلاک کیسے کیا جائے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" یہ تو بڑا آسان طریقہ ہے۔ کسی درخت کی لچکدار

شاخ سے کمان بناؤ اور سخت شاخوں سے تیر بنا کر اس بھیڑیئے کو مارو۔ تمہارا نشانہ بہترین ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم اس بھیڑیئے کو ہلاک کر دو گے"۔ شاملی نے کہا۔

" اوہ ہاں واقعی۔ نجانے کیا بات ہے تم دونوں کے ذہن کام کر رہے ہیں جبکہ میرا ذہن آج کام ہی نہیں کر رہا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" تم دور کی بات سوچتے رہتے ہو جبکہ ہم نزدیک کی بات سوچ لیتے ہیں"۔ شاملی نے ہنستے ہوئے کہا تو چھن چھنگو بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر انہوں نے ایک مضبوط بیل توڑی اور ایک لچکدار شاخ توڑ کر اس سے کمان بنائی۔ اس طرح انتہائی سخت اور سیدھی شاخیں توڑ کر ان کا ایک سرا انہوں نے پتھروں پر رگڑ کر اسے تیز کیا۔ اس طرح بہت سے تیر تیار ہو گئے اور پھر چھن چھنگو نے کمان اور تیر اٹھائے اور وہ سب احتیاط سے نیچے اترنے لگے۔ بھیڑیئے انہیں دیکھ کر انتہائی خوفناک آوازیں نکالنے لگے۔ وہ انتہائی احتیاط سے نیچے اتر رہے تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ اگر

ان کا پیر پھسل گیا تو وہ سیدھے نیچے جا گریں گے اور بھیڑیئے ایک لمحے میں انہیں چیرپھاڑ کر کھا جائیں گے۔ جبکہ چھن چھنگو انتہائی قریب جا کر نشانہ لینا چاہتا تھا تاکہ سردار بھیڑیا ہلاک ہو سکے اور پھر جس حد تک وہ قریب جا سکتے تھے قریب پہنچ کر رک گئے۔ پھر انہیں واقعی سفید رنگ کا بھیڑیا نظر آ گیا۔ وہ دوسرے بھیڑیوں سے بڑا بھی تھا اور ان سے زیادہ طاقتور بھی۔

" چھن چھنگو۔ یہ بھیڑیا اس وقت ہلاک ہوگا جب تم اس کی گردن کے نچلے حصے میں تیر مارو گے"۔ پنگو بندر نے کہا۔

" ہاں مجھے معلوم ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیرکمان میں جوڑا اور پھر کمان کی بیل کھینچ کر اس نے نشانہ لینا شروع کر دیا۔ سردار بھیڑیا چونکہ مسلسل حرکت کر رہا تھا اس لئے چھن چھنگو خاموش بیٹھا ہوا تھا پھر اچانک اس نے تیر چھوڑ دیا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ تیر سردار بھیڑیئے کو لگنے کی بجائے ویسے ہی نیچے گر گیا تھا۔ چھن چھنگو نے دوسرا تیر جوڑا اور اس نے وہ

بھی مار دیا لیکن یہ بھی نشانے پر نہ لگا۔

" تم نے بسم اللہ پڑھ کر تیر چلایا تھا یا نہیں"۔ اچانک شاملی نے کہا۔

" اوہ، مجھے یاد نہیں رہا تھا"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" اسی لئے تو تمہارا نشانہ درست نہیں رہا۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا نام لے کر تیر نہیں چلاؤ گے تیر نشانے پر نہیں لگے گا"۔ شاملی نے کہا تو چھن چھنگلو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر نشانہ لے کر جب اس نے اس بار اونچی آواز میں بسم اللہ پڑھ کر تیر چلایا تو دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر خوشی سے اچھل پڑا کہ اس بار تیر واقعی ٹھیک نشانے پر لگا تھا۔ سفید بھیڑیا سر اونچا کرکے غرا رہا تھا کہ تیر اس کی گردن کے نچلے حصے میں پیوست ہو گیا۔ بھیڑیا نیچے گر کر تڑپنے لگا۔ اس کی گردن سے خون فوارے کی طرح نکلنے لگا تھا پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کے ہلاک ہوتے ہی تمام بھیڑیئے اس کی لاش کے گرد دائرہ بنا کر اس طرح بیٹھ گئے جیسے اس کا سوگ منا رہے ہوں۔

"آؤ اب یہ وادی پار کر لیں"۔ چھن چھنگو نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے دوسرے کنارے کی طرف بڑھتے چلے گئے جو اب خالی پڑا ہوا تھا اور پھر نیچے اتر کر وہ دوڑتے ہوئے اس وادی کو بھی پار کر گئے۔ سردار بھیڑیئے کی لاش کے گرد بیٹھے سینکڑوں بھیڑیوں میں سے کسی نے بھی اٹھ کر ان کی طرف کا رخ نہیں کیا تھا۔ سب سوگ مناتے بیٹھے رہے تھے۔ اس لئے وہ اطمینان سے یہ تیسری وادی بھی پار کر گئے۔

"بہت خوب، اس بار واقعی لطف آگیا ہے"۔ چھن چھنگو نے دوسری طرف پہنچتے ہی کہا۔

"اب اصل لطف آئے گا جب ہم اس گل سو رنگ کی خوشبو سونگھ کر ناچتے رہیں گے اور ناچتے ناچتے ہلاک ہو جائیں گے"۔ شاملی نے کہا۔

"ارے فکر مت کرو۔ اس بار میری عقل کام کرے گی"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر وہ آگے بڑھتے اور نیچے اترتے ہوئے وسیع و عریض وادی میں پہنچ گئے۔ جس میں پورا شہر بسا ہوا تھا البتہ اس پہاڑی کے

قریب ایک بہت بڑا باغ تھا جس کے ساتھ ہی سنہرے رنگ کا خوبصورت محل تھا۔

" تو یہ ہے اس شہزادی زیب کا محل اور یہ ہے اس کا شاہی باغ"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" اب ہم جیسے ہی نیچے اترے۔ پھول کی خوشبو ہمیں ناچنے پر مجبور کر دے گی"۔ شاملی نے فکرمندانہ لہجے میں کہا۔

" پنگو بندر کے جسم پر ہاتھ پھیر کر اپنی ناک پر پھیرو۔ پھر اس پھول کی خوشبو تمہیں کچھ نہ کہے گی"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ، کیا مطلب۔ کیا واقعی"۔ شاملی نے چونک کر کہا۔

" ہاں، مجھے ایک بار بندر بابا نے بتایا تھا کہ ایسی خوشبو جو دوسروں کو ناچنے پر مجبور کر دے اس کا توڑ بندر کے جسم سے نکلنے والی مخصوص خوشبو ہوتی ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شاملی بے اختیار خوش ہو گئی اور پھر ان دونوں نے پنگو بندر کے جسم پر ہاتھ پھیر کر اپنی ناک پر ملنے شروع کر دیئے ۔ پنگو بندر خوش تھا

کہ یہاں بھی وہ کام آ رہا ہے۔ کئی بار ایسا کرنے کے بعد وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگے لیکن جیسے ہی وہ نیچے پہنچے۔ اچانک ایک طرف سے تلواروں سے مسلح دو دربان ان کے سامنے آگئے۔

" خبردار، رک جاؤ۔ کون ہو تم اور شہزادی کے باغ کی طرف کیوں آ رہے ہو"۔ ان میں سے ایک دربان نے کڑکدار لہجے میں کہا۔

" میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں شاملی اور پنگلو بندر۔ ہم شہزادی زیب سے ملنے آئے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" لیکن تم اس طرف سے کیسے آ رہے ہو۔ ادھر تو بڑے خوفناک حصار ہیں"۔ اس دربان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" حصار ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے۔ تم ہمیں شہزادی سے ملوا دو"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" آؤ"۔ اس دربان نے کہا اور پھر دوسرے دربان کو وہیں رکنے کا کہہ کر وہ آگے بڑھا اور پھر باغ میں داخل ہو کر اس نے انہیں ایک جگہ روکا اور خود

تیزی سے آگے ایک طرف بنے ہوئے سنہرے محل کی طرف بڑھ گیا۔

" انہیں سو رنگ پھول کی خوشبو نہیں آتی ہوگی"۔ شالی نے کہا۔

" ان کا چونکہ پھول توڑنے کا ارادہ نہیں ہوتا اس لئے خوشبو انہیں نہیں آتی"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے دیکھا کہ سنہرے محل سے ایک خوبصورت شہزادی باہر آئی۔ اس کے ساتھ چار اور عورتیں بھی تھیں اور ان کے پیچھے وہ دربان تھا جو چھن چھنگو، شالی اور پنگو بندر کو یہاں لے آیا تھا۔ ان سب کا رخ ان کی طرف ہی تھا۔ شہزادی ان کے قریب آ کر رک گئی۔ وہ بڑی حیرت سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

" تم کون ہو اور حصاروں کی طرف سے کیسے آئے ہو"۔ شہزادی نے کہا۔

" میرا نام چھن چھنگو ہے۔ یہ میری ساتھی شالی ہے اور یہ ہمارا ساتھی ہے پنگو بندر۔ ہم تمہارے باغ میں موجود سو رنگ پھول لینے آئے ہیں"۔ چھن

چھنگو نے کہا تو شہزادی بے اختیار چونک پڑی۔
"کیوں"۔ شہزادی نے کہا تو چھن چھنگو نے اسے سرائے کے مالک آقا ہاشم کے بیٹے قاسم کی بچپن میں گمشدگی سے لے کر اب تک کی ساری تفصیل بتا دی۔
"اوہ، تم تو ایک نیک مقصد کے لئے کام کر رہے ہو اور تم نے واقعی حیرت انگیز عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ وادیاں پار کی ہیں۔ میں تمہیں اجازت دیتی ہوں کہ تم پھول حاصل کر سکتے ہو لیکن میں تمہیں بتا دوں کہ چونکہ تمہارا ارادہ پھول توڑنے کا ہے اِس لئے جیسے ہی تم پھول کے قریب جاؤ گے تم اس کی خوشبو کی وجہ سے ناچنے لگ جاؤ گے اور پھر اسی طرح ناچتے ناچتے ہلاک ہو جاؤ گے"۔ شہزادی نے کہا۔
"آپ فکر نہ کریں۔ اگر ہم یہاں تک پہنچ گئے ہیں تو یہ پھول بھی حاصل کر لیں گے"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا تو شہزادی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ انہیں لے کر باغ کے ایک کونے کی طرف بڑھ گئی۔

"شہزادی آپ پر یا آپ کے ساتھیوں پر کیا یہ خوشبو کیا اثر نہیں کرتی"۔ شاملی نے پوچھا۔

"نہیں۔ کیونکہ ہم نے کبھی پھول توڑنے کا ارادہ ہی نہیں کیا"۔ شہزادی نے جواب دیا اور پھر وہ سب ایک جگہ پہنچ گئے۔ یہاں واقعی ایک چھوٹے سے تالاب کے اندر ایک انتہائی خوبصورت پھول موجود تھا جس کی ہر پتی کا رنگ دوسری پتی سے مختلف تھا اور اس پھول کی سو پتیاں تھیں۔

"واہ، بہت ہی خوبصورت پھول ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"لیکن تم پر اس کی خوشبو کا اثر کیوں نہیں ہو رہا۔ ورنہ تو یہاں سے کچھ فاصلہ پہلے ہی تم نے ناچنا شروع کر دینا تھا"۔ شہزادی نے حیران ہو کر کہا تو چھن چھنگو نے اسے بتایا کہ بندر کے جسم سے نکلنے والی بو پر اس پھول کی خوشبو کا اثر نہیں ہوتا اور انہوں نے پنگلو بندر کے جسم پر ہاتھ پھیر کر اپنی ناک پر پھیر رکھے ہیں تو شہزادی ان کی عقلمندی اور معلومات پر بے حد حیران ہوئی۔ پھر شہزادی سے

اجازت لے کر چھن چھنگو نے وہ پھول توڑ لیا۔

"اب تم میرے مہمان بن کر یہاں رہو۔ ہم تم سے دنیا کی باتیں سنیں گے"۔ شہزادی نے کہا۔

"نہیں شہزادی۔ ابھی ہم نے کوہ قاف کے دیو کے پاس جانا ہے اور اسے تیار کر کے ہم نے کوہ شاف پر جانا ہے۔ ورنہ ایسا نہ ہو کہ وہ بادشاہ واپس خلائی دنیا میں چلا جائے اور بے چارہ قاسم ہلاک ہو جائے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے شاملی کا ہاتھ پکڑا اور اسے آنکھیں بند کرنے کا کہہ دیا۔ پنگو بندر نے خود ہی اس کی ٹانگ پکڑی اور آنکھیں بند کر لیں۔

"ہم نے کوہ قاف کے آگو دیو کے سامنے پہنچنا ہے"۔ چھن چھنگو نے دل میں کہا تو اسے محسوس ہوا کہ وہ ہوا میں اڑ رہا ہے۔ کافی دیر تک اسے ایسا احساس ہوتا رہا۔ پھر اچانک اسے محسوس ہوا کہ اس کے پیر زمین پر لگ گئے ہیں تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک بہت بڑے محل نما گھر کے سامنے موجود ہے۔ ادھر ادھر دیو اور پریاں گھومتی پھر رہی تھیں لیکن کوئی بھی ان کی طرف

متوجہ نہ تھا۔

" آنکھیں کھول دو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شاملی اور پنگو بندر دونوں نے آنکھیں کھول دیں۔

" آؤ اب اس دیو سے ملیں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ اس نے بڑے سے پھاٹک پر ہاتھ مارا تو پھاٹک کھلا اور ایک خوفناک دیو باہر آ گیا۔

" ارے تم آدم زاد اور بندر۔ تم یہاں کہاں سے آئے ہو"۔ اس دیو نے جو یقیناً دربان تھا، انہیں دیکھ کر حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔

" میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں شاملی اور پنگو بندر۔ ہم نے آگو دیو سے ملنا ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" اوہ، تم یہاں تک پہنچ کیسے گئے"۔ دربان دیو نے حیران ہو کر کہا۔

" تم ان باتوں کو چھوڑو۔ ہمیں آگو دیو سے ملوا دو"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" آؤ میرے ساتھ "۔ دربان دیو نے کہا اور واپس مڑ گیا تو چھن چھنگو، شاملی اور پنگو بندر اس کے پیچھے

اندر داخل ہوگئے۔ یہ واقعی ایک بہت بڑا محل تھا جہاں بے شمار دیو کام کرتے پھر رہے تھے۔ دربان دیو ان تینوں کو ایک بہت بڑے کمرے میں لے آیا۔ جہاں ایک بہت بڑی اور مضبوط کرسی پر ایک دیو بیٹھا ہوا تھا۔ یہ دیو واقعی قدوقامت اور طاقت کے لحاظ سے دیوؤں کا بھی پہلوان لگتا تھا۔

" اوہ، آدم زاد اور یہاں۔ کون ہو تم"۔ اس دیو نے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔

" تمہارا نام آگو دیو ہے اور تم کوہ قاف کے بادشاہ کے درباری پہلوان ہو"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" ہاں، لیکن تم کون ہو"۔ آگو دیو نے کہا تو چھن چھنگو نے اسے مختصر طور پر ساری بات بتا دی۔

" تو تم کوہ شاف کی چوٹی پر جانا چاہتے ہو۔ لیکن میں تمہیں وہاں کیوں لے جاؤں"۔ آگو دیو نے کہا۔

" تمہاری اگر کوئی شرط ہو تو بتاؤ"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" ہاں، میری ایک شرط ہے کہ اگر تم سو رنگ کا پھول مجھے کھانے کو دے دو تو میں تمہیں کوہ شاف کی

چوٹی پر پہنچا دوں گا"۔ آگو دیو نے کہا۔

" لیکن یہ تو وہاں رہنے والے خلائی ساسان بادشاہ کے لئے تحفہ ہے"۔ چھن چھنگو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" بہرحال یہی میری شرط ہے۔ اس کے کھانے سے میرے اندر دس گنا طاقت آ جائے گی اور میں اتنا بڑا پہلوان بن جاؤں گا کہ پھر کوئی میرا مقابلہ نہ کر سکے گا"۔ آگو دیو نے کہا۔

" تم کوئی اور شرط بتا دو۔ اسے چھوڑ دو"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" نہیں، بس یہی میری شرط ہے"۔ آگو دیو نے بھی ضد کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے یہ لو"۔ چھن چھنگو نے کہا اور ہاتھ میں موجود پھول اس کی طرف بڑھا دیا۔ آگو دیو نے پھول جھپٹا اور پھر اسے اپنے منہ میں ڈال لیا۔

" واہ، واہ اب میں سب سے زیادہ طاقتور پہلوان ہوں۔ اب میرا مقابلہ کوئی نہ کر سکے گا"۔ آگو دیو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" چھن چھنگلو، یہ تم نے کیا کیا۔ انتہائی مشکل سے یہ پھول حاصل کیا تھا"۔ شاملی نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

" اب کیا کرتا۔ وہاں جا کر کچھ اور کریں گے۔ وہاں تک تو پہنچیں"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" آؤ اب میں تمہیں کوہ شاف تک پہنچا دوں۔ تم نے میری شرط پوری کر دی ہے"۔ آگو دیو نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ کمرے سے نکل کر باہر کھلی جگہ پر آگیا اور اس کے ساتھ ہی وہ زمین پر بیٹھ گیا۔

" میری پشت پر سوار ہو جاؤ"۔ آگو دیو نے کہا تو چھن چھنگلو، شاملی اور پنگلو بندر اس کی پشت پر سوار ہوگئے۔ آگو دیو اٹھا اور پھر چند قدم دوڑ کر اس نے چھلانگ لگائی اور پھر کسی پرندے کی طرح وہ ہوا میں اڑتا چلا گیا۔ وہ تینوں اس کی پشت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ چھن چھنگلو نے اس دیو کی گردن کے گرد بازو ڈالے ہوئے تھے جبکہ شاملی نے چھن چھنگلو کا بازو پکڑا ہوا تھا اور پنگلو بندر نے شاملی کو پکڑا ہوا تھا۔ آگو دیو کی رفتار لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی جا رہی تھی اور وہ سیدھا

بلندی کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ پھر کئی گھنٹوں کی پرواز کے بعد آخرکار وہ چوٹی پر پہنچ گیا۔ وہاں سفید رنگ کا ایک خوبصورت محل بنا ہوا تھا۔ آگو دیو اس محل کے سامنے جا کر اتر گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تینوں نیچے اتر آئے۔

" اب میں جا رہا ہوں"۔ آگو دیو نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اسے روکتے ، وہ ہوا میں اڑا اور نیچے غوطہ لگا کر چند ہی لمحوں میں ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

" اب ہم واپس کیسے جائیں گے"۔ شاملی نے کہا۔

" پہلے بادشاہ سے تو مل لیں۔ پھر دیکھیں گے"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر وہ تینوں محل کے دروازے کی طرف بڑھ گئے جو کھلا ہوا تھا۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے انہوں نے وہاں ہر طرف انسانی سائے گھومتے ہوئے دیکھے۔ وہ سب انہیں دیکھ کر ان کے گرد اکٹھے ہو گئے۔

" کون ہو تم اور یہاں کیسے آئے ہو"۔ ایک سائے نے انسانی آواز میں پوچھا۔

" ہم بادشاہ شاراجو سے ملاقات کرنے آئے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ آؤ"۔ اس انسانی سائے نے کہا اور پھر وہ انہیں لے کر ایک بڑے کمرے میں آ گیا۔ یہاں ایک خوبصورت تخت پر ایک انسانی سایہ بیٹھا ہوا تھا۔

" اوہ، اوہ کون ہیں یہ۔ یہ تو آدم زاد ہیں۔ یہ یہاں کیسے آ گئے"۔ تخت پر بیٹھے ہوئے انسانی سائے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم سوسان کے بادشاہ شاراجو کی خدمت میں سلام پیش کرتے ہیں اور ان کی خدمت میں سو رنگ کا پھول تحفے میں پیش کرتے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے سو رنگ کا پھول نکال کر بادشاہ کی طرف بڑھا دیا۔

" اوہ، اوہ یہ تو ہمارا پسندیدہ پھول ہے۔ ہم اس تحفے کے لئے تمہارے شکر گزار ہیں۔ بیٹھو بیٹھو"۔ شاراجو بادشاہ کی خوشی سے بھرپور آواز سنائی دی اور اس نے پھول لے لیا اور پھر وہ اسے سونگھنے لگ

گیا۔

" یہ پھول تو تم نے آگو دیو کو دے دیا تھا۔ پھر یہ تمہارے پاس کیسے آ گیا"۔ شاملی نے ایک طرف موجود کرسی پر بیٹھے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہاں ایک چھوٹا پھول بھی تھا جو اس پھول کے نیچے لگا ہوا تھا اور میں نے دونوں پھول توڑ لئے تھے۔ چھوٹا پھول میں نے آگو دیو کو دے دیا تھا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" ہاں، اب بتاؤ کہ تم کون ہو اور کیوں آئے ہو۔ کیا چاہتے ہو تم"۔ بادشاہ شاراجو نے کہا۔

" آپ کی دنیا کا ایک جادوگر ہے جس کا نام میراٹو جادوگر ہے۔ وہ یہاں ہماری دنیا میں آیا اور اس نے یہاں کی ایک سرائے کے مالک کے بیٹے کو اٹھا لیا اور اسے غائب کر دیا تاکہ جب یہ لڑکا اکیس سال کا ہو جائے تو وہ اسے ذبح کر کے اس کا خون اپنے اوپر ڈالے۔ اس طرح وہ مجسم انسان ہو جائے گا اور پھر اس کی خواہش ہے کہ وہ ہماری پوری دنیا کا بادشاہ بن جائے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" ہاں مجھے معلوم ہے۔ وہ ایسا چاہتا ہے پھر"۔ بادشاہ نے کہا۔

" یہ چونکہ ظلم ہے اس لئے ہم اسے ایسا نہیں کرنے دینا چاہتے "۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" تو تم کیا چاہتے ہو۔ ہم اس جادوگر کو ہلاک نہیں کر سکتے اور کوئی بات کرو"۔ بادشاہ نے کہا۔

" ہم اس لئے آپ کے پاس نہیں آئے کہ آپ اسے ہلاک کر دیں۔ آپ صرف اتنا کریں کہ اس کی سوچ کی طاقت کو محدود کر دیں تاکہ وہ اپنی سوچ کی طاقت سے ہمیں ہلاک نہ کر سکے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" اس سے تمہیں کیا فائدہ ہوگا"۔ بادشاہ نے کہا۔

" ہم اسے سمجھائیں گے کہ وہ اپنے ارادے سے باز رہے اور اگر وہ نہ سمجھ سکا تو پھر ہم اسے مجبور کر دیں گے کہ وہ واپس اپنی دنیا میں چلا جائے یا تیسری صورت یہ کہ ہم اسے ہلاک کر دیں گے۔ کیونکہ وہ ظالم ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا تو بادشاہ بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم آدم زادوں میں اتنی طاقت ہی نہیں ہے کہ تم کسی سوسائی کو ہلاک کر سکو اور میراٹو تو ویسے بھی بے حد طاقتور جادوگر ہے۔ وہ تمہیں ہلاک کر دے گا۔ سوچ سے نہیں تو ویسے سہی"۔ بادشاہ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جب مقابلہ ہوگا تو دیکھا جائے گا۔ آپ ہمارا کام کر دیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں، یہ کام ہم کر دیتے ہیں کیونکہ تم نے ہمیں ہمارے پسندیدہ پھول کا تحفہ دیا ہے"۔ بادشاہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور اسے دو بار ہوا میں گھمایا اور پھر نیچے کر لیا۔

"میں نے اس کی سوچ کو محدود کر دیا ہے۔ اب وہ اپنی سوچ سے کسی کو ہلاک نہ کر سکے گا"۔ بادشاہ نے کہا۔

"بہت شکریہ۔ اب آپ ہمیں ہماری دنیا میں پہنچا دیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ٹراکو"۔ بادشاہ نے اونچی آواز میں کہا تو وہ سایہ جو انہیں ساتھ لے کر آیا تھا آگے بڑھا۔

"حکم بادشاہ سلامت"۔ اس نے رکوع کے بل

جھکتے ہوئے کہا۔

" ان آدم زادوں کو ان کی دنیا میں پہنچا دو"۔ بادشاہ نے کہا۔

" حکم کی تعمیل ہوگی"۔ ٹراکو نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس نے چھن چھنگو اور اس کے ساتھیوں کو اپنے پیچھے آنے کا کہا تو چھن چھنگو اور شاملی نے بادشاہ کو سلام کیا اور پھر اس کمرے سے باہر آگئے۔

" سنو، میراٹو میرا دشمن ہے۔ اس نے میرا جادو دھوکے سے حاصل کر لیا تھا ورنہ پہلے میں شاہی جادوگر تھا۔ اب میں صرف شاہی ملازم ہو کر رہ گیا ہوں۔ اگر تم میراٹو کو ہلاک کر دو تو پھر اس کا جادو خودبخود میرے پاس پہنچ جائے گا اور پھر میں دوبارہ شاہی جادوگر بن جاؤں گا"۔ اس ٹراکو نے باہر آ کر چھن چھنگو سے کہا۔

" تم ہمیں اس کو ہلاک کرنے کی کوئی ترکیب بتا دو۔ پھر ہم اسے ہلاک کر دیں گے"۔ چھن چھنگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" سنو، یہ راز ہے اور صرف تمہیں بتا رہا ہوں۔

اس میراٹو کو ہلاک کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ تم میراٹو پر دنیا کے سب سے گہرے کنوئیں کا پانی ڈال دو۔ جیسے ہی یہ پانی اس پر پڑے گا وہ ہلاک ہو جائے گا"۔ ٹراکو نے کہا۔

" اوہ، لیکن ہم اس کنوئیں کو کیسے تلاش کریں گے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" اس کی فکر مت کرو۔ میں تمہیں اس کنوئیں تک پہنچا دیتا ہوں۔ آگے پانی حاصل کرنا تمہارا کام ہے۔ آنکھیں بند کرو"۔ ٹراکو نے کہا تو ان تینوں نے آنکھیں بند کر لیں اور پھر ان کے جسموں کو جھٹکے سے لگنے لگ گئے۔

" آنکھیں کھول دو"۔ چند لمحوں بعد ٹراکو کی آواز سنائی دی اور چھن چھنگلو نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ وہ ایک پہاڑی وادی میں موجود تھا۔ سامنے ایک کنواں نظر آ رہا تھا۔ شاملی اور پنگلو بندر بھی آنکھیں کھول کر اچھل پڑے تھے۔

" تو یہ ہے وہ کنواں جو دنیا کا سب سے گہرا کنواں

ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے کنوئیں میں جھانکا لیکن کنوئیں کی تہہ اسے نظر نہ آئی۔

" اب اس میں سے پانی کیسے حاصل کریں اور اسے ڈالیں کس میں"۔ شاملی نے کہا۔

" بوتل آ جائے گی ابھی"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس نے آنکھیں بند کر کے بندر بابا سے کہا کہ وہ اسے اس کنوئیں سے پانی حاصل کرنے کی ترکیب بھی بتا دیں اور ایک بوتل بھی انہیں پہنچا دیں۔

" یہ کنواں دنیا کا سب سے گہرا کنواں ہے۔ اس کی تہہ تک کوئی نہیں پہنچ سکتا البتہ تم خود اپنی عقل استعمال کرو اور بوتل ابھی پہنچ جائے گی"۔ بندر بابا کی آواز سنائی دی تو چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں۔ اسی لمحے سامنے ایک بوتل پڑی نظر آنے لگ گئی۔

" کیا بتایا ہے بندر بابا نے"۔ شاملی نے پوچھا تو چھن چھنگو نے اسے ساری بات بتا دی۔

" اوہ، اس قدر گہرے کنوئیں سے آخر کیسے پانی حاصل کریں گے ہم"۔ شاملی نے کہا۔

"تم سامری کے بھونپو سے پوچھو شاملی"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"نہیں، اگر بندر بابا نے نہیں بتایا تو سامری کا بھونپو کچھ نہ بتا سکے گا۔ ہمیں خود کوئی ترکیب سوچنا ہوگی"۔ شاملی نے کہا۔

"چھن چھنگو، ایک ترکیب ہو سکتی ہے کہ ہم اس کے اندر پتھر ڈالتے رہیں۔ جیسے ہی کنواں پتھروں سے بھر جائے گا تو پانی اوپر آ جائے گا"۔ پنگو بنلا نے کہا۔

"نہیں، ہم ساری عمر بھی اس میں پتھر ڈالتے رہیں تب بھی یہ نہیں بھر سکتا"۔ چھن چھنگو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیوں نہ بیلوں کو توڑ کر انہیں ایک دوسرے سے باندھ کر رسی بنا لیں۔ پھر اس رسی کے ساتھ بوتل باندھ کر نیچے گرائیں اور پانی بھر لیں"۔ شاملی نے کہا۔

"اس قدر لمبی رسی کہاں سے بنے گی۔ ٹھہرو مجھے سوچنے دو"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" ارے ہاں، ایک کام ہو سکتا ہے کہ ہم مینڈکوں کے سردار کو بلائیں۔ وہ یقیناً کوئی آسان ترکیب بتائے گا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" وہ یہاں کیسے آ جائے گا۔ ہنیں وہ یہاں ہنیں آئے گا۔ وہ تو بڑے سمندر میں رہتا ہے"۔ شالی نے کہا۔

" تو پھر کالے عقاب کو بلا لیتے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" ہاں اسے بلا لیتے ہیں۔ یہ ٹھیک رہے گا"۔ شالی نے کہا تو چھن چھنگو نے زور زور سے آوازیں دینا شروع کر دیں۔

" کالے عقاب، ہمارے پاس آؤ۔ ہماری مدد کرو"۔ چھن چھنگو نے آوازیں دیں تو تھوڑی دیر بعد انہیں آسمان پر کالا عقاب اڑتا ہوا نظر آنے لگ گیا اور چند لمحوں بعد کالا عقاب ان کے سامنے زمین پر اتر گیا۔

" کیا کرنا ہے میں نے"۔ کالے عقاب کے منہ سے انسانی آواز نکلی۔

" ہم نے اس گہرے کنوئیں کا پانی اس بوتل میں

بھرنا ہے۔ ہم یہ بوتل تمہارے پیروں میں باندھ دیتے ہیں اور تم اڑتے ہوئے اس کنوئیں میں اتر جاؤ اور پانی بوتل میں بھر کر اڑتے ہوئے واپس آ جاؤ"۔ چھن چھنگو نے کہا اور عقاب نے اثبات میں سر ہلا دیا تو پنگلو بندر ایک مضبوط بیل توڑ لایا جس کی مدد سے انہوں نے بوتل کو عقاب کے پنجوں سے باندھ دیا۔ اس کا ڈھکن ہٹا لیا گیا تھا اور پھر کالا عقاب اڑتا ہوا بوتل سمیت اس کنوئیں کی گہرائی میں اتر گیا۔ کافی دیر بعد وہ واپس آیا تو بوتل پانی سے بھری ہوئی تھی۔ چھن چھنگو نے بوتل اس کے پنجوں سے علیحدہ کی اور کالے عقاب کا شکریہ ادا کرکے اسے جانے کی اجازت دے دی تو کالا عقاب اڑتا ہوا ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"آؤ اب اس خلائی جادوگر کا خاتمہ کریں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے شاملی کا بازو پکڑا جبکہ پنگلو بندر نے اس کی ٹانگ پکڑ لی اور پھر ان تینوں نے آنکھیں بند کر لیں۔

"ہم نے آشام کی پہاڑیوں کے اندر ویران

کھنڈرات میں پہنچنا ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا تو اسے محسوس ہوا کہ اس کا جسم ہوا میں اڑتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا ہے۔ کچھ دیر بعد جب اسے احساس ہوا کہ اس کے پیر زمین سے لگ گئے ہیں تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ واقعی پہاڑیوں کے اندر بنے ہوئے ویران سے کھنڈرات کے سامنے موجود ہے۔ اس نے شالی اور پنگلو بندر کو آنکھیں کھولنے کے لئے کہا تو انہوں نے آنکھیں کھول دیں۔

"آؤ اب اندر چلیں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر بوتل اٹھائے وہ کھنڈرات میں داخل ہوا تو اچانک ایک انسانی سایہ ان کے سامنے نمودار ہوا۔

"کون ہو تم اور یہاں کیوں آئے ہو"۔ اس انسانی سائے نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام میراٹو ہے اور تم سوسانی دنیا کے جادوگر ہو۔ خلائی جادوگر"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں، مگر تم کون ہو"۔ اس انسانی سائے نے کہا۔

"تم سرائے کے مالک ہاشم کے بیٹے قاسم کو چھوڑ دو ورنہ ہم تمہیں ہلاک کر دیں گے"۔ چھن چھنگو نے

کہا تو انسانی سائے نے بڑے طنزیہ انداز میں قہقہہ لگایا۔

" تم اور مجھے ہلاک کرو گے نادان آدم زادو۔ میں سوسانی ہوں، آدم زاد نہیں ہوں اور میں تو صرف سوچ کر ہی تمہیں ہلاک کر سکتا ہوں"۔ میراٹو نے کہا۔

" کرکے دیکھو"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" ارے، یہ کیا ہوا۔ میری سوچ کیوں محدود ہو گئی ہے۔ تم ہلاک کیوں نہیں ہوئے"۔ چند لمحوں بعد میراٹو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم ظالم ہو اور ظالم کا انجام عبرتناک ہوتا ہے۔ اب دیکھو"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل کو جھٹکے سے اس کی طرف کرکے اچھال دیا۔ بوتل کا منہ کھلا ہوا تھا اس لئے اس میں سے پانی نکل کر جیسے ہی میراٹو پر پڑا اس کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں اور پھر اس سائے کو آگ لگ گئی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ سائے کی بجائے کوئی شعلہ ہو۔ کافی دیر تک اس کی

چیخیں بلند ہوتی رہیں پھر خاموشی چھا گئی اور اس کے ساتھ ہی شعلہ بھی ختم ہو گیا۔

" میرا نام میراٹو جادوگر تھا۔ میں خلا میں ایک سیارے سوسانی کا سب سے بڑا جادوگر تھا۔ مجھے دنیا کے سب سے گہرے کنوئیں کا پانی ڈال کر ہلاک کر دیا گیا ہے"۔ ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

" میرا ہاتھ پکڑو شاملی اور آنکھیں بند کر لو"۔ چھن چھنگلو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو شاملی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا جبکہ پنگلو بندر نے اس کی ٹانگ پکڑ لی اور پھر ان تینوں نے آنکھیں بند کر لیں۔

" ہمیں پہاڑی سلسلے کوہ ایاز کی خطرناک وادی میں بنے ہوئے قدیم محل کے سامنے پہنچا دو"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو اسے محسوس ہوا کہ اس کا جسم ہوا میں تیرنے لگا ہے۔ پھر جب اس کے پیر زمین پر لگ گئے تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار خوشی سے اچھل پڑا کہ وہاں ایک قدیم محل تھا لیکن محل اب دھواں بند کر غائب ہوتا

جا رہا تھا۔ شاملی اور پنگو بندر نے بھی آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحوں بعد بیس سال کا ایک خوبصورت نوجوان دوڑتا ہوا باہر آگیا۔

" تمہارا نام قاسم ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" ہاں، مگر تم کون ہو"۔ اس نوجوان نے کہا تو چھن چھنگو نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

" اوہ، اوہ تم میرے محسن ہو۔ تم نے میری جان بچا لی۔ مجھے میرے والد تک پہنچا دو"۔ قاسم نے کہا تو چھن چھنگو نے اس کا ہاتھ پکڑا۔ دوسرے ہاتھ سے اس نے شاملی کا ہاتھ پکڑ لیا اور پنگو بندر نے اس کی ٹانگ اور پھر چھن چھنگو کے کہنے پر ان سب نے آنکھیں بند کر لیں۔

" آقا ہاشم کی سرائے کے سامنے پہنچا دو ہمیں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور وہ سب ہوا میں اڑنے لگے پھر جب اس کے پیر زمین پر لگے تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ شاملی، قاسم اور پنگو بندر نے بھی آنکھیں کھول دیں۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ آقا ہاشم کی سرائے کے سامنے موجود تھے۔ پھر جب آقا ہاشم کو اطلاع ملی کہ

چھن چھنگلو اس کے بیٹے قاسم کو ساتھ لے آیا ہے تو وہ دوڑا آیا اور قاسم سے لپٹ گیا۔ وہ دونوں خوشی کے مارے رو رہے تھے۔ جبکہ چھن چھنگلو، شاملی اور پنگلو بندر بھی خوش تھے کہ انہوں نے ظالم جادوگر کا خاتمہ بھی کر دیا ہے اور اس بوڑھے ہاشم سے اس کا گمشدہ بیٹیا بھی ملا دیا ہے اور قاسم کی جان بھی بچ گئی ہے۔ اس طرح انہوں نے ایک اور ظالم کا خاتمہ کر دیا ہے۔ وہ خوش تھے بے حد خوش۔

ختم شد

چھن چھنگلو کا نیا حیرت انگیز کارنامہ

چھن چھنگلو اور خلائی جادوگر

مصنف ❁ مظہر کلیم ایم اے

خلائی جادوگر ایسا جادوگر جو خلا سے زمین پر آیا تھا اور جو صرف سوچ کر ہی انسانوں کو ہلاک کر دیتا تھا۔

خلائی جادوگر جو ابھی صرف سایہ تھا اور وہ مجسم انسان بننا چاہتا تھا۔ کیسے ——؟

چھن چھنگلو جس نے خلائی جادوگر کے ظلم سے انسانوں کو بچانے کے لئے خوفناک جدوجہد کی۔ ایسی جدوجہد جس کا ہر لمحہ حیرت انگیز تھا۔

چھنگلو بندر چھن چھنگلو کا ساتھی بندر جس نے اپنی عقلمندی سے چھن چھنگلو کو بھی حیران کر دیا تھا۔ کیسے ——؟

کیا چھن چھنگلو خلائی جادوگر کو ہلاک کرنے میں کامیاب بھی ہو سکا۔ یا خود اپنے ساتھیوں سمیت ہلاک ہو گیا؟

انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات پر مبنی دلکش کہانی
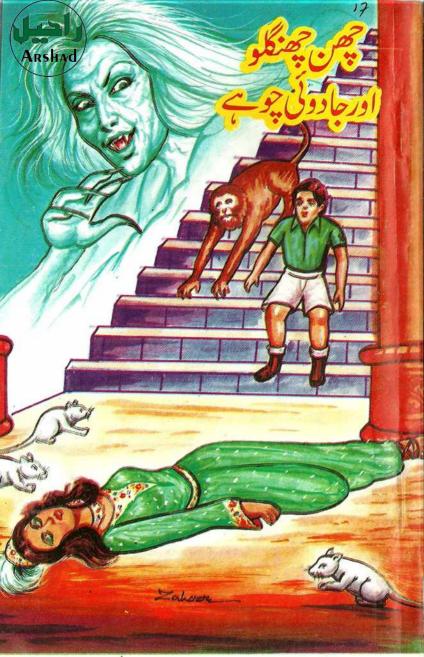
اسٹاکسٹ
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور

17
چھن چھنگلو
اور جادوئی چوہے
Zahoor

پیارے بچوں کیلئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

چھن چھنگلو اور جادوئی چوہے

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob:0300-9401919

ناشران ــــــــ یوسف قریشی

ــــــــ اشرف قریشی

تزئین ــــــــ محمد بلال قریشی

طابع ــــــــ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ــــــــ 20/ روپے

کھجور کے اونچے درخت کی چوٹی پر پنگو بندر موجود تھا جبکہ چھن چھنگو اور شاملی دونوں درخت کے نیچے کھڑے تھے۔ درخت کھجور کے خوشوں سے بھرا ہوا تھا اور پنگو بندر خوذ بھی کھجوریں کھا رہا تھا اور پکی ہوئی اور رس سے بھری کھجوریں توڑ توڑ کر نیچے بھی پھینکتا جا رہا تھا۔ جنہیں زمین پر گرنے سے پہلے ہی چھن چھنگو اور شاملی پکڑ لیتے اور پھر وہ بھی مزے لے لے کر یہ کھجوریں کھانا شروع کر دیتے ۔ وہ اس وقت ایک لق و دق صحرا میں موجود تھے۔ اس صحرا میں یہی ایک درخت تھا جبکہ باقی ہر طرف دور دور تک

ریت کے ٹیلے ہی نظر آ رہے تھے۔ انہیں بھوک اور پیاس بے حد لگی ہوئی تھی۔ اس لئے جیسے ہی خوشوں سے بھرا ہوا یہ درخت انہیں نظر آیا تو وہ تینوں خوشی سے بے اختیار اچھل پڑے تھے۔ وہ تینوں ملک شام کے اس صحرا کے پار موجود ایک چھوٹے سے شہر میں جانے کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ صحرا تک انہوں نے گھوڑوں پر سفر کیا تھا لیکن صحرا کے لئے انہیں اونٹ نہ مل سکے تھے اور انہیں بتایا گیا تھا کہ یہ صحرا چھوٹا سا ہے اس لئے انہوں نے اسے پیدل چل کر عبور کرنے کا فیصلہ کیا تھا لیکن جب وہ صحرا میں داخل ہوئے تو انہیں احساس ہوا کہ صحرا میں چلنا کس قدر دشوار ہوتا ہے۔ ریت میں پیر اس طرح دھنس جاتے ہیں کہ پیروں کو اٹھانا مشکل ہو جاتا ہے اس طرح یہ چھوٹا سا صحرا بھی انہیں بہت بڑا لگنے لگ گیا تھا۔ پھر اس صحرا میں کہیں نہ کوئی نخلستان تھا اور نہ ہی کوئی چشمہ۔ بس ہر طرف ریت اور ریت کے ٹیلے پھیلے ہوئے تھے۔ پھر چلتے چلتے انہیں شدید بھوک بھی محسوس ہونے لگ گئی اور پیاس

بھی۔ لیکن چونکہ انہوں نے صحرا کو چھوٹا سمجھتے ہوئے اپنے ساتھ نہ کوئی کھانے کی چیز رکھی تھی اور نہ ہی پینے کا پانی۔ اس لئے جلد ہی ان کی حالت خراب ہونے لگ گئی۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی بھی لمحے ریت پر جا گریں گے۔ لیکن پھر اچانک انہیں دور کھجور کا یہ درخت نظر آنے لگا تو انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں میں نئے سرے سے طاقت بھر گئی ہو اور وہ بے اختیار دوڑتے ہوئے اس درخت کے قریب پہنچ گئے۔ اس کے بعد واقعی ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا کہ اس درخت کی جڑ کے قریب میٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ بھی موجود تھا۔ پنگو بندر تیزی سے درخت پر چڑھ گیا اور اس نے اوپر سے پکی ہوئی اور رس سے بھری کھجوریں نیچے پھینکنا شروع کر دیں۔ انہیں کھجوریں کھاتے ہوئے اب کافی دیر ہو گئی تھی اور اب ان کی بھوک بھی مٹ گئی تھی اور چونکہ وہ ساتھ ساتھ چشمے سے پانی بھی پی رہے تھے اس لئے اب ان کی پیاس کی شدت بھی تقریباً ختم ہو گئی تھی کہ اچانک انہیں اوپر سے پنگو بندر کی

چیخ سنائی دی۔ اور انہوں نے چونک کر اوپر دیکھا تو دوسرے لمحے ان کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اسی لمحے پنگو بندر اچھل کر ایک دھماکے سے نیچے ریت پر آ گرا۔ اس کے پیچھے ایک اور بندر کا بچہ بھی نیچے گرا اور تیزی سے بھاگتا ہوا ریت کے ایک ٹیلے کے پیچھے غائب ہو گیا۔

" یہ کیا مطلب۔ یہ بندر کا بچہ کہاں سے آ گیا۔ مجھے تو درخت پر نظر نہیں آیا تھا"۔ شاملی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے پنگو بندر اٹھا اور پھر وہ بھی تیزی سے دوڑتا ہوا اسی ریت کے ٹیلے کے پیچھے غائب ہو گیا۔

" یہ کیا اسرار ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور دوڑتا ہوا وہ اس ریت کے ٹیلے کے پیچھے گیا تو وہاں نہ پنگو بندر تھا اور نہ ہی وہ بندر کا بچہ۔ لیکن چند ہی لمحوں کے بعد اسے پنگو بندر واپس آتا دکھائی دیا لیکن وہ بے حد اداس اور مغموم نظر آ رہا تھا۔

" کیا ہوا ہے پنگو۔ یہ بندر کا بچہ کون تھا۔ کہاں سے آ گیا تھا"۔ چھن چھنگو نے پنگو سے پوچھا۔

"یہ کھاجا تھا چھن چھنگو۔ کاش یہ میرے [illegible] جاتا"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"کھاجا۔ کیا مطلب۔ یہ کھاجا کیا ہوتا ہے اور یہ پہلے تو نظر نہیں آ رہا تھا۔ اچانک کہاں سے نمودار ہو گیا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"چھن چھنگو یہ بندر کا بچہ نظر آ رہا تھا لیکن اصل میں یہ بڑا بندر تھا۔ اس نسل کو کھاجا بندر کہا جاتا ہے۔ یہ بڑی نایاب نسل ہے اور کہا جاتا ہے کہ جسے کھاجا مل جائے وہ چاہے انسان ہو یا جانور۔ اس کے جسم میں طاقت دس گنا ہو جاتی ہے"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"طاقت دس گنا ہو جاتی ہے۔ اس سے کیا مطلب ہوا۔ کیا تمہارا مطلب ہے کہ اس بندر کے بچے کو ذبح کر کے کھایا جاتا ہے۔ اس لئے اسے کھاجا کہا جاتا ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"نہیں چھن چھنگو۔ اس کھاجا بندر کے جسم پر ہاتھ پھیرنے یا جانور کے پنجے چھونے سے دوسرے کے جسم میں دس گنا طاقت آ جاتی ہے اور اسے کھاجا اس لئے

کہا جاتا ہے کہ یہ ہر چیز کھا جاتا ہے۔ ہر چیز چٹ کر جاتا ہے حتیٰ کہ اگر کوئی چیز نہ ملے تو یہ لوہا، پتھر اور ریت بھی کھا جاتا ہے۔ یہ سب چیزیں اسے ہضم ہو جاتی ہیں"۔ پنگلو بندر نے جواب دیا۔

"انتہائی حیرت انگیز نسل ہے یہ۔ بہرحال اب چلیں تاکہ جلد از جلد اپنی منزل تک پہنچ سکیں"۔ چھن چھنگو نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر صحرا میں سفر کرنے لگے۔ پھر خدا خدا کر کے وہ صحرا ختم ہوا تو انہیں دور سے ایک شہر نظر آنے لگا۔

"یہی مارگونا شہر ہے"۔ چھن چھنگو نے شہر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہی ہو سکتا ہے"۔ شاملی نے کہا اور چھن چھنگو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چلتے چلتے وہ شہر میں داخل ہو گئے لیکن وہ وہاں کے رہنے والوں کو دیکھ کر ایک بار پھر حیران رہ گئے کیونکہ اس شہر میں جتنے بھی انسان نظر آ رہے تھے ان میں سے کسی کی بھی ناک سلامت نہ تھی۔ چھوٹا، بڑا، جوان، بوڑھا، مرد عورت سب کی ناکیں کٹی ہوئی تھیں۔

"کیا مطلب، کیا یہ نکٹوں کا شہر ہے۔ یہ سب کی ناکیں کیوں کٹی ہوئی ہیں"۔ شالی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ویسے کتنے عجیب لگتے ہیں یہ لوگ"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر وہ ایک سرائے میں پہنچ گئے۔ انہوں نے سرائے میں دو کمرے لئے لیکن وہ سب چھن چھنگو کے کمرے میں اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا تو چھن چھنگو اور شالی دونوں اس بوڑھے کو دیکھ کر بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میرے بچو، اس طرح بغیر اجازت اندر آنے کی معافی چاہتا ہوں"۔ اس بوڑھے نے کہا۔ اس کی ناک بھی کٹی ہوئی تھی۔

"آیئے آیئے - خوش آمدید۔ خوش آمدید"۔ چھن چھنگو اور شالی دونوں نے کہا اور پھر دونوں نے آگے بڑھ کر اس بوڑھے کو ایک کرسی پر بٹھا دیا۔

"تم اس شہر میں نئے آئے ہو۔ اس لئے تمہاری ناکیں بھی سلامت ہیں لیکن آج رات گزرنے کے بعد

کل تمہاری ناکیں بھی کٹ چکی ہوں گی"۔ بوڑھے نے کہا۔

"وہ کیوں"۔ چھن چھنگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم کہاں سے آئے ہو اور یہاں تم نے کس سے ملنا ہے"۔ بوڑھے نے ان کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"ہم ملک شام سے آئے ہیں۔ ہمیں معلوم ہوا تھا کہ اس شہر کے لوگوں پر کوئی ظالم جادوگرنی بہت ظلم کر رہی ہے اور شہر کے لوگ اس کے ظلم سے بے حد تنگ ہیں لیکن اس کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکا۔ اس لئے سب خاموشی سے ظلم سہہ رہے ہیں اور ہم چونکہ ہمیشہ ظالموں سے لڑتے رہے ہیں اس لئے ہم یہاں آئے ہیں تاکہ اس ظالم جادوگرنی کا خاتمہ کر دیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"کیا تمہیں راستے میں کھاجا بندر بھی ملا تھا"۔ بوڑھے نے کہا۔

"ہاں، مگر آپ کو کیسے علم ہوا ہے"۔ چھن چھنگو

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ شالی بھی اس بوڑھے کی بات سن کر حیران ہو رہی تھی۔

" اس لئے تم بچ کر یہاں پہنچ بھی گئے ہو ورنہ شاید اب تک تم بھی اس بوڑھی جادوگرنی کا شکار ہو چکے ہوتے اور تمہاری ناکیں تو ایک طرف تمہاری جانیں بھی ختم ہو چکی ہوتیں"۔ بوڑھے نے کہا۔

" آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب۔ کھل کر بات کریں"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" میرے بچو، میرا نام مارجونا ہے۔ میں اس شہر کا سب سے بوڑھا آدمی ہوں۔ پہلے یہ شہر بہت آباد تھا۔ یہاں کے لوگ بے حد خوش و خرم زندگی گزار رہے تھے۔ ہر طرف امن چین اور سکون تھا لیکن پھر اچانک آج سے دو سال پہلے ایک بوڑھی عورت اس صحرا سے نکل کر یہاں پہنچی اور یہاں ایک مکان میں رہنے لگی۔ پھر اچانک یہاں کہرام سا مچ گیا کیونکہ روزانہ رات کو دو آدمیوں کی ناکیں کٹ جاتیں۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے کوئی سونے کے دوران ناکوں کو کاٹ کر لے جاتا ہے۔ سب خوفزدہ ہوگئے۔ لوگوں نے بے

حد کوشش کی کہ یہ راز معلوم کیا جائے لیکن کچھ بھی تو معلوم نہ ہو سکا اور آہستہ آہستہ شہر کے ہر آدمی کی چاہے وہ بچہ ہو یا بڑا، جوان ہو یا بوڑھا، مرد ہو یا عورت ناک کٹ گئی اور یہاں ہر طرف نکٹے لوگ ہی رہ گئے اور اب یہ حالت ہے کہ جیسے ہی کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے رات کو اس کی ناک کٹ جاتی ہے اور اب تو لوگ اس کے اس حد تک عادی ہو چکے ہیں کہ اب انہیں ناک والا آدمی عجیب سا لگتا ہے البتہ صرف اس عورت کی ناک سلامت ہے۔ پھر اچانک ایک نجومی یہاں سے گزرا۔ وہ اس سرائے میں آ کر ٹھہرا تھا۔ اس نے جب یہ ماجرا دیکھا تو اس نے حساب لگایا اور پھر اس نے بتایا کہ اصل میں یہ بوڑھی عورت بہت بڑی جادوگرنی ہے اور اس نے جادو کے چار چوہے پال رکھے ہیں جنہیں جادوئی چوہے کہا جاتا ہے۔ ان چوہوں کی خوراک انسانی ناکیں ہیں اور یہاں شہر کے ہر آدمی کی ناک بھی جادوئی چوہے ہی کاٹ کر کھا چکے ہیں۔ اس طرح ان میں اور زیادہ جادوئی طاقت پیدا ہو جاتی ہے اور اس نے یہ بھی

بتایا کہ اب یہ ظالم جادوگرنی دوسرے شہروں کے لوگوں کو جادو کے زور پر اٹھوا کر ان کی ناکیں کٹوا دے گی اور پھر واقعی ایسا ہی ہوا۔ دوسرے شہروں کے لوگ صبح کو اچانک سڑکوں پر پڑے ہوئے دکھائی دیئے ۔ ان کی ناکیں کٹ چکی تھیں۔ جب انہیں ہوش آتا تو وہ بتاتے کہ وہ تو کسی دوسرے شہر میں اپنے گھروں میں سوئے ہوئے تھے کہ اچانک ان کی آنکھ کھلی تو انہوں نے اپنے آپ کو یہاں دیکھا ہے اور ان کی ناکیں کٹ گئی ہیں۔ اس پر چند لوگوں نے سوچا کہ کیوں نہ اس بوڑھی جادوگرنی کا خاتمہ کر دیا جائے چنانچہ ان سب نے مل کر اس بوڑھی عورت کے گھر پر حملہ کر دیا۔ لیکن وہ سب ہلاک کر دیئے گئے اور ان کے جسموں کا سارا خون نچوڑ لیا گیا اور پھر اس شہر پر قیامت ٹوٹ پڑی اور روزانہ رات کو دو آدمیوں کو ہلاک کر دیا جاتا اور ان کا خون نچوڑ لیا جاتا ہے اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ ہم سب بے حد پریشان ہیں۔ میں بھی علم نجوم جانتا ہوں۔ میں ایک روز اس کا حساب لگا رہا تھا کہ اچانک میرے

حساب میں تمہارے نام آ گئے اور میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ تم تینوں نے راستے میں کھاجا بندر کو بھی دیکھا ہے اور اس بات کا مجھے علم ہے کہ جس نے کھاجا بندر کو دیکھا ہو۔ اس پر چار یوم تک کسی جادو کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اس لئے چار دنوں تک تم اس بوڑھی جادوگرنی کے جادو سے محفوظ رہو گے"۔ بوڑھے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یہ بوڑھی کہاں رہتی ہے۔ کیا آپ ہمیں اس کا گھر دکھا سکتے ہیں"۔ چھن پھنگو نے کہا۔

" ہاں، کیوں نہیں۔ آؤ میرے ساتھ "۔ بوڑھے نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ انہیں اپنے ساتھ لئے سرائے سے باہر آیا اور شہر کے ایک کنارے کی طرف چل پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک محل نما مکان کے سامنے پہنچ گیا۔

" یہ ہے اس بوڑھی ظالم جادوگرنی کا گھر"۔ بوڑھے نے اس محل نما مکان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے اب آپ جائیں۔ باقی کام ہم کر لیں

گے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔ تو بوڑھا سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا جبکہ چھن چھنگو آگے بڑھا۔ اس نے گھر کے بند دروازے کی کنڈی زور زور سے بجانا شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد ہی دروازہ کھلا اور ایک آدمی باہر آگیا۔ اس کے ہاتھ میں تلوار تھی۔

" کون ہو تم۔ کہاں سے آئے ہو"۔ اس آدمی نے انہیں دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں شاملی اور پنگو بندر۔ ہم اس شہر میں پردیسی ہیں۔ ہم تمہاری مالکہ کے پاس آئے ہیں تاکہ وہ ہمیں اپنے پاس رہنے کے لئے جگہ دے دے اور ہمیں اپنا مہمان بنا کر رکھے "۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" اچھا آؤ "۔ اس دربان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو وہ سب اندر داخل ہو گئے۔ دربان انہیں ایک بڑے کمرے میں لے آیا۔

" تم یہاں بیٹھو، ابھی مالکن آ کر تم سے ملتی ہے"۔ دربان نے کہا اور واپس چلا گیا اور وہ تینوں وہیں بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک بوڑھی عورت

اندر داخل ہوئی۔ اس کے بال کھلے ہوئے تھے اور
اس کا چہرہ بے حد خوفناک تھا۔ اس کی شکل دیکھ کر
ہی خوف آتا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ واقعی خون پینے
والی کوئی مخلوق ہو۔

" میرا نام ستاجو ہے اور میں اس گھر کی مالکن
ہوں"۔ اس عورت نے کہا تو چھن چھنگو نے اپنا اور
اپنے ساتھیوں کا تعارف کرا دیا۔

" تمہاری ساتھی لڑکی مجھے بے حد پسند آئی ہے
کیونکہ یہ میرے دشمن جادوگر کی بیٹی ہے اور میں اس
سے ایسا انتقام لوں گی کہ اس کے باپ کی روح
قیامت تک اپنی قبر میں پڑی روتی رہے گی"۔ اس
بوڑھی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں
پکڑی ہوئی لاٹھی کو گھمایا تو شالی جو حیرت سے اس کی
باتیں سن رہی تھی یکلخت اپنی جگہ سے غائب ہو گئی۔
اس کے ساتھ ہی وہ بوڑھی بھی یکلخت غائب ہو گئی
اور اب وہاں اس کمرے میں صرف چھن چھنگو اور
پنگلو بندر رہ گئے ۔

" یہ کیا ہوا۔ شالی کہاں چلی گئی"۔ چھن چھنگو نے

حیران ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

" بندر بابا۔ مجھے بتاؤ کہ شاملی کہاں ہے اور کس حال میں ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" چھن چھنگو بیٹے۔ تم نے اس جادوگرنی کے مکان میں پہنچ کر اپنے ساتھ خود ظلم کیا ہے۔ یہ جادوگرنی کا مکان ہے۔ اس مکان میں داخل ہوتے ہی تمہاری تمام صلاحیتیں ختم ہو گئی ہیں اور اب جب تک یہ جادوگرنی ہلاک نہیں ہو جائے گی تمہاری طاقتیں واپس نہیں آ سکتیں اور دوسری بات یہ کہ شاملی کے جادوگر باپ حاتم جادوگر نے اس عورت سے اس کی جوانی کے زمانے میں شادی کی تھی لیکن یہ عورت چونکہ فطرتی طور پر بے حد ظالم اور سفاک ہے اور اسے انسانی خون پینے کی عادت بھی ہے اس لئے شاملی کے باپ نے نہ صرف اسے طلاق دے دی بلکہ اس کا جادو بھی چھین کر گھر سے نکال دیا تھا۔ شاملی کا باپ حاتم جادوگر چونکہ بہت بڑا جادوگر تھا اس لئے یہ ستاجو جادوگرنی اس کا کچھ نہ بگاڑ سکی لیکن اس نے

قسم کھائی کہ وہ اس کا انتقام ضرور لے گی اور آج اسے موقع مل گیا ہے کہ وہ حاتم جادوگر کی بیٹی شاملی کو ہلاک کرکے اس کے باپ کی روح سے اپنا انتقام لے سکے"۔ بندر بابا کی آواز سنائی دی۔

" شاملی اب کہاں ہے بندر بابا"۔ چھن چھنگلو نے پوچھا۔

" وہ اس وقت اس جادوگرنی کے مکان کے تہہ خانے میں بے ہوش پڑی ہوئی ہے اور جادوئی چوہے اس کی ناک کاٹنے اور اس کا خون پینے کے لئے تیار ہیں۔ اگر تم نے فوری طور پر اسے نہ بچایا تو وہ ہلاک ہو جائے گی"۔ بندر بابا نے کہا۔

" ہم اسے کیسے بچا سکتے ہیں"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" چونکہ تمہاری صلاحیتیں چھ ماہ تک ختم ہو گئی ہیں اس لئے اب تم اپنی عقل ہی استعمال کر سکتے ہو۔ اس مکان میں ایک دروازے کا رنگ سرخ ہے۔ اسے تلاش کرو۔ یہ دروازہ اس تہہ خانے کا ہے۔ تم اس تہہ خانے میں پہنچو گے تو وہاں فرش پر شاملی بے ہوش پڑی ہوئی ملے گی اور اس کے گرد جادوئی

چوہے موجود ہوں گے۔ وہ رات ہونے کا انتظار کر رہے ہیں تاکہ رات پڑتے ہی وہ شالی کی ناک کاٹ کر کھا سکیں اور اس کا خون پی کر اسے ہلاک کر سکیں۔ تم رات پڑنے سے پہلے شالی کو اٹھا کر اس تہہ خانے سے اور پھر اس مکان سے باہر نکل جاؤ اور پھر سیدھے صحرا میں اس کھجور کے درخت کے پاس پہنچ جانا۔ وہاں جا کر کھاجا بندر کو تلاش کرو۔ جب تک کھاجا بندر شالی کے منہ پر پھونک نہیں مارے گا اس وقت تک شالی ہوش میں نہیں آئے گی اور ہاں۔ یہ سارا کام سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے کرنا ہے ورنہ سورج غروب ہونے تک اگر شالی بے ہوش رہی تو جادوئی چوہے وہاں پہنچ جائیں گے اور شالی کو ہلاک کر دیں گے۔ اس کے بعد کھاجا بندر تمہیں آگے کی باتیں بتا سکتا ہے"۔ بندر بابا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں۔

"کچھ پتہ چلا چھن چھنگو"۔ پنگو بندر نے پوچھا اور چھن چھنگو نے اسے ساری بات بتا دی۔

" تم یہاں ٹھہرو۔ میں جا کر یہ سرخ رنگ کا دروازہ تلاش کر کے آتا ہوں"۔ پنگو بندر نے کہا اور چھن چھنگو نے اثبات میں سر ہلایا تو پنگو بندر دوڑتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گیا۔

" میں نے اسے تلاش کر لیا ہے"۔ پنگو بندر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا وہ آسانی سے مل گیا تھا"۔ چھن چھنگو نے پوچھا۔

" نہیں، وہ چھپا ہوا ہے۔ میں نے بڑی مشکل سے اسے تلاش کیا ہے"۔ پنگو بندر نے جواب دیا۔

" راستے میں دربان موجود ہیں یا نہیں"۔ چھن چھنگو نے پوچھا۔

" جگہ جگہ دربان موجود ہیں اور ان کے ہاتھوں میں تلواریں ہیں لیکن تم فکر مت کرو۔ میں نے ایسا راستہ تلاش کر لیا ہے کہ ہم کسی کی نظروں میں آئے بغیر اس سرخ دروازے پر پہنچ جائیں گے"۔ پنگو بندر نے کہا اور چھن چھنگو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور

پھر وہ دونوں اس کمرے سے باہر آگئے۔ پنگو بندر
آگے آگے تھا جبکہ چھن چھنگو اس کے پیچھے تھا اور
پھر مختلف راستوں پر چلتے ہوئے وہ سرخ دروازے پر
پہنچ گئے۔ پنگلو بندر واقعی ایسے راستے سے چھن چھنگو کو
لے آیا تھا کہ راستے میں ایک دربان بھی نہ ملا تھا۔
چھن چھنگو نے آگے بڑھ کر سرخ دروازے کو دبایا تو
دروازہ کھل گیا اور وہ اور پنگلو بندر اندر داخل ہوگئے۔
یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کی ایک طرف دیوار میں
دروازہ موجود تھا۔ وہ اس دروازے کی طرف بڑھے۔
چھن چھنگو نے دروازہ کھولا تو نیچے سیڑھیاں جاتی ہوئی
دکھائی دے رہی تھیں۔ چھن چھنگو نے جب آگے بڑھ
کر نیچے دیکھا تو اسے فرش پر شالی پڑی ہوئی نظر آئی۔
اس کے گرد بڑے بڑے چوہے بھی موجود تھے لیکن
چوہے بے حس و حرکت اور خاموش بیٹھے ہوئے تھے
اور چھن چھنگو سمجھ گیا کہ یہ جادوئی چوہے رات پڑنے
کا انتظار کر رہے ہیں۔ چھن چھنگو اور پنگلو بندر شالی
کو دیکھ کر اس قدر بے چین ہوئے کہ انتہائی تیزی سے
سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے فرش پر پہنچ گئے۔ جادوئی

چوہے ان دونوں کے نیچے جانے کے باوجود ویسے ہی بیٹھے رہے۔

"ارے یہ شالی کو کیا ہو گیا یہ تو بہت بڑی ہو گئی ہے"۔ چھن چھنگو نے قریب جا کر شالی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ بوڑھی جادوگرنی کا حربہ ہے چھن چھنگو تاکہ تم اسے اٹھا کر نہ لے جا سکو"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"ہاں واقعی، لیکن میں اسے ضرور اٹھا کر لے جاؤں گا"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے جھک کر شالی کو اٹھایا اور کاندھے پر ڈال لیا۔ اس کے بعد اس نے سیڑھیاں چڑھنا شروع کر دیں لیکن شالی کا جسم پہلے سے بہت بڑا ہو چکا تھا اور چھن چھنگو ویسے ہی لڑکے کا لڑکا تھا اس لئے اسے شالی کو اٹھا کر سیڑھیاں چڑھنا بے حد مشکل ثابت ہو رہا تھا۔ پنگو بندر اس کی ہمت بندھاتا رہا اور پھر ایک ایک کر کے وہ آخرکار سیڑھیاں چڑھ کر دوسرے کمرے میں پہنچ گئے۔ اس کے بعد وہ اسی راستے سے چلتے ہوئے اس کمرے میں آئے جہاں وہ پہلے موجود تھے۔ چھن چھنگو

اتنی دیر میں بری طرح تھک گیا تھا۔ اس نے شالی کو وہیں فرش پر لٹایا اور خود اس نے کرسی پر بیٹھ کر زور زور سے سانس لینے شروع کر دیئے ۔ پنگلو بندر باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گیا۔

" چھن چھنگلو، میں ایک راستہ دیکھ آیا ہوں جس پر چل کر ہم کسی کی نظروں میں آئے بغیر اس گھر سے باہر نکل سکتے ہیں"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" وہ تو ٹھیک ہے پنگلو۔ لیکن میں تو اس شالی کو مزید نہیں اٹھا سکتا"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" تم کسی طرح اسے اٹھا کر اس مکان سے نکال کر باہر لے چلو۔ باہر کسی نہ کسی بیل گاڑی کا بندوبست ہو جائے گا۔ ورنہ رات پڑنے والی ہے اور رات پڑتے ہی جادوئی چوہے حرکت میں آ جائیں گے اور شالی ہلاک ہو جائے گی"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" چلو"۔ چھن چھنگلو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ہمت کرو چھن چھنگلو۔ تم تو انتہائی باہمت ہو"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" وہ تو ٹھیک ہے لیکن شالی کا وزن اس قدر زیادہ

ہے کہ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میں نے
پہاڑ کو اپنے کاندھے پر اٹھا رکھا ہو"۔ چھن چھنگو نے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر شالی
کو اٹھایا اور ایک بار پھر کاندھے پر لاد کر وہ آگے
بڑھا اور کمرے سے باہر آگیا۔ پنگلو بندر نے اس کی
رہنمائی کرنی شروع کر دی اور تھوڑی دیر بعد وہ واقعی
کسی کی نظروں میں آئے بغیر اس مکان سے باہر آگئے۔
اسی لمحے ایک بیل گاڑی والا قریب سے گزرا تو چھن
چھنگو نے اسے روکا اور اس سے طے کر لیا کہ وہ اپنی
بیل گاڑی میں انہیں صحرا میں اس کھجور کے درخت
تک پہنچائے گا اور شالی کو بیل گاڑی میں لٹا کر چھن
چھنگو اور پنگلو بندر بھی بیل گاڑی پر سوار ہو گئے لیکن
بیل گاڑی کی رفتار بے حد سست تھی جبکہ شام
ہونے والی تھی اور بندر بابا نے بتایا تھا کہ اگر شام
ہونے سے پہلے شالی کو ہوش نہ آیا تو جادوئی چوہے
وہاں صحرا میں بھی پہنچ جائیں گے اور شالی کو ہلاک
کر دیں گے اور ابھی انہوں نے کھاجا بندر کو بھی
تلاش کرنا تھا اس لئے چھن چھنگو بے حد پریشان نظر

آ رہا تھا۔

"کیا ہوا چھن چھنگو۔ تم بے حد پریشان نظر آ رہے ہو۔ اب تو ہم اس جادوگرنی کے مکان سے صحیح سلامت نکل آئے ہیں اب تو کوئی خطرہ نہیں رہا"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

"شاملی کو شام ہونے سے پہلے ہوش میں آنا چاہئے اور اس کے ہوش میں آنے کے لئے ہمیں صحرا میں کھجور کے درخت تک پہنچنا بھی ضروری ہے اور پھر ابھی کھاجا بندر کو بھی تلاش کر کے اس سے اس کے منہ پر پھونک بھی مروانی ہے اور مجھے نظر آ رہا ہے کہ یہ سب کچھ مشکل ہے اور شاملی کو جادوئی چوہے ہلاک کر دیں گے"۔ چھن چھنگو نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"تو پھر ایسا ہے کہ تم بیل گاڑی کو خود ہانکو تاکہ بیل تیز تیز چلیں۔ میں یہاں سے پیدل دوڑتا ہوا وہاں جاتا ہوں۔ میں وہاں کھاجا بندر کو تلاش کر کے اس سے اپنی بندروں والی زبان میں بات چیت کر کے منا لوں گا کہ وہ شاملی کو ہوش میں لے آئے"۔ پنگلو بندر

نے کہا۔

"ٹھیک ہے ایسا ہی کرو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگو بندر اچھل کر بیل گاڑی سے نیچے اترا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ ریت کے ایک ٹیلے کے پیچھے غائب ہو گیا۔

"بیل گاڑی کو تیز چلاؤ۔ ہم نے شام سے پہلے اس کھجور کے درخت تک پہنچنا ہے"۔ چھن چھنگو نے بیل گاڑی چلانے والے کو کہا۔

"معاوضہ دوگنا دے دیں تو بیل تیز چلنا شروع ہو جائیں گے کیونکہ پھر انہیں چارہ دوگنا کھلانا پڑتا ہے"۔ بیل گاڑی چلانے والے نے کہا تو چھن چھنگو نے جیب سے سونے کا ایک سکہ نکال کر بیل گاڑی والے کے ہاتھ پر رکھ دیا تو بیل گاڑی والا بے اختیار خوشی سے اچھل پڑا اور پھر اس نے نجانے ان بیلوں کے ساتھ کیا کیا کہ بیل جو پہلے آہستہ آہستہ چل رہے تھے بے اختیار دوڑنے لگ گئے اور پھر واقعی وہ شام ہونے سے کافی پہلے کھجور کے درخت کے پاس پہنچ گئے ۔ بیل گاڑی رکوا کر چھن چھنگو نے شاملی کو اٹھا کر نیچے ریت

پر ڈال دیا۔ بیل گاڑی والا انہیں وہاں چھوڑ کر واپس چلا گیا۔ اب چھن چھنگو کو پنگو بندر کا انتظار تھا لیکن پنگو بندر کہیں نظر نہ آ رہا تھا۔ ادھر شام تیزی سے قریب آتی جا رہی تھی۔ چھن چھنگو بے حد پریشان ہو رہا تھا اور پھر اس نے زور زور سے پنگو بندر کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد پنگو بندر ایک ٹیلے کی اوٹ سے باہر آیا تو اس کے ساتھ چھوٹا سا کھاجا بندر بھی تھا۔

"بڑی مشکل سے ایک شرط پر مانا ہے یہ"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"کونسی شرط"۔ چھن چھنگو نے چونک کر پوچھا۔

"اس کا کہنا ہے کہ اگر اسے کامیلا بوٹی کھانے کو دی جائے تو وہ پھونک مارے گا ورنہ نہیں اور میں نے اس سے وعدہ کر لیا ہے"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"کامیلا بوٹی کہاں ملتی ہے"۔ چھن چھنگو نے پوچھا۔

"یہیں اسی صحرا میں لیکن وہ دلدل کے درمیان ہوتی ہے۔ کھاجا بندر نے بتایا ہے کہ یہاں اس صحرا میں ایک خوفناک دلدل ہے اس کے اندر کامیلا بوٹی

موجود ہے"۔ پنگو بندر نے کہا۔

" صحرا میں دلدل کیسے ہو سکتی ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" ہو تو نہیں سکتی بلکہ ہوتی ہی نہیں لیکن یہاں ہے"۔ پنگو بندر نے کہا۔

" ٹھیک ہے میں جا کر لے آؤں گا یہ کامیلا بوٹی"۔ چھن چھنگو نے سورج کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اب ڈوبنے والا تھا۔ اسی لمحے کھاجا بندر بندروں کی زبان میں بولنے لگ گیا۔

" یہ کہہ رہا ہے کہ اگر بعد میں اسے کامیلا بوٹی نہ دی گئی تو شالی دوبارہ بے ہوش ہو جائے گی اور پھر کبھی ہوش میں نہ آ سکے گی"۔ پنگو بندر نے کھاجا بندر کی بات سن کر انسانی زبان میں چھن چھنگو کو بتاتے ہوئے کہا۔

" میں لے آؤں گا۔ اسے تسلی دے دو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگو بندر نے اپنی مخصوص زبان میں کھاجا بندر کو بتا دیا تو کھاجا بندر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے شالی کے منہ پر اپنا منہ رکھا اور زور سے

پھونک ماری اور پیچھے ہٹ گیا۔ اس کے ساتھ ہی شالی کا جسم چھوٹا ہونے لگ گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ پہلے جیسی جسامت میں آ گئی۔ اس کے ساتھ ہی شالی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے اور وہ ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول کر اٹھ کر بیٹھ گئی۔

" اوہ، اوہ مجھے کیا ہوا تھا۔ ہم کہاں ہیں"۔ شالی نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا تو چھن چھنگو نے اسے ساری بات بتا دی۔

" جادوئی چوہے۔ تو یہ جادو کے چوہے ہیں جو سب کی ناکیں کاٹتے ہیں اور خون پیتے ہیں۔ پھر تو انہیں ختم کرنا ہوگا"۔ شالی نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" ہاں، لیکن اب پہلے تو مسئلہ کامیلا بوٹی حاصل کرکے اس کھاجا بندر کو دینے کا ہے ورنہ تم دوبارہ بے ہوش ہو جاؤ گی اور پھر ہوش میں نہ آ سکو گی"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" میں جا کر لے آتا ہوں یہ کامیلا بوٹی۔ آپ یہاں ٹھہریں"۔ پنگو بندر نے کہا۔

" نہیں، ہم ساتھ جائیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ تم

اس دلدل میں ہی ڈوب جاؤ۔ اور ہم یہاں تمہارا انتظار ہی کرتے رہ جائیں"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگو بندر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تینوں اس چھوٹے کھاجا بندر کی رہنمائی میں صحرا میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ تقریباً دو گھنٹے بعد وہ واقعی ایک وسیع و عریض دلدل کے کنارے پر پہنچ چکے تھے جس کے عین درمیان میں خشک جگہ تھی جس پر چھوٹے قد کی نیلے پھولوں والی جھاڑیاں موجود تھیں۔

" یہ ہے کامیلا جھاڑیاں۔ لیکن یہ تو دلدل کے عین درمیان میں ہیں۔ انہیں کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے"۔ پنگو بندر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ تو تقریباً ناممکن ہے لیکن ہم نے بہرحال شرط پوری کرنی ہے تاکہ شاملی دوبارہ بے ہوش نہ ہو سکے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" لیکن یہ ہوگا کیسے"۔ شاملی نے کہا۔

" اس کھاجا بندر سے پوچھو کہ ان جھاڑیوں کو کھانے سے اسے کیا فائدہ ہوگا"۔ چھن چھنگو نے پنگو بندر سے کہا تو پنگو بندر نے اپنی مخصوص زبان میں کھاجا بندر

سے بات کی اور کھاجا بندر نے اپنی زبان میں جواب دیا۔

" یہ کہہ رہا ہے کہ اس جھاڑی کے پھول کھانے کے بعد وہ انتہائی طاقتور ہو جائے گا۔ اتنا طاقتور کہ یہاں سے نکل کر وہ اپنے مخصوص جنگل میں پہنچ سکتا ہے۔ جہاں سے بچپن سے نکل کر وہ یہاں پہنچا اور پھر یہیں پھنس کر رہ گیا"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" اسے کہو کہ اگر اسے ہم ویسے ہی وہاں پہنچا دیں تو"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو پنگلو بندر نے کھاجا بندر سے بات کی۔

" نہیں، وہ کہتا ہے کہ ہمیں شرط پوری کرنی ہوگی"۔ پنگلو بندر نے انسانی زبان میں کہا تو چھن چھنگلو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور دلدل کے کنارے پر پہنچ کر اس نے اپنی ایک انگلی دلدل میں ڈالی اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔

" اچھا تو یہ واقعی صحرائی دلدل ہے"۔ چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے جوتے اتار کر ایک طرف رکھے اور دلدل میں

اس طرح اتر گیا کہ شاملی اور پنگو بندر کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں کیونکہ انہیں سو فیصد یقین تھا کہ چھن چھنگو دلدل میں ڈوب جائے گا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ چھن چھنگو کے صرف پیر ہی دلدل میں ڈوبے تھے ورنہ وہ اس طرح کھڑا تھا جیسے زمین پر کھڑا ہو اور پھر اس نے چلنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس خشکی پر پہنچ گیا۔ اس نے بہت سی جھاڑیاں توڑیں اور پھر وہ دلدل میں اتر کر واپس آ گیا۔

" یہ لو جھاڑیاں۔ اب شرط پوری ہو گئی"۔ چھن چھنگو نے ریت پر پہنچتے ہی کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریت اٹھا کر اپنے پیروں پر ڈالنا شروع کر دی اور پھر ریت کی مدد سے پیر صاف کرنے شروع کر دیئے ۔ پیروں کو اچھی طرح صاف کر کے اس نے اپنے جوتے دوبارہ پہن لئے جبکہ کھاجا بندر تیزی سے جھاڑیاں کھانے میں مصروف تھا۔

" یہ دلدل گہری نہیں تھی"۔ شاملی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں، مجھے اچانک خیال آ گیا تھا کہ میں نے ایک بار بندر بابا سے سنا تھا کہ صحرا میں اگر کوئی دلدل ہو تو اس کی گہرائی بہت کم ہوتی ہے اور ایسی دلدل صحرا کے نیچے کسی بند چشمے کی وجہ سے وجود میں آتی ہے جس پر میں نے انگلی ڈال کر معلوم کیا تو میری انگلی نیچے سخت زمین پر ٹک گئی جس سے میں سمجھ گیا کہ بظاہر خوفناک نظر آنے والی دلدل گہری نہیں ہے"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"چلو اس طرح یہ شرط تو پوری ہو گئی ورنہ میں تو یہ سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی کہ اب کیا ہوگا"۔ شاملی نے کہا اسی لمحے وہ پنگلو بندر اور کھاجا بندر کی طرف متوجہ ہو گئے۔ کھاجا بندر اب جھاڑیاں کھا کر پنگلو بندر سے اپنی مخصوص زبان میں بات کر رہا تھا۔

"چھن چھنگو، کھاجا بندر کہہ رہا ہے کہ چونکہ تم نے اسے کامیلا بوٹی کھلا کر اتنا طاقتور بنا دیا ہے کہ وہ اب صحرا سے نکل کر اپنے قبیلے میں واپس پہنچ سکتا ہے اس لئے وہ تمہیں بتانا چاہتا ہے کہ بوڑھی جادوگرنی کی تمام طاقت اس کے جادوئی چوہوں میں ہے اور ان

جادوئی چوہوں کو ختم کئے بغیر اس ظالم جادوگرنی کا خاتمہ نہیں کیا جا سکتا اور جادوئی چوہوں کا خاتمہ اس طرح ناممکن ہے کیونکہ جادوگرنی نے ان چوہوں کی جان ایک چھوٹی سی مچھلی میں رکھ کر اس مچھلی کو دنیا کے سب سے بڑے کالے سمندر میں چھوڑ دیا ہے جہاں اس جیسی کروڑوں مچھلیاں موجود ہیں اس لئے اب کوئی بھی اس مخصوص مچھلی کو نہیں پہچان سکتا اور جب تک اس مچھلی کو پکڑ کر ہلاک نہ کیا جائے جادوئی چوہوں کو ہلاک نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ اس نے بتایا ہے کہ ان جادوئی چوہوں سے وقتی طور پر بچنے کی ایک ترکیب یہ ہے کہ اس کامیلا جھاڑی کے دو پھول کھا لئے جائیں تو جادوئی چوہوں کا جادو یہ پھول کھانے والوں پر سات روز تک اثر نہیں کر سکتا"۔ پنگو بندر نے انسانی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کھاجا بندر کا شکریہ ادا کرو۔ اس سے پوچھو کہ اسے یہ باتیں کیسے معلوم ہوئی ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگو بندر نے دوبارہ اپنی مخصوص زبان میں کھاجا بندر سے باتیں شروع کر دیں۔

"چھن چھنگو یہ بتا رہا ہے کہ بوڑھی جادوگرنی پہلے اپنے جادوئی چوہوں سمیت اس جنگل میں رہتی تھی جہاں کھاجا بندر کا قبیلہ رہتا ہے۔ پھر یہ جادوئی چوہوں سمیت یہاں آ گئی۔ اس لئے اسے یہ سب کچھ معلوم ہے"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"بہرحال اب یہاں سے چلیں۔ آگے کیا کرنا ہے یہ بعد میں سوچیں گے"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شالی نے بھی اس کی تائید کر دی اور پھر وہ تینوں واپس مڑ کر شہر کی طرف روانہ ہو گئے جبکہ کھاجا بندر دوڑتا ہوا ریت کے ٹیلے کے پیچھے جا کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

رات گئے وہ شہر میں پہنچے تو وہاں یہ دیکھ کر پریشان ہو گئے کہ شہر کے نکٹے لوگ ایک کھلے میدان میں اکٹھے ہو کر رو پیٹ رہے تھے اور میدان کے درمیان میں دو نوجوان لڑکیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں جن کے چہرے اس طرح زرد پڑے ہوئے تھے کہ جیسے ان کے جسموں میں سے خون کا آخری قطرہ تک نچوڑ لیا گیا ہو۔

" اوہ، اوہ یہ انہی جادوئی چوہوں کا کام ہے شاید"۔ شاملی نے کہا اور چھن چھنگو نے آگے بڑھ کر جب ایک آدمی سے پوچھا کہ یہ لڑکیاں کیسے ہلاک ہوئی ہیں تو اس نے بتایا کہ یہ دونوں لڑکیاں سگی بہنیں ہیں۔ یہ اپنے گھر میں موجود تھیں کہ بوڑھی ظالم جادوگرنی کے آدمی آئے اور انہیں زبردستی اٹھا کر اس چوک میں لائے اور یہاں انہیں لٹا دیا گیا۔ پھر سب کے سامنے جادوئی چوہے آئے اور انہوں نے ان لڑکیوں کا خون پینا شروع کر دیا۔ تلواروں سے مسلح آدمی یہاں موجود تھے۔ سب نے انہیں پکڑنے اور لڑکیوں کو بچانے کی کوشش کی لیکن ان آدمیوں نے ہمارے دو تین آدمیوں کو ہلاک دیا اور کوئی بھی ان کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔ جادوئی چوہوں نے خون کا آخری قطرہ تک پی لیا اور پھر واپس چلے گئے اور پھر یہ آدمی بھی چلے گئے۔

" آخر آپ سب مل کر اس جادوگرنی کے گھر پر حملہ کیوں نہیں کر دیتے "۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" بے شمار بار اس کی کوشش کی گئی ہے لیکن جو بھی قریب جاتا ہے ہلاک ہو جاتا ہے"۔ اس آدمی نے

خوف سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یہ تو ظلم ہے اور اس ظلم کو ہر قیمت پر ختم کرنا ہوگا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" تم ابھی بچے ہو۔ تم کیا کر سکتے ہو۔ ابھی تو تم اپنی فکر کرو۔ کسی بھی لمحے جادوئی چوہے تمہاری ناک کاٹ سکتے ہیں"۔ اس آدمی نے کہا۔

" تم چھن چھنگو ہو"۔ اچانک وہاں موجود ایک آدمی نے قریب آ کر کہا تو چھن چھنگو بے اختیار چونک پڑا۔

" تم مجھے جانتے ہو"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" ہاں، میں ملک شام میں رہا ہوں۔ وہاں میں نے تمہارے بارے میں سنا تھا اور پھر میں نے وہاں تمہیں دیکھا بھی تھا۔ تم ظالموں سے لڑتے رہے ہو۔ اس ظالم جادوگرنی اور ان جادوئی چوہوں سے بھی یہاں کے لوگوں کو نجات دلائیں"۔ اس آدمی نے کہا۔

" ہم اسی مقصد کے لئے تو یہاں آئے ہیں لیکن کیا یہاں کوئی ایسا آدمی ہے جو اس بارے میں میری رہنمائی کر سکے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"یہاں تو ایسا کوئی نہیں ہے البتہ ناگاما شہر میں ایک نجومی رہتا ہے جس کا نام بابا آگوما ہے۔ وہ تمہیں سب کچھ بتا دے گا"۔ اس آدمی نے کہا تو چھن چھنگو نے اس کا شکریہ ادا کیا اور وہ شاملی اور پنگو بندر کو ساتھ لے کر ایک طرف کھلی جگہ پر آگیا۔

"میرا ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر لو اور پنگو تم بھی میری ٹانگ پکڑ لو اور آنکھیں بند کر لو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو ان دونوں نے اس کی ہدایات کی تعمیل کر دی۔

"ہمیں ناگاما شہر کے نجومی بابا آگوما کے مکان کے سامنے پہنچا دو"۔ چھن چھنگو نے دل ہی دل میں کہا تو اس کے جسم کو جھٹکے لگنے لگ گئے اور اسے یوں محسوس ہونے لگا جیسے وہ ہوا میں تیر رہے ہوں۔ پھر جیسے ہی چھن چھنگو کا جسم ساکت ہوا اور اسے محسوس ہوا کہ وہ زمین پر موجود ہے تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ واقعی ایک اجنبی شہر کے ایک کونے میں ایک پرانے سے مکان کے سامنے موجود ہے۔

" آنکھیں کھول دو شاملی اور پنگلو بندر"۔ چھن چھنگلو نے ان دونوں سے کہا اور ان دونوں نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں حیران رہ گئے۔ چھن چھنگلو نے آگے بڑھ کر دروازے کی کنڈی بجائی تو چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک سفید داڑھی والا بوڑھا باہر آگیا۔

" اوہ، کون ہو تم"۔ اس بوڑھے نے چونک کر ان تینوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" میرا نام چھن چھنگلو ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں شاملی اور پنگلو بندر۔ ہم نے نجومی بابا سے ملنا ہے۔ بابا آکوما نجومی سے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" اوہ، تو تم ہو چھن چھنگلو۔ خوش آمدید۔ آؤ میں ہی ہوں آکوما۔ آ جاؤ تمہاری شہرت میں نے پہلے ہی بہت سن رکھی ہے"۔ اس بوڑھے نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو چھن چھنگلو نے بڑے مؤدبانہ انداز میں اسے سلام کیا اور پھر وہ تینوں اندر داخل ہوگئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں موجود تھے جہاں فرشی دری بچھی ہوئی تھی اور وہ سب اس دری

پر بیٹھ گئے۔

"ہاں اب بتاؤ میرے پاس کیسے آنا ہوا"۔ بابا آگوما نے کہا تو چھن چھنگو نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ اچھا۔ اس کا ظلم اب حد سے بڑھ گیا ہے اس لئے اب اسے ختم ہونا چاہیئے ۔ لیکن یہ بتا دوں کہ اس نے جو حفاظتی انتظامات کر رکھے ہیں انہیں پار کرنا تقریباً ناممکن ہے"۔ بابا آگوما نے کہا۔

"آپ بتائیں تو سہی۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"تمہیں اس کھاجا بندر نے درست بتایا ہے کہ بوڑھی جادوگرنی کی اپنی جان ان جادوئی چوہوں میں ہے اور جب تک ان جادوئی چوہوں کا خاتمہ نہ ہو جائے تب تک اس بوڑھی جادوگرنی کا خاتمہ نہیں ہو سکتا اور ان جادوئی چوہوں کی جان اس جادوگرنی نے ایک سرخ رنگ کی مچھلی میں ڈال کر یہ مچھلی اس نے دنیا کے سب سے بڑے کالے سمندر میں ڈال دی تھی"۔ بابا آگوما نے کہا۔

"پھر اس کا خاتمہ کیسے ہوگا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" پہلے تمہیں سرخ جزیرے پر پہنچ کر وہاں کے وحشی سردار کے سر پر موجود پروں کے تاج میں سے نیلے رنگ کا پر حاصل کرنا ہوگا اور یہ بھی بتا دوں کہ جب تک یہ وحشی سردار خود پر نہ دے تم اسے کسی طرح حاصل نہیں کر سکتے اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ آدم خور وحشی ہیں اور تمہیں دیکھتے ہی تم پر حملہ کرکے تمہیں ہلاک کرکے کھا بھی سکتے ہیں۔ بہرحال اگر تم کسی طرح یہ نیلا پر حاصل کر لو تو پھر تمہیں کوہ ساسا کی سب سے اونچی چوٹی پر موجود ایک غار تک پہنچنا پڑے گا۔ اس غار میں ایک سیاہ عقاب رہتا ہے جو دنیا کا سب سے خونخوار عقاب ہے۔ اس کے پر اس غار میں بکھرے پڑے ہیں۔ تم ان میں سے ایک ایسا پر لو گے جس کی نوک یا یہ پر کسی جگہ سے ٹوٹا ہوا نہ ہو اور یہ بھی بتا دوں کہ اس عقاب کی مرضی کے بغیر تم یہ پر حاصل نہ کر سکو گے۔ اس کے بعد یہ دونوں پر لے کر تم ملک ہندوستان جاؤ گے۔ وہاں کے شہر بمبئی میں ایک بہت بڑا مندر ہے جس میں ایک کالے رنگ کا بڑا سا بت موجود ہے۔

اس بت کی ایک آنکھ ہے اور اس کی آنکھ میں ایک انتہائی قیمتی ہیرا لگا ہوا ہے۔ تم نے یہ ہیرا وہاں سے نکالنا ہے اس طرح کہ کسی کو پتہ نہ چلے۔ ویسے اس ہیرے کی حفاظت کے لئے وہاں سینکڑوں مسلح افراد ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ تم نے وہ ہیرا حاصل کرنا ہے۔ جب یہ تینوں چیزیں حاصل ہو جائیں تو تم نے دنیا کے سب سے بڑے کالے سمندر کے کنارے پر جا کر باری باری یہ تینوں چیزیں جو تم نے حاصل کی ہیں سمندر میں ڈال دینا تو کنارے پر ایک بڑی مچھلی آ جائے گی۔ وہ انسانی آواز میں تم سے پوچھے گی کہ تم کیا چاہتے ہو تم اسے بتانا کہ اس مچھلی کو جس میں جادوئی چوہوں کی جان ہے وہ لا دو تو وہ مچھلی تمہیں وہ چھوٹی مچھلی لا دے گی۔ تم نے اس مچھلی کو ذبح کر کے اپنے ساتھ رکھنا ہے۔ پھر تم نے سیاہ جنگل سے ایک بڑے جنگلی بلے کو پکڑنا ہے۔ اس جنگلی بلے کی ایک آنکھیں نیلی اور ایک سرخ ہے۔ تم نے وہ مچھلی اس بلے کو کھلا دینی ہے۔ اس کے بعد اس جنگلی بلے کو لا کر تم اس بوڑھی جادوگرنی کے مکان پر چھوڑ دینا

ہے۔ یہ جنگلی بلا ان جادوئی چوہوں کو کھا جائے گا
اس طرح جادوئی چوہے ہلاک ہو جائیں گے اور ان
کے ہلاک ہوتے ہی بوڑھی ظالم جادوگرنی اور اس کے
سب آدمی بھی خودبخود ہلاک ہو جائیں گے اور اس
طرح اس ظلم سے سب کو نجات مل جائے گی"۔ بابا
آکوما نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ہم انشاء اللہ ایسا کرنے میں کامیاب
رہیں گے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" یہ بتا دوں کہ کسی ایک جگہ بھی تم ناکام رہے
تو تمہاری موت یقینی ہو جائے گی"۔ بابا آکوما نے کہا۔

" مجھے اللہ تعالیٰ کی مدد پر پورا بھروسہ ہے۔ ہم حق
پر ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ ہماری ضرور مدد کرے گا"۔
چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ وہ بابا آکوما سے
اجازت لے کر مکان سے باہر آ گیا۔ شالی اور پنگو
بندر بھی ساتھ تھے۔

" یہ تو انتہائی سخت اور کڑی شرائط ہیں"۔ شالی
نے کہا۔

" مجھے بندر بابا سے بات کرنا ہوگی"۔ چھن چھنگو

نے کہا اور آنکھیں بند کر لیں۔

" بندر بابا، اس بوڑھی جادوگرنی کو ہلاک کرنے کے لئے نجومی بابا نے جو شرائط بتائی ہیں انہیں میں اپنی طاقتوں کے بغیر مکمل نہیں کر سکتا۔ اس لئے آپ بتائیں کہ میری طاقتیں کام کریں گی یا نہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" چھن چھنگو، میں نے تمہیں پہلے بھی کئی بار بتایا ہے کہ شرائط ہر بار تمہیں اپنی عقل سے پوری کرنا پڑیں گی اور جب تم براہ راست کسی جادوگر یا ظالم سے ٹکراؤ گے تو وہاں تمہاری صلاحیتیں کام کریں گی اور یہاں بھی ایسا ہی ہوگا۔ تمہیں اپنی عقل استعمال کرنا ہوگی"۔ بندر بابا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں۔

" کیا فائدہ ان صلاحیتوں کا کہ جب سارا کام مجھے اپنی عقل سے کرنا پڑے گا"۔ چھن چھنگو نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب، تمہیں کیوں غصہ آ رہا ہے"۔ شالی نے کہا تو چھن چھنگو نے بندر بابا کی بات دوہرا دی۔

"تو کیا ہوا۔ تمہارے پاس عقل ہے اسے استعمال کرو"۔ شالی نے کہا۔

"اب ظاہر ہے ایسا ہی کرنا پڑے گا۔ آؤ میرا ہاتھ پکڑ لو اور پنگو بندر تم میری ٹانگ پکڑ لو اور آنکھیں بند کر لو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو ان دونوں نے اس کی ہدایات پر عمل کر دیا۔

"ہمیں سرخ جزیرے پر پہنچنا ہے جہاں وحشی قوم کا سردار رہتا ہے جس کے سر پر موجود پروں کے تاج میں نیلا پر موجود ہے"۔ چھن چھنگو نے دل ہی دل میں کہا تو اس کے جسم کو بے اختیار جھٹکے لگنے لگ گئے۔ چند لمحوں بعد جب جھٹکے لگنے بند ہو گئے تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"اب تم بھی آنکھیں کھول دو اور ہوشیار رہو"۔ چھن چھنگو نے شالی اور پنگو بندر سے کہا تو ان دونوں نے آنکھیں کھول دیں۔

"پنگو، ہم درختوں پر چڑھ کر چھپ جاتے ہیں۔ تم اس سارے جزیرے کا چکر لگاؤ تاکہ یہاں کے حالات معلوم ہو سکیں اور ہم ان حالات کے مطابق آگے

کام کر سکیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"اچھا"۔ پنگو بندر نے جواب دیا اور دوڑتا ہوا جھاڑیوں میں غائب ہو گیا جبکہ شامی اور چھن چھنگو دونوں ایک درخت پر چڑھ کر پتوں اور شاخوں میں چھپ کر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد انہیں نیچے دس بارہ انتہائی قد آور وحشی نظر آئے جن کے ہاتھوں میں بڑے بڑے گرز تھے وہ اپنے انداز سے ہی وحشی نظر آ رہے تھے۔ وہ آگے چلے گئے۔

"یہاں واقعی کوئی خوفناک وحشی قبیلہ رہتا ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد پنگو بندر واپس آیا اور تیزی سے درخت پر چڑھ کر ان کے پاس پہنچ گیا۔

"ہاں، بتاؤ کیا دیکھا ہے تم نے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"چھن چھنگو۔ یہاں انتہائی خوفناک اور وحشی آدم خور قبیلہ رہتا ہے۔ وہ تمہیں ایک لمحے میں چیرپھاڑ کر رکھ دیں گے لیکن میں نے دیکھا ہے کہ وحشیوں کے سردار کی سب سے چھوٹی بیوی شدید بیمار ہے اور

سردار اپنی اس بیوی سے بہت محبت کرتا ہے اس لئے اگر تم اپنے آپ کو جڑی بوٹیوں کا ماہر بتاؤ اور دعویٰ کرو کہ تم اس سردار کی بیوی کو ٹھیک کر سکتے ہو تو وہ تمہیں کچھ نہیں کہیں گے"۔ پنگو بندر نے کہا

" لیکن میں اسے کیسے ٹھیک کروں گا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" یہاں ایک بوٹی ملتی ہے جس کا نام کاٹائی بوٹی ہے۔ اس بوٹی پر گول گول سرخ رنگ کے پھل لگتے ہیں۔ ان پھلوں کا پانی نکالو اور پھر یہ پانی اس عورت کو پلا دو۔ وہ ٹھیک ہو جائے گی"۔ پنگو بندر نے کہا۔

" اس سردار کا کیا نام ہے اور اس کی بیوی کا کیا نام ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" مجھے کیا معلوم"۔ پنگو بندر نے کہا۔

" تو جاؤ اور معلوم کرو"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" میں کیسے معلوم کروں۔ میں ان سے پوچھ تو نہیں سکتا"۔ پنگو بندر نے کہا۔

" میں معلوم کرتی ہوں"۔ شاملی نے کہا اور اس

کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"چھن چھنگو۔ اس قبیلے کا نام راشوما قبیلہ ہے۔ اس کے سردار کا نام روڈی ہے اور اس کی بیوی جو بیمار ہے اس کا نام ماسوما ہے"۔ شاطی نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ آؤ پھر"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب درخت سے نیچے اترے اور آگے بڑھنے لگے۔ اچانک دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر دس بارہ وحشی ہاتھوں میں گرز اٹھائے وہاں پہنچ گئے ۔

"تم کون ہو اور کیسے یہاں آ گئے ہو"۔ ان میں سے ایک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں حکیم چھن چھنگو ہوں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے سردار روڈی کی چھوٹی بیوی ماسوما سخت بیمار ہے۔ میں اسے ٹھیک کرنے آیا ہوں اور یہ بھی سن لو کہ اس پوری دنیا میں صرف میں ہی اسے ٹھیک کر سکتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ آؤ ہمارے ساتھ "۔ اس وحشی نے کہا اور پھر وہ انہیں ساتھ لے کر بستی میں پہنچ گئے۔ وہاں موجود وحشی انہیں حیرت سے دیکھنے لگے لیکن انہیں لے آنے والے نے جب سب کو اس بارے میں بتایا کہ چھن چھنگو حکیم ہے اور سردار کی بیوی کو ٹھیک کر سکتا ہے تو سب بے حد خوش ہوئے۔ وہ سب ایک بہت بڑی جھونپڑی کے سامنے پہنچ کر رک گئے۔ اسی لمحے ایک دیو جیسا وحشی جھونپڑی سے باہر آیا۔ اس کے سر پر مختلف رنگوں کے پروں کا تاج تھا جس میں نیلا پر بھی موجود تھا۔

"کون ہیں یہ اور کہاں سے آئے ہیں"۔ سردار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام چھن چھنگو حکیم ہے اور میں تمہاری بیوی کو ٹھیک کرنے آیا ہوں اور یہ بھی سن لو کہ پوری دنیا میں اسے میں ہی ٹھیک کر سکتا ہوں ورنہ تمہاری بیوی ماسوما ہلاک ہو جائے گی"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"اوہ، اوہ اگر تم ایسا کر دو تو تم جو مانگو گے

تمہیں ملے گا"۔ سردار نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" مجھے صرف تمہارے تاج میں سے نیلا پر چاہیئے اور کچھ نہیں چاہیئے "۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" مل جائے گا۔ پہلے ماسوما کو ٹھیک کرو"۔ سردار نے کہا تو چھن چھنگو نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر انہیں جھونپڑی کے اندر لے جایا گیا جہاں گھاس پر ایک خوبصورت اور نوجوان عورت لیٹی ہوئی تھی جس کا رنگ زرد تھا۔ اس کے سارے جسم پر آبلے پڑے ہوئے تھے اور اس کی حالت واقعی بے حد خراب تھی۔

" یہاں کاٹائی بوٹی ہے۔ جانتے ہو اسے"۔ چھن چھنگو نے سردار سے کہا۔

" ہاں ہے۔ کیوں"۔ سردار نے کہا۔

" اس کے گول پھل کافی مقدار میں منگواؤ اور انہیں پتھروں پر کچل کر ان کا پانی نکلواؤ اور کسی برتن میں ڈال کر مجھے دو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو سردار نے اپنے آدمیوں کو اس کا حکم دے دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد کسی بڑے جانور کی کھوپڑی میں بھرا

ہوا کاثائی کے پھلوں کا پانی چھن چھنگو کو دیا گیا۔

" اب کیا کرنا ہے اس کا"۔ چھن چھنگو نے آہستہ سے پنگو بندر سے پوچھا۔

" پورا چکر چلاؤ تاکہ ان پر رعب پڑے۔ شاملی سے کہو کہ وہ اس عورت کا منہ کھولے اور تم اس پانی کو اس کے حلق میں ڈال دو اور پھر اس طرح ہوا میں ہاتھ مارو جیسے تم کوئی جادوگر ہو"۔ پنگو نے آہستہ سے کہا۔

" شاملی"۔ چھن چھنگو نے شاملی کو مخاطب کیا جو کچھ فاصلے پر موجود تھی۔

" حکم چھن چھنگو حکیم صاحب"۔ شاملی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" اس بیمار عورت کا منہ کھولو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شاملی نے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے اس عورت کا منہ کھولا تو چھن چھنگو نے کھوپڑی میں موجود کاثائی بوٹی کے پھلوں کا پانی اس کے منہ میں ڈالنا شروع کر دیا۔ جب کھوپڑی خالی ہوگئی تو اس نے

کھوپڑی ایک طرف رکھی اور دونوں ہاتھ بلند کر کے ہوا میں اس طرح لہرانے اور گھمانے شروع کر دیئے جیسے خلا میں کسی کو پکڑ کر اسے تھپڑ مار رہا ہو۔ تھوڑی دیر بعد اس نے دیکھا کہ اس عورت کے جسم پر موجود آبلے ختم ہوتے جا رہے ہیں تو اس نے اور زیادہ تیزی سے بازو لہرانے شروع کر دیئے اور پھر جب وہ عورت اٹھ کر بیٹھ گئی تو چھن چھنگو نے ہاتھ نیچے کر لئے۔

"مجھے بہت محنت کرنا پڑی ہے تب تمہاری بیوی ٹھیک ہوئی ہے"۔ چھن چھنگو نے سردار سے کہا۔

"ہاں، میں نے دیکھا ہے۔ تم نے واقعی محنت کی ہے اور تمہارا شکریہ۔ کیا تم واقعی صرف یہ نیلا پر لینا چاہتے ہو یا میں تمہیں اپنے قبیلے کی خوبصورت عورتیں دے دوں"۔ سردار نے کہا۔

"نہیں، مجھے صرف نیلا پر چاہئے کیونکہ اس پر سے میری حکمت اور زیادہ کامیاب ہو جائے گی"۔ چھن چھنگو نے کہا تو سردار نے اپنے سر سے تاج اتارا اور اس میں سے نیلے رنگ کا پر کھینچ کر اس نے چھن چھنگو کی طرف بڑھا دیا۔

"شکریہ سردار۔ اب ہم جا رہے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور وہ شاملی اور پنگلو بندر تینوں اس جھونپڑی سے باہر آئے پھر جیسے ہی وہ کھلی جگہ پر پہنچے چھن چھنگو نے شاملی کو بازو پکڑنے اور پنگلو بندر کو ٹانگ پکڑنے اور پھر آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا تو ان دونوں نے اس کی ہدایت پر عمل کیا۔

"ہمیں کوہ ساسا کی سب سے بڑی چوٹی پر پہنچا دو جہاں سیاہ عقاب کا غار ہے"۔ چھن چھنگو نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا تو اس کے جسم کو زور زور سے جھٹکے لگنے شروع ہوگئے۔ تھوڑی دیر بعد جب جھٹکے لگنے بند ہو گئے تو چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ واقعی ایک انتہائی بلند چوٹی پر موجود تھا اور سامنے ایک غار بھی موجود تھا۔ اس کے کہنے پر شاملی اور پنگلو بندر نے بھی آنکھیں کھول دیں لیکن اسی لمحے پھڑپھڑانے کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی ایک بہت بڑا سیاہ رنگ کا عقاب جھپٹا اور دوسرے لمحے وہ پنگلو بندر کو اپنے پنجوں میں دبائے ہوئے اڑتا چلا گیا۔

" ارے ارے پنگلو تو چھوٹا ہے۔ ارے ارے یہ مر جائے گا"۔ چھن چھنگلو نے چیختے ہوئے کہا لیکن شاملی نے بجلی کی سی تیزی سے منہ میں کچھ پڑھ کر پھونک ماری تو اوپر کو اڑتے ہوئے عقاب کے گرد دھواں سا پھیل گیا اور چند لمحوں بعد یہ دھواں نیچے اترتا چلا آیا اور تھوڑی دیر بعد یہ دھواں پہاڑی چوٹی سے ٹکرایا اور غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی چھن چھنگلو نے دیکھا کہ ایک چٹان پر سیاہ عقاب بے ہوش پڑا ہوا تھا جبکہ ساتھ ہی نیچے پنگلو بندر بھی بے ہوش پڑا تھا۔

" جلدی کرو اس عقاب کی ٹانگیں اور پر باندھ دو۔ میں پنگلو کو ہوش دلاتی ہوں"۔ شاملی نے کہا تو چھن چھنگلو نے جلدی سے اپنی نیکر پر موجود بیلٹ کھولی اور اس نے آگے بڑھ کر عقاب کے دونوں پروں کو اکٹھا کر کے اس کے پیروں سمیت اس بیلٹ میں جکڑ دیا۔

" اوہ، اوہ یہ تو مجھے ہلاک کر دیتا۔ میں بچ گیا ہوں"۔ پنگلو بندر نے ہوش میں آتے ہی کہا۔

" شاملی کے جادو نے تمہیں بچا لیا ہے"۔ چھن چھنگو نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے عقاب بھی ہوش میں آگیا۔ اس نے اڑنے کی بہت کوشش کی لیکن پر اور پیر بندھے ہونے کی وجہ سے وہ اڑ نہ سکتا تھا۔

" تم کون ہو اور تم نے مجھے کیوں باندھا ہوا ہے"۔ عقاب کے منہ سے انسانی آواز نکلی تو وہ تینوں بے اختیار اچھل پڑے۔

" تم انسانی آواز میں بول سکتے ہو"۔ چھن چھنگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں، یہ قوت مجھے ایک بوڑھے کی مدد کرنے پر ملی تھی لیکن تم کون ہو اور کیوں یہاں آئے ہو۔ میں یہاں آنے والوں کو زندہ نہیں چھوڑتا"۔ عقاب نے کہا۔

" لیکن اب تم اس طرح بندھے پڑے پڑے مر جاؤ گے جبکہ مجھے صرف تمہارا ایک پر چاہیئے اور وہ پر ہم تمہارے غار سے اٹھا لیں گے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"اوہ نہیں، نہیں مجھے کھول دو۔ میرا وعدہ کہ میں تمہیں اپنا پر لینے کی اجازت دے دوں گا"۔ عقاب نے کہا۔

"پہلے اجازت دو تاکہ ہم پر لے لیں۔ پھر تمہیں کھولیں گے"۔ چھن چھنگو نے کہا تو عقاب نے اجازت دے دی اور چھن چھنگو غار میں داخل ہو گیا۔ وہاں واقعی بہت سے جھڑے ہوئے پر موجود تھے۔ اس نے ایک ایسا پر اٹھایا جس کی نوک بھی صحیح سلامت تھی اور پر بھی۔ اسے جیب میں ڈال کر وہ باہر آیا اور پھر اس نے عقاب کو کھول دیا اور اپنی بیلٹ باندھ لی۔

"تم کیوں پر اٹھا کر لے جا رہے ہو"۔ عقاب نے اس بار فضا میں اڑتے ہوئے پوچھا تو چھن چھنگو نے اسے ساری بات بتا دی۔

"پھر ٹھیک ہے ورنہ میں یہ پر تم سے زبردستی چھین لیتا کیونکہ یہ پر جس کے پاس ہو اسے زمین میں موجود خزانے نظر آنے لگ جاتے ہیں اور اس لالچ میں لوگ یہاں آتے رہتے ہیں"۔ عقاب نے کہا۔

"ہمیں خزانوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم تو ظالم

جادوگرنی کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوبارہ شالی کو ہاتھ اور
پنگلو بندر کو ٹانگ پکڑ کر آنکھیں بند کرنے کا کہہ دیا
اور خود بھی آنکھیں بند کر لیں۔

" ہمیں ہندوستان کے شہر بمبئی کے اس مندر کے
سامنے پہنچا دو جہاں سیاہ بت موجود ہے جس کی آنکھ
میں قیمتی ہیرا موجود ہے"۔ چھن چھنگو نے دل ہی دل
میں کہا تو دوسرے لمحے اس کے جسم کو ایک بار پھر
جھٹکے لگنے شروع ہو گئے۔ اس بار کافی دیر تک جھٹکے لگتے
رہے۔ پھر جب ایسا ہونا بند ہو گیا تو چھن چھنگو نے
آنکھیں کھول دیں اور اس نے دیکھا کہ وہ ایک عظیم
الشان عمارت کے سامنے ایک کونے میں موجود تھا۔
اس کے ساتھ شالی اور پنگلو بندر بھی تھے۔

" آنکھیں کھول دو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو ان
دونوں نے آنکھیں کھول دیں۔

" اوہ، تو یہ ہے وہ مندر۔ یہ تو بڑی شاندار عمارت
ہے"۔ شالی نے کہا۔

" ہاں اور یہاں واقعی ہر طرف تلواروں سے مسلح

آدمی نظر آ رہے ہیں۔ اس لئے ہمیں سوچنا پڑے گا
ہم کس طرح یہ ہیرا اس بت کی آنکھ سے نکالیں
گے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"میں جادو سے کام لیتی ہوں"۔ شاملی نے کہا۔

"پہلے دیکھ لو کہ تمہارا جادو یہاں کام بھی کرتا ہے
یا نہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شاملی نے آنکھیں بند
کیں لیکن چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھول دیں۔
اس کے چہرے پر پریشان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اوہ، اوہ میرا جادو واقعی یہاں کام نہیں کر رہا"۔
شاملی نے کہا۔

"میں اندر جا کر دیکھ آؤں کہ کیا ہو سکتا ہے"۔
پنگو بندر نے کہا۔

"ہاں دیکھ کر آؤ۔ ہم یہیں کھڑے ہیں"۔ چھن
چھنگو نے کہا اور پنگو بندر دوڑتا ہوا سیڑھیوں کی
طرف بڑھنے لگا لیکن ابھی وہ سیڑھیاں چڑھ ہی رہا تھا
کہ یکلخت چار پانچ آدمی تیزی سے اس پر جھپٹے اور
انہوں نے بڑے ماہرانہ انداز میں پنگو بندر کو پکڑ لیا
اور پھر وہ اسے لئے ہوئے دوڑتے ہوئے اس عمارت

میں غائب ہو گئے۔

" ارے یہ کیا ہوا۔ پنگو بندر تو پکڑا گیا"۔ چھن چھنگو نے کہا اور دوڑتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔ اس کے پیچھے شاملی بھی بھاگ پڑی لیکن جیسے ہی وہ سیڑھیاں چڑھنے لگے اچانک دس بارہ آدمی ان پر جھپٹ پڑے اور انہیں بھی پکڑ کر وہ عمارت کے اندر لے گئے اور پھر انہوں نے ایک بڑے کمرے میں لے جا کر انہیں زنجیروں سے جکڑ دیا۔ انہوں نے دیکھا کہ وہاں پنگو بندر بھی زنجیروں میں جکڑا ہوا موجود تھا۔

" یہ کیا ہوا۔ ہمیں کیوں پکڑا گیا ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ کوئی بولتا۔ ایک موٹا سا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑی سی تلوار تھی۔ اس کا اوپر کا جسم ننگا تھا اور نیچے اس نے دھوتی باندھ رکھی تھی اس کے سر پر ایک طرف لمبی سی بالوں کی لٹ لٹک رہی تھی۔

" ہونہہ، تو تم غلط ارادے سے مندر میں داخل ہو رہے تھے"۔ اس آدمی نے چیختے ہوئے کہا۔

" کس نے تمہیں کہا ہے کہ ہم غلط ارادے سے

مندر میں داخل ہو رہے تھے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" جو بھی غلط ارادے سے داخل ہوتا ہے ہمیں فوراً معلوم ہو جاتا ہے اور ہم اسے ہلاک کر دیتے ہیں"۔ اس آدمی نے کہا۔

" تم کون ہو اور تمہارا نام کیا ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" میرا نام کالو ہے اور میں جلاد پجاری ہوں۔ لوگوں کے سر اس تلوار سے اڑانا میرا کام ہے اور ابھی میں اس تلوار سے تم تینوں کے سر اڑا دوں گا"۔ اس آدمی نے کہا۔

" یہاں کا بڑا کون ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" بڑا پجاری لالہ رام ہے"۔ کالو نے جواب دیا۔

" تو پھر اسے جا کر بتاؤ کہ چھن چھنگو آیا ہے۔ وہ تمہیں خود بتا دے گا کہ میں غلط ہوں یا درست"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" کیا مطلب۔ چھن چھنگو کا کیا مطلب"۔ کالو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" تم جا کر بتاؤ تو سہی۔ پھر تمہیں خود ہی پتہ لگ

جائے گا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"اچھا"۔ کالو نے کہا اور واپس مڑ گیا تو چھن چھنگو نے آنکھیں بند کر لیں اور پھر اپنی پراسرار طاقتوں کی مدد سے اس مندر کے بڑے پجاری کے ذہن کو اپنے قابو میں کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب اس بڑے پجاری کا ذہن اس کے قابو میں آ گیا تو اس نے اس کے ذہن میں یہ بات ڈال دی کہ چھن چھنگو اور اس کے ساتھی بہت معزز لوگ ہیں اور یہ غلط نہیں ہیں۔ بلکہ مندر کے مہمان ہیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور کالو بوکھلائے ہوئے انداز میں اندر داخل ہوا۔

"اوہ، اوہ تم تو بڑے لوگ ہو بلکہ مندر کے معزز مہمان ہو"۔ کالو نے کہا اور جلدی سے آگے بڑھ کر اس نے ان کی زنجیریں کھولنا شروع کر دیں۔

"آؤ آؤ میرے ساتھ - بڑا پجاری تمہیں یاد کر رہا ہے"۔ کالو نے کہا تو چھن چھنگو بے اختیار مسکرا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک اور کمرے میں موجود تھے جہاں ایک بہت بوڑھا آدمی موجود تھا۔

"تم مہمان ہو۔ مجھے افسوس ہے کہ تمہیں غلط سمجھا گیا۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ تم اچانک نمودار ہوئے اور پھر پہلے تمہارا ساتھی بندر اندر آیا تو محافظوں نے اسے پکڑ لیا پھر تم دونوں دوڑتے ہوئے آئے تو محافظوں نے سمجھا کہ تم غلط ارادے سے آئے ہو اور تمہیں بھی پکڑ لیا گیا لیکن میرے علم نے مجھے بتا دیا ہے کہ تم معزز لوگ ہو"۔ اس بوڑھے پجاری نے کہا۔

"شکریہ بڑے پجاری۔ ہم تو صرف یہاں سیر کرنے آئے ہیں۔ ہم یہ مندر دیکھنا چاہتے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں۔ ہاں ضرور دیکھو۔ اب تمہیں کوئی کچھ نہ کہے گا"۔ بڑے پجاری نے کہا تو چھن چھنگو نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر اس بڑے کمرے سے نکل کر وہ تینوں مندر میں گھومتے پھرتے رہے اور پھر وہ اس کمرے میں پہنچ گئے۔ جہاں ایک بہت بڑا سیاہ رنگ کا بت موجود تھا جس کی آنکھ میں ہیرا چمک رہا تھا۔ کمرے میں پجاری بھی موجود تھے اور دوسرے لوگ بھی۔

" سب باہر چلے جاؤ۔ تمہارے دیوتا کا حکم ہے"۔ اچانک چھن چھنگو نے کہا۔

" کیوں، ہم باہر کیوں جائیں۔ تم کون ہو"۔ ایک پجاری نے آگے بڑھ کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" جا کر بڑے پجاری سے پوچھو۔ جاؤ"۔ چھن چھنگو نے بڑے رعب دار لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر کے ایک بار پھر بڑے پجاری کے ذہن کو قابو میں کرنا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے آنکھیں کھول دیں اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

" سنو، ہم نے ہیرا حاصل کر کے فوراً ہی یہاں سے نکل جانا ہے اس لئے جیسے ہی میں ہیرا حاصل کروں تم نے میرے بازو پکڑ کر آنکھیں بند کر لینی ہیں"۔ چھن چھنگو نے آہستہ سے کہا اور شاملی اور پنگو بندر نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ تھوڑی دیر بعد وہی پجاری اندر داخل ہوا۔

" بڑے پجاری کا حکم ہے کہ مہمانوں کی بات مانی جائے۔ اس لئے سب باہر چلے جائیں"۔ اس پجاری

نے کہا تو سب لوگ عجیب سی نظروں سے ان بیلوں کو دیکھتے ہوئے اس بڑے کمرے سے باہر نکل گئے۔ چھن چھنگو نے آگے بڑھ کر دروازہ اندر سے بند کیا اور پھر اس نے جیب سے خنجر نکالا اور تیزی سے اس نے اس بت کی اکلوتی آنکھ میں موجود ہیرے کو کھرچنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہیرا نکال چکا تھا۔

" اب چلو"۔ چھن چھنگو نے خنجر اور ہیرا جیب میں ڈالتے ہوئے کہا تو شالی اور پنگو بندر نے اس کے بازو پکڑے اور پھر آنکھیں بند کر لیں۔

" ہم نے دنیا کے سب سے بڑے کالے سمندر کے کنارے پر پہنچنا ہے"۔ چھن چھنگو نے بھی آنکھیں بند کرکے دل میں کہا تو اس کے جسم کو جھٹکے لگنے شروع ہوگئے۔ تھوڑی دیر بعد جب جھٹکے لگنے بند ہو گئے تو اس نے آنکھیں کھول دیں تو اس نے دیکھا کہ دور تک سمندر پھیلا ہوا تھا جس کا پانی سیاہ رنگ کا تھا۔ شالی اور پنگو بندر بھی اس کے ساتھ ہی تھے۔

" آنکھیں کھول دو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو ان دونوں نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ہاتھ چھوڑ

دیئے - چھن چھنگو نے جیب سے نیلا پر، عقاب کا سیاہ پر اور ہیرا نکالا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے پہلے نیلا پر سمندر میں ڈالا تو وہ تیرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے بعد اس نے عقاب کا سیاہ پر سمندر میں ڈالا تو وہ بھی تیرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ پھر اس نے وہ ہیرا سمندر میں ڈالا تو ہیرا پانی میں ڈوب گیا۔ تھوڑی دیر بعد پانی اچانک کسی فوارے کی طرح اچھلنے لگا اور پھر ایک سرخ رنگ کی بڑی سی مچھلی کا سر باہر آگیا۔

"کیا چاہتے ہو تم"۔ مچھلی کے منہ سے انسانی آواز نکلی۔

"ہم وہ مچھلی چاہتے ہیں جس میں جادوگرنی نے جادوئی چوہوں کی جان ڈال رکھی ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا تو مچھلی نے سر واپس سیاہ سمندر میں غائب کر لیا اور پانی ایک بار پھر پرسکون ہو گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد مچھلی کا سر دوبارہ سمندر سے باہر آیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے پانی کا فوارہ سا نکل کر ساحل پر گرا تو دوسرے لمحے چھن چھنگو، شاملی اور پنگلو بندر یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ساحل پر

ایک سرخ رنگ کی چھوٹی سی مچھلی تڑپ رہی تھی۔ چھن چھنگلو نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس مچھلی کو پکڑا اور پھر جیب سے خنجر نکال کر اس نے اس کا پیٹ چاک کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی مچھلی کا پھڑکنا بند ہو گیا تو چھن چھنگلو نے مچھلی کو صاف کر کے اسے اپنی جیب میں ڈال لیا۔

" اب دوبارہ میرے ہاتھ پکڑ لو اور آنکھیں بند کر لو"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو شاملی اور پنگلو بندر نے اس کی ہدایت پر عمل کیا اور چھن چھنگلو نے بھی آنکھیں بند کر لیں۔

" ہم نے اس جنگل میں پہنچنا ہے جہاں سیاہ جنگلی بلا موجود ہے جس کی ایک آنکھ نیلی اور ایک سرخ ہے"۔ چھن چھنگلو نے دل ہی دل میں کہا تو اس کے جسم کو زور زور سے جھٹکے لگنے شروع ہو گئے اور پھر جب جھٹکے لگنے بند ہوئے تو چھن چھنگلو نے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی اس نے دیکھا کہ وہ ایک انتہائی گھنے جنگل میں موجود ہے۔ شاملی اور پنگلو بندر بھی اس کے ساتھ تھے۔

"آنکھیں کھول دو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو دونوں نے نہ صرف آنکھیں کھول دیں بلکہ ہاتھ بھی چھوڑ کر علیحدہ ہو گئے۔

"بڑا گھنا جنگل ہے"۔ شاملی نے کہا۔

"ہاں، اب اس جنگلی بلے کو پکڑنا ہے۔ نجانے وہ کہاں ہو گا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"لیکن اسے پکڑیں گے کیسے۔ وہ جنگلی بلا ہے کوئی گھریلو یا پالتو بلا تو نہیں ہے کہ آسانی سے پکڑا جائے گا"۔ شاملی نے کہا۔

"میں بتاتا ہوں کہ وہ کیسے پکڑا جائے گا"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"ہاں تم بتاؤ، تم یقیناً جانتے ہو گے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"اس بلے کو پکڑنے کے لئے ہمیں پھندا تیار کرنا پڑے گا اور پھر اس پھندے میں یہ مچھلی جو سمندر سے نکلی ہے باندھ دینا۔ اس کی خوشبو اسے ضرور کھینچ لائے گی اور پھر وہ اس مچھلی کو کھانے کے لئے جیسے ہی آگے بڑھے گا پھندے میں پھنس جائے گا"۔ پنگو

بندر نے کہا۔

"نہیں مچھلی نہیں کوئی اور چیز۔ کیونکہ میں مچھلی کو ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی اور جانور آ کر مچھلی کھا جائے اور ہماری ساری محنت ضائع چلی جائے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ویسے یہ جنگل میں رہنے والا بلا سمندر کی مچھلی تو شوق سے نہیں کھاتا ہوگا۔ میرا خیال ہے کسی خرگوش کو ذبح کرکے اس کا گوشت اس پھندے میں لگا دیں"۔ شاطی نے کہا۔

"لیکن پھندا بنانا تو مجھے آتا نہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"وہ میں بنا لوں گا۔ آؤ کوئی مضبوط سی بیل توڑ لیتے ہیں"۔ پنگو بندر نے کہا اور پھر انہوں نے گھوم پھر کر ایک مضبوط بیل کا انتخاب کیا اور پھر چھن چھنگو نے خنجر کی مدد سے اس بیل کا کافی بڑا سا ٹکڑا کاٹ لیا اور پھر پنگو بندر کے بتانے پر چھن چھنگو اور شاطی نے مل کر ایک پھندا تیار کیا اور اسے ایک درخت کی جڑ میں اس طرح لگا دیا کہ جنگلی بلا لازمی

اس میں پھنس جائے۔

"اب خرگوش کا کیسے شکار کریں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"تم یہیں ٹھہرو۔ میں جا کر خرگوش کو پکڑ لاتا ہوں۔ یہ کام میں آسانی سے کر لوں گا"۔ پنگو بندر نے کہا اور دوڑتا ہوا جھاڑیوں میں غائب ہو گیا اور پھر کافی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے دونوں ہاتھوں میں ایک خرگوش پکڑا ہوا تھا۔ چھن چھنگو نے خنجر نکال کر اس خرگوش کو ذبح کیا اور پھر اس کی کھال اتار کر اس نے ایک طرف پھینکی اور اس کا گوشت اس پھندے میں اس طرح باندھ دیا کہ جیسے ہی جنگلی بلا اس کو منہ مارے وہ پھندے میں پھنس جائے۔ اس کے بعد وہ تینوں اس درخت پر چڑھ کر پتوں میں چھپ کر بیٹھ گئے۔

"اللہ کرے وہی جنگلی بلا ہی آئے کوئی دوسرا نہ آ جائے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور شالی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اچانک ایک بڑا سا

جنگلی بلا دوڑتا ہوا وہاں آیا اور اس نے خرگوش کے گوشت کو منہ مارا تو وہ پھندے میں پھنس کر پھڑکنے لگا۔ چھن چھنگو اور شاملی یہ دیکھ کر بے حد خوش ہوئے کہ یہ وہی جنگلی بلا تھا جس کی ایک آنکھ نیلی اور دوسری سرخ تھی۔ پھر وہ تینوں نیچے اتر آئے۔

" اب تم اس پھندے سے رہا نہیں ہو سکتے"۔ چھن چھنگو نے بلے سے کہا۔

" تم کون ہو اور کیوں مجھے پھندے میں پھنسایا ہے تم نے"۔ اس جنگلی بلے نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن وہ انسانی آواز میں بول رہا تھا۔

" تم انسانی آواز میں بول لیتے ہو۔ کیسے"۔ چھن چھنگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں، مجھے یہ طاقت ملی ہوئی ہے"۔ جنگلی بلے نے جواب دیا۔

" میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں شاملی اور پنگلو بندر۔ ہم نے ایک ظالم جادوگرنی کا خاتمہ کرنا ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جادوگرنی اور اس کے ظالم جادوئی چوہوں

کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

" وہ مچھلی کہاں ہے"۔ جنگلی بلے نے کہا۔

" میری جیب میں ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" وہ مجھے کھلاؤ جلدی"۔ جنگلی بلے نے کہا تو چھن چھنگو نے جیب سے وہ چھوٹی سی سرخ رنگ کی مچھلی نکالی اور اسے جنگلی بلے کے منہ کے قریب لے گیا تو جنگلی بلے نے منہ کھول دیا اور چھن چھنگو نے مچھلی اس کے منہ میں ڈال دی تو جنگلی بلے نے جلدی سے اسے ہڑپ کر لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے جسم سے نیلے رنگ کا دھواں سا نکلنے لگ گیا۔

" یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ کیسا دھواں ہے"۔ چھن چھنگو نے حیران ہو کر کہا۔

" جادوئی چوہوں پر جو جادو کیا گیا ہے وہ غائب ہو رہا ہے"۔ جنگلی بلے نے جواب دیا اور پھر کچھ دیر بعد ہی دھواں نکلنا بند ہو گیا۔

" اب مجھے پھندے سے رہائی دلاؤ اور اس جادوگرنی کے مکان میں لے چلو۔ لیکن ایک بات سن لو کہ میں جادوئی چوہوں کو کھا جاؤں گا۔ اس طرح وہ ہلاک

ہو جائیں گے لیکن اس جادوگرنی کو ہلاک کرنے کے لئے تمہیں ایک اور شرط پوری کرنا ہوگی"۔ جنگلی بلے نے کہا۔

"وہ کیا"۔ چھن چھنگلو نے چونک کر کہا۔

"جب میں جادوئی چوہے کھاؤں گا تو یہ جادوگرنی فوراً دوسرے جادوئی چوہوں کو وجود میں لے آئے گی لیکن تم نے گھبرانا نہیں بلکہ ان چوہوں کو دوڑ کر اس کمرے سے باہر نکلنے نہ دینا۔ میں انہیں بھی کھا جاؤں گا تو جادوگرنی تنگ آ کر خود اس کمرے میں آ جائے گی تاکہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں ہلاک کر سکے لیکن تم نے اس کے جادو سے بچنے کے لئے پہلے سے منصوبہ بندی کر لینی ہے۔ یہاں اس جنگل میں ایک جھاڑی ہے جس کو سارون کہا جاتا ہے۔ اس پر جو پھل لگتے ہیں ان میں سے ایسی خوشبو نکلتی رہتی ہے کہ اس خوشبو والے پر کسی قسم کا جادو اثر نہیں کرتا۔ تم یہ پھل توڑ کر انہیں کسی بیل میں باندھ کر اپنے گلے میں ڈال لینا اور میرے گلے میں بھی ڈال دینا۔ اس طرح جادوگرنی کا جادو ہم پر اثر نہیں کرے

گا۔ اس کے بعد جادوگرنی نے ایک چھوٹی سی تلوار نکالنی ہے۔ وہ تلوار چلانے کی بے حد ماہر ہے اور یہ بھی سن لو کہ چونکہ یہ تلوار جادو کی نہیں ہے اس لئے تم نے ہر صورت میں اس سے یہ تلوار چھیننی ہے لیکن یہ سن لو کہ اگر یہ تلوار تم میں سے کسی کو لگ گئی تو جیسے ہی تلوار لگے گی وہ فوراً ہلاک ہو جائے گا۔ اس لئے تم نے اس تلوار کی ضرب سے بچنا ہے اور جادوگرنی سے تلوار بھی چھیننی ہے اور پھر اسی تلوار سے تم نے اس جادوگرنی کو ہلاک کرنا ہے"۔ جنگلی بلے نے کہا۔

" لیکن تم کیسے بچو گے اس تلوار سے"۔ چھن چھنگو نے پوچھا۔

" میری فکر مت کرو"۔ جنگلی بلے نے کہا تو چھن چھنگو نے اس کی گردن پھندے سے نکالی لیکن اس نے اس کی ٹانگ پکڑے رکھی۔

" شاملی اور پنگلو تم دونوں میرے بازو پکڑ لو اور آنکھیں بند کر لو اور جنگلی بلے تم بھی آنکھیں بند کر لو اور جب تک میں نہ کہوں تم نے آنکھیں نہیں

کھولنی"۔ چھن چھنگو نے کہا تو سب نے اس کی ہدایت پر عمل کیا۔

"ہمیں اس ظالم جادوگرنی کے مکان کے سامنے پہنچا دو"۔ چھن چھنگو نے دل ہی دل میں کہا تو اس کے جسم کو جھٹکے لگنے شروع ہو گئے۔ چند لمحوں بعد جب یہ جھٹکے لگنے بند ہو گئے تو چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں تو اس نے دیکھا کہ وہ اس جادوگرنی کے اس مکان کے سامنے موجود تھا جہاں سے وہ بے ہوش شاملی کو اٹھا کر باہر لائے تھے۔

" آنکھیں کھول دو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو سب نے آنکھیں کھول دیں اور پھر شاملی اور پنگو بندر نے ہاتھ چھوڑ دیئے ۔

" اب تم اندر جاؤ اور ان جادوئی چوہوں کو کھا جاؤ"۔ چھن چھنگو نے جنگلی بلے سے کہا۔

" تم میرے پیچھے پیچھے آؤ اور فکر نہ کرو۔ چونکہ میں نے وہ مچھلی کھائی ہوئی ہے اس لئے میں جیسے ہی مکان میں داخل ہوں گا سوائے اس جادوگرنی اور ان جادوئی چوہوں کے باقی سب بے ہوش ہو جائیں گے۔ آؤ"۔

جنگلی بلے نے کہا تو چھن چھنگو نے اس کی ٹانگ چھوڑ دی اور جنگلی بلا تیزی سے آگے بڑھا اور مکان کے کھلے دروازے سے اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے چھن چھنگو، شاملی اور پنگو بندر بھی اندر داخل ہوئے۔ وہاں واقعی جگہ جگہ تلوار بردار ملازم بے ہوش پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ پھر وہ ایک کمرے میں پہنچے تو چھن چھنگو چونک پڑا۔

" اوہ، اس میں وہ سیڑھیوں والا دروازہ ہے جہاں شاملی بے ہوش پڑی ہوئی ملی تھی اور جادوئی چوہے بھی وہاں موجود تھے۔ آؤ"۔ چھن چھنگو نے کہا اور تیزی سے اس اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو دوسری طرف سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں اور یہ واقعی وہی کمرہ تھا اور نیچے کمرے میں چار جادوئی چوہے بھی موجود تھے جن کی تیز نظریں ان پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ وہ سب تیزی سے نیچے اترے تو جادوئی چوہے یکلخت ان پر جھپٹ پڑے لیکن دوسرے لمحے جنگلی بلے نے چھلانگ لگائی اور ایک چوہا اس نے پکڑ لیا۔ چوہے کے منہ سے چیں چیں کی تیز آوازیں

نکلیں لیکن جنگلی بلے نے اپنا بڑا سا منہ کھولا اور پورا چوہا اندر ڈال کر منہ بند کر لیا اور پھر تو وہاں تماشہ شروع ہو گا۔ چوہے شاید یہ سوچ کر اس جنگلی بلے پر حملے کر رہے تھے کہ وہ جادوئی چوہے ہیں اس لئے وہ اسے مار گرائیں گے لیکن انہیں معلوم نہ تھا کہ جنگلی بلے نے تو مچھلی کھائی ہوئی ہے اور اس کے جسم سے نیلا دھواں نکلتا رہا تھا جس کا مطلب تھا کہ اب چوہوں پر موجود جادوگرنی کا جادو ختم ہو چکا ہے۔ چھن چھنگو، شاملی اور پنگلو بندر ایک طرف کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھے اور جنگلی بلا ایک ایک کرکے ان چوہوں کو کھائے چلا جا رہا تھا اور وہ جادوئی چوہے جنہوں نے پورے شہر کے لوگوں کی ناکیں کاٹ دی تھیں اور ان کے جسموں سے خون پی لیا تھا اس جنگلی بلے کے سامنے کمزور پڑے ہوئے تھے اور پھر ایک ایک کرکے جنگلی بلا سب چوہے کھا گیا لیکن جیسے ہی اس نے آخری چوہا کھایا۔ اچانک وہاں چار اور بڑے بڑے سفید رنگ کے چوہے نظر آنے لگ گئے جو پہلے چوہوں سے زیادہ طاقتور تھے اور پھر ان سب

نے مل کر جنگی بلے پر حملہ کر دیا لیکن جنگی بلے نے
اپنی انتہائی پھرتی سے ایک ایک کرکے ان چاروں کو
بھی کھا لیا تو اچانک دروازہ کھلا اور بوڑھی جادوگرنی
ہاتھ میں ایک چھوٹی سی تلوار اٹھائے سیڑھیوں پر
کھڑی نظر آئی۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور
چہرہ غصے کی شدت سے بری طرح بگڑا ہوا تھا۔

" تم، تم پھر آگئے۔ تم نے میرے جادوئی چوہوں
کو کیسے ہلاک کر دیا ہے جبکہ ان کی جان تو اس مچھلی
میں تھی جو بڑے سمندر میں کروڑوں اربوں مچھلیوں
کے ساتھ موجود ہے"۔ اس بوڑھی جادوگرنی نے چیختے
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ساتھ وہ تلوار لہراتی ہوئی
سیڑھیاں اترتی چلی آ رہی تھی۔

" تم ظالم ہو۔ تم نے اپنے جادوئی چوہوں کے
ذریعے ہزاروں لوگوں کے ناک کاٹ دیئے ۔ تم نے
بے شمار عورتوں اور مردوں کا خون اپنے ان جادوئی
چوہوں کو پلوا کر انہیں ہلاک کر دیا۔ اس لئے تمہاری
موت اب لازمی ہو چکی ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" یہ تو وہی لڑکی ہے جسے جادوئی چوہے کھا گئے

تھے۔ پھر یہ زندہ کیسے نظر آ رہی ہے"۔ جادوگرنی نے آخری سیڑھی پر پہنچ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔ اسے جادوئی چوہوں نے نہیں کھایا تھا بلکہ میں اور پنگو بندر اسے یہاں سے نکال کر لے گئے تھے اور پھر ہم نے شام ہونے سے پہلے کھاجا بندر سے اس کے منہ پر پھونک مروا کر اسے ہوش دلا دیا تھا۔ اس طرح یہ بچ گئی تھی"۔ چھن چھنگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ، لیکن اب تم بچ کر نہ جا سکو گے"۔ ظالم جادوگرنی نے کہا اور تیزی سے اچھل کر نیچے فرش پر پہنچی۔ اسی لمحے جنگلی بلے نے اچانک اچھل کر اس پر حملہ کر دیا۔ اس نے جادوگرنی کے ہاتھ پر پنجہ مارا تھا تاکہ جادوگرنی کے ہاتھ سے تلوار گر پڑے لیکن چونکہ وہ آٹھ چوہے کھا چکا تھا اس لئے اب اس کا پیٹ بھاری ہو رہا تھا اور اس وجہ سے وہ پوری تیزی سے نہ اچھل سکا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جادوگرنی نے انتہائی مہارت سے تلوار والا ہاتھ گھمایا اور دوسرے لمحے جنگلی بلے کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ فرش پر گر

کر تڑپنے لگا۔ تلوار کے ایک ہی وار نے اس کی گردن
اڑا دی تھی لیکن اس سے پہلے کہ جادوگرنی سنبھلتی
اچانک پنگلو بندر نے چھلانگ لگائی اور اس کے ساتھ
ہی اس نے جادوگرنی کے منہ پر اپنا پنجہ مارا اور
اچھل کر سیڑھیوں پر جا گرا۔ جادوگرنی نے چیختے ہوئے
دوسرا ہاتھ اپنے منہ پر رکھا ہی تھا کہ شاملی نے حملہ
کر دیا اور اس کا بازو تیزی سے گھوما لیکن جادوگرنی
بوڑھی ہونے کے باوجود بے حد پھرتیلی تھی۔ اس نے
تلوار والا بازو گھما دیا اور اس بار شاملی تلوار کے وار
سے بال بال بچی لیکن اسی لمحے پنگلو بندر نے جادوگرنی
کی ٹانگ پر زور سے پنجہ مارا تو جادوگرنی چیختی ہوئی
اچھل کر نیچے گری اور تلوار اس کے ہاتھ سے نکل کر
دور جا گری جسے بجلی کی سی تیزی سے چھن چھنگو نے
اٹھا لیا۔

" اب بولو۔ اب تم بچ کر کہاں جاؤ گی"۔ چھن
چھنگو نے تلوار لہرا کر آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" مجھے مت مارو۔ میں تمہیں دولت دے دیتی ہوں
جتنی تم کہو۔ مجھے مت مارو"۔ جادوگرنی نے ہاتھ جوڑ کر

چیختے ہوئے کہا۔

" میں نے دولت کیا کرنی ہے۔ میں تو ظالموں کا خاتمہ کرنے کا کام کرتا ہوں اور تم ظالم ہو۔ اس لئے تمہیں ہلاک ہونا ہوگا"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جادوگرنی سنبھلتی۔ چھن چھنگو کا تلوار والا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے بوڑھی جادوگرنی کی گردن اس طرح کٹ گئی جیسے قینچی سے دھاگہ کٹ جاتا ہے اور وہ کافی دیر تک فرش پر پڑی ایڑیاں رگڑتی رہی۔ پھر ایک جھٹکے سے اس کا خاتمہ ہو گیا۔

" میرا نام جادوئی چوہوں والی جادوگرنی تھا۔ چھن چھنگو نے میرے جادوئی چوہوں کو بھی ہلاک کر دیا اور مجھے بھی"۔ ایک روتی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

" آؤ اب چلیں۔ اب چوہوں سمیت اس جادوگرنی کا خاتمہ ہو گیا ہے"۔ چھن چھنگو نے تلوار ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا اور پھر وہ سیڑھیاں چڑھ کر دوسرے کمرے سے باہر آئے تو وہاں اب صرف تلواریں پڑی

ہوئی تھیں اور ملازم سب غائب ہو چکے تھے اور مکان
خالی پڑا ہوا تھا۔ وہ تینوں اس مکان سے باہر آ گئے
اور پھر چھن چھنگو نے چوک پر پہنچ کر لوگوں کو زور
زور سے آوازیں دینا شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد
نکٹے لوگ گھروں سے نکل کر اس کے گرد اکٹھے ہونے
لگ گئے۔

"کون ہو تم اور کیوں سب کو بلا رہے ہو"۔ ان
لوگوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں
شاملی اور پنگلو بندر۔ تمہارے لئے خوشخبری ہے کہ ہم
نے اس ظالم جادوگرنی اور اس کے جادوئی چوہوں کا
خاتمہ کر دیا ہے اور تم سب کو اس ظالم جادوگرنی کے
ظلم سے ہمیشہ کے لئے نجات دلا دی ہے۔ تم جا کر
اس کے مکان میں اس کی لاش دیکھ لو"۔ چھن چھنگو
نے کہا تو لوگ اس جادوگرنی کے مکان کی طرف دوڑ
پڑے۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئے تو انہوں نے
اس ظالم جادوگرنی کی لاش اٹھا رکھی تھی اور پھر لاش
انہوں نے چوک میں رکھ دی۔ یہ خبر انتہائی تیزی سے

پورے شہر میں پھیل گئی اور پھر تو وہاں پورے شہر کے لوگ اکٹھے ہونا شروع ہوگئے۔ وہ سب خوشی سے ناچ رہے تھے اور چھن چھنگلو، نالی اور پنگو بندر کی تعریفیں کر رہے تھے۔

"اس جادوگرنی کی لاش کو جلا کر راکھ کر دو"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو لوگوں نے خشک جھاڑیوں کا ڈھیر اس لاش کے اوپر ڈالا اور پھر اسے آگ لگا دی۔ تھوڑی دیر بعد جادوگرنی کی لاش جل کر راکھ ہو گئی۔

"تم ہمارے محسن ہو چھن چھنگلو۔ ہم تمہارا یہ احسان کبھی نہ بھولیں گے"۔ سب لوگوں نے کہا۔

"نہیں، میں نے ظالم کا خاتمہ کیا ہے۔ کسی پر احسان نہیں کیا اور یہ سن لو کہ جو دوسروں پر ظلم کرتا ہے اس کا یہی انجام ہوتا ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور سب نے اس کی بات کی تائید کر دی اور چھن چھنگلو سرائے کی طرف چل پڑا تاکہ اب کچھ دن آرام کر سکے۔ وہ خوش تھا کہ اس نے ایک ظالم کا خاتمہ کر دیا ہے۔

ختم شد

راحیل
Arshad
چھن چھنگلو
اور کالی ماتا جادوگرنی

راحیل
Arshad
چھن چھنگلو
اور کالی ماتا جادوگرنی
Zahoor

پیارے بچّوں کیلئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

چھن چھنگلو اور کالی ماتا جادوگرنی

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز ناشران پاک گیٹ ملتان

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob: 0300-9401919

چھن چھنگو ملک ساسان کی ایک سرائے کے کمرے میں بستر پر گہری نیند سویا ہوا تھا جبکہ پنگو بندر تھوڑی دیر پہلے باہر گیا تھا کہ اچانک کمرے کا دروازہ آہستہ سے کھلا اور ایک بوڑھی عورت اندر داخل ہوئی۔ اس عورت کے بال اس کے پیروں تک لمبے تھے ۔ جبکہ ان کا رنگ برف سے بھی زیادہ سفید تھا اور اس بوڑھی عورت کی آنکھیں گہری سرخ تھیں۔ انہیں دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اس کی آنکھوں سے خون ٹپک رہا ہو۔ وہ آہستہ آہستہ دبے قدموں چلتی ہوئی آگے بڑھی اور پھر چھن چھنگو کے بستر کے قریب آ کر رک گئی۔ اس نے اپنے لمبے

بالوں میں سے چند بال جھٹکا دے کر توڑے اور پھر انہیں رسی کی طرح بل دینا شروع کر دیا۔ جب وہ خوب بل کھا کر رسی کی شکل اختیار کر گئے تو اس نے اس بالوں کی رسی کے ایک سرے پر منہ میں کچھ پڑھ کر پھونک ماری تو بالوں کی رسی کا سرا جل اٹھا اور اس میں سے نیلے رنگ کی آگ نکلنے لگی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے بالوں کی وہ رسی جل کر راکھ ہو گئی اور وہ راکھ چھن چھنگو کے جسم پر گراتی چلی گئی۔ وہ بوڑھی عورت کافی دیر تک وہاں کھڑی رہی حتیٰ کہ سوئے ہوئے چھن چھنگو کے جسم پر گرنے والی راکھ خودبخود اس کے جسم کے اندر جذب ہو کر غائب ہو گئی تو اس بوڑھی عورت نے اپنے بالوں کی ایک اور لٹ جھٹکا دے کر توڑی اور پھر ان بالوں کو اس نے سوئے ہوئے چھن چھنگو کی ناک کے قریب لے جا کر اس کے لٹ کے دونوں سرے اس کے دونوں نتھنوں میں ڈالے اور اور اس نے جھک کر زور سے پھونک ماری۔ دوسرے لمحے بال تیزی سے کھسکتے ہوئے ایک نتھنے سے اندر چلے گئے اور پھر چند ہی

لمحوں بعد وہ دوسرے نتھنے سے اس طرح نکل آئے
جیسے کوئی انہیں اندر سے باہر دھکیل رہا ہو اور اس
کے ساتھ ہی اس لٹ میں سے زرد رنگ کا شعلہ نکلا
اور پلک جھپکنے میں بالوں کی یہ لٹ بھی راکھ بن گئی
اور چند لمحوں بعد ہی یہ راکھ بھی چمن چھنگو کے جسم
میں جذب ہو کر غائب ہو گئی۔

"ہاہ ہا۔ ہا۔ اب میں دیکھوں گی کہ چمن چھنگو
کیسے ظالموں کا خاتمہ کرتا ہے۔ اب اس کا اپنا خاتمہ
ہوگا"۔ اس بوڑھی عورت نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا
اور پھر تیزی سے مڑی اور کمرے سے باہر نکل گئی
جبکہ چمن چھنگو ویسے ہی سوتا رہ گیا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور شاملی
اور پنگو بندر دونوں اندر داخل ہوئے ۔

"اتنا دن چڑھ آیا ہے چمن چھنگو کیوں نہیں اٹھ
رہا"۔ شاملی نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے چمن
چھنگو کو آوازیں دینا شروع کر دیں لیکن جب چمن
چھنگو نے کوئی جواب نہ دیا اور نہ ہی آنکھیں کھولیں
تو شاملی نے اسے پکڑ کر جھنجھوڑنا شروع کر دیا۔ لیکن

بے سود۔ کافی دیر تک کوشش کے باوجود جب چھن
چھنگو نہ جاگا تو شالی اور پنگو بندر بے حد پریشان ہو
گئے۔

"یہ کیا ہو گیا ہے چھن چھنگو کو"۔ پنگو بندر نے
انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"میں سامری کے بھونپو سے پوچھتی ہوں"۔ شالی
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ہاتھ اٹھا
کر ہوا میں لہرایا اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر اس
نے ہاتھ کو زور سے زمین کی طرف جھٹکا تو زمین پھٹی
اور ایک بندر باہر آگیا جس کا منہ کسی بھونپو کی
طرح کا تھا۔

"کیا حکم ہے آقا۔ میں سامری کا بھونپو ہوں"۔
اس بندر کے بھونپو نما منہ سے آواز نکلی۔

"سامری کے بھونپو۔ مجھے بتاؤ کہ چھن چھنگو کو کیا
ہوا ہے۔ یہ کیوں نہیں جاگ رہا"۔ شالی نے کہا۔

"حاتم جادوگر کی بیٹی۔ چھن چھنگو پر کالی ماتا
جادوگرنی نے جادو کر دیا ہے۔ اب چھن چھنگو جاگ
نہیں سکتا اور اسی طرح نیند میں پڑے پڑے ہلاک ہو

جائے گا"۔ سامری کے بھونپو نے کہا تو شاملی اور چنگو
بندر دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔
"کالی ماتا جادوگرنی۔ کون ہے اور اس نے کب ایسا
کیا ہے"۔ شاملی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"حاتم جادوگر کی بیٹی۔ کالی ماتا جادوگرنی بے حد
ظالم جادوگرنی ہے اور ملک ساسان کے لوگ اس کے
ظلم سے بے حد تنگ ہیں۔ اسے اپنے جادو سے معلوم
ہوا ہے کہ ملک ساسان کے لوگ کالی ماتا جادوگرنی
کے خلاف آج چھن چھنگو کے پاس فریاد لے کر آ
رہے ہیں اور چھن چھنگو اپنی مخصوص صلاحیتوں کی بنا
پر کالی ماتا جادوگرنی کا خاتمہ کر دے گا تو اس نے
پہلے ہی یہاں آ کر سوئے ہوئے چھن چھنگو پر اپنے
طاقتور جادو کا عمل کر دیا تاکہ چھن چھنگو اس کے
خلاف کوئی کارروائی نہ کر سکے اور اسی طرح سوئے
سوئے ہلاک ہو جائے"۔ سامری کے بھونپو نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔
"یہ کیسے ٹھیک ہوگا۔ جلدی بتاؤ"۔ شاملی نے
پوچھا۔

"اس سرائے کے پیچھے ویران علاقے میں ایک اندھا کنواں ہے جس کی تہہ میں ایک خوفناک سانپ رہتا ہے اس سانپ کو اگر ہلاک کرکے اس کے منہ میں موجود منکا نکال کر اس میں بھرا ہوا پانی چھن چھنگو پر ڈالا جائے تو چھن چھنگو ٹھیک ہو جائے گا"۔ بھونپو نے کہا۔

"کیا اس سانپ کو جادو کے زور سے ہلاک کیا جا سکتا ہے"۔ شالی نے پوچھا۔

"اسے جادو کے زور سے کنوئیں سے باہر نکالا جا سکتا ہے لیکن اسے ہلاک جادو کے زور سے نہیں کیا جا سکتا اور یہ بھی بتا دوں کہ اسے کوئی انسان ہلاک نہیں کر سکتا البتہ چنگو بندر اس سے لڑ کر اسے ہلاک کر سکتا ہے اور اب میں اور کچھ نہیں بتا سکتا۔ اس لئے میں جا رہا ہوں"۔ بھونپو نے کہا اور واپس زمین میں غائب ہو گیا۔

"شالی تم اپنے جادو کے زور سے اس سانپ کو کنوئیں سے باہر نکالو۔ میں اسے ہلاک کر دوں گا"۔ چنگو بندر نے کہا۔

"کیا تم اسے ہلاک کر سکو گے پنکو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں ہلاک کر دے"۔ شامی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تم فکر مت کرو شامی۔ ایسا نہیں ہوگا"۔ پنکو بندر نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آؤ"۔ شامی نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گئی۔ پنکو بندر بھی اس کے پیچھے تھا۔ وہ دونوں اس سرائے سے نکل کر اس کے عقب میں پہنچ گئے۔ وہاں واقعی ویران علاقہ تھا اور اس ویران علاقے میں جلد ہی انہوں نے ایک پرانا اندھا کنواں تلاش کر لیا۔ کنواں بے حد گہرا تھا اور ویران تھا۔ اس لئے اسے اندھا کنواں کہا جاتا تھا۔ شامی اس کنوئیں کے قریب زمین پر بیٹھ گئی اور اس نے زور زور سے اپنے دونوں ہاتھ اپنے سامنے زمین پر مارنے شروع کر دیئے اور وہ ساتھ ساتھ جادو کا منتر بھی پڑھ رہی تھی۔ اچانک کنوئیں کی تہہ سے سانپ کی خوفناک پھنکار سنائی دینے لگی۔ یہ پھنکار اس قدر خوفناک تھی کہ شامی کا جسم خوف سے کانپنے لگ گیا۔

پنگو بندر کے جسم میں بھی خوف کی وجہ سے سردی
کی لہریں سی دوڑنے لگ گئیں۔
ڈرو نہیں شالی اور جادو کئے جاؤ۔ پنگو بندر نے
شالی کو خوف سے کانپتے دیکھ کر اسے حوصلہ دیتے
ہوئے کہا کیونکہ شالی بہرحال لڑکی تھی جبکہ پنگو بندر
چھن چھنگو کا ساتھی تھا اس لئے وہ شالی سے زیادہ
بہادر اور حوصلہ مند تھا۔ شالی اپنے دونوں ہاتھ
مسلسل زمین پر مارتی رہی اور منتر پڑھتی رہی۔ سانپ
کی خوفناک پھنکار آہستہ آہستہ کنوئیں کے دھانے کے
قریب آتی چلی جا رہی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک
انتہائی خوفناک سانپ اچھل کر کنوئیں سے باہر آ گیا۔
وہ کسی اژدہے سے کم نہیں تھا اور مکمل طور پر سیاہ
رنگ کا تھا۔ اس کا پھن بھی بے حد چوڑا تھا اور اس
کی دوشاخہ زبان تیزی سے باہر نکل رہی تھی۔ باہر
آتے ہی وہ تیزی سے شالی کی طرف بڑھا تاکہ اسے
کاٹ کر ہلاک کر دے کہ اچانک پنگو بندر نے اچھل
کر اس کی دم پکڑ لی اور دونوں پیروں سے بھاگتا ہوا
قریبی درخت کی طرف بڑھ گیا۔ وہ پوری قوت سے

اس اژدہے کو دم کی مدد سے گھسیٹتا ہوا لے جا رہا تھا۔ سانپ نے پلٹ کر اسے کاٹنے کی کوشش کی لیکن پنگو بندر میں تو جیسے بجلیاں بھر گئی تھیں۔ وہ اچھل کر ایک طرف مڑ جاتا اور اسے گھسیٹنا شروع کر دیا۔ شالی اب خاموش بیٹھی یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہی تھی۔ مسلسل جدوجہد اور کوشش کے بعد آخرکار پنگو بندر سانپ کو درخت کے قریب لے جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے اس کی دم کو درخت کے گرد بل دے دیا اور پھر اس سے پہلے کہ سانپ بل کھول کر اس پر دوبارہ حملہ کرتا۔ پنگو بندر نے پاس پڑے ہوئے ایک بڑے سے پتھر کو دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر پوری قوت سے سانپ کے سر پر مار دیا۔ سانپ کے منہ سے خوفناک پھنکار نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی دم درخت سے کھلی اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے جسم سے پنگو بندر کو جکڑ لیا۔ شالی کے منہ سے خوف کے مارے چیخیں نکلنے لگیں کیونکہ اب پنگو بندر بری طرح پھنس گیا تھا اور اب سانپ اسے انتہائی آسانی سے ہلاک کر سکتا تھا لیکن

پنگو بندر نے حوصلہ نہ ہارا۔ پتھر اس نے دونوں ہاتھوں میں دوبارہ پکڑا اور مسلسل سانپ کے سر پر مارنا شروع کر دیا۔ سانپ اپنے آپ کو بچانے اور پنگو بندر کو کاٹنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا جبکہ پنگو بندر اس کا سر پتھر سے کچل دینا چاہتا تھا۔ ایک بار تو شالی کو ایسے محسوس ہوا جیسے پنگو بندر کے ہاتھ ڈھیلے ہوتے جا رہے ہیں کیونکہ سانپ نے اپنی گرفت زیادہ مضبوط کر دی تھی۔ لیکن دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اس کے منہ سے خوشی کے مارے چیخ نکل گئی کہ پنگو بندر کے دونوں ہاتھوں میں موجود پتھر پوری قوت سے سانپ کے سر پر لگا اور سانپ نے اپنا پھن بے اختیار زمین پر ڈال دیا تو پنگو بندر نے انتہائی تیزی سے بار بار اس کے سر پر پتھر مارنا شروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے یکدم ایک منکا سانپ کے منہ سے نکل کر باہر آ گیا اور سانپ ہلاک ہو گیا۔ اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا اور پنگو بندر جلدی سے اس کے جسم کی جکڑ سے باہر آ گیا۔ شالی نے آگے بڑھ کر وہ منکا اٹھایا اور پھر بھاگتی ہوئی سرائے کی طرف بڑھنے لگی۔

پنکو بندر بھی خوشی سے اچھلتا ہوا اس کے پیچھے بھاگ
پڑا۔ جب وہ دونوں چھن چھنکو کے کمرے میں داخل
ہوئے تو چھن چھنکو ویسے ہی بستر پر سویا ہوا تھا۔
شالی نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مٹکے کو چھن چھنکو
کے جسم سے لگایا اور اسے زور سے دبا دیا۔ دبنے سے
مٹکے میں سے نیلے رنگ کے پانی کے چند قطرے چھن
چھنکو کے جسم پر گرے اور اس کے ساتھ ہی چھن
چھنکو نے آنکھیں کھول دیں تو شالی پیچھے ہٹ گئی۔
مٹکا اب سکڑ کر چنے کے برابر ہو گیا تھا۔ شالی نے
اسے ایک طرف پھینک دیا۔ اسی لمحے چھن چھنکو اٹھ
کر بیٹھ گیا۔ وہ اب حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا
تھا۔

"یہ مجھے کیا ہوا تھا۔ میں اتنی دیر تک سوتا رہا اور
تم دونوں مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو"۔ چھن
چھنکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو شالی نے اسے
شروع سے لے کر اب تک کی ساری بات بتا دی۔
"اوہ، پھر تو پنکو بندر میرے دوست نے بڑا
بہادرانہ کام کیا ہے۔ شاباش پنکو بندر اور شاباش

شالی"۔ چھن چھنگو نے ان دونوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو شالی خوش ہو گئی البتہ پنگو بندر خوشی سے بے اختیار اچھلنے کودنے اور ناچنے لگ گیا۔

چھن چھنگو بستر سے نیچے اترا اور پنگو بندر کے جسم پر پیار سے ہاتھ پھیرا اور پنگو بندر اور بھی زیادہ خوش ہو گیا۔

"یہ کالی ماتا جادوگرنی کہاں رہتی ہے شالی"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے پوچھنا پڑے گا لیکن اب تمہاری صلاحیتیں اس کے خلاف کام نہیں کر سکتیں لہذا اسے بھول جاؤ"۔ شالی نے کہا۔

"نہیں شالی۔ وہ ظالم ہے اور ظالموں کا خاتمہ میری زندگی کا مقصد ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں ظالم کو بھول جاؤں"۔ چھن چھنگو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہاری صلاحیتیں کام نہیں آئیں گی اور وہ ظالم جادوگرنی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ الٹا تمہیں کوئی بڑا نقصان پہنچا دے"۔ شالی نے کہا۔

"اگر میری صلاحیتیں کام نہیں دیں گی تو کیا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے عقل دی ہے۔ میں اس عقل سے کام لوں گا اور پھر تمہارا جادو اور پنگلو بندر کی دلیری اور حوصلہ مندی بھی تو میرے ساتھ ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"چھن چھنگو ٹھیک کہہ رہا ہے شاملی۔ ہمیں ہر حالت میں ظلم کے خلاف لڑنا ہے"۔ پنگلو بندر نے بھی چھن چھنگو کی حمایت کرتے ہوئے کہا تو شاملی نے بھی رضامندی ظاہر کر دی اور پھر شاملی نے منہ ہی منہ میں ایک منتر پڑھ کر پھونک ماری تو سرائے کے اس کمرے کی سامنے کی دیوار درمیان سے پھٹ گئی اور اس خلا میں سے ایک چھوٹے قد کی عورت باہر آ گئی۔

"طلسم ہوشربا کی بونی، مجھے بتاؤ کہ کالی ماتا جادوگرنی کہاں رہتی ہے اور اسے کیسے ہلاک کیا جا سکتا ہے"۔ شاملی نے کہا۔

"حاتم جادوگر کی بیٹی۔ طلسم ہوشربا کی بونی تمہیں بتاتی ہے کہ کالی ماتا جادوگرنی بہت طاقتور اور ظالم جادوگرنی ہے۔ تم اس کا مقابلہ نہ کر سکو گے"۔ اس

بونی عورت نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔
۔ نہیں، وہ ظالم ہے اور ہم ظالم کا مقابلہ ضرور کریں گے۔ تم بتاؤ کہ وہ کہاں ہے اور اسے کیسے ہلاک کیا جا سکتا ہے۔۔ شمالی نے کہا۔
۔ حاتم جادوگرنی کی بیٹی۔ کالی ماتا جادوگرنی کالے پہاڑوں کے درمیان بنے ہوئے اپنے بہت بڑے محل میں رہتی ہے اور سب سے پہلے تو تمہیں اس محل کے اندر سفید ستون کو توڑنا پڑے گا۔ اس سفید ستون کے ٹوٹتے ہی کالی ماتا جادوگرنی کے جادو کی آدھی طاقت غائب ہو جائے گی اور باقی آدھی طاقت غائب کرنے کے لئے تمہیں کالے بت کی آنکھ میں لگا ہوا کالا پتھر نکالنا ہوگا۔ یہ کالا پتھر حاصل کرکے تم اسے کالے سمندر میں ڈالو گے تو ایک کالے رنگ کی کشتی تمہارے پاس پہنچ جائے گی۔ یہ کالے رنگ کی کشتی تمہیں کالے جزیرے پر لے جائے گی جہاں ہر طرف خوفناک کالی دلدلیں ہیں جن میں کالے رنگ کے خوفناک سانپ رہتے ہیں۔ ان کا بادشاہ سانپ البتہ سفید رنگ کا ہے اور وہ اس قدر خوفناک ہے کہ اس

کی پھنکار سے جزیرے کی چٹانیں پانی بن کر بہہ جاتی ہیں۔ اس بادشاہ سانپ کو اگر تم کسی طرح راضی کر لو کہ وہ تمہاری مدد کرے تو وہ تمہیں ایک پرانے تالے کی چابی دے گا۔ تم اس چابی کو لے کر سرخ پہاڑوں کے درمیان ایک بند محل میں پہنچ جاؤ۔ اس محل پر لگا ہوا تالا اس چابی سے کھل سکتا ہے۔ جب یہ تالا کھل جائے گا تو اس محل کے اندر موجود دو بلائیں باری باری تمہارے مقابلے پر آئیں گی۔ اگر تم ان دونوں بلاؤں کو ہلاک کر دو تو پھر اس محل کے اندر بنے ہوئے سرخ رنگ کے پانی کے تالاب پر تم پہنچ جانا۔ اس تالاب کے درمیان ایک پھول موجود ہے جس کا رنگ بھی سرخ ہے۔ اس تالاب کا پانی بے حد زہریلا ہے۔ اگر اس کا ایک قطرہ بھی تمہارے جسم پر پڑ گیا تو تمہارا جسم پانی بن کر بہہ جائے گا۔ اگر تم یہ سرخ پھول حاصل کر لو تو پھر اس پھول کو لے جا کر تم کالی ماتا جادوگرنی کے محل میں رہنے والی کالے رنگ کی بلی کے سامنے ڈال دینا۔ بلی جیسے ہی اس پھول کو سونگھے گی وہ ہلاک ہو کر گر جائے گی تو

تم اس کی دونوں آنکھیں نکال لینا۔ ایک آنکھ تم اپنے
پاس رکھنا جبکہ دوسری آنکھ لے کر تم ان کالے
پہاڑوں میں جا کر سیاہ رنگ کے کتے کے سامنے ڈالو
گے۔ اس کتے کے دونوں کان کٹے ہوئے ہیں پھر
جیسے ہی یہ کتا اس بلی کی آنکھ کھائے گا تو فوراً مر
جائے گا۔ تم اس کتے کی دم کاٹ لینا۔ اس کتے کی
دم لے کر جب تم دوبارہ کالی ماتا جادوگرنی کے محل
میں جاؤ گے تو کالی ماتا جادوگرنی ان دنوں ایک بڑے
طاقتور جادو کو حاصل کرنے کے لئے ایک پہاڑی کی
غار میں موجود ہے خود بخود تمہارے مقابلے پر آ جائے
گی لیکن تم نے کتے کی اس دم کو اس کے سر پر مار
دینا ہے۔ کتے کی اس دم کے سر پر پڑتے ہی کالی ماتا
جادوگرنی کا باقی آدھا جادو بھی ختم ہو جائے گا۔ اور پھر
تم اسے اس طرح ہلاک کر سکو گے جس طرح عام
عورت کو ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ اس کی گردن کاٹ
دینا وہ مر جائے گی"۔ طلسم ہوشربا کی بونی نے تفصیل
بتائی اور پھر تیزی سے مڑ کر واپس دیوار میں غائب
ہو گئی۔

"یہ تو بہت مشکل کام ہے۔ بہت ہی مشکل"۔ شالی نے کہا۔

"جو کام بظاہر بہت مشکل نظر آتا ہے ہمت کرنے سے وہ آسان ہو جاتا ہے آؤ میرے ساتھ "۔ ہم نے جیلے کالے پہاڑوں پر جانا ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"لیکن اب تمہاری صلاحیتیں تو کام نہیں کر رہیں۔ اب تم کیسے جاؤ گے"۔ شالی نے کہا۔

"میرے پاس بڑے بابا کی انگوٹھی موجود ہے۔ میں اسے پہن لیتا ہوں۔ اس کی مدد سے ہم پلک جھپکنے میں جہاں چاہیں پہنچ سکتے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے سامان میں سے وہ انگوٹھی نکالی اور اسے انگلی میں پہن لیا۔

"میرے ہاتھ پکڑو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شالی اور چنگو بندر نے اس کے ہاتھ پکڑ لئے اور آنکھیں بند کر لیں۔

"انگوٹھی، ہمیں کالے پہاڑوں میں موجود کالی ماتا جادوگرنی کے کالے محل کے سامنے پہنچا دو"۔ چھن چھنگو نے بھی آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا تو اس کے

جسم کو جھٹکا لگا اور پھر اس کا جسم ساکت ہو گیا تو چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا کہ اب وہ سرائے کے کمرے کی بجائے انتہائی خوفناک کالے رنگ کے پہاڑوں کے درمیان بنے ہوئے کالے رنگ کے محل کے سامنے موجود تھا۔ شالی اور پنگو بندر بھی ساتھ تھے۔

"آنکھیں کھول دو۔ ہم پہنچ گئے ہیں"۔ چھن چھنگو نے شالی اور پنگو بندر سے کہا تو ان دونوں نے بھی آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے چھن چھنگو کے ہاتھ بھی چھوڑ دیئے۔

"اندر موجود ستون کو ہم کیسے توڑیں گے۔ کیا خالی ہاتھوں سے"۔ شالی نے کہا۔

"ہمیں پتھر استعمال کرنے پڑیں گے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"نہیں، عام سے پتھروں سے یہ ستون نہ ٹوٹ سکے گا اور اگر ستون نہ ٹوٹا تو ہم ہلاک ہو جائیں گے"۔ شالی نے جواب دیا۔

"تو پھر معلوم کرو کہ اس ستون کو کیسے توڑا جا

سکتا ہے"۔ چھن چھنکو نے کہا تو شالی نے آنکھیں بند کر کے ایک منتر پڑھا اور اس نے ہاتھ پر ہی پھونک ماری اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں۔ دوسرے لمحے اس کے ہاتھ پر ایک سرخ رنگ کا چھوٹا سا بونا بیٹھا نظر آنے لگا۔ اس بونے نے سرخ رنگ کی نوکدار ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔

"بادشاہ جادوگر کے درباری۔ مجھے بتاؤ کہ ہم اس محل کے اندر موجود سفید ستون کو کیسے توڑ سکتے ہیں"۔ شالی نے اس بونے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"حاتم جادوگر کی بیٹی کو بادشاہ جادوگر کا درباری بتاتا ہے کہ اس سفید ستون کو توڑنے کے لئے تمہیں بائیں ہاتھ پر موجود غار میں رہنے والے ایک خونخوار بھیڑیئے کو ہلاک کرنا ہوگا۔ اس بھیڑیئے کو ہلاک کر کے اس کا ایک دانت نکال لینا۔ پھر جیسے ہی تم اس بھیڑیئے کا دانت اس سفید ستون کے ساتھ لگاؤ گے سفید ستون خودبخود ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر جائے گا اور اب میں جا رہا ہوں"۔ اس بونے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ غائب ہو گیا۔

"وہ ادھر غار نظر آ رہی ہے"۔ پنگلو بندر نے دائیں طرف ایک بڑی سی غار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"آؤ"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر وہ تینوں اس غار کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"ہمارے پاس کوئی ہتھیار نہیں ہے۔ ہم اس خونخوار بھیڑیئے کو کیسے ہلاک کریں گے"۔ شالی نے کہا۔

"یہاں ایک بوٹی مجھے نظر آ رہی ہے جس کا پھل اگر ہم نچوڑیں تو اس میں سے جو پانی نکلے گا۔ اس پانی کو اگر ہم غار میں پھینک دیں تو غار میں موجود بھیڑیا بے ہوش ہو جائے گا اور ہم اسے آسانی سے ہلاک کر دیں گے"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

"کہاں ہے وہ بوٹی۔ دکھاؤ مجھے"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگلو بندر ایک طرف کو بڑھنے لگا۔ چھن چھنگو اور شالی بھی اس کے پیچھے چل پڑے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک جگہ پہنچے جہاں ایک جھاڑی پر سرخ رنگ کے بڑے بڑے پھل لگے ہوئے تھے۔

" یہ ہیں وہ پھل"۔ پنگو بندر نے کہا تو چھن چھنگو اور شاملی دونوں نے کافی سارے پھل توڑے اور پھر وہ پھل لے کر اس غار کی طرف بڑھ گئے۔ انہوں نے غار کے دہانے کے قریب پہنچ کر ایک ایک پھل کو دبایا تو پھل میں سے پانی دھار کی صورت میں نکلنے لگا۔

ان دونوں نے یہ پانی غار کے دہانے کے اندر پھینکنا شروع کر دیا۔ وہ پھل کو اس انداز میں دباتے کہ اس میں سے نکلنے والا پانی غار کے دہانے میں کسی فوارے کی طرح جا گرتا۔ جب تمام پھلوں کا پانی انہوں نے غار کے اندر پھینک دیا تو پنگو بندر دوڑتا ہوا غار کے اندر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ خوشی سے اچھلتا ہوا باہر آ گیا۔

" بہت بڑا اور خونخوار بھیڑیا ہے۔ وہ اندر بے ہوش ہوا پڑا ہے"۔ پنگو بندر نے کہا تو چھن چھنگو اور شاملی دونوں دوڑتے ہوئے اس غار میں گئے تو وہاں واقعی ایک بہت بڑا اور خونخوار بھیڑیا زمین پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

"پتھروں سے اس کا سر کچل دیتے ہیں"۔ شالی نے کہا۔

"نہیں، یہ ان پتھروں سے ہلاک نہیں ہوگا۔ ٹھہرو مجھے سوچنے دو"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں اور اچانک ہی اسے یاد آگیا کہ بڑے بابا نے بتایا تھا کہ اگر تمہیں کسی وقت تلوار کی ضرورت ہو تو اس انگوٹھی سے کہہ دینا وہ تمہیں ایسی تلوار مہیا کر دے گی جس کا مقابلہ کوئی تلوار نہیں کر سکتی اور یہ تلوار اتنی تیز اور مضبوط ہے کہ اگر تم اسے کسی چٹان پر مار دو تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی۔ یہ خیال آتے ہی چھن چھنگو بے اختیار خوشی سے اچھل پڑا اور اس نے انگوٹھی پر ہاتھ رکھ دیا۔

"بڑے بابا کی انگوٹھی۔ مجھے تلوار مہیا کر دو۔ مجھے اس کی سخت ضرورت ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا تو اسی لمحے چھناکے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹی سی تلوار سامنے پڑی نظر آنے لگ گئی۔ چھن چھنگو نے آگے بڑھ کر تلوار اٹھائی اور پھر وہ

بے ہوش پڑے ہوئے بھیڑیئے کی طرف بڑھ گیا۔ اس
نے پوری قوت سے تلوار بھیڑیئے کی گردن پر ماری تو
ایک ہی وار سے اس بڑے اور خونخوار بھیڑیئے کی
ردن کٹ گئی اور اس کا سر ایک طرف جا گرا۔ جو
تھوڑی دیر تک زمین پر پڑا گیند کی طرح اچھلتا رہا اور
پھر ساکت ہو گیا۔ بھیڑیئے کے ہلاک ہوتے ہی شالی
ور چنگو بندر بے اختیار خوشی سے اچھل پڑے کیونکہ
لیے یہ کام ناممکن نظر آتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد
ے یہ ناممکن کام ممکن ہو گیا تھا۔ چھن چھنگو نے
گے بڑھ کر تلوار کی مدد سے بھیڑیئے کے جبڑے کاٹے
۔ پھر اس کا ایک بڑا دانت تلوار کی نوک سے باہر
ال لیا۔

" آؤ، اب اس محل میں چلیں"۔ چھن چھنگو نے
ر کو اپنی کمر میں بندھے ہوئے پٹکے میں لٹکاتے
ئے کہا اور پھر وہ سب اس غار سے نکل کر دوبارہ
کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔ اس کا دروازہ اب کھلا
نظر آ رہا تھا۔ وہ محل میں داخل ہوئے تو محل
ن پڑا ہوا تھا وہاں کوئی بھی نہ تھا کیونکہ کالی ماتا

جادوگرنی مزید جادو حاصل کرنے کے لئے غار میں گئی ہوئی تھی۔ وہ پورے محل میں گھومتے رہے اور پھر انہیں ایک جگہ برف کی طرح سفید ستون نظر آ گیا۔ ستون بے حد چوڑا اور انتہائی مضبوط تھا اور اس ستون کے اوپر کانٹوں والی جھاڑیاں اس طرح باندھی گئی تھیں کہ چھوٹا سا حصہ بھی خالی نہ تھا لیکن ظاہر ہے بھیڑیئے کا دانت تو اتنا باریک تھا کہ وہ ان کانٹوں بھری جھاڑیوں میں سے بھی ستون تک پہنچ گیا اور پھر جیسے ہی چھن چھنگو نے بھیڑیئے کا دانت ستون سے لگایا ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور چھن چھنگو، شامی اور پنگو بندر تیزی سے دوڑتے ہوئے پیچھے ہٹ گئے ۔ پھر خوفناک دھماکے کے بعد ہر طرف دھواں چھا گیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک روتی ہوئی آواز سنائی دی۔

- میرا نام کالی ماتا جادوگرنی ہے۔ میں دنیا کی سب سے زیادہ طاقتور جادوگرنی تھی لیکن اس ستون کے ٹوٹنے سے میری آدھی طاقت ختم ہو گئی اور میں کچھ بھی نہیں کر سکتی۔ کیونکہ میں خصوصی پوجا پاٹ میں

مصروف ہوں"۔ روتی ہوئی آواز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی۔ دھواں ختم ہوا تو انہوں نے دیکھا کہ جہاں پہلے ستون تھا وہاں اب ہر طرف پتھروں اور جھاڑیوں کے ڈھیر پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

"چلو اس نامراد ظالم کالی ماتا جادوگرنی کی آدھی طاقت تو ختم ہوئی۔ اب اللہ کرے گا باقی آدھی طاقت بھی ختم ہو جائے گی"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"حیرت ہے کہ اس کالی ماتا جادوگرنی کی آدھی طاقت ختم ہو گئی لیکن وہ کچھ نہ کر سکی"۔ شاملی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ہمارے لئے بہتر ہے ورنہ وہ ہمیں باقی آدھی طاقت کے خاتمے سے روکنے کی پوری کوشش کرتی۔ ویسے اس کی روح کو پتہ چل گیا ہے اس لئے اس کی آواز سنائی دی ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"آؤ اب یہاں کالے بت کو تلاش کریں"۔ شاملی نے کہا اور پھر وہ ایک بار پھر سارے محل میں گھومنے لگے لیکن انہیں وہ کالا بت کہیں نظر نہ آیا

لیکن پھر تلاش کرتے کرتے وہ ایک تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ اس تہہ خانے میں ایک سیاہ رنگ کا بڑا سا بت تھا۔ اس کی ایک ہی آنکھ تھی جس میں کالے رنگ کا پتھر لگا ہوا تھا اور اس کالے رنگ کے پتھر میں سفید رنگ کی ڈوریاں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ چھن چھنگو نے کمر سے بندھی ہوئی تلوار نکالی اور اس تلوار کی نوک سے اس بت کی آنکھ سے وہ کالا پتھر نکال لیا۔

"میرے ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر لو تاکہ ہم اس کالے سمندر کے ساحل پر پہنچ جائیں"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شالی اور پنگو نے اس کے ہاتھ پکڑ لئے اور آنکھیں بند کر لیں۔

"بڑے بابا کی انگوٹھی، ہمیں کالے سمندر کے ساحل پر پہنچا دو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو اس کے جسم کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس کے چند لمحوں بعد اس کا جسم ساکت ہو گیا۔ اس نے آنکھیں کھول دیں تو اس کے سامنے سیاہ رنگ کے پانی کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ پانی مکمل طور پر سیاہ نہ تھا بلکہ اس میں

سیاہی کی جھلک اس قدر زیادہ تھی کہ اس سے پانی سیاہ نظر آتا تھا۔

"آنکھیں کھول دو"۔ چھن چھنکو نے کہا تو شالی اور پنکو بندر نے آنکھیں کھول دیں اور پھر چھن چھنکو کے ہاتھ چھوڑ دیئے اور ایک طرف ہٹ گئے ۔ چھن چھنکو نے جیب سے کالے بت کی آنکھ سے نکالا ہوا پتھر نکالا اور کالے سمندر میں ڈال دیا۔ پتھر سمندر میں ڈوب گیا اور پھر کافی دیر بعد انہیں دور سے ایک بڑی سی کشتی تیرتی ہوئی ساحل کی طرف آتی دکھائی دی تو وہ تینوں بے اختیار خوشی سے اچھل پڑے۔ تھوڑی دیر بعد کشتی ساحل پر آ کر لگ گئی۔ وہ خالی تھی۔ نہ اس میں کوئی چپو تھا اور نہ ہی کوئی ملاح۔ لیکن چونکہ انہیں معلوم تھا کہ اس کشتی میں بیٹھ کر وہ کالے جزیرے تک پہنچ جائیں گے اس لئے وہ تینوں اس کشتی میں سوار ہو گئے اور کشتی سمندر میں چل پڑی۔ دو دن اور دو راتیں کشتی اس کالے سمندر میں چلتی رہی اور وہ تینوں بھوکے پیاسے اس میں بیٹھے رہے۔ ان کی حالت بھوک پیاس کی وجہ سے خاصی خراب ہو گئی

تھی لیکن انہوں نے صبر کیا کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ
وہ حق پر ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ ضرور ان کی مدد
کرے گا اور پھر دو دن اور دو راتوں کے بعد کشتی
ایک جزیرے کے ساتھ پہنچ کر رک گئی اور وہ تینوں
اس جزیرے پر اتر گئے ۔ جزیرے کے ساحل پر
درخت موجود تھے جن کے بڑے بڑے پھل نیچے
گرے ہوئے تھے ۔ وہ تینوں چونکہ بے حد بھوکے
تھے اس لئے انہوں نے سب سے پہلے ان پھلوں کو
اٹھا کر کھانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد نہ صرف
ان کی بھوک مٹ گئی بلکہ ان کی پیاس بھی بجھ گئی۔
- آؤ اب اس سفید سانپ کو تلاش کریں"۔ چھن
چھنگو نے کہا اور پھر وہ تینوں آگے بڑھنے لگے۔ ابھی
وہ تھوڑا ہی آگے بڑھے تھے کہ انہوں نے دیکھا کہ ہر
طرف دلدلیں ہی دلدلیں تھیں اور ان دلدلوں میں ہر
طرف سیاہ رنگ کے سانپ تھے جن کی پھنکاروں سے
ہر طرف آگ سی لگی ہوئی دکھائی دیتی تھی۔ اس لئے
وہ تینوں خاموش کھڑے تھے کیونکہ وہ اب آگے نہ
بڑھ سکتے تھے کہ اچانک ایک طرف ہلکا سا دھماکہ

ہوا تو وہ سب چونک پڑے۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک پتھر پر ایک سنہرے رنگ کا بونا کھڑا تھا جس کے سر پر سنہرے رنگ کی نوکدار ٹوپی تھی اور اس نے سنہرے رنگ کی قبا پہنی ہوئی تھی۔

"تم کون ہو"۔ چھن چھنگو نے پوچھا۔

"میں سنہری بونا ہوں اور میں تمہیں مبارکباد دینے آیا ہوں"۔ سنہری بونے نے کہا۔

"کس بات کی مبارکباد"۔ چھن چھنگو نے حیران ہو کر کہا۔

"اس لئے کہ تم یہاں زندہ سلامت کھڑے ہو۔ ورنہ اب تک ان سانپوں کی پھنکاروں سے نکلنے والے زہر سے گل سڑ چکے ہوتے لیکن تم نے دو دن اور دو راتوں تک بھوکے پیاسے رہ کر اور صبر کرکے امتحان پورا کر دیا ہے اور اس لئے یہاں پہنچتے ہی تم نے وہ پھل کھا لئے حالانکہ وہ بے حد کڑوے پھل ہیں۔ وہ عام حالات میں کوئی نہیں کھا سکتا اور ان پھلوں کو کھانے کی وجہ سے اب یہاں کی دلدلیں تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ تم انہیں اس طرح پار کر سکتے

ہو جس طرح سخت زمین پر چلتے ہیں۔ اس طرح یہ سیاہ سانپ بھی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے"۔ سنہرے بونے نے کہا تو چھن چھنگو، شاملی اور چنگو بندر حیران رہ گئے۔

"وہ سفید سانپ کہاں ملے گا سنہرے بونے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"وہ سفید سانپ جزیرے کے درمیان بڑی جھیل میں رہتا ہے"۔ سنہرے بونے نے جواب دیا۔

"ہم اس تک کیسے پہنچ سکتے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"بس تم چلتے جاؤ۔ تم دلدل پر چلتے ہوئے اور سانپوں میں سے گزرتے چلے جاؤ۔ تمہیں ان پھلوں کی وجہ سے نہ کوئی سانپ کاٹے گا اور نہ ہی تم پر ان کی پھنکاروں کے زہر کا کوئی اثر ہوگا"۔ سنہرے بونے نے جواب دیا۔

"لیکن ہم اس سفید سانپ سے بات کیسے کریں گے۔ کیا وہ انسانی زبان بول سکتا ہے"۔ اس بار شاملی نے پوچھا۔

"ہاں وہ انسانی زبان بہت اچھی طرح بول لیتا ہے"۔ سنہرے بونے نے جواب دیا۔

"ہم اسے کیسے راضی کریں گے کہ وہ ہمیں محل کی چابی دے دے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"وہ تم سے کوئی فرمائش کرے گا۔ اگر تم نے اس کی فرمائش پوری کر دی تو وہ تم سے راضی ہو جائے گا اور تمہیں چابی دے دے گا۔ لیکن اگر تم اس کی فرمائش پوری نہ کر سکے تو وہ تم سے ناراض ہو جائے گا اور پھر تم باوجود پھل کھانے کے ہلاک ہو جاؤ گے"۔ سنہرے بونے نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ پتھر کی دوسری طرف اتر کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"حیرت ہے۔ ہم تو یہاں خوف کے مارے کھڑے تھے۔ کیا یہ سنہری بونا سچ کہہ رہا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم آگے بڑھیں تو مارے جائیں"۔ شاملی نے کہا۔

"نہیں، بونے جھوٹ نہیں بولا کرتے۔ آؤ"۔ چھن چھنگو نے کہا اور وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ اس کے پیچھے شاملی اور چنگو بندر بھی آگے بڑھنے لگے۔ ان کے

راستے سے سانپ تیزی سے ہٹتے جا رہے تھے اور وہ واقعی خوفناک دلدل میں سے اس طرح گزر رہے تھے جیسے عام سخت زمین پر چل رہے ہوں اور پھر اسی طرح چلتے ہوئے وہ جزیرے کے درمیان میں پہنچ گئے وہاں واقعی ایک بہت بڑی دلدل تھی جس پر اژدہوں جیسے سیاہ رنگ کے سانپ بھرے ہوئے تھے البتہ ان کے درمیان ایک سفید رنگ کا بڑا سا سانپ موجود تھا جس کے سر پر کلغی تھی۔ یہ بادشاہ سانپ تھا۔

۔ تم کون ہو اور یہاں تک کیسے پہنچ گئے ہو۔ بادشاہ سانپ نے اچانک انسانی زبان میں کہا۔

۔ میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں شاطی اور پنگو بندر۔ ہم ظالموں کے خلاف لڑتے ہیں۔ اب بھی ہم ایک ظالم اور طاقتور جادوگرنی جس کا نام کالی ماتا جادوگرنی ہے کو ختم کرنے کی مہم پر نکلے ہوئے ہیں اور اس کے لئے ہمیں محل کی چابی چاہئے جو تم ہمیں دے سکتے ہو۔ چھن چھنگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں تمہیں چابی کیوں دوں گا۔ میں تو نہیں دیتا"۔ بادشاہ سانپ نے کہا۔

"تمہیں دینی چاہیئے ۔ تم بہت اچھے سانپ ہو"۔ شمالی نے کہا۔

"نہیں، میں نہیں دوں گا"۔ سفید سانپ نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم ظلم کے خلاف لڑ رہے ہیں اور تمہیں معلوم ہے کہ اگر ہم یہاں تک صحیح سلامت پہنچ سکتے ہیں اور تمہارے سانپ اور دلدلیں ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں تو تم بھی ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکو گے اور ہم چاہیں تو کالی بوٹی یہاں بکھیر کر سارے سانپوں کا خاتمہ کر دیں"۔ چھن چھنگلو نے اسے دھمکی دیتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سانپ کالی بوٹی کے نام سے بے حد ڈرتے ہیں۔

"اوہ، لیکن اس چابی کے لئے تمہیں میری فرمائش پوری کرنا پڑے گی"۔ بادشاہ سانپ نے کہا۔

"ہم تیار ہیں۔ تم فرمائش کرو"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"تو پھر سنو۔ مجھے بھورے ریچھوں کی سب سے بڑی غار میں موجود کالی مٹی چاہیئے ۔ اگر تم یہ کالی مٹی لا دو تو میں تمہیں چابی دے دوں گا"۔ بادشاہ سانپ نے کہا۔

"یہ بھورے ریچھوں کی غار کہاں ہے"۔ چھن چھنگو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو بس کالی مٹی چاہیئے"۔ بادشاہ سانپ نے کہا۔

"تم انگوٹھی سے کہو چھن چھنگو۔ وہ ہمیں وہاں تک پہنچا دے گی"۔ شاملی نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ بھلے تم اور پنگو بندر میرے ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر لو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شاملی اور پنگو بندر نے اس کی ہدایت پر عمل کیا۔

"بڑے بابا کی انگوٹھی، ہمیں بھورے ریچھوں کی غار کے قریب پہنچا دو"۔ چھن چھنگو نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا تو اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور پھر اس کا جسم ساکت ہو گیا۔ چھن چھنگو نے آنکھیں کھولیں تو اس نے دیکھا کہ وہ بھورے رنگ

کے پتھروں کے پہاڑیوں میں سے ایک پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے ہوئے ہیں اور سامنے پہاڑ کے درمیان ایک بڑی سی وادی ہے جس میں بڑے بڑے انتہائی طاقتور اور خوفناک ریچھ ہزاروں کی تعداد میں پھر رہے ہیں۔ ایک طرف پہاڑ میں ایک بڑی سی غار تھی جس میں بھورے ریچھ مسلسل آ جا رہے تھے ۔

"آنکھیں کھول دو۔ ہم پہنچ گئے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شاطی اور چنگو بندر دونوں نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے ۔ اب وہ بھی حیرت سے نیچے وادی میں دوڑتے پھرتے خونخوار بھورے رنگ کے ریچھوں کو دیکھ رہے تھے ۔

"اس غار تک تو ہم پہاڑی کے اوپر سے نیچے اتر کر پہنچ جائیں گے لیکن اس میں تو ریچھ موجود ہیں۔ پھر مٹی کیسے اٹھائی جائے گی"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ایک حل میرے ذہن میں آ رہا ہے"۔ اچانک چنگو بندر نے کہا۔

"وہ کیا"۔ چھن چھنگو اور شاطی دونوں نے چونک

کر پوچھا۔

"میں بندر ہوں اور چھوٹا ہوں۔ میں تیز بھاگتا ہوں۔ یہ ریچھ ہیں اور بڑے ہیں اور میری جتنی رفتار سے نہیں بھاگ سکتے۔ میں اس چوٹی سے نیچے اترتا ہوں جہاں غار ہے اور پھر اس غار کے اندر داخل ہو کر وہاں سے کالی مٹی اٹھا کر واپس اوپر چڑھ آؤں گا۔ یہ میرے پیچھے نہ بھاگ سکیں گے اور نہ اتنی تیزی سے اوپر چڑھ سکیں گے"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"لیکن جو وہیں غار کے اندر ہوں گے وہ تمہیں ایک لمحے میں چیرپھاڑ کر رکھ دیں گے"۔ شالی نے کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ میں بھاگ لوں گا"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"نہیں، اس طرح تم یقیناً مارے جاؤ گے۔ ہمیں کوئی اور ترکیب سوچنا ہوگی"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ایک اور ترکیب ہے کہ ہم پنگو بندر کے جسم پر بہت سی خشک جھاڑیاں باندھ دیں اور پھر انہیں آگ لگا دیں لیکن آگ صرف دھواں دے سکے بھڑکے

نہ۔ اس طرح یہ دھوئیں سے بھرا ہوا جب غار میں داخل ہوگا تو بچے اس کے نزدیک نہ آئیں گے اور یہ کالی مٹی اٹھا کر واپس آ جائے گا"۔ شالی نے کہا۔

"لیکن یہ کالی مٹی کیسے اٹھائے گا کیونکہ اسے تو چاروں ہاتھ پیروں سے مسلسل بھاگنا پڑے گا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"میں اپنے دوپٹے کا تھیلا بنا کر اس کے گلے میں ڈال دوں گی۔ یہ کالی مٹی تھیلے میں بھر لے گا"۔ شالی نے کہا تو چھن چھنگو مان گیا۔ چنانچہ شالی نے اپنے دوپٹے کا تھیلا بنا کر اسے پنگو بندر کے گلے میں باندھ دیا جبکہ چھن چھنگو نے ادھر ادھر سے خشک اور گیلی جھاڑیاں اکٹھی کیں تاکہ خشک جھاڑیاں آگ پکڑ سکیں اور گیلی جھاڑیوں سے دھواں نکل سکے ورنہ تو گیلی جھاڑیوں کو آگ نہ لگ سکتی تھی اور پھر اس نے مضبوط بیلوں کو توڑ کر ان سب جھاڑیوں کو اس طرح پنگو بندر کے جسم کے گرد باندھ دیا کہ اس کے صرف ہاتھ پیر ہی آزاد رہیں اور وہ کالی مٹی بھی اٹھا کر تھیلے میں ڈال سکے۔

" اب چقماق پتھر تلاش کرنے پڑیں گے تاکہ آگ لگائی جا سکے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر تھوڑی سی کوشش سے انہوں نے دو چھوٹے چھوٹے چقماق پتھر تلاش کر لئے اور انہیں پنگو بندر کے گلے میں پڑے ہوئے تھیلے میں ڈال دیئے۔

" تم نے اس غار کے دہانے کے اوپر پہنچ کر آگ لگانی ہے پہلے نہیں۔ کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ ریچھ اس غار کی بلندی تک ہی چڑھ سکتے ہیں اس سے اوپر نہیں چڑھ سکتے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" ہاں، میں خود بھی یہی سوچ رہا ہوں"۔ پنگو بندر نے کہا۔

" تو پھر ہم دونوں بھی کیوں نہ اس کے ساتھ ہی وہاں تک اتر جائیں تاکہ جب یہ غار سے باہر آئے تو ہم اسے جھپٹ لیں اور پھر اوپر چڑھ آئیں"۔ شاملی نے کہا۔

" ہاں۔ اس طرح زیادہ آسانی رہے گی"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" میرے ذہن میں ایک اور تجویز بھی ہے"۔

اچانک پنگلو بندر نے کہا۔
"وہ کون سی"۔ چھن چھنگو اور شاملی دونوں نے چونک کر کہا۔
"تم دونوں خشک جھاڑیوں کا بڑا سا ڈھیر اکٹھا کر لو اور پھر انہیں آگ لگا کر غار کے دہانے کے نچلے حصے میں پھینک دو اس طرح ریچھ غار میں داخل نہ ہو سکیں گے اور جو غار میں ہوں گے وہ بھی بھاگ جائیں گے"۔ پنگلو بندر نے کہا۔
"واہ، یہ تو بہت ہی اچھی ترکیب ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور شاملی نے بھی اس کی تائید کر دی۔ چنانچہ ان دونوں نے ادھر ادھر گھوم کر خشک جھاڑیوں کا ایک بڑا سا ڈھیر اکٹھا کر لیا اور پھر چھن چھنگو اور شاملی یہ بڑا سا ڈھیر اٹھائے اس طرف کو بڑھ گئے جہاں نیچے غار کا دہانہ تھا۔ وہاں پہنچ کر وہ نیچے اترنے لگے۔ انہیں نیچے اترتے دیکھ کر وادی میں دوڑنے والے بھورے ریچھ انتہائی خوفناک آوازیں نکالنے لگے اور ادھر ادھر دوڑنے لگے جیسے وہ ابھی انہیں چیرپھاڑ کر کھا جائیں گے۔ لیکن وہ سب اطمینان سے نیچے اترتے

چلے گئے ۔ پھر غار کے دہانے کے اوپر والے حصے پر پہنچ کر وہ رک گئے ۔ چھن چھنگو نے جھاڑیوں کے ڈھیر کو وہاں اکٹھا کیا اور پھر پنگو بندر کے گلے میں لٹکے ہوئے تھیلے میں سے اس نے چقماق پتھر نکالے اور انہیں آپس میں رگڑا تو چنگاریاں نکلیں اور پھر جھاڑیوں میں آگ لگ گئی تو چھن چھنگو اور شالی نے جلتی ہوئی جھاڑیاں اٹھا اٹھا کر غار کے دہانے کے نچلے حصے میں پھینکنا شروع کر دیں۔ جھاڑیوں سے شعلے اور دھواں نکلا تو غار میں سے ریچھ نکل نکل کر بھاگنے لگے اور باہر موجود ریچھ وہیں سے پیچھے ہٹ گئے ۔

اب پنگو بندر کو جھاڑیوں کو آگ لگا کر اندر بھیج دو تاکہ دھواں پیدا ہو جائے۔ چھن چھنگو نے کہا تو شالی نے چقماق پتھروں سے پنگو بندر کے جسم کے گرد بندھی ہوئی خشک جھاڑیوں میں آگ لگا دی۔ جب وہ جلنے لگیں تو شالی نے دونوں ہاتھوں سے انہیں بجھا دیا۔ اس طرح سے دھواں نکلا اور پنگو بندر کے جسم کے گرد پھیل گیا تو پنگو بندر نے غار کے دہانے سے نیچے چھلانگ لگائی اور غار کے اندر غائب ہو گیا جبکہ

چھن. چھنگو مسلسل جلتی ہوئی جھاڑیاں نیچے پھینکتا رہا۔ اس طرح ریچھ باوجود کوشش کے غار میں داخل نہ ہو سکے اور تھوڑی دیر بعد پنگو بندر باہر آ گیا اور تیزی سے غار کے پتھروں پر چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ اس کے سارے جسم کے گرد دھواں پھیلا ہوا تھا۔ چھن چھنگو نے جلدی جلدی بیلیں کھولیں اور جھاڑیاں ہٹا کر اس کی گردن سے وہ تھیلا اتار لیا جس میں کالی مٹی بھری ہوئی تھی اور پھر وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے واپس پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ گئے ۔

"ہم کامیاب ہو گئے ۔ ہم کامیاب ہو گئے"۔ پنگو بندر اور شالی نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"اس غار میں کیا تھا پنگو"۔ چھن چھنگو نے پنگو بندر سے پوچھا۔

"اس کے اندر گوشت کے ڈھیر لگے ہوئے تھے البتہ غار کی زمین پر کالے رنگ کی مٹی پڑی ہوئی تھی"۔ پنگو بندر نے کہا اور چھن چھنگو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب ہم واپس اس جزیرے پر کیسے جائیں گے۔

وہ کشتی تو ہمارے پاس نہیں ہے"۔ شالی نے کہا۔
" اب ہمیں کشتی کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ پہلی بار اس کی ضرورت پڑتی ہے دوسری بار نہیں۔ اب ہم انگوٹھی کی مدد سے وہاں پہنچ جائیں گے"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شالی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چھن چھنگو نے کالی مٹی کو محفوظ کر لیا اور پھر ان دونوں کو اپنے ہاتھ پکڑنے اور آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی آنکھیں بھی بند کر لیں۔

" بڑے بابا کی انگوٹھی۔ ہمیں اس کالے جزیرے پر پہنچا دو جہاں سفید سانپ کی بادشاہت ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ساکت ہو گیا۔ اس نے آنکھیں کھولیں تو اس نے دیکھا کہ وہ وہیں بڑی دلدل کے کنارے پر موجود تھا جہاں سفید سانپ تھا۔

" آنکھیں کھول دو۔ ہم پہنچ گئے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شالی اور چنگو بندر دونوں نے آنکھیں کھول

دیں اور چھن چھنگو کے ہاتھ چھوڑ دیئے ۔

"تم واپس آ گئے ۔ کیا تم کالی مٹی لے آئے ہو"۔ سفید سانپ نے کہا۔

"ہاں، ہم بھورے ریچھوں کے غار کی کالی مٹی لے آئے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ارے کیا واقعی۔ حالانکہ ایسا ہونا تو ناممکن تھا"۔ بادشاہ سانپ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اللہ تعالیٰ مدد کرے اور انسان عقل استعمال کرے تو کوئی چیز ناممکن نہیں ہوتی"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"اچھا۔ یہ کالی مٹی یہاں دلدل پر بکھیر دو"۔ بادشاہ سانپ نے کہا تو چھن چھنگو نے تھیلے سے کالی مٹی نکال کر دلدل پر ڈالنا شروع کر دی۔ جہاں جہاں مٹی پڑتی رہی دلدل سے سیاہ رنگ کا دھواں نکلنے لگتا اور جب دھواں چھٹتا تو وہاں ایک خاص قسم کی بوٹی نکل آتی جس پر سیاہ رنگ کے پھل لگ جاتے تھے ۔

"یہ واقعی وہی مٹی ہے اس طرح ہمیں حیات پھل مل گئے ہیں۔ اب ہم قیامت تک زندہ رہیں گے اور

کوئی ہمیں مار نہیں سکے گا"۔ بادشاہ سانپ نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے ان پھلوں کو کھانا شروع کر دیا۔ باقی سانپوں نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ سب پھل کھا گئے ۔ کیونکہ کالی مٹی ختم ہو گئی تھی اس لئے مزید جھاڑیاں اگنا بھی بند ہو گئی تھیں۔

"اب تمہاری شرط پوری ہو گئی ہے۔ اب چابی ہمیں دو"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"چابی تو وعدے کے مطابق میں تمہیں دے دیتا ہوں لیکن یہ چابی تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے گی"۔ بادشاہ سانپ نے کہا۔

"وہ کیوں"۔ چھن چھنگو نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے کہ اس چابی سے محل کا تالا کھلنے کی شرط یہ ہے کہ اس چابی کو کوئی اصل شہزادی اپنی مرضی سے استعمال کرے اور تمہارے ساتھ کوئی اصل شہزادی نہیں ہے۔ اس لئے یہ چابی تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے گی"۔ بادشاہ سانپ نے کہا۔

"تم چابی تو دو۔ باقی جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ ہم

حق کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا"۔ چھن چھنگو نے کہا تو بادشاہ سانپ نے اپنا سر دلدل کے اندر ڈال دیا۔ اس کا سر نیچے اترتا چلا گیا اور اس کا جسم اس کے پیچھے اترتا جا رہا تھا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی غوطہ خور پانی میں غوطہ لگا رہا ہو۔ حتیٰ کہ آخر میں اس کی دم بھی دلدل میں غائب ہو گئی اور چونکہ بادشاہ سانپ باقی سانپوں سے لمبا تھا اس لئے اب چھن چھنگو، شاملی اور پنگو بندر کو احساس ہو رہا تھا کہ دلدل کس قدر گہری اور خوفناک ہے اور پھر کافی دیر بعد بادشاہ سانپ کا سر دلدل میں سے باہر آیا تو اس کے منہ میں ایک چھوٹی سی چابی موجود تھی جو اس نے دلدل کے کنارے پر ڈال دی اور پھر اس کا سر ہوا میں بلند ہوتا چلا گیا اور اس کا جسم جب دلدل سے باہر آ گیا تو وہ دوبارہ کنڈلی مار کر دلدل پر بیٹھ گیا۔

"یہ چابی اس دلدل کی تہہ میں تھی اور اگر تم مجھے حیات پھل نہ کھلا چکے ہوتے تو میں کبھی اس گہرائی تک نہ جا سکتا تھا"۔ بادشاہ سانپ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"۔ چھن چھنگو نے کہا اور چابی اٹھا کر اس نے اس پر لگی ہوئی مٹی صاف کی اور پھر چابی کو اس نے اپنی جیب میں ڈال لیا۔
"میرے ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر لو"۔ چھن چھنگو نے شاملی اور پنگو بندر سے کہا تو ان دونوں نے اس کے ہاتھ پکڑے اور آنکھیں بند کر لیں۔ بڑے بابا کی انگوٹھی۔ ہمیں سرخ پہاڑوں میں بنے ہوئے سرخ محل تک پہنچا دو"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے جسم کو زوردار جھٹکا لگا اور پھر اس کا جسم ساکت ہو گیا تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ سرخ رنگ کے پتھروں سے بنے ہوئے اونچے پہاڑوں کے درمیان موجود ہے اور سامنے ایک بہت بڑا سرخ رنگ کا محل ہے جس کے بڑے سے پھاٹک پر تالا لگا ہوا ہے۔
"آنکھیں کھول دو۔ ہم سرخ محل پہنچ گئے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شاملی اور پنگو بندر نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ہاتھ چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے۔

"اب اسے کھولو"۔ شالی نے کہا تو چھن چھنگو آگے بڑھا۔ اس نے جیب سے وہ چابی نکالی جو اس نے کالے جزیرے کے بادشاہ سانپ سے حاصل کی تھی اور چابی کو تالے میں ڈال کر گھمایا لیکن تالا نہ کھل سکا۔

"یہ تالا تو نہیں کھل رہا۔ کہیں اس بادشاہ سانپ کی بات تو سچی نہ تھی"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہوتی تو وہ بونی عورت ضرور بتاتی"۔ شالی نے کہا لیکن اسی لمحے انہیں اپنے عقب میں کسی کے کھنکارنے کی آواز سنائی دی تو وہ تینوں تیزی سے مڑے تو انہوں نے اسی سنہرے بونے کو ایک پتھر پر کھڑے دیکھا۔

"تم یہاں بھی پہنچ گئے ہو سنہری بونے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں، میں تمہیں یہ بتانے آیا ہوں کہ بادشاہ سانپ نے تمہیں جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے۔ یہ تالا اس وقت تک نہیں کھل سکتا جب تک اس چابی کو کوئی اصل شہزادی نہ استعمال کرے اور بغیر تالا

کھولے تم کسی طرح بھی محل میں داخل نہ ہو سکو گے اور اگر چابی حاصل کئے تمہیں آٹھ پہر گزر گئے اور تم تالا نہ کھول سکے تو پھر تم تینوں خود بخود ہلاک ہو جاؤ گے"۔ سنہری بونے نے کہا۔

"لیکن اس بونی عورت نے تو ہمیں اس بارے میں نہیں بتایا"۔ شامل نے کہا۔

"اس بونی عورت کو اس بارے میں علم نہ تھا۔ اس کا علم صرف بادشاہ سانپ کو ہے یا مجھے"۔ سنہری بونے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہم کیا کریں۔ کہاں سے اصل شہزادی لائیں"۔ چھن چھنگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ تم چونکہ ظلم کے خلاف لڑ رہے ہو۔ اس لئے میں تمہاری مدد کروں گا۔ یہاں سے قریب ہی ایک پہاڑی درہ ہے۔ تم اس درے پر جاؤ۔ وہاں ایک اصل شہزادی اپنے قافلے سے بچھڑ کر رک گئی ہے اور وہ راستہ بھول چکی ہے۔ وہ وہاں ایک درخت کے سائے میں سو رہی ہے لیکن اس درخت پر ایک انتہائی خوفناک سانپ رہتا ہے جو

شہزادی کو کاٹنا چاہتا ہے اور میں نے اسے ایک پہر تک ایسا کرنے سے روک دیا تھا کیونکہ میرے اندر اتنی ہی طاقت ہے اور وہ ایک پہر اب گزرنے والا ہے۔ تم فوراً جاؤ اور اس سانپ کو ہلاک کر کے اس شہزادی کی جان بچا لو اور پھر اس کی مدد سے یہ تالا کھول لینا۔ اس طرح اس کی جان بھی بچ جائے گی اور تمہارا کام بھی ہو جائے گا۔ لیکن ایک بات میں بتا دوں کہ تم نے اس شہزادی کو اس سرخ محل کے اندر نہیں لے جانا۔ ورنہ شہزادی سمیت تم سب ہلاک ہو جاؤ گے۔ تالا اس سے کھلوا کر تم اس شہزادی کو اس کے گھر پہنچا دینا۔ اب میں جا رہا ہوں"۔ سنہری بونے نے کہا اور تیزی سے اس پتھر سے اتر کر غائب ہو گیا۔

"آؤ، ہم نے اس درے کو تلاش بھی کرنا ہے اور کسی کی جان بھی بچانی ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر وہ دوڑتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ پنگو بندر اس کے ساتھ ساتھ تھا جبکہ شالی لڑکی ہونے کی وجہ سے تیزی سے نہ دوڑ سکتی تھی اس لئے وہ ان سے کافی

پیچھے تھی۔ اچانک چنگو نے چھلانگ لگائی اور ایک درے نما جگہ پر چڑھتا چلا گیا۔ یہ نیچے سے بند تھا اور اوپر درہ سا تھا۔

"آؤ آؤ، یہاں ہے شہزادی۔ جلدی آؤ"۔ یکلخت چنگو بندر نے مڑ کر کہا تو چھن چھنگو بھاگتا ہوا اوپر چڑھ گیا اور جب وہ پتھروں پر چڑھ کر اوپر درے پر پہنچا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ دوسری طرف واقعی ایک شہزادی لیٹی ہوئی تھی اور ساتھ موجود درخت پر ایک خوفناک اژدہا جس کے جسم نے درخت سے بل کھائے ہوئے تھے اپنا لمبا سا پھن اٹھائے اس لڑکی کو کاٹنے ہی والا تھا۔ لڑکی دوسری طرف دیکھ رہی تھی اسے شاید اس اژدہے کی وہاں موجودگی کا علم ہی نہ تھا اور ساتھ ہی وہ بڑی آہستگی سے اٹھ رہی تھی جیسے اسے اٹھنے میں تکلیف ہو رہی ہو۔ اس کے سر پر باقاعدہ تاج تھا اور اس نے شہزادی جیسا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے لمبے اور خوبصورت بال اس کے کاندھوں تک آرہے تھے ۔

"شش، شش"۔ چنگو بندر نے ہاتھ اٹھا کر اژدہے

کو شکارتے ہوئے کہا تو سانپ نے تیزی سے پھن
اٹھایا اور دوسرے لمحے وہ پنگلو بندر کی طرف پلٹا جبکہ
چھن چھنگو نے تلوار نکالی اور اچھل کر وہ آگے بڑھا۔
سانپ نے اسے کاٹنے کی کوشش کی لیکن چھن چھنگو
نے بجلی کی سی تیزی سے تلوار کا وار کیا تو سانپ کی
گردن کٹ کر ایک طرف جا گری اور اس کے جسم
کے بل کھلنے لگ گئے جبکہ شہزادی اسی لمحے تڑپ کر
اٹھ بیٹھی۔ اس نے جب اپنے قریب سانپ کے
بڑے سے سر کو کٹی ہوئی حالت میں پڑے دیکھا تو وہ
بے اختیار خوف کی شدت سے چیخ پڑی۔

"گھبراؤ نہیں شہزادی۔ اب تم محفوظ ہو۔ ہاں البتہ
اگر ہم کچھ دیر اور نہ آتے تو اب تک تم ہلاک ہو چکی
ہوتیں"۔ چھن چھنگو نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ اسی
لمحے شاطی بھی دوڑتی ہوئی وہاں پہنچ گئی اور اسے دیکھ
کر شہزادی کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر
آئے۔

"تم کون ہو اور کیسے اچانک آگئے"۔ شہزادی نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں شامبلی اور پنگو بندر۔ ہم ظالموں کے خلاف لڑتے رہتے ہیں۔ اس وقت بھی ہم ایک ظالم جادوگرنی جسے کالی ماتا جادوگرنی کہا جاتا ہے کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ یہاں قریب ہی ایک سرخ رنگ کا محل ہے جس کو تالا لگا ہوا اور چابی ہمارے پاس ہے لیکن شرط یہ ہے کہ چابی سے تالا اس وقت کھل سکتا ہے جب اس چابی سے یہ تالا کوئی شہزادی کھولے۔ پھر ہمیں پتہ چلا کہ یہاں ایک شہزادی جو راستہ بھٹک گئی ہے۔ موجود ہے اور درخت پر موجود سانپ اسے ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے ہم دوڑتے ہوئے یہاں پہنچے اور اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم بروقت پہنچ گئے اور تمہاری جان بچ گئی"۔ چھن چھنگو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ، اوہ بہت شکریہ۔ میرا نام شہزادی حسن آراء ہے اور میں ملک روم کی شہزادی ہوں۔ ان پہاڑوں کے پار ملک روم ہے۔ میں شکار کے لئے وہاں جنگلات میں موجود تھی کہ میرا گھوڑا بھڑک اٹھا اور

میرے قابو سے باہر ہو گیا اور ان پہاڑوں میں آ گیا۔ پھر اچانک ایک کھائی میں وہ گر کر ہلاک ہو گیا اور میں پیدل چلنے لگی لیکن میں راستہ بھول گئی اور پھر اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچنے کی بجائے یہاں بھٹکتی رہی۔ جب میں تھک گئی تو میں یہاں لیٹ گئی۔ اب میں اٹھ ہی رہی تھی کہ تمہاری آواز سنائی دی اور میں تیزی سے اٹھی تو میں نے دیکھا کہ اژدہے کا کٹا ہوا سر میرے ساتھ پڑا ہوا تھا"۔ شہزادی حسن آراء نے اپنے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔

"تم فکر مت کرو شہزادی حسن آراء۔ میں تمہیں تمہارے گھر پہنچا دوں گا۔ تم پہلے ہمارے ساتھ چل کر وہ تالا کھول دو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شہزادی حسن آراء فوراً تیار ہو گئی اور پھر وہ اس درے سے گزر کر واپس محل کی طرف آ گئے۔

"یہ کس کا محل ہے۔ انتہائی شاندار محل ہے"۔ شہزادی حسن آراء نے محل کو دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ جادو کا محل ہے اور اس جادوگرنی کا ہے"۔

چھن چھنگو نے کہا۔

"لیکن اس نے اسے تالا کیوں لگا رکھا ہے۔ کیا وہ یہاں نہیں رہتی"۔ شہزادی نے کہا۔

"وہ مزید طاقت حاصل کرنے کے لئے کسی غار میں پوجا پاٹ کر رہی ہے اس لئے اس نے محل کو تالا لگا رکھا ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"لیکن تم اس خالی محل میں جا کر کیا کرو گے"۔ شہزادی حسن آراء نے کہا۔

"ہم صرف اس کا جائزہ لینا چاہتے ہیں"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

پھر وہ سب محل کے دروازے تک پہنچ گئے ۔ چھن چھنگو نے چابی شہزادی کو دے دی تو شہزادی نے چابی تالے میں ڈالی اور اسے گھمایا تو تالا کھل گیا۔

"بس ٹھیک ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور تالا کھول کر ایک طرف پھینک دیا۔

"شاملی اور پنگلو بندر۔ تم یہاں رکو میں شہزادی کو اس کے گھر چھوڑ کر ابھی واپس آ رہا ہوں اور میرے آنے سے پہلے تم اندر داخل نہ ہونا"۔ چھن چھنگو نے

کہا۔

"اچھا"۔ شالی نے کہا تو چھن چھنگو نے شہزادی کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"شہزادی اپنی آنکھیں بند کر لو اور جب تک میں نہ کہوں آنکھیں نہ کھولنا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"اچھا"۔ شہزادی نے جواب دیا اور آنکھیں بند کر لیں۔

"بڑے بابا کی انگوٹھی۔ ہمیں شہزادی حسن آراء کے محل کے سامنے پہنچا دو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور پھر ساکت ہو گیا تو چھن چھنگو نے آنکھیں کھولیں تو سامنے ہی ایک شاندار محل موجود تھا جس میں لوگ آ جا رہے تھے ۔ وہ دونوں ایک طرف علیحدہ کونے میں موجود تھے ۔

"آنکھیں کھول دو شہزادی"۔ چھن چھنگو نے شہزادی کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے کہا تو شہزادی نے آنکھیں کھول دیں۔

"اوہ، اوہ یہ تو واقعی شاہی محل ہے۔ اوہ، آؤ

میرے ساتھ "۔ شہزادی نے مڑ کر چھن چھنگو سے کہا۔

"تم چلو۔ میں پھر آؤں گا"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"بڑے بابا کی انگوٹھی۔ مجھے واپس سرخ پہاڑوں میں موجود سرخ محل کے سامنے پہنچا دو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو اس کے جسم کو زوردار جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ساکت ہو گیا تو چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں اور اس نے دیکھا کہ وہ سرخ محل کے سامنے موجود تھا۔ اسی لمحے ایک طرف سے شاملی اور چنگو بندر بھی وہاں آ گئے۔

"چھوڑ آئے اس شہزادی کو"۔ شاملی نے کہا۔

"ہاں۔ آؤ اب اس محل میں چلیں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے پھاٹک پر دباؤ ڈالا تو بڑا سا پھاٹک کھلتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی چھن چھنگو نے تلوار ہاتھ میں لے لی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ پھاٹک کھلتے ہی باری باری اسے دو بلاؤں سے نمٹنا ہوگا۔ وہ اندر داخل ہوئے اور وسیع و عریض صحن

ے گزر رہے تھے کہ اچانک انہیں اپنی دائیں طرف
ے ایک خوفناک چیخ سنائی دی۔ یہ چیخ اس قدر
وفناک تھی کہ وہ تینوں بے اختیار اچھل پڑے۔ اسی
لمحے انہوں نے ایک بہت بڑی اور خوفناک بلا کو جس
کے پورے جسم پر سرخ رنگ کے بڑے بڑے بال
تھے چاروں ہاتھوں پیروں پر دوڑ کر اپنی طرف آتے
ہوئے دیکھا۔ اس کی تھوتھنی کتے جیسی تھی جبکہ کان
اتھی کی طرح بڑے بڑے تھے ۔ سرخ رنگ اور تیز
چمک والی چھوٹی چھوٹی آنکھیں تھیں۔ اس کے پنجے
ڑے ہوئے تھے اور منہ سے باہر نکلے ہوئے تیز
انت صاف نظر آ رہے تھے ۔ وہ خوفناک انداز میں
چیختی ہوئی ان کی طرف آ رہی تھی۔

" تم ہٹ جاؤ"۔ چھن چھنگو نے شاملی اور پنگو بندر
ے کہا اور وہ دونوں تیزی سے ایک طرف ہٹے ہی
تھے کہ وہ بلا چھن چھنگو کے سر پر پہنچ گئی۔ چھن
چھنگو نے تلوار گھمائی لیکن بلا بے حد طاقتور تھی۔ اس
ا ایک ہاتھ گھوما تو چھن چھنگو چیختا ہوا اچھل کر ایک
رف جا گرا۔ جبکہ تلوار اس کے ہاتھ سے نکل کر دور

جا گری تھی۔ بلا ایک بار پھر چھن چھنگو کی طرف دوڑی۔ اس کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ اس سے پہلے کہ چھن چھنگو اٹھتا بلا نے اس کے سر پر پہنچ کر جھپٹا مارا اور اسے اپنے پنجے میں جکڑ لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا منہ کھلا اور اس کے تیز دانت چھن چھنگو کی طرف بڑھنے لگے اور چھن چھنگو کو موت سامنے نظر آنے لگی کہ اچانک اس نے پھنچتے ہوئے ہاتھ جھٹکا اور چھن چھنگو اس کے ہاتھ سے نکل کر ایک بار پھر دور جا گرا۔ جبکہ بلا تیزی سے مڑی اور اب وہ پنگو بندر کے پیچھے دوڑ رہی تھی اور تب چھن چھنگو کو معلوم ہوا کہ اسے بلا سے بچانے والا پنگو بندر تھا جس نے اچانک اس پر حملہ کر دیا تھا اور اپنے دانت اس کے بازوں میں اس طرح گاڑ دیئے تھے کہ بالوں کے باوجود اس کے تیز دانت اس کے گوشت میں داخل ہو گئے تھے جس کی وجہ سے اس نے ہاتھ جھٹکا تھا اور چھن چھنگو اس کی گرفت سے نکل گیا تھا اور اب وہ بلا پنگو بندر کے پیچھے دوڑ رہی تھی کہ اچانک شمالی نے چھن چھنگو کے ہاتھ سے نکلنے والی تلوار اٹھائی اور

دوسرے لمحے وہ بلا کے پیچھے دوڑ پڑی۔ اچانک بلا پلٹی اور اس نے زور سے ہاتھ مارا تاکہ شالی کو پکڑ سکے لیکن شالی بجلی کی سی تیزی سے مڑی اور اس کے ساتھ ہی اس کی تلوار حرکت میں آئی اور بلا چیختی ہوئی نیچے زمین پر جا گری۔ شالی نے تلوار کے ایک ہی وار سے اس کی ایک آنکھ نکال دی تھی اس لئے بلا چیخ کر نیچے گری تھی۔ اس نے اپنا ایک پنجہ اپنی آنکھ پر رکھ لیا تھا کہ شالی نے بجلی کی سی تیزی سے ایک بار پھر تلوار گھمائی اور بلا چیختی ہوئی پشت پر کے بل نیچے جا گری۔ شالی نے اس کی دوسری آنکھ بھی نکال دی تھی اور اب وہ زمین پر پڑی تڑپ رہی تھی کہ شالی نے آگے بڑھ کر اس بلا کے دائیں طرف پہنچی اور اس نے جھک کر دونوں ہاتھوں سے تلوار پکڑ کر پوری قوت سے اس بلا کی گردن پر ماری تو بلا کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور اس کی گردن کٹتی چلی گئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ہلاک ہو گئی۔

" بہت خوب شالی۔ تم واقعی بے حد بہادر لڑکی ہو"۔ چھن چھنگو نے قریب جا کر کہا تو شالی جو اب

لمبے لمبے سانس لے رہی تھی بے اختیار خوشی سے اچھل پڑی۔ چنگو بندر نے بھی شاملی کو اس کی بہادری اور دلیری پر بہت داد دی۔ اسی لمحے اس بلا کے جسم کو خود بخود آگ لگ گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ جل کر راکھ ہو گئی۔

"اب دوسری بلا رہ گئی ہے"۔ چھن چھنگو نے شاملی کے ہاتھ سے تلوار لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تینوں آگے بڑھے ہی تھے کہ یکلخت کسی شیر کے دھاڑنے جیسی آواز سنائی دی اور وہ ابھی دھاڑ سن رہے تھے کہ ایک برآمدے میں سے بجلی سی چمکی اور ایک خوفناک شیر تیزی سے دوڑتا ہوا ان کی طرف آیا۔ چھن چھنگو نے اسے دیکھتے ہی یکلخت ایک طرف چھلانگ لگائی اور وہ شیر چونکہ پوری قوت سے دوڑ رہا تھا اس لئے وہ تیزی سے آگے نکل گیا اور پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ شیر آگے جا کر ایک اور برآمدے میں غائب ہو گیا۔

"واہ، واہ بہت خوب۔ تم بے حد بہادر ہو"۔ اچانک انہیں کسی عورت کی آواز برآمدے سے سنائی

ری جہاں وہ شیر غائب ہوا تھا اور چند لمحوں بعد ایک
خوبصورت عورت باہر آ گئی۔ وہ کسی ملک کی ملکہ لگ
رہی تھی۔ اس نے شاہی لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے
چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

"چھن چھنگو، یہ بلا ہے۔ اس کے پیر دیکھو"۔
شالی نے آہستہ سے کہا تو چھن چھنگو نے دیکھا تو بے
اختیار اچھل پڑا۔ کیونکہ اس عورت کے پیر الٹے تھے

"آؤ، آؤ۔ خوش آمدید"۔ اس عورت نے مسکراتے
ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ مزید قریب آتی۔
چھن چھنگو نے یکلخت تلوار والا ہاتھ گھمایا اور دوسرے
لمحے وہ عورت چیختی ہوئی اچھل کر نیچے گری۔ تلوار کے
ایک ہی وار سے اس کی گردن آدھی سے زیادہ کٹ گئی
تھی اور پھر وہ عورت دوسرے لمحے ایک خوفناک
چڑیل میں تبدیل ہو گئی۔ چھن چھنگو نے فوراً ہی
دوسرا وار کیا اور اس چڑیل کی گردن کٹ کر ایک
طرف جا گری اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم
میں آگ لگ گئی اور چند لمحوں بعد وہ راکھ کا ڈھیر بن

چکی تھی۔
" یہ فریب دے رہی تھی۔ اچھا ہوا تم نے اس کے پیر دیکھ لئے"۔ چمن چھنگو نے کہا۔
" اللہ کا شکر ہے کہ دونوں بلائیں ختم ہو گئیں۔ آؤ اب سرخ پانی والے تالاب کو تلاش کریں"۔ شالی نے کہا اور پھر انہوں نے محل میں گھومنا پھرنا شروع کر دیا۔ محل کے عقب میں بڑا سا باغ تھا جس کے درمیان ایک تالاب تھا جو سرخ رنگ کے پانی سے بھرا ہوا تھا اور اس تالاب کے عین درمیان میں ایک سرخ رنگ کا پھول موجود تھا۔ وہ تینوں اس تالاب کے کنارے پر پہنچ کر رک گئے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ اس تالاب کا پانی انتہائی زہریلا ہے۔ اگر اس پانی کا ایک قطرہ بھی ان کے جسم پر پڑ جاتا تو جسم فوراً گلنے سڑنے لگ جائے گا لیکن انہوں نے پھول تو بہرحال حاصل کرنا تھا۔
" ایک ترکیب ہے۔ اس پھول کو کمند مار کر توڑا جا سکتا ہے"۔ شالی نے کہا۔
" لیکن پھول تو ٹوٹ کر پانی میں گر جائے گا"۔

چھن چھنگو نے کہا۔

"اگر اس تالاب جتنی لمبائی کی لکڑی مل جائے تو اس کی مدد سے اس پھول کو توڑا جا سکتا ہے"۔ بنگو بندر نے کہا۔

"دیکھو، شاید محل میں ایسی لکڑی موجود ہو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو بنگو بندر دوڑتا ہوا محل کی طرف بڑھ گیا اور چھن چھنگو اور شالی دونوں وہیں کھڑے سوچتے رہے کہ اس پھول کو حاصل کرنے کی کیا ترکیب ہو سکتی ہے۔ لیکن کوئی ترکیب ان کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

"چھن چھنگو، لکڑی موجود ہے۔ آؤ میری طرف"۔ دور سے بنگو بندر کی آواز سنائی دی تو چھن چھنگو مڑا اور اس کی طرف دوڑ پڑا۔ ایک کمرے میں واقعی ایک بہت لمبی لکڑی موجود تھی جس کے ایک سرے پر باقاعدہ چھوٹا سا جال لگا ہوا تھا۔ وہ لکڑی شاید اونچے درختوں سے پھل اتارنے کے لئے بنائی گئی تھی۔ چھن چھنگو نے وہ لکڑی اٹھائی اور اسے لے کر وہ تالاب کے قریب پہنچ گیا۔

"احتیاط کرنا، اگر پھول پانی میں گر گیا تو پھر ہاتھ نہ آ سکے گا"۔ شالی نے کہا اور چھن چھنگو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس نے لکڑی کو آہستہ آہستہ آگے بڑھانا شروع کر دیا۔

"میرے ساتھ پکڑو اسے۔ مجھ سے نہیں سنبھالی جا رہی یہ لکڑی"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شالی اور پنگو بندر دونوں نے اس کے پیچھے کھڑے ہو کر لکڑی کے پچھلے حصے کو پکڑ لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چھوٹا سا جال اس پھول تک پہنچ گیا۔ اس جال کے ساتھ پھل کاٹنے والا ایک تیزدھار چاقو سا لگا ہوا تھا چھن چھنگو نے لکڑی کو مخصوص انداز میں گھمایا تو پھول اس چاقو کی دھار سے کٹ کر اس جال میں گر گیا۔

"وہ مارا۔ خیال رکھنا"۔ چھن چھنگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس نے لکڑی کو واپس کھینچنا شروع کر دیا۔ شالی اور پنگو بندر دونوں اس کام میں اس کی مدد کر رہے تھے اور پھر پھول ان تک پہنچ گیا۔ چھن چھنگو نے پھول جال سے نکالا اور لکڑی کو انہوں نے وہیں پھینک دیا۔

"آؤ اب اس کالی ماتا جادوگرنی کے محل میں چلیں"۔ چھن چھنگو نے پھول کو اپنی جیب میں محفوظ کرتے ہوئے کہا تو شاملی اور پنگو نے اس کے ہاتھ پکڑ لئے اور آنکھیں بند کر لیں۔

"بڑے بابا کی انگوٹھی، ہمیں کالی ماتا جادوگرنی کے محل میں پہنچا دو"۔ چھن چھنگو نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا تو اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور پھر اس کا جسم ساکت ہو گیا۔ اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ واقعی کالی ماتا جادوگرنی کے محل میں پہنچ چکا تھا۔

"آنکھیں کھول دو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شاملی اور پنگو بندر نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ہاتھ بھی انہوں نے چھوڑ دیئے ۔

"آؤ اب اس کالی بلی کو تلاش کریں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر انہوں نے محل میں گھومنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے ایک گہرے سیاہ رنگ کی بڑی سی بلی کو دیکھ لیا۔ بلی ان کی طرف دیکھ کر خوفناک انداز میں غرانے لگی۔ اس کا انداز ایسا تھا

جیسے وہ کسی بھی وقت ان پر جھپٹ سکتی ہے لیکن چھن چھنگو نے فوراً ہی جیب سے وہ سرخ پھول نکال کر بلی کے سامنے پھینک دیا اور بلی نے اسے سونگھنا شروع کر دیا اور جیسے ہی اس نے پھول کو سونگھا۔ وہ زمین پر گری اور اس طرح تڑپنے لگی جیسے پھول میں سے زہریلی خوشبو نکلی ہو اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے سیاہ بلی ہلاک ہو گئی تو چھن چھنگو نے تلوار نکالی اور جھک کر اس نے تلوار کی نوک سے ایک ایک کر کے بلی کی دونوں آنکھیں نکال لیں۔ اس نے ایک آنکھ اپنی جیب میں ڈالی جبکہ دوسری آنکھ اس نے ہاتھ میں پکڑ لی۔ تلوار اس نے دوبارہ اپنی کمر سے باندھ لی تھی۔

"آؤ اب کالے کتے کو ان پہاڑوں میں تلاش کریں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر وہ محل کے بڑے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں محل سے باہر آ گئے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے پہاڑوں میں گھومنا شروع کر دیا لیکن انہیں کہیں بھی کالا کتا تو ایک طرف کوئی کتا ہی نظر نہ آیا تو وہ تھک ہار کر ایک چٹان پر بیٹھ گئے۔

"تمہیں کالا کتا اتنی آسانی سے نہ مل سکے گا"۔
اچانک ان کے سامنے ایک چٹان پر سنہری بونے نے نمودار ہوتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہمیں کیا کرنا ہوگا سنہری بونے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"کالا کتا اس وقت تک تمہیں نظر ہی نہیں آ سکتا جب تک اس کالے کتے کو ظاہر کرنے کے لئے تم اس کی مخصوص خوراک نہ مہیا کر دو۔ اس خوراک کی خوشبو اسے مست کر دیتی ہے اور وہ ظاہر ہونے پر مجبور ہو جاتا ہے"۔ سنہری بونے نے کہا۔

"وہ خوراک کیا ہے"۔ چھن چھنگو نے پوچھا۔

"کسی بڑے جنگل میں جاؤ۔ وہاں سرخ رنگ کا ایک خرگوش شکار کرو۔ اس خرگوش کا گوشت اس جنگل کے اونچے درخت کی چوٹی سے باندھ دو۔ ایک عقاب اس گوشت کو جھپٹ لے گا۔ تم نے اس عقاب کا تعاقب کرنا ہے۔ یہ عقاب گوشت کسی پہاڑ کی چوٹی پر اپنی غار میں لے جائے گا۔ تم نے اس غار میں داخل ہو کر اس عقاب کے ایک پر کو اٹھا لینا ہے۔

پھر اس پر کو ساتھ لے کر تم اس پہاڑ کے نیچے وادی میں پہنچ جانا۔ وہاں ایک جھونپڑی میں ایک بوڑھی عورت رہتی ہے۔ تم اسے یہ پر دے دینا۔ وہ تمہیں ایک کاغذ دے گی جس کا رنگ سیاہ ہوگا۔ اس کاغذ کو جب تم کھول کر دیکھو گے تو اس پر سفید لکیروں سے ایک نقشہ بنا ہوا ہوگا۔ اس نقشے پر ایک جگہ گول نشان بنا ہوا ہوگا۔ اس نقشے کو تم نے خوب پڑھنا ہے۔ پھر اس جگہ کو جس کے گرد گول نشان ہوگا۔ اس جگہ کو تلاش کرنا ہے۔ وہاں ایک سنہرے رنگ کا نیولا ملے گا۔ اگر تم اس سنہرے رنگ کے نیولے کو شکار کر لو تو اس کا گوشت لا کر تم ان پہاڑیوں پر ڈالو گے تو کالا کتا نمودار ہو جائے گا۔ ورنہ تم ساری عمر سر پٹختے رہو۔ کالا کتا تمہیں نہیں مل سکتا۔ سنہری بونے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چٹان کے پیچھے چھلانگ لگائی اور ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

یہ تو بڑا مسئلہ بن گیا۔ شالی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ایسی بات نہیں ہے شالی۔ آخر ہم نے ایک
ظالم جادوگرنی کا خاتمہ کرنا ہے۔ تم اللہ کا شکر ادا کرو
کہ اس سنہری بونے کی شکل میں ہمیں رہنما ملا ہوا
ہے ورنہ ہم اسی طرح بھٹکتے رہ جاتے"۔ چھن چھنگو
نے کہا اور شالی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
" آؤ تم دونوں میرے ہاتھ پکڑو اور آنکھیں بند کر
دو"۔ چھن چھنگو نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو وہ
دونوں بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر انہوں نے چھن
چھنگو کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے اور آنکھیں بند کر لیں۔
" بڑے بابا کی انگوٹھی۔ ہمیں اس جنگل میں پہنچا
دو جہاں سرخ خرگوش کافی تعداد میں ہوں"۔ چھن
چھنگو نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا تو اس کے جسم
کو زوردار جھٹکا لگا اور پھر اس کا جسم ساکت ہو گیا تو
چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا کہ
وہ ایک گھنے جنگل میں کھڑے ہوئے تھے ۔
" آنکھیں کھول دو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شالی اور
بندر نے آنکھیں کھول دیں اور ہاتھ چھوڑ دیئے
اسی لمحے انہیں اپنے عقب میں کسی عورت کی

آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑے اور وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان کے پیچھے ایک بوڑھی عورت ہاتھ میں لکڑی پکڑے کھڑی تھی اور انہیں حیرت سے دیکھ رہی تھی۔

" تم کون ہو اور یہاں کیسے آئے ہو"۔ اس بوڑھی عورت نے کہا۔

" میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں شاملی اور چنگو بندر۔ ہم یہاں سرخ خرگوش کا شکار کرنے آئے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" لیکن کیوں"۔ بوڑھی عورت نے کہا تو چھن چھنگو نے اسے ساری بات بتا دی۔

" تمہیں سنہری بونے نے غلط بتایا ہے۔ کالا کتا انہی پہاڑوں میں ہے۔ تم وہاں جا کر اسے تلاش کرو"۔ بوڑھی عورت نے کہا۔

" بونے جھوٹ نہیں بولا کرتے۔ تم کون ہو اور اس خوفناک اور خطرناک جنگل میں کیا کرتی پھر رہی ہو"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" میرا نام رامائی ہے اور میں اس جنگل میں رہتی

ہوں۔ یہاں کے تمام درندے اور جانور میرے غلام ہیں۔ اگر تم کسی خرگوش کو واقعی شکار کرنا چاہتے ہو تو پھر تمہیں میری دو شرطیں پوری کرنا ہوں گی ورنہ تمہیں وہاں ایک خرگوش بھی نظر نہ آئے گا۔ میں نے انہیں غائب کر دیا ہے"۔ رامانی نے کہا۔

"کیا تم جادوگرنی ہو"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"نہیں، میں جادوگرنی نہیں ہوں۔ میرے اندر ایسی ایسی طاقتیں ہیں جو تمہارے اندر نہیں اور میں ان طاقتوں کو جنگل کے درندوں کی بھلائی کے لئے استعمال کرتی ہوں"۔ رامانی نے کہا۔

"اچھا بتاؤ۔ تمہاری کیا شرطیں ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"پہلی شرط یہ ہے کہ تم اس جنگل سے باہر پہاڑی پر جاؤ اور وہاں رہنے والی ایک چڑیل کو ہلاک کر دو کیونکہ یہ چڑیل میرے جنگل کے جانوروں کو کھا جاتی ہے اور میرے پاس ایسی کوئی طاق۔ نہیں ہے جس سے میں اسے ہلاک کر سکوں۔ ا!۔ تم میں یہ طاقت موجود ہے"۔ رامانی نے جواب ۔ یتے ہوئے کہا۔

"اور دوسری شرط"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"پہلی شرط پوری کر کے اس چڑیل کا سر لے آؤ گے تو میں دوسری شرط بتاؤ گی"۔ بوڑھی عورت رامانی نے کہا۔

"اور اگر ہم تمہاری شرطیں نہ مانیں تو"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"تو پھر تم بے شک تلاش کر لو۔ اس جنگل کیا۔ پوری دنیا کے جنگلوں میں تمہیں کہیں کوئی خرگوش نظر نہیں آئے گا۔ یہاں سے قریب ہی میری جھونپڑی ہے۔ اگر تم میری پہلی شرط پوری کر لو تو وہاں آ جانا"۔ بوڑھی عورت نے کہا اور واپس مڑ کر درختوں کے پیچھے غائب ہو گئی۔

"آؤ اس چڑیل کا خاتمہ کر دیں اور کیا ہو سکتا ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم پہلے خرگوش تلاش کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ بوڑھی عورت غلط بیانی سے کام لے رہی ہو"۔ شامل نے کہا۔

"نہیں، میں نے محسوس کیا ہے کہ یہ سچ کہہ رہی

ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"لیکن یہ اس نے کیوں کہا ہے کہ سنہری بونے نے جھوٹ بولا ہے"۔ چنگو بندر نے کہا۔

"وہ ہمیں خرگوش کے شکار سے روکنا چاہتی تھی"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر آؤ"۔ شالی نے کہا۔

"میرے ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر لو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو ان دونوں نے اس کی ہدایت پر عمل کیا۔

"بڑے بابا کی انگوٹھی۔ ہمیں اس پہاڑی پر پہنچا دو جہاں چڑیل رہتی ہے"۔ چھن چھنگو نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا تو اس کے جسم کو زوردار جھٹکا لگا اور پھر اس کا جسم ساکت ہو گیا۔ چھن چھنگو نے آنکھیں کھولیں تو وہ اب جنگل کی بجائے پہاڑوں کے دامن میں موجود تھے۔

"آنکھیں کھول دو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شالی اور چنگو بندر نے آنکھیں کھول دیں۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ میرا نرم نرم شکار آ گیا۔ ہا۔ ہا۔ ہا"۔ اچانک انہیں دور سے کسی عورت کے قہقہوں اور

باتوں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ چونک کر ادھر دیکھنے لگے۔ اسی لمحے ایک چٹان کی اوٹ سے ایک اونچے قد کی خوفناک چڑیل نکل کر سامنے آ گئی۔ وہ واقعی بے حد طاقتور اور خوفناک چڑیل تھی۔ چھن چھنگو نے فوراً تلوار نکال لی۔

" ہا۔ ہا۔ ہا۔ ابھی دیکھو تمہارا اور تمہاری تلوار کا کیا حشر ہوتا ہے"۔ اس چڑیل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر ہوا میں گھمائے تو چھن چھنگو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم مجسمے میں تبدیل ہو گیا ہو۔ یہی حالت شالی اور چنگو بندر کی بھی ہوئی۔ تلوار چھن چھنگو کے ہاتھ سے نکل کر نیچے گر گئی تھی۔ اسی لمحے وہ چڑیل ان کے قریب آ گئی۔ اس نے ایک بار پھر دونوں ہاتھ ہوا میں لہرائے تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا جال نظر آنے لگا۔ اس نے جال ان تینوں کے گرد پھینکا اور پھر انہیں اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈال لیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ چڑیل قہقہے لگاتی ہوئی ایک بڑی غار کی طرف بڑھنے لگی۔

"رک جاؤ"۔ اچانک سنہری بونے کی آواز سنائی دی تو چڑیل بے اختیار رک گئی۔

"تم نے کیوں انہیں پکڑ رکھا ہے"۔ اسی لمحے ایک چٹان پر نمودار ہونے والے سنہری بونے نے کہا۔

"یہ میرا شکار ہیں۔ نرم نرم شکار۔ اب میں اطمینان سے غار میں بیٹھ کر انہیں کھاؤں گی"۔ چڑیل نے کہا۔

"تم انہیں نہیں کھا سکتی۔ کیونکہ ان کی جیب میں کالی بلی کی دو آنکھیں ہیں۔ تم جب تک وہ آنکھیں نہ نکال لو تب تک تم انہیں نہیں کھا سکو گی"۔ سنہری بونے نے کہا۔

"چلو وہ میں نکال دوں گی"۔ چڑیل نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"پھر ٹھیک ہے"۔ سنہری بونے نے کہا اور غائب ہو گیا۔ چڑیل انہیں لے کر غار میں پہنچ گئی۔ خاصی بڑی غار تھی۔ جس میں بے حد مکروہ بو پھیلی ہوئی تھی۔ ہر طرف جانوروں کی ہڈیاں پڑی نظر آ رہی تھیں۔ چڑیل نے انہیں غار کے فرش پر ڈال دیا اور

پھر ان کے گرد موجود جال ہٹا کر ایک طرف پھینک دیا اس کے بعد اس نے چھن چھنگو کی جیبوں میں ہاتھ ڈالا اور پھر اس میں سے بلی کی دونوں آنکھیں باہر نکال لیں لیکن جیسے ہی اس نے بلی کی آنکھیں باہر نکالیں وہ چیختی ہوئی نیچے گری اور تڑپنے لگی اور اسی لمحے ان تینوں کے جسموں میں حرکت آ گئی۔

" لو چھن چھنگو اپنی تلوار اور اس چڑیل کی گردن اڑا دو"۔ غار کے دہانے سے سنہری بونے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی تلوار اندر آ گری تو چھن چھنگو نے جھپٹ کر تلوار اٹھائی اور پوری قوت سے اس نے تلوار چڑیل کی گردن پر ماری تو چڑیل کی گردن کٹ کر ایک طرف جا گری اور اس کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے غار گونج اٹھا۔ اس کے ہاتھ سے بلی کی آنکھیں نکل کر گر پڑی تھیں جو چھن چھنگو نے اٹھا کر دوبارہ جیب میں ڈال لیں۔

" اب اس کی گردن جال میں ڈال کر لے جاؤ اور اس بوڑھی عورت کو دے دو"۔ سنہری بونے نے کہا۔

" تم نے واقعی ہماری مدد کی ہے ورنہ چڑیل ہمیں

کھا جاتی۔ تمہارا بے حد شکریہ"۔ چھن چھنگو نے کہا۔
" تم حق پر ہو اس لئے میں تمہاری مدد کر رہا ہوں"۔ سنہری بونے نے کہا اور غائب ہو گیا۔ چھن چھنگو نے اس چڑیل کا کٹا ہوا سر جال میں لپیٹا اور پھر وہ اسے گھسیٹتا ہوا غار سے باہر لے آیا۔
" میرے ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر لو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شاملی اور پنگو بندر نے ایسا ہی کیا۔
" بونے بابا کی انگوٹھی۔ ہمیں دوبارہ اس جنگل میں رامانی کی جھونپڑی کے سامنے پہنچا دو"۔ چھن چھنگو نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا تو اس کے جسم کو زوردار جھٹکا لگا اور پھر اس کا جسم ساکت ہو گیا۔ چھن چھنگو نے آنکھیں کھولیں تو اس نے دیکھا کہ وہ دوبارہ اسی جنگل میں موجود تھے اور سامنے ایک جھونپڑی بھی تھی۔
" آنکھیں کھول دو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شاملی اور پنگو بندر نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں نے چھن چھنگو کے ہاتھ بھی چھوڑ دیئے۔
" آؤ میرے ساتھ"۔ چھن چھنگو نے کہا اور جال کو

گھسیٹتا ہوا جھونپڑی کی طرف بڑھنے لگا۔ اسی لمحے
جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور بوڑھی عورت رامانی لاٹھی
ٹیکتی ہوئی باہر آ گئی۔

"یہ لو چڑیل کا سر"۔ چھن چھنگو نے جال کو گھما
کر اس کے سامنے پھینکتے ہوئے کہا تو بوڑھی عورت
بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت
کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اتنی جلدی۔ حیرت ہے"۔ بوڑھی نے چڑیل کے
سر کو پیر سے ٹھوکر مارتے ہوئے کہا۔

"ہم جلد از جلد اس ظالم جادوگرنی کا خاتمہ کرنا
چاہتے ہیں۔ تم اپنی دوسری شرط بتاؤ"۔ چھن چھنگو
نے کہا۔

"تم نے واقعی کام دکھایا ہے۔ اس ظالم چڑیل کا
خاتمہ کر دیا ہے اس لئے اب میں نہ صرف دوسری
شرط نہیں لگاؤں گی بلکہ تمہاری مدد بھی کروں گی۔
اب تمہیں سرخ خرگوش کا شکار کرنے اور دوسرے
مراحل طے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم واپس
پہاڑوں پر جاؤ۔ کالا کتا اب تمہیں نظر آنے لگ جائے

گا۔ بوڑھی عورت نے کہا۔

"کیا واقعی۔ چھن چھنگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں جاؤ"۔ بوڑھی عورت نے کہا تو چھن چھنگو نے خود ہی ہاتھ بڑھا کر شالی اور پنگو بندر کے ہاتھ پکڑے اور آنکھیں بند کر لیں۔ ان دونوں نے بھی آنکھیں بند کر لیں۔

"بڑے بابا کی انگوٹھی۔ ہمیں دوبارہ کالی ماتا جادوگرنی کے محل والے پہاڑوں میں پہنچا دو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو اس کے جسم کو زوردار جھٹکا لگا اور پھر اس کا جسم ساکت ہو گیا تو اس نے آنکھیں کھول دیں اور ساتھ ہی اس نے اپنے ہاتھ بھی شالی اور پنگو بندر کے ہاتھوں سے ہٹا لئے اور ان دونوں نے بھی آنکھیں کھول دیں۔ اب وہ دوبارہ انہی پہاڑوں میں موجود تھے اور پھر تھوڑی سی تلاش کے بعد ایک غار میں انہوں نے ایک کالے کتے کو بیٹھا دیکھ لیا۔ کتا واجبا بڑا نہ تھا لیکن اس کی دم کافی لمبی تھی۔ چھن چھنگو نے بلی کی ایک آنکھ جیب سے نکال کر اس

کتے کے سامنے ڈالی تو کتے نے تیزی سے منہ مارا اور دوسرے لمحے وہ بلی کی آنکھ کھا گیا۔ جیسے ہی بلی کی آنکھ اس کے حلق سے نیچے اتری وہ یکلخت نیچے گرا اور تڑپنے لگا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ہلاک ہو گیا تو چھن چھنگو نے تلوار کھینچی اور آگے بڑھ کر اس نے تلوار کی مدد سے اس کتے کی دم کاٹ لی۔ پھر تلوار کو کمر سے باندھ کر اس نے دم کو ایک طرف سے پکڑا اور وہ سب غار سے باہر آ گئے ۔ ابھی وہ باہر آئے ہی تھے کہ اچانک دور سے خوفناک آوازیں سنائی دینے لگیں اور وہ ٹھٹھک کر رک گئے ۔ تھوڑی دیر بعد ایک بوڑھی عورت نمودار ہوئی جس کے بال اس کے پیروں تک لمبے تھے ۔

"تم، تم مجھے ہلاک کرنے آئے ہو جبکہ میں نے تمہاری صلاحیتیں پہلے ہی ختم کر دی تھیں لیکن تم پھر بھی اس حد تک پہنچ گئے ہو۔ اب میں تمہیں ہلاک کر دوں گی"۔ اس بوڑھی عورت نے چیخ کر کہا۔

"تم کون ہو"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"میں کالی ماتا جادوگرنی ہوں۔ دنیا کی سب سے

طاقتور جادوگرنی"۔ اس بوڑھی عورت نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر ہوا میں لہرانے شروع کر دیئے لیکن اسی لمحے چھن چھنگو تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ کالی ماتا جادوگرنی کچھ سمجھتی چھن چھنگو نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کالے کتے کی دم گھما کر کوڑے کی طرح اس عورت کے سر پر مار دی اور تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔

"یہ، یہ کیا کیا تم نے۔ اوہ۔ اوہ۔ میری تمام طاقتیں ختم کر دیں تم نے"۔ بوڑھی عورت نے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتی چھن چھنگو نے تلوار کھینچی اور اس پر حملہ کر دیا۔ اب چونکہ وہ ایک عام عورت بن چکی تھی اس لئے وہ اپنا دفاع نہ کر سکی اور پہلے ہی وار میں تلوار نے اس کی گردن اڑا دی اور اس کا سر اور دھڑ نیچے گر کر تڑپنے لگے۔

"میرا نام کالی ماتا جادوگرنی تھا۔ میں بے حد طاقتور جادوگرنی تھی۔ میں نے اپنے بچاؤ کے لئے چھن چھنگو

کی تمام صلاحیتیں ختم کر دی تھیں لیکن میں پھر بھی نہ بچ سکی۔ چھن چھنگو نے اپنی عقل سے میری طاقتیں ختم کر کے مجھے ہلاک کر دیا ہے"۔ ایک روتی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ اسی لمحے انہوں نے دیکھا کہ سامنے موجود کالی ماتا جادوگرنی کا محل بھی غائب ہو گیا۔ اب وہاں عام سی زمین تھی۔

"مبارک ہو چھن چھنگو۔ تم نے ایک بار پھر ایک ظالم جادوگرنی کا خاتمہ کر دیا ہے"۔ اسی لمحے سنہری بونے کی آواز سنائی دی۔

"شکریہ سنہری بونے۔ تم نے ہماری قدم قدم پر مدد کی ہے۔ اگر تم مدد نہ کرتے تو ہم اس ظالم جادوگرنی کا خاتمہ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکتے"۔ چھن چھنگو نے سنہری بونے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کچھ تمہارے حوصلے، ہمت اور اللہ تعالیٰ پر بھروسے کی وجہ سے ہوا ہے۔ سچ ہے جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ مشکلات میں اس کی اس

طرح مدد کرتا ہے کہ کامیابی اسے ہی ملتی ہے"۔ سنہری بونے نے کہا اور پھر وہ انہیں سلام کرکے غائب ہو گیا۔ شالی اور پنگو بندر بھی خوشی سے اچھلنے لگ گئے تھے۔

"آؤ اب واپس اس سرائے میں چلیں"۔ چھن چھنگو نے کہا تو ان دونوں نے اس کے ہاتھ پکڑے اور آنکھیں بند کر لیں۔

"بڑے بابا کی انگوٹھی۔ ہمیں ہماری سرائے کے کمرے میں پہنچا دو"۔ چھن چھنگو نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا تو اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور پھر جیسے ہی اس کا جسم ساکت ہوا اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ سرائے کے اسی کمرے میں موجود تھے۔

"آنکھیں کھول دو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شالی اور پنگو بندر نے آنکھیں کھول دیں۔

"تمہاری صلاحیتیں واپس آ گئی ہیں یا نہیں"۔ شالی نے کہا۔

"ہاں، مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ صلاحیتیں واپس آ

گئی ہیں۔ چمن چھنگو نے کہا تو شالی اور پنگو بندر اور
بھی زیادہ خوش ہو گئے۔

ختم شد

چھن چھنگو کا دلچسپ اور حیرت انگیز کارنامہ

چھن چھنگو اور سیاہ کتے

مصنف مظہر کلیم ایم اے

کتا جادوگر جس نے آدم خور کتے پالے ہوئے تھے اور وہ انسانوں کو ہلاک کر کے کتوں کے سامنے ڈال دیتا تھا۔

کتا جادوگر جس نے چھن چھنگو، پنکو بندر اور شالی کو بغیر ہاتھ لگائے ڈینوسار سانپوں کی وادی میں پہنچا دیا۔ پھر کیا ہوا ——؟

سیاہ کتے جن پر چھن چھنگو کی پراسرار قوتیں اثر نہ کر سکتی تھیں۔ کیوں ——؟

کیا چھن چھنگو سیاہ کتوں کو ہلاک کر سکا —— یا خود سیاہ کتوں اور کتے جادوگر کا شکار ہو گیا ——؟

انتہائی دلچسپ حیرت انگیز
اور نئے واقعات سے بھرپور کہانی

ناشران
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ - اردو بازار
لاہور

راحیل
Arshad
چھن چھنگلو
اور سیاہ کتے
Zahoor

نمبر 18

پیارے بچوں کیلئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

چھن چھنگلو اور سیاہ کتے

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔

یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور

Mob: 0300-9401919

چھن چھنگو، شاملی اور پنگو بندر تینوں ایک بیل گاڑی میں سوار ہو کر شہر بدخشاں جا رہے تھے۔ بدخشاں کے ایک آدمی نے ان سے ملاقات کر کے انہیں بتایا تھا کہ بدخشاں میں ایک ظالم جادوگر ایسا رہتا ہے جس کے پاس بے شمار خونخوار سیاہ رنگ کے کتے ہیں اور وہ ان کتوں کو انسانوں کا گوشت کھلاتا ہے اور اس کام کے لئے اس نے بدخشاں کے لوگوں پر جادو کر رکھا ہے کہ لوگ ہر ہفتے قرعہ اندازی کر کے ایک آدمی کا نام نکالتے ہیں اور اسے ہلاک کر کے اس جادوگر کے احاطے میں پھینک آتے ہیں تاکہ اس کے سیاہ کتے اس آدمی کا گوشت کھا سکیں۔

ان کا خیال ہے کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو پورے شہر پر مصیبتیں ٹوٹ پڑیں گی۔ گو شہر کے بہت سے سمجھدار لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں لیکن ان کی بات کوئی نہیں سنتا اور یہ جادوگر بھی انتہائی ظالم اور سفاک آدمی ہے۔ اگر اس کے خلاف کوئی بات کرے تو اس پر کتے حملہ کر دیتے ہیں اور اسے چیر پھاڑ کر کھا جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ جادوگر جب چاہے کسی گھر سے کوئی لڑکی اٹھا کر اپنے محل میں لے جاتا ہے اور پھر کچھ دن اسے اپنے پاس رکھ کر ہلاک کر کے کتوں کے سامنے ڈال دیتا ہے۔ اس لئے سب لوگ اسے کتا جادوگر کہتے ہیں۔ جب چھن چھنگو نے اس کتے جادوگر کے بارے میں یہ بات سنی تو اس نے اسی وقت فیصلہ کر لیا کہ وہ اس کتے جادوگر کا فوری طور پر خاتمہ کرے گا۔ چنانچہ اس نے ایک بیل گاڑی والے کو تیار کر لیا کہ وہ انہیں بدخشاں پہنچا دے۔ آج انہیں سفر کرتے ہوئے چار روز گزر گئے تھے اور بیل گاڑی والے کے مطابق ابھی دو روز کا سفر باقی تھا۔ چونکہ وہ اس وقت کسی جادوگر یا ظالم کے خلاف

کام نہیں کر رہے تھے اس لئے وہ بندر بابا کی دی ہوئی طاقتوں کے ذریعے پلک جھپکنے میں کہیں آ جا نہ سکتے تھے اس لئے مجبوراً انہیں بیل گاڑی کا سفر کرنا پڑ رہا تھا۔ اس وقت رات ہونے والی تھی اور بیل گاڑی والے نے انہیں بتایا تھا کہ رات پڑنے سے پہلے وہ ایک شہر میں پہنچ جائیں گے جہاں ایک چھوٹی سی سرائے موجود ہے۔ شام ہونے والی تھی اور ابھی تک اس شہر کے نشانات انہیں نظر نہ آئے تھے لیکن بیل گاڑی والا بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیل گاڑی چلاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ بیل گاڑی چلانے والے کا نام بابا ہاشم تھا۔ وہ بوڑھا آدمی تھا لیکن اس کی صحت جوانوں سے بھی اچھی تھی اور اس کا کہنا تھا کہ وہ اب اس بڑھاپے میں بھی کئی کئی من وزن اٹھا کر میلوں پیدل چل سکتا ہے۔

"تم بدخشاں کیوں جا رہے ہو"۔ اچانک بابا ہاشم نے چھن چھنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم وہاں ایک ظالم جادوگر کا خاتمہ کرنے جا رہے ہیں"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

ظالم جادوگر کا خاتمہ تم کرو گے۔ تم تو خود ابھی بچے ہو۔ وہاں تو بڑے بڑے بہادر اس کے ہاتھوں مارے گئے ہیں۔ وہ بہت بڑا جادوگر ہے اور انتہائی طاقتور آدمی ہے اور وہ تلوار چلانے کا تو ایسا ماہر ہے کہ اس کا دعویٰ ہے کہ پوری دنیا میں تلوار چلانے میں اس کا کوئی مقابلہ کر ہی نہیں سکتا۔ بابا ہاشم نے کہا۔

کیا تم اس سے ملے ہوئے ہو۔ چھن چھنگو نے حیران ہو کر کہا۔

ہاں، میں اس کے پاس بیس سال تک ملازم رہا ہوں اور اس کے کتوں کے رکھوالوں میں سے ایک تھا۔ بابا ہاشم نے جواب دیا۔

پھر تم نے کیوں اس کی نوکری چھوڑ دی۔ چھن چھنگو نے کہا۔

میں اس کے ایک جادو کے راز سے واقف ہو گیا تھا۔ وہ تو مجھے فوراً ہلاک کر دیتا لیکن اس کی مجبوری یہ تھی کہ جب اس راز کا پتہ چل جائے اسے یہ جادوگر ہلاک نہیں کر سکتا۔ اس لئے اس نے مجھے دو

دن تک بھوکا رکھا۔ کوڑے مارے اور پھر ایک ماہ تک ہاتھ پیر باندھ کر قیدخانے میں ڈال دیا لیکن میں سخت جان تھا اس لئے بچ گیا۔ اس کے بعد مجبوراً اس نے مجھے اپنے محل سے نکال دیا اور میں نے محنت مزدوری کرکے یہ بیل گاڑی خرید لی اور اب اس پہ لوگوں کو اور سامان لاد کر اپنا گزارہ کرتا ہوں"۔ بابا ہاشم نے جواب دیا۔

"وہ کیا راز تھا"۔ شاہلی نے پوچھا۔

"میں نے آج تک کسی کو نہیں بتایا کیونکہ اگر اس ظالم جادوگر کو معلوم ہو گیا کہ میں نے کسی کو یہ راز بتا دیا ہے تو وہ مجھے تو ہلاک نہیں کر سکتا۔ کیونکہ مجھے تو اس کے محل میں اس راز کا علم ہوا تھا لیکن دوسرے کو چونکہ اس کے محل میں علم نہیں ہوا ہوگا اس لئے شرط کے مطابق وہ اسے ہلاک کر سکتا ہے"۔ بابا ہاشم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس بات کی فکر چھوڑو۔ وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ ہماری تو ساری زندگی ان ظالموں کے خلاف لڑتے ہوئے گزر گئی ہے۔ ہمیں بندر بابا نے اس کے

لئے مخصوص صلاحیتیں بخش رکھی ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا تو بابا ہاشم بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ، اوہ کہیں تمہارا نام چھن چھنگو تو نہیں ہے"۔ بابا ہاشم نے چونک کر کہا۔

"ہاں، میرا نام چھن چھنگو ہے۔ یہ میری ساتھی ہے شالی اور یہ ہمارا ساتھی ہے پنگو بندر"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ، میں نے تم تینوں کے بارے میں سن رکھا ہے کہ تم نے بے شمار ظالموں کا خاتمہ کیا ہے۔ اوہ، اوہ تو یہ بات ہے۔ پھر تو میں تمہیں ضرور بتاؤں گا بلکہ تمہاری مدد بھی کروں گا تاکہ اس ظالم جادوگر اور اس کے سیاہ کتوں سے لوگوں کو نجات مل سکے"۔ بابا ہاشم نے کہا۔

"پہلے تم اس کا نام بتاؤ کیونکہ سب اسے کتا جادوگر کہتے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"اس جادوگر کا اصل نام ساگو جادوگر ہے لیکن چونکہ اس نے خونخوار اور آدم خور کتے پالے ہوئے ہیں اس لئے سب اسے کتا جادوگر کہتے ہیں"۔ بابا ہاشم

نے جواب دیا۔

"یہ کہاں رہتا ہے"۔ چھن چھنگو نے پوچھا۔

"بدخشاں شہر سے بیس کوس دور پہاڑوں کے اندر اس کا سیاہ رنگ کا بہت بڑا محل ہے۔ وہ وہاں رہتا ہے"۔ بابا ہاشم نے جواب دیا۔

"اس محل میں اس کے ساتھ کتنے آدمی رہتے ہیں"۔ چھن چھنگو نے پوچھا۔

"اس کے پاس ایک سو کتے ہیں اور ہر کتے کے لئے اس نے چار ملازم رکھے ہوئے ہیں۔ اس طرح چار سو ملازم تو اس کے کتوں کے رکھوالے ہیں اور پچاس چوکیدار ہیں۔ پچاس دوسرے ملازم ہیں جن میں عورتیں بھی شامل ہیں، اس طرح اس کے محل میں پانچ سو آدمی رہتے ہیں"۔ بابا ہاشم نے جواب دیا۔

"ان سب کو وہ کیسے کھلاتا پلاتا ہے"۔ اس بار شالی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جادو کی مدد سے۔ وہ شہر کی سبزیاں، پھل، غلہ اور گوشت وغیرہ منگوا لیتا ہے جسے اس کے ملازم پکا کر کھاتے ہیں"۔ بابا ہاشم نے جواب دیا۔

۔ مفت"۔ شالی نے حیران ہو کر پوچھا۔
۔ تو کیا وہ پیسے دے کر خریدے گا۔ لوگ تو شکر
کرتے ہیں کہ ان کی جان بچ جاتی ہے"۔ بابا ہاشم نے
کہا۔
۔ بابا ہاشم، یہ بتاؤ کہ اس کا جادو کس قسم کا
ہے"۔ چمن چھنگو نے کہا تو بابا ہاشم بے اختیار چونک
پڑا۔
۔ کس قسم کا۔ کیا مطلب۔ جادو کی بھی قسمیں ہوتی
ہیں"۔ بابا ہاشم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
۔ ہاں۔ بہت سے جادو ایسے ہوتے ہیں جو منتر
پڑھنے سے ہو جاتے ہیں۔ بہت سے دیوؤں، جنوں اور
پریوں کو قابو کرکے کام کرواتے رہتے ہیں اور بہت
سے ایسے ہوتے ہیں کہ زمین کے اندر رہنے والی
مخلوقات کو قابو کر لیا جاتا ہے"۔ چمن چھنگو نے کہا۔
۔ اوہ، یہ بات تو مجھے معلوم نہیں ہے لیکن اس
کے پاس عجیب و غریب قسم کی مخلوق آتی جاتی رہتی
ہے جو بظاہر تو انسان نظر آتے ہیں لیکن ان کے
چہرے جانوروں جیسے ہوتے ہیں جیسے لومڑی کی شکل

کی عورت، بھیڑیئے کی شکل کا مرد۔ ویسے وہ منتر بھی پڑھتا رہتا ہے"۔ بابا ہاشم نے جواب دیا۔

"اچھا، اب بتاؤ کہ تمہیں اس کے کس راز کا علم ہو گیا تھا جس کی وجہ سے تمہیں سزا ملی"۔ چمن چھنگو نے کہا۔

"مجھے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ اس جادوگر کی جان کس چیز میں ہے"۔ بابا ہاشم نے جواب دیا تو چمن چھنگو اور شاملی دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"واہ، یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ اس طرح ہمارا کام بے حد آسان ہو جائے گا"۔ چمن چھنگو نے کہا۔

"نہیں چمن چھنگو۔ یہ جادوگر بے حد ذہین آدمی ہے۔ اس نے اپنی جان کی حفاظت کا ایسا انتظام کر رکھا ہے کہ دنیا کا کوئی آدمی بھی اسے کسی طرح بھی ہلاک نہیں کر سکتا"۔ بابا ہاشم نے کہا۔

"تم اس بات کو چھوڑو۔ ہمیں بتاؤ کہ کیا راز ہے"۔ چمن چھنگو نے کہا۔

"ساگو جادوگر کی جان ایک چھوٹی سی نیلے رنگ کی چڑیا میں ہے۔ یہ چڑیا نیلے رنگ کی پتلی پتلی سلاخوں

سے بنے ہوئے پنجرے میں بند ہے۔ یہ سلاخیں اس
قدر قریب ہیں کہ میں سے صرف ہوا گزر سکتی
ہے اور کوئی چیز نہیں گزر سکتی۔ یہ پنجرہ ایک ایسے
کمرے میں چھت سے لٹکا ہوا ہے کہ جس کے چاروں
طرف خوفناک دلدلیں ہیں۔ ان دلدلوں کے درمیان
جہاں خالی جگہیں ہیں وہاں قسم قسم کے خوفناک
جانور اور حشرات الارض لاکھوں کی تعداد میں رہتے
ہیں۔ اس دلدلی علاقے کے گرد خوفناک اور گھنا جنگل
ہے جس میں بے شمار خوفناک درندے رہتے ہیں"۔
بابا ہاشم نے جواب دیا۔

"یہ علاقہ ہے کہاں"۔ چھن چھنگو نے پوچھا۔

"یہ علاقہ سیاہ سمندر کے اندر کسی خوفناک جزیرے
پر واقع ہے جس کا علم کسی کو بھی نہیں ہے اور نہ
وہاں کوئی پہنچ سکتا ہے"۔ بابا ہاشم نے کہا۔

"اچھا یہ بتاؤ بابا ہاشم کہ تمہیں اس راز کا اتنی
تفصیل سے کیسے علم ہوا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"جادوگر کے محل میں میرا رہائشی کمرہ علیحدہ تھا۔
اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس

کے قریب اس جادوگر کا وہ کمرہ تھا جس میں وہ اپنے
مہمانوں سے ملاقات کرتا تھا۔ میں اپنے کمرے میں بیٹھا
ہوا تھا کہ میں نے جادوگر کی بھاری اور چیختی ہوئی
آواز سنی۔ وہ بہت ناراض ہو رہا تھا۔ میں تجسس کے
مارے اٹھا اور دبے پاؤں چلتا ہوا اس کمرے تک پہنچ
گیا۔ اس کمرے کی ایک کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ میں نے
اس کھڑکی سے اندر جھانکا تو میں نے دیکھا کہ اندر
ایک خوبصورت لڑکی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی اور اس
کے سامنے والی کرسی پر ساگو جادوگر بیٹھا ہوا تھا۔ یہ
لڑکی کسی بادشاہ کی بیٹی تھی جسے ساگو جادوگر اٹھا کر
لے آیا تھا اور اب وہ اس سے شادی کرنا چاہتا تھا
لیکن لڑکی نہ مان رہی تھی۔ جب ساگو جادوگر نے
بہت اصرار کیا تو اس لڑکی نے کہا کہ وہ اس سے اس
لئے شادی نہیں کرنا چاہتی کہ وہ جادوگر ہے اور اسے
کسی بھی وقت ہلاک کیا جا سکتا ہے جس پر ساگو جادوگر
نے اسے یہ ساری تفصیل بتائی جو میں نے بھی سن
لی لیکن ساگو جادوگر کو کسی طرح علم ہو گیا اور اس
نے مجھے سزا دی"۔ بابا ہاشم نے جواب دیتے ہوئے

کہا۔
"اس کے سیاہ رنگ کے کتے جن کے تم رکھوالے تھے عام کتے ہیں یا جادو کے کتے ہیں"۔ چمن چھنگو نے کہا۔
"وہ سب عام کتے ہیں انتہائی خونخوار نسل کے ہیں اور جادوگر نے انہیں جان بوجھ کر آدم خوری کی عادت ڈالی ہے"۔ بابا ہاشم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"پھر تو ان کتوں کو پہلے ہلاک کر دینا چاہئے تاکہ یہ مزید آدم خوری نہ کر سکیں"۔ شاملی نے کہا۔
"یہ کتے اس وقت تک ہلاک نہیں ہو سکتے جب تک یہ ساگو جادوگر ہلاک نہیں ہو جائے گا"۔ بابا ہاشم نے کہا۔
"کیوں، جب یہ عام کتے ہیں تو پھر ......" چمن چھنگو نے کہا۔
"یہ ہیں تو عام کتے۔ لیکن ان پر ساگو جادوگر نے اپنا خاص جادو کیا ہوا ہے جیسے ہی تم انہیں ہلاک کرنے کی کوشش کرو گے۔ غائب ہو جائیں گے"۔ بابا ہاشم نے کہا۔ اس دوران وہ شہر میں پہنچ گئے تھے

اور بابا ہاشم نے بیل گاڑی ایک سرائے کے سامنے روک دی تاکہ رات کو سب آرام کر سکیں اور دوسرے روز دن کے وقت اپنا سفر جاری رکھ سکیں۔

ایک بہت بڑا کمرہ تھا جس میں ہر چیز سیاہ رنگ کی تھی۔ دیواروں کا رنگ، فرش کا رنگ، دروازہ اور کھڑکیوں کا رنگ اور ان پر پڑے ہوئے پردوں کا رنگ بھی گہرا سیاہ تھا البتہ اس کمرے کی چھت سے تیز روشنی نکل رہی تھی اور اس کمرے کے درمیان میں بچھے ہوئے ایک سیاہ رنگ کے تخت کے اوپر بچھے ہوئے سیاہ رنگ کے قالین پر ایک پہلوان نما آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر بھی سیاہ رنگ کا لباس تھا اور اس نے سیاہ رنگ کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا پیالہ تھا جس میں سیاہ

رنگ کا مشروب بھرا ہوا تھا اور وہ گھونٹ گھونٹ سے مشروب پی رہا تھا۔ اس آدمی کے دائیں بائیں دو خوبصورت لڑکیاں کھڑی تھیں جن کے جسموں پر بھی سیاہ رنگ کے لباس تھے لیکن وہ خاموش اور ساکت کھڑی ہوئی تھیں۔ ایک لڑکی کے ہاتھ میں سیاہ رنگ کی صراحی تھی جبکہ دوسری لڑکی کے ہاتھ میں ایک ساز تھا لیکن وہ ساز بجا نہیں رہی تھی۔ اچانک کمرے میں ایک ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو تخت پر بیٹھا ہوا آدمی جو کہ ساگو جادوگر تھا بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا پیالہ تخت پر رکھ دیا۔

"تم جاؤ"۔ ساگو جادوگر نے دونوں لڑکیوں سے کہا تو دونوں لڑکیاں خاموشی سے چلتی ہوئی کمرے سے نکل گئیں۔

"آ جاؤ کاسو"۔ ساگو جادوگر نے اونچی لیکن تحکمانہ لہجے میں کہا تو سامنے کمرے کا فرش پھٹا اور ایک سیاہ رنگ کا چھوٹا سا بچہ باہر آگیا۔ اس کے سر کے بال سنہرے گھنگھریالے تھے۔ آنکھوں میں سفیدی کی مقدار زیادہ تھی۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا لباس

تھا۔ وہ بچہ فرش سے باہر آتے ہی ساگو جادوگر کے سامنے جھک گیا۔

"کیسے آئے ہو"۔ ساگو جادوگر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ایک اہم اطلاع دینی ہے"۔ کاسو نے جواب دیا۔

"کیا"۔ ساگو جادوگر نے چونک کر پوچھا۔

"آقا۔ تمہارے خاتمے کے لئے بندر بابا کی صلاحیتیں رکھنے والا ایک لڑکا جس کا نام چھن چھنگو ہے۔ اس کی ساتھی لڑکی شالی جو کہ حاتم جادوگر کی بیٹی ہے اور ان کا ساتھی چنگو بندر جو انسانی زبان بول بھی لیتا ہے اور سمجھ بھی لیتا ہے راسان شہر سے چل پڑے ہیں"۔ کاسو نے کہا تو ساگو جادوگر بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ بندر بابا کون ہے اور اس نے کیا صلاحیتیں دے رکھی ہیں"۔ ساگو جادوگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بندر بابا بہت بڑی روحانی شخصیت ہیں ساگو جادوگر۔ اس نے چھن چھنگو کو خصوصی صلاحیتیں دے

رکھی ہیں جن کی مدد سے وہ ظالموں کے خلاف کام کرتا ہے اور اس کے ہاتھوں اب تک سینکڑوں ظالم جادوگر اور لوگ ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس کی زندگی کا مقصد ہی ظالموں کو ہلاک کرنا ہے"۔ کاسو نے جواب دیا۔

"کیا نام ہے اس کا چھن چھنگو"۔ ساگو نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کے ایک ہاتھ کی چھ انگلیاں ہیں اس لئے اسے بچپن سے ہی چھنگو کہا جاتا ہے۔ پھر جب وہ بڑا ہوا تو اس کے چلنے سے چھن چھن کی آواز قدرتی طور پر سنائی دیتی تھی اس لئے سب اسے چھن چھنگو کہتے تھے ۔ پھر اس کی ملاقات بندر بابا سے ہو گئی اور بندر بابا نے اس کے جسم سے نکلنے والی آواز بند کر دی اور اسے صلاحیتیں بخش دیں اور ساتھ ہی اسے چنگو بندر بھی دے دیا جو اس وقت بچہ تھا اس لئے اب بھی اسے چھن چھنگو ہی کہا جاتا ہے"۔ کاسو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اور یہ شمالی کون ہے"۔ ساگو جادوگر نے پوچھا۔

"یہ ایک مشہور جادوگر حاتم جادوگر کی بیٹی ہے۔ حاتم وفات پا چکا ہے البتہ اس نے مرنے سے پہلے اپنا جادو اپنی بیٹی شالی کو دے دیا اور باپ کے مرنے کے بعد شالی اب ساتھی کے طور پر چھن چھنگو کے ساتھ رہتی ہے"۔ کاسو نے جواب دیا۔

"وہ مجھے کیسے ہلاک کر سکتے ہیں"۔ ساگو جادوگر نے کہا۔

"انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ تمہاری جان کس میں ہے۔ وہ اسے حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دیں گے اور جب وہ کامیاب ہو گئے وہ تمہیں ہلاک کر دیں گے"۔ کاسو نے جواب دیا تو اطمینان سے بیٹھا ہوا ساگو جادوگر اس بار بے اختیار چونک پڑا۔

"انہیں کیسے معلوم ہو گیا"۔ ساگو جادوگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے پاس ایک ملازم تھا بابا ہاشم۔ جو اتفاق سے اس راز سے واقف ہو گیا اور تم نے اسے سزا دی لیکن وہ بچ گیا اور وہ اب بیل گاڑی چلاتا ہے۔ چھن چھنگو وغیرہ اس کی بیل گاڑی میں سفر کر رہے تھے

اور پھر انہیں اس بارے میں تمام تفصیل بابا ہاشم نے بتائی ہے"۔ کاسو نے جواب دیا۔

"وہ اس وقت کہاں موجود ہیں"۔ ساگو جادوگر نے اس بار تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ اس وقت شہر گاسان کی سرائے میں ہیں"۔ کاسو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہارا شکریہ، اب تم جا سکتے ہو۔ اب میں خود ان سے نمٹ لوں گا"۔ ساگو جادوگر نے کہا تو کاسو نے جھک کر سلام کیا اور پھر فرش میں غائب ہو گیا۔ ساگو جادوگر نے سامنے رکھا ہوا سیاہ مشروب سے بھرا پیالہ اٹھایا اور اسے منہ سے لگا لیا۔ پہلے تو وہ گھونٹ گھونٹ پی رہا تھا لیکن اب اس نے پیالہ اس وقت منہ سے ہٹایا جب اس کے اندر موجود تمام مشروب اس کے حلق سے نیچے اتر گیا۔ اس کے بعد اس نے پیالہ ایک طرف رکھا اور تخت سے نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ایک اور کمرے میں پہنچ گیا۔ یہاں ایک میز پر ایک بہت بڑا شیشے کا بنا ہوا گولہ رکھا ہوا تھا جس کے سامنے کرسی پڑی تھی۔ ساگو

جادوگر اس کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر اس گولے پر پھونکا تو گولے کی سطح چمکدار ہو گئی۔

" مجھے اس چھن چھنگو۔ شالی اور پنگو بندر کی شکلیں دکھاؤ"۔ ساگو جادوگر نے گولے سے مخاطب ہو کر کہا تو اس پر چھن چھنگو، شالی اور پنگو بندر تینوں نظر آنے لگ گئے ۔ ساگو جادوگر غور سے انہیں دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک اور منتر پڑھ کر پھونکا تو گولہ صاف ہو گیا اور پھر چند لمحوں بعد اس پر ایک اور منظر ابھر آیا۔ یہ ایک خوفناک شکل والے دیو کا چہرہ تھا جس کا رنگ توے کی طرح سیاہ تھا۔ سیاہ رنگ میں اس کی سفید آنکھیں چمک رہی تھیں۔

" میرے سامنے حاضر ہو جاؤ شوگولو"۔ ساگو جادوگر نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو گولے پر دھواں سا پھیل گیا اور پھر یہ دھواں گولے میں سے نکل کر کمرے میں پھیلتا چلا گیا۔ کافی دیر تک دھواں کمرے میں لہراتا رہا۔ پھر وہ اکٹھا ہونا شروع ہو گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ ایک خوفناک دیو میں مجسم ہو گیا۔ یہ

وہی دیو تھا جو گولے میں نظر آیا تھا اور جس کا نام ساگو جادوگر نے شوگولو لیا تھا۔

"شوگولو حاضر ہے آقا"۔ اس دیو نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"کاسان شہر کی سرائے کے دو کمروں میں سے ایک میں ایک لڑکا اور ایک بندر موجود ہیں۔ لڑکے کا نام چھن چھنگو ہے اور بندر کا نام پنگو ہے اور ساتھ والے کمرے میں ایک لڑکی ہے جس کا نام شالی ہے اور وہ حاتم جادوگر کی بیٹی ہے۔ انہیں فوراً ہلاک کر دو"۔ ساگو جادوگر نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہوگی آقا"۔ شوگولو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ فوراً واپس آؤ اور مجھے اطلاع دو"۔ ساگو جادوگر نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہوگی آقا"۔ شوگولو دیو نے کہا اور ایک بار پھر وہ دھوئیں میں تبدیل ہو کر کمرے سے غائب ہو گیا۔ ساگو جادوگر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ شوگولو

دیو بہت طاقتور دیو ہے اور ساتھ ہی اس کے پاس
ایسا جادو بھی ہے کہ اس کے مقابل حاتم جادوگر کا
جادو اور بندر بابا کی دی ہوئی صلاحیتیں کام ہی نہ کر
سکیں گی اور وہ آسانی سے ان تینوں کا خاتمہ کرکے
واپس آ جائے گا اور پھر کچھ دیر بعد ہی اس نے دیکھا
کہ شوگولو دیو ایک بار پھر کمرے میں چکراتا ہوا نظر
آنے لگا تو ساگو جادوگر چونک پڑا۔ تھوڑی دیر بعد
شوگولو دیو ایک بار پھر مجسم ہو گیا۔

۔ حکم کی تعمیل نہیں ہو سکتی آقا۔ شوگولو دیو نے
کہا تو ساگو جادوگر بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس
کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

۔ کیوں۔ ساگو جادوگر نے دھاڑتے ہوئے لہجے میں
کہا۔

۔ آقا، ان تینوں کے گرد نورانی ہالہ موجود ہے۔
اس لئے میں انہیں ہلاک نہیں کر سکتا البتہ اگر آپ
حکم دیں تو میں انہیں وہاں سے اٹھا کر کسی دوردراز
علاقے میں پھینک سکتا ہوں۔ شوگولو دیو نے کہا۔

۔ اچھا، یہ بات ہے تو پھر انہیں مارگونا کے

خوفناک علاقے میں لے جا کر پھینک دو۔ مارگونا کے خوفناک درندے انہیں خود ہی چٹ کر جائیں گے"۔ ساگو جادوگر نے کہا۔

" مارگونا تو بہت وسیع علاقہ ہے آقا۔ کہیں بھی انہیں پھینک دوں یا کوئی خاص علاقہ آپ نے ان کے لئے منتخب کیا ہے"۔ شوگولو دیو نے کہا۔

" ہاں، تم انہیں مارگونا کے پہاڑی علاقے میں پھینک دینا جہاں ڈینوسار اژدہے رہتے ہیں۔ وہ ان سے بچ نہ سکیں گے"۔ ساگو جادوگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" حکم کی تعمیل ہو گی آقا"۔ شوگولو دیو نے کہا اور ایک بار پھر دھوئیں میں تبدیل ہو گیا جبکہ ساگو جادوگر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر کافی دیر بعد ایک بار پھر دھواں کمرے میں چکر لگاتا ہوا نظر آنے لگا تو ساگو جادوگر چونک کر اسے دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد دھواں مجسم ہو گیا تو شوگولو دیو نظر آنے لگ گیا۔

" حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے آقا"۔ شوگولو دیو نے کہا۔

"کہاں پھینکا ہے انہیں"۔ ساگو جادوگر نے پوچھا۔
"مارگونا کے اس پہاڑی علاقے میں جہاں ڈینوسار
اژدہے بستے ہیں"۔ شوگولو دیو نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے۔ تم اب جا سکتے ہو"۔ ساگو جادوگر
نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو شوگولو دیو ایک بار
پھر دھوئیں میں تبدیل ہوا اور پھر دھواں تیزی سے
میز پر پڑے ہوئے گولے میں غائب ہوتا چلا گیا۔
"اب یہ ڈینوسار اژدہوں کے ہاتھوں ہلاک ہو
جائیں گے۔ وہاں سے کسی صورت یہ باہر آ ہی نہیں
سکتے"۔ ساگو جادوگر نے اطمینان بھرے انداز میں
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اٹھ کر واپس اپنے
مخصوص کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر
اب گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

چھن چھنگو کے کانوں میں یکلخت شاملی کی چیخوں کی آوازیں پڑیں تو وہ بے اختیار ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا اور اٹھتے ہی اسے جو منظر نظر آیا اس سے اس کا ذہن سن ہو کر رہ گیا۔ اس کی سمجھ میں ہی نہ آ رہا تھا کہ آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ جبکہ اسی لمحے اس کے کانوں میں چنگو بندر کے چیخنے کی آواز سنائی دی تو وہ اور زیادہ بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے اس نے دیکھا کہ چنگو بندر انتہائی برق رفتاری سے ایک درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ اس کے ہاتھ میں خنجر تھا اور وہ درخت کی پتلی سی شاخ کو پکڑ

کر لٹک گیا اور اس نے خنجر لہرایا۔ دوسرے لمحے ایک زوردار پھنکار کے ساتھ ساتھ شامی کی چیخ اور پھر ایک زوردار دھماکہ سنائی دیا۔ اس کے ساتھ ہی کسی کے دھپ دھپ کرکے دوڑنے کی آواز سنائی دی۔ چھن چھنگو اسی طرح کھڑا یہ سب کچھ سن اور دیکھ رہا تھا جیسے اس کا اس سارے منظر سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ ہو۔

"چھن چھنگو۔ چھن چھنگو یہ ہم کہاں آ گئے ہیں اور یہ کونسے جانور ہیں۔ سانپ بھی ہیں اور جانور بھی"۔ شامی نے دوڑ کر چھن چھنگو کے قریب آتے ہوئے چیخ کر کہا اور پھر جب اس نے اسے ساکت کھڑے دیکھا تو اس نے آگے بڑھ کر بے اختیار اسے جھنجھوڑ دیا اور چھن چھنگو کو جیسے ہوش آ گیا۔ وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی بھنچی ہوئی مٹھیاں خود بخود کھل گئیں۔

"اوہ، اوہ ہم تو سرائے میں سوئے تھے۔ یہ کونسی جگہ ہے ہم کہاں آ گئے ہیں اور وہ چیخ، دھماکے۔ یہ سب کیا ہے"۔ چھن چھنگو نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

۔ مجھے تو خود کچھ معلوم نہیں۔ اچانک مجھے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے میرے جسم کے گرد رسیاں باندھ دی ہوں اور مجھے ہوا میں اٹھا دیا گیا ہو۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ میں ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ کیا میں خواب دیکھ رہی ہوں یا یہ حقیقت ہے تو میرے کانوں میں سانپ کی خوفناک پھنکار پڑی تو میں بے اختیار چیخ پڑی اور اس وقت میں نے دیکھا کہ میں کسی سانپ کے جسم کے بلوں میں جکڑی ہوئی ہوں اور سانپ کا بڑا سا پھن میرے منہ کے قریب آ چکا تھا اور وہ کسی بھی لمحے مجھے ڈس لیتا لیکن مجھے یہ سمجھ نہ آ رہی تھی کہ میں ہوا میں کیوں اٹھی ہوئی ہوں کہ اچانک چنگو بندر نے درخت پر چڑھ کر اس کی پتلی سی شاخیں پکڑ کر سانپ کے جسم پر زور سے خنجر مارا تو سانپ نے یکلخت مجھے چھوڑ دیا اور میں نیچے آ گری اور پھر جب تک میں اٹھتی وہ بڑا سا جانور جس کی چار ٹانگیں تھیں اس کی گردن بے حد لمبی تھی اور سر سانپ کی طرح کا تھا دوڑ کر پہاڑی کے اندر چلا گیا۔ آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ ہم تو سرائے میں تھے۔

یہاں کیسے پہنچ گئے اور یہ کونسا جانور ہے اگر چھنگو بندر ہمت نہ کرتا تو میں ہلاک ہو جاتی"۔ شالی نے کہا۔

"مجھے خود سمجھ نہیں آ رہی۔ ٹھہرو مجھے بندر بابا سے معلوم کرنے دو"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر کے بندر بابا کو یاد کیا۔

"کیا بات ہے چھن چھنگو۔ کیوں یاد کیا ہے مجھے"۔ بندر بابا کی آواز سنائی دی۔

"بندر بابا، ہم ظالم کتے جادوگر کو ہلاک کرنے بدخشاں جا رہے تھے ......" چھن چھنگو نے ساری بات بتانا شروع کر دی۔

"تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے تمہاری بات سن کر سب کچھ دیکھ لیا ہے۔ ساگو جادوگر کو تمہارے بارے میں اطلاع مل گئی ہے۔ اس نے اپنے ایک طاقتور دیو شوگولو کو بلا کر حکم دیا کہ وہ تمہیں اس سرائے سے اٹھا کر مارگونا کے خوفناک علاقے میں ڈال دے۔ چنانچہ اس دیو نے تمہیں وہاں سے اٹھا کر یہاں اس علاقے میں ڈال دیا۔ اس علاقے

کو ڈینوسار سانپوں کا علاقہ کہا جاتا ہے"۔ بندر بابا نے کہا۔

"ڈینوسار کیا ہوتا ہے بندر بابا"۔ چھن چھنگو نے دل ہی دل میں سوال کیا۔

"قدیم زمانے میں اس دنیا میں بہت بڑے بڑے خوفناک جانور رہتے تھے۔ ہاتھیوں سے بھی کئی گنا بڑے۔ اب ان کی نسل ختم ہو گئی ہے ان جانوروں کو ڈینوسار کہا جاتا ہے۔ مارگونا کا علاقہ دلدلی علاقہ ہے اور یہاں انتہائی خوفناک دلدلیں ہیں اور یہ علاقہ پوری دنیا سے کٹا ہوا ہے۔ یہاں انتہائی گھنے جنگل بھی ہیں جن میں انتہائی خوفناک درندے بھی رہتے ہیں اور ایسی دلدلیں بھی ہیں جن کے قریب سے گزرنے والا ان سے نکلنے والی زہریلی ہواؤں سے ہلاک ہو جاتا ہے اور یہاں پہاڑی علاقہ بھی ہے جہاں یہ خاص قسم کے ڈینوسار سانپ رہتے ہیں۔ ان کا جسم تو ڈینوسار جیسا ہے لیکن گردن اژدہے کی اور منہ بھی اژدہے کا ہے۔ دوسرے لفظوں میں گردن تک اژدہا اور نیچے ڈینوسار ہے اور ان کا واحد علاج بندر کا پنجہ ہے۔ اگر چھنگو

اس ڈینوسار پر حملہ نہ کر دیتا تو وہ شاملی اور تمہیں ہلاک کر دیتا لیکن اب تم بچ گئے ہو"۔ بندر بابا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" بندر بابا، یہ دیو ہمیں سرائے میں ہلاک بھی تو کر سکتا تھا لیکن اس نے ہمیں ہلاک کیوں نہیں کیا"۔ چھن چھنگو نے پوچھا۔

" تمہاری مخصوص صلاحیتوں کی وجہ سے تمہارے، شاملی کے اور چنگو بندر کے جسموں کے گرد نورانی ہالے موجود ہوتے ہیں۔ ان کی موجودگی کی وجہ سے وہ تمہیں ہلاک نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے ساگو جادوگر جیسے تم کتا جادوگر کہتے ہو نے تمہیں یہاں پھینکوا دیا۔ تاکہ تم کسی طرح بھی یہاں سے نہ نکل سکو اور ڈینوسار سانپ تمہیں کھا جائیں"۔ بندر بابا نے جواب دیا۔

" بندر بابا، کیا ہم اپنی مخصوص صلاحیتوں کی وجہ سے یہاں سے نکل سکتے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" نہیں چھن چھنگو۔ اس علاقے میں پہنچنے کے بعد تمہاری مخصوص صلاحیتیں کام نہیں کریں گی۔ یہاں سے تمہیں اپنی عقل اور ذہانت سے نکلنا ہوگا البتہ

بندر دیوتا وقتاً فوقتاً تمہاری مدد کرتا رہے گا"۔ بندر بابا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ان کی آواز آنا بند ہو گئی تو چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں لیکن بندر بابا کی باتیں سن کر اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا ہوا۔ تم پریشان کیوں ہو گئے ہو"۔ شاملی نے پوچھا تو چھن چھنگو نے بندر بابا کی باتیں بتا دیں۔

"اوہ، یہ تو واقعی پریشان ہونے والی بات ہے۔ میں معلوم کروں اپنے جادو کی بناء پر"۔ شاملی نے کہا۔

"ہاں کرو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شاملی نے منتر پڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے منتر پڑھ کر زور سے زمین پر پھونک دیا۔ دوسرے لمحے زمین پھٹی اور سیاہ رنگ کا ایک چھوٹا سا بلی کا بچہ باہر آ گیا۔

"کیا بات ہے حاتم جادوگر کی بیٹی شاملی۔ مجھے کیوں بلایا ہے۔ میں تو دودھ پی رہا تھا"۔ بلی کے بچے کے منہ سے انسانی آواز نکلی۔ لہجہ ایسا تھا جیسے کوئی

معصوم بچہ بول رہا ہو۔

"تمہارا نام بنٹی ہے"۔ شالی نے کہا۔

"ہاں، میرا نام بنٹی ہے"۔ اس بلی کے بچے نے کہا۔

"تو بنٹی مجھے بتاؤ کہ ہم یہاں سے کیسے نکل سکتے ہیں"۔ شالی نے کہا۔

"حاتم جادوگر کی بیٹی شالی کو بنٹی بتاتا ہے کہ یہاں سے نکلنے کے لئے تمہیں چار ڈینوسار سانپوں کو ہلاک کرکے ان کی دمیں کاٹنی ہوں گی اور پھر ان دموں کو ایک دوسرے سے باندھ کر اس کی رسی بنا لینا اور پھر اس رسی کو اپنے، چھن چھنگو اور پنگو بندر کے جسم کے گرد باندھ کر کہنا کہ تمہیں یہاں سے نکال کر دوبارہ سرائے میں پہنچا دے اور سب آنکھیں بند کر لینا۔ اس طرح تم واپس سرائے میں پہنچ جاؤ گے"۔ بنٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ ڈینوسار سانپ ہلاک کیسے ہوں گے اور ان کی دمیں ہم کیسے کاٹیں گے۔ یہ تو انتہائی خوفناک اور طاقتور جانور ہیں"۔ شالی نے کہا۔

۔ یہ ڈینوسار انتہائی طاقتور ہیں اور یہ اس وقت تک ہلاک نہیں ہو سکتے جب تک ان کے پیٹ کے نچلے حصے میں جو سیاہ رنگ کے بالوں کی لکیر ہے اس لکیر کو سیاہ خنجر سے تم کاٹ دو اور چونکہ سیاہ خنجر تمہارے پاس نہیں ہے اس لئے پہلے تمہیں خنجر حاصل کرنا ہوگا"۔ بنٹی نے کہا۔

۔ وہ کہاں سے اور کیسے ملے گا"۔ شاملی نے پوچھا۔

۔ یہاں ایک درخت ہے جس کے پتے سنہری رنگ کے اور تکونے ہیں۔ اس درخت کو تلاش کرو اور اس کی جڑ کو کھودو تو نیچے تمہیں سیاہ خنجر دفن شدہ ملے گا۔ تم اسے نکال کر اس کی دھار کسی پتھر پر رگڑنا تو وہ تیز ہو جائے گا"۔ بنٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

۔ کیا یہ آسانی سے ہو جائے گا"۔ شاملی نے کہا۔

۔ نہیں، اس درخت کے درمیان سے ایسی ہوا نکلتی ہے کہ جو بھی اس درخت کے نیچے جاتا ہے بے ہوش ہو کر گر جاتا ہے۔ اب یہ بات تم نے خود سوچنی ہے کہ تم کس طرح اس ہوا سے بچ کر اس کی جڑ کھود کر اس میں سے خنجر نکال سکو۔ بس میں نے جو کچھ بتانا

تھا وہ بتا دیا۔ اب میں جا رہا ہوں تاکہ میں باقی دودھ پی سکوں"۔ بلی کے بچے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوبارہ زمین میں غائب ہو گیا۔

"عجیب چکر میں پھنس گئے ہیں لیکن اب پہلے اس درخت کو تلاش کریں"۔ چمن چھنگو نے کہا۔

"لیکن اس درخت کے نیچے کیسے جائیں گے۔ ہم تو بے ہوش ہو جائیں گے اور پھر ڈینوسار سانپ ہمیں کھا جائیں گے"۔ شالی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم یہاں کسی اونچے درخت پر چڑھ کر بیٹھ جائیں اور پنگو بندر اس درخت کو آسانی سے تلاش کر سکتا ہے اور ڈینوسار سانپوں سے بھی بچ سکتا ہے"۔ چمن چھنگو نے کہا۔

"ہاں چمن چھنگو تم یہاں کسی اونچے درخت پر چڑھ جاؤ۔ میں اس درخت کو نہ صرف تلاش کر لوں گا بلکہ وہاں سے وہ خنجر بھی جڑ کھود کر نکال لاؤں گا"۔ پنگو بندر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ پہلے تم نے جو خنجر اس ڈینوسار سانپ کو مارا

یہ کہاں سے آیا ہے"۔ چھن چھنگو نے پوچھا۔
"میں نے جب شالی کی چیخ سنی تو مجھے ہوش آ گیا اور اٹھتے ہی مجھے ایک طرف پڑا ہوا خنجر مل گیا۔ چنانچہ میں خنجر اٹھا کر درخت پر چڑھا اور اس پر حملہ کر دیا"۔ پنگو بندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"یہ خنجر مجھے دے دو اور تم جا کر اس درخت کو تلاش کرو لیکن تم نے اس درخت کے نیچے نہیں جانا۔ ایسا نہ ہو کہ تم بے ہوش ہو کر گر جاؤ اور ہمیں پتہ بھی نہ چلے اور ہاں ان ڈینوسار سانپوں سے بھی ہوشیار رہنا"۔ چھن چھنگو نے پنگو بندر کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔
"وہ اس وقت واقعی میرے دشمن ہو رہے ہوں گے لیکن تم فکر نہ کرو۔ میں وہ سیاہ خنجر لے کر ہی آؤں گا"۔ پنگو بندر نے کہا اور پھر ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر جس پر ڈینوسار سانپ کا خون لگا ہوا تھا چھن چھنگو کو دیا اور تیزی سے ایک طرف بھاگ گیا۔ جبکہ چھن چھنگو اور شالی دونوں ایک اونچے درخت پر چڑھ کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ یہ واقعی ایک بہت

بڑا گھنا جنگل تھا جہاں بے شمار ڈینوسار سانپ گھومتے
پھر رہے تھے اور ان کے علاوہ وہاں کوئی اور جانور
نظر نہ آ رہا تھا۔

"ان خوفناک جانوروں کی دمیں کیسے کاٹیں گے۔ یہ
تو ہمیں ڈس کر ہلاک کر دیں گے"۔ شالی نے انتہائی
پریشان سے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس کے لئے ہمیں انہیں
باقاعدہ دھوکہ دینا پڑے گا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"دھوکہ، وہ کیسے"۔ شالی نے چونک کر کہا۔

"پہلے یہ سیاہ خنجر مل جائے۔ پھر دیکھنا کیا ہوتا
ہے"۔ چھن چھنگو نے ٹالنے والے لہجے میں کہا اور پھر
تقریباً ایک گھنٹے بعد انہیں دور سے پنگو بندر دوڑ کر
اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔ اس نے منہ میں سیاہ رنگ
کا ایک خنجر دبا ہوا تھا۔

"آؤ، وہ لے آیا ہے خنجر"۔ چھن چھنگو نے کہا اور
پھر تیزی سے درخت سے نیچے اترنے لگا۔ شالی بھی
اس کے پیچھے ہی نیچے اترنے لگی۔

"ارے تم خنجر لے آئے۔ بے ہوش تو نہیں

ہوئے۔ چھن چھنگو نے نیچے اترتے ہوئے کہا تو پنگو بندر نے رک کر خنجر ہاتھ میں پکڑ لیا۔

۔ نہیں چھن چھنگو۔ میرے خیال میں بے ہوش انسان ہوتے ہوں گے جانور نہیں۔ ۔ پنگو بندر نے کہا اور چھن چھنگو نے سر ہلا دیا۔ اس دوران شالی بھی ان کے قریب پہنچ کر رک گئی۔ چھن چھنگو نے خنجر پنگو بندر سے لیا اور پھر اسے ایک پتھر پر رگڑنا شروع کر دیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے خنجر تیز ہو گیا۔

۔ اب ان کی دمیں کیسے کاٹیں گے۔ ۔ شالی کو شاید یہی فکر کھائے جا رہی تھی۔

۔ پنگو، تم نے یہ کام کرنا ہے۔ خنجر بے حد تیز ہے۔ اس لئے دم آسانی سے کٹ جائے گی۔ میں نے دیکھا ہے کہ بہت سے ڈینوسار سانپ زمین پر لیٹے ہیں اور سر نیچے رکھے سو رہے ہیں۔ تم نے ان سوئے ہوئے ڈینوسار سانپ کو تلاش کرنا ہے اور اچانک خنجر کی مدد سے دم کاٹ کر بھاگ جانا۔ دم وہیں پڑی رہنے دینا۔ تم جھاڑیوں میں چھپ جاؤ گے اور نظر نہیں آؤ گے جبکہ ہم انہیں نظر آ جائیں گے۔ ۔ چھن

چھنگو نے کہا۔

"ہاں، میں ایسا کر لوں گا۔ میں نے دیکھا ہے انہیں سوئے ہوئے ۔ خنجر مجھے دو اور تم دونوں ایک بار پھر اونچے درخت پر چڑھ جاؤ"۔ پنگو بندر نے کہا اور چھن چھنگو سے خنجر لے کر وہ ایک بار پھر واپس بھاگ گیا۔

"آؤ شالی۔ خدا کرے پنگو بندر اپنے مقصد میں کامیاب رہے"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شالی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور ایک بار پھر وہ دونوں اونچے درخت پر چڑھ گئے ۔ ایک بڑے سے ڈینوسار سانپ نے وہاں آ کر اپنی لمبی گردن سے ان کو کاٹنے کی کوشش کی لیکن چونکہ وہ بے حد بلندی پر تھے اس لئے ڈینوسار سانپ کا سر ان تک نہ پہنچ سکا جبکہ چھن چھنگو نے جھک کر اپنے چھلے والے خنجر سے اس کی آنکھ پر ضرب لگا دی اور وہ پھنکارتا ہوا واپس بھاگ گیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد پنگو بندر واپس آتا دکھائی دیا اور پھر وہ درخت کے قریب آ کر رکا اور پھر وہ درخت پر چڑھتا چلا گیا۔

"کیا ہوا پنگو"۔ چھن چھنگو نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

"میں نے چار دمیں کاٹ لیں ہیں لیکن تمام ڈینوسار اب غصے میں پاگل ہو رہے ہیں۔ اس لئے ہمیں ابھی یہاں چھپا رہنا ہے ورنہ وہ ہمیں نہ چھوڑیں گے"۔ پنگو بندر نے کہا تو چھن چھنگو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً تین چار گھنٹوں بعد وہ تینوں نیچے اترے اور جھاڑیوں میں چھپ چھپ کر پنگو بندر کی رہنمائی میں اس طرف جانے لگے جہاں یہ دمیں موجود تھیں۔ تھوڑی دیر بعد ہی انہیں ایک دم مل گئی تو انہوں نے اسے گھسیٹ کر ایک جگہ رکھ دیا اور پھر اسی طرح انہوں نے باقی تین دمیں بھی گھسیٹ کر وہاں پہنچائیں اور انہیں آپس میں گانٹھ دے کر رسی کی شکل میں بنا دی۔ اس کے بعد چھن چھنگو نے اپنے شامی اور پنگو بندر کے گرد اس رسی کو باندھ دیا۔

"ڈینوسار کی دموں ہمیں اس سرائے میں پہنچا دو جہاں سے ہمیں یہاں لایا گیا تھا"۔ چھن چھنگو نے

آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے شاملی اور پنگو بندر کو بھی آنکھیں بند کرنے کا کہہ دیا تھا۔ اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور پھر اس کا جسم ساکت ہو گیا تو اس نے آنکھیں کھول دیں اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ وہ سرائے کے اسی کمرے میں بستر پر بیٹھا ہوا تھا۔ پنگو بندر بھی وہاں موجود تھا۔

"اوہ، ہم پہنچ گئے ہیں۔ جا کر دیکھو شاملی کہاں ہے"۔ چھن چھنگو نے بستر سے نیچے اترتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ پنگو بندر باہر جاتا۔ دروازہ کھلا اور شاملی مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

"اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کتے جادوگر کا یہ وار خطا چلا گیا ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"اس بار ہماری مدد پنگو بندر کی ہے۔ شاباش پنگو"۔ شاملی نے پنگو بندر کے جسم پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تو پنگو بندر خوشی سے اچھلنے لگا۔

"اب اس بابا ہاشم کو تلاش کریں تاکہ بدخشاں پہنچ کر اس جادوگر کا خاتمہ کر سکیں"۔ چھن چھنگو نے

کہا اور پھر وہ تینوں سرائے کے کمرے سے باہر آ گئے لیکن باہر آتے ہی وہ بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ شام پڑنے والی تھی۔

"اوہ، یہ کیا ہوا۔ وہاں تو دوپہر تھی۔ یہاں تو رات ہونے والی ہے"۔ چھن چھنگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ لوگ کہاں چلے گئے تھے ۔ میں سارا دن آپ کا انتظار کرتا رہا"۔ اسی لمحے بابا ہاشم نے قریب آتے ہوئے کہا۔

"ہم تمہارے اس ساگو جادوگر کے چکر میں پھنس گئے تھے ۔ اب واپسی ہوئی ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا تو بابا ہاشم بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ، کیا ہوا تھا"۔ بابا ہاشم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو چھن چھنگو نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم اس نامراد ظالم جادوگر کا خاتمہ کر دو گے ورنہ اس نے آج تک جس کو بھی اس علاقے میں بھجوایا ہے وہ وہاں سے زندہ واپس نہیں آ سکا"۔ بابا ہاشم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

۔ لیکن اب ہم رات کو تو سفر نہیں کر سکتے"۔
شالی نے کہا۔
۔ نہیں، اب تو کل صبح ہی روانہ ہوں گے"۔ بابا
ہاشم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
۔ تو پھر آؤ کمرے میں بیٹھ کر بات کرتے ہیں"۔
شالی نے چھن چھنگو سے کہا اور چھن چھنگو نے اثبات
میں سر ہلا دیا اور پھر وہ شالی اور چنگو بندر کے ساتھ
واپس کمرے میں آگیا جبکہ بابا ہاشم اپنے کمرے کی
طرف بڑھ گیا۔
۔ ایسا نہ ہو کہ رات کو پھر یہ ساگو جادوگر ہمیں
یہاں سے کہیں اور پہنچا دے"۔ شالی نے کمرے میں
پہنچتے ہی کہا۔
۔ ہاں، یہ تو واقعی پریشانی والی بات ہے"۔ پھر کیا
کیا جائے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔
۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اپنے آپ پر مقدس کلام
آیت الکرسی پڑھ کر پھونک لینا چاہیئے ۔ پھر کوئی جادو
یا اس کا کوئی حربہ ہم پر اثر انداز نہ ہو سکے گا"۔
شالی نے کہا۔

"اوہ ہاں واقعی۔ میں پڑھتا ہوں۔ پہلے وضو کر لوں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر وہ کمرے سے نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا اور اس نے آیت الکرسی پڑھ کر اپنے آپ پر شالی اور چنگو بندر پر پھونک مار دی۔

"اب بے فکر ہو جاؤ۔ اب اللہ تعالیٰ ہماری اس جادوگر سے حفاظت کرے گا"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شالی اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی جبکہ چھن چھنگو اپنے بستر پر لیٹ گیا۔

ساگو جادوگر اپنے خاص سیاہ کمرے میں بیٹھا
خوبصورت لڑکیوں کا ناچ دیکھ رہا تھا کہ اچانک کمرے
میں کسی عورت کی لمبی سی چیخ سنائی دی۔ یوں لگتا تھا
جیسے کوئی اس عورت کو ذبح کر رہا ہو۔ یہ سنتے ہی ساگو
جادوگر نے ہاتھ اٹھا کر ناچتی لڑکیوں کو جانے کا اشارہ
کیا تو ناچتی لڑکیاں تیزی سے مڑ کر ایک دروازے سے
باہر چلی گئیں۔ ان کے باہر جاتے ہی ایک لمبے قد کی
عورت اندر آ گئی۔ اس کے بال اس قدر لمبے تھے کہ
زمین پر گھسٹ رہے تھے ۔ اس کی آنکھوں میں تیز
سرخی تھی اور اس نے ایک ہاتھ میں ایک خرگوش
پکڑا ہوا تھا جسے وہ نوچ نوچ کر کھا رہی تھی۔ اس کے

منہ سے خون ٹپک رہا تھا۔

"کیوں آئی ہو کاشالی"۔ ساگو جادوگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں بتانے آئی ہوں ساگو جادوگر کہ تم یہاں بیٹھے ناچ دیکھ رہے ہو جبکہ تمہارے دشمن تمہارے سر پر پہنچنے ہی والے ہیں"۔ اس عورت نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے ساگو جادوگر کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہ ہو۔

"کون دشمن"۔ ساگو جادوگر نے چونک کر پوچھا۔

"چھن چھنگو، شالی اور پنگو بندر"۔ اس عورت نے جواب دیا۔

"اوہ، تم ان کی فکر مت کرو۔ انہیں اب تک ڈینوسار سانپوں نے ہلاک کر دیا ہوگا۔ میں نے انہیں مارگونا پہنچا دیا تھا اور وہاں سے آج تک کوئی زندہ واپس نہیں آیا"۔ ساگو جادوگر نے بڑے طنزیہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو میں آئی ہوں کہ تم انہیں وہاں بھیج کر مطمئن ہو گئے ہو جبکہ وہ وہاں سے واپس اس

سرائے میں صحیح سلامت پہنچ بھی چکے ہیں جہاں سے تم نے انہیں مارگونا بھجوایا تھا"۔ کاسٹامی نے جواب دیا تو ساگو جادوگر کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا تم صحیح کہہ رہی ہو"۔ ساگو جادوگر نے کہا۔

"ہاں۔ تم بے شک خود معلوم کر لو اور سنو۔ انہوں نے مقدس کلام پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا ہے۔ اس لئے اب تمہارے جادو کا کوئی حربہ ان پر اثر انداز نہ ہو سکے گا اور نہ تمہارے جادوئی غلام ان کا کچھ بگاڑ سکتے ہیں۔ البتہ کاسٹامی چاہے تو اس کے باوجود انہیں کالے پہاڑوں میں پہنچا سکتی ہے جہاں وہ ہر صورت میں ہلاک ہو جائیں گے"۔ کاسٹامی نے کہا۔

"لیکن تم تو میری مخالف ہو۔ تم میری مدد کیوں کرنا چاہتی ہو"۔ ساگو جادوگر نے کہا۔

"اس لئے کہ یہ میرے اور تمہارے دونوں کے مشترکہ دشمن ہیں اگر آج یہ ہلاک نہ ہوئے تو کل یہ میرے خلاف بھی ہو کام کر سکتے ہیں"۔ کاسٹامی نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اس کے بدلے میں تم مجھ سے کیا لو گی"۔ ساگو جادوگر نے کہا۔

" صرف دو کالے کتوں کی بھینٹ"۔ کاسٹامی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ جا کر لے لو اور انہیں ہلاک کر دو"۔ ساگو جادوگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ میں انہیں ہلاک نہیں کر سکتی۔ کیونکہ ان کے گرد نورانی ہالہ ہے۔ صرف انہیں وہاں سے اٹھوا کر کالے پہاڑوں پر پہنچا سکتی ہوں"۔ کاسٹامی نے کہا۔

" یہ کام تو میں بھی کر سکتا ہوں۔ پھر میں اپنے دو انتہائی قیمتی کالے کتوں کی بھینٹ کیوں دوں"۔ ساگو جادوگر نے کہا۔

" تم ان کے کمروں میں داخل بھی نہ ہو سکو گے کیونکہ تم جادوگر ہو۔ جبکہ میں جادوگر نہیں ہوں بلکہ میرے اندر پراسرار طاقتیں ہیں۔ ایسی طاقتیں جو جادو کی نہیں ہیں"۔ کاسٹامی نے کہا۔

" اور اگر تم ناکام رہی تو پھر"۔ ساگو جادوگر نے کہا۔

" ظاہر ہے ناکامی کا مطلب موت ہوتی ہے۔ پھر میری موت واقع ہو جائے گی"۔ کاسثامی نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ جاؤ اور لے لو بھینٹ"۔ ساگو جادوگر نے کہا۔

" شکریہ۔ اس طرح میری پراسرار طاقتیں اور بڑھ جائیں گی"۔ کاسثامی نے کہا اور مسکراتی ہوئی واپس مڑی اور کمرے سے باہر چلی گئی۔ ساگو جادوگر اٹھا اور ساتھ والے کمرے میں پہنچ گیا۔ یہاں میز پر شیشے کا گولہ پڑا ہوا تھا۔

" گولے مجھے بتاؤ کہ یہ لوگ کس طرح مارگونا کے علاقے سے بچ کر واپس آ گئے ہیں"۔ ساگو جادوگر نے کہا اور گولے میں سے انسانی آواز نکلنے لگی۔ وہ ساری تفصیل بتا رہا تھا۔

" اوہ، یہ بلی کا بچہ کہاں ہے جس نے انہیں یہ طریقہ بتایا تھا"۔ ساگو جادوگر نے پوچھا۔

" اس کا نام بنٹی ہے اور یہ زمین کی ساتویں تہہ

میں رہتا ہے"۔ گولے میں سے آواز سنائی دی۔

" اوہ۔ پھر تو یہ میرے بس سے باہر ہے۔ بہرحال اب یہ بتاؤ کہ کیا کاسٹامی کامیاب رہے گی"۔ ساگو جادوگر نے کہا۔

" کاسٹامی تمہارے خلاف سازش کر رہی ہے"۔ گولے میں سے جواب دیا گیا تو ساگو جادوگر بے اختیار اچھل پڑا۔

" سازش۔ کیسی سازش"۔ ساگو جادوگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آقا۔ جس کالے سمندر کے اندر جزیرے میں نیلی چڑیا موجود ہے جس میں آپ کی جان ہے اس کالے سمندر کے ساتھ ہی کالے پہاڑ ہیں اور کاسٹامی انہیں وہاں اس لئے پہنچانا چاہتی ہے کہ وہ وہاں سے آسانی سے اس جزیرے پر پہنچ کر نیلی چڑیا کو پکڑ سکیں"۔ گولے میں سے جواب دیا گیا۔

" اوہ نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں۔ کالے پہاڑوں سے وہ زندہ نکل ہی نہیں سکیں گے اور اگر نکل بھی جائیں تو وہ جزیرے پر پہنچ ہی نہیں سکتے اور اگر پہنچ

بھی جائیں تو وہ یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں گے"۔ ساگو جادوگر نے کہا۔

"جو کچھ میں جانتا تھا آقا وہ میں نے بتا دیا ہے"۔ گولے میں سے جواب دیا گیا۔

"ٹھیک ہے"۔ ساگو جادوگر نے ہاتھ اٹھا کر گولے پر پھیرا اور ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے منہ ہی منہ میں منتر پڑھ کر پھونکا تو زمین پھٹی اور اس میں سے ایک نوجوان باہر آ گیا۔ اس نوجوان کا چہرہ بندر کا تھا لیکن آنکھیں انسانی تھیں۔

"کیا حکم ہے آقا"۔ اس نوجوان نے ساگو جادوگر کے آگے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"تم دیکھ سکتے ہو اور دیکھ کر بتاؤ ٹوٹو کہ کیا کاسٹامی اپنے مقصد میں کامیاب ہوگی یا نہیں"۔ ساگو جادوگر نے کہا تو اس بندر کے چہرے والے نوجوان نے آنکھیں بند کر لیں اور پھر چند لمحوں بعد ہی اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"میں نے دیکھ لیا ہے آقا"۔ اس نوجوان نے کہا۔

"کیا دیکھا ہے ٹوٹو"۔ ساگو جادوگر نے پوچھا۔

" کاسٹاں نے آپ کے دشمنوں چھن چھنگلی شالی اور پنگو بندر کو سرائے کے کمروں سے اپنی پراسرار صلاحیتوں کے ذریعے اٹھوا کر کالے پہاڑوں میں پہنچا دیا ہے"۔ اس نوجوان نے جواب دیا۔

" لیکن وہ تو کہہ رہی تھی کہ انہوں نے مقدس کلام پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا ہوا ہے۔ پھر اس نے یہ سب کیسے کر لیا"۔ ساگو جادوگر نے کہا۔

" وہ درست کہہ رہی تھی آقا۔ لیکن کاسٹاں چونکہ جادوگر نہیں ہے اور اس نے انہیں کوئی نقصان بھی نہیں پہنچایا۔

صرف انہیں اٹھوا کر بحفاظت کالے پہاڑوں میں پہنچا دیا ہے اس لئے وہ ایسا کر سکتی تھی۔ ہاں، اگر وہ جادوگرنی ہوتی یا جادو کا حربہ استعمال کرتی یا انہیں کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کرتی تو کبھی کامیاب نہ ہو سکتی"۔ ٹوٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" گولہ مجھے بتا رہا تھا کہ کاسٹاں نے میرے خلاف سازش کی ہے۔ کیا یہ درست ہے"۔ ساگو جادوگر نے کہا۔

" ہاں آقا۔ اپنے طور پر اس نے سازش کی ہے کہ آپ سے دو کتوں کی بھینٹ لے لی۔ اس طرح اس کی طاقتیں بڑھ گئی ہیں اور اس نے انہیں کالے پہاڑوں پر پہنچا دیا ہے اس لئے کہ وہ نیلی چڑیا کے قریب پہنچ سکیں لیکن آقا، یہ خود ان کے ہاتھوں ہلاک ہو جائے گی"۔ ٹوٹو نے جواب دیا۔

" اوہ، وہ کیسے"۔ ساگو جادوگر نے چونک کر کہا۔

" کاسٹامی ان کے پاس جا کر انہیں بتائے گی کہ یہاں سے قریب ہی کالے سمندر کے اندر وہ جزیرہ ہے جہاں نیلی چڑیا موجود ہے اور اگر وہ اسے پنگلو بندر کی بھینٹ دے دیں تو وہ ان دونوں کو وہاں پہنچا سکتی ہے لیکن انہوں نے انکار کر دینا ہے۔ جس پر غصہ کھا کر کاسٹامی انہیں ہلاک کرنے کی کوشش کرے گی اور اس طرح وہ خود ان کے ہاتھوں ہلاک ہو جائے گی"۔ ٹوٹو نے کہا۔

" کیسے، اس کے پاس تو بہت پراسرار طاقتیں ہیں۔ حتیٰ کہ میں بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا"۔ ساگو جادوگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے نہیں معلوم۔ لیکن میں اس کی لاش دیکھ رہا ہوں"۔ ٹوٹو نے جواب دیا۔

" چلو اگر ایسا ہو جائے تو میرے لئے بہت اچھا ہے۔ میری دشمن کا خاتمہ ہو جائے گا لیکن کیا یہ تینوں بھی ہلاک ہو جائیں گے یا نہیں"۔ ساگو جادوگر نے کہا۔

" مجھے ان کی لاشیں کالے پہاڑوں پر نظر نہیں آ رہی ہیں"۔ ٹوٹو نے جواب دیا۔

" پھر یقیناً وہاں کے خوفناک درندے انہیں کھا جائیں گے۔ تم جا سکتے ہو"۔ ساگو جادوگر نے کہا تو نوجوان اچانک غائب ہو گیا اور ساگو جادوگر مطمئن انداز میں اٹھ کر واپس اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں پہلے وہ خوبصورت لڑکیوں کا ناچ دیکھ رہا تھا۔ وہاں پہنچ کر وہ تخت پر بیٹھا اور اس نے زور سے تالی بجائی تو دروازہ کھلا اور ناچنے والی خوبصورت لڑکیاں دوبارہ اندر آ گئیں۔

" ناچو۔ خوب ناچو"۔ ساگو جادوگر نے کہا تو وہ تمام لڑکیاں بے اختیار ناچنے لگ گئیں جبکہ ساگو جادوگر نے

تخت پر پڑی ہوئی صراحی اٹھائی اور ساتھ پڑے ہوئے
جام میں شراب ڈالی اور پھر مزے لے لے کر شراب
پینا شروع کر دی۔

درندوں کی خوفناک آوازیں سن کر چھن چھنگو کی اچانک آنکھ کھل گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اچھل کر بیٹھ گیا اور حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"یہ کیا ہوا۔ میں سرائے کے کمرے کی بجائے اس غار میں کیسے آ گیا"۔ چھن چھنگو نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا تو اسی لمحے شالی بھی کراہتی ہوئی جاگ اٹھی۔

"یہ کیا ہوا چھن چھنگو۔ یہ تو ہم کسی غار میں ہیں"۔ شالی نے بھی اٹھ کر حیرت سے آنکھیں

پھاڑتے ہوئے کہا۔
"میں خود حیران ہو رہا ہوں۔ یہ کونسی جگہ ہے اور پنگو بندر کہاں ہے۔ کیا وہ وہیں سرائے میں ہی رہ گیا ہے"۔ چمن چھنگو نے اٹھتے ہوئے کہا تو اسی لمحے پنگو بندر اندر داخل ہوا۔
"اوہ، تم بھی یہیں موجود ہو"۔ چمن چھنگو نے کہا۔
"ہاں، آپ دونوں سوئے ہوئے تھے کہ میری نیند کھل گئی اور میں باہر چلا گیا تاکہ دیکھ آؤں کہ یہ کونسی جگہ ہے"۔ پنگو بندر نے کہا۔
"کونسی جگہ ہے"۔ چمن چھنگو نے پوچھا۔
"یہ سیاہ رنگ کے پہاڑ ہیں اور ان سے کچھ فاصلے پر سیاہ رنگ کا سمندر ہے۔ یہاں انتہائی خوفناک درندے ہر طرف پھرتے نظر آ رہے ہیں اور ان درندوں کی تعداد بہت زیادہ ہے"۔ پنگو بندر نے کہا۔
"لیکن ہمیں یہاں کس نے اور کیسے پہنچایا ہے۔ ہم تو مقدس کلام پڑھ کر پھونک چکے تھے پھر یہ سب کیسے ہو گیا"۔ چمن چھنگو نے کہا۔

"اسی لئے تو بچ گئے ہو۔ ورنہ اب تک ہلاک ہو چکے ہوتے"۔ اچانک غار کے دہانے سے کسی عورت کی آواز سنائی دی اور وہ تینوں چونک کر دہانے کی طرف دیکھنے لگے۔ دہانے سے ایک عورت اندر داخل ہو رہی تھی جس کے بال اتنے لمبے تھے کہ زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ اس کے ہاتھوں میں ایک چھوٹا سا جانور تھا جسے وہ نوچ نوچ کر کھا رہی تھی۔ اس لئے اس کے منہ سے خون ٹپک رہا تھا اور اس کا چہرہ انتہائی بھیانک دکھائی دے رہا تھا۔

"تم کون ہو"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"میرا نام کاسٹامی ہے اور میں ساگو جادوگر کی دشمن ہوں۔ میرے پاس ایسی پراسرار طاقتیں ہیں کہ ساگو جادوگر میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ میں نے اس کے خلاف سازش کی ہے۔ وہاں بھی میں نے اسے کہا ہے کہ میں تم تینوں کو ہلاک کرنے کے لئے کالے پہاڑوں پر پہنچ رہی ہوں۔ چونکہ تم مقدس کلام پڑھ کر اپنے اوپر دم کر چکے تھے اس لئے ساگو جادوگر اور اس کا جادو تم پر کوئی اثر نہ کر سکتا تھا۔ لیکن میں جادوگر نہیں ہوں

اور پھر میری نیت تمہیں نقصان پہنچانے کی نہ تھی اس لئے میں کامیاب ہو گئی اور تمہیں میں نے یہاں پہنچا دیا اور ساگو جادوگر سے دو کالے کتوں کی بھینٹ لے لی۔ اس طرح میری طاقتیں اور زیادہ بڑھ گئی ہیں"۔ اس عورت نے شیطانی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن تم کسی سازش کی بات کر رہی تھی۔ کیسی سازش"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" میں تمہیں یہاں اس لئے لے آئی ہوں کہ یہاں سے قریب ہی کالے سمندر کے اندر وہ جزیرہ ہے جہاں نیلی چڑیا موجود ہے جس میں ساگو جادوگر کی جان ہے۔ میں اپنی پر اسرار طاقتوں سے تمہیں وہاں پہنچا سکتی ہوں بشرطیکہ تم اس بندر کی بھینٹ مجھے دیدو"۔ کاسلاگی نے چنگو بندر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" جاؤ دفع ہو جاؤ۔ ہمیں تمہاری امداد نہیں چاہئے جاؤ"۔ چھن چھنگو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" سوچ لو۔ یہاں انتہائی خوفناک درندے موجود ہیں۔ جیسے ہی تم اس غار سے باہر نکلو گے وہ درندے

تمہیں ایک لمحے میں چیر پھاڑ کر کھا جائیں گے جبکہ اس بندر کی بھینٹ دے کر تم کامیاب ہو سکتے ہو۔ کاسٹامی نے شیطانی انداز میں کہا لیکن دوسرے لمحے یکلخت ایک طرف کھڑے ہوئے پنگلو بندر نے اس پر چھلانگ لگا دی اور اس نے اچھل کر اپنے دونوں پنجے اس کاسٹامی کی آنکھوں میں مار دیئے اور کاسٹامی چیختی ہوئی اچھل کر پشت کے بل نیچے گری ہی تھی کہ چھن چھنگلو نے اپنی نیکر کے ساتھ بندھا ہوا وہی سیاہ خنجر جس سے پنگلو بندر نے دیں کاٹی تھیں نکال کر اس کی گردن پر مار دیا اور جیسے ہی خنجر لگا اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی کاسٹامی دوبارہ نیچے گر کر بری طرح تڑپنے لگی۔ پنگلو بندر نے اس کی دونوں آنکھیں ایک ہی وار میں نکال دی تھیں اس لئے وہ اندھی ہو چکی تھی اور اس کی گردن سے خون فوارے کی طرح ابل رہا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ہلاک ہو گئی۔

میرا نام کاسٹامی تھا۔ میں پراسرار طاقتوں کی مالک تھی لیکن میری پراسرار طاقتیں اس وقت میرا ساتھ نہ دے سکتی تھی جب مجھے اندھا کر دیا جائے

اور اس بندر نے اچانک حملہ کر کے مجھے اندھا کر دیا اور پھر چھن چھنگو نے زمین سے نکلا ہوا خنجر مار کر مجھے ہلاک کر دیا۔ میں صرف زمین سے نکلے ہوئے اس سیاہ خنجر سے ہی ہلاک ہو سکتی تھی"۔ کاستاکی کی روتی ہوئی آواز سنائی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

" یہ تو تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے"۔ اچانک انہیں غار کے دہانے سے ایک اور آواز سنائی دی تو وہ تینوں چونک کر دہانے کی طرف دیکھنے لگے۔ غار کے دہانے پر سنہری بونا موجود تھا۔

" اوہ سنہری بونے تم"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں، تم نے اس خوفناک عورت کو ہلاک کر دیا ہے حالانکہ یہ اس قدر طاقتور تھی کہ ساگو جیسا جادوگر بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا اور پنگو بندر نے اچانک اس پر حملہ کر دیا اور وہ اندھی ہو گئی۔ اگر اسے معمولی سا بھی شک پڑ جاتا تو یہ غائب ہو جاتی اور پھر تم نے اس پر سیاہ خنجر سے وار کر دیا۔ اس طرح یہ ہلاک ہو گئی"۔ سنہری بونے نے کہا۔

"یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے" سنہری بونے۔ ہم چونکہ حق پر ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان کی مدد کرتا ہے جو حق پر ہوتے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں، تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں تمہیں یہ بتانے آیا ہوں کہ تم یہاں سے باہر مت جاؤ ورنہ یہاں موجود خوفناک درندے تمہیں واقعی ہلاک کر دیں گے۔ یہاں تمہاری صلاحیتیں کام کر سکتی ہیں۔ اس لئے تم یہاں سے اس جزیرے پر پہنچ جاؤ جہاں نیلی چڑیا موجود ہے"۔ سنہری بونے نے کہا۔

"کیا بابا ہاشم نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں اور سنو۔ تم نے وہاں بے حد عقلمندی سے کام لینا ہے ورنہ حشرات الارض اور درندے تمہیں ایک لمحے میں ہلاک کر دیں گے"۔ سنہری بونے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر باہر گیا اور ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"آؤ شاملی اور پنگو بندر۔ میرے ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر لو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو ان دونوں

نے اس کی ہدایت پر عمل کیا۔

"بندر بابا۔ ہمیں اس جزیرے پر پہنچا دو جہاں نیلی چڑیا موجود ہے"۔ چین چھنگو نے کہا تو اس کے جسم کو جھٹکا لگا اور پھر اس کا جسم ساکت ہو گیا۔ چین چھنگو نے آنکھیں کھولیں تو اس نے دیکھا کہ وہ واقعی ایک جزیرے کے کنارے پر موجود تھا۔ شالی اور پنگو بندر بھی اس کے ساتھ موجود تھے۔

"آنکھیں کھول دو۔ ہم پہنچ گئے ہیں"۔ چین چھنگو نے کہا تو شالی اور پنگو بندر دونوں نے آنکھیں کھول دیں اور پھر ہاتھ چھوڑ کر دونوں ایک طرف کھڑے ہو گئے۔

"یہ تو انتہائی خوفناک جزیرہ ہے۔ ہر طرف ابلتی ہوئی دلدلیں نظر آ رہی ہیں اور ان کے درمیان چھوٹے چھوٹے راستوں پر خوفناک درندے اور حشرات الارض ہیں"۔ شالی نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"اور یہ بھی ہمیں معلوم نہیں ہے کہ وہ کمرہ کہاں ہے جس میں نیلی چڑیا بند ہے"۔ چین چھنگو نے کہا۔

"چین چھنگو وہ دیکھو سامنے بڑی دلدل کے

درمیان میں کسی کمرے کی چھت نظر آ رہی ہے اور اس میں سے نیلے رنگ کا دھواں سا نکل رہا ہے۔ میرا خیال ہے یہی کمرہ ہے"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"اوہ ہاں، واقعی۔ لیکن ہم اس کے اندر کیسے داخل ہوں گے"۔ چمن چھنگو نے کہا۔

"یہاں سے اس دلدل تک پہنچنے کے راستے میں کالے سانپ موجود ہیں اور یہ انتہائی خوفناک سانپ نظر آ رہے ہیں"۔ شالی نے کہا۔

"ان سے بچ کر ہم وہاں تک پہنچ سکتے ہیں"۔ اچانک پنگو بندر نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے"۔ چمن چھنگو اور شالی دونوں نے حیران ہو کر کہا۔

"یہاں ایک ایسی بوٹی مجھے نظر آ گئی ہے جس کی بو سے سانپ دور بھاگتے ہیں۔ ہم اس بوٹی کا رس اپنے جسموں پر لگا لیں تو یہ سانپ خود ہی ہم سے دور ہٹ جائیں گے"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم ہلاک ہو جائیں"۔ شالی نے کہا۔

- پنگو کبھی غلط بات نہیں کرتا شالی۔- چھن چھنگو نے کہا۔

- شکریہ۔ اب میں بوٹی توڑ کر لاتا ہوں۔- پنگو بندر نے خوش ہو کر کہا اور دوڑ کر ساتھ ہی موجود نیلے رنگ کی ایک بوٹی کا تنا توڑ کر اس نے اس تنے میں سے نکلنے والا نیلے رنگ کا رس اپنے جسم پر لگانا شروع کر دیا۔ اس کے بعد اس نے دوسرا تنا توڑا اور اسے اٹھا کر بھاگتا ہوا وہ چھن چھنگو کے پاس آ گیا۔ چھن چھنگو نے اس کے ہاتھ سے تنا لے کر شالی کو دے دیا جبکہ پنگو بندر واپس دوڑ گیا تاکہ ایک اور بوٹی کا تنا توڑ لائے ۔ شالی نے اس تنے سے نکلنے والا رس اپنے ہاتھوں، گردن اور پیروں پر لگا لیا۔ اسی لمحے پنگو بندر تیسرا تنا توڑ کر لے آیا تو اس کا رس چھن چھنگو نے لگا لیا۔

- آؤ اب میرے پیچھے اور دیکھو تماشہ۔- پنگو بندر نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ شالی اور چھن چھنگو اس کے پیچھے تھے اور پھر واقعی جیسے ہی وہ ان سانپوں کے قریب پہنچے۔ سانپ اس طرح ایک طرف ہٹتے

چلے گئے جیسے وہ انتہائی خوفزدہ ہو گئے ہوں۔ اس طرح انہیں راستہ ملتا چلا گیا اور وہ اطمینان سے ان انتہائی خوفناک سیاہ سانپوں کے درمیان سے گزر کر اس بڑی دلدل تک پہنچ گئے جس کے درمیان اس کمرے کی چھت نظر آ رہی تھی۔ یہ جگہ خالی تھی اس لئے وہ وہاں کھڑے ہو گئے ۔

"اب کیا کریں"۔ شاملی نے کہا۔

"پنگو کو تو اس چھت پر پہنچایا جا سکتا ہے لیکن یہ کیا کرے گا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"وہ کیسے"۔ شاملی نے چونک کر کہا۔

"میرے پاس رسی کا گچھا موجود ہے اور میں پنگو بندر کی کمر سے رسی باندھ کر اسے اس رسی کی مدد سے ہوا میں اچھال کر اس کمرے کی چھت پر پہنچا سکتا ہوں جبکہ رسی کا دوسرا سرا تم پکڑے رہنا۔ پھر ہم اسے آسانی سے واپس کھینچ بھی سکتے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"اوہ، واقعی ایسا کیا تو جا سکتا ہے لیکن یہ وہاں جا کر کیا کرے گا"۔ شاملی نے کہا۔

۔ مجھے خنجر دے دو۔ میں اس خنجر کی مدد سے چھت کھود کر اتنا بڑا سوراخ کر لوں گا کہ اندر پہنچ کر وہاں موجود نیلی چڑیا کا پنجرہ باہر نکال سکوں۔ اس طرح کم از کم یہ نیلی چڑیا تو ہمارے ہاتھ آ جائے گی۔ پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا"۔ پنگو بندر نے کہا۔

" ہاں واقعی پنگو بندر بے حد عقلمند ہے۔ یہ ٹھیک کہہ رہا ہے"۔ چھن چھنگو نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو پنگو بندر بے اختیار خوش ہو گیا۔ چھن چھنگو نے اپنی کمر کے ساتھ بندھے ہوئے رسی کے گچھے کو اتار کر زمین پر ڈالا اور پھر اسے کھول دیا۔ ایک سرا اس نے شاملی کے ہاتھ میں پکڑا دیا جبکہ دوسرا سرا اس نے پنگو بندر کی کمر سے مضبوطی سے باندھ دیا۔

" اب تیار ہو جاؤ"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" ارے وہ خنجر تو مجھے دے دو"۔ پنگو بندر نے کہا تو چھن چھنگو نے خنجر نکال کر اسے دے دیا۔

" اب میں تیار ہوں۔ مجھے اس چھت تک پہنچا دو"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"خیال رکھنا۔ جھٹکا لگنے سے کہیں خنجر تمہارے ہاتھ سے نہ چھوٹ جائے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ میں نے اسے مضبوطی سے پکڑ رکھا ہے۔ پنگو بندر نے کہا تو چھن چھنگو نے رسی کا ایک حصہ پکڑا اور پنگو بندر کو ہوا میں اٹھا لیا۔ پھر اس نے اسے اس طرح گھمانا شروع کر دیا جیسے کمند ڈالتے ہوئے آنکڑے کو گھمایا جاتا ہے تاکہ وہ اونچائی پر پہنچ سکے اور پھر پوری قوت سے گھماتے ہوئے چھن چھنگو نے یکلخت رسی چھوڑ دی تو پنگو بندر اڑتا ہوا سیدھا دلدل کے درمیان کمرے کی چھت پر ایک دھماکے سے جا گرا جبکہ رسی کا دوسرا سرا شاطی کے ہاتھ میں تھا۔ پنگو بندر نیچے گرتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ہاتھ میں خنجر موجود تھا۔ اس نے خنجر کو ہوا میں لہرایا تاکہ چھن چھنگو اور شاطی کو معلوم ہو سکے کہ خنجر اس کے ہاتھ میں موجود ہے اور پھر جھک کر اس نے چھت کے درمیان اس خنجر کی مدد سے سوراخ کرنا شروع کر دیا۔ شاطی اور چھن چھنگو دونوں خاموش کھڑے ہوئے اسے ایسا کرتے دیکھتے رہے۔ کچھ دیر بعد پنگو بندر نے

چھت میں ایک بڑا سا سوراخ کر لیا اور پھر وہ اس سوراخ کے اندر کود گیا۔ رسی کو جھٹکا لگا لیکن شامل نے اسے مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔ پھر انہیں رسی زور زور سے ہلتی محسوس ہوئی۔

"اسے کھینچو"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر خود بھی اس نے رسی کو پکڑ کر واپس کھینچنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد پنگلو بندر سوراخ سے نکل کر واپس چھت پر آگیا تو وہ دونوں یہ دیکھ کر خوشی سے اچھل پڑے کہ اس کے ہاتھ میں نیلے رنگ کا ایک چھوٹا سا پنجرہ موجود تھا۔ جس کے اندر نیلے رنگ کی چڑیا بھی موجود تھی۔

"اب یہ واپس کیسے آئے گا"۔ شامل نے کہا۔

"پنگلو بندر، رسی کو اپنی کمر سے کھول کر چھت کے کسی شہتیر سے باندھ دو۔ ادھر ہم رسی کو کھینچ کر رکھیں گے۔ اس طرح رسی دلدل کے اوپر تن جائے گی اور تم رسی پکڑ کر گھسٹتے ہوئے واپس آؤ گے لیکن پنجرے کا خیال رکھنا"۔ چھن چھنگلو نے اونچی آواز میں کہا تو پنگلو بندر نے پنجرہ وہیں چھت پر رکھا اور اپنی کمر

سے رسی کھول کر اس سوراخ میں جھک گیا۔ پھر وہ سیدھا ہوا تو رسی بندھ چکی تھی۔ ادھر شامی اور چھن چھنگو دونوں نے مل کر رسی کو پوری قوت سے کھینچ لیا تو رسی دلدل کے اوپر تن گئی۔ ادھر پنگو بندر نے پنجرے کے ساتھ بندھی ہوئی رسی کو اپنی کمر کے ساتھ باندھ لیا اور پھر اس نے تنی ہوئی رسی دونوں ہاتھوں سے پکڑی اور چھت سے آگے کود گیا۔ اب وہ رسی کے ساتھ لٹکا ہوا تھا جبکہ نیلی چڑیا کا پنجرہ اس کی کمر سے لٹکا ہوا تھا۔ پھر پنگو بندر دونوں ہاتھوں سے رسی پکڑے تیزی سے کنارے کی طرف بڑھتا چلا آیا۔ شامی اور چھن چھنگو دونوں نے رسی کو کھینچ کر رکھا ہوا تھا تاکہ وہ ڈھیلی نہ ہو جائے اور پھر تھوڑی دیر بعد پنگو بندر اچھل کر کنارے پر پہنچ گیا۔

" واہ پنگو بندر۔ واقعی تم بہادر بھی ہو اور عقلمند بھی"۔ چھن چھنگو نے کہا پنگو خوش ہو گیا۔ اس نے پنجرے کی رسی کھول کر چھن چھنگو کی طرف بڑھا دیا۔

" اب یہاں اس پنجرے کو توڑنے کی کوشش مت

کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے"۔ اچانک انہیں عقب سے آواز سنائی دی تو وہ چونک کر مڑے تو سنہری بونا وہاں موجود تھا۔

"تم یہاں بھی پہنچ گئے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں، جہاں میری ضرورت ہوتی ہے میں وہاں پہنچ جاتا ہوں۔ تم تینوں واقعی بے حد عقلمند بہادر اور حوصلہ مند ہو۔ تم نے یہ ترکیب سوچ کر پنجرہ نکال لیا ہے ورنہ تم کسی صورت بھی اس چھت تک نہ پہنچ سکتے تھے اور پھر اصل کام تو پنگو بندر نے کیا ہے"۔ سنہری بونے نے کہا۔

"اب ہم نے اس نیلی چڑیا کو ہلاک کرنا ہے اور اس کے لئے ہمیں پنجرہ توڑنا پڑے گا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"جیسے ہی تم پنجرے کو توڑنے کی کوشش کرو گے ساگو جادوگر اپنے خونخوار کتوں سمیت یہاں پہنچ جائے گا اور یہ کتے تمہیں چیرپھاڑ کر کھا جائیں گے"۔ سنہری بونے نے کہا۔

"تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" تم کسی ایسی جگہ جا کر اسے توڑنا جہاں یہ کتے نہ پہنچ سکیں۔ یہ جگہ کونسی ہو سکتی ہے۔ یہ سوچنا تمہارا اپنا کام ہے"۔ سنہری بونے نے کہا اور غائب ہو گیا۔

" میرے ہاتھ پکڑو اور آنکھیں بند کر لو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شالی اور پنگو بندر نے اس کی ہدایت پر عمل کیا۔

" بندر بابا۔ ہمیں ایسی جگہ پہنچا دو جہاں کتے باوجود کوشش کے ہم تک نہ پہنچ سکیں"۔ چھن چھنگو نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا تو اس کے جسم کو جھٹکا لگا اور پھر وہ ساکت ہو گیا اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔

دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ تینوں ایک پہاڑی علاقے میں موجود ہیں۔ ان کے سامنے ایک خوفناک دلدل ہے جس کی چوڑائی بہت زیادہ ہے اور جہاں وہ موجود ہیں یہ دلدل ان کے چاروں طرف ہے۔

" ہاں، یہ جگہ ٹھیک رہے گی۔ دلدل کی وجہ سے کتے ہم تک نہ پہنچ سکیں گے"۔ چھن چھنگو نے کہا تو

اس کی بات سن کر شالی اور چنگو بندر نے آنکھیں کھول دیں اور پھر وہ ہاتھ چھوڑ کر ایک طرف کھڑے ہو گئے۔

چھن چھنگو نے ایک اور خنجر نکالا جو اس کی کمر سے بندھا ہوا تھا اور پھر خنجر کی مدد سے اس نے پنجرے کو توڑنے کی کوشش کی لیکن پنجرہ نجانے کس چیز کا بنا ہوا تھا کہ خنجر ان باریک باریک سلاخوں پر اثر ہی نہ کر رہا تھا۔ اسی لمحے انہیں کتوں کے خوفناک انداز میں بھونکنے کی آواز سنائی دی تو انہوں نے دیکھا کہ دور سے بے شمار خوفناک سیاہ رنگ کے کتے تیزی سے دوڑتے ہوئے ان کی طرف آ رہے تھے۔ ان کے پیچھے ساگو جادوگر ہوا میں اڑتا ہوا آ رہا تھا لیکن دلدل کے کنارے پر پہنچ کر وہ کتے رک گئے اور ان کے چاروں طرف پھیل کر بے تحاشہ انداز میں بھونکنے لگے جبکہ ساگو جادوگر بھی دلدل کے دوسرے کنارے پر آ کر رک گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔ کتے دلدل کی وجہ سے ان کے چاروں طرف دوڑتے پھر رہے تھے۔

" یہ کہیں دلدل پھلانگ کر ادھر نہ آ جائیں"۔
شمالی نے کہا۔

" نہیں، ایسا نہیں ہو سکتا۔ اب آتنی بھی کم چوڑی نہیں ہے دلدل"۔ چھن چھنگو نے کہا اور ایک بار پھر خنجر کی مدد سے اس نے پنجرے کو توڑنا شروع کر دیا۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مت توڑو اسے۔ مجھ سے دولت لے لو۔ اسے مت توڑو"۔ یکلخت ساگو جادوگر نے چیختے ہوئے کہا۔

" تم ظالم ہو۔ اس لئے تمہارا خاتمہ ضروری ہے"۔
چھن چھنگو نے کہا۔

" مجھ سے جو چاہے لے لو لیکن اسے مت توڑو"۔
ساگو جادوگر نے کہا۔

" ایک صورت میں ایسا ہو سکتا ہے کہ میں اس پنجرے کو نہ توڑوں کہ تم خود اپنے ان آدم خور کتوں کو ہلاک کر دو تاکہ یہ ظالم کتے تو ہلاک ہو جائیں"۔
چھن چھنگو نے اچانک ایک خیال کے تحت کہا۔

" اس طرح میری تمام طاقتیں ختم ہو جائیں گی۔ ان کی وجہ سے میرے جادو کی طاقتیں ہیں"۔ ساگو

جادوگر نے کہا۔

"جان تو بچ جائے گی تمہاری۔ ورنہ اگر تم ہلاک ہو گئے تو پھر ان طاقتوں کا کیا کرو گے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ اس پنجرے کو پھر نہ توڑو گے"۔ ساگو جادوگر نے کہا۔

"ہاں، میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگر تم کتوں کو فوری ہلاک کر دو تو میں اس پنجرے کو نہ توڑوں گا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"یہ کیا کر رہے ہو چھن چھنگو"۔ شالی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم خاموش رہو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو ساگو جادوگر نے آواز دے کر تمام کتوں کو اپنے پاس بلایا اور پھر اس نے اپنی کمر سے لٹکی ہوئی تلوار نکالی اور پھر ایک ایک کر کے اس نے تمام کتوں کی گردنیں اس تلوار سے اڑا دیں۔ شاید یہ تلوار بھی جادو کی تھی کہ کتے اپنا بچاؤ بھی نہ کر سکے تھے۔ جب سب کتے ہلاک ہو گئے تو ساگو جادوگر نے تلوار پھینک دی۔

"اب میں نے تمہاری شرط پوری کر دی ہے۔ اب یہ پنجرہ مجھے دے دو۔ اب مجھے مزید چالیس سال غار میں بیٹھنا پڑے گا تاکہ میں دوبارہ جادو کی طاقتیں حاصل کر سکوں لیکن میری جان بچ جائے گی"۔ ساگو جادوگر نے کہا۔

"پنگو، اس پنجرے کو اٹھا کر زور سے زمین پر مارو۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے جادو کی طاقتیں ختم ہو جانے پر اب یہ پنجرہ آسانی سے ٹوٹ جائے گا اور شاملی تم نے اس پنجرے کے ٹوٹتے ہی اس نیلی چڑیا کو پکڑ لینا ہے اور فوری طور پر اس کی گردن مروڑ دینی ہے"۔ چھن چھنگو نے پہلے پنگو بندر اور پھر شاملی سے مخاطب ہو کر آہستہ سے کہا۔

"لیکن تم نے اسے نہ توڑنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس کا کیا ہوگا"۔ شاملی نے کہا۔

"میں نے وعدہ کیا ہے کہ میں خود یہ پنجرہ نہیں توڑوں گا اور میں تو اسے نہیں توڑ رہا۔ پنگو بندر اسے توڑے گا"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شاملی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پنجرہ مجھے دو"۔ ساگو جادوگر نے چیخ کر کہا لیکن اسی لمحے چنگو بندر نے پنجرہ دونوں ہاتھوں سے اٹھایا اور اسے ہوا میں گھما کر پوری قوت سے زمین پر مار دیا۔ اس بار تڑاخ کی آواز کے ساتھ ہی پنجرہ ٹوٹ گیا اور شالی نے انتہائی پھرتی سے ٹوٹے ہوئے پنجرے میں ہاتھ ڈال کر نیلی چڑیا کو پکڑ کر باہر نکال لیا۔ ادھر ساگو جادوگر نے چیخنا چلانا شروع کر دیا لیکن شالی نے ایک لمحے کی دیر کئے بغیر نیلی چڑیا کی گردن مروڑ دی۔ اس کے ساتھ ہی ساگو جادوگر نیچے گرا اور بری طرح تڑپنے لگا اور پھر جیسے ہی نیلی چڑیا ہلاک ہوئی ظالم ساگو جادوگر بھی ہلاک ہو گیا۔

"میرا نام ساگو جادوگر تھا۔ مجھے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کاش میں اپنے کتے خود نہ مارتا"۔ ساگو جادوگر کی روتی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ چند لمحوں بعد ساگو جادوگر کی لاش کو خود بخود آگ لگ گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ جل کر راکھ ہو گیا۔

"بہت خوب چن چنگو۔ بہت خوب۔ پنجرہ واقعی اس وقت ٹوٹ سکتا تھا جب ان کتوں کو ساگو جادوگر

خود اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا اور بظاہر ایسا ہونا ناممکن تھا لیکن تم نے اسے ممکن بنا دیا۔ بہت خوب"۔ سنہرے بونے کی آواز سنائی دی۔

" بے حد شکریہ سنہری بونے۔ تمہاری مدد سے ہم ایک بہت بڑے ظالم کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں"۔ چھن چھنگو نے سنہری بونے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا اور سنہری بونا انہیں سلام کرکے غائب ہو گیا۔

" آنکھیں بند کر لو اور میرے ہاتھ پکڑ لو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شاملی اور پنگو بندر نے ایسا ہی کیا۔

" بندر بابا۔ ہمیں واپس سرائے کے کمروں میں پہنچا دو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو اس کے جسم کو زوردار جھٹکا لگا اور پھر جب اس کا جسم ساکت ہو گیا تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ چھن چھنگو نے دیکھا کہ وہ سرائے کے کمرے میں موجود تھے اور پھر وہ اس ظالم ساگو جادوگر کی ہلاکت پر خوشی سے بے اختیار ناچنے لگ گئے۔

خستم شد

چھن چھنگلو اور چنگلو بندر کا انتہائی دلچسپ کارنامہ

چھن چھنگلو اور پتھر جادوگر

مظہر کلیم ایم اے
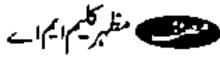
پتھر جادوگر جو دنیا بھر کی تمام دولت حاصل کر کے پتھروں میں تبدیل کر دیتا تھا۔

پتھر جادوگر جس نے ایک جوہری کی تمام دولت حاصل کر لی اور اس جوہری نے چھن چھنگلو کی خدمات حاصل کر لیں۔

چھن چھنگلو جس نے جوہری سے وعدہ لے لیا کہ وہ پتھر جادوگر کی دولت کو غریبوں میں تقسیم کر دے گا۔

چھن چھنگلو اور چنگلو بندر کی خوفناک اور طاقتور دیو سے زبردست لڑائی۔

وہ لمحہ جب چھن چھنگلو نے چنگلو بندر کو انتہائی زہریلے پانی کے تالاب میں ڈبو دیا۔

کیا چنگلو بندر ہلاک ہو گیا؟

کیا چھن چھنگلو پتھر جادوگر کے مقابلے میں کامیاب رہا۔ یا نہیں؟

ناشران
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور

کالا شہزادہ

چھن چھنگلو
اور پتھر جادوگر

پیارے بچوں کیلئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

چھن چھنگلو اور پتھر جادوگر

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار لاہور
Mob: 0300-9401919

چھن چھنگلو، پنگلو بندر کے ساتھ ملک ایران کے ایک شہر میں رہنے والے ایک آدمی حامد جوہری کے محل نما مکان کے ایک بڑے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر دو چھوٹی چھوٹی بلیاں اس کی طرف منہ کئے بیٹھی ہوئی تھیں۔ یہ اصل بلیاں نہیں تھیں بلکہ کسی نرم چیز سے بنائی گئی تھیں لیکن انہیں دیکھ کر یہی احساس ہوتا تھا کہ یہ اصلی بلیاں ہیں حتیٰ کہ ان کی آنکھوں میں ویسی ہی چمک تھی جیسی کہ زندہ بلیوں کی آنکھوں میں ہوتی ہے۔ پنگلو بندر خاموش ایک کونے میں بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کی نظریں بھی چھن چھنگلو اور ان مصنوعی بلیوں پر ہی

جی ہوئی تھیں جبکہ چھن چھنگو ان بلیوں کے گلے میں لٹکے ہوئے سیاہ رنگ کے دھاگے میں بندھے ہوئے چھوٹے چھوٹے تالوں کو دیکھ رہا تھا ایسا لگتا تھا کہ یہ سونے سے بنائے گئے ہیں۔ یہ تالے قدیم دور کے تالوں کی طرح کے تھے جن کے نچلے حصے میں چابی کا سوراخ ہوتا تھا جبکہ سامنے سے وہ بالکل صاف ہوتے تھے۔

اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے سیاہ رنگ کی عبا پہنی ہوئی تھی اور وہ آدمی سر سے گنجا تھا البتہ سر کے کناروں سے بالوں کی ایک جھالر سی تھی جو اس کی گردن تک لٹکی ہوئی تھی۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

"کیا ہوا چھن چھنگو۔ کچھ معلوم ہوا"۔ اس دبلے پتلے اور گنجے آدمی نے انتہائی اشتیاق آمیز لہجے میں چھن چھنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ میں نے دیکھ لیا ہے حامد جوہری۔ یہ مصنوعی بلیاں ہیں اور ان کے گلے میں لٹکے ہوئے

تالے نما زیورات سمرقند کے ایک ماہرِ فن راشدی کے بنائے ہوئے ہیں"۔ چہن چھنگو نے جواب دیا۔

"اوہ، کیا تم ان تالوں پر موجود باریک سی تحریر پڑھنے میں کامیاب ہو گئے ہو"۔ حامد جوہری نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں، بہت آسانی سے"۔ چہن چھنگو نے جواب دیا۔

"بہت خوب، پھر تو تم واقعی انتہائی اچھی صلاحیت کے مالک ہو۔ ورنہ اب تک بے شمار ماہرین ٹکریں مار مار کر رہ گئے ہیں۔ لیکن وہ اس تحریر کا مطلب نہیں سمجھ سکے"۔ حامد جوہری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تحریر تو پڑھ لی گئی ہے لیکن تم یہ بتاؤ کہ تم نے انہیں حاصل کہاں سے کیا ہے"۔ چہن چھنگو نے کہا۔

"یہی بات بتانے کے لئے تو میں تمہیں سرائے سے یہاں اپنے گھر لے آیا ہوں۔ مجھے جب معلوم ہوا کہ تم وہی چہن چھنگو ہو جس نے اپنی پراسرار

شمار ظالموں کا خاتمہ کیا ہے اور بے شمار صلاحیتوں سے بے شمار مظلوموں کی مدد کی ہے تو میں بے حد خوش ہوا کیونکہ میں خود بھی مظلوم ہوں اور مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے اور تمہاری مہربانی کہ تم نے یہ سنتے ہی کہ مجھ پر ظلم ہو رہا ہے فوراً میری بات مان کر یہاں آ گئے ۔ لیکن میں نے سنا تھا کہ تمہارے ساتھ ایک لڑکی شاملی بھی ہوتی ہے۔ وہ کہاں ہے"۔ حامد جوہری نے کہا۔

" وہ اپنے رشتہ داروں سے ملنے گئی ہوئی ہے"۔ چن چینگکو نے جواب دیا۔

" اوہ اچھا۔ بہرحال اب میں تمہیں تفصیل سے سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ میرا والد انتہائی قیمتی پتھروں کا بہت بڑا تاجر تھا۔ اس مکان جس میں ہم رہتے تھے کے نیچے ایک بہت بڑا تہہ خانہ ہے۔ میرے والد نے اس تہہ خانے میں لعل و گوہر اور ہیرے موتیوں کے بے شمار صندوق رکھے ہوئے تھے ۔ میں اس کا اکلوتا بیٹا ہوں۔ اس کی زندگی میں ہی میں اس کے ساتھ مل کر قیمتی پتھروں کا کاروبار کرتا تھا۔ ہمارا

شہر میں دکان تھی اور دکان پر میں بیٹھا کرتا تھا۔ میرا
والد پوری دنیا میں گھومتا رہتا تھا اور نوادرات اکٹھے
کرکے انہیں فروخت کرتا رہتا تھا۔ ایک روز میں
دکان پر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بوڑھا آدمی دکان میں
داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں سیاہ رنگ کے کپڑے کی
ایک چھوٹی سی تھیلی تھی۔ وہ بوڑھا آدمی اپنے لباس
اور چہرے مہرے سے کسی دوسرے ملک کا لگتا تھا۔
اس نے مجھے بتایا کہ وہ چند ہیرے فروخت کرنا چاہتا
ہے اور پھر میرے کہنے پر اس نے اس تھیلی میں سے
چار بڑے بڑے ہیرے نکال کر میرے سامنے رکھ
دیئے ۔ یہ ہیرے اس قدر قیمتی تھے کہ میں انہیں
دیکھتا ہی رہ گیا۔ میرا خیال تھا کہ نیچے تہہ خانے میں
موجود تمام صندوق بھی اگر دے دیئے جائیں تو پھر
بھی ان ہیروں کی قیمت ادا نہیں کی جا سکتی تھی۔
میں نے جب اس بوڑھے سے ان ہیروں کی قیمت
پوچھی تو اس نے انتہائی کم قیمت بتائی کہ میں ایک
بار پھر حیران رہ گیا۔ اتنی کم قیمت تو عام سے ہیرے
کی بھی نہیں ہوتی جتنی وہ ان چار ہیروں کی مانگ رہا

تھا۔ اس پر مجھے خیال آیا کہ کہیں یہ نقلی ہیرے نہ
ہوں۔ میں نے انہیں پرکھا تو وہ اصلی ہیرے تھے۔
میں نے اس بوڑھے کی مطلوبہ قیمت اسے دے دی تو
وہ بوڑھا میرا شکریہ ادا کرکے چلا گیا۔ میں بے حد
خوش ہوا کہ جب میں اپنے والد کو بتاؤں گا کہ میں
نے اتنے سستے ہیرے خریدے ہیں تو وہ بے حد
خوش ہوں گے۔ چنانچہ میں نے یہ ہیرے بھی تہہ
خانے میں ایک صندوق کے خانے میں رکھ دیئے۔ کچھ
روز بعد میرے والد ایک دوسرے ملک سے واپس آ
گئے تو میں نے انہیں ان ہیروں کے بارے میں بتایا
تو وہ بے اختیار چونک پڑے۔ ان کے چہرے پر
یکلخت پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔ انہوں نے مجھ
سے ان چاروں ہیروں کی تفصیل پوچھی تو میں نے
انہیں بتا دی۔ انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ کہیں یہ
پتھر جادوگر کے ہیرے خود پتھر نہ ہوں جس پر میں
بے حد حیران ہوا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ایک
جادوگر ہے جو ہیروں کا شوقین ہے۔ اس نے اپنے
جادو کے زور سے چار ایسے ہیرے بنائے ہوئے ہیں جو

دیکھنے میں بے حد قیمتی ہیں اور پرکھنے میں بھی بالکل
اصلی لگتے ہیں لیکن دراصل وہ ایک خاص ساخت کے
پتھر ہیں جنہیں اس نے اپنے جادو کے زور سے ہیرے
بنایا ہوا ہے۔ یہ پتھر ہیرے خور ہیں۔ انہیں اگر
ہیروں میں رکھ دیا جائے تو یہ ان ہیروں کو کھا جاتے
ہیں اور خود بھی غائب ہو کر واپس اس جادوگر کے
پاس پہنچ جاتے ہیں اور یہ جادوگر ان ہیروں کو دنیا کی
نظروں سے بچانے کے لئے اپنے جادو کے زور پر پتھر
بنا کر رکھ دیتا ہے۔ اس لئے اسے پتھر جادوگر بھی کہا
جاتا ہے۔ میں نے اپنے والد کو یقین دلایا کہ جو
ہیرے میں نے خریدے ہیں وہ اصل ہیرے ہیں۔
پھر میں اپنے والد کو لے کر تہہ خانے میں گیا۔ میں
نے اس صندوق کو کھولا جس کے ایک خانے میں وہ
ہیرے میں نے رکھے تھے تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ
گیا کہ صندوق جو پہلے انتہائی قیمتی ہیروں سے بھرا ہوا
تھا خالی پڑا ہوا تھا اور خانے میں رکھے ہوئے وہ
ہیرے بھی غائب تھے ۔ میں نے تہہ خانے میں
موجود تمام صندوق کھولے لیکن وہ سب کے سب خالی

ہو چکے تھے ۔ وہاں ایک ہیرا بھی نہ تھا۔ میرے والد تو یہ دیکھ کر صدمے سے بے ہوش ہو گئے اور پھر اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی وفات پا گئے لیکن میں نوجوان تھا اس لئے میں اس صدمے کو سہار گیا۔ پھر میں نے اس ہتھر جادوگر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ مجھے نجومیوں نے بتایا کہ ہتھر جادوگر ملک روم کے شمال مشرق میں واقع پہاڑیوں کے اندر بنے ہوئے اپنے محل میں رہتا ہے۔ وہ بے حد سفاک اور ظالم جادوگر ہے۔ اگر کوئی اس سے اپنے ہیرے مانگنے جائے تو وہ اسے انتہائی بے دردی سے ہلاک کر دیتا ہے۔ اس نے ایک خوفناک دیو کو اپنے جادو کی وجہ سے قابو کیا ہوا ہے اور وہ دیو اس قدر طاقتور ہے کہ وہ بہادر سے بہادر انسان کو چٹکی میں مسل کر رکھ دیتا ہے۔ اس لئے آج تک وہاں جا کر کوئی بھی زندہ واپس نہیں آیا۔ جس پر میں نے بڑے بڑے بزرگوں کی طرف رجوع کیا تو ایک بزرگ نے مجھے بتایا کہ جب تک اس دیو کا خاتمہ نہیں کیا جاتا اس وقت تک اس ہتھر

جادوگر تک کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا اور اس دیو کے
خاتمے کے لئے مجھے شہزادی پری کی دو شرائط پوری
کرنا پڑیں گی کیونکہ اس دیو کو صرف کوہ قاف کی
شہزادی پری ہی ختم کر سکتی ہے۔ یہ دیو اس جادوگر
کے بعد صرف اس شہزادی پری کی بات مانتا ہے اور
شہزادی پری تک پہنچنے کے لئے مجھے دو ایسی بلیاں
حاصل کرنا ہوں گی جو ہوں تو نقلی لیکن دیکھنے میں
بالکل اصلی معلوم ہوتی ہوں۔ یہ بلیاں جس نے بنائی
ہوں گی اس تک اگر میں پہنچ جاؤں تو پھر مجھے
شہزادی پری تک پہنچا دیا جائے گا۔ یہ بلیاں میں نے
انتہائی جان جوکھوں سے کام لیتے ہوئے چار سالوں کی
جدوجہد کے بعد ایک پہاڑی غار سے حاصل کی ہیں۔
یہ اس پہاڑی غار میں چھپی ہوئی تھیں لیکن آج بارہ
سال گزر گئے ہیں ان بلیوں پر لکھی ہوئی عبارت کو
کوئی نہیں پڑھ سکا اور اس بزرگ نے بتایا تھا کہ اس
عبارت میں اس آدمی کا نام اور پتہ لکھا ہوا ہوگا جس
نے بلیاں بنائی ہیں۔ شہزادی پری کو جب یہ بلیاں
تحفے میں دی جائیں گی تو شہزادی پری خوش ہوگی

لیکن شہزادی پری تک پہنچنے کا راستہ ان بلیوں کو بتانے والا ہی جانتا ہے۔ اس لئے میں پریشان رہا۔ میں نے بے شمار لوگوں سے اسے پڑھوانے کی کوشش کی لیکن کوئی بھی اس عبارت کو نہ پڑھ سکا اور آج تم نے اسے پڑھ لیا ہے۔ اب مجھے یقین ہے کہ اس پتھر جادوگر کا خاتمہ بھی تمہارے ہاتھوں ہی ہوگا اور جن لوگوں کی دولت پر اس نے زبردستی قبضہ کر رکھا ہے وہ انہیں واپس مل جائے گی"۔ حامد جوہری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کا نام کیا ہے"۔ چھن چھنگو نے اس کے منہ سے تفصیل سننے کے بعد پوچھا۔

"میرا نام حامد جوہری ہے"۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

"تو حامد جوہری صاحب۔ کیا یہ پتھر جادوگر صرف ہیرے جواہرات اڑاتا ہے یا کوئی اور ظلم بھی کرتا ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"اس سے بڑا اور ظلم کیا ہوگا چھن چھنگو کہ کسی کی ساری عمر کی کمائی اس طرح زبردستی اڑا لی جائے۔

میرا والد اس صدمے سے وفات پا گیا اور میری ساری عمر اس دولت کی واپسی کی تمنا میں گزر گئی"۔ حامد جوہری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"حامد جوہری صاحب، اصل بات یہ ہے کہ اسلام میں دولت کو جمع کرنا منع ہے۔ اسلام کا تو حکم ہے کہ دولت اکٹھی کرنے کی بجائے لوگوں کی مدد پر خرچ کی جائے۔ بیماروں کے لئے شفاخانے بنائے جائیں۔ غریبوں کی امداد کرنے والے ادارے بنائے جائیں۔ یتیموں کی رکھوالی کی جائے۔ بیوگان کی امداد کی جائے لیکن آپ اور آپ کے والد نے ہیرے جواہرات صندوقوں میں بند کرکے رکھ دیئے۔ اس طرح آپ نے اور آپ کے والد نے اسلام کا حکم نہیں مانا اور دولت اکٹھی کی۔ اگر یہ دولت کوئی جادوگر لے اڑا ہے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اس جادوگر نے بھی اس دولت کو اپنے پاس جمع کیا ہے اور آپ نے بھی یہی کام کیا تھا۔ اس لئے میں اس معاملے میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا تو حامد جوہری کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

- اوہ، اوہ چھن چھنگو۔ تم نے آج میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ بہت خوب، واقعی تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مجھے دولت اکٹھی کرنے کی بجائے غریبوں کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کرنی چاہئے تھی۔ میرا وعدہ کہ میرے پاس جتنی بھی دولت ہے وہ اب میں غریبوں میں تقسیم کر دوں گا اور یہ بھی میرا وعدہ ہے کہ پتھر جادوگر سے جو دولت بھی واپس ملے گی اسے بھی اکٹھی کرنے کی بجائے غریبوں میں بانٹ دوں گا"۔ حامد جوہری نے کہا۔

- آپ نے وعدہ کر لیا ہے اس لئے اب آپ اپنا پہلا وعدہ پورا کریں۔ آپ کے پاس اب جتنی دولت بھی جمع ہے اس میں سے اپنے اخراجات کے لئے رکھ کر باقی دولت غریبوں میں تقسیم کر دیں اور یہ بھی بتا دوں کہ آپ کی دولت ختم نہیں ہوگی بلکہ اس میں اضافہ ہو جائے گا۔ آپ کا کام بہت چل پڑے گا اور آپ انتہائی خوشحال ہو جائیں گے اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا کرم بھی ہوگا"۔ چھن چھنگو نے کہا تو حامد جوہری نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے اپنے

میں خزانچی کو بلا کر اس سے اپنی دولت کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور ضروری اخراجات کی رقم رکھ کر باقی دولت شہر کے غریبوں میں تقسیم کر دینے کا حکم دے دیا۔ دوسرے روز پورے شہر کے غریب لوگ، بیوائیں اور یتیم وہاں اکٹھے ہو گئے۔ ان سب میں حامد جوہری نے واقعی دولت تقسیم کر دی۔ سب نے اسے بے حد دعائیں دیں۔ چھن چھنگو بھی بے حد خوش ہوا۔

اب میں اس پتھر جادوگر کی تمام دولت اس سے حاصل کر کے تمہیں دوں گا تاکہ تم اسے بھی تقسیم کر دو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو حامد جوہری نے اس سے وعدہ کر لیا اور پھر دوسرے روز چھن چھنگو نے سمرقند جانے کا وعدہ کیا۔ اس نے دونوں بلیاں اٹھا کر ایک تھیلے میں ڈالیں اور پھر اس نے پنگو بندر سے کہا کہ وہ اس کا ہاتھ پکڑ لے اور آنکھیں بند کر لے اور پنگو بندر نے جب اس کا ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر لیں تو چھن چھنگو نے خود بھی آنکھیں بند کر لیں۔

مجھے سمرقند کے ماہر فن راشدی کے مکان پر پہنچا

دو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو اس کے جسم کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا کہ اب وہ حامد جوہری کے مکان کی بجائے ایک اور شہر کی ایک گلی میں کھڑا ہے۔ سامنے ایک بڑا سا مکان تھا جس کے باہر راشدی کا نام لکھا ہوا تھا۔ پنگو بندر نے بھی آنکھیں کھول دیں تھیں اور اس نے چھن چھنگو کا ہاتھ بھی چھوڑ دیا۔ چھن چھنگو آگے بڑھا اور اس نے راشدی کے مکان کی کنڈی کھٹکھٹائی تو تھوڑی دیر بعد دروازہ کھل گیا اور ایک ملازم نما آدمی باہر آ گیا۔

"کیا بات ہے لڑکے"۔ اس ملازم نے کہا۔

"میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرا ساتھی ہے پنگو بندر۔ میں نے راشدی صاحب سے ملنا ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"کہاں سے آئے ہو"۔ ملازم نے پوچھا۔

"ہم ایران کے شہر بدخشاں سے آئے ہیں اور یہ ہمارے پاس دو بلیاں ہیں راشدی صاحب کی بنائی ہوئیں"۔ چھن چھنگو نے تھیلے میں سے بلیاں نکال کر

اسے دکھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ آؤ"۔ ملازم نے کہا اور وہ انہیں لے کر مکان میں داخل ہوا اور پھر ایک بڑے کمرے میں انہیں بٹھا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا تو چھن چھنگو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو، بیٹھو لڑکے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ تمہارے پاس ساجوری بلیاں ہیں"۔ اس بوڑھے آدمی نے کہا۔

"ہاں بزرگوار اور میں اسی لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تھیلے میں سے دونوں بلیاں نکال کر اس بوڑھے کی طرف بڑھا دیں۔

"ہاں، یہ ساجوری بلیاں ہیں جو اچانک غائب ہو گئی تھیں اور باوجود زبردست کوشش کے آج تک نہ مل سکی تھیں۔ کہاں سے ملی ہیں یہ اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ میری بنائی ہوئی ہیں"۔ بوڑھے نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو چھن چھنگو نے حامد جوہری کے بارے میں پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ، تم نے بلیاں حاصل کر کے شہزادی پری کو

تو خوش کر دیتا ہے کیونکہ یہ دونوں بلیاں میں نے شہزادی پری کے لئے ہی بنائی تھیں لیکن شہزادی پری کی شرائط کون پوری کرے گا تاکہ وہ اس دیو کا خاتمہ کر سکے اور جب تک اس دیو کا خاتمہ نہیں ہو جاتا اس وقت تک تم پتھر جادوگر تک پہنچ بھی نہیں سکتے"۔ بوڑھے نے کہا۔

"ہمارا کام ہی ظلم کے خلاف لڑنا اور کوشش کرنا ہے۔ نتیجہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور چونکہ ہم حق پر ہیں اس لئے یقیناً اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا"۔ چین چھنگو نے کہا۔

"لیکن پتھر جادوگر نے تو کسی پر ظلم نہیں کیا۔ صرف ان لوگوں کی دولت ہی چھینی ہے جو اس پر سانپ بن کر بیٹھ جاتے ہیں اور کسی غریب کو اس میں سے کوئی حصہ نہیں دیتے"۔ بوڑھے نے کہا۔

"حامد جوہری نے میرے کہنے پر اپنی تمام دولت غریبوں میں تقسیم کر دی ہے اور یہ وعدہ بھی کیا ہے کہ جو دولت پتھر جادوگر سے اسے واپس ملے گی وہ اسے بھی غریبوں میں تقسیم کر دے گا اور پتھر جادوگر

اس لئے ظالم ہے کہ وہ بھی ساری دنیا کی دولت پر سانپ بن کر بیٹھا ہوا ہے اور غریب بھوکے مر رہے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں، تمہاری بات درست ہے۔ تم واقعی نیک لڑکے ہو۔ اس لئے میں بھی تمہاری بھرپور مدد کروں گا۔ آؤ میرے ساتھ "۔ بوڑھے نے اٹھتے ہوئے کہا تو چھن چھنگو اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر وہ تینوں ایک اور کمرے میں پہنچ گئے۔

"بیٹھو"۔ بوڑھے نے کہا تو چھن چھنگو ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ بوڑھے نے دونوں بلیاں اپنے سامنے رکھ لیں اور خود بھی کرسی پر بیٹھ گیا۔ پنگو بندر چھن چھنگو کے ساتھ کھڑا تھا۔ بوڑھا راشدی خاموشی سے مگر آنکھیں بند کئے کچھ پڑھتا رہا۔ پھر اس نے آنکھیں کھول دیں اور ان بلیوں پر پھونک ماری اور اس کے بعد وہ چھن چھنگو کی طرف مڑ گیا۔

"شہزادی پری بیمار ہے اس لئے وہ خود نہیں آ سکتی البتہ تمہیں اس کے پاس جانا ہوگا۔ میں نے اس سے تمہاری سفارش کر دی ہے کہ وہ تمہارا کام

کر دے"۔ بوڑھے راشدی نے کہا۔

"شہزادی پری کہاں رہتی ہے"۔ چھن چھنگو نے پوچھا۔

"وہ کوہ قاف کی بجائے کوہ سازار کے اندر بنے ہوئے اپنے مقدس محل میں رہتی ہے۔ تمہیں وہاں جانے کے لئے بہت لمبا سفر کرنا پڑے گا۔ کم از کم دو مہینے تمہیں لگ جائیں گے وہاں پہنچتے پہنچتے"۔ بوڑھے راشدی نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں بزرگوار۔ مجھے بندر بابا اور بڑے بابا نے خصوصی صلاحیتیں دے رکھی ہیں۔ ہم پلک جھپکنے میں وہاں پہنچ جائیں گے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"اوہ، اوہ پھر ٹھیک ہے۔ میں نے پتہ بتا دیا ہے۔ تم وہاں پہنچ کر میرا نام لینا۔ پھر تمہیں شہزادی پری سے ملوا دیا جائے گا"۔ بوڑھے راشدی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں بلیاں اٹھا کر چھن چھنگو کو دے دیں۔

"یہ بلیاں تم اپنی طرف سے تحفہ کے طور پر

شہزادی پری کو دے دینا۔ وہ بے حد خوش ہوگی اور مجھے یقین ہے کہ وہ کوئی نرم شرائط بتائے گی"۔ بوڑھے نے کہا تو چھن چھنگو نے ان کا شکریہ ادا کیا اور دونوں بلیاں واپس تھیلے میں ڈال کر وہ اٹھا اور بوڑھے راشدی سے اجازت لے کر چنگو بندر کے ساتھ مکان سے باہر آ گیا۔ پھر چلتے چلتے جب وہ ایک ویران جگہ پر پہنچ گئے تو چھن چھنگو نے چنگو بندر کو اپنا بازو پکڑنے اور آنکھیں بند کرنے کا کہا اور جب چنگو بندر نے اس کی ہدایت پر عمل کیا تو اس نے خود بھی آنکھیں بند کر لیں۔

"ہمیں کوہ سازار میں شہزادی پری کے محل کے سامنے پہنچا دو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو اس کے جسم کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ اب سرسبز پہاڑیوں کے درمیان پہنچ گئے تھے ۔ سامنے ہی سرخ رنگ کی اینٹوں سے بنا ہوا ایک خوبصورت محل تھا جس کے باہر دو قوی ہیکل دیو ہاتھوں میں بڑی بڑی تلواریں اٹھائے کھڑے تھے چھن چھنگو ان کی طرف بڑھا تو وہ دونوں انہیں دیکھ

کر بے اختیار اچھل پڑے۔

"ارے تم کون ہو اور کیسے یہاں پہنچ گئے ہو"۔ ان میں سے ایک دیو نے تلوار لہراتے ہوئے کہا۔

"ہم شہزادی پری سے ملنے آئے ہیں اور ہمیں سمرقند کے بزرگ راشدی نے بھیجا ہے۔ ہمارے پاس شہزادی کو تحفہ دینے کے لئے دو ساجوری بلیاں موجود ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"اوہ اچھا، تم یہیں ٹھہرو۔ میں شہزادی پری سے پوچھ کر آتا ہوں"۔ ایک دیو نے کہا اور تیزی سے مڑ کر محل کے اندر چلا گیا۔

"تم یہاں تک پہنچے کیسے۔ یہاں تو کوئی انسان نہیں پہنچ سکتا اور پھر تم تو لڑکے ہو"۔ دوسرے دیو نے کہا۔

"یہ باتیں مت پوچھو۔ تمہیں اس کی سمجھ نہیں آئے گی"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

تھوڑی دیر بعد اندر جانے والا دیو واپس آ گیا۔

"آؤ شہزادی تم سے فوراً ملنا چاہتی ہیں"۔ آنے والے دیو نے کہا اور چھن چھنگو اور چنگو بندر دونوں

اس دیو کی رہنمائی میں محل میں داخل ہو گئے - بہت خوبصورت اور وسیع محل تھا اور وہاں ہر طرف دیو اور پریاں آتی جاتی اور گھومتی پھرتی نظر آ رہی تھیں- دربان دیو، چھن چھنگو اور پنگو بندر کو ساتھ لئے ایک بڑے کمرے میں داخل ہوا- یہاں کرسی پر ایک خوبصورت شہزادی بیٹھی ہوئی تھیں- اس کے دونوں کاندھوں پر انتہائی خوبصورت پر تھے اور سر پر کلغی نما تاج تھا- اس نے مختلف رنگوں کا انتہائی خوبصورت لباس پہنا ہوا تھا-

" خوش آمدید- خوش آمدید- میرا نام شہزادی پری ہے"- اس پری نے مسکراتے ہوئے کہا-

" میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرا ساتھی ہے پنگو بندر"- چھن چھنگو نے اپنا اور پنگو بندر کا تعارف کراتے ہوئے کہا-

" مجھے بابا راشدی نے بتایا تھا کہ تم ساجوری بلیاں لے آئے ہو- کہاں ہیں وہ"- شہزادی نے کہا تو چھن چھنگو نے تھیلے میں سے دونوں بلیاں نکال کر اس کی طرف بڑھا دیں- شہزادی بلیاں دیکھ کر بے

حد خوش ہوئی۔

"یہ واقعی میرے لئے بہت قیمتی تحفہ ہے۔ تم کیا چاہتے ہو"۔ شہزادی پری نے کہا۔

"ہم نے پتھر جادوگر سے دولت حاصل کر کے غریبوں میں تقسیم کرنی ہے جو اس نے ساری دنیا کے جوہریوں سے لوٹ کر اکٹھی کر رکھی ہے اور انہیں پتھروں میں تبدیل کر رکھا ہے لیکن دولت کا محافظ ایک خوفناک اور طاقتور دیو ہے اور اس دیو کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ یا پتھر جادوگر کی بات مانتا ہے یا آپ کی۔ اس لئے ہم حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ہماری مدد کریں"۔ چمن چھنگو نے کہا۔

"اوہ۔ اس کے لئے تو تمہیں دو شرائط پوری کرنا ہوں گی۔ کیونکہ یہ بات طے شدہ ہے اس کے بغیر ہم تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتے"۔ شہزادی نے کہا۔

"ٹھیک ہے اگر یہ ضروری ہے تو ہم اس کے لئے تیار ہیں"۔ چمن چھنگو نے کہا۔

"لیکن ان شرائط کو تو بڑے بڑے بہادر بھی پورا نہیں کر سکے۔ تم تو ابھی لڑکے ہو۔ تم کیسے پورا کرو

گے"۔ شہزادی پری نے کہا۔

"آپ فکر مت کریں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"اچھا تو پھر سنو۔ پہلی شرط یہ ہے کہ تم سیاہ سمندر کے ساحل پر واقع سیاہ پہاڑوں کے اندر وادی سیاہ میں رہنے والے خوفناک سانپوں کے شہزادے سانپ کا منکا حاصل کرو اور یہ منکا اس وقت تمہیں مل سکتا ہے جب شہزادہ سانپ خوش ہو کر تمہیں یہ منکا خود دے دے۔ ورنہ تم اسے ہلاک نہیں کر سکتے"۔ شہزادی پری نے کہا۔

"اور دوسری شرط کیا ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"یہ منکا حاصل کر کے تم بابل کے کھنڈرات میں جاؤ گے اور وہاں ایک کھنڈر انتہائی سرخ رنگ کا ہے جبکہ باقی کھنڈرات شیالے رنگ کے ہوں گے۔ اس سرخ رنگ کے کھنڈر کے اندر ایک سرنگ ہوگی جو تمہیں پاتال میں لے جائے گی۔ پاتال میں ایک خوفناک مخلوق رہتی ہے جسے پاتالی کہا جاتا ہے۔ یہ انسانوں جیسی ہوتی ہے لیکن ان کے منہ میں دو

دانت باہر کو نکلے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ انتہائی
پھرتیلی، تیز اور خوفناک مخلوق ہے جو ایک لمحے میں
ہر چیز کو چیر پھاڑ کر رکھ دیتی ہے۔ اس مخلوق کو بتا دینا
کہ شہزادی پاتال کے لئے تمہارے پاس منکا موجو
ہے۔ اس لئے تمہیں اس کے سامنے پیش کیا جائے
گا۔ اب پاتال شہزادی کی مرضی ہے کہ وہ تمہیں اپنی
انگوٹھی دے دے یا کوئی شرط لگا دے۔ جب تم یہ
انگوٹھی حاصل کر لو تو پھر تم نے واپس آنا ہے او
مجھے یہ انگوٹھی دینی ہے۔ میں اس انگوٹھی کو حاظر
کرکے تمہیں بتاؤں گی کہ تم اس محافظ دیو کا خاتمہ
کیسے کر سکتے ہو اور تمہاری اس معاملے میں مدد بھی
کروں گی"۔ شہزادی پری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب ہمیں اجازت دیں تاکہ ہم آپ
کی دونوں شرائط پوری کرکے وہ انگوٹھی لے آئیں"
چھن چھنگو نے کہا تو شہزادی پری نے اسے اجازت
دے دی اور پھر وہ دونوں محل سے باہر آ گئے
چٹانوں میں پہنچ کر چھن چھنگو نے خود ہی پنگو بندر
ہاتھ پکڑا اور اسے آنکھیں بند کرنے کا کہہ کر خود بھی

آنکھیں بند کر لیں۔

"ہمیں سیاہ سمندر کے ساحل پر واقع سیاہ پہاڑوں میں اس جگہ پہنچا دو جہاں سیاہ سانپوں کی وادی ہے"۔ چمن چھنگو نے کہا تو اس کے جسم کو جھٹکا سا لگا اور اس نے آنکھیں کھول دیں تو اس نے دیکھا کہ وہ سیاہ رنگ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کی چوٹی پر موجود ہیں۔ نیچے ایک بہت بڑی وادی تھی جس میں لاکھوں کی تعداد میں سیاہ رنگ کے انتہائی خوفناک سانپ گھومتے پھر رہے تھے ۔ ان کی پھنکاروں سے وادی گونج رہی تھی۔ یہ بے حد خوفناک سانپ تھے ۔ ان میں سے کئی سانپ تو ایسے بھی تھے جن کے منہ سے شعلے نکل رہے تھے ۔

"یہ تو بے حد خوفناک سانپ ہیں۔ اب ان کا شہزادہ کہاں ہوگا"۔ چمن چھنگو نے پریشان ہو کر کہا۔

"ہمیں نیچے جانا ہوگا چمن چھنگو اور شہزادہ سانپ کو آوازیں دینا ہوں گی"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"کیا وہ ہماری آواز سن لے گا اور کیا وہ ہمارے ساتھ باتیں کرے گا"۔ چمن چھنگو نے کہا۔

" ہاں چھن چھنگو، شہزادوں کو ایسی صلاحیتیں مل ہوتی ہیں جو عام سانپوں کو نہیں"۔ پنگو بندر نے کہا۔

" اچھا۔ پھر ٹھیک ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر وہ بڑی احتیاط سے چٹانوں کا سہارا لے کر نیچے اترنے لگے۔ کافی نیچے اتر کر وہ رک گئے۔ سانپوں کی پھنکاریں اب تیز ہو گئی تھیں اور وہ سب پھن اٹھائے ان کی طرف رخ کئے ہوئے تھے۔

" شہزادہ سانپ ہماری بات سنو۔ شہزادہ سانپ ہماری بات سنو"۔ چھن چھنگو نے چیخ کر کہا۔

" کون ہو تم اور کیوں یہاں آئے ہو"۔ اچانک ایک بڑے سانپ نے اپنا پھن اوپر اٹھاتے ہوئے کہا اور چھن چھنگو نے دیکھا کہ اس کے پھن کے اوپر سفید رنگ کا تاج سا قدرتی طور پر بنا ہوا تھا۔

" تم شہزادہ سانپ ہو"۔ چھن چھنگو نے پوچھا۔

" ہاں، میں شہزادہ سانپ ہوں۔ تم کون ہو"۔ اس بڑے سانپ نے جواب دیا۔

" میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرا ساتھی ہے پنگو بندر۔ ہم پتھر جادوگر جو ظالم ہے کو ہلاک کرنے

کی مہم پر نکلے ہوئے ہیں اور ہمیں اس مہم کے لئے
تمہارا منکا چاہیئے - تم اپنا منکا مجھے دے دو"- چھن
چھنگو نے کہا-

" نہیں، یہ کیسے ہو سکتا ہے- میں اپنا منکا تمہیں
نہیں دے سکتا اور تم فوراً واپس چلے جاؤ ورنہ اگر
مجھے غصہ آ گیا اور میں نے تمہاری طرف منہ کر کے
پھنکار ماری تو تم پانی بن کر بہہ جاؤ گے"- شہزادہ
سانپ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا-

" شہزادہ سانپ، کیا کوئی شرط ایسی ہے جو اگر ہم
پوری کر دیں تو تم ہمیں منکا دے دو- کیونکہ ہم منکا
لئے بغیر واپس نہیں جائیں گے"- چھن چھنگو نے
جواب دیتے ہوئے کہا-

" تم شرط پوری نہ کر سکو گے اس لئے اپنی جان
بچا کر چلے جاؤ- ورنہ شرط پوری نہ ہونے کی صورت
میں تم لازماً ہلاک ہو جاؤ گے"- شہزادہ سانپ نے
کہا-

" تم شرط بتاؤ اور باقی کام ہم پر چھوڑ دو"- چھن
چھنگو نے کہا-

" تو پھر سنو۔ میری شرط یہ ہے کہ تم جاگوری جنگل میں رہنے والے سیاہ رنگ کے ریچھ کو ہلاک کرکے اس کا خون لے آؤ۔ پھر میں تمہیں منکا دے دوں گا اور یہ بھی بتا دوں کہ جاگوری جنگل کا یہ ریچھ بے حد طاقتور اور خونخوار ہے۔ بڑے بڑے بہادر اس کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں"۔ شہزادہ سانپ نے کہا۔

" تم اس کے خون کا کیا کرو گے"۔ چھن چھنگو نے چونک کر پوچھا۔

" یہ خون جب میں پی لوں گا تو پھر میں پوری دنیا کے سانپوں کا شہزادہ بن جاؤں گا جبکہ اب میں صرف اس وادی کے سانپوں کا شہزادہ ہوں"۔ شہزادہ سانپ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ہم جا کر اس ریچھ کا خون لے آتے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور واپس مڑ کر اوپر چڑھنے لگا۔ پنگو بندر بھی خاموشی سے اس کے پیچھے اوپر چڑھ رہا تھا۔ چوٹی پر پہنچ کر چھن چھنگو نے آنکھیں بند کر لیں اور دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کرنے لگا۔

" بندر بابا، میں نے جاگوری جنگل میں رہنے والے سیاہ ریچھ کو ہلاک کر کے اس کا خون حاصل کرنا ہے تاکہ شہزادہ سانپ کو یہ خون دے کر اس سے اس کا منکا حاصل کر سکوں۔ میری مدد کرو اور مجھے بتاؤ کہ میں اس خوفناک ریچھ کو کیسے ہلاک کر سکتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کرتے ہوئے کہا۔

" چھن چھنگو بیٹے، یہ بہت سخت شرط ہے۔ اس لئے تمہیں بے حد ہوشیار رہنا ہوگا۔ جاگوری جنگل انتہائی خوفناک درندوں سے بھرا ہوا ہے۔ سیاہ ریچھ جاگوری جنگل کا سب سے خونخوار اور طاقتور ریچھ ہے جس سے جاگوری جنگل کے سب درندے ڈرتے ہیں۔ اس کو ہلاک کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اس کے سامنے والے دونوں بازوؤں کے پنجوں میں موجود ناخن اتار لئے جائیں۔ ان ناخنوں میں اس ریچھ کی ساری طاقت اور قوت موجود ہے۔ ان ناخنوں کے علیحدہ ہو جانے کے بعد تم اسے اپنی تلوار سے آسانی سے ہلاک کر سکتے ہو۔ لیکن یہ ناخن حاصل کرنے کے لئے

تمہیں اس ریچھ کے سامنے والے دونوں بازوؤں کو
پھندوں میں جکڑنا ہوگا۔ پنگو بندر ان پھندوں کو بنانا
جانتا ہے۔ اسے کہنا وہ تمہیں ایسے پھندے بنا دے گا۔
تم اپنی خاص صلاحیتوں سے اس غار کے سامنے پہنچ
جانا جس کے اندر سیاہ ریچھ رہتا ہے۔ وہ صبح منہ
اندھیرے غار سے باہر نکلتا ہے تاکہ شکار کر سکے۔ تم
وہاں پہنچ کر یہ پھندے اس غار کے دہانے پر اس
طرح لگا دینا کہ جیسے ہی یہ سیاہ ریچھ باہر نکلے اس کے
دونوں بازو ان پھندوں میں پھنس جائیں۔ پھر تم نے
انتہائی تیزی سے کام کرنا ہے اور اپنی تلوار سے اس
کے دونوں پنجوں میں موجود بڑے بڑے ناخن کاٹ
دینے ہیں۔ اگر تم نے دیر لگائی یا تم ناکام رہے تو یہ
ریچھ اپنی طاقت اور قوت سے دونوں پھندے توڑ دے
گا اور پھر تم دونوں کو ایک لمحے میں چیر پھاڑ کر رکھ
دے گا اور اس بات کا خیال رکھنا کہ اس ریچھ نے
پھندوں میں پھنستے ہی زور زور سے چیخنا شروع کر دینا
ہے اور اس کی مدد کے لئے کئی ریچھ وہاں پہنچ جائیں
گے۔ تم پنگو بندر سے کہنا کہ وہ انہیں پتھر مار مار کر

اس وقت تک روکتا رہے جب تک کہ تم اس سیاہ ریچھ کو ہلاک نہ کر دو۔ پھر یہ ریچھ خود بخود ہی بھاگ جائیں گے۔ ایک چھوٹی بوتل میں تمہاری جیب میں پہنچا دوں گا۔ اس سیاہ ریچھ کو ہلاک کر کے اس کا خون تم اس بوتل میں ڈال لینا اور پھر یہ بوتل واپس اس سانپوں کے شہزادے کے پاس لے جانا اور اس میں موجود خون اس کے منہ میں انڈیل دینا"۔ بندر بابا نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا اور جب بندر بابا کی آواز آنا بند ہو گئی تو چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں اور ساری بات پنگو بندر کو بتا دی۔

"پھر آدھی رات تک ہمیں ہمیں انتظار کرنا ہوگا"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"ہاں، میں اس غار میں اس وقت تک لیٹ کر آرام کرنا چاہتا ہوں۔ تم باہر پہرہ دیتے رہنا"۔ چھن چھنگو نے کہا اور سامنے موجود غار میں داخل ہو کر اس نے فرش صاف کیا اور پھر وہاں لیٹ گیا۔ چونکہ وہ خاصا تھکا ہوا تھا اس لئے لیٹتے ہی اسے نیند آ گئی جبکہ پنگو بندر غار کے باہر چٹان کے اوپر لیٹ گیا

تھا۔ ابھی چھن چھنگو کو سوئے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی ہوگی کہ اچانک اس کے کانوں میں انسانی آواز پڑی تو اس کی نیند بے اختیار ختم ہو گئی اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"سنو چھن چھنگو، میری بات غور سے سنو ورنہ تم مارے جاؤ گے"۔ وہی انسانی آواز دوبارہ سنائی دی تو چھن چھنگو بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے حیرت سے غار میں ادھر ادھر دیکھا لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

"کون بول رہا ہے"۔ چھن چھنگو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں بول رہا ہوں"۔ وہی انسانی آواز سنائی دی تو چھن چھنگو نے چونک کر دیکھا تو ایک بڑے سے پتھر کے اوپر ایک سنہرے رنگ کا بڑا سا ٹڈا بیٹھا ہوا تھا جس کے سنہری پر تیزی سے ہل رہے تھے ۔

"تم، تم سنہری ٹڈے۔ تم انسانی آواز میں بول رہے ہو"۔ چھن چھنگو نے انتہائی حیرت سے کہا۔

"ہاں، میں ٹڈوں کا شہزادہ ہوں اس لئے میں

انسانی آواز میں بول سکتا ہوں۔ سنو، تمہیں بندر بابا نے سیاہ ریچھ کو پکڑنے اور ہلاک کرنے کی ترکیب تو بتا دی لیکن تمہیں یہ معلوم نہیں ہے جو پھندے تمہیں پنگو بندر بنا کر دے گا وہ اس قدر کمزور ہوں گے کہ سیاہ ریچھ انہیں ایک ہی جھٹکے میں توڑ دے گا اور اس کے بعد تم ہلاک ہو جاؤ گے اور پنگو بندر بھی"۔ سنہری ٹڈے نے کہا۔

"اوہ، تو پھر مجھے کیا کرنا چاہئے"۔ چھن چھنگو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تم پنگو بندر سے کہو کہ یہ جنگل کی کسی بیل سے پھندے بنانے کی بجائے یہاں اس پہاڑی کی دوسری طرف سرخ رنگ کی بیل سے پھندے بنائے۔ یہ بیل اس قدر سخت ہے کہ دس سیاہ ریچھ بھی مل کر اسے نہیں توڑ سکتے ورنہ جنگل میں اتنی مضبوط اور طاقتور بیل کوئی اور نہیں ہے جسے سیاہ ریچھ توڑ نہ سکے"۔ سنہری ٹڈے نے کہا۔

"لیکن پنگو بندر کو تو معلوم ہوتا ہے کہ کونسی بیل مضبوط ہے اور کونسی کمزور"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

وہ اپنی طرف سے انتہائی طاقتور بیل ڈھونڈ لائے گا لیکن جاگوری جنگل کی کوئی سخت سے سخت بیل بھی اتنی مضبوط نہیں ہے کہ سیاہ ریچھ اسے نہ توڑ سکے اور اسی لئے آج تک اسے کوئی ہلاک نہیں کر سکا۔ کیونکہ جو بھی اسے ہلاک کرنے کے لئے وہاں جاتا ہے وہ وہیں اس جنگل سے ہی بیل تلاش کرکے اس کا پھندہ بناتا ہے۔ اس لئے سیاہ ریچھ کی بجائے خود ہلاک ہو جاتا ہے۔ چونکہ تم نیک کام کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہو۔ اس لئے میں نے تمہاری مدد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب میں جا رہا ہوں"۔ سنہری ٹڈے نے کہا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے اڑتا ہوا غار سے باہر جا کر چین چنگو کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"واقعی نیک کام کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے"۔ چین چنگو نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر غار سے باہر آ گیا۔

"کیا ہوا چین چنگو، کیا تمہیں نیند نہیں آ رہی"۔ باہر چٹان پر لیٹے ہوئے پنگو بندر نے اسے باہر آتے دیکھ کر کہا۔

"اللہ تعالیٰ نے ہماری مدد کی ہے پنگو بندر"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگو بندر چونک پڑا۔

"کیا ہوا ہے"۔ پنگو بندر نے پوچھا تو چھن چھنگو نے سنہری ٹڈے کی بتائی ہوئی بات دوہرا دی۔

"اوہ اچھا، یہ تو واقعی مدد ہے ورنہ وہ سیاہ ریچھ ہمیں ہلاک کر دیتا۔ میں لے آتا ہوں بیل"۔ پنگو بندر نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے پہاڑی پر چڑھتا ہوا چھن چھنگو کی نظروں سے غائب ہو گیا تو چھن چھنگو واپس غار میں آ کر لیٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد پنگو بندر غار میں داخل ہوا تو اس نے سرخ رنگ کی بیل کا ایک بڑا سا ڈھیر منہ میں پکڑا ہوا تھا اور وہ اسے گھسیٹتا ہوا لا رہا تھا۔

"یہ واقعی انتہائی مضبوط بیل ہے چھن چھنگو۔ میں نے بڑی مشکل سے اور ایک خاص ترکیب سے اسے کاٹا ہے ورنہ یہ تو کسی صورت کٹ نہ سکتی تھی اور نہ ٹوٹ سکتی تھی"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"اچھا، پھر اب پھندے کیسے بناؤ گے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ابھی بناتا ہوں"۔ پنگو بندر نے کہا۔ اور پھر وہ بیل کے ایک بڑے سے ٹکڑے کو لے کر بیٹھ گیا اور اس نے اس کا پھندہ بنانا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ پھندہ بناتا رہا اور چھن چھنگو اسے غور سے دیکھتا رہا۔ یہ پھندہ واقعی عجیب سا تھا۔ اس کے اندر خالی جگہ تھی جبکہ اس خالی جگہ کے گرد بیل کو اس طرح موڑ کر رکھا گیا تھا کہ جیسے ہی اس خالی جگہ میں کوئی چیز جاتی ان اردگرد کی بیلوں پر دباؤ پڑتا اور فوراً ہی یہ خالی جگہ ختم ہو جاتی اور بیلیں ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح پھنس جاتیں کہ اب کسی صورت بھی پھنس جانے والی چیز واپس نہ نکل سکتی۔

"لیکن اسے وہاں باندھا کس سے جائے گا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"کسی مضبوط چٹان سے اس کا ایک سرا باندھ دیا جائے گا"۔ پنگو بندر نے جواب دیا اور چھن چھنگو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پنگو بندر نے دوسرا پھندہ تیار کیا اور اس کے بعد چھن چھنگو نے بڑا اعتماد بھرے انداز میں دونوں

پھندے اٹھا لئے۔

"اب میرا بازو پکڑ کر آنکھیں بند کر لو"۔ چمن چھنگو نے کہا تو پنگو بندر نے اس کی ہدایت پر عمل کیا۔

"میں جاگوری جنگل میں اس سیاہ ریچھ کی غار کے قریب پہنچنا چاہتا ہوں۔ مجھے اور پنگو بندر کو وہاں پہنچا دو"۔ چمن چھنگو نے آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں کہا تو اس کے جسم کو جھٹکا لگا اور پھر اس کا جسم ساکت ہو گیا۔ اس نے آنکھیں کھول دیں تو اس نے دیکھا کہ وہ ایک انتہائی گھنے جنگل میں ایک چھوٹی سی پہاڑی کے اوپر موجود تھا۔ جنگل انتہائی خوفناک درندوں کی آوازوں سے گونج رہا تھا اور پھر انہیں وہاں درندے بھی ادھر ادھر دوڑتے پھرتے نظر آنے لگ گئے لیکن چونکہ وہ پہاڑی کی چوٹی پر تھے اس لئے وہ ان درندوں کی پہنچ سے باہر تھے۔ پہاڑی کے نیچے کچھ بلندی پر ایک بہت بڑی غار کا دہانہ تھا جس کے پاس بڑی بڑی چٹانیں بھی موجود تھیں۔

"تم یہاں رکو میں پھندہ لگا کر آتا ہوں"۔ چمن

چھنگو نے کہا۔
۔ میں پہلے دیکھ آؤں کہ کیا یہی غار ہے جس میں وہ سیاہ ریچھ موجود ہے یا نہیں ۔ پنگو بندر نے کہا۔
۔ اچھا، لیکن احتیاط سے جانا ۔ چن چھنگو نے کہا تو پنگو بندر احتیاط سے نیچے اترتا چلا گیا۔ پھر وہ غار کے دہانے پر جا کر رک گیا۔ اس کے بعد وہ اسی طرح احتیاط سے واپس آ گیا۔
۔ اندر انتہائی خوفناک بڑا سا ریچھ سو رہا ہے۔ اس کا رنگ سیاہ ہے ۔ پنگو بندر نے کہا۔
۔ ٹھیک ہے پھر آؤ ۔ چن چھنگو نے کہا اور پھر ایک پھندہ اٹھائے وہ نیچے اترا اور اس نے غار کے دہانے کے ایک طرف ایک مخصوص جگہ پر وہ پھندہ لگا دیا اور اس کا دوسرا سرا اس نے قریبی چٹان کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دیا۔ پھر وہ اوپر آیا اس نے دوسرا پھندہ اٹھایا اور واپس جا کر اس نے دہانے کی دوسری طرف دوسرا پھندہ لگایا اور اس کا سرا بھی قریب ہی ایک چٹان کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دیا پھر وہ واپس آ کر اوپر چٹانوں کی اوٹ میں بیٹھ گئے

"اللہ کرے ریچھ کے دونوں پیر پھندوں میں پڑیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ایسے ہی ہوگا۔ آپ دیکھیں گے کہ ایسا ہی ہوگا"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"تم نے آنے والے ریچھوں کو روکنا ہو تو کیسے روکو گے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"تم بہت سے پتھر اکٹھے کر لو۔ جیسے ہی وہ ریچھ قریب آئیں ان پر پتھروں کی بارش کر دینا"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگو بندر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس نے وہیں سے پتھر اٹھا کر ایک جگہ اکٹھے کرنے شروع کر دیئے جبکہ چھن چھنگو نے کمر سے بندھی ہوئی چھوٹی سی تلوار نکال لی اور غار کے دہانے کے بالکل قریب جا کر ایک چٹان کی اوٹ میں بیٹھ گیا۔ کافی دیر بعد اچانک اسے غار کے اندر سے ریچھ کی غراتی ہوئی چیخ سنائی دی تو وہ ہوشیار ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی غار میں سے ایک بہت بڑی جسامت کا

انتہائی خوفناک ریچھ باہر آ گیا۔ پہلے اس نے اپنا سر
باہر نکالا اور پھر سر اوپر اٹھا کر زور زور سے اس
طرح سونگھنا شروع کر دیا جیسے اسے کوئی خاص خوشبو
آ رہی ہو اور چپن چھنگو سمجھ گیا کہ وہ اس کی بو سونگھ
رہا ہے۔ پھر وہ ریچھ تیزی سے آگے بڑھا ہی تھا کہ
یکلخت اس کی زوردار چیخوں سے ماحول گونج اٹھا۔ اس
کے دونوں بازو پھندوں میں پھنس چکے تھے اور وہ
انہیں نکالنے کے لئے اپنی پوری قوت لگا رہا تھا اور
ساتھ ساتھ چیخ بھی رہا تھا۔ چپن چھنگو نے اوپر سے
ہی چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے اس نے بجلی کی سی
تیزی سے اس کے ناخنوں پر تلوار کے وار کرنے
شروع کر دیئے لیکن ایسا کرتے ہوئے چونکہ اسے اپنے
آپ کو اس ریچھ کے منہ سے بچانا پڑ رہا تھا۔ اس لئے
وہ یہ ناخن کاٹنے کے لئے تیزی سے اور مسلسل تلوار
کے وار کر رہا تھا۔ پھر اسے اپنے عقب میں ریچھوں
کی چیخوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو وہ سمجھ گیا کہ
اس سیاہ ریچھ کی مدد کے لئے دوسرے ریچھ آ گئے
ہیں۔ لیکن اسے معلوم تھا کہ چنگو بندر انہیں پتھر مار

مار کر دور روکنے میں کامیاب ہو جائے گا چنانچہ وہ مسلسل اپنے کام میں لگا رہا۔ سیاہ ریچھ مسلسل چیخ رہا تھا اور زور لگا رہا تھا لیکن پھندے اس قدر مضبوط تھے کہ وہ کسی طرح ٹوٹ ہی نہ رہے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد چین چھنگو اس کے دونوں بازوؤں کے ناخن تلوار سے کاٹنے میں کامیاب ہو گیا تو سیاہ ریچھ اس طرح نیچے گر گیا جیسے وہ عام سا ریچھ ہو۔ چین چھنگو نے جلدی سے نیکر کی جیب میں ہاتھ ڈالا تو اندر ایک بوتل موجود تھی۔ اس نے بوتل نکال کر اس کا ڈھکن کھولا اور پھر اس کے ساتھ ہی اس نے دوسرے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تلوار پوری قوت سے سیاہ ریچھ کی گردن پر مار دی تو گردن سے خون فوارے کی طرح باہر نکلا تو چین چھنگو نے شیشی آگے کر کے اسے اس خون سے بھر لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے اس کا ڈھکن لگا دیا اور تیزی سے واپس مڑا۔ اس دوران چنگو بندر نے واقعی ہمت کی تھی کہ اس نے چار بڑے بڑے ریچھوں کو پتھر مار مار کر قریب آنے سے روکے رکھا تھا۔ چین چھنگو اوپر پہنچ

گیا۔

۔ جلدی کرو، میرا ہاتھ پکڑو۔ جلدی کرو اور آنکھیں بند کر لو"۔ چین چھنگو نے کہا تو پنگو بندر نے پتھر پھینک کر چین چھنگو کا ہاتھ پکڑا اور آنکھیں بند کر لیں۔

۔ ہمیں اس سیاہ پہاڑوں پر پہنچا دو جہاں سانپوں کے شہزادے کی وادی ہے"۔ چین چھنگو نے آنکھیں بند کرتے ہی کہا تو اس کے جسم کو جھٹکا سا لگا اور پھر اس کا جسم ساکت ہو گیا۔ چین چھنگو نے آنکھیں کھول دیں تو اس نے بے اختیار اطمینان بھرا سانس لیا کیونکہ اب وہ جاگوری جنگل کی بجائے سیاہ پہاڑیوں میں سے ایک پہاڑی پر موجود تھا جہاں نیچے سانپوں کی وادی تھی۔ سیاہ بچھو کے خون سے بھری ہوئی بوتل اس کے ہاتھ میں تھی۔

۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ اس نے ہمیں کامیابی دی"۔ چین چھنگو نے خوش ہو کر کہا اور پھر وہ تیزی سے نیچے اترتا چلا گیا۔

۔ سانپوں کے شہزادے۔ سانپوں کے شہزادے

میں آ گیا ہوں اور جاگوری کے سیاہ ریچھ کا خون لے آیا ہوں"۔ چھن چھنگو نے کچھ فاصلے پر پہنچ کر رکتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔

"اچھا۔ کہاں ہے"۔ سانپوں کے شہزادے کی انتہائی حیرت اور خوشی سے ملی جلی سی آواز سنائی دی۔

"میرے پاس ہے۔ میں نے اسے ایک بوتل میں بھر رکھا ہے۔ تم میرے قریب آ کر منہ کھولو۔ میں خون تمہارے منہ میں ڈال دیتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"اچھا"۔ سانپ شہزادے نے کہا اور پھر دوسرے لمحے سانپوں کے شہزادے کا پھن بلند ہونے لگ گیا اور اس کے جسم کے بل تیزی سے کھلتے جا رہے تھے اور اس کا پھن اوپر اٹھتا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کا پھن چھن چھنگو کے قریب پہنچ کر رک گیا اور پھر اس نے پھن جھکایا اور منہ کھول دیا۔ چھن چھنگو نے جلدی سے خون سے بھری بوتل کا ڈھکن کھولا اور خون سانپوں کے شہزادے کے منہ میں پلٹ دیا۔

پھر خالی بوتل اس نے ایک طرف پھینک دی۔

"ہاں، یہ واقعی سیاہ ریچھ کا خون ہے۔ تم بے حد بہادر ہو ورنہ آج تک کوئی بھی اسے حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکا۔ میں تمہیں ضرور اپنا منکا دوں گا کیونکہ اب میں پوری دنیا کے سانپوں کا شہزادہ بن گیا ہوں"۔ سانپوں کے شہزادے نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنا پھن ایک چٹان پر آہستہ سے مارا تو اس کے اندر سے ایک سرخ رنگ کا چھوٹا سا موتی نکل کر نیچے گر گیا۔

"یہ منکا ہے۔ اسے اٹھا لو"۔ سانپوں کے شہزادے نے کہا تو چھن چھنگو نے جلدی سے آگے بڑھ کر منکا اٹھا لیا اور اسے صاف کرکے قمیض کی جیب میں رکھ لیا۔ سانپوں کا شہزادہ واپس نیچے وادی میں چلا گیا۔

"میرا ہاتھ پکڑ لو پنگو بندر"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگو بندر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر لیں۔

"ہمیں بابل کے سرخ کھنڈرات میں وہاں پہنچا دو جہاں سے سرنگ پاتال میں جاتی ہے"۔ چھن چھنگو نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھ ہی

اس کے جسم کو جھٹکا سا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ساکت ہو گیا تو چمن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں تو اس نے دیکھا کہ وہ واقعی قدیم کھنڈرات میں موجود تھے اور جس کھنڈر میں وہ موجود تھے اس کا رنگ گہرا سرخ تھا جبکہ باقی دور دور تک پھیلے ہوئے کھنڈرات شیالے رنگ کے تھے ۔ تھوڑی سی تلاش کے بعد انہوں نے اس سرنگ کا دہانہ تلاش کر لیا اور چمن چھنگو اور پنگو بندر اس سرنگ میں داخل ہو گئے سرنگ بے حد طویل تھی اور مسلسل نیچے اترتی چلی جا رہی تھی۔ پھر نجانے کتنی دیر تک وہ چلتے رہے کہ اچانک سرنگ ختم ہو گئی اور اب وہاں ایک بڑی سی وادی تھی جس میں انسانوں جیسی مخلوق موجود تھی لیکن ان کے دو دانت ان کے منہ سے باہر نکلے ہوئے تھے ۔ وہ چھوٹے قد اور انتہائی مضبوط جسم کی مخلوق تھی۔ ان میں عورتیں بھی تھیں، مرد بھی اور بچے بھی۔ وہ سب انہیں دیکھ کر چیختے ہوئے ان کی طرف دوڑ پڑے۔

" رک جاؤ میرے پاس تمہاری شہزادی کے لئے

سانپوں کے شہزادے کا منکا ہے"۔ چھن چھنگو نے
ہاتھ اونچا کرتے ہوئے چیخ کر کہا۔
"اوہ، پھر تو تمہیں شہزادی کے سامنے پیش کرنا
ہوگا۔ آؤ ہمارے ساتھ "۔ ایک عورت نے کہا اور
پھر وہ چھن چھنگو اور پنگو بندر کو ساتھ لے کر آگے
بڑھی جبکہ باقی مخلوق ان کے گرد چلتی ہوئی آ رہی
تھی۔ وہ سب حیرت بھری نظروں سے انہیں دیکھ
رہے تھے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک محل نما مکان میں
داخل ہو گئے ۔ ایک کمرے میں تخت کے اوپر ایک
پاتالی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سر پر تاج تھا۔
"کون ہے یہ"۔ اس لڑکی نے چونک کر اور حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔
"میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرا ساتھی ہے
پنگو بندر۔ ہمارے پاس سانپوں کے شہزادے کا منکا
ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔
"اوہ، کہاں ہے۔ مجھے دو تاکہ میں جادو کی دنیا کی
سیر کر سکوں۔ دو مجھے"۔ پاتالی شہزادی نے بے چین
ہو کر کہا۔

۔ لیکن اس کے بدلے تمہیں مجھے اپنی انگوٹھی دینا ہوگی۔۔ چھن چھنگو نے کہا۔

۔ انگوٹھی، اوہ نہیں۔ میں یہ انگوٹھی نہیں دے سکتی اور اگر تم نے منکا نہ دیا تو ابھی میری رعایا تمہیں چیرپھاڑ کر کھا جائے گی۔۔ شہزادی نے کہا۔

۔ یہ تمہاری بھول ہے شہزادی۔ ہم اس طرح اطمینان سے یہاں نہیں آ گئے ۔ اس لئے انگوٹھی کی بات کرو ورنہ ہم اچانک غائب ہو جائیں گے اور پھر تم کبھی جادو کی دنیا کی سیر نہ کر سکو گی۔۔ چھن چھنگو نے کہا۔

۔ اچھا۔ لیکن پھر تمہیں یہاں کے اصول کے مطابق ایک شرط پوری کرنا ہوگی پھر ہی یہ انگوٹھی پاتال سے باہر جا سکتی۔۔ شہزادی نے کہا۔

۔کونسی شرط ۔۔ چھن چھنگو نے کہا۔

۔ شرط یہ ہے کہ تم ہمارے سب سے طاقتور پاتالی کو لڑائی میں شکست دے دو۔ اس کے باہر کو نکلے ہوئے دونوں دانت توڑ دو۔ اگر تم ایسا کر لو گے تو تم شرط جیت جاؤ گے اور اگر تم ایسا نہ کر سکے تو تم

شرط ہار جاؤ گے اور پھر تمہیں ہلاک کر دیا جائے گا۔

شہزادی نے کہا۔

میں تیار ہوں اس شرط کے لئے ۔ بلاؤ اپنے پاتالی کو۔ البتہ یہ سن لو کہ میرے ساتھ میرا ساتھی پنگو بندر بھی رہے گا۔ وہ بھی اس لڑائی میں حصہ لے گا۔ چھن چھنگو نے کہا۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ شہزادی نے کہا اور پھر اس نے حکم دیا کہ سپہ سالار پاتالی کو باہر بڑے میدان میں بلایا جائے ۔ اس کے ساتھ ہی وہ چھن چھنگو اور پنگو بندر کو ساتھ لے کر اس محل سے نکل کر بڑے میدان میں پہنچ گئی۔ ساری پاتال مخلوق وہاں اکٹھی ہو گئی تھی اور وہاں ایک قدرے نکلتے ہوئے قد کے پہلوان نما پاتالی کو دیکھ کر چھن چھنگو سمجھ گیا کہ یہی سپہ سالار پاتالی ہے۔ ان کا سب سے طاقتور پاتالی۔

پنگو تم نے اس کے عقب میں جا کر اس کی ٹانگ پر اس طرح پنجہ مارنا ہے کہ یہ نیچے گر پڑے اور میں تلوار سے اس کا ایک دانت توڑ دوں۔ پھر

دوسری بار بھی ایسا ہی کرنا ہے۔ چھن چھنگو نے پنگو بندر سے کہا۔

۔ تم فکر نہ کرو چھن چھنگو۔ تم نے اپنی حفاظت کرنی ہے۔ یہ مخلوق بے حد تیز ہے۔ پنگو بندر نے کہا۔

۔ میری بات چھوڑو۔ اپنی بات کرو۔ جاؤ۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگو بندر دوڑتا ہوا اس سپہ سالار پاتالی کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا۔

۔ چلو ایک دوسرے سے لڑ کر ایک دوسرے کو شکست دو۔ شہزادی نے ہاتھ اٹھا کر کہا تو سپہ سالار پاتالی بجلی کی سی تیزی سے چھن چھنگو کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اس کے عقب میں موجود پنگو بندر بجلی کی سی تیزی سے اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے سپہ سالار پاتالی چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل نیچے گرا ہی تھا کہ چھن چھنگو نے تلوار کا وار کیا اور اس سپہ سالار پاتالی کا منہ سے باہر کو نکلا ہوا ایک دانت ٹوٹ کر دور جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی سپہ سالار پاتالی چیختا ہوا اٹھا اور اس نے انتہائی خوفناک انداز میں چھن

چھنگو پر حملہ کر دیا لیکن چھن چھنگو اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا تو سپ سالار پاتالی بھی تیزی سے مڑا لیکن اسی لمحے پنگو بندر جو اس کے پیچھے تھا نے سپ سالار پاتالی کی ٹانگ پر چیتے کی طرح پنجہ مار دیا اور سپ سالار پاتالی ایک بار پھر تڑپتا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ چھن چھنگو نے بجلی کی سی تیزی سے تلوار کا وار اس کے دوسرے دانت پر کیا اور اس کا دوسرا دانت بھی ٹوٹ کر ایک طرف جا گرا اور دوسرا دانت ٹوٹتے ہی سپ سالار پاتالی نے چیخ ماری اور دوسرے لمحے وہ ہلاک ہو چکا تھا۔ شاید ان کی زندگی انہی دانتوں میں ہی ہوتی تھی۔

" تم جیت گئے چھن چھنگو۔ اس لئے اب تمہیں انگوٹھی دی جا سکتی ہے "۔ شہزادی نے کہا اور اس نے اپنی انگلی سے انگوٹھی اتار دی اور چھن چھنگو کی طرف بڑھا دی جبکہ چھن چھنگو نے اسے سانپوں کے شہزادے کا منکا دے دیا۔

" میرا ہاتھ پکڑو اور آنکھیں بند کر لو پنگو بندر"۔ چھن چھنگو نے پنگو بندر سے کہا تو پنگو بندر نے اس

کی ہدایت پر عمل کیا۔

"ہمیں شہزادی پری کے محل میں پہنچا دو"۔ چھن چھنگو نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا تو اس کے جسم کو جھٹکا سا لگا اور پھر اس کا جسم ساکت ہو گیا تو اس نے آنکھیں کھول دیں تو وہ شہزادی پری کے محل کے اسی کمرے کے پاس موجود تھے جہاں اندر شہزادی پری موجود تھی۔ پھر وہ چنگو بندر کے ساتھ اندر داخل ہوا تو تخت پر بیٹھی ہوئی شہزادی پری بے اختیار چونک پڑی۔

"تم آ گئے واپس۔ کیا پاتالی شہزادی کی انگوٹھی لے آئے ہو"۔ شہزادی پری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ لو"۔ چھن چھنگو نے کہا اور جیب سے انگوٹھی نکال کر شہزادی کو دے دی۔ شہزادی پری نے انگوٹھی لی اور اسے غور سے دیکھا۔ پھر اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہاں، یہ اصل انگوٹھی ہے۔ تم واقعی بے حد بہادر ہو۔ اب میں تمہیں وہ طریقہ بتا دوں گی جس

ہے تم اس دیو کو ہلاک کر سکو گے"۔ شہزادی پرا
نے انگوٹھی اپنی انگلی میں پہنتے ہوئے کہا۔
"ہاں بتاؤ"۔ چھن چھنگو نے کہا۔
"تم پتھر جادوگر کے محل کے باہر پہنچو گے تو
دیو وہاں باہر ایک چٹان پر بیٹھا ہوا نظر آئے گا۔
سر سے گنجا ہے۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں اور بڑ
بڑے سینگ ہیں۔ اس کے کانوں میں بالے ہیں۔
تمہیں دیکھ کر اٹھنے کی کوشش کرے گا لیکن جیسے
وہ اٹھنے لگے تم نے پہلے تو اس کی ایک آنکھ نکا
دینی ہے پھر ایک مونچھ پکڑ کر کھینچنی ہے۔ اس
ساتھ ہی اس کے کان میں موجود بالے کو بھی کھینچ
ہے۔ اگر تم بالا کھینچ لینے میں کامیاب ہو گئے تو
یہ دیو بے ہوش ہو جائے گا۔ پھر تم تلوار سے ا
ہلاک کر دینا۔ لیکن اگر تم کامیاب نہ ہوئے تو یہ
ایک لمحے میں تمہیں پکڑ کر کھا جائے گا"۔ شہزاد
پری نے کہا۔
"کیا اس دیو کے ہلاک ہونے کے بعد وہ پ
جادوگر بھی ہلاک ہو جائے گا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

- نہیں بلکہ اس کی طاقتیں ختم ہو جائیں گی اور وہ نئے سرے سے طاقتیں حاصل کرنے کے لئے انہی پہاڑوں میں موجود ایک غار میں جا کر چھپ جائے گا اور تم اسے تلاش نہ کر سکو گے۔ شہزادی پری نے کہا۔

- تو پھر ہم اسے ہلاک کیسے کریں گے۔ چین چھنگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

- اس کو تلاش کرنے کے لئے تمہیں دو کام کرنے پڑیں گے۔ ایک تو یہ کہ کالے جزیرے پر موجود انتہائی خوفناک اور وحشی آدم خوروں کے سردار کے تاج میں لگا ہوا سرخاب کا پر حاصل کرنا ہوگا اور دوسرا کام یہ ہے کہ تمہیں نیلے پہاڑوں میں واقع نیلے رنگ کے محل کے اندر سے نیلا موتی حاصل کرنا ہوگا۔ پھر جب تم یہ پر اور نیلا موتی لے کر اس پتھر جادوگر کو تلاش کرو گے تو تمہیں وہ ایک غار میں بیٹھا ہوا مل جائے گا۔ اس کے بعد تم نے اسے ہلاک کرنا ہے۔ شہزادی پری نے کہا۔

- ٹھیک ہے۔ نیک مقصد کے لئے میں یہ کام بھی

کر لوں گا۔ چھن چھنگو نے کہا اور واپس مڑنے لگا۔

سنو۔ جب تم اس دیو پر حملہ کرو گے تو میں وہاں تمہاری مدد کے لئے موجود رہوں گی۔ یہ میرا وعدہ ہے لیکن میں اس وقت تک کوئی مداخلت نہیں کروں گی جب تک تمہاری جان کو خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ شہزادی پری نے کہا تو چھن چھنگو نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پنگو بندر سمیت اس کمرے سے باہر آ کر محل سے بھی باہر آگیا۔

میرا ہاتھ پکڑو پنگو بندر اور آنکھیں بند کر لو۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگو بندر نے ایسا ہی کیا۔

ہمیں پتھر جادوگر کے محل کے قریب پہنچا دو۔ چھن چھنگو نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کو جھٹکا سا لگا اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ انتہائی خوفناک پہاڑوں کے درمیان ایک وادی کے قریب موجود تھا۔ وہاں سیاہ رنگ کے پتھروں کا بنا ہوا ایک بہت بڑا محل تھا جس کے باہر ایک بڑی سی چٹان کے اوپر ایک خوفناک دیو پہلو کے بل

لیٹا ہوا تھا۔ چھن چھنگو اور پنگو بندر دونوں اس کے عقب میں تھے اس لئے وہ اسے نظر نہ آ رہے تھے۔
۔ پنگو تم اس چٹان پر چڑھ کر اچانک اس دیو کے سر پر پہنچ جاؤ اور اپنا پنجہ مار کر اس کی ایک آنکھ نکال دو۔ میں سامنے کے رخ جا کر اچانک چٹان پر چڑھوں گا اور پھر اس سے پہلے کہ دیو سنبھلے میں ایک ہاتھ سے ایک مونچھ پکڑ لوں گا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا ایک بالا کھینچ لوں گا اور پھر تلوار نکال کر اسے ہلاک کر دوں گا۔۔ چھن چھنگو نے کہا۔
۔ یہ سارے کام انتہائی احتیاط سے کرنا چھن چھنگو۔۔ پنگو بندر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔
۔ تم فکر نہ کرو۔۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر پنگو بندر تو اس چٹان کی عقبی طرف بڑھ گیا جہاں وہ دیو سویا ہوا تھا جبکہ چھن چھنگو گھوم کر سامنے کے رخ پر پہنچ گیا لیکن چٹان خاصی اونچی تھی اس لئے دیو اسے نہ دیکھ سکا۔ چھن چھنگو نے اوپر چڑھنا شروع کر دیا۔ اچانک وہ اچھل کر چٹان کے اوپر چڑھا تو اسی لمحے پنگو بندر بھی اچھل کر دیو کے سر کے عقبی طرف پہنچ

گیا اور چھن چھنگو نے دیکھا کہ شہزادی پری بھی اسی لمحے اڑتی ہوئی وہاں پہنچ گئی لیکن وہ دیو کے عقب میں نمودار ہوئی تھی۔ دیو جو اطمینان سے لیٹا ہوا تھا حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر چھن چھنگو کو دیکھنے لگا لیکن اسی لمحے اس کے سر کے عقبی طرف موجود پنگو بندر نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور دیو کو پتہ بھی نہ چلا اور اس نے زور سے پنجہ مار کر اس کی ایک آنکھ نکال دی جبکہ چھن چھنگو نے بھی بجلی کی سی تیزی سے کام کیا۔ اس نے ایک ہاتھ سے اس کی بڑی سی مونچھ پکڑی جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کے کان میں موجود بالا کھینچ لیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چٹان کے نیچے چھلانگ لگا دی تاکہ دیو اس پر فوری حملہ نہ کر سکے جبکہ پنگو بندر بھی اچھل کر عقبی طرف سے چٹان سے نیچے کود گیا تھا۔ دیو چیختا ہوا اٹھا اور اس نے بھی چٹان سے نیچے چھلانگ لگائی لیکن ایک آنکھ نہ ہونے کی وجہ سے وہ پوری طرح دیکھ نہ سکا اور اس کا توازن بگڑ گیا اور وہ ایک دھماکے سے نیچے جا کر گرا ہی تھا کہ یکلخت بے ہوش ہو گیا اور چھن چھنگو نے

اس کے بے ہوش ہوتے ہی تلوار کے پے در پے وار کر کے اس کی گردن آدھی سے زیادہ کاٹ دی اور دیو کی گردن سے خون فوارے کی طرح نکلنا شروع ہو گیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے دیو ہلاک ہو گیا۔

"تم دیو کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گئے ہو چھن چھنگو مبارک ہو۔ اب پتھر جادوگر کو ہلاک کرو۔ میں واپس جا رہی ہوں"۔ شہزادی پری نے کہا اور پھر اڑتی ہوئی وہ ان کی نظروں سے غائب ہو گئی۔

"چلو ایک کام تو ہوا۔ اب آگے بھی اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا"۔ چھن چھنگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پنگو بندر بھی خوشی سے اچھلنے لگا۔

"اب میرا ہاتھ پکڑو اور آنکھیں بند کر لو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگو بندر نے ایسا ہی کیا۔

"ہمیں اس کالے جزیرے میں اس طرح پہنچا دو کہ وہاں کی وحشی مخلوق فوری طور پر ہمیں نہ دیکھ سکے"۔ چھن چھنگو نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا تو اس کے جسم کو جھٹکا سا لگا اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک

جزیرے پر ایک بڑی سی چٹان کی اوٹ میں موجود ہیں اور وہاں جزیرے پر ہر طرف دیوؤں جیسی طاقتور مخلوق ہاتھوں میں نیزے اور تلواریں اٹھائے گھومتی پھر رہی تھیں۔ ان کی تعداد بے شمار تھی اور وہ دیکھنے میں ہی واقعی بے حد وحشی اور خوفناک مخلوق نظر آ رہی تھی۔

"اب کیا کریں"۔ چین چھنگو نے کہا۔

"تم میری بات مانو چین چھنگو۔ تم یہیں چھپے رہو۔ میں جا کر اس سردار کی جھونپڑی تلاش کرتا ہوں۔ وہ لازماً سوتے وقت اپنا تاج اتار کر رکھتا ہوگا۔ میں خاموشی سے اس تاج میں سے سرخاب کا پر اتار کر لے آؤں گا"۔ چنگو بندر نے کہا۔

"نہیں، تم پکڑے جاؤ گے۔ ہمیں کچھ اور کرنا ہوگا۔ میں بندر بابا سے پوچھتا ہوں"۔ چین چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"بندر بابا، مجھے بتاؤ کہ میں یہ شرط کیسے پوری کر سکتا ہوں"۔ چین چھنگو نے کہا۔

"چین چھنگو بیٹے۔ اس سردار کی بیوی بیمار ہے

اور وہ بے ہوش پڑی ہوئی ہے۔ ان میں رواج ہے کہ اگر کوئی بے ہوش ہو جائے اور اسے دو روز تک ہوش نہ آئے تو پھر یہ سب مل کر اسے ذبح کر کے کھا جاتے ہیں جبکہ سردار کو اپنی بیوی سے بے حد محبت ہے اس لئے وہ نہیں چاہتا کہ ایسا ہو۔ لیکن وہ اسے ہوش میں بھی نہیں لا سکتا۔ تم ایسا کرو کہ سامنے آ کر اعلان کر دو کہ تم حکیم ہو اور سردار کی بیوی کو ہوش میں لا سکتے ہو۔ جب وہ تمہیں وہاں لے جائیں تو تم سردار سے شرط طے کر لینا"۔ بندر بابا نے کہا۔

"لیکن پھر اسے ہوش کیسے آئے گا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"تمہارے پاس دیو کے کان کا بالا موجود ہے۔ تم وہ بالا سردار کی بے ہوش بیوی کی ناک سے لگا دینا۔ اسے ہوش آ جائے گا"۔ بندر بابا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن مجھے ان کی بولی سمجھ آ جائے گی"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں"۔ بندر بابا نے جواب دیا تو چھن چھنگو نے

آنکھیں کھول دیں۔

"کیا بتایا ہے بندر بابا نے"۔ پنگو بندر نے پوچھا تو چھن چھنگو نے ساری بات بتا دی۔

"یہ تو بہت آسان سی بات ہے"۔ پنگو بندر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"آؤ، اب اس چٹان پر چڑھ کر اپنے آپ کو ظاہر کر دیں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر چٹان پر چڑھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی پنگو بندر بھی اچھل کر چٹان پر چڑھ گیا۔

"میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرا ساتھی پنگو بندر ہے۔ میں حکیم ہوں اور میں سردار کی بیوی کو ہوش میں لا سکتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا تو سارے وحشی چیختے ہوئے ان کی طرف دوڑ پڑے۔

"رک جاؤ"۔ اچانک ایک اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور سب وحشی یکلخت رک گئے۔ چند لمحوں بعد ایک لمبا تڑنگا وحشی جس کے سر پر پروں کا خوبصورت تاج تھا ہاتھ میں نیزہ پکڑے ان کی طرف

بڑھنے لگا۔

"میں سردار ہوں۔ کیا تم واقعی میری بیوی کو ہوش میں لا سکتے ہو"۔ سردار نے ان کے سامنے پہنچ کر کہا۔

"ہاں، میں حکیم ہوں اور اسی لئے یہاں آیا ہوں ورنہ تمہاری بیوی کو سب ہلاک کر کے اور چیر پھاڑ کر کھا جائیں گے"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"تو پھر آؤ جلدی"۔ سردار نے کہا۔

"تمہیں ایک وعدہ کرنا ہوگا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"کونسا وعدہ۔ جلدی بتاؤ۔ وقت بے حد کم رہ گیا ہے"۔ سردار نے کہا۔

"تمہارے تاج میں سرخاب کا پر ہے۔ یہ پر تمہیں انعام میں مجھے دینا ہوگا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے۔ میرا وعدہ کہ اگر تم نے میری بیوی کو ہوش دلا دیا تو میں سرخاب کا پر تمہیں دے دوں گا"۔ سردار نے وعدہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہمیں لے چلو۔ جہاں تمہاری بیوی ہے"۔ چھن

چھنگو نے کہا۔
"آؤ میرے ساتھ "۔ سردار نے کہا اور چھن چھنگو اور چنگو بندر دونوں چٹان سے نیچے اترے اور پھر وہ سردار کے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے ۔ باقی لوگ ان کے پیچھے چل رہے تھے ۔ پھر وہ جزیرے کے اس حصے میں پہنچ گئے جہاں جھونپڑیاں موجود تھیں۔ ایک جھونپڑی دوسری جھونپڑیوں سے بڑی بھی تھی اور اس پر سیاہ چیتے کی کھال کا ایک جھنڈا بھی لہرا رہا تھا۔ چھن چھنگو سمجھ گیا کہ یہی سردار کی جھونپڑی ہے اور پھر سردار انہیں جھونپڑی کے اندر لے گیا۔ وہاں شیروں کی کھالیں بچھی ہوئی تھیں جن پر ایک انتہائی خوبصورت عورت بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔

"یہ میری بیوی ہے۔ اسے جلدی سے ہوش میں لے آؤ"۔ سردار نے کہا تو چھن چھنگو نے جیب سے دیو کے کان سے کھینچا ہوا بالا نکالا اور اسے اس عورت کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد ہی اس عورت کو ہوش آنا شروع ہو گیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ہوش میں

آئی اور اٹھ کر بیٹھ گئی تو سردار بے حد خوش ہوا اور پھر وہ اس عورت کو ساتھ لے کر جھونپڑی سے باہر آ گیا۔ عورت کو ہوش میں دیکھ کر وہاں موجود سب لوگ خوشی سے اچھلنے لگے کیونکہ وہ بھی نہیں چاہتے تھے کہ سردار کی بیوی ہلاک ہو جائے ۔ چھن چھنگو اور پنگو بندر بھی باہر آ گئے تھے ۔

" تم واقعی اچھے حکیم ہو۔ اس لئے تمہیں انعام میں پر دیا جا سکتا ہے"۔ سردار نے کہا اور پھر اس نے اپنا تاج اتارا اور اس کے درمیان میں موجود سرخاب کا پر کھینچ کر علیحدہ کیا اور اسے چھن چھنگو کی طرف بڑھا دیا۔ چھن چھنگو نے اسے جھپٹ لیا۔

" بہت شکریہ سردار۔ اب ہم جا رہے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور اس طرف کو بڑھنے لگا جہاں پہلے وہ چٹان کے پیچھے چھپے ہوئے تھے ۔ پنگو بندر اس کے پیچھے تھا۔ پھر چٹان کے پیچھے پہنچ کر اس نے خود ہی پنگو بندر کا ہاتھ پکڑ لیا۔

" آنکھیں بند کر لو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگو

بندر نے آنکھیں بند کر لیں۔

"ہمیں نیلے پہاڑوں میں موجود اس محل کے سامنے پہنچا دو جہاں نیلا موتی موجود ہے"۔ چھن چھنگو نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا تو اس کے جسم کو زوردار جھٹکا لگا اور پھر اس کا جسم ساکت ہو گیا تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی اس نے دیکھا کہ وہ اب اس جزیرے کی بجائے نیلے رنگ کے پہاڑوں کے درمیان ایک وادی میں کھڑے تھے۔ پنگو بندر بھی اس کے ساتھ تھا اور اس نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا اور اس نے آنکھیں بھی کھول دی تھیں۔ چھن چھنگو کے دوسرے ہاتھ میں وہی سرخاب کا پر تھا اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔ سامنے نیلے رنگ کا بہت بڑا محل تھا۔ اس کا بڑا سا پھاٹک بند تھا۔

"یہ نجانے کس کا محل ہے"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"ہاں، معلوم کرنا پڑے گا۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اندر جا کر پھنس جائیں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"بندر بابا، ہم نیلے پہاڑوں میں واقع نیلے محل کے

سامنے موجود ہیں۔ ہم نے یہاں سے نیلا موتی حاصل کرنا ہے۔ مجھے بتائیں کہ یہ کس کا محل ہے اور ہمیں کیا کرنا ہوگا"۔ چھن چھنگو نے دل ہی دل میں کہا۔
"چھن چھنگو بیٹے۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھ سے معلوم کر لیا۔ شہزادی پری نے شاید جان بوجھ کر تمہیں نہیں بتایا تھا کہ کہیں تم ڈر نہ جاؤ۔ اس محل کو سویا ہوا محل کہا جاتا ہے۔ اس کے اندر جو داخل ہوتا ہے وہ خودبخود سو جاتا ہے اور پھر قیامت تک سوتا رہتا ہے اس لئے اگر تم براہ راست اس میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک سوتے ہی رہتے۔ تمہیں اس میں داخل ہونے کے لئے نیلے پہاڑوں میں گھومنے پھرنے والی خونخوار نیلی بلیوں کی شہزادی جس کا رنگ برف کی طرح سفید ہے کو ہلاک کر کے اس کی دونوں آنکھیں نکال لینا ہوں گی۔ ایک آنکھ تم نے اپنے پاس رکھنی ہے اور دوسری چنگو بندر کو دے دینا۔ جب تک یہ آنکھیں تمہارے پاس ہوں گی تمہیں نیند نہیں آئے گی اور محل میں داخل ہو کر تم ایک تالاب کے کنارے پر پہنچ جاؤ گے۔ اس تالاب کی تہہ

میں ایک نیلے رنگ کی بڑی سی سیپ ہے اس سیپ
کے اندر وہ نیلا موتی موجود ہے لیکن یہ پانی انتہائی
زہریلا ہے۔ اگر اس پانی کا ایک قطرہ بھی تمہارے
جسم پر پڑ گیا تو تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ اب اس تالاب
کی تہہ سے وہ سیپ باہر نکالا اور اس سے موتی
حاصل کرنا تمہارا اپنا کام ہے۔ اگر تم نے عقل سے
کام لیا تو تم کامیاب رہو گے ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔۔
بندر بابا نے کہا اور پھر ان کی آواز آنا بند ہو گئی تو
چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر
تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

۔کیا ہوا، تم پریشان ہو گئے ہو۔۔ چنگو بندر نے کہا
تو چھن چھنگو نے ساری بات بتا دی۔

۔ بے فکر رہو۔ ہم نیک مقصد کے لئے جدوجہد کر
رہے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔۔ چنگو
بندر نے کہا تو چھن چھنگو کی ساری پریشانی دور ہو گئی
اور وہ دونوں پہاڑوں میں نیلی بلیوں کو تلاش کرنے
میں مصروف ہو گئے ۔ چھن چھنگو نے تلوار ہاتھ میں
پکڑی ہوئی تھی اور پھر گھومتے پھرتے وہ جیسے ہی

ایک چٹان پر چڑھے اچانک چار پانچ انتہائی خونخوار بڑی بڑی بلیوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ وہ شاید ان کی آنکھیں اپنے پنجوں سے نکالنا چاہتی تھیں لیکن چھن چھنگو اور پنگو بندر کی شاید قسمت اچھی تھی کہ بلیوں کے پنجے ان کے چہروں پر پڑے ضرور لیکن ان کی آنکھیں بچ گئیں اور وہ دونوں اس اچانک حملے سے چیختے ہوئے چٹان سے نیچے جا گرے۔ بلیوں نے ان پر چھلانگیں لگا دیں وہ واقعی انتہائی خونخوار تھیں اور ان میں وحشی پن نمایاں تھا لیکن چھن چھنگو اور پنگو بندر دونوں سنبھل گئے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہاں چار بلیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور ان کو ہلاک کر کے وہ پوری طرح سنبھلے بھی نہ تھے کہ اچانک ایک سفید رنگ کی بہت بڑی جسامت کی بلی نے ان پر حملہ کر دیا۔ یہ حملہ اس قدر خوفناک تھا کہ چھن چھنگو کے حلق سے نہ صرف چیخ نکل گئی بلکہ اس کے ہاتھ سے تلوار بھی نکل کر دور جا گری تھی اور اس نے بلی کے پنجوں سے اپنی آنکھیں بچانے کے لئے دونوں ہاتھ ان پر رکھ لئے لیکن لگتا تھا کہ بلی چند

لمحوں میں چھن چھنگو کو چیرپھاڑ کر رکھ دے گی لیکن
پنگو بندر نے ہمت کی۔ اس نے تلوار اٹھائی اور پوری
قوت سے گھما کر اس نے تلوار کا دستہ بلی کے سر پر
مار دیا۔ بلی چیختی ہوئی نیچے گری تو چھن چھنگو کو
سنبھلنے کا موقع مل گیا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے
پنگو بندر سے تلوار لی اور دوسرے لمحے تلوار کے ایک
ہی وار سے بلی کی گردن کاٹ کر رکھ دی۔ بلی کافی دیر
تک تڑپتی رہی اور پھر ساکت ہو گئی۔ چھن چھنگو اور
پنگو بندر دونوں کافی زخمی ہو گئے تھے لیکن انہیں
خوشی اس بات کی تھی کہ ان خونخوار بلیوں سے وہ
بچ گئے ہیں۔ پھر چھن چھنگو نے تلوار کی مدد سے سفید
رنگ کی بلی کی دونوں آنکھیں نکالیں اور پھر ایک
آنکھ اس نے اپنی جیب میں رکھ لی اور دوسری آنکھ
اس نے پنگو بندر کی طرف بڑھا دی۔

"اسے میں کہاں رکھوں"۔ پنگو بندر نے منہ بناتے
ہوئے کہا تو چھن چھنگو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے تمہارے گلے میں باندھنا پڑے
گا"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

جیب سے رومال نکال کر اس میں بلی کی آنکھ بند کی اور پھر رومال اس نے پنگو بندر کی گردن میں باندھ دیا۔

" آؤ اب محل میں چلیں"۔ چھن چھنگو نے پنگو بندر کو اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر محل کی طرف چل پڑا۔

محل کا بڑا دروازہ بند تھا۔ چھن چھنگو نے محل کے بڑے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کو دبایا تو وہ کھلتی چلی گئی اور پھر وہ دونوں اندر داخل ہو گئے ۔ چھن چھنگو نے پنگو بندر کو نیچے اتار دیا تھا۔ محل کے اندر داخل ہوتے ہی وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ محل میں موجود ہر جانور سویا ہوا تھا۔ یہ واقعی سویا ہوا محل لگ رہا تھا۔ مرد، عورتیں اور جانور سب سوئے ہوئے نظر آ رہے تھے ۔ وہ دونوں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر وہ واقعی ایک بہت بڑے تالاب کے کنارے پر پہنچ گئے جس کے پانی کا رنگ گہرا نیلا تھا۔ چونکہ بندر بابا نے انہیں بتا دیا تھا کہ یہ پانی انتہائی زہریلا ہے اگر اس پانی کا ایک قطرہ

بھی ان کے جسم پر پڑ گیا تو وہ ہلاک ہو جائیں گے۔ اس لئے وہ تالاب سے کافی دور رک گئے ۔ تالاب بے حد وسیع و عریض تھا اور لبالب پانی سے بھرا ہوا تھا۔

" اب کیا کریں۔ اس کی تہہ سے وہ سیپ کیسے نکالیں"۔ چین چھنگو نے کہا۔

" یہ تو واقعی بظاہر ناممکن کام نظر آ رہا ہے"۔ پنگو بندر نے کہا۔

" اوہ، ایک کام ہو سکتا ہے۔ پہلے مجھے تجربہ کرنا ہوگا"۔ چین چھنگو نے یکلخت چونک کر کہا۔

"کونسا کام"۔ پنگو بندر نے چونک کر کہا۔

" میرا خیال ہے کہ اس سفید بلی کی آنکھوں کی وجہ سے اس محل کی کوئی چیز ہم پر اثرانداز نہیں ہو سکتی ورنہ اب تک ہم بھی ہمیشہ کے لئے سو چکے ہوتے"۔ چین چھنگو نے کہا۔

" لیکن اگر ایسا ہوتا تو بندر بابا ضرور بتا دیتے"۔ پنگو بندر نے کہا۔

" بندر بابا کو جو معلوم تھا وہ بتا دیا۔ یہ سوچنے کی

اور عقل کی بات ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا ایک طرف کو بڑھ گیا جہاں ایک ہرنی سوئی ہوئی پڑی تھی۔ چھن چھنگو اسے گھسیٹتا ہوا تالاب پر لے آیا۔

" جا کر محل میں سے کوئی رسی ڈھونڈو اور کوئی کپڑا لے آؤ"۔ چھن چھنگو نے پنگو بندر سے کہا تو پنگو بندر دوڑتا ہوا محل کی عمارت کی طرف چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کپڑا اور ایک رسی کا گچھا اٹھائے واپس آ گیا۔ چھن چھنگو نے رسی کا گچھا لے کر اسے کھولا اور پھر اس کا ایک سرا اس نے ہرنی کی ٹانگ سے باندھ دیا۔ پھر اس نے اپنی جیب سے بلی کی آنکھ نکال کر اسے کپڑے میں باندھا اور پھر وہ کپڑا اس نے ہرنی کی گردن کے ساتھ باندھ دیا۔

" چھن چھنگو، کہیں بلی کی آنکھ تم سے علیحدہ ہوتے ہی تم سو نہ جاؤ"۔ پنگو بندر نے کہا۔

" اس لئے میں نے رسی پکڑی ہوئی ہے تاکہ تعلق قائم رہے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پنگو بندر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کپڑے کو اچھی طرح ہرنی کی

گردن سے باندھ کر اس نے ہرنی کو اٹھا کر تالاب
کے پانی میں پھینک دیا۔ ہرنی کا جسم پانی میں ڈوبتا
چلا گیا جبکہ رسی کو چھن چھنگو نے پکڑ رکھا تھا۔ رسی
تیزی سے پانی میں غائب ہوتی جا رہی تھی اور پھر
یکلخت رسی غائب ہونا بند ہو گئی تو چھن چھنگو نے
رسی کو واپس کھینچنا شروع کر دیا۔ لیکن وہ پانی میں
ڈوبی ہوئی رسی کے گیلے حصے کو ہاتھ نہیں لگا رہا تھا
بلکہ وہ خود پیچھے ہٹتا چلا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہرنی
پانی سے باہر آ گئی تو چھن چھنگو خاموش کھڑا اسے
دیکھتا رہا۔ چند لمحوں بعد یکلخت ہرنی کے جسم میں
حرکت نمودار ہونے لگ گئی اور پھر وہ بے اختیا
اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

" میرا خیال درست نکلا ہے۔ ہرنی پر پانی نے کوئی
اثر نہیں کیا"۔ چھن چھنگو نے مسرت بھرے لہجے میں
کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے ہرنی کو پکڑ ا
البتہ رسی کا سرا اس نے ہاتھ سے نہ چھوڑا تھا۔ ہر
کے جسم پر نیلا پانی موجود تھا لیکن چھن چھنگو کو کچھ
ہوا۔ اس نے ہرنی کے گلے سے کپڑا اتارا اور کپڑے

کھول کر اس میں سے بلی کی آنکھ نکال کر اس نے واپس جیب میں ڈال لی اور رسی کو چھوڑا تو ہرنی دوبارہ نیچے گری اور دوبارہ سو گئی۔

"دیکھا تم نے، مجھے کچھ نہیں ہوا"۔ چھن چھنگو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں، تم انسان واقعی بے حد عقلمند ہوتے ہو"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

"اب یہ رسی میں تمہاری ٹانگ سے باندھوں گا اور تم اب پانی میں اترو گے اور اندر سے سیپ لے آؤ گے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں، میں ایسا کر لوں گا۔ تم بے فکر رہو"۔ پنگلو بندر نے کہا تو چھن چھنگو نے رسی کا سرا ہرنی کی ٹانگ سے کھول کر پنگلو بندر کی ایک ٹانگ سے مضبوطی سے باندھ دیا اور پھر اس نے اس کے گلے میں موجود رومال کو بھی کس کر باندھا اور رسی کا آخری سرا دوبارہ پکڑ لیا۔

"جاؤ اب"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگلو بندر نے دوڑ کر اس تالاب میں چھلانگ لگا دی اور اس کے

ساتھ ہی وہ پانی میں ڈوبتا چلا گیا۔ رسی ایک بار پھر تیزی سے پانی میں غائب ہوتی جا رہی تھی پھر رسی مزید غائب ہونا بند ہو گئی۔ البتہ وہ پانی میں ادھر ادھر اس طرح کھسک رہی تھی جیسے پانی کی تہہ میں چنگو بندر گھومتا پھر رہا ہو۔ تھوڑی دیر بعد رسی کو زور زور سے جھٹکے لگنے لگے تو چین چنگو نے تیزی سے رسی کو کھینچنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد چنگو بندر پانی سے باہر آگیا اور باہر آتے ہی اس نے زور زور سے سانس لینا شروع کر دیا۔

"بڑی مشکل سے سانس روکا تھا اندر پانی میں۔ ورنہ میں ہلاک ہو جاتا"۔ چنگو بندر نے کہا۔

"وہ سیپ ملا ہے"۔ چین چنگو نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ہاں، یہ دیکھو"۔ چنگو بندر نے پنجہ کھولتے ہوئے کہا تو ایک نیلے رنگ کا چھوٹا سا سیپ نیچے گر گیا تو چین چنگو نے سیپ اٹھایا اور تلوار کی نوک سے اسے کھولا اور اندر موجود نیلے رنگ کا انتہائی خوبصورت موتی اس نے نکال لیا۔ اسے چند لمحے دیکھنے کے بعد

اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔

"آؤ اب اس پتھر جادوگر کا خاتمہ کر دیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"پہلے میری ٹانگ سے رسی تو کھولو"۔ پنگو بندر نے کہا تو چھن چھنگو نے آگے بڑھ کر رسی کھول دی۔

"میرا ہاتھ پکڑو اور آنکھیں بند کر لو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگو بندر نے ایسا ہی کیا۔

"ہمیں ان پہاڑوں پر پہنچا دو جہاں پتھر جادوگر دوبارہ طاقتیں حاصل کرنے کے لئے غار میں چھپا بیٹھا ہے"۔ چھن چھنگو نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا تو س کے جسم کو جھٹکا سا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں تو اس نے دیکھا کہ وہ واقعی ان پہاڑوں میں موجود تھا جہاں پتھر جادوگر کا محل تھا اور جہاں اب تک چٹان کے نیچے دیو کی لاش پڑی ہوئی تھی جسے انہوں نے ہلاک کیا تھا۔ چھن چھنگو کے کہنے پر پنگو بندر نے بھی آنکھیں کھول دیں تھیں اور پھر چھن چھنگو نے ایک ہاتھ میں سرخاب کا پر اور دوسرے ہاتھ میں نیلا موتی پکڑا اور پھر ان دونوں

نے پتھر جادوگر کو تلاش کرنا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ ایک غار کے دہانے پر پہنچ گئے جہاں اندر بیٹھا ہوا پتھر جادوگر انہیں صاف دکھائی دے رہا تھا۔

" یہ ہے پتھر جادوگر"۔ پنگو بندر نے کہا اور چھن چھنگو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر دونوں چیزیں جیب میں ڈال کر اس نے تلوار نکالی اور غار میں داخل ہو گیا۔ پتھر جادوگر اپنے کام میں مصروف تھا۔ اسے شاید مکمل یقین تھا کہ کوئی اسے دیکھ ہی نہیں سکتا۔ اس لئے وہ مطمئن بیٹھا ہوا تھا جبکہ اسے معلوم نہ تھا کہ چھن چھنگو نے سرخاب کا پر اور نیلا موتی حاصل کر لیا ہے۔ پھر جب چھن چھنگو اور اس کے پیچھے پنگو بندر اندر داخل ہوئے تو پتھر جادوگر آہٹ سن کر پہلی بار چونکا۔ اس نے تیزی سے گردن موڑی اور دوسرے لمحے وہ حیرت سے اچھل پڑا۔

" تم، تم کون ہو اور کیسے یہاں آ گئے ہو"۔ پتھر جادوگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرا ساتھی ہے

پنگو بندر۔ تم نے لوگوں کی دولت حاصل کرکے اسے پتھر بنا کر رکھا ہوا ہے۔ حامد جوہری کی تمام دولت بھی تم ہیرے خور پتھروں کی مدد سے لے اڑے ہو۔ میں تمہیں اس کی سزا دینے آیا ہوں"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ چھن چھنگو نے تلوار کا ایک بھرپور وار کیا اور چونکہ پتھر جادوگر کی تمام طاقتیں محافظ دیو کی ہلاکت کی وجہ سے ختم ہو چکی تھیں اور اب وہ عام سا آدمی تھا اس لئے پہلے ہی وار میں اس کی گردن کٹ کر دور جا گری اور اس کا جسم نیچے گر کر چند لمحے تڑپتا رہا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"مجھے پتھر جادوگر کہا جاتا تھا۔ مجھے چھن چھنگو اور اس کے ساتھی پنگو بندر نے ہلاک کر دیا"۔ پتھر جادوگر کی روتی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ چھن چھنگو اور پنگو بندر واپس مڑے اور غار سے باہر آ گئے ۔ پھر وہ دونوں پتھر جادوگر کے محل میں پہنچے تو وہاں چھوٹے بڑے بے شمار رنگ برنگ پتھروں کے ڈھیر پڑے ہوئے نظر آ رہے

تھے ۔ تمام کمرے بھی ایسے ہی پتھروں سے بھرے
ہوئے تھے ۔
"پتھر جادوگر تو مر گیا لیکن یہ پتھر دوبارہ ہیرے
کیوں نہیں بنے"۔ چمن چھنگو نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کرکے بندر بابا
سے یہ بات پوچھی۔
"چمن چھنگو بیٹے۔ اب آخری کام باقی رہ گیا ہے
اور وہ کام یہ ہے کہ تم ان پتھروں میں سے ایک
ایسا پتھر ڈھونڈو جس پر بلی کی آنکھ بنی ہوئی ہو۔
تمہارے پاس بھی بلی کی ایک آنکھ ہے۔ وہ آنکھ جیسے
ہی تم اس پتھر پر بنی ہوئی آنکھ پر رکھو گے محل کے
تمام پتھر دوبارہ ہیرے بن جائیں گے"۔ بندر بابا نے
جواب دیا تو چمن چھنگو نے آنکھیں کھولیں اور پھر
اس نے یہ بات چنگو بندر کو بھی بتا دی اور پھر وہ
دونوں اس پتھر کو تلاش کرنے لگ گئے لیکن ہر
طرف موجود ڈھیروں میں سے ایک پتھر کو تلاش کرنا
بے حد مشکل کام تھا لیکن انہوں نے ہمت نہ ہاری
اور یہ سچ ہے کہ جو ہمت نہیں ہارتا وہ آخرکار کامیاب

رہتا ہے۔ اس لئے آخرکار وہ اس پتھر کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے تو چھن چھنگو نے اپنی جیب سے بلی کی آنکھ نکالی اور اسے پتھر پر بنی ہوئی آنکھ پر رکھ دیا۔ دوسرے لمحے ہر طرف دھواں ہی دھواں پھیل گیا۔ پورا محل اس دھوئیں میں چھپ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جب دھواں غائب ہوا تو وہ دونوں یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ پورے محل میں موجود پتھروں کے ڈھیر ہیروں کے ڈھیروں میں تبدیل ہو چکے تھے۔

"اب انہیں یہاں سے اٹھا کر کیسے لے جائیں گے"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"یہ کام بھی ہو جائے گا۔ بے فکر رہو"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے پنگو بندر کا ہاتھ پکڑا اور اسے آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا اور خود بھی آنکھیں بند کر لیں۔

"ہم دونوں کو ان تمام ہیروں سمیت حامد جوہری کے محل میں پہنچا دو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو اس کے جسم کو زوردار جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر

خوشی سے اچھل پڑا کہ وہ اور چنگو بندر واقعی حامد جوہری کے محل نما مکان میں موجود تھے اور وہاں ہر طرف ہیروں کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے ۔ چنگو بندر نے بھی آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحوں بعد حامد جوہری مکان میں داخل ہوا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ، اوہ اس قدر دولت۔ یہ کیا ہو گیا"۔ حامد جوہری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ وہی دولت ہے جو پتھر جادوگر نے پتھروں میں تبدیل کر کے چرا رکھی تھی"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" پتھر جادوگر کا کیا ہوا۔ اس نے کیسے یہ دولت دے دی"۔ حامد جوہری نے حیران ہو کر کہا تو چھن چھنگو نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

" بہت خوب۔ تم واقعی بے حد بہادر، باہمت اور نیک لڑکے ہو۔ مجھے خوشی ہے کہ تم میرے مہمان ہو"۔ حامد جوہری نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" اب اس دولت کو غریبوں میں تقسیم کرنے کا انتظام کرو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو حامد جوہری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واقعی چند روز کے اندر

اندر دور دور سے غریب لوگوں نے آ کر دولت حاصل کی اور چھن چھنگو اور حامد جوہری کو دعائیں دیتے ہوئے واپس چلے گئے ۔ چھن چھنگو خوش تھا کہ اس کی وجہ سے نہ صرف لوگوں کو دولت مل گئی بلکہ ان کے کام آنے لگ گئی اور وہ ظالم پتھر جادوگر بھی ہلاک ہو گیا۔

ختم شد

چھن چھنگو اور چنگو بندر کا انتہائی دلچسپ

چھن چھنگو اور ملکہ جادوگرنی

مصنف مظہر کلیم ایم اے

ملکہ جادوگرنی — جس نے چھن چھنگو اور چنگو بندر کو اس لئے قید میں ڈال دیا کہ وہ اسے ہلاک نہ کر سکیں۔

ملکہ جادوگرنی — جس نے چھن چھنگو اور چنگو بندر دونوں کو ہلاک کرنے کی بار بار کوششیں کیں لیکن وہ بچ گئے۔ کیسے ——؟

ملکہ جادوگرنی — جسے ہلاک کرنا ناممکن تھا لیکن چھن چھنگو نے اپنی ذہانت سے ناممکن کو ممکن بنا دیا۔ کیسے ——؟

کوہ قاف سے شاہی چشمے کا پانی چھن چھنگو نے اس طرح حاصل کیا کہ وہاں موجود دیودں کو علم تک نہ ہو سکا۔ کیسے ؟
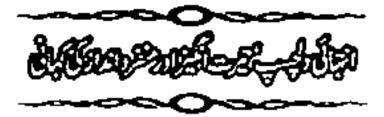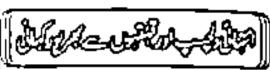
اشاعت
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور

آنگلو بانگلو اور مردہ بستی

مصنف عارف ندیم

شہزادی یاسمین جس نے آنگلو کو اڑتے ہوئے قالین سے دھکا دے کر نیچے گرا دیا۔ جہاں سینکڑوں کی تعداد میں آدم خور جن موجود تھے۔ پھر کیا ہوا۔

چاندنی شہزادی کالی جادوگرنی کی بیٹی جس سے شادی کرنے کے لئے آنگلو بانگلو بے چین ہو گئے۔ مگر؟

مردہ بستی جہاں پہنچتے ہی آنگلو بانگلو کے ہوش اڑ گئے اور ان کی حماقتوں میں مزید اضافہ ہو گیا۔

ناگ منکا جسے حاصل کرنے کے لئے آنگلو نے بانگلو کو ناگ دیوتا کی بھینٹ چڑھانے کا فیصلہ کر لیا۔ کیا آنگلو نے بانگلو کو ہلاک کر دیا۔
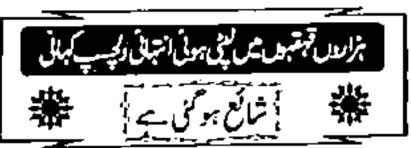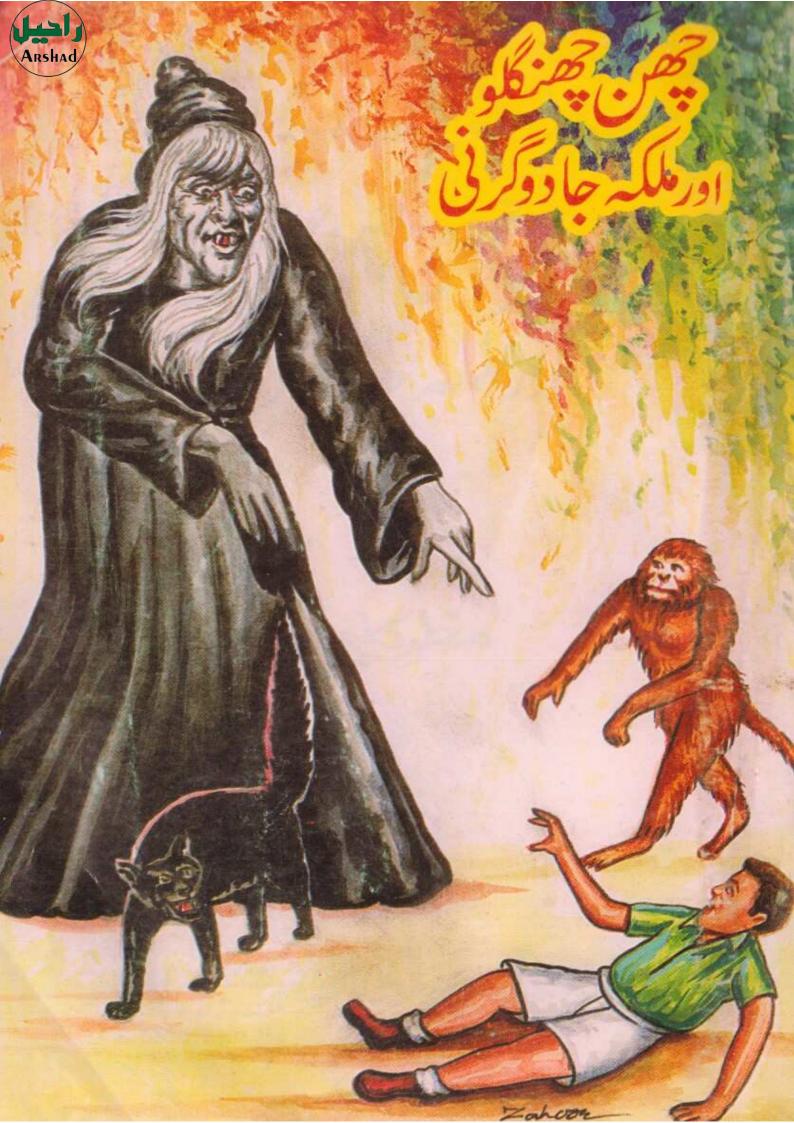
استاکسٹ
یوسف برادرز
المحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ - اردو بازار
لاہور

راحیل
Arshad
چھن چھنگلو
اور ملکہ جادوگرنی

پیارے بچوں کیلئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

چھن چھنگلو
اور ملکہ جادوگرنی

مظہر کلیم ایم اے

ناشران ---- یوسف قریشی

------ اشرف قریشی

تزئین ----- محمد بلال قریشی

طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور

قیمت ------ 20/- روپے

چھن چھنگلو کی آنکھ کھلی تو وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل کر بیٹھ گیا کہ وہ سرائے کے کمرے کی بجائے لوہے کی موٹی موٹی سلاخوں سے بنے ہوئے ایک کافی بڑے پنجرے کے اندر موجود تھا۔ اس کے ساتھ ہی پنگلو بندر بھی فرش پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کی آنکھیں اس طرح بند تھیں جیسے وہ سو رہا ہو۔

" یہ، یہ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں آگیا ہوں"۔ چھن چھنگلو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے دیکھا کہ پنجرہ ایک کافی بڑے میدان نما صحن کے درمیان رکھا ہوا تھا اور یہ صحن کسی بہت بڑے محل کا تھا لیکن وہاں کوئی آدمی

یا عورت نظر نہیں آ رہی تھی۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ محل خالی ہو۔ اس نے آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کیا۔

" بندر بابا، میں تو سرائے کے کمرے میں پنگلو بندر کے ساتھ سویا ہوا تھا لیکن اب میں یہاں پنجرے میں موجود ہوں۔ یہ سب کیا ہوا ہے"۔ چھن چھنگلو نے دل ہی دل میں کہا لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے ساتھ ساتھ حیرت تھی کیونکہ بندر بابا سے اس کا رابطہ نہ ہو رہا تھا۔ اس نے ایک بار پھر آنکھیں بند کیں اور بڑے بابا کو یاد کر کے دل ہی دل میں وہی سوال دوہرایا لیکن ادھر سے بھی کوئی جواب نہ ملا تو وہ انتہائی پریشان ہو گیا اور اسی پریشانی کے عالم میں اس نے آنکھیں کھولیں اور پنگلو بندر کو جھنجھوڑ دیا۔ پنگلو بندر اوغ اوغ کرتا ہوا ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا اور دوسرے لمحے وہ بھی بے اختیار اچھل پڑا۔

" پنجرہ، کیا مطلب۔ ہم تو سرائے کے کمرے میں تھے ۔ یہ پنجرہ کہاں سے آ گیا۔ یہ کونسی جگہ ہے"۔

پنگلو بندر نے کہا۔

" یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی پنگلو۔ میں نے بندر بابا سے پوچھا۔ بڑے بابا سے پوچھا لیکن کسی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" اوہ، شاملی ساتھ ہوتی تو وہ اپنے جادو سے معلوم کر لیتی"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" ہاں، لیکن وہ رشتہ داروں سے کیا ملنے گئی ہے واپس ہی نہیں آ رہی۔ بہرحال اب یہاں سے نکلنا تو ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور زور سے آوازیں دینا شروع کر دیں۔

" کوئی ہے یہاں۔ کوئی ہے یہاں"۔ چھن چھنگلو نے زور زور سے چیختے ہوئے کہا لیکن کہیں سے کوئی جواب نہ آیا۔

" آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ کچھ پتہ تو چلے"۔ چھن چھنگلو نے کہا لیکن ظاہر ہے وہاں کوئی جواب دینے والا ہی نہ تھا اور آخر تھک ہار کر وہ خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ اس پنجرے سے کیسے نجات مل سکتی ہے لیکن اس پنجرے میں نہ کوئی کھڑکی

تھی اور نہ ہی آنے جانے کا کوئی راستہ۔

" یہ ہم آخر اس کے اندر بند کیسے ہو گئے "۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" بلی۔ سیاہ بلی"۔ اچانک پنگلو بندر نے چیخ کر کہ تو چھن چھنگلو چونک کر اس طرف دیکھنے لگا جدھ پنگلو بندر دیکھ رہا تھا اور اس نے ایک گھرے سیا رنگ کی بلی کو جس کی آنکھیں سفید تھیں آہستہ آہس چلتے ہوئے پنجرے کی طرف آتے ہوئے دیکھا۔

" اچھی بلی، کیا تم انسانی زبان بول لیتی ہو"۔ چھ چھنگلو نے اسے پچکارتے ہوئے کہا۔

" ہاں، بول لیتی ہوں"۔ بلی نے جواب دیا تو چھ چھنگلو بے اختیار خوشی سے اچھل پڑا۔

" تو پھر یہ بتاؤ کہ یہ کونسی جگہ ہے۔ ہم یہا کیسے پہنچ گئے ہیں۔ ہمیں پنجرے میں کس نے ڈالا ہ اور کیوں ڈالا ہے"۔ چھن چھنگلو نے یکے بعد دیگر سوالوں پر سوال کرتے ہوئے کہا۔

" باری باری سوال کرو۔ اس طرح مجھے کچھ نہیں رہتا"۔ بلی نے جواب دیا۔ وہ بڑے اطمینا

سے اب پنجرے کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی۔

" ہم کہاں ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" تم ملکہ جادوگرنی کے خاموش محل میں ہو"۔ بلی نے جواب دیا۔

" یہ ملکہ جادوگرنی کون ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" ملک سوان کی سب سے طاقتور جادوگرنی ہے اور اس علاقے کے تمام جادوگروں کی ملکہ ہے"۔ بلی نے جواب دیا۔

" ہم یہاں کیسے پہنچ گئے ہیں"۔ چھن چھنگو نے پوچھا۔

" تمہیں یہاں جادو کے زور سے لایا گیا ہے"۔ بلی نے جواب دیا۔

" کیوں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" اس لئے کہ تم ملکہ جادوگرنی کے خلاف کچھ نہ کر سکو اور یہیں بھوک پیاس سے تڑپ تڑپ کر مر جاؤ"۔ بلی نے جواب دیا۔

" ملکہ جادوگرنی کو ہم سے کیا دشمنی ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" تمہارے پاس کل رات سرائے میں ایک تاجر ابوالحسن آیا تھا۔ اس نے تمہیں کارامی جادوگرنی کے ظلم و ستم کے بارے میں بتایا تھا اور تم نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ تم کارامی جادوگرنی کا خاتمہ کر دو گے"۔ بلی نے کہا۔

" ہاں، بالکل کہا تھا اور میں اب بھی اس وعدے پر قائم ہوں"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" کارامی جادوگرنی ہی ملکہ جادوگرنی کہلاتی ہے"۔ بلی نے جواب دیا تو چھن چھنگلو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسے اب سمجھ آئی تھی کہ ان کے ساتھ کیا ہوا ہے اور کیوں ہوا ہے۔

" لیکن وہ ہمیں یہاں اس طرح قید کرنے کی بجائے وہیں سرائے میں ہلاک بھی تو کر سکتی تھی"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" نہیں، تمہارے اندر بندر بابا اور بڑے بابا کی دی ہوئی ایسی صلاحیتیں ہیں کہ وہ تمہیں جادو کے زور سے ہلاک نہیں کر سکتی۔ اس لئے اس نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے"۔ بلی نے جواب دیا۔

"ملکہ جادوگرنی کہاں ہے"۔ چھن چھنگلو نے پوچھا۔

"وہ یہاں سے دو سو کوس دور سیاہ پہاڑوں کے اندر اپنے محل میں ہے"۔ بلی نے جواب دیا۔

"تو پھر ہمیں یہاں کیوں رکھا گیا ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"تاکہ تمہاری کوئی مدد نہ کر سکے"۔ بلی نے جواب دیا۔

"کیا یہ پنجرہ جادو کا ہے"۔ چھن چھنگلو نے پوچھا۔

"نہیں، یہ اصلی پنجرہ ہے"۔ بلی نے جواب دیا۔

"تو پھر اس کی کھڑکی یا دروازہ کیوں نہیں ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"اس لئے کہ اسے بنایا ہی اس انداز میں گیا ہے"۔ بلی نے جواب دیا۔

"اس انداز سے۔کیا مطلب" چھن چھنگلو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"تمہیں یہاں لا کر فرش پر ڈالا گیا اور پھر پنجرے بنانے والوں کو بلایا گیا اور انہوں نے اوپر یہ پنجرہ بنا دیا۔ اس پنجرے کی سلاخیں فرش کے اندر گہرائی میں

ہیں اور نیچے سے تمام سلاخوں کو دو مضبوط سلاخوں کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے۔ اس طرح تم لاکھ کوشش کر لو تم اس پنجرے کو نہ ہلا سکتے ہو اور نہ توڑ سکتے ہو۔ نہ اس سے باہر جا سکتے ہو بلکہ اب یہ پنجرہ اس قدر مضبوط ہے کہ دس دیو بھی مل کر اسے نہیں توڑ سکتے"۔ بلی نے جواب دیا۔

" اگر یہ پنجرہ جادو کا نہیں ہے تو پھر میرا رابطہ بندر بابا سے کیوں نہیں ہو رہا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" اس لئے کہ اس پنجرے کی سلاخوں پر باہر سے ایسا جادو کر دیا گیا ہے کہ تمہارا رابطہ پوری دنیا میں کسی سے بھی نہیں ہو سکتا"۔ بلی نے جواب دیا۔

"کیا کسی طرح اس ملکہ جادوگرنی سے ہماری ملاقات نہیں ہو سکتی"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" نہیں، وہ یہاں نہیں آئے گی اور اب میں بھی جا رہی ہوں۔ پھر یہاں کوئی نہیں آئے گا۔ تمہاری لاشیں بھی یہیں پڑے پڑے گل سڑ جائیں گی"۔ بلی نے جواب دیا۔

" تمہارا کیا نام ہے اور تمہارا ملکہ جادوگرنی سے کیا

تعلق ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" میرا نام باٹی بلی ہے اور میں ملکہ جادوگرنی کی خاص بلی ہوں۔ مجھے بولنے کی صلاحیت بھی ملکہ جادوگرنی نے دے رکھی ہے"۔ بلی نے جواب دیا۔

" اگر میں یہ وعدہ کر لوں کہ میں ملکہ جادوگرنی کے خلاف کام نہیں کروں گا تو کیا وہ ہمیں یہاں سے نکال دے گی"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" نہیں، اب تمہاری موت کا فیصلہ ہو چکا ہے اور اب میں جا رہی ہوں"۔ بلی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑی اور پھر تیزی سے چھلانگیں مارتی ہوئی محل کے اندر غائب ہو گئی۔

" یہ تو بہت برا ہوا چھن چھنگو۔ اب کیا کریں گے"۔ پنگلو بندر نے انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" بے فکر رہو پنگلو۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔ ہمیں حوصلہ نہیں ہارنا چاہیئے "۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" پھر تم نے کیوں کہا تھا کہ تم اس جادوگرنی کے خلاف کام نہیں کرو گے۔ کیا تم حوصلہ ہار بیٹھے تھے"۔ پنگلو بندر نے کہا تو چھن چھنگو بے اختیار ہنس پڑا۔

" نہیں، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں ظالموں کے خلاف جدوجہد کرنے سے رک جاؤں۔ میں نے تو یہ بات اس لئے کی تھی کہ معلوم ہو سکے کہ ملکہ جادوگرنی دراصل کیا چاہتی ہے"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

" لیکن اب ہم کیا کریں گے یہ سوچو۔ یہاں تو واقعی ہم بھوک پیاس سے مر جائیں گے"۔ پنگو بندر نے کہا۔

" گھبراؤ نہیں۔ کہا تو ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔ ہم حق پر ہیں اور جو حق پر ہوتے ہیں اور ظالموں کے خلاف لڑتے ہیں ان کی ضرور مدد کی جاتی ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" کاش میں تمہاری مدد کر سکتا"۔ اچانک ایک آواز سنائی دی تو دونوں نے چونک کر دیکھا اور پھر وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کہ سامنے سنہری بونا موجود تھا۔

" سنہری بونے، تم ہماری مدد کیوں نہیں کر سکتے جبکہ پہلے تم نے ہمیشہ ہماری مدد کی ہے"۔ چھن چھنگو

نے خوش ہو کر کہا۔

" اس لئے کہ یہ پنجرہ جادو کا نہیں ہے۔ میں جادو یا شرطوں کے درمیان تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔ عام حالات میں نہیں کر سکتا"۔ سنہری بونے نے جواب دیا۔

" تم بندر بابا سے تو رابطہ کر سکتے ہو"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" ہاں، اور میں نے رابطہ کیا بھی ہے۔ انہوں نے بھی اور بڑے بابا نے بھی یہی جواب دیا ہے کہ تم اپنی عقل استعمال کرو۔ میں یہی بات تمہیں بتانے یہاں آیا ہوں"۔ سنہری بونے نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت غائب ہو گیا۔

" کیسے عقل استعمال کروں۔ کچھ سمجھ میں بھی تو آئے "۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر سلاخوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر جھوڑنا شروع کر دیا لیکن یہ انتہائی مضبوط اور موٹی سلاخیں تھیں۔

" ارے اوہ، میرے پاس تلوار ہے۔ اس سے میں

ان سلاخوں کو کاٹ سکتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے
اچانک ایک خیال کے آتے ہی کہا اور پھر تیزی سے
اپنی کمر میں ہاتھ ڈالا تاکہ کمر سے تلوار نکال سکے لیکن
دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ
تلوار غائب تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ ان کی بے
ہوشی کے درمیان تلوار اس کی کمر سے نکال لی گئی
تھی۔

" اس ملکہ جادوگرنی نے ہمیں روکنے کے لئے عجیب
طریقہ اختیار کیا ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" اب کیا ہوگا۔ مجھے تو پیاس لگ رہی ہے"۔ پنگا
بندر نے کہا۔

" حوصلہ کرو پنگلو۔ حوصلہ کرو۔ ہمت مت ہار
بلکہ سوچو کہ ہم اس مشکل سے کس طرح نکل سکے
ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" میں نے تو بہت سوچا ہے لیکن میں بہرحال بہ
ہوں۔ تم انسان ہوں۔ تم ہی کچھ سوچو اور جلد
سوچو۔ میرا دل گھبرا رہا ہے"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" اچھا، میں سوچتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے کہا

اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ بندر بابا اور بڑے بابا نے کہا ہے کہ عقل استعمال کرو تو اس کا مطلب ہے کہ عقل استعمال کرنے سے اس پنجرے سے نجات مل سکتی ہے۔ اس نے آنکھیں کھول دیں۔

" کوئی ترکیب سمجھ میں آئی"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" ہاں، بڑی آسان سی ترکیب ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"کیا"۔ پنگلو بندر نے خوش ہو کر کہا۔

" یہی کہ عقل استعمال کرنا پڑے گی"۔ چھن چھنگلو نے جواب دیا تو پنگلو بندر نے بے اختیار منہ بنا لیا۔

" دیکھو پنگلو، جس طرح تم پریشان ہو۔ اسی طرح میں بھی پریشان ہوں اور تم اس طرح کی باتیں کرکے مجھے مزید پریشان کر رہے اور پریشان کے دوران کوئی ترکیب سمجھ میں نہیں آ سکتی۔ اس لئے ایسی باتیں مت کرو"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو پنگلو بندر نے

زبان سے کچھ کہنے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلا دیا لیکن اس کی آنکھوں کی چمک مدھم پڑ گئی تھی۔ شاید وہ مایوس ہو گیا تھا اور ظاہر ہے وہ بہرحال جانور تھا۔ اس میں انسانوں والا حوصلہ تو نہیں تھا۔ اس لئے وہ موت کے خوف سے بے حد پریشان ہو گیا تھا۔

" ایک کام ہو سکتا ہے"۔ اچانک چھن چھنگلو نے کہا تو پنگلو بندر نے کوئی جواب نہ دیا۔

" ارے، ارے تم تو ناراض ہو گئے ہو۔ گھبراؤ نہیں ہم ابھی اس پنجرے سے باہر ہوں گے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" کیسے"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" اس پنجرے کی سلاخوں کے درمیان اتنا فاصلہ موجود ہے کہ میں اپنا بازو باہر نکال سکوں۔ اس طرح میرا بازو پنجرے کی حدود سے باہر چلا جائے گا۔ پھر میں اپنے ہاتھ کی مدد سے. زمین کو زور زور سے تھپتھپاؤں گا تو آواز سن کر کوئی نہ کوئی آ جائے گا ہماری مدد کے لئے "۔ چھن چھنگلو نے کہا تو پنگلو بندر اس حالت میں بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم مجھے بہلانے کے لئے یہ سب کچھ کہہ رہے ہو۔ اس سیاہ بلی نے بتایا تو ہے کہ یہاں کوئی نہیں آئے گا اور تم پہلے آوازیں بھی دے چکے ہو۔ پھر زمین تھپتھپانے سے کون آئے گا اور اگر زمین ہی تھپتھپانی ہے تو اندر کی زمین بھی ہے وہ تھپتھپا سکتے ہو تم"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

"سنو، میں وضاحت کرتا ہوں۔ سیاہ بلی نے بتایا ہے کہ اس پنجرے کی سلاخوں پر باہر سے ایسا جادو کیا گیا ہے کہ ہمارا رابطہ بندر بابا اور بڑے بابا سے نہیں ہو سکتا۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری آواز پنجرے کے اندر سے باہر نہیں جا سکتی۔ صرف وہ سیاہ بلی سن سکتی ہے یا سنہری بونا۔ جبکہ پنجرے سے باہر جب میں زمین تھپتھپاؤں گا تو دھپ دھپ کی آوازیں لازماً باہر موجود کوئی نہ کوئی آدمی یا کوئی جانور ضرور سن لے گا"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو پنگلو بندر کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی۔

"اوہ، اوہ کاش ایسا ہو جائے"۔ پنگلو بندر نے کہا تو چھن چھنگلو نے اپنا ہاتھ سلاخوں کے درمیان سے

باہر نکالا اور زور زور سے زمین پر ہاتھ مارنا شروع کر دیا تو تھپ تھپ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ لیکن کافی دیر تک ایسا کرنے کے باوجود کوئی نہ آیا تو چھن چھنگو نے ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

" کچھ نہیں ہوا۔ میں جانتا تھا کہ کچھ نہیں ہوگا"۔ پنگلو بندر نے مایوس سے لہجے میں کہا۔

" انتظار کرو"۔ چھن چھنگو نے اسے حوصلہ دینے کی خاطر کہا جبکہ وہ خود بھی قدرے مایوس ہو گیا تھا۔

" ارے وہ دیکھو، وہ سفید بندر"۔ اچانک پنگلو بندر نے کہا تو چھن چھنگو بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ کافی فاصلے پر ایک سفید رنگ کا بڑا سا بندر کھڑا انہیں حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

" سفید بندر، یہاں آؤ ہمارے قریب"۔ پنگلو نے بندروں کی زبان میں چیخ کر کہا اور سفید بندر تیزی سے دوڑتا ہوا آگے آیا اور پھر پنجرے کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔

" تم کون ہو اور یہاں اس پنجرے میں کیوں بند ہو"۔ سفید بندر نے بندروں کی زبان میں کہا چونکہ

ہن چھنگو بھی یہ زبان سمجھ لیتا تھا اس لئے وہ ان
کے درمیان ہونے والی باتیں سمجھ رہا تھا اور پھر پنگو
بندر نے ساری تفصیل سفید بندر کو بتا دی۔

" اوہ، تو تمہیں مدد چاہیئے لیکن میں کس طرح
تمہاری مدد کر سکتا ہوں"۔ سفید بندر نے کہا۔

" تم کہاں رہتے ہو"۔ پنگو بندر نے پوچھا۔

" میں یہاں پہاڑوں میں رہتا ہوں۔ میں یہاں سے
گزر رہا تھا کہ اچانک میں نے عجیب سی آوازیں سنیں
تو میں حیران رہ گیا اور میں یہ دیکھنے کے لئے یہاں آ
گیا کہ یہ کس قسم کی آوازیں ہیں اور پھر میں نے
تمہیں دیکھ لیا"۔ سفید بندر نے جواب دیا۔

" اس محل میں کون رہتا ہے"۔ پنگو بندر نے
پوچھا۔

" یہ محل تو طویل عرصے سے خالی پڑا ہوا ہے۔
یہاں نہ کوئی رہتا ہے اور نہ ہی کوئی اس میں آتا جاتا
ہے"۔ سفید بندر نے جواب دیا۔

" ان پہاڑوں میں کوئی انسان رہتا ہے"۔ پنگو بندر
نے پوچھا۔

"یہاں تو کوئی نہیں رہتا البتہ ایک غار میں ایک بوڑھا آدمی رہتا ہے جو عبادت کرتا رہتا ہے۔ میں اسے پھل اور شہد پہنچایا کرتا ہوں اور وہ ہماری زبان سمجھ بھی لیتا ہے اور ہماری زبان میں بول بھی لیتا ہے"۔ سفید بندر نے کہا۔

"تو تم اس بزرگ کو جا کر ہمارے بارے میں بتاؤ۔ شاید وہ ہماری کوئی مدد کر سکے"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"ہاں، میں ایسا کر سکتا ہوں۔ ٹھیک ہے میں جاتا ہوں"۔ سفید بندر نے کہا اور مڑ کر واپس چلا گیا۔

"دیکھا تم نے پنگو بندر۔ تم خواہ مخواہ ہمت ہار رہے تھے ۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد کر رہا ہے اور تم دیکھنا کہ ہم جلد ہی اس پنجرے سے رہا ہو جائیں گے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پنگو بندر نے اس بار اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد سفید بندر دوڑتا ہوا واپس آیا۔

"میں نے بوڑھے بزرگ کو تمہارے بارے میں بتا دیا ہے اور اس نے کہا ہے کہ تم حوصلہ نہ ہارو اور

عقل استعمال کرو"۔ سفید بندر نے آ کر اپنی زبان میں کہا۔

"سب یہی کہہ رہے ہیں لیکن ہم کریں کیا"۔ پنگلو بندر نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سفید بندر سے کہو کہ وہ کہیں سے ہمیں ایسے پتھر لا دے جس کی مدد سے ہم ان سلاخوں کو توڑ سکیں"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"میں اتنا بڑا پتھر کیسے اٹھا سکتا ہوں اور پھر یہ پتھر پنجرے کے اندر کیسے جائے گا"۔ پنگلو بندر کے کہنے پر سفید بندر نے جواب دیا۔

"اسے کہو کہ اپنے سردار سے بات کرے۔ شاید وہ کوئی ترکیب نکال لے"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو پنگلو بندر نے اپنی زبان میں یہ بات سفید بندر کو کر دی۔

"میں یہاں اکیلا رہتا ہوں البتہ میں یہ کر سکتا ہوں کہ تمہیں کھانے کے لئے کیلے اور پھل لا دوں اور پینے کے لئے شہد کا چھتہ اور میں کچھ نہیں کر سکتا"۔ سفید بندر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ وہی لے آؤ۔ ہمیں واقعی بھوک بھی

لگ رہی ہے اور پیاس بھی"۔ پنگلو بندر نے کہا ت
سفید بندر دوڑتا ہوا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس
نے واقعی پھلوں اور کیلوں کے بڑے بڑے دو گچھے
اور شہد سے بھرے ہوئے دو چھتے لا کر انہیں دے
دیئے اور واپس چلا گیا۔ ان دونوں نے پیٹ بھر ک
کیلے کھائے اور چھتوں سے شہد نچوڑ کر پی لیا۔ اس
طرح ان کی نہ صرف پیاس ختم ہو گئی بلکہ معدہ بھ
بھر گیا۔

" مجھے تو اب نیند آ رہی ہے۔ میں تو سو رہا ہوں"
پنگلو بندر نے کہا اور وہین زمین پر پڑ کر سو گیا لیکر
چھن چھنگلو جاگتا رہا تھا۔ وہ مسلسل سوچ رہا تھا ک
اس پنجرے سے آخر کیسے نجات ملے گی کہ اچانک اس
کے ذہن میں ایک خیال آیا۔ وہ اٹھا اور اس نے
پنجرے کی سلاخیں پکڑ کر اوپر اس کی گنبد نما چھت
چڑھنا شروع کر دیا۔ اس نے قریب جا کر دیکھا
سلاخیں چوٹی پر اکٹھی کر کے ایک سلاخ کے ساتھ
جڑی ہوئی تھیں اور جس سلاخ سے یہ ساری سلاخیں
جڑی ہوئی تھیں اس کا ایک سرا باہر ہوا میں نکلا ہ

تھا۔ اس نے ایک ہاتھ سلاخوں سے باہر نکال کر باہر
کو نکلی ہوئی اس سلاخ کو پکڑا اور اسے ادھر ادھر
ہلانے لگا۔ اچانک وہ یہ دیکھ کر خوش سے اچھل پڑا
کہ اس سلاخ کو ہلانے کی وجہ سے وہ جوڑ ڈھیلا پڑنے
لگ گیا تھا۔ جس میں پنجرے کی تمام سلاخیں جڑی
ہوئی تھیں۔ اس نے اور زیادہ زور زور سے اسے ہلانا
شروع کر دیا۔ وہ پوری قوت لگا رہا تھا کہ اچانک
کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی جوڑ ٹوٹ گیا اور سلاخیں
کھل گئیں۔ چھن چھنگلو نے اب ہاتھ سے پکڑ کر ایک
ایک سلاخ کو زور لگا کر دور کرنا شروع کر دیا اور پھر
دیکھتے ہی دیکھتے اس نے تمام سلاخوں کو اس حد تک
دھکیل کر دور کر دیا کہ درمیان میں اتنا سوراخ بن گیا
کہ وہ آسانی سے باہر نکل سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے
ان باہر کو نکلی ہوئی سلاخوں کو پکڑا اور اوپر چڑھا اور
پھر اس نے دونوں پیر سلاخوں پر رکھ کر چھلانگ لگائی
تو اس کا جسم ہوا میں قلابازی کھا کر پنجرے سے باہر
نکل گیا۔ اب وہ دونوں ہاتھوں سے سلاخوں کے
سروں کو پکڑے باہر کو لٹکا ہوا تھا۔ اس نے ہاتھ

چھوڑے اور دھماکے سے وہ پنجرے سے باہر آ کھڑا ہوا۔

" یااللہ تیرا شکر ہے۔ تم نے اس پنجرے سے مجھے رہائی دلائی ہے"۔ چھن چھنگو نے فوراً ہی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پنجرے کے اندر سوئے ہوئے پنگو بندر کو زور زور سے آوازیں دینا شروع کر دیں۔ تیسری یا چوتھی آواز پر پنگو بندر بے اختیار ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔

" باہر آ جاؤ۔ میں نے پنجرہ کھول لیا ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگو بندر نے چونک کر دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ پنجرے کی سلاخیں تو موجود تھیں لیکن چھن چھنگو پنجرے سے باہر کھڑا ہوا تھا۔

" کیا مطلب، یہ تم سلاخوں سے باہر کیسے نکل گئے"۔ پنگو بندر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا

" اوپر دیکھو"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا تو پنگو بندر نے اوپر کو دیکھا اور دوسرے لمحے وہ بے

اختیار اچھل پڑا۔

" یہ کیسے ہو گیا۔ یہ پنجرہ کیسے کھل گیا"۔ پنکلو بندر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" پہلے اوپر چڑھ کر باہر آ جاؤ۔ پھر بتاتا ہوں"۔ چھن چھنکلو نے کہا تو پنکلو بندر تیزی سے سلاخیں پکڑ کر اوپر چڑھا اور پھر کھلے ہوئے حصے میں سے چھلانگ لگا کر وہ پنجرے سے باہر آ گیا۔ وہ واقعی خوشی کے مارے ناچنے لگ گیا تھا۔

" جس سلاخ سے ان تمام سلاخوں کو جوڑا گیا تھا اس سلاخ کا سرا باہر کو نکلا ہوا تھا۔ میں نے اوپر چڑھ کر ہاتھ باہر نکال کر اس سلاخ کو پکڑ کر خوب زور زور سے جھنجھوڑا تو جوڑ ٹوٹ گیا اور تمام سلاخیں علیحدہ ہو گئیں جنہیں زور لگا کر میں نے دور دور کر دیا۔ اس طرح اتنا راستہ بن گیا کہ ہم دونوں اس پنجرے سے باہر آ گئے"۔ چھن چھنکلو نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یہ تو واقعی تم نے عقل استعمال کی ہے"۔ پنکلو بندر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ میرا اس میں کوئی
کمال نہیں ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" اب ہم واپس کیسے جائیں گے"۔ پنگلو بندر نے
کہا۔

" اب ہم اس پنجرے سے باہر آ گئے ہیں۔ اب
کوئی پریشانی نہیں ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھ
اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک سیا
رنگ کا دھواں سا ان کے گرد پھیلتا چلا گیا اور انہیں
یوں محسوس ہوا جیسے اس دھوئیں نے ان کے دماغ
بھی جکڑ لیا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ یہ دھواں ختم ہ
تو چھن چھنگو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک بار
کے اندر زمین پر پڑا ہوا تھا جبکہ سامنے ایک لمبے ن
کی بوڑھی چڑیل عورت کھڑی تھی۔ اس کے سا
وہی سیاہ بلی تھی جو ان کے پنجرے کے باہر آ کر ا
سے باتیں کرتی رہی تھی۔

" تم، تم۔ ہم کہاں ہیں"۔ چھن چھنگو نے اٹھنے ک
کوشش کرتے ہوئے کہا۔ اس نے محسوس کیا کہ اس
کا نچلا جسم زمین کے ساتھ چپک سا گیا ہے۔

" تم پنجرے سے رہا ہو گئے ہو لیکن اب میں تمہیں جہاں بھجوا رہی ہوں وہاں سے تم کسی صورت بھی رہا نہ ہو سکو گے"۔ بوڑھی چڑیل نما عورت نے اس کی طرف ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے پاس کھڑا ہوا پنگلو بندر تیزی سے بوڑھی چڑیل کی طرف لپکنے ہی لگا تھا کہ چڑیل نے ہاتھ کا اشارہ کیا تو پنگلو بندر وہیں اس طرح کھڑے کا کھڑا رہ گیا۔ جیسے چلتے چلتے اچانک اس کے پیر زمین سے چپک گئے ہوں۔

" جاؤ"۔ بوڑھی چڑیل نما عورت نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں کے گرد ایک بار پھر سیاہ دھواں سا پھیلتا چلا گیا اور پھر جب دھواں چھٹا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک بہت بڑی غار میں موجود ہیں جو چاروں طرف سے بند تھی۔ اس کا کوئی دہانہ نہیں تھا البتہ غار کی چھت پر چھوٹے بڑے سوراخ تھے جن میں سے تازہ ہوا اور روشنی اندر آ رہی تھی۔ پنگلو بندر بھی وہاں موجود تھا۔

" یہ ہم کہاں آ گئے ہیں"۔ پنگلو بندر نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا خیال ہے کہ یہ کوئی غار ہے لیکن اس کا دہانہ تو نظر نہیں آ رہا"۔ چھن چھنگو نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" ہاں، تمہارا خیال درست ہے۔ تم سیاہ غار میں ہ اور اب تم کسی صورت اس میں سے باہر نہ نکل سکو گے"۔ ان سوراخوں میں سے اس بلی کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں چونک کر اوپر دیکھنے لگے۔ ایک بڑے سے سوراخ میں سے انہیں اوپر بیٹھی ہوئی بلی صاف دکھائی دے رہی تھی۔

" یہ بوڑھی چڑیل کیا ملکہ جادوگرنی تھی"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" ہاں، یہ ملکہ جادوگرنی ہے۔ تم نے واقعی حیرت انگیز طور پر پنجرے سے رہائی حاصل کر لی لیکن ملکہ جادوگرنی کو اس کا فوری طور پر علم ہوگیا اس لئے اس نے تم دونوں کو یہاں اس غار میں قید کر دیا ہے اس غار کا کوئی دہانہ نہیں ہے اور نہ یہاں تمہاری صلاحیتیں کام آئیں گی اور نہ ہی تمہاری عقل اور

تم بندر بابا سے یا بڑے بابا سے رابطہ کر سکو گے۔ تم یہاں یقیناً بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاؤ گے اور یہاں تمہاری مدد کو کوئی نہیں آئے گا"۔ سیاہ بلی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ غار کہاں ہے"۔ چھن چھنگو نے پوچھا۔

"رامن پہاڑوں کے اندر یہ پہاڑی سلسلہ ایک ویران جزیرے پر واقع ہے اور اس جزیرے کے گرد دور دور تک سمندر پھیلا ہوا ہے۔ اس لئے نہ یہاں کوئی آ سکتا ہے اور نہ جا سکتا ہے۔ اب میں جا رہی ہوں"۔ بلی نے کہا اور پھر وہ غائب ہو گئی۔

"اس بار واقعی ہمارے ساتھ عجیب سلسلہ ہو رہا ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ غار میں پتھر موجود تھے۔

"تم بندر بابا سے رابطہ کرو چھن چھنگو"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

"ہاں، میں رابطہ کرتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کیا۔

"بندر بابا، ہماری مدد کرو"۔ چھن چھنگو نے دل ہی دل میں کہا لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"بندر بابا سے رابطہ نہیں ہو رہا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہاں بھی عقل استعمال کرنا پڑے گی"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

"ہاں، لیکن اس بار ہم غلط راستے پر چل رہے ہیں۔ یہ ملکہ جادوگرنی اپنی چالاکی اور عیاری سے ہمیں نئی نئی جگہوں پر قید کر دیتی ہے۔ آخر ہم کب تک اس طرح قید ہوتے رہیں گے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"جب تک تم اس جادوگرنی کا خاتمہ نہیں کر دیتے"۔ اچانک سوراخوں میں سے ایک آواز سنائی دی تو انہوں نے ایک بار پھر چونک کر اوپر دیکھا۔ سوراخوں میں سے انہیں سنہری بونا نظر آ رہا تھا۔

"سنہری بونے، تم بندر بابا سے رابطہ کر کے مجھے بتاؤ کہ ہم اس ملکہ جادوگرنی کا خاتمہ کیسے کر سکتے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"میں نے رابطہ کیا ہے اور وہی تمہیں بتانے آیا ہوں کہ یہاں بھی تمہیں عقل استعمال کرنا پڑے گی اور سنو۔ یہاں سے نکلنے کے بعد تم نے فوری طور پر اس جزیرے کو چھوڑ دینا ہے لیکن اس جزیرے کے اندر سرخ رنگ کا ایک پھول موجود ہے تم نے اس پھول کو توڑ لینا ہے اور آدھا پھول تم نے کھا لینا ہے اور آدھا پھول پنگلو بندر کو کھلا دینا ہے۔ پھر یہ ملکہ جادوگرنی تمہیں قید نہ کر سکے گی"۔ سنہری بونے نے کہا۔

"لیکن یہاں سے نکل کر ہم کہاں جائیں"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"یہاں سے نکل کر تم نے سورج نگر پہنچنا ہے۔ وہاں ایک بوڑھا نجومی رہتا ہے جس کا نام بابا سلیمان ہے۔ وہ تمہیں بتائے گا کہ اس ملکہ جادوگرنی کا خاتمہ کیسے کیا جا سکتا ہے اور اب میں جا رہا ہوں"۔ سنہری بونے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ غائب ہو گیا۔

"اب اس غار سے کیسے نکلیں گے۔ یہاں تو

سلاخیں بھی نہیں ہیں جن کا جوڑ توڑ کر نکلا جا سکے"۔
پنگلو بندر نے کہا۔
"کچھ نہ کچھ تو بہرحال سوچنا ہی پڑے گا"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔ غار کی چھت کافی اونچی تھی۔ اس میں سوراخ ضرور تھے لیکن ان سوراخوں کی چوڑائی بتا رہی تھی کہ چھت ٹھوس چٹانوں سے بنی ہوئی ہے۔
"چھن چھنگلو، ہمیں اوپر سے نیچے پھینکا گیا ہے" اچانک پنگلو بندر نے کہا تو چھن چھنگلو بے اختیار چونک پڑا۔
"کیسے اندازہ لگایا ہے تم نے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔
"یہ دیکھو۔ جہاں زمین پر ہم گرے ہیں وہاں اب نشانات موجود ہیں"۔ پنگلو بندر نے کہا۔
"لیکن اگر اتنی بلندی سے ہمیں نیچے گرایا جاتا ہماری کوئی نہ کوئی ہڈی ضرور ٹوٹ جاتی جبکہ ہمیں خراش تک نہیں آئی اور دوسری بات یہ کہ ہمیں جب ہوش آیا تو ہم ان نشانات پر پڑے ہونے بجائے یہاں ادھر موجود تھے"۔ چھن چھنگلو نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں پہلے وہاں لٹایا گیا پھر یہاں سے گھسیٹ کر عین سوراخوں کے نیچے لایا گیا کیونکہ درمیان میں گھسٹنے کے نشانات موجود ہیں"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

"لیکن ایسا کیوں کیا گیا۔ وہ ہمارے دوست تو نہیں تھے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ ہم سے ڈرتے ہوں۔ بہرحال میرا خیال ہے کہ یہ چھت ہٹ سکتی ہے"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

"لیکن چھت بے حد اونچی ہے۔ ہم وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"یہاں چھوٹے بڑے پتھر موجود ہیں۔ انہیں ایک دوسرے کے اوپر رکھ کر ان پر چڑھا جا سکتا ہے"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

"ارے ہاں، واقعی آج تو تم مجھ سے بھی زیادہ عقلمندی کا مظاہرہ کر رہے ہو"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو پنگلو بندر بے اختیار ہنس پڑا۔ چھن چھنگلو کی تعریف

سے اس کا چہرہ چمک اٹھا تھا اور پھر ان دونوں نے بھاگ بھاگ کر پتھر اٹھا کر سوراخوں کے نیچے رکھنا شروع کر دیئے۔

" اوہ، اوہ رکو۔ ہمیں یہاں پتھر رکھنے کی بجائے ایک کونے میں رکھنے چاہئیں تاکہ ہم ایک طرف سے اوپر رکھی ہوئی چھت کو اتنا اوپر اٹھا سکیں کہ باہر نکلا جا سکے ورنہ درمیان میں کھڑے ہو کر ہم اس چھت کو معمولی سا بھی نہ ہلا سکیں گے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" لیکن باہر نکلنے کے لئے تو چھت کو اونچا اٹھائے رکھنا پڑے گا۔ تب ہی باہر نکلا جا سکے گا ورنہ تو جیسے ہی ہم زور لگانا چھوڑیں گے چھت وہیں آ پڑے گی۔ پھر کیسے باہر نکلا جا سکتا ہے"۔ پنگو بندر نے کہا۔

" بڑا آسان طریقہ ہے۔ دو پتھر ایک دوسرے کے اوپر رکھ کر میں چٹان کے نیچے رکھ دوں گا اور ایک سمت سے باہر نکل جاؤں گا"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگو بندر بے اختیار خوشی سے اچھل پڑا۔

" واہ، اسے کہتے ہیں عقلمندی"۔ پنگو بندر نے کہا اور چھن چھنگو بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی سی محنت

کے بعد انہوں نے بڑے چھوٹے پتھروں کی مدد سے سیڑھیاں تیار کر لیں اور پھر وہ دونوں بڑی احتیاط سے اوپر چڑھ گئے ۔ چھن چھنگو نے چھت کے کونے پر دونوں ہاتھ رکھ کر جب زور لگایا تو واقعی بھاری چٹان اس طرف سے اوپر کو اٹھتی چلی گئی۔

" اب نیچے پتھر رکھ دو پنگو۔ جلدی کرو"۔ چھن چھنگو نے زور لگانے کی وجہ سے بھنچے بھنچے سے لہجے میں کہا تو پنگو بندر نیچے اترا اور اس نے ایک بڑا سا پتھر اٹھایا جو لمبائی میں کافی بڑا تھا۔ پتھر اٹھا کر وہ اوپر چڑھا اور پھر اس نے کونے کے اندر اس پتھر کا ایک سرا رکھا۔ چھن چھنگو نے اور زور لگایا تو پتھر کا دوسرا سرا چٹان کے ساتھ ٹک گیا اور چھن چھنگو نے ہاتھ چھوڑ دیئے ۔ اب چٹان اس پتھر پر ٹکی ہوئی تھی اور وہاں اتنا راستہ بہرحال بن گیا تھا کہ وہ سمٹ کر باہر نکل سکتے تھے ۔

" چلو پہلے تم باہر جاؤ"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگو بندر اوپر چڑھا اور پھر وہ آسانی سے گھسٹ کر باہر نکل گیا تو چھن چھنگو بھی اوپر چڑھا اور اس نے اپنا

جسم سمیٹ کر باہر نکلنے کی کوشش شروع کر دی لیکن درمیان میں پہنچ کر وہ پھنس گیا۔ اسے خطرہ لاحق تھا کہ اگر چٹان گر گئی تو اس کی ساری پسلیاں ٹوٹ جائیں گی۔

" میرے ہاتھ پکڑ کر کھینچ لو پنکلو"۔ چھن چھنکلو نے دونوں ہاتھ باہر نکالتے ہوئے کہا تو پنکلو بندر نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے دونوں ہاتھ پکڑے اور پوری قوت سے گھسیٹنا شروع کر دیا۔ چھن چھنکلو خود بھی زور لگاتا رہا اور پھر آہستہ آہستہ اس کا جسم باہر کی طرف گھسٹتا چلا گیا اور جب اس کا جسم کمر تک باہر چلا گیا تو چھن چھنکلو خود زور لگا کر باہر نکل آیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر دونوں ہاتھ جھاڑ کر صاف کئے ۔ وہ ایک چٹان کے اوپر موجود تھے ۔

" اب پہلے یہاں سے وہ سرخ پھول حاصل کریں ورنہ ایسا نہ ہو کہ وہ ملکہ جادوگرنی پھر ہمیں کسی اور جگہ قید کر دے"۔ چھن چھنکلو نے کہا اور پنکلو بندر نے اس کی تائید کر دی اور پھر وہ دونوں ان پہاڑوں میں گھومتے رہے۔ اچانک ایک جگہ انہیں وہ

سرخ پھول نظر آ گیا تو چھن چھنگو نے وہ پھول توڑا اور آدھا خود کھا لیا اور آدھا اس نے پنگلو بندر کو دے دیا۔ پنگلو بندر نے بھی پھول کا آدھا حصہ منہ میں ڈالا اور کھا گیا۔

" اب میرا ہاتھ پکڑو اور آنکھیں بند کر لو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگلو بندر نے اس کا ہاتھ پکڑا اور آنکھیں بند کر لیں۔

" ہمیں سورج نگر کے نجومی بابا سلیمان کے گھر کے سامنے پہنچنا ہے"۔ چھن چھنگو نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا تو اس کے جسم کو جھٹکا سا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں تو اس نے دیکھا کہ وہ اس جزیرے جہاں پہاڑ تھے وہاں کی بجائے ایک شہر کے اندر ایک سڑک کے کنارے موجود تھے ۔

" آؤ اب اس بابا سلیمان سے بھی باتیں ہو جائیں"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگلو بندر نے آنکھیں کھولتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ملکہ جادوگرنی اپنے محل کے ایک کمرے میں کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی سیاہ بلی اس کے قدموں میں موجود تھی کہ اچانک کمرے میں سیٹی کی آواز سنائی دی تو سیاہ بلی یکلخت اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

" اوہ، کیا مطلب۔ یہ کاکا کی کیوں چیخ رہی ہے"۔ ملکہ جادوگرنی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر پھونک ماری تو سامنے دیوار کا ایک حصہ روشن ہو گیا اور پھر اس پر ایک منظر ابھر آیا۔

" اوہ، اوہ یہ چھن چھنگو اور پنگو بندر اس غار سے

بھی باہر نکل آئے ہیں۔ یہ تو بہت برا ہوا"۔ ملکہ جادوگرنی نے منظر دیکھتے ہی کہا۔ منظر میں جزیرے کے درمیان کا منظر نظر آ رہا تھا جہاں چھن چھنگو اور پنگلو بندر گھومتے پھر رہے تھے۔

" ملکہ۔ آپ ان دونوں کو ہلاک کیوں نہیں کر دیتیں"۔ سیاہ بلی نے کہا۔

" نہیں میں انہیں اپنے جادو سے ہلاک نہیں کر سکتی۔ کیونکہ میرا جادو اندھیرے کی پیداوار ہے۔ جبکہ ان کے پاس روشنی کی طاقتیں ہیں اور جہاں روشنی ہو وہاں اندھیرا نہیں رہ سکتا"۔ ملکہ جادوگرنی نے جواب دیا۔

" لیکن یہ تو ہر بار باہر نکل جاتے ہیں۔ پھر"۔ سیاہ بلی نے کہا۔

" ارے ارے، اوہ، اوہ۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ بہت ہی برا"۔ اچانک ملکہ جادوگرنی نے چیختے ہوئے کہا۔ اس نے دیکھا تھا کہ چھن چھنگو نے ایک سرخ رنگ کا پھول توڑ لیا تھا اور پھر آدھا پھول اس نے خود منہ میں ڈال لیا تھا اور آدھا پھول پنگلو بندر کو

کھلا دیا تھا۔

"کیا ہوا ملکہ"۔ سیاہ بلی نے حیران ہو کر کہا۔

" اس سرخ پھول کے کھانے کے بعد اب میں انہیں کبھی قید نہیں کر سکتی۔ ٹھہرو مجھے معلوم کرنے دو کہ اب ان کا کیا جا سکتا ہے"۔ ملکہ جادوگرنی نے کہا اور اپنا بایاں پیر اس نے زور سے زمین پر مارا تو دیوار کا روشن حصہ دوبارہ پہلے والی حالت میں آ گیا اور زمین میں سے سرخ رنگ کا ایک بندر باہر آ گیا۔ اس بندر کی دم بے حد لمبی تھی اور اس نے دم کو اس طرح اوپر اٹھایا ہوا تھا کہ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اس کی دم بہت اونچا بانس ہو۔ اس کی اس بانس نما دم کے اوپر والے حصے پر دو تتلیاں سی بنی ہوئی تھیں جو مسلسل پھڑپھڑا رہی تھیں۔

" کاکاکی حاضر ہے ملکہ"۔ اس بندر نے انسانی آواز میں کہا۔

" چھن چھنگلو اور پنگلو بندر دونوں نے جزیرے کا سرخ پھول کھا لیا ہے اب میں انہیں کہیں قید نہیں کر سکتی اور مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ میرے

خلاف کام کر رہے ہیں۔ اس لئے تم مجھے بتاؤ کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیئے "۔ ملکہ جادوگرنی نے کہا۔

" ملکہ جادوگرنی، سنہری بونے نے انہیں بتایا ہے کہ سورج نگر کے نجومی بابا سلیمان سے جا کر ملو۔ وہ انہیں بتائے گا کہ ملکہ جادوگرنی کا خاتمہ کیسے کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے آپ فوری طور پر اس بابا سلیمان کو تختوم جزیرے کی غار میں قید کر دیں اور اس پر ٹساکو جادو کا حصار کر دیں تاکہ یہ کسی صورت بھی اس بابا سلیمان سے نہ مل سکیں اور نہ ہی انہیں یہ معلوم ہو سکے گا کہ بابا سلیمان کہاں گیا اور اگر معلوم بھی ہو جائے گا تو ٹساکو جادو کے خاتمے اور بابا سلیمان کو قید سے نکلنے کی شرائط اتنی سخت ہیں کہ یہ کسی صورت بھی انہیں پورا نہ کر سکیں گے اور کہیں نہ کہیں ہلاک ہو جائیں گے"۔ کاکی نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ جاؤ"۔ ملکہ جادوگرنی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو بانس کی دم والا بندر یکلخت فرش میں غائب ہو گیا۔ ملکہ جادوگرنی اٹھی اور تیز تیز

قدم اٹھاتی اس کمرے سے نکل کر ساتھ والے کمرے میں پہنچ گئی۔ وہاں میز پر ایک ریچھ کا مجسمہ رکھا ہوا تھا۔ ملکہ جادوگرنی اس میز کے ساتھ موجود کرسی پر بیٹھ گئی اور اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر اپنا ایک ہاتھ اس ریچھ کے سر پر رکھا اور دوسرا ہاتھ فضا میں گھمانا شروع کر دیا۔

" کاشام۔ کاشام حاضر ہو۔ کاشام"۔ ملکہ جادوگرنی نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو میز پر رکھے ہوئے ریچھ کے مجسمے کی آنکھیں زندہ ہو گئیں۔

" کیا حکم ہے ملکہ۔ کاشام حاضر ہے"۔ ریچھ کے منہ سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" سورج نگر کے نجومی بابا سلیمان کو اس کے گھر سے اٹھا کر تختوم جزیرے کی جادو کی غار میں پہنچا دو اور اس غار کے گرد ٹساکو جادو کا حصار کر دو اور پھر مجھے بتاؤ"۔ ملکہ جادوگرنی نے کہا۔

" حکم کی تعمیل ہوگی ملکہ"۔ ریچھ کے منہ سے نکلا اور اس کے ساتھ ہی ریچھ کی آنکھیں بے نور ہو گئیں لیکن ملکہ جادوگرنی ویسے ہی اس کے سر پر ہاتھ رکھے

بیٹھی رہی۔ کافی دیر بعد ریچھ کے مجسمے کی آنکھیں دوبارہ زندہ ہو گئیں۔

" حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے ملکہ"۔ ریچھ نے کہا۔

" اب یہ بتاؤ کہ چھن چھنگلو اور پنگلو بندر کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں"۔ ملکہ جادوگرنی نے کہا۔

" وہ دونوں بابا سلیمان کا گھر تلاش کرتے پھر رہے ہیں"۔ ریچھ نے جواب دیا۔

" کوئی ایسا طریقہ بتاؤ کہ وہ دونوں نہ بابا سلیمان کے بارے میں معلوم کر سکیں اور نہ ہی میرے بارے میں"۔ ملکہ جادوگرنی نے کہا۔

" ملکہ جادوگرنی، اس کام سے انہیں روکا نہیں جا سکتا۔ لیکن تم مطمئن رہو۔ بغیر بابا سلیمان سے ملے وہ تمہارے بارے میں کچھ نہیں جان سکتے اور بابا سلیمان تک یہ کسی صورت پہنچ ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ ان کو جادو کا حصار ختم کرنے کے لئے دو ناممکن شرائط پوری کرنا پڑتی ہیں اور اس کے علاوہ تختوم غار کا دہانہ اس وقت تک نہیں کھل سکتا جب تک اس پر دس انسانوں کی شہ رگ سے نکلا ہوا خون نہ ڈالا

جائے اور چھن چھنگلو یہ کام ہنیں کر سکتا۔ اگر وہ ا
کے لئے کسی بے گناہ کو ہلاک کرے گا تو پھر ہمہ
ہمیشہ کے لئے اس کی پراسرار صلاحیتیں ختم ہو جائ
گی اور وہ عام سا لڑکا بن جائے گا جس کی گرد
آسانی سے توڑی جا سکتی ہے"۔ ریچھ کے منہ سے آ
سنائی دی۔

" اوہ، واقعی یہ تو آسان کام ہے اور بابا سلیما
کے علاوہ میرے بارے میں تفصیل اور کوئی ہنہ
جانتا۔ ٹھیک ہے اب تم جا سکتے ہو"۔ ملکہ جادوگر
نے کہا اور اپنا ہاتھ ریچھ کے مجسمے کے سر سے ا
لیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان ۔
تاثرات تھے ۔

" یہ سامنے والا بڑا مکان ہی بابا سلیمان کا لگتا
ہے"۔ چھن چھنگو نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ وہ سرخ
بھول آدھا آدھا کھا کر پراسرار طاقتوں کی مدد سے اس
زیرے سے یہاں سورج نگر کے شہر میں پہنچے تھے
ہاں بابا سلیمان کی رہائش گاہ تھی اور انہیں سنہری
نے نے بتایا تھا کہ ملکہ جادوگرنی کے خاتمے کی بات
صیل سے بابا سلیمان ہی بتا سکتے ہیں۔ چھن چھنگو
نے آگے بڑھ کر مکان کا دروازہ کھٹکھٹایا تو تھوڑی دیر
د ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آگیا۔

" بابا سلیمان نجومی یہیں رہتے ہیں"۔ چھن چھنگو
نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

" نہیں، وہ عقبی گلی میں رہتے ہیں۔ تم وہاں جا
لیکن وہ کسی سے نہیں ملتے"۔ اس آدمی نے کہا ا
دروازہ بند کرکے واپس چلا گیا تو چھن چھنگلو اور ب
بندر دونوں آگے بڑھ گئے اور پھر پوچھتے پوچھتے آخر
وہ عقبی گلی میں واقع ایک مکان کے دروازے پر
گئے ۔ وہاں بابا سلیمان کے نام کی تختی بھی لگی ہ
تی۔ چھن چھنگلو نے دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک بوڑھا
آدمی باہر آگیا۔

" کون ہو تم"۔ اس بوڑھے نے قدرے درشت
میں کہا۔

" کیا آپ بابا سلیمان نجومی ہیں"۔ چھن چھنگلو
کہا۔

" نہیں، میں ان کا ملازم ہوں۔ میرا نام احمد
ہے"۔ بوڑھے نے جواب دیا۔

" ہم نے بابا سلیمان سے ملنا ہے۔ ہم بہت
سے آئے ہیں"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" تھوڑی دیر پہلے آ جاتے تو شاید ملاقات ہو
لیکن اب نہیں ہو سکتی"۔ بوڑھے نے جواب دیا۔

"کیوں، کیا ہوا"۔ چھن چھنگو نے چونک کر کہا۔
"بابا سلیمان اپنے کمرے میں بیٹھے کام کر رہے تھے
میں نے انہیں چائے لے جا کر دی اور واپس آ گیا۔
پھر میں پیالی اٹھانے گیا تو چائے کی بھری ہوئی پیالی
ویسے ہی پڑی تھی جبکہ بابا سلیمان غائب ہو چکے تھے
میں نے انہیں پورے مکان میں تلاش کیا لیکن وہ
کہیں نہیں ملے جس پر میں پریشان ہو گیا۔ یہاں سے
کچھ فاصلے پر ایک اور نجومی رہتا ہے۔ اس کا نام خیام
ہے وہ بابا سلیمان کا شاگرد ہے۔ میں اس کے پاس
گیا اور اسے ساری صورتحال بتائی تو اس نے حساب
لگا کر بتایا کہ کسی جادوگرنی نے بابا سلیمان کو اپنے
جادو کی طاقتوں سے اغوا کر لیا ہے اور اب ان کا
واپس آنا ناممکن ہے۔ چنانچہ میں خاموشی سے واپس آ
گیا۔ اب میں بوڑھا آدمی کیا کر سکتا ہوں اور بابا
سلیمان کی کوئی اولاد تو ایک طرف کوئی رشتہ دار بھی
نہیں ہے جو ان کی رہائی کے لئے اس جادوگرنی کے
پاس جائے"۔ اس بوڑھے نے تفصیل بتاتے ہوئے
کہا۔

" خیام نجومی کا مکان کہاں ہے"۔ چھن چھنگو نے پوچھا۔

" یہاں سے چوتھا مکان ہے"۔ بوڑھے نے کہا اور پھر دروازہ بند کر کے واپس چلا گیا۔

" یہ کیا ہوا چھن چھنگو"۔ پنگو بندر نے کہا۔

" ملکہ جادوگرنی اس بار چونکہ سرخ پھول کھانے کی وجہ سے ہمیں قید نہ کر سکتی تھی اس لئے اس نے بابا سلیمان کو اغوا کر لیا تاکہ ہم ان سے نہ مل سکیں"۔ چھن چھنگو نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پنگو بندر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک ادھیڑ عمر آدمی کے سامنے اس کے مکان کے کمرے میں موجود تھے ۔ یہ ادھیڑ عمر آدمی خیام نجومی تھا جو بابا سلیمان کا شاگرد تھا۔

" تم بابا سلیمان سے کیوں ملنے آئے تھے"۔ خیام نجومی نے کہا۔

" ایک ظالم جادوگرنی ہے جسے ملکہ جادوگرنی کہا جاتا ہے۔ ہم اس ظالم جادوگرنی کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں اور ہمیں معلوم ہوا تھا کہ اس جادوگرنی کے بارے میں

تفصیل بابا سلیمان ہی بتا سکتے ہیں لیکن اب ان کے ملازم نے بتایا ہے کہ بابا سلیمان کو کسی جادوگرنی نے اغوا کر لیا ہے تو یقیناً یہ کام اسی ملکہ جادوگرنی کا ہوگا۔ آپ بابا سلیمان کے شاگرد ہیں آپ حساب کرکے ہمیں بتائیں کہ بابا سلیمان کو کہاں لے جایا گیا ہے تاکہ ہم انہیں اس ملکہ جادوگرنی کی قید سے رہائی دلا سکیں اور پھر ان سے معلوم کرکے اس ظالم جادوگرنی کا خاتمہ کر دیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" تمہارا نام کیا ہے"۔ خیام نجومی نے پوچھا۔

" میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرا ساتھی ہے پنگلو بندر"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" اوہ، اوہ واقعی مجھے سلیمان بابا نے کئی بار بتایا ہے کہ تم ظالموں کے خلاف لڑتے رہتے ہو اور تمہارے پاس کسی بندر بابا کی دی ہوئی پراسرار صلاحیتیں ہیں۔ اب مجھے یاد آگیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہیں بتا سکتا ہوں۔ مجھے حساب کرنے دو"۔ خیام نجومی نے کہا۔

" ہاں، ضرور بتائیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" مجھے دوسرے کمرے میں جانا ہوگا۔ تم یہاں بیٹھ
میں سارا حساب کرکے آکر تمہیں بتاتا ہوں"۔ خیا
نجومی نے اٹھتے ہوئے کہا اور چھن چھنگو نے سر
دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد خیام نجومی واپس آیا
اس کے چہرے پر شدید ترین پریشانی کے تاثرا
نمایاں تھے ۔

" کیا ہوا۔ کیا بابا سلیمان کو ہلاک تو نہیں کر د
گیا"۔ چھن چھنگو نے اسے پریشان دیکھ کر کہا۔

" نہیں وہ ہلاک نہیں ہوئے اور نہ ہی کہ
جادوگرنی میں یہ طاقت ہے کہ وہ بابا سلیمان کو ہلاک
کر سکے۔ کیونکہ بابا سلیمان نے اس معاملے میں اپ
جسم کے گرد خصوصی حصار قائم کر رکھے ہیں"۔ خیا
نجومی نے ان کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" پھر آپ پریشان کیوں ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا

" تمہاری بات درست ثابت ہوئی ہے کہ با
سلیمان کو ملکہ جادوگرنی نے اغوا کرایا ہے۔ لیکن
ملکہ جادوگرنی انتہائی خوفناک جادوگرنی ہے۔ اس ۔
بابا سلیمان کو کسی عام جگہ پر قید کرنے کی بجا

تختوم غار میں قید کر رکھا ہے اور اس غار کے گرد اس
نے اپنے خصوصی جادو ٹساکو کا حصار قائم کر دیا ہے۔
اس لئے اب بابا سلیمان نہ اس غار سے باہر آ سکتے
ہیں اور نہ ہی کوئی اندر جا سکتا ہے"۔ خیام نجومی نے
کہا۔

" لیکن جب ایسی بات ہے تو بابا سلیمان اس غار
میں زندہ کیسے رہیں گے۔ وہ تو بھوک پیاس سے ہی مر
جائیں گے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" ملکہ جادوگرنی چونکہ انہیں ہلاک نہیں کر سکتی
اور نہ ہی کرنا چاہتی ہے اس لئے اس نے وہاں پھل
اور پانی دستیاب کرا دیا ہے۔ بابا سلیمان وہاں کئی
سالوں تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ لیکن وہ غار سے باہر
نہیں آ سکتے اور نہ کوئی غار میں جا سکتا ہے"۔ خیام
نجومی نے جواب دیا۔

" یہ تختوم غار کہاں ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" یہاں سے سینکڑوں میل دور ایک ملک ساسان
ہے۔ اس کے شمال مغرب میں ایک بڑا پہاڑی
سلسلہ ہے انتہائی خوفناک پہاڑی سلسلہ۔ وہاں ایک

غار ایسی ہے جہاں تک نہ کوئی انسان پہنچ سکتا ہے او
نہ کوئی جانور۔ کیونکہ یہ غار پہاڑی کے درمیان ہے
اوپر یہ پہاڑی سینکڑوں فٹ سیدھی ہے اور غار سے
نیچے بھی سینکڑوں فٹ تک وہ سیدھی ہے۔ اس لئے
اوپر سے نہ کوئی نیچے جا سکتا ہے اور نہ نیچے سے کوئی
اوپر آ سکتا ہے۔ اس کے باوجود اس کا دہانہ بند کر دیا
گیا ہے اور اس کے گرد ٹساکو جادو کا حصار قائم کر دیا
گیا ہے"۔ خیام نجومی نے کہا۔

"کیا کسی طرح یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ حصار
اور غار کا دہانہ کس طرح کھل سکتا ہے"۔ چھن چھنکو
نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے حساب کرنا ہوگا۔ لیکن ......" خیام
نجومی نے کہا۔

"لیکن کو چھوڑو خیام۔ ہم نے تمہارے استاد کو
وہاں سے رہائی دلانی ہے اس لئے حساب کرو اور مجھے
درست بتاؤ"۔ چھن چھنکو نے کہا تو خیام نجومی اٹھا اور
تیز تیز قدم اٹھاتا دوبارہ کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی
دیر بعد اس کی واپسی ہوئی اور وہ ان کے سامنے کرسی

پر بیٹھ گیا۔

"میں نے معلوم کر لیا ہے۔ ٹساکو جادو کا حصار ختم
کرنے کے لئے تمہیں دو شرائط پوری کرنا ہوں گی۔
ایک تو یہ کہ کسی خونخوار سیاہ رنگ کے شیر کو ہلاک
کرکے اس کی آنکھ نکال لو اور دوسری شرط یہ ہے کہ
تم سفید مچھلی کی آنکھ حاصل کرو اور یہ دونوں آنکھیں
جیسے ہی اس پہاڑی پر لگاؤ گے تو ٹساکو جادو کا حصار
ختم ہو جائے گا۔ لیکن غار کا دہانہ ویسے ہی بند رہے
گا"۔ خیام نجومی نے کہا۔

"وہ کیسے کھلے گا"۔ چھن چھنگو نے پوچھا۔

"اس کے لئے انتہائی کڑی شرط ہے۔ تختوم غار کا
دہانہ کھولنے کے لئے تمہیں دس افراد کو ہلاک کرکے
ان سب کا خون کسی ایک بوتل میں جمع کرنا ہوگا۔
جب یہ خون اس غار کے دہانے پر ڈالا جائے گا تو یہ
دہانہ کھل جائے گا اور بابا سلیمان بھی باہر آ جائیں
گے اور ملکہ جادوگرنی کچھ بھی نہ کر سکے گی"۔ خیام
نجومی نے کہا۔

"یہ واقعی بڑی سخت شرط ہے۔ بہرحال اب کام تو

کرنا ہے۔ ٹھیک ہے آپ کا شکریہ۔ اب ہمیں
اجازت دیں"۔ چھن چھنگلو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" آپ کہاں جا رہے ہیں۔ یہاں میرے پاس رہیں
کچھ روز"۔ خیام نجومی نے کہا۔

" نہیں، ہم نے اس جادوگرنی کا خاتمہ کرنا ہے ا
اس کے لئے پہلے بابا سلیمان کو رہا کرانا ہے۔
پنگلو"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور آخر میں اس نے پنگ
بندر سے کہا اور پھر وہ دونوں اس مکان سے باہر
گئے ۔

" اب کیا ہوگا"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" اس بار ہمیں جادوگرنی کی ہلاکت کی شرطیں پور
کرنے کی بجائے دوسرے کام کرنے پڑ رہے ہیں
بہرحال آؤ کسی کھلی جگہ چلیں"۔ چھن چھنگلو نے
اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک ویران کھنڈر میں داخ
ہو گئے ۔

" بندر بابا، آپ کو حالات کا علم ہوگا۔ اب ہم
کیا کرنا چاہیئے "۔ چھن چھنگلو نے کھنڈر میں پہنچ
آنکھیں بند کرکے دل ہی دل میں کہا۔

"چھن چھنگو بیٹے۔ خیام نجومی نے درست بتایا ہے اور یہ بات بھی درست ہے کہ بابا سلیمان کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا کہ اس ملکہ جادوگرنی کی موت کس میں ہے۔ اس لئے تم نے یہ تمام شرطیں پوری کرنی ہیں۔ تم پہلے کسی جنگل میں جا کر کالے شیر کو ہلاک کرو۔ پنگلو بندر تمہیں ایسا پھندہ بنا دے گا جو شیر کو جکڑ سکتا ہے۔ وہ پھندہ اس کالے شیر کی رہائش والی جگہ پر لگا دینا۔ جب کالا شیر اس پھندے میں پھنس جائے تو تلوار سے اسے ہلاک کر دینا اور پھر اس کی آنکھ نکال لینا۔ اب رہی دوسری شرط تو سفید رنگ کی مچھلی صرف بحیرہ روم کے مغربی ساحل کے قریب پائی جاتی ہے۔ وہاں ایک جڑی بوٹی ہوتی ہے جس کا نام روماٹو ہے۔ اس بوٹی کی خوشبو سفید مچھلی کو بے حد پسند ہے۔ تم اس بوٹی کی ایک شاخ توڑ کر کانٹے میں لگا کر سمندر میں ڈال دینا۔ سفید مچھلی کانٹے میں پھنس جائے گی اور تم اس کو ہلاک کرکے اس کی آنکھ نکال لینا"۔ بندر بابا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن یہ دس آدمیوں کو ہلاک کرکے

ان کے خون والی شرط تو ناممکن ہے۔ میں کیسے کسی بے گناہ کو ہلاک کر سکتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" ہاں، یہ شرط اس لئے رکھی گئی ہے کہ کوئی نیک آدمی اس پر عمل نہ کر سکے لیکن اس شرط کی ایک متبادل شرط بھی ہے اور وہ شرط تم آسانی سے پوری کر سکتے ہو۔ اس کا علم نہ اس جادوگرنی کو ہے اور نہ ہی خیام نجومی کو"۔ بندر بابا نے جواب دیا۔

" وہ کیا شرط ہے بندر بابا"۔ چھن چھنگو نے خوش ہو کر کہا۔

" کالے شیر کو تم ہلاک کرو گے تو اس کی آنکھ نکالنے کے ساتھ ساتھ اس کا خون بھی تم بوتل میں بھر لینا۔ بوتل تمہاری جیب میں پہنچ جائے گی۔ یہ خون جب تم غار کے دہانے پر ڈالو گے تو وہ کھل جائے گا"۔ بندر بابا نے کہا۔

" بے حد شکریہ بندر بابا۔ آپ میرے لئے دعا کرتے رہیں"۔ چھن چھنگو نے خوش ہو کر کہا۔

" میں ہمیشہ تمہارے حق میں دعا کرتا رہتا ہوں۔ خدا حافظ "۔ بندر بابا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی

ان کی آواز آنی بند ہو گئی تو چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں اور پھر ساری بات پنگو بندر کو بتا دی تو پنگو بندر بھی بے حد خوش ہوا۔

" میرا ہاتھ پکڑو اور آنکھیں بند کر لو"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پنگو بندر نے اس کی ہدایت پر عمل کیا۔

" ہمیں کسی ایسے جنگل میں پہنچنا ہے جہاں ایسی مضبوط بیلیں موجود ہوں جو انتہائی طاقتور شیر سے بھی نہ ٹوٹ سکیں"۔ چھن چھنگو نے کہا تو اس کے جسم کو جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں تو اس نے دیکھا کہ وہ ایک گھنے جنگل میں موجود تھے جہاں ہر طرف سرخ رنگ کی بیلیں درختوں سے لپٹی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔

" اوہ، یہ واقعی دنیا کی سب سے مضبوط بیلیں ہیں لیکن تمہارے پاس تلوار تو نہیں ہے پھر انہیں کیسے کاٹا جائے گا"۔ پنگو بندر نے آنکھیں کھول کر بیلوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" میں تلوار منگواتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور ایک بار پھر آنکھیں بند کر کے اس نے بندر بابا کو یاد

کیا۔

" بندر بابا، میری تلوار مجھے چاہیئے اور بوتل بھی جس میں خون ڈالنا ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" اپنے سامنے اس جھاڑی کی جڑ میں دیکھو۔ دونوں چیزیں تمہیں مل جائیں گی"۔ بندر بابا نے جواب دیا تو چھن چھنگو نے ان کا شکریہ ادا کیا اور آنکھیں کھول دیں اور آگے بڑھ کر اس نے جھاڑی کو ہٹایا تو واقعی اس کی جڑ میں اس کی خصوصی تلوار بھی موجود تھی اور ایک چھوٹی سی بوتل بھی۔ اس نے بوتل اٹھا کر اسے جیب میں ڈالا اور پھر تلوار اٹھا کر وہ ایک درخت کی طرف بڑھ گیا جس پر سرخ رنگ کی بیل موجود تھی۔ پھر پنگو بندر کے کہنے کے مطابق اس نے تلوار کی مدد سے اس بیل کا کافی بڑا ٹکڑا کاٹ لیا اور پنگو بندر نے اس بیل کی مدد سے پھندہ بنانا شروع کر دیا۔ وہ بالکل نئے طریقے کا پھندہ بنا رہا تھا۔

" خیال رکھنا۔ سیاہ رنگ کے شیر بے حد طاقتور ہوتے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" بے فکر رہو۔ اس میں سے شیر تو ایک طرف ہاتھی بھی نہ نکل سکے گا"۔ پنگو بندر نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ایک پھندہ تیار کر لیا۔

" اب اسے تم ہی اپنے پاس رکھو اور میرا ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر لو"۔ چھن چھنگو نے تلوار کمر سے باندھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس کا دوسرا ہاتھ پنگو بندر کے ہاتھ میں تھا۔

" ہمیں اس جنگل میں رہنے والے کالے شیر کی کچھار کے قریب پہنچنا ہے اس طرح کہ شیر غار کے اندر ہو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو اس کے جسم کو جھٹکا لگا اور پھراس نے آنکھیں کھول دیں تو اس نے دیکھا کہ وہ اور پنگو بندر گھنے جنگل کے اندر ایک غار کے قریب موجود ہیں اور اس غار سے شیر کی مخصوص بو آ رہی تھی۔ اس لئے وہ سمجھ گیا کہ یہی کالے شیر کی کچھار ہے۔

" شیر اندر موجود ہے۔ اس کی موجودگی کی مخصوص بو مجھے آ رہی ہے"۔ پنگو بندر نے کہا۔

" اب پھندہ لگا دو جلدی کرو۔ کہیں وہ باہر نہ آ جائے "۔ چھن چھنکو نے کہا تو پنکو بندر نے آگے بڑھ کر غار کے دہانے کے قریب پھندہ مخصوص انداز میں لگا دیا جبکہ اس کا دوسرا سرا چھن چھنکو نے ایک چٹان کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دیا اور پھر وہ دونوں اس چٹان کی اوٹ میں ہو کر بیٹھ گئے ۔ تھوڑی دیر بعد اندر سے شیر کے غرانے کی آواز سنائی دینے لگی اور چھن چھنکو سمجھ گیا کہ شیر کو انسان کی مخصوص بو آ گئی ہے اس لئے وہ بیدار ہو گیا ہے۔ پھر شیر کے دھاڑنے کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے بجلی کی سی تیزی سے ایک انتہائی طاقتور بڑا سا سیاہ شیر باہر نکلا ہی تھا کہ اس کا پیر پھندے میں پھنس گیا اور شیر نے بری طرح تڑپنا اور زور لگانا شروع کر دیا اور پھر زور لگانے کے ساتھ ساتھ وہ خوفناک انداز میں دھاڑتا رہا لیکن بیل واقعی اس قدر مضبوط تھی کہ شیر کی پوری طاقت کے باوجود نہ ٹوٹ سکی۔ اس دوران چھن چھنکو نے کمر سے تلوار نکالی اور اچھل کر وہ چٹان پر چڑھا اور پھر اس نے موقع ملتے ہی پوری

قوت سے تلوار کا وار شیر کی گردن پر کیا تو شیر دھاڑتا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ چھن چھنگو نے چٹان سے چھلانگ لگائی اور دوسرا وار کر دیا۔ اس کی تلوار تھی تو چھوٹی سی لیکن وہ اس قدر تیز تھی کہ دوسرے وار کے ساتھ ہی اس قدر بڑے اور طاقتور شیر کی گردن آدھی سے زیادہ کٹ گئی اور چھن چھنگو نے جلدی سے جیب سے بوتل نکالی اور شیر کی گردن سے نکلنے والا خون اس میں بھر لیا۔ پھر بوتل کا ڈھکن لگایا اور اسے جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد شیر خون زیادہ نکل جانے کی وجہ سے ہلاک ہو گیا تو چھن چھنگو نے تلوار کی نوک سے اس کی ایک آنکھ نکالی اور اسے بھی بوتل کے ساتھ ہی جیب میں ڈال لیا۔ پھر اس نے خون آلود تلوار کو شیر کی کھال سے ہی صاف کیا اور اسے کمر سے باندھ لیا۔

" میرا ہاتھ پکڑو، جلدی کرو۔ ورنہ شیر کی دھاڑیں سن کر اور شیر آ جائیں گے"۔ چھن چھنگو نے کہا تو لنگو بندر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر لیں۔

" ہمیں بحیرہ روم کے ان ساحلوں پر پہنچنا ہے

جہاں سفید مچھلی عام ملتی ہے"۔ چھن چھنگو نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا تو اس کے جسم کو جھٹکا سا لگا اور اس نے آنکھیں کھول دیں تو اس نے دیکھا کہ وہ اب جنگل کی بجائے سمندر کے ساحل پر موجود تھا۔ ساحل پر بے شمار لوگ موجود تھے ۔ یہ دونوں اس جگہ پہنچے تھے جو اوٹ میں تھی اس لئے کسی نے انہیں دیکھا تھا۔

" آؤ اب کسی ماہی گیر کو تلاش کرکے اس سے مچھلی پکڑنے والا کانٹا اور ڈوری بھی لیں اور وہ جڑی بوٹی بھی تلاش کریں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" اس جڑی بوٹی کا علم ہمیں کیسے ہوگا"۔ پنگلو بند نے کہا۔

" بندر بابا نے اس کی نشانی بتا دی ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر وہ دونوں آگے بڑھ گئے تھوڑی دیر بعد انہیں وہ بوٹی نظر آ گئی۔ چھن چھنگو نے اس بوٹی کی ایک شاخ توڑ کر جیب میں ڈال لی پھر وہ ماہی گیروں کی بستی میں پہنچ گئے ۔ وہاں ۔ انہیں آسانی سے ڈوری اور کانٹا مل گیا۔ چھن چھنگو

ڈوری اور کانٹا لے کر ساحل پر آ گیا۔ اس نے جیب سے جڑی بوٹی کی وہ شاخ نکالی اور اسے کانٹے میں لگا کر اس نے کانٹا سمندر میں پھینک دیا اور خود ڈوری پکڑ کر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر بعد ڈوری کو جھٹکا لگا تو چھن چھنگلو سمجھ گیا کہ مچھلی پھنس گئی ہے۔ اس نے ڈوری کو کھینچا تو کانٹے کے ساتھ ایک چھوٹی سی سفید رنگ کی مچھلی بھی باہر آ گئی۔ وہ بری طرح تڑپ رہی تھی۔ چھن چھنگلو نے تلوار کی مدد سے اسے ذبح کیا اور پھر تلوار کی نوک سے اس کی ایک آنکھ نکال کر اس نے اسے جیب میں ڈالا اور پھر مچھلی ڈوری اور کانٹا اس نے جا کر اس ماہی گیر کو دے دیا۔ ماہی گیر سفید مچھلی پا کر بے حد خوش ہوا اور اس نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ چھن چھنگلو، پنگلو بندر کے ہمراہ علیحدہ جگہ پر آیا۔ اس بار پنگلو بندر نے اس کے کہنے سے پہلے ہی اس کا ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر لیں۔

"ہمیں اس تختوم غار والی پہاڑی پر پہنچنا ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو اس کے جسم کو جھٹکا سا لگا اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں تو وہ یہ دیکھ کر حیران

رہ گیا کہ وہ ایک اونچی پہاڑی کے دامن میں موجود تھے۔ یہ پہاڑی پنسل کی طرح سیدھی تھی اور سلیٹ کی طرح صاف تھی۔ درمیان میں واقعی ایک غار کا دہانہ نظر آ رہا تھا جس کو باقاعدہ سیاہ رنگ کے پتھروں سے بند کیا گیا تھا۔

" اب اس غار تک پہنچنے کے لئے کیا ترکیب کی جائے "۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" بڑی آسان سی ترکیب ہے۔ پہاڑی گو سلیٹ کی طرح صاف ہے لیکن اس میں بہرحال چھوٹے چھوٹے رخنے موجود ہیں۔ ان رخنوں پر پیر رکھ کر اور ابھرے ہوئے پتھروں کو پکڑ کر ہم اوپر چڑھ سکتے ہیں"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" نہیں، ہم اپنا توازن قائم نہ رکھ سکیں گے۔ کچھ اور سوچنا ہوگا"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" تو پھر سوچو"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" ارے ہاں، ایسا ہو سکتا ہے کہ تلوار کی مدد سے ہم یہاں سے ایسی بیلیں کاٹ لیں جن کو آپس میں باندھ کر سیڑھی بنائی جا سکے۔ پھر تم اس کا ایک سر

پہاڑی کی چوٹی پر کسی چٹان سے باندھ دو۔ اس طرح
وقت تو کافی لگ جائے گا لیکن کام پر اطمینان طریقے
سے ہو جائے گا"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگلو بندر نے
اس کی تائید کر دی۔ پھر وہ ادھر گھومنے لگے۔

تھوڑی دیر بعد انہوں نے ایک پہاڑی کے دامن
میں ایک درخت دیکھ لیا جس کے ساتھ ویسی ہی
سرخ رنگ کی بیلیں موجود تھیں جیسی انہوں نے شیر
کو پکڑنے کے لئے پھندے میں استعمال کی تھی۔ پھر
تلوار کی مدد سے اس بیل کا بہت بڑا گچھا کاٹ لیا گیا۔
اس کے بعد ان کو سیڑھی کے انداز میں باندھنا شروع
کر دیا گیا اور تقریباً چار گھنٹوں کی محنت کے بعد
بہرحال وہ ایک لمبی اور مضبوط سیڑھی تیار کرنے میں
کامیاب ہو گئے۔

" اب اس کا ایک سرا میں تمہاری کمر سے باندھ
دیتا ہوں۔ تم چکر کاٹ کر اوپر پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ
جاؤ"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" نہیں، ایسا کرو کہ تم اپنی پراسرار صلاحیتوں کے
ذریعے مجھے سیڑھی سمیت اوپر پہنچا دو"۔ پنگلو بندر نے

کہا تو چھن چھنگو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور سیڑ
کا ایک سرا اس نے پنگو بندر کی کمر سے باندھ دیا۔
" آنکھیں بند کر لو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پ
بندر نے آنکھیں بند کر لیں۔
" پنگو بندر کو سیڑھی سمیت پہاڑی کی چوٹی پر پہ
ہے"۔ چھن چھنگو نے خود بھی آنکھیں بند کرتے ہو۔
کہا تو اس کے جسم کو جھٹکا سا لگا اور اس کے سا
ہی اس نے آنکھیں کھول دیں تو وہ یہ دیکھ کر خو
سے اچھل پڑا کہ پنگو بندر غائب ہو چکا تھا جب
سیڑھی پہاڑی کی چوٹی سے نیچے تک لٹک رہی تھی
تھوڑی دیر بعد پنگو بندر چوٹی پر نمودار ہوا اور ا
نے ہاتھ کے اشاروں سے اسے بتایا کہ اس نے سیڑ
کا سرا چٹان سے باندھ دیا ہے تو چھن چھنگو ۔
سیڑھی کو پکڑا اور اوپر چڑھنا شروع کر دیا۔ پہلے پہل
کو اسے بے حد خطرہ محسوس ہوا کیونکہ سیڑھی بیلو
کی بنی ہوئی تھی لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا خوف
ختم ہو گیا اور اس نے زیادہ اطمینان سے اوپر چڑھ
شروع کر دیا۔ پھر جب وہ اس غار کے دہانے تک

پہنچا تو اس نے جیب میں سے سفید مچھلی کی آنکھ اور کالے شیر کی آنکھ نکالی اور دونوں آنکھوں کو اس نے غار کے دہانے سے لگا دیا۔ دوسرے لمحے ایک دھماکہ سا ہوا اور اس کے گرد سیاہ رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔

" ٹساکو جادو کا حصار ختم ہو گیا ہے"۔ ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر دھواں غائب ہو گیا تو چھن چھنگو نے جیب سے وہ بوتل نکالی جس میں کالے شیر کا خون تھا۔ اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور اس میں موجود خون جو اب جم گیا تھا اس دہانے کے سیاہ پتھروں پر ڈال کر اسے ہاتھ سے ملنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک زوردار دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی دھانے پر موجود دیوار غائب ہو گئی۔ اب غار کا دہانہ کھل گیا تھا۔ چھن چھنگو تیزی سے اوپر چڑھا۔ اسی لمحے غار کے دہانے سے ایک بوڑھے آدمی نے باہر جھانکا۔

" بابا سلیمان، میرا نام چھن چھنگو ہے۔ آپ اس سیڑھی کے ذریعے نیچے اتر آئیں"۔ چھن چھنگو نے کہا

اور پھر وہ تیزی سے نیچے اترتا چلا گیا۔ جب وہ زمین پر پہنچ گیا تو بوڑھا بابا سلیمان سیڑھی کے ذریعے نیچے اترنے لگا۔ اس دوران پنکلو بندر نیچے اتر آیا تھا۔

" بابا سلیمان، آپ اس غار سے بچ کر نکل آئے ہیں۔ مبارک ہو"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" ہاں بیٹے، تمہارا بے حد شکریہ۔ میں نے غار میں بیٹھ کر حساب لگا لیا تھا اور میرے حساب میں آیا تھا کہ مجھے ایک پراسرار صلاحیتیں رکھنے والا لڑکا جس کا ساتھی بندر ہے اس غار سے نجات دلائے گا۔ تب سے میں تمہارا انتظار کر رہا تھا"۔ بابا سلیمان نے کہا۔

" بابا سلیمان، ملکہ جادوگرنی کو لازماً اب تک معلوم ہو گیا ہو گا کہ آپ تختوم غار سے باہر آ گئے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ آپ کو دوبارہ کہیں بند کر دے۔ ہم نے تو جزیرے سے ملنے والا سرخ پھول آدھا آدھا کھا لیا ہے۔ آپ کو بھی کوئی حفاظتی کام کر لینا چاہیئے "۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" تم بے فکر رہو۔ میں نے اس سلسلے میں پہلے ہی کام کر لیا ہے۔ میں نے ایک خصوصی حصار اپنے گرد

قائم کر لیا ہے۔ اب ملکہ جادوگرنی کا جادو مجھ پر اثرانداز نہیں ہو سکے گا البتہ اب میں اپنے گھر واپس کیسے پہنچوں گا"۔ بابا سلیمان نے کہا۔

" آپ میرا ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر لیں اور پنگلو بندر تم بھی"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو اس کا ایک ہاتھ بابا سلیمان نے اور دوسرا ہاتھ پنگلو بندر نے پکڑ لیا اور پھر تینوں نے آنکھیں بند کر لیں۔

" ہمیں سورج نگر میں بابا سلیمان کے گھر کے سامنے پہنچنا ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو اس کے جسم کو جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں۔

" آنکھیں کھول دو"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو بابا سلیمان اور پنگلو بندر نے آنکھیں کھول دیں۔

" بہت خوب۔ تم واقعی پراسرار صلاحیتوں کے مالک ہو۔ ہم اتنی جلدی وہاں سے یہاں پہنچ گئے ۔ آؤ میرے ساتھ "۔ بابا سلیمان نے خوش ہو کر کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس کے مکان کے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے ۔ ان کا ملازم بھی بابا سلیمان کی واپسی پر

خوش ہوا تھا اور اس نے بابا سلیمان اور چھن چھنگلو کو لذیذ مشروب پیش کئے جبکہ پنگلو بندر کو اس نے ایک ناریل دیا جو اس کی سب سے پسندیدہ غذا تھی۔

" بابا سلیمان، اب آپ بتائیں کہ اس ملکہ جادوگرنی کا خاتمہ کیسے کیا جا سکتا ہے"۔ چھن چھنگلو نے بابا سلیمان سے کہا۔

" ملکہ جادوگرنی نے اپنی جان اس سیاہ بلی کے اندر رکھی ہوئی ہے جو اس کے ساتھ رہتی ہے لیکن اس بلی کے اندر بھی اس نے انتہائی پراسرار صلاحیتیں داخل کر رکھی ہیں۔ اس لئے جب تک یہ بلی ہلاک نہ ہو جائے اس وقت تک ملکہ جادوگرنی ہلاک نہیں ہو سکتی"۔ بابا سلیمان نے کہا۔

" اور اس بلی کو ہلاک کرنے کا کیا طریقہ ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" اس بلی کو ملک ایران کے شہر گردیز کے قدیم کھنڈرات میں پہنچا دینا ہوگا۔ ان کھنڈرات کے اندر ایک کمرہ بالکل صحیح سلامت ہے۔ یہ کمرہ چاروں طرف سے بند ہے۔ اس میں نہ کوئی دروازہ ہے اور نہ کوئی

ھڑکی اور نہ ہی روشندان۔ اس کمرے کے اندر ایک
مندوق رکھا ہوا ہے جس کی حفاظت چار مجسمے کر رہے
یں۔ یہ مجسمے پریوں کے ہیں جب تک یہ مجسمے زندہ
نہ ہو جائیں اور جب تک انہیں ہلاک نہ کر دیا جائے
اس وقت تک یہ صندوق نہیں کھل سکتا اور جب
تک صندوق نہ کھلے اس کے اندر موجود ایک خاص
تیر باہر نہیں آ سکتا۔ اس تیر کو اگر اس سیاہ بلی کی
گردن میں مارا جائے تو بلی ہلاک ہو جائے گی لیکن
نشانہ پہلی بار ہی درست لگنا چاہیئے ورنہ یہ تیر ہمیشہ
ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائے گا اور پھر کبھی نہ مل
سکے گا اور جس کا نشانہ صحیح نہیں لگے گا وہ ہلاک ہو
جائے گا اور یہ بھی بتا دوں کہ اس کمرے میں زبردستی
داخل نہیں ہوا جا سکتا۔ اس میں دروازہ نمودار کرانا
پڑے گا۔ کس طرح، یہ کام عقل سے ہو سکتا ہے کسی
اور طریقے سے نہیں"۔ بابا سلیمان نے جواب دیا۔

"اور یہ پریاں کیسے زندہ ہوں گی"۔ چھن چھنگو نے
کہا۔

"پریوں کو زندہ کرنے کے لئے تمہیں کوہ قاف کے

شاہی چشمے کا پانی ساتھ لے جانا ہوگا البتہ یہ بتا دو
کہ اس چشمے کی حفاظت دیو کرتے ہیں اس لئے ک
قاف کے بادشاہ کی اجازت کے بغیر اس چشمے سے پا
حاصل نہیں کیا جا سکتا اور چونکہ کوہ قاف میں ا
چشمے کے پانی کو مقدس سمجھا جاتا ہے اس لئے بادشہ
کسی کو ایک قطرہ بھی دینے کی اجازت کسی صور
بھی نہیں دیتا"۔ بابا سلیمان نے کہا۔
" ٹھیک ہے، آپ کا بے حد شکریہ۔ اب ہم خ
ہی سارا بندوبست کر لیں گے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔
" کیسے کرو گے۔ میں تو یہ سوچ سوچ کر ہی پاگ
ہو جاتا ہوں کیونکہ یہ ساری شرطیں بظاہر قطعی ناممک
ہیں"۔ بابا سلیمان نے کہا۔
" اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔ وہ خود ہی کوئی ن
کوئی راستہ بنا دے گا۔ ہم نے اس سے بھی زیاد
سخت اور ناممکن شرائط پوری کی ہوئی ہیں۔ ویسے اس
ملکہ جادوگرنی کو بھی معلوم ہے کہ یہ شرطیں پوری ک
جا سکتی ہیں اس لئے اس نے پہلے مجھے قید میں رکھن
کی کوشش کی اور پھر آپ کو۔ اگر اسے یہ خیال ہوت

کہ یہ شرطیں پوری نہیں ہو سکتیں تو اسے کیا ضرورت تھی ہمیں اور آپ کو قید کرنے کی"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہیں واقعی اللہ تعالیٰ کی مدد پر مکمل بھروسہ ہے اور یہی اب تک تمہاری کامیابی کی بنیادی وجہ ہے۔ جاؤ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔ میں تمہارے لئے دعا کرتا رہوں گا"۔ بابا سلیمان نے کہا تو چھن چھنگو ان سے اجازت لے کر پنگو بندر کے ساتھ ان کے مکان سے باہر آگیا۔

"بندر بابا! پہلے ہم نے کوہ قاف کے شاہی چشمے سے پانی حاصل کرنا ہے۔ ہم کیا کریں"۔ چھن چھنگو نے آنکھیں بند کرکے دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یہ پانی اپنی عقل استعمال کرکے حاصل کرنا پڑے گا البتہ بوتل تمہارے پیروں میں پہنچ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کی مدد پر بھروسہ رکھو اور عقل استعمال کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں کامیابی دے گا"۔ بندر بابا نے جواب دیتے ہوئے کہا تو چھن چھنگو نے

آنکھیں کھول دیں۔ دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ اس کے پیروں میں ایک کافی بڑی بوتل موجود تھی۔ اس نے بوتل اٹھا کر جیب میں ڈال لی۔

" پنگو بندر میرا ہاتھ پکڑو اور آنکھیں بند کر لو۔ ہم کوہ قاف جا رہے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگو بندر نے اس کی ہدایت پر عمل کر دیا۔

" ہمیں کوہ قاف کے شاہی چشمے کے قریب اس طرح پہنچا دو کہ اس چشمے کے قریب موجود کوئی پری یا دیو ہمیں نہ دیکھ سکے"۔ چھن چھنگو نے دل ہی دل میں کہا تو اس کے جسم کو جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ انتہائی خوفناک پہاڑ کے اندر ایک چھوٹے سے چشمے کے قریب ایک چٹان کی اوٹ میں موجود تھا جبکہ چشمے کے چاروں طرف چار بڑے خوفناک دیو ہاتھوں میں تلواریں اٹھائے بڑے چوکنے انداز میں کھڑے ہوئے تھے ۔ چھن چھنگو کافی دیر تک سوچتا رہا پھر اس نے بندر بابا کو دل ہی دل میں یاد کیا۔

" بندر بابا، میری جیب میں مضبوط دھاگے کا گچھا

بھجوا دو"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو اس کی جیب میں واقعی مضبوط دھاگے کا گچھا موجود تھا۔ چھن چھنگو نے گچھا نکالا اور اس کا ایک سرا اس نے بوتل کی گردن کے گرد مضبوطی سے باندھ دیا اور دوسرا سرا اس نے خود پکڑ لیا۔

" ان دیوؤں کو ہماری بو کیوں نہیں آ رہی"۔ پنکلو بندر نے کہا۔

" ہوا مخالف سمت میں چل رہی ہے۔ اب تم ایسا کرو کہ چٹان کی اوٹ لے کر مخالف سمت میں جاؤ اور وہاں کسی چٹان کی اوٹ میں ہو کر ان دیوؤں پر پتھر پھینکو۔ یہ اس طرف جائیں گے تو تم بھاگ کر واپس آ جانا میں اس دوران بوتل کو چشمے کے پانی سے بھر لوں گا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" اوہ ہاں، یہ واقعی بہترین ترکیب ہے"۔ پنکلو بندر نے کہا اور تیزی سے چٹان کی اوٹ لے کر مخالف سمت میں چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد دیوؤں کے قریب پتھر آ کر گرنے

لگے تو وہ سب بے اختیار اچھل پڑے اور پھر دوڑتے ہوئے اور تلواریں لہراتے ہوئے وہ اس طرف کو بھاگ پڑے جدھر سے پتھر آ رہے تھے ۔ چھن چھنگو نے ان کے اس طرف جاتے ہی بجلی کی سی تیزی سے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور اسے چشمے میں پھینک دیا۔ جبکہ دھاگے کا دوسرا سرا اس کے ہاتھ میں تھا۔ بوتل پانی کے اندر ڈوبتی چلی گئی تو چھن چھنگو نے دھاگے کو تیزی سے کھینچنا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد ہی پانی سے بھری ہوئی بوتل باہر آ گئی۔

چھن چھنگو نے زوردار جھٹکا دیا تو بوتل اس کے قریب آ گئی۔ گو اس کا منہ کھلا ہوا تھا لیکن اس میں سے زیادہ پانی نہ نکلا تھا۔ اس دوران پنگو بندر بھی دوڑتا ہوا اس کے قریب آ گیا تھا۔ چھن چھنگو نے بوتل کا ڈھکن لگایا اور اسے جیب میں ڈال لیا جبکہ پنگو بندر نے اس کا ہاتھ پکڑا اور آنکھیں بند کر لیں۔

" ہمیں فوراً ایران کے شہر گردیز کے قدیم کھنڈرات میں وہاں پہنچا دو جہاں کمرہ صحیح سلامت موجود ہے"۔ چھن چھنگو نے آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں کہا تو

اس کے جسم کو جھٹکا لگا اور اس نے آنکھیں کھول دیں تو وہ کوہ قاف کی اس پہاڑی کی بجائے ٹوٹے پھوٹے کھنڈرات میں موجود تھے ۔ پنکلو بندر نے بھی آنکھیں کھول دیں۔

" وہ دیو بڑے خوفناک تھے اگر وہ مجھے پکڑ لیتے تو ایک لمحے میں بوٹیاں اڑا دیتے"۔ پنکلو بندر نے خوف سے جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

" اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ آؤ اب اس کمرے کو تلاش کریں جس کے اندر وہ صندوق موجود ہے"۔ چھن چھنکلو نے کہا اور پھر وہ وہاں ادھر ادھر گھومنے لگے اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی وہ اس کمرے کو تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گئے ۔ کمرہ واقعی چاروں طرف سے بند تھا۔ اس میں کوئی دروازہ یا کھڑکی یا کوئی روشندان موجود نہ تھا۔

" اس میں دروازہ کیسے نمودار ہوگا چھن چھنکلو"۔ پنکلو بندر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اللہ تعالیٰ مدد کرے گا"۔ چھن چھنکلو نے کہا۔

" مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہاری مدد کے لئے بھیجا

ہے"۔ اچانک انہیں اپنی پشت پر سنہری بونے کی
آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑے۔ سامنے واقع
ایک پتھر پر سنہری بونا موجود تھا۔
" اوہ، تمہارا شکریہ سنہری بونے"۔ چھن چھنگو نے
کہا۔
" پہلی بات تو یہ ہے کہ کوہ قاف کے شاہی چشمے
پانی تم اس کمرے کی سامنے والی دیوار کے عین
درمیان میں ڈالو گے تو دروازہ کھل جائے گا۔ اس کے
بعد تم نے اندر جا کر باقی پانی ایک ایک پری
ڈالنا ہے اور جیسے ہی پری زندہ ہو۔ تم نے اسے تلو
سے ہلاک کر دینا ہے۔ اگر تم نے سب کو بیک وقت
زندہ کر دیا تو وہ تم دونوں کو فوراً ہلاک کر دیں گی
اس کے بعد تم نے صندوق کھول کر اس میں سے
نکالنا ہے۔ تیر جیسے ہی صندوق سے باہر آئے گا یہ
غائب ہو جائے گا اور ملکہ جادوگرنی اور اس کی
بلی دونوں یہاں پہنچ جائیں گی۔ پھر تم نے تیر ا
بلی کی گردن میں مارنا ہے لیکن شرط وہی ہے کہ نشا
خطا نہ ہو۔ جبکہ بلی مسلسل اپنا سر ادھر ادھر ہلا ر

ہوگی۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ بسم اللہ پڑھ کر تیر پر پھونک دینا اور تیر پنگلو بندر کو دے دینا۔ ان دونوں کی پوری توجہ تمہاری طرف ہوگی اور انہیں پنگلو بندر کا خیال ہی نہ ہوگا اور پنگلو بندر تیزی سے آگے بڑھ کر تیر بلی کی گردن میں اتار دے گا۔ اس طرح یہ بلی اور اس کے ساتھ ہی ظالم ملکہ جادوگرنی بھی ہلاک ہو جائے گی۔ لیکن خیال رکھنا تمہاری معمولی سی غلطی بھی تمہارے لئے خطرناک ثابت ہوگی"۔ سنہری بونے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پتھر کی دوسری طرف اترا اور نظروں سے غائب ہو گیا۔ چھن چھنگلو نے جیب سے بوتل نکالی۔ اس کا ڈھکن ہٹایا اور آگے بڑھ کر کمرے کی دیوار کے درمیان بوتل میں موجود تھوڑا سا پانی ڈالا تو ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور اب وہاں واقعی ایک دروازہ نظر آ رہا تھا جو کھلا ہوا تھا۔ چھن چھنگلو اور اس کے پیچھے پنگلو بندر اندر داخل ہوا تو انہوں نے دیکھا کہ کمرے کے درمیان میں ایک چھوٹا سا صندوق پڑا ہوا تھا۔ جس کے گرد چار پریوں کے مجسمے موجود تھے ۔ چھن چھنگلو نے ایک ہاتھ میں تلوار

پکڑی اور دوسرے ہاتھ سے اس نے بوتل کا تھوڑا سا پانی ایک مجسمے پر ڈالا تو ہلکا سا دھماکہ ہوا اور مجسمہ زندہ ہو گیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا چھن چھنکو نے تلوار کا وار کیا اور پری کی گردن کٹ گئی۔

" میں حفاظتی پری تھی۔ مجھے سنبھلنے سے پہلے ہی ہلاک کر دیا گیا"۔ ایک روتی ہوئی آواز سنائی دی جبکہ چھن چھنکو اس دوران دوسری پری کے مجسمے کی طرف بڑھا اور اس نے آگے بڑھ کر باری باری ان چاروں پریوں کو زندہ کرکے ہلاک کر دیا اور ہر پری کے ہلاک ہونے پر اس کی روتی ہوئی آواز سنائی دیتی۔ پھر اس نے آگے بڑھ کر صندوق کھولا تو اس میں سیاہ رنگ کا ایک چھوٹا سا تیر موجود تھا۔ چھن چھنکو نے جیسے ہی وہ تیر صندوق سے باہر نکالا۔ ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی وہ کمرہ غائب ہو گیا۔ اب چھن چھنکو اور پنگو بندر دونوں ایک کھلی جگہ موجود تھے ۔ پریوں کی لاشیں اور صندوق بھی کمرے کے ساتھ ہی غائب ہو چکے تھے ۔

" ٹھہرو، رک جاؤ۔ میری بات سنو"۔ اچانک ایک

"چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور چھن چھنگو نے دیکھا کہ وہ بوڑھی چڑیل نما ملکہ جادوگرنی تیزی سے چلتی ہوئی اس کی طرف آ رہی تھی اس کے آگے آگے وہ سیاہ بلی تھی لیکن بلی واقعی اپنا سر مسلسل ادھر ادھر ہلا رہی تھی۔

" میں اس ملکہ جادوگرنی سے باتیں کروں گا اور تم نے تیر مار دینا ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگو بندر نے اثبات میں سر ہلا دیا تو چھن چھنگو نے بسم اللہ پڑھ کر تیر پر پھونک مار دی۔

" سنو، میری بات سنو۔ مجھ سے ساری دنیا کی دولت لے لو لیکن یہ تیر مجھے دے دو"۔ ملکہ جادوگرنی نے قریب آ کر کہا۔

" ایک شرط پر دے سکتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" مجھے تمہاری ہر شرط منظور ہے"۔ ملکہ جادوگرنی نے کہا جبکہ چھن چھنگو نے تیر پنگو بندر کے ہاتھ میں دے دیا تھا۔ اپنی اس سیاہ بلی پر مجھے ہاتھ پھیرنے کی اجازت دے دو اور ڈرو نہیں۔ دیکھو میں نے تیر اپنے

ساتھی پنگلو بندر کو دے دیا ہے۔ اب میرے ہاتھ
خالی ہیں"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے لیکن یہ
تیر تمہیں دینا ہوگا۔ پہلے وعدہ کرو"۔ ملکہ جادوگرنی نے
کہا۔

"جب تیر میرے پاس ہوگا تو میں تمہیں دوں گا۔
وعدہ رہا"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو ملکہ جادوگرنی نے سیا
بلی کو چھن چھنگلو کے قریب جانے کا کہا۔ بلی آگے
بڑھی لیکن جیسے ہی وہ قریب آئی پنگلو بندر نے بجلی کی
سی تیزی سے آگے بڑھ کر تیر اس کی گردن میں مار
دیا۔ بلی نے چیخ ماری اور نیچے گر کر تڑپنے لگی۔ اس
کے ساتھ ہی ملکہ جادوگرنی بھی نیچے گری اور بالکل
اسی طرح تڑپنے لگی جس طرح بلی تڑپ رہی تھی۔ چند
لمحوں بعد بلی ہلاک ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی ملکہ
جادوگرنی بھی ہلاک ہو گئی۔

"میرا نام ملکہ جادوگرنی تھا۔ میں نے چھن چھنگلو
سے بچنے کی بے حد کوششیں کیں لیکن آخرکار اس نے
مجھے ہلاک کر دیا"۔ ملکہ جادوگرنی کی روتی ہوئی آواز

سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ اسی لمحے اس کی اور بلی دونوں کی لاشوں کو خودبخود ہی آگ لگ گئی اور وہ دونوں جل کر راکھ ہو گئیں۔

" یااللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ تم نے ہمارے ہاتھوں ایک اور ظالم کا خاتمہ کرا دیا ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پنگو بندر بے اختیار خوشی سے اچھلنے لگا کیونکہ اس کے خیال کے مطابق یہ کام اس کے ہاتھوں مکمل ہوا تھا۔

ختم شد

راحیل
Arshad
چھن چھنگلو
اور ملکہ چڑیل
Pakistanipoint
Waqar
Azeem

پیارے بچوں کیلئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

چھن چھنگلو اور ملکہ چڑیل

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز ناشران پاک گیٹ ملتان

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob: 0300-9401919

ناشران ------ یوسف قریشی
------- اشرف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ -/20 روپے

چھن چھنگو اپنے دوست پنگلو بندر کے ساتھ ملک شام کے بادشاہ کے محل میں شاہی مہمان کے طور پر ٹھہرا ہوا تھا۔ ملک شام کے بادشاہ کی اکلوتی بیٹی کو ایک جادوگر نے اپنے جادو کے زور سے مجسمے میں تبدیل کر دیا تھا اور اس جادوگر سے چھن چھنگو نے مقابلہ کیا تھا اور اسے ہلاک کرکے شہزادی کو اس کے جادو سے نجات دلائی تھی۔ اس لئے بادشاہ چھن چھنگو کا بے حد قدردان ہوگیا تھا اور اس نے اسے خصوصی شاہی مہمان کا درجہ دے دیا تھا۔ جس کی وجہ سے چھن چھنگو اور پنگلو بندر شاہی مہمان خانے کی ایک علیحدہ چھوٹی سی لیکن انتہائی خوبصورت عمارت میں رہ

رہے تھے جہاں ان کی خدمت کے لئے بے شمار غلام اور کنیزیں موجود تھیں۔ اس وقت بھی چھن چھنگو، پنگلو بندر کے ساتھ بیٹھا دوپہر کے کھانے میں مصروف تھا کہ ایک غلام قریب آ کر جھک گیا۔

" کیا بات ہے"۔ چھن چھنگو نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ایک بوڑھی عورت ساسان پہاڑی علاقے سے آپ سے ملنے آئی ہے"۔ غلام نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کیوں"۔ چھن چھنگو نے حیران ہو کر پوچھا۔

" میں نے اس سے ملاقات کا مقصد معلوم کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس نے کہا ہے کہ وہ آپ کو بتائے گی اب آپ حکم دیں تو اسے بھگا دیا جائے یا آپ اس سے ملاقات کریں گے"۔ غلام نے کہا۔

" اسے ملاقاتی کمرے میں بٹھاؤ میں آ رہا ہوں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور غلام سلام کر کے واپس چلا گیا۔ کھانا کھانے کے بعد چھن چھنگو اس کمرے سے نکل کر ملاقاتی کمرے میں پہنچا تو وہاں ایک بوڑھی عورت فرش

پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے جسم پر پھٹے ہوئے کپڑے تھے اور وہ انتہائی غریب عورت دکھائی دے رہی تھی۔

" اوہ، اوہ آپ نیچے کیوں بیٹھی ہیں بوڑھی اماں۔ اٹھیں ادھر کرسی پر بیٹھیں"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے بوڑھی عورت کو بازو سے پکڑ کر اٹھایا اور پھر ایک کرسی پر بٹھا دیا۔

" تم کون ہو بیٹے۔ میں تو چھن چھنگلو سے ملنے آئی ہوں"۔ بوڑھی نے کہا۔

" میرا نام ہی چھن چھنگلو ہے اور یہ میرا دوست پنگلو بندر ہے"۔ چھن چھنگلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ تم ہو۔ میں تو سمجھی تھی کہ چھن چھنگلو کوئی طاقتور پہلوان ہوگا جو جنوں، دیوؤں اور جادوگروں کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ تم تو ابھی بچے ہو"۔ بوڑھی عورت نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں ہی چھن چھنگلو ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے خاص صلاحیتیں عطا کی ہیں تاکہ میں ظالموں کے خلاف لڑ کر مظلوموں کا تحفظ کروں۔ آپ مجھے بتائیں کہ آپ مجھ سے کیوں ملنا چاہتی تھیں"۔ چھن چھنگلو نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

" بیٹے میں ساسان پہاڑی علاقے میں رہتی ہوں جو ملک شام کے شمال میں واقع ہے۔ انتہائی ویران اور بنجر پہاڑی علاقہ ہے۔ دور دور بستیاں ہیں جہاں کے لوگ ان پہاڑیوں پر موجود درختوں سے لکڑیاں کاٹ کر شہر لے جا کر فروخت کرتے ہیں۔ اس طرح اپنا گزارہ کر لیتے ہیں۔ میں بھی ایک غریب عورت ہوں۔ میری ایک ہی بیٹی ہے جس کا نام ماہ لقا ہے۔ میری بیٹی بے حد خوبصورت ہے۔ آج سے دس بارہ روز پہلے میری بیٹی پہاڑیوں میں بکریاں چرا رہی تھی کہ اچانک غائب ہو گئی۔ بکریاں بھی وہاں مردہ پڑی ہوئی ملیں۔ ان کی گردنیں کاٹ دی گئی تھیں اور ان کی حالت ایسی تھی جیسے کسی نے ان بکریوں کا خون پی لیا ہو۔ میں بے حد پریشان ہوئی۔ میں نے ادھر ادھر اپنی بیٹی کے بارے میں معلوم کرایا لیکن کچھ معلوم نہ ہو سکا تو میں شہر گئی۔ وہاں ایک بوڑھا نجومی رہتا ہے۔ اس بوڑھے نجومی نے حساب کر کے مجھے بتایا کہ میری بیٹی ماہ لقا بکریاں چرا رہی تھی کہ وہاں سے دو چڑیلوں کا

گزر ہوا۔ انہیں پیاس لگی ہوئی تھی اس لئے انہوں نے بکریوں کی گردنیں کاٹ کر ان کا خون پینا شروع کر دیا۔ ماہ لقا انہیں دیکھ کر پہلے ہی بے ہوش ہو گئی تھی۔ خون پینے کے بعد جب دونوں چڑیلیں جانے لگیں تو انہوں نے ماہ لقا کو بھی ساتھ لے جانے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ انہیں ماہ لقا پسند آگئی تھی اور ان میں سے ایک چڑیل کا ایک ہی بیٹا ہے جس کا نام شکالا ہے۔ اس شکالا کی ضد ہے کہ وہ خوبصورت آدم زاد لڑکی سے شادی کرے گا چنانچہ ماہ لقا کو وہ اس لئے اپنے ساتھ لے گئی ہیں کہ اس کی شادی شکالا سے کی جا سکے۔ شکالا بے حد بدصورت اور بے ڈول نوجوان ہے اور وہ بے حد ظالم اور سفاک بھی ہے۔ صرف ناشتے کے لئے وہ انسانی بستیوں میں جا کر لوگوں کو ہلاک کر دیتا ہے۔ بوڑھے نجومی نے بتایا ہے کہ ان چڑیلوں کی بستی ملک روم کی سرحد کے اندر ویران پہاڑیوں میں ہے اور یہ ساری چڑیلیں وہاں بڑی بڑی غاروں میں رہتی ہے اور اب ماہ لقا وہاں ان کی قید میں ہے اور چونکہ چڑیلوں کے رواج کے مطابق کسی

چڑیل کے لڑکے کی شادی کسی آدم زاد عورت سے اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ وہ عورت یا لڑکی خود شادی کے لئے رضامند ہو ورنہ زبردستی کرنے پر چڑیل کا لڑکا خود بخود ہلاک ہو جاتا ہے اور ماہ لقا نے اس چڑیل کے لڑکے شکالا سے شادی کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ اس لئے انہوں نے اسے کسی غار میں قید کر رکھا ہے اور اسے دھمکی دے رکھی ہے کہ اگر وہ شکالا سے شادی پر رضامند نہ ہوئی تو اسے ہلاک کر دیا جائے گا۔ ان چڑیلوں کی بستی میں کوئی نہیں جا سکتا۔ اگر کوئی چلا جائے تو اسے ہلاک کر دیا جاتا ہے میں بے حد پریشان ہوئی اور پھر وہیں شہر میں ہی مجھے بتایا گیا کہ چھن چھنگلو نے بادشاہ کی بیٹی شہزادی کے لئے کسی ظالم جادوگر کا خاتمہ کیا ہے تو میں سفر کرتی ہوئی یہاں پہنچی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ تم شہزادی کی طرح مجھ غریب کی بیٹی کو بھی ان چڑیلوں کے ظلم سے نجات دلا دو گے"۔ بوڑھی عورت نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور چھن چھنگلو یہ تفصیل سن کر بے حد حیران ہوا۔ کیونکہ آج تک اس نے یہ تو

سنا تھا کہ ویران پہاڑی علاقوں میں اکادکا چڑیلیں رہتی ہیں لیکن یہ کبھی نہ سنا تھا کہ چڑیلوں کی باقاعدہ بستی ہے اور ان کی اولاد بھی چڑیلوں جیسی ہی ہوتی ہے۔

" کیا یہ چڑیلیں جادوگر ہوتی ہیں"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" جادوگر تو نہیں ہوتیں لیکن ان کے پاس جادو جیسی خاص صلاحیتیں ہوتی ہیں۔ خاص طور پر یہی کہا جاتا ہے کہ جو انہیں دیکھ لے وہ اول تو خوف سے بے ہوش ہو جاتا ہے اور اگر بے ہوش نہ ہو تو ساکت ضرور ہو جاتا ہے اور پھر وہ اسے ہلاک کر کے اس کا خون پی جاتی ہیں کیونکہ چڑیلوں کی خاص غذا جانوروں اور انسانوں کا خون ہوتا ہے۔ ویسے یہ انتہائی طاقتور ہوتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ کسی طاقتور دیو کو بھی تھپڑ مار دیں تو اس کی گردن ٹوٹ جاتی ہے"۔ بوڑھی عورت نے کہا۔

" کیا ہم اس نجومی سے مل سکتے ہیں"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" ہاں، لیکن اس کے لئے تمہیں ساسان شہر جانا

ہوگا۔ نجومی وہاں رہتا ہے"۔ بوڑھی عورت نے کہا۔
" ٹھیک ہے۔ ہم تمہاری بیٹی کو ان چڑیلوں سے رہائی دلانے کے لئے ضرور کوشش کریں گے"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو بوڑھی عورت بے حد خوش ہوئی اور اس نے چھن چھنگلو کو دعائیں دینا شروع کر دیں۔
" تم ابھی یہیں رہو۔ ہم تمہارے ساتھ جائیں گے۔ میں بادشاہ سلامت سے اجازت لے لوں۔ پھر اکٹھے چلیں گے"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور بوڑھی عورت نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر چھن چھنگلو نے کنیزوں کو بلا کر بوڑھی عورت کو ہنلا دھلا کر نیا لباس پہنانے اور کھانا کھلانے کی ہدایت کی اور خود وہ بادشاہ سے اجازت لینے کے لئے محل کی طرف روانہ ہو گیا کیونکہ وہ جلد از جلد یہ نیک کام مکمل کر لینا چاہتا تھا اور اسے خطرہ تھا کہ کہیں اس بوڑھی عورت کی بیٹی ماہ لقا کو ہلاک نہ کر دیا جائے ۔ پھر اس کی شاہی محل سے واپسی کافی دیر بعد ہوئی۔ بادشاہ نے بھی اس نیک کام کے لئے اسے نہ صرف بخوشی اجازت دے دی تھی بلکہ اس بوڑھی عورت کو باقی زندگی آرام سے

گزارنے کے لئے بہت سی دولت دینے کا حکم بھی صادر کر دیا تھا اور بادشاہ کے حکم پر شاہی خزانہ دار نے سونے کی ڈلیوں سے بھری ہوئی ایک بڑی سی تھیلی چھن چھنگو کو دے دی تھی تاکہ وہ اسے بوڑھی عورت کو بادشاہ کی طرف سے دے دے۔ بوڑھی عورت کو جب معلوم ہوا کہ بادشاہ نے اسے دولت دی ہے تو وہ بے حد خوش ہوئی کیونکہ اب اس کی باقی زندگی آرام سے گزر جائے گی۔ چھن چھنگو نے واپسی کی تیاری کی اور پھر بوڑھی عورت اور پنگو بندر کے ساتھ وہ ایک بگھی میں سوار ہو کر شاہی مہمان خانے سے نکل آیا اور کافی فاصلے پر پہنچ کر چھن چھنگو بگھی سے اتر گیا اور اس نے بگھی کو واپس بھجوا دیا۔

" اب ہم کیسے جائیں گے"۔ بوڑھی عورت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں آپ کا ہاتھ پکڑ لیتا ہوں اور پنگو بندر میرا ہاتھ پکڑ لے گا۔ آپ آنکھیں بند کر لیں اور جب تک میں نہ کہوں آپ آنکھیں نہ کھولیں۔ پھر دیکھیں کہ ہم کتنی جلدی وہاں پہنچ جاتے ہیں"۔ چھن چھنگو نے

اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

" اوہ، کیا مطلب۔ کیا تم جادوگر ہو"۔ بوڑھی عورت نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" ارے ہنیں، میں جادوگر ہنیں ہوں بوڑھی اماں۔ میں نے آپ کو پہلے ہی بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ظالموں کے خاتمے اور مظلوموں کی مدد کے لئے مجھے خاص صلاحیتیں دی ہیں اور دوسری بات یہ کہ اگر ہم بگھی میں سفر کرتے تو ہمیں ساسان شہر پہنچتے پہنچتے کئی روز لگ جاتے جبکہ میں چاہتا ہوں کہ جلد از جلد ماہ لقا کو ان چڑیلوں کے قبضے سے نکال لوں تاکہ وہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" اوہ ہاں، واقعی تم ٹھیک کہہ رہے ہو"۔ بوڑھی عورت نے فوراً ہی تیار ہوتے ہوئے کہا اور پھر چھن چھنگو نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا جبکہ پنگو بندر نے چھن چھنگو کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں نے آنکھیں بند کر لیں تو چھن چھنگو نے بھی آنکھیں بند کیں اور دل ہی دل میں ساسان شہر پہنچنے کا کہا تو اس کے جسم کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی

اس نے آنکھیں کھول دیں تو اس نے دیکھا کہ وہ ایک شہر کے کنارے پر موجود ہے۔

" آنکھیں کھول دیں بوڑھی اماں"۔ چھن چھنگلو نے زور سے کہا اور اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

" ارے واہ، یہ تو ہم اتنی جلدی ساسان شہر پہنچ گئے ہیں"۔ بوڑھی عورت نے حیرت بھرے انداز میں آنکھیں جھپکاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت تھی۔

" اب آپ مجھے اس نجومی کے گھر لے جائیں"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو بوڑھی عورت نے اثبات میں سر ہلایا اور آگے بڑھنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد چھن چھنگلو بوڑھی عورت کے ساتھ اس نجومی کے سامنے موجود تھا۔ نجومی بوڑھا آدمی تھا اور خاصا تجربہ کار نظر آتا تھا۔

" تم ان خوفناک اور طاقتور چڑیلوں کے خلاف کیسے کام کرو گے"۔ نجومی نے حیران ہو کر کہا تو چھن چھنگلو نے اسے اپنے بارے میں تفصیل سے بتایا تو نجومی بے حد خوش ہوا۔

"ٹھیک ہے۔ اب مجھے تسلی ہو گئی ہے ورنہ میں تو تمہیں عام سا لڑکا ہی سمجھ رہا تھا۔ بہرحال بتاؤ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو"۔ نجومی نے کہا۔

"میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان چڑیلوں سے کسی طرح سودے بازی کی جا سکتی ہے کہ وہ کوئی ایسی چیز لے لیں جو انہیں پسند ہو۔ مثلاً دولت وغیرہ اور ماہ لقا کو چھوڑ دیں کیونکہ میں پہلے ماہ لقا کو ان کی گرفت سے چھڑوانا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد ان کا خاتمہ کرنے کی کوشش کروں گا ورنہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ میں ان کے خلاف کام شروع کروں اور وہ غصے میں آ کر ماہ لقا کو ہلاک کر دیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"واہ، حیرت ہے۔ مجھے یہ خیال ہی نہیں آیا۔ تم واقعی بے حد عقلمند ہو۔ بڑی دور کی بات تم نے سوچ لی ہے اور درست سوچی ہے لیکن مجھے اس کے لئے حساب کرنا پڑے گا"۔ نجومی نے کہا اور پھر اس نے سلیٹ پر لکھ کر حساب کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک حساب کرنے کے بعد اس نے ایک طویل سانس لیا اور سلیٹ ایک طرف رکھ دی۔

" میں نے حساب کر لیا ہے چھن چھنکو اور مجھے بے حد مایوسی ہوئی ہے۔ چڑیلوں کو دولت سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ان کی دلچسپی صرف خون پینے اور گوشت کھانے سے ہے اور وہ بھی انسانوں کا یا دیوؤں کا۔ جانوروں کا گوشت وہ مجبوراً کھاتی ہیں"۔ بوڑھے نجومی نے کہا۔

" دیوؤں کا گوشت بھی وہ کھاتی ہیں"۔ چھن چھنکو نے حیران ہو کر کہا۔

" ہاں، بے حد شوق سے لیکن ظاہر ہے طاقتور دیو تو ان کے قبضے میں نہیں آتے۔ اس لئے یہ مل کر کسی بوڑھے یا مریل سے دیو کو گھیر لیتی ہیں۔ ہاں، اگر انہیں کسی موٹے تگڑے اور صحت مند دیو کا خون پینے اور گوشت کھانے کو مل جائے تو یقیناً یہ ماہ لقا کو چھوڑنے پر تیار ہو جائیں گی لیکن یہ ہوگا کیسے"۔ بوڑھے نجومی نے کہا۔

" آپ حساب کر کے دیکھیں۔ میں ایک ایسے دیو کو جانتا ہوں جو بے حد موٹا اور طاقتور ہے لیکن وہ انسان دوست دیو ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ

ماہ لقا کو چھڑوانے کے لئے ہمارے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"کیا وہ دیو اپنی قربانی دے گا"۔ بوڑھے نجومی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں، وہ شکل سے تو بھولا بھالا سا لگتا ہے لیکن دراصل وہ بے حد ہوشیار دیو ہے۔ وہ ان کے قابو میں نہیں آئے گا بلکہ فرار ہو جائے گا۔ اس طرح ہم ماہ لقا کو بھی چھڑوا لیں گے اور دیو کو بھی نقصان نہیں پہنچے گا۔ پھر ہم ان چڑیلوں کے خاتمے پر کام کریں گے"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو بوڑھے نجومی نے دوبارہ سلیٹ اٹھائی۔ اس پر موجود حساب کو صاف کیا اور پھر تیزی سے دوبارہ حساب کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک حساب کرنے کے بعد اس نے سلیٹ رکھ دی۔

"ان چڑیلوں کی ایک ملکہ ہے جسے ملکہ چڑیل کہا جاتا ہے۔ اصل میں ملکہ چڑیل انسان اور دیوؤں کا گوشت کھانے کی شوقین ہے اور اس کی وجہ سے باقی چڑیلوں کو بھی اس کی عادت پڑ گئی ہے اور اس چڑیل

کا لڑکا شکالا بھی ملکہ چڑیل کی طرح ظالم اور سفاک ہے۔ اس لئے اگر ان دونوں کا خاتمہ ہو جائے تو پھر یہ چڑیلیں آئندہ انسانوں کو تنگ ہنیں کریں گی اور یہ سودا بھی ملکہ چڑیل کر سکتی ہے اور اس کے حکم پر ہی ماہ لقا کو چھوڑا جا سکتا ہے"۔ بوڑھے نجومی نے کہا۔

" اس سے کیسے بات ہو سکتی ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" ٹھہرو میں کوشش کرتا ہوں"۔ بوڑھے نجومی نے کہا اور اٹھ کر اس کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ ایک شیشے کا گولہ اٹھائے واپس آیا۔ اس نے شیشے کا گولہ سامنے رکھا اور دوبارہ اپنی جگہ بیٹھ گیا۔

" تم ایسا کرو کہ جس دیو کو چڑیلوں کو پیش کرنا چاہتے ہو۔ اس کا تصور کر کے اس گولے پر پھونک مارو گے تو اس کی تصویر خود بخود اس گولے میں نقش ہو جائے گی۔ پھر میں ملکہ چڑیل سے اس گولے کی مدد سے بات کروں گا اور وہ اس دیو کو خود ہی دیکھ لے گی۔ اس طرح آسانی سے بات ہو سکے گی"۔ بوڑھے

نجومی نے کہا۔

"کیا اس کی آواز ہم بھی سن سکیں گے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"ہاں"۔ بوڑھے نجومی نے کہا تو چھن چھنگلو نے اپنے دوست موٹے دیو کا تصور کرکے گولے پر پھونک ماری تو اس پر ایک بہت موٹے دیو کی تصویر ابھر آئی۔ اس دیو کا رنگ سبز تھا۔ اس کے دو سینگ سر کے دونوں طرف نکلے ہوئے تھے ۔ سر پر بالوں کی لمبی سی چوٹی تھی۔ اس نے کانوں میں سونے کے بڑے بڑے بالے پہنے ہوئے تھے جن میں انتہائی قیمتی سرخ رنگ کے نگ جڑے ہوئے تھے ۔ اس نے دونوں بازوؤں پر سونے کے بنے ہوئے ہیرے اور جواہرات جڑے ہوئے بازوبند بھی باندھ رکھے تھے ۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں لیکن چہرے سے وہ واقعی بھولا بھالا سا دیو نظر آ رہا تھا۔

"یہ ہے میرا دوست دیو۔ اس کا نام شابو ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم بتاؤ کہ تم ملکہ چڑیل سے

بات کرو گے یا میں کروں"۔ بوڑھے نجومی نے کہا۔

"آپ پہلے اس سے بات کر لیں۔ پھر میں کروں گا"۔ چھن چھنگو نے کہا تو بوڑھے نجومی نے گولے پر ہاتھ پھیرا۔

"جادوئی گولے، ملکہ چڑیل سے میری بات کراؤ"۔ بوڑھے نجومی نے کہا۔

"کون مجھ سے بات کرنا چاہتا ہے"۔ اچانک ایک غصیلی اور تمتمتی ہوئی سی آواز گولے میں سنائی دی۔

"میں ساسان شہر کا رہنے والا نجومی ہوں۔ تمہاری چڑیلوں نے ساسان شہر کی ایک خوبصورت لڑکی کو زبردستی اغوا کر لیا ہے اور اس کی شادی ایک چڑیل کے لڑکے شکالا سے کرنا چاہتی ہیں لیکن وہ لڑکی ماہ لقا نہیں مان رہی۔ اس لئے اسے قید کر لیا گیا ہے میرے پاس ایک لڑکا آیا ہے جس کا نام چھن چھنگو ہے اس کے ساتھ اس کا دوست بندر بھی ہے جس کا نام پنگلو ہے۔ وہ اس معاملے میں تم سے سودے بازی کرنا چاہتے ہیں"۔ بوڑھے نجومی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیسی سودے بازی"۔ ملکہ چڑیل نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرا نام چھن چھنگلو ہے۔ تم چڑیلوں کو چونکہ دیوؤں کا خون اور گوشت پسند ہے اس لئے میں تمہیں ایک صحت مند دیو دعوت کے طور پر پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس دیو کو تم اس گولے میں دیکھ سکتی ہو۔ اسے میں باندھ کر تمہارے حوالے کر دوں گا تاکہ تم خوب دعوت اڑاؤ لیکن تمہیں اس کے بدلے میں ماہ لقا کو میرے حوالے کرنا ہوگا اور ساتھ ہی چڑیل دیوی کی قسم کھا کر وعدہ کرنا ہوگا کہ آئندہ تم اسے تنگ ہنیں کرو گی"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"کہاں ہے وہ دیو۔ مجھے دکھاؤ"۔ ملکہ چڑیل نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"تمہارے سامنے اس کی تصویر آ رہی ہے۔ اچھی طرح دیکھ لو"۔ بوڑھے نجومی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گولے پر ہاتھ پھیرا۔

"ارے واہ، یہ تو بہت ہی صحت مند اور جوان دیو ہے۔ واہ اس سے تو ہمارا پورا قبیلہ خوب دعوت

کھائے گا۔ ٹھیک ہے مجھے تمہاری شرط منظور ہے۔ اگر تم اس دیو کو باندھ کر میرے حوالے کر دو تو ہم ماہ لقا کو زندہ واپس کر دیں گی اور ہمیں چڑیل دیوی کی قسم کہ ہم ماہ لقا کو دوبارہ تنگ نہیں کریں گی"۔ ملکہ چڑیل کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"تو پھر سودا ہو گیا۔ ٹھیک ہے"۔ چھن چھنگلو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم کب تک ایسا کرو گے"۔ ملکہ چڑیل نے کہا۔

"کل اسی وقت"۔ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

"تو تم ساسان شہر کے جنوب میں واقع کھنڈر کے بڑے کمرے میں دیو کو باندھ کر پہنچا دینا۔ میں اپنی محافظ چڑیلوں اور ماہ لقا کے ساتھ وہاں پہنچ جاؤں گی۔ تم ماہ لقا کو لے کر چلے جانا۔ پھر ہم اس دیو کو ہلاک کر کے دعوت کھائیں گے"۔ ملکہ چڑیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن یہ بات پہلے سن لو کہ ہم اس دیو کے ہاتھ پیر مضبوط رسیوں سے باندھ کر اسے وہاں پہنچا دیں گے۔ اس کے بعد اسے پکڑنا اور مارنا یہ سب کام تمہارا ہوگا۔ اگر یہ دیو وہاں سے فرار ہو گیا یا

اس نے تمہیں کوئی نقصان پہنچایا تو ہماری ذمہ داری نہ ہوگی"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ ایک بار وہ بندھا ہوا ہمیں مل جائے پھر ہمیں جانیں اور وہ۔ تمہارا اس سے کوئی تعلق نہ ہوگا"۔ ملکہ چڑیل نے کہا۔

" تو ہم کل اسی وقت اس کھنڈر میں دیو سمیت پہنچ جائیں گے۔ تم ماہ لقا کو لے کر آ جانا"۔ چھن چھنگو نے کہا اور ملکہ چڑیل نے حامی بھر لی۔

" اب مجھے اجازت دیں تاکہ ہم اپنے دوست دیو سے مل کر بات مکمل کریں اور بوڑھی اماں۔ اب آپ اطمینان سے اپنے گھر جائیں۔ کل انشاء اللہ آپ کی بیٹی ماہ لقا آپ کے پاس صحیح سلامت پہنچ جائے گی"۔ چھن چھنگو نے کہا اور بوڑھی عورت نے اس کا شکریہ ادا کیا اور چھن چھنگو بوڑھے نجومی سے مل کر پنگو بندر سمیت مکان سے باہر آ گیا اور پھر اس نے پنگو بندر کو اپنا ہاتھ پکڑنے اور آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے خود بھی آنکھیں بند کر لیں۔

" ہمیں اپنے دوست شابو دیو کے گھر پہنچا دو"۔ چھن چھنگلو نے دل ہی دل میں کہا تو اس کے جسم کو ہلکا سا جھٹکا لگا تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ پرستان کے ایک طرف بنے ہوئے بڑے سے مکان کے باہر موجود تھا۔ یہ اس کے دوست شابو دیو کا مکان تھا جسے چھن چھنگلو موٹا دیو کہتا تھا اور پھر جب شابو دیو کو چھن چھنگلو کی آمد کی اطلاع ملی تو وہ دوڑتا ہوا باہر آیا اور چھن چھنگلو اور پنگلو بندر کو اندر لے گیا۔

" بڑے عرصے بعد آئے ہو چھن چھنگلو"۔ شابو دیو نے اسے کرسی پر بٹھا کر خود ایک بڑی سی کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" تم بھی تو پرستان سے باہر نہیں نکلتے کبھی مجھے ملنے ہی نہیں آئے "۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" تمہارا کوئی پتہ ہی نہیں لگتا کہ کہاں ہو۔ جب بھی معلوم کرو یہی معلوم ہوتا ہے کہ چھن چھنگلو کسی ظالم کے خلاف مہم میں مصروف ہے"۔ شابو دیو نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو چھن چھنگلو بے اختیار

ہنس پڑا۔ کیونکہ شابو دیو کی بات درست تھی۔ چھن چھنگو واقعی مسلسل مہمیں مکمل کرنے میں مصروف رہتا تھا۔

" ہم تمہارے پاس بھی ایک مہم کے سلسلے میں آئے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ تم ہماری ضرور مدد کرو گے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" کیسی مہم۔ پہلے مجھے تفصیل بتاؤ"۔ شابو دیو نے چونک کر کہا۔

" دلچسپ مہم ہے۔ تمہارا مقابلہ چڑیلوں سے کرانا ہے تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ تم زیادہ طاقتور ہو یا چڑیلیں"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شابو دیو بے اختیار ہنس پڑا۔

" چڑیلیں بے چاری کیا حیثیت رکھتی ہیں میرے سامنے یہ تو تم آدم زاد ہو جو ان سے خوفزدہ ہو جاتے ہو"۔ شابو دیو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" تو پھر میری بات غور سے سنو"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے بوڑھی عورت کے شاہی محل میں آنے سے لے کر اپنے یہاں تک پہنچنے کی پوری تفصیل

بتا دی۔

" ارے کمال ہے۔ تم تو میرا باقاعدہ سودا بھی کر آئے ہو۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ کسی کی زندگی بچ جائے تو میرا کیا جاتا ہے۔ باقی تم فکر نہ کرو۔ اس ملکہ چڑیل اور اس کی محافظ چڑیلوں سے میں خود نمٹ لوں گا"۔ شابو دیو نے کہا تو چھن چھنگلو مطمئن ہو گیا۔ پھر وہ ایک روز اس کے پاس مہمان رہے۔ دوسرے روز چھن چھنگلو نے شابو دیو اور پنگلو بندر کے ہاتھ پکڑے اور اپنی مخصوص صلاحیتوں کی مدد سے وہ ساسان شہر کے قریب اس کھنڈر میں پہنچ گئے ۔ شابو دیو دو رسیاں بھی ساتھ لے آیا تھا۔ پھر اس کمرے میں جہاں ملکہ چڑیل نے کہا تھا چھن چھنگلو نے اسے پہنچا کر ایک رسی سے اس کے پیر باندھ دیئے اور دوسری رسی سے اس کے ہاتھ باندھ دیئے ۔

" خیال رکھنا۔ ایسا نہ ہو کہ تم واقعی بندھے ہی رہ جاؤ اور چڑیلیں تمہارا خون پی جائیں"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" ارے تم نے یہ کیسی گانٹھ باندھ دی ہے۔ یہ تو

نہیں کھل سکے گی"۔ شابو دیو نے اچانک گانٹھ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں باندھتا ہوں۔ میں ایسی گانٹھ باندھوں گا کہ ایک جھٹکے سے رسی کھل جائے گی"۔ پنگلو بندر نے کہا اور پھر اس نے خود ہی گانٹھ کھولی اور دوبارہ اپنی مرضی کی گانٹھ باندھنا شروع کر دی۔

"ان بازو بندوں کا بھی خیال رکھنا۔ یہ بھی بے حد قیمتی ہیں"۔ چھن چھنگلو نے اس کے جواہرات جڑے ہوئے بازو بند کو پکڑتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو چھن چھنگلو۔ تم اس لڑکی کو لے جانا۔ پھر میں جانوں اور یہ چڑیلیں"۔ شابو دیو نے کہا جبکہ اس دوران پنگلو بندر نے دوسری گانٹھ باندھ دی۔ تھوڑی دیر بعد باہر سے چڑیلوں کے چیخنے کی مخصوص آوازیں سنائی دیں اور پھر ایک چڑیل اندر داخل ہوئی۔ وہ انتہائی بدصورت تھی۔ اس کے سر کے بال اس کے پیروں تک لمبے تھے ۔ اس نے سر پر تاج پہنا ہوا تھا اور اس کا لباس بھی شاہانہ تھا۔ اس کے پیچھے چار دوسری چڑیلیں تھیں جنہوں نے

سرخ رنگ کے لباس پہنے ہوئے تھے اور ان کے ہاتھوں میں بڑے بڑے خنجر تھے جبکہ ان کے پیچھے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی خوفزدہ انداز میں اندر آئی تھی۔

" میں ملکہ چڑیل ہوں"۔ سب سے پہلے اندر داخل ہونے والی چڑیل نے چھن چھنگو کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرا دوست پنگو بندر ہے اور میں نے اپنے وعدے کے مطابق اس شابو دیو کو باندھ کر یہاں رکھا ہوا ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" ہاں، یہ واقعی شاندار صحت مند دیو ہے۔ ہمارا پورا قبیلہ کئی دنوں تک خوب دعوت اڑائے گا۔ ٹھیک ہے یہ ہے لڑکی ماہ لقا۔ تم اسے لے جاؤ"۔ ملکہ چڑیل نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ وہ بڑی اشتیاق بھری نظروں سے شابو دیو کو دیکھ رہی تھی۔

" لیکن اب اس کی ذمہ داری تمہاری ہوگی"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" ہاں، تم بے فکر رہو۔ یہ اب بچ کر نہ جا سکے"۔

ملکہ چڑیل نے کہا۔

" آؤ ماہ لقا میرے ساتھ ۔ میں تمہیں تمہاری ماں کے گھر پہنچا دوں"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو ماہ لقا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر چھن چھنگلو ماہ لقا کو ساتھ لے کر اس کھنڈر سے باہر آ گیا۔

" یہاں رکو میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ شابو دیو کیا کرتا ہے۔ ہو سکتا ہے مجھے اس کی مدد کرنا پڑے"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور ایک طرف اونچی چٹان کی اوٹ میں ہو کر وہ بیٹھ گئے ۔ سب کی نظریں اس کھنڈر پر جمی ہوئی تھیں۔ اچانک کھنڈر سے شابو دیو کے خوفناک قہقہے اور چڑیلوں کی چیختی ہوئی آوازیں سنائی دینے لگیں اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے چھن چھنگلو نے ملکہ چڑیل کو پریشانی کے عالم میں ہوا میں اڑ کر کھنڈر سے باہر آتے اور تیزی سے مغرب کی طرف جاتے دیکھا جبکہ باقی چار چڑیلیں اس کے ساتھ نہ تھیں۔ تھوڑی دیر بعد اس نے دیکھا کہ شابو دیو اطمینان سے چلتا ہوا کھنڈر سے باہر آ رہا تھا۔ چھن چھنگلو خوش ہو کر چٹان کی اوٹ سے نکلا اور شابو دیو کی طرف دوڑ پڑا۔

"شکر ہے تم بچ گئے ہو۔ مجھے بے حد فکر تھی"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ارے خواہ مخواہ فکر کر رہے تھے ۔ تمہارے جانے کے بعد ان چاروں چڑیلوں نے مجھ پر حملہ کر دیا۔ میں نے فوراً ہی ہاتھوں کی رسیاں کھولیں اور پھر میں نے ان کو ایسے تھپڑ مارے کہ وہ دور جا گریں۔ ملکہ چڑیل بھی خوفزدہ ہو کر ایک طرف ہو گئی۔ میں نے پیروں کی رسیاں کھولیں اور پھر ایک ایک کر کے میں نے ان چاروں چڑیلوں کی ہڈیاں توڑ ڈالیں جبکہ وہ ملکہ چڑیل خوفزدہ ہو کر بھاگ گئی"۔ شابو دیو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں، میں نے اسے اڑ کر واپس جاتے دیکھا تھا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"اب مجھے اجازت۔ میں چلا جاؤں"۔ شابو دیو نے کہا۔

"ہاں، تمہارا بے حد شکریہ"۔ چھن چھنگو نے کہا تو شابو دیو نے چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے وہ کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا پہاڑیوں کے پیچھے جا کر ان

کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"آؤ ماہ لقا۔ تم میرا ہاتھ پکڑ لو اور پھر آنکھیں بند کر لو"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو ماہ لقا نے آگے بڑھ کر چھن چھنگلو کا ہاتھ پکڑا اور آنکھیں بند کر لیں جبکہ پنگلو بندر نے اس کا دوسرا ہاتھ پکڑا اور آنکھیں بند کر لیں۔

"ہمیں ماہ لقا کی ماں کے گھر پہنچنا ہے"۔ چھن چھنگلو نے آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں کہا تو اس کے جسم کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ ماہ لقا اور پنگلو بندر سمیت ایک بستی کے سامنے موجود تھا۔

"آنکھیں کھول دو ماہ لقا"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"ارے یہ تو ہماری بستی ہے۔ آؤ"۔ ماہ لقا نے آنکھیں کھولتے ہی خوشی سے چیختے ہوئے کہا اور پھر انہیں ساتھ لے کر ایک کچے سے مکان پر پہنچ گئی تھوڑی دیر بعد ماں بیٹی آپس میں مل کر خوشی سے رو رہی تھیں۔ بوڑھی عورت نے چھن چھنگلو کا شکریہ ادا کیا۔

"آپ کو بادشاہ نے دولت دے دی ہے۔ آپ ساسان شہر میں مکان لے لیں اور کسی اچھے نوجوان کے ساتھ ماہ لقا کی شادی کر دیں"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو بوڑھی عورت نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب تم کیا کرو گے۔ کیا واپس شاہی محل جاؤ گے"۔ بوڑھی عورت نے کہا۔

"نہیں، میں نجومی کے پاس جاؤں گا تاکہ ان چڑیلوں کی ملکہ اور اس چڑیل لڑکے شکالا کا خاتمہ کر سکوں"۔ چھن چھنگلو نے جواب دیا اور پھر پنگلو بندر کو ساتھ لے کر ان کے مکان سے باہر آیا اور پھر اپنی مخصوص صلاحیتوں کی وجہ سے وہ پنگلو بندر سمیت نجومی کے سامنے پہنچ گیا۔ جب وہ بوڑھے نجومی سے ملا تو وہ بے حد خوش ہوا۔ اس کو اپنے حساب سے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ شابو دیو بچ کر چلا گیا ہے اور ماہ لقا بھی اپنی ماں کے پاس پہنچ گئی ہے۔

"شابو دیو نے ہمت کی ہے۔ واقعی وہ بے حد طاقتور اور ہوشیار دیو ہے لیکن یہ بتا دوں کہ ملکہ چڑیل اب شدید غصے میں ہے اور وہ سوچ رہی ہے کہ

اپنی اس شکست کا انتقام تم سے لے"۔ بوڑھے نجومی نے کہا۔

"میں بھی اسی لئے آیا ہوں تاکہ آپ سے معلوم کیا جا سکے کہ اس ملکہ چڑیل اور اس شکالا کا خاتمہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"مجھے حساب کرنا پڑے گا"۔ بوڑھے نجومی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سلیٹ اٹھائی اور اس پر حساب کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ حساب کرتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سلیٹ ایک طرف رکھ دی۔

"یہ تو تقریباً ناممکن کام ہے"۔ بوڑھے نجومی نے چھن چھنگو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا کام"۔ چھن چھنگو نے چونک کر پوچھا۔

"ملکہ چڑیل اور اس چڑیل لڑکے شکالا کو ہلاک کرنے کا کام"۔ بوڑھے نجومی نے کہا۔

"آپ بتائیں تو سہی۔ یہ دونوں ظالم ہیں اور ظالموں کے خلاف کام کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ بھی بے حد مدد کرتا ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" میرے حساب کے مطابق ملکہ چڑیل صرف اس صورت میں ہلاک ہو سکتی ہے کہ اگر اس پر بند کنوئیں کا پانی ڈال کر آگ لگائی جائے اور یہ بند کنواں ایک دور دراز ملک کانام کے ایک پہاڑی علاقے ماسوتا کے اندر کہیں چھپا ہوا ہے جس کا علم کسی کو نہیں البتہ اس کی چند نشانیاں ہیں اور وہ نشانیاں یہ ہیں کہ ماسوتا پہاڑیوں پر جب سورج عین دوپہر کے وقت چمکتا ہے تو ایک پہاڑی کا سایہ دوسری پہاڑی پر اس طرح پڑتا ہے کہ جس پہاڑی پر سایہ پڑتا ہے وہ پہاڑی سونے کی طرح چمکنے لگ جاتی ہے اور اس سونے کی طرح چمکتی ہوئی پہاڑی کے اندر کوئی ایسی غار ہے جس کا منہ اس طرح بند کیا گیا ہے کہ کسی کو نظر نہیں آتا۔ اسے تلاش کرنا پڑے گا۔ تلاش کرنے کے بعد اس غار کا دہانہ کھولا جائے تو غار کے اندر سو سو ٹانگوں والے بڑے بڑے کیڑے بھرے ہوئے ہیں جو اس قدر زہریلے ہیں کہ اگر کسی کو کاٹ لیں تو وہ فوراً ہلاک ہو جاتا ہے۔ ان کیڑوں کو باہر نکال دیا جائے اور پھر اس غار کے اندر جانا ہوگا۔ غار کسی

سرنگ کی طرح نیچے اترتی چلی جاتی ہے اور اس کا خاتمہ زمین کی تہہ میں بنی ہوئی ایک عمارت پر ہوگا۔ اس عمارت کے اندر چار کمرے ہیں اور ہر کمرے میں مختلف قسم کی بلائیں بند ہیں۔ آخری کمرے کے فرش کو توڑا جائے تو کنواں نمودار ہوگا۔ اس کنوئیں کا پانی بالکل اس طرح کا ہے جیسے مٹی کا تیل ہوتا ہے۔ اس پانی کی بوتل بھر لی جائے اور پھر اس پانی کو ملکہ چڑیل پر ڈال کر آگ لگائی جائے تو وہ جل کر راکھ ہو جائے گی ورنہ نہیں"۔ بوڑھے نجومی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یہ ایسا ناممکن کام بھی نہیں ہے جتنا آپ کہہ رہے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ سخت شرائط اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہم نے پوری کی ہوئی ہیں لیکن آپ نے یہ نہیں بتایا کہ اس چڑیل لڑکے شکالا کو کیسے ختم کیا جا سکتا ہے کیونکہ وہ بھی ظالم اور سفاک ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" اس کے لئے مجھے علیحدہ حساب کرنا ہوگا"۔ بوڑھے نجومی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سلیٹ

اٹھائی اور پہلے سے اس پر کیا گیا حساب مٹایا اور نئے سرے سے حساب کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے سلیٹ رکھ دی۔

" میرے حساب کے مطابق پہلے اس لڑکے کے خلاف کام کرنا ہوگا اور اس کے لئے تمہیں ایک سرخ رنگ کا تیر حاصل کرنا ہوگا۔ یہ تیر کلاسی نامی درخت کی شاخ سے بنایا جاتا ہے اور کلاسی نامی درخت دنیا کے سب سے خطرناک جنگل راہوش کے اندر موجود ہے لیکن اس درخت کی حفاظت بھی چڑیلیں کرتی ہیں کیونکہ سوائے ملکہ چڑیل کے باقی تمام چڑیلوں اور چڑیل مردوں اور لڑکوں کو اسی درخت کی شاخ سے بنے ہوئے تیر سے ہلاک کیا جا سکتا ہے اور پوری دنیا میں کلاسی کے صرف دو درخت ہیں۔ ایک راہوش جنگل میں ہے اور دوسرا کسی نامعلوم جزیرے میں ہے۔ اس تیر کو حاصل کرکے جب کمان میں لگا کر اس چڑیل لڑکے کے سینے میں اتارا جائے گا تو وہ ہلاک ہو جائے گا"۔ بوڑھے نجومی نے کہا۔

" اور کوئی ضروری بات"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" نہیں، جو کچھ میرے حساب میں آیا ہے وہ میں نے بتا دیا ہے"۔ بوڑھے نجومی نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اب ہمیں اجازت دیں اور ہمارے حق میں دعا کریں"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو بوڑھے نجومی نے اسے دعائیں دے کر رخصت کیا۔ چھن چھنگلو، پنگلو بندر کے ساتھ بوڑھے نجومی کے مکان سے باہر آ گیا۔

" اب کیا پہلے اس چڑیل لڑکے کے خلاف کام کرنا ہے"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" پہلے وہ تیر حاصل کر لیں۔ پھر ملکہ چڑیل والا پانی لے کر اکٹھے ہی دونوں کام کریں گے"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور پنگلو بندر نے اس کی بات کی تائید کر دی۔

" میں بندر بابا سے بات کر لوں۔ پھر چلیں گے"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کیا اور ان کو ساری بات بتا کر ان سے مشورہ طلب کیا۔

" چھن چھنگلو بیٹے، بوڑھے نجومی نے جو کچھ تمہیں بتایا ہے وہ درست ہے لیکن اس کام میں سب سے

زیادہ اپنی عقل استعمال کرنے کی ضرورت پڑے گی کیونکہ یہ جادو کا کھیل نہیں ہے کیونکہ چڑیلوں کے پاس علیحدہ پراسرار خاصیتیں ہوتی ہیں اور یہاں تمہاری صلاحیتیں بھی اس طرح کام نہیں کریں گی جس طرح جادوگروں کے خلاف کرتی ہیں۔ اس لئے تمہیں سوچ سمجھ کر ہر قدم اٹھانا ہوگا البتہ میں تمہاری یہ مدد کر سکتا ہوں کہ سنہری بونے کے ذریعے تمہیں ایک گڑیا بھجوا دیتا ہوں۔ تمہیں جب بھی کوئی الجھن ہو تم اس گڑیا سے پوچھ سکتے ہو۔ وہ تمہاری رہنمائی کرتی رہے گی باقی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں کامیاب کرے گا"۔ بندر بابا نے کہا اور پھر جب ان کی آواز آنی بند ہو گئی تو چھن چھنگلو نے آنکھیں کھول دیں۔

" چھن چھنگلو"۔ اسی لمحے انہیں اپنے عقب میں آواز سنائی دی تو چھن چھنگلو اور پنگلو بندر دونوں تیزی سے مڑے تو ان کے سامنے سنہری بونا کھڑا مسکرا رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی ایک چھوٹی سی گڑیا تھی۔

"یہ گڑیا میں تمہیں دینے آیا ہوں۔ جب بھی تمہیں اس سے کوئی بات پوچھنی ہو اس کا سر دبا دینا یہ فوراً جواب دے گی"۔ سنہرے بونے نے کہا اور گڑیا چھن چھنگلو کے ہاتھ میں دے کر وہ ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"یہ گڑیا کس نے بھیجی ہے"۔ پنگلو بندر نے حیران ہو کر کہا تو چھن چھنگلو نے اسے بندر بابا سے ہونے والی ساری بات چیت بتا دی۔

"پھر تو یہ واقعی کام کی چیز ہے"۔ پنگلو بندر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"سرخ گڑیا مجھے بتاؤ کہ راہوش جنگل میں کلاسی نامی درخت کے گرد موجود چڑیلوں کو کیسے وہاں سے ہٹا کر کوئی شاخ توڑی جا سکتی ہے"۔ چھن چھنگلو نے سرخ گڑیا کے سر پر انگوٹھا رکھ کر اسے دباتے ہوئے کہا۔

"چھن چھنگلو، اس درخت کی حفاظت آٹھ چڑیلیں کرتی ہیں جو باری باری دن رات پہرہ دیتی ہیں اس درخت کے گرد انہوں نے ایک حصار بنایا ہوا ہے۔ اس حصار میں ان کے علاوہ اور کوئی داخل نہیں ہو

سکتا اگر کوئی جانور، پرندہ یا انسان اس حصار میں داخل ہو جائے تو فوراً جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔ اس حصار کو ختم کئے بغیر تم اس درخت تک پہنچ ہی نہیں سکتے"۔ سرخ گڑیا نے جواب دیا۔

" اس حصار کو کیسے ختم کیا جا سکتا ہے"۔ چھن چھنگلو نے پوچھا۔

" اس حصار کو ختم کرنے کے لئے تمہیں ایک شیشی میں سیاہ بلی کے خون کے دس قطرے، کالے چیتے کے خون کے دس قطرے اور سفید ریچھ کے خون کے دس قطرے ڈالنے ہوں گے۔ اس کے بعد اس میں سنہری چشمے کا پانی بھر لینا اور شیشی کو خوب ہلا دینا۔ شیشی کے اندر ایسی چمک نظر آئے گی جیسے آسمانی بجلی کی چمک ہوتی ہے۔ اس شیشی میں موجود مواد کو جب تم اس حصار پر ڈالو گے تو حصار ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد ان آٹھ چڑیلوں کا خاتمہ کرنے کے لئے تمہیں ان آٹھوں چڑیلوں کے سر کے بالوں کو اکٹھا کر کے ایک گچھا بنا کر اسے آگ میں ڈالنا ہوگا۔ ان بالوں کے جلتے ہی یہ آٹھوں چڑیلیں ہلاک ہو

جائیں گی اور تم اطمینان سے درخت کی شاخ توڑ کر اس کا تیر بنا لینا"۔ سرخ گڑیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یہ سنہری چشمہ کہاں ہے"۔ چھن چھنگو نے پوچھا۔

" یہ چشمہ بھی راہوش جنگل میں ہی ہے اور سیاہ بلی، کالا چیتا اور سفید ریچھ بھی اسی جنگل میں ہیں"۔ سرخ گڑیا نے جواب دیا۔

" اور کچھ "۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" بس جو میں نے بتانا تھا بتا دیا ہے"۔ سرخ گڑیا نے کہا اور پھر اس کی آواز سنائی دینا بند ہو گئی تو چھن چھنگو نے گڑیا کو جیب میں ڈال لیا۔

" آؤ میرا ہاتھ پکڑ لو پنگلو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگلو بندر نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور آنکھیں بند کر لیں۔

" ہمیں راہوش جنگل کے آغاز میں پہنچا دو"۔ چھن چھنگو نے آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں کہا تو اس کے جسم کو جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک انتہائی گھنے جنگل کے سامنے خالی جگہ پر موجود ہیں"۔ پنگو بندر نے بھی آنکھیں کھول دی تھیں۔

" ارے چھن چھنگو۔ وہ شیشی کہاں سے آئے گی جس میں یہ سب کچھ ڈالنا ہے"۔ اچانک پنگو بندر نے کہا۔

" فکر مت کرو۔ وہ میں منگوا سکتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کیا۔

" کیا بات ہے چھن چھنگو بیٹے"۔ بندر بابا کی آواز سنائی دی۔

" بندر بابا، سرخ گڑیا نے حصار ختم کرنے کے لئے جو کچھ بتایا ہے اس کے لئے مجھے شیشی کی ضرورت پڑے گی۔ آپ سنہرے بونے کے ذریعے بھیج دیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" بھیج دیتا ہوں"۔ بندر بابا نے کہا اور چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں۔

"چھن چھنگو"۔ اسی لمحے اسے اپنے عقب سے سنہری بونے کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑے تو سامنے سنہری بونا ہاتھ میں ایک شیشی لئے کھڑا ہوا تھا۔

"شکریہ سنہری بونے"۔ چھن چھنگو نے اس کے ہاتھ سے شیشی لیتے ہوئے کہا اور سنہری بونا مسکراتا ہوا غائب ہو گیا۔

"اب پہلے تم جاؤ پنگو اور وہ جگہ تلاش کرو جہاں سیاہ بلیاں رہتی ہوں تاکہ ان میں سے کسی بلی کو پکڑا جا سکے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"جگہ کیا دیکھنی ہے۔ میں ایک سیاہ بلی پکڑ لاتا ہوں۔ بلی کو پکڑنا میرے لئے کوئی مشکل نہیں ہے"۔ پنگو بندر نے کہا تو چھن چھنگو نے اثبات میں سر ہلا دیا تو پنگو بندر دوڑتا ہوا جنگل میں غائب ہو گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اس کی واپس ہوئی وہ اپنے دونوں پیروں پر چلتا ہوا آ رہا تھا جبکہ اس کے دونوں ہاتھوں میں ایک سیاہ بلی پکڑی ہوئی تھی جو مسلسل تڑپ رہی تھی لیکن پنگو بندر نے اسے مضبوطی سے

پکڑا ہوا تھا۔ چھن چھنگلو نے خنجر نکالا اور بلی کی ایک ٹانگ پر اس نے خنجر سے ہلکا سا زخم لگایا تو اس زخم سے خون نکلنے لگ گیا۔ چھن چھنگلو نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور گن کر خون کے دس قطرے اس نے شیشی میں ڈالے اور پھر شیشی کو بند کر کے اس نے جیب میں ڈالا اور زمین سے مٹی اٹھا کر اس نے بلی کے زخم پر لگا دی اور اسے چھوڑ دیا تو بلی دوڑتی ہوئی واپس جنگل میں جا کر نظروں سے غائب ہو گئی۔

" میں سمجھا تھا کہ تم اس کا گلا کاٹ کر اس میں سے خون کے دس قطرے نکالو گے"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" ارے نہیں، بلی بہت معصوم اور پیارا سا جانور ہے اور پھر گردن کے خون کی شرط نہیں تھی۔ صرف خون کہا گیا تھا"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو پنگلو بندر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اب ہم نے کالے چیتے کا خون لینا ہے۔ اس کے لئے ہمیں خصوصی پھندہ بنانا پڑے گا"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" میں وہ مضبوط بیل لے آتا ہوں جس سے پھندہ بنایا جا سکتا ہے۔ میں نے جنگل میں وہ بیل دیکھی ہے"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" ہمیں وہ علاقہ بھی دیکھنا ہوگا جہاں کالے چیتوں کی آمدورفت ہو"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" چھن چھنگلو، اس علاقے میں ہم قطعی غیرمحفوظ ہو جائیں گے۔ ہم ایک چیتے کو پکڑنے کی کوششیں کریں گے تو وہاں بے شمار چیتے ہم پر حملہ آور ہو جائیں گے"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" اوہ ہاں، لیکن پھر کیسے کالے چیتے کو پکڑا جا سکتا ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" اس کا ایک اور طریقہ ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ کالا چیتا، سیاہ خرگوش کا گوشت بے حد پسند کرتا ہے اور وہ سیاہ خرگوش کی بو دور سے ہی سونگھ لیتا ہے لیکن سیاہ خرگوش چونکہ پہاڑ کے اندر تنگ سوراخ میں رہتا ہے۔ اس لئے کالا چیتا اسے پکڑ نہیں سکتا جبکہ میں اسے آسانی سے پکڑ لوں گا۔ پھر میں اس کالے خرگوش کو پھندے میں لگا کر یہاں رکھ دوں گا اور چیتا

اس کی بو سونگھ کر خود ہی یہاں آ جائے گا اور پھندے میں پھنس جائے گا"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

"لیکن اگر اس نے جنگل کے درمیان اس وقت اس خرگوش کی بو سونگھ لی جب تم اسے لے کر آ رہے ہوگے تو وہ تمہیں بھی ساتھ ہی چیرپھاڑ کر رکھ دے گا"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ کالے چیتے کن علاقوں میں رہتے ہیں۔ میں وہاں سے بچ کر یہاں آ جاؤں گا"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم پہلے مجھے وہ بیل لا دو تاکہ میں اس دوران پھندہ تیار کر لوں جب تک تم اس سیاہ خرگوش کو نہیں لے آتے"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو پنگلو بندر سر ہلاتا ہوا دوڑ کر جنگل میں غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس نے زرد رنگ کی بغیر پتوں کی بیل کا کافی بڑا گچھا پکڑا ہوا تھا یہ اس قدر مضبوط بیل تھی کہ اسے ہاتھی بھی زور لگا کر نہ توڑ سکتا تھا البتہ اسے مخصوص انداز میں صرف کاٹا جا سکتا تھا۔ چھن چھنگلو نے پنگلو بندر کو سیاہ خرگوش پکڑ کر

لانے کے لئے کہا اور خود اس نے خنجر کی مدد سے
مخصوص انداز میں بیل کو کاٹ کر پھندہ بنانا شروع کر
دیا۔ اس نے پھندے بنانے کا طریقہ ایک مشہور
استاد سے باقاعدہ سیکھا ہوا تھا۔ اس لئے اسے یقین تھا
کہ وہ ایسا پھندہ بنا لے گا کہ جسے کالا چیتا باوجود اپنی
بے پناہ طاقت کے کسی طرح بھی نہ توڑ سکے گا اور
پھر جب اس نے پھندہ تیار کر لیا تو پنگلو بندر بھی
واپس آ گیا۔ اس نے واقعی ایک سیاہ رنگ کے
چھوٹے سے خرگوش کو پکڑا ہوا تھا اور پھر چھن چھنگلو
نے اس خرگوش کو اس پھندے میں اس طرح باندھ
دیا کہ کالا چیتا جیسے ہی اسے پکڑنے کے لئے آئے وہ
لازماً پھندے میں پھنس جائے اور خود وہ دونوں
قریب ہی ایک اونچے درخت پر چڑھ کر بیٹھ گئے۔
کافی دیر بعد انہوں نے جنگل سے ایک سیاہ رنگ کے
خونخوار چیتے کو نکل کر اس طرف آتے دیکھا جہاں پر
وہ خرگوش موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد چیتا وہاں پہنچا
اور پھر اس نے جھپٹ کر خرگوش کو پنجہ مارنے کی
کوشش کی تو اس کا پنجہ پھندے میں پھنس گیا۔ اس

نے دوسرا پنجہ رکھ کر اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی تو عجیب کام ہوا کہ چیتے کا دوسرا پنجہ بھی پھندے میں پھنس گیا البتہ اس خرگوش کی ٹانگ پھندے سے آزاد ہو گئی اور وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا جنگل میں جا کر غائب ہو گیا جبکہ چیتا پھندے سے نکلنے کے لئے پورا زور لگا رہا تھا اور ساتھ ساتھ غرا بھی رہا تھا لیکن پھندہ اس قدر مضبوط تھا کہ وہ کسی صورت بھی اس سے رہائی نہ پا رہا تھا۔ چھن چھنگلو تیزی سے درخت سے نیچے اترا جبکہ پنگلو بندر چھلانگ لگا کر نیچے آ گیا تھا۔ چیتا انہیں دیکھ کر غرانے لگا لیکن چھن چھنگلو نے خنجر نکال کر پوری قوت سے پھندے میں پھنسے ہوئے چیتے کی گردن میں مارا اور جب اس نے خنجر نکالا تو ساتھ ہی چیتے کی گردن سے خون فوارے کی طرح نکلنے لگا۔ چھن چھنگلو نے جیب سے شیشی نکالی جس میں سیاہ بلی کا خون موجود تھا۔ اس نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور دس قطرے اس نے سیاہ چیتے کے خون کے شیشی میں ڈال لئے اور پھر شیشی بند کر کے اس نے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

سیاہ چیتا مسلسل تڑپ رہا تھا لیکن جلد ہی خون زیادہ نکل جانے کی وجہ سے اس کی غراہٹ اور حرکات سست پڑ گئیں اور تھوڑی دیر بعد وہ ہلاک ہو گیا۔

" اب سفید ریچھ کا خون اس شیشی میں ڈالنا ہے"۔ چھن چھنگلو نے پنگلو بندر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اس کے لئے ہمیں ریچھوں کے علاقے میں جانا ہوگا۔ سفید ریچھ بہت کم ملتے ہیں۔ اسے تلاش کرنا پڑے گا"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" اس کے لئے میرے ذہن میں ایک ترکیب آ رہی ہے۔ ریچھ شہد بڑے شوق سے کھاتے ہیں اور اگر شہد کو گرم کیا جائے تو اس میں سے جو دھواں نکلتا ہے اس کی بو دور تک پھیل جاتی ہے اور یقیناً اس بو کو سونگھ کر کوئی نہ کوئی ریچھ یہ شہد کھانے یہاں آ جائے گا"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ وہ سفید ریچھ ہو۔ کالا ریچھ بھی تو آ سکتا ہے"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" ہاں، تمہاری بات درست ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ہم سفید ریچھ کو بلانے میں کامیاب ہو جائیں

گے۔ اگر ہم اس شہد کے اندر امبر گھاس کے چند پتے ڈال دیں کیونکہ امبر گھاس کی خوشبو سفید ریچھ کو بے حد پسند ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" لیکن اس کے لئے ہمیں دوسرا پھندہ بنانا پڑے گا"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" وہ بن جائے گا۔ تم جا کر بیل لے آؤ اور ساتھ ہی شہد کا بڑا سا چھتہ بھی لے آنا"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگلو بندر دوڑتا ہوا جنگل کی طرف چل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس نے بیل کا ایک بڑا سا گچھا اٹھا رکھا تھا۔ اس نے گچھا چھن چھنگو کے سامنے ڈال دیا۔

" یہ بیل لو اور پھندہ تیار کرو۔ میں جا کر شہد کا چھتہ لے آتا ہوں"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" شہد کے ساتھ ساتھ امبر گھاس کے بہت سے پتے بھی توڑ لانا"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگلو بندر نے سر ہلایا اور جنگل میں دوڑ گیا۔ چھن چھنگو نے ایک طرف بیٹھ کر دوبارہ پھندہ بنانا شروع کر دیا۔ پھر اس نے پھندہ پہلے والے پھندے سے کافی دور ایک

جھاڑی میں رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد پنگلو بندر شہد کا بڑا سا چھتہ اٹھائے واپس آ گیا۔ اس نے چھتے پر امبر گھاس کے پتے بھی ڈالے ہوئے تھے۔

" اب سوکھی جھاڑیاں اکٹھی کرو یہاں"۔ چھن چھنکلو نے کہا تو پنگلو بندر نے دوڑ دوڑ کر خشک جھاڑیاں اکٹھی کرنا شروع کر دیں۔ چھن چھنکلو نے جیبوں سے چقماق پتھر نکالے۔ وہ اب انہیں اپنے ساتھ رکھنے لگ گیا تھا کیونکہ کسی بھی وقت ان کی ضرورت پڑ سکتی تھی۔ پھر اس نے چقماق پتھروں کو رگڑ کر ان سے نکلنے والی چنگاریوں کی مدد سے خشک جھاڑیوں کو آگ لگائی۔ اس کے بعد اس نے شہد کے چھتے کو نچوڑ کر کافی سارا شہد آگ پر ڈالا اور ساتھ ہی امبر گھاس کے پتے بھی آگ میں ڈال دیئے اور باقی چھتہ ایک طرف موجود پھندے میں اس طرح رکھ دیا کہ سفید ریچھ جب شہد نکالنے کے لئے اس پھندے میں داخل ہو تو پھنس جائے اور پھر خود وہ پنگلو بندر کے ساتھ قریب موجود ایک اونچے درخت پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ آگ سے نکلنے والا دھوئیں کی خوشبو ہر طرف پھیل گئ

تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ بے اختیار خوشی سے اچھل پڑے کیونکہ انہوں نے جنگل سے ایک سفید ریچھ کو نکل کر تیزی سے شہد کے چھتے کی طرف آتے دیکھ لیا تھا۔ امبر گھاس کے پتوں اور شہد کی خوشبو اسے کھینچ لائی تھی۔ تھوڑی دیر بعد سفید ریچھ اس پھندے کے پاس پہنچا اور پھر اس نے جیسے ہی چھتے کو کھانے کے لئے اپنا منہ نیچے کیا۔ اس کی گردن پھندے میں پھنس گئی۔ اس نے اسے توڑنے اور اپنی گردن چھڑانے کی بے حد کوششیں کیں لیکن وہ چھڑا نہ سکا۔ چھن چھنگو بجلی کی سی تیزی سے درخت سے نیچے اترا اور اس نے خنجر نکال کر اس سفید ریچھ کے پہلو میں پوری قوت سے اتار دیا اور پھر شیشی جیب سے نکال کر اس نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خنجر کھینچا تو خنجر کھا کر نیچے گرنے والے سفید ریچھ کے جسم سے خون کا فوارہ سا نکلا اور چھن چھنگو نے خون کے دس قطرے شیشی میں ڈالے اور پھر شیشی کا ڈھکن بند کر دیا۔ ریچھ کافی دیر تک تڑپتا رہا پھر زیادہ خون نکل جانے کی وجہ سے وہ

ہلاک ہو گیا۔ چھن چھنگلو نے خنجر ایک جھاڑی سے صاف کیا اور پھر اسے جیب میں ڈال لیا۔

" اب میرا ہاتھ پکڑ لو پنگلو اور آنکھیں بند کر لو"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" کیا اب ہم اس سنہری چشمے کے قریب جائیں گے"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" ہاں"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں اور دل ہی دل میں کہا کہ انہیں سنہری چشمے کے قریب پہنچا دیا جائے ۔ اس کے جسم کو جھٹکا سا لگا اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ گھنے جنگل میں بہنے والے ایک چشمے کے قریب موجود تھے ۔ چشمے کا پانی واقعی سنہری رنگ کا تھا۔ چھن چھنگلو نے جلدی سے جیب سے شیشی نکالی۔ اس کا ڈھکن کھولا اور اس میں سنہری چشمے کا پانی بھر کر اس نے ڈھکن بند کیا اور پھر تیزی سے شیشی کو ہلانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد شیشی کے اندر ایسی چمک نظر آنے لگی جیسے آسمانی بجلی چمکتی ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نے شیشی جیب میں

ڈال لی۔

" میرا ہاتھ پکڑو پنگلو۔ اب ہم نے اس کلاسی درخت کے پاس پہنچنا ہے اور ان آٹھ چڑیلوں کو ہلاک کرنا ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" لیکن ان کے بال کیسے حاصل کئے جائیں گے"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" یہ کام تم نے کرنا ہے۔ جب وہ سوئی ہوئی ہوں تو ان کے بال اکھاڑ کر جنگل میں غائب ہو جانا۔ جب آٹھوں چڑیلوں کے بال ہاتھ آ جائیں گے تب وہ ہلاک ہوں گی"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" لیکن وہ حصار۔ اس کا کیا ہوگا"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" تم یہ شیشی لے جانا اور اس کے اندر مواد کو حصار پر ڈال دینا"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" حصار کی کیا نشانی ہوگی"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" اوہ، یہ بات تو واقعی میرے ذہن میں بھی نہیں آئی تھی۔ ٹھہرو اس سرخ گڑیا سے پوچھ لیتے ہیں"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

جیب سے سرخ گڑیا نکالی اور اس کے سر پر انگوٹھا رکھ کر دبایا اور اس سے سوال کر دیا۔

" چھن چھنگلو، حصار کی نشانی یہ ہے کہ اس حصار کی زد میں آنے والی جھاڑیاں خشک ہوں گی جبکہ حصار کے باہر کی جھاڑیاں سرسبز ہوں گی"۔ سرخ گڑیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ ٹھیک ہے۔ اب میں حصار کو تلاش کر لوں گا"۔ پنگلو بندر نے کہا تو چھن چھنگلو نے گڑیا کو جیب میں ڈالا اور پھر پنگلو بندر کا خود ہی ہاتھ پکڑ لیا تو پنگلو بندر نے آنکھیں بند کر لیں۔

" ہمیں کلاسی درخت کے قریب پہنچنا ہے"۔ چھن چھنگلو نے آنکھیں بند کرکے دل ہی دل میں کہا تو اس کے جسم کو جھٹکا سا لگا اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ جنگل میں موجود تھے اور وہاں ایک عجیب و غریب درخت کے گرد باقاعدہ جھاڑیاں موجود تھیں۔ یہ سب جھاڑیاں خشک تھیں اور یہ باقاعدہ ایک گولائی میں نظر آ رہی تھیں۔

" وہ دیکھو۔ وہ حصار"۔ چھن چھنگلو نے اشارہ

کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں، میں نے دیکھ لیا ہے لیکن اب تم جاؤ۔ چڑیلوں نے تمہیں دیکھ لیا تو وہ ہوشیار ہو جائیں گی۔ میں بال لے کر خود ہی جنگل سے باہر آ جاؤں گا"۔ پنگلو بندر نے کہا اور چھن چھنگلو نے اسے وہ شیشی دے دی اور خود اس نے آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں کہا کہ اسے جنگل سے باہر پہنچا دیا جائے۔ اس کے جسم کو جھٹکا سا لگا تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ جنگل سے باہر اس جگہ موجود ہے جہاں سفید ریچھ اور کالے چیتے کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ چھن چھنگلو ایک درخت پر چڑھ کر بیٹھ گیا اور پھر رات اسے وہیں درخت پر ہی گزارنا پڑی۔ وہاں ایک چشمہ بھی تھا۔ اس نے درخت سے پھل توڑ کر کھائے اور چشمے سے پانی پی لیا۔ اسی طرح رات اس نے اطمینان سے گزاری اور دوسرا روز بھی گزر گیا لیکن پنگلو بندر واپس نہیں آیا۔ پھر شام ہونے والی تھی کہ اس نے پنگلو بندر کو جنگل سے نکل کر آتے دیکھا تو وہ درخت سے نیچے اتر آیا۔ پنگلو بندر اس

کے قریب آگیا۔ اس کے ہاتھ میں بالوں کا ایک گچھا موجود تھا۔

" بڑا وقت لگا دیا تم نے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" جب وہ چڑیلیں سوتی تھیں تو میں ان کے بال اکھاڑ لیتا تھا۔ اس لئے انتظار کرنا پڑا"۔ پنگلو بندر نے کہا تو چھن چھنگلو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر بالوں کا گچھا لے کر اس نے انہیں آپس میں ملا کر رسی کی شکل میں بنایا اور پھر چقماق پتھر جیب سے نکالے اور بالوں کی رسی کو ایک خشک جھاڑی پر رکھ کر چقماق پتھروں کی مدد سے اس جھاڑی کو آگ لگا دی اور وہ بال بھی جھاڑی کے ساتھ ہی جل کر راکھ ہو گئے۔

" آؤ اب چلیں۔ میرا ہاتھ پکڑ لو"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو پنگلو بندر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر لیں تو چھن چھنگلو نے بھی آنکھیں بند کر لیں۔

" ہمیں کلاسی درخت کے قریب پہنچا دو"۔ چھن چھنگلو نے دل ہی دل میں کہا تو اس کے جسم کو جھٹکا سا لگا اور اس نے آنکھیں کھول دیں تو اس نے دیکھا

کہ وہ اس درخت کے قریب موجود تھا جس کے گرد خشک جھاڑیاں موجود تھیں۔ چونکہ پنگلو بندر نے ششی کا مواد ڈال کر حصار ختم کر دیا تھا اس لئے وہ بڑے اطمینان سے جھاڑیوں کے قریب پہنچ گئے ۔ وہاں واقعی آٹھ لاشیں جلی ہوئی پڑی تھیں۔ چھن چھنگلو نے خنجر نکالا اور درخت پر چڑھ کر اس نے اس کی ایک شاخ توڑی اور پھر خنجر کی مدد سے اس نے اسے تیر کے طور پر تیار کرکے جیب میں ڈال لیا۔

" اب اس ملکہ چڑیل کے خاتمے پر کام شروع کریں"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور پنگلو بندر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" میرا ہاتھ پکڑو۔ اب ہمیں پہلے ملک کانام کے پہاڑی علاقے ماسوتا پہنچنا ہوگا"۔ چھن چھنگلو نے کہا تو پنگلو بندر نے آگے بڑھ کر چھن چھنگلو کا ہاتھ پکڑ لیا اور آنکھیں بند کر لیں۔ چھن چھنگلو نے بھی آنکھیں بند کیں اور دل ہی دل میں کہا کہ انہیں ملک کانام کے پہاڑی علاقے ماسوتا پہنچا دیا جائے تو اس کے جسم کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک وسیع اور بلند پہاڑی سلسلے میں موجود ہیں جو مکمل طور پر خشک اور ویران علاقہ تھا۔ وہاں دور دور تک کوئی درخت یا جھاڑی نظر نہ آ رہی تھی اور نہ ہی کوئی جانور یا کوئی انسان نظر آ رہا تھا پنگلو بندر نے بھی آنکھیں کھول دی تھیں۔

" یہ تو انتہائی ہیبت ناک علاقہ ہے"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" لیکن ابھی دوپہر ہونے میں کافی وقت ہے۔ اس لئے پہلے بوتل کا بندوبست کر لیا جائے جس میں پانی بھرنا ہے پھر آگے کارروائی کی جائے گی"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" ہاں، تم یہ کام کرو۔ میں ادھر ادھر گھوم کر ابھی آتا ہوں"۔ پنگلو بندر نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا جبکہ چھن چھنگلو نے آنکھیں بند کیں اور بندر بابا کو یاد کیا۔

" کیا بات ہے چھن چھنگلو بیٹے"۔ بندر بابا کی آواز سنائی دی۔

" بندر بابا، ہم نے چڑیل لڑکے شکالا کو ہلاک کرنے کے لئے سرخ تیر حاصل کر لیا ہے۔ اب میں اس ملکہ چڑیل کو ہلاک کرنے کے لئے کانام ملک کے علاقے ماسوتا پہاڑی سلسلے میں پہنچ گیا ہوں۔ میں نے ایک بند کنوئیں کا پانی بوتل میں لے جانا ہے اور میرے پاس بوتل نہیں ہے۔ آپ سنہری بونے کے ذریعے مجھے ایسی بوتل بھیج دیں جو میری جیب میں آ سکے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" اچھا، میں بھیج دیتا ہوں لیکن پوری طرح ہوشیار رہنا۔ یہ کام بے حد کٹھن ہے اور تمہاری معمولی سی بے احتیاطی تمہیں ہلاک کر سکتی ہے۔ ہر جگہ اور ہر قدم پر عقل استعمال کرنی ہے۔ ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل ضرور ہوتا ہے اور یہ حل اس وقت سمجھ میں آتا ہے جب انسان ٹھنڈے دل سے اور اطمینان سے اس پر غور کرے"۔ بندر بابا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میں خیال رکھوں گا۔ آپ بھی میرے حق میں دعا کرتے رہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" اللہ تعالیٰ تمہیں کامیاب کرے گا"۔ بندر بابا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی ان کی آواز آنا بند ہو گئی تو چھن چھنگلو نے آنکھیں کھول دیں۔

" چھن چھنگلو"۔ اسی لمحے اسے اپنے عقب میں سنہری بونے کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑا۔ سامنے ایک چٹان پر سنہری بونا کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک درمیانہ سائز کی شیشی پکڑی ہوئی تھی۔ اس نے شیشی چھن چھنگلو کو دے دی۔

" تم شدید خطرے میں کود رہے ہو چھن چھنگلو۔ میں تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں"۔ سنہری بونے نے کہا۔

" اوہ، تمہارا بے حد شکریہ سنہری بونے"۔ چھن چھنگلو نے بوتل اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

" وہ غار جس کا دہانہ بند ہے۔ تم اسے کسی صورت بھی تلاش نہیں کر سکتے کیونکہ اسے اس انداز میں بند کیا گیا ہے کہ کسی صورت معلوم ہی نہیں ہو سکتا لیکن میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ جہاں سونے کی طرح چمکتی ہوئی پہاڑی ہے وہاں اس جگہ سے سیاہ رنگ کا ایک

چکر سا نظر آئے گا بالکل ہلکا سا اور جس جگہ یہ چکر نظر آئے وہی اس غار کا دہانہ ہے"۔ سنہری بونے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ چٹان کی پچھلی طرف اتر کر چھن چھنگلو کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ چھن چھنگلو ایک چٹان پر بیٹھا تھا۔ اسی لمحے پنگلو بندر دوڑتا ہوا واپس آیا تو چھن چھنگلو اس کے ہاتھ میں ایک جھاڑی دیکھ کر چونک پڑا۔

"یہ کیا لائے ہو اور کہاں سے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"چھن چھنگلو، میں یہاں گھومتا پھر رہا تھا کہ ایک کھائی میں مجھے یہ جھاڑی نظر آ گئی۔ مجھے دراصل ان سو سو ٹانگوں والے کیڑوں کے بارے میں تشویش ہے اور یہ جھاڑی دیکھتے ہی میں بے حد خوش ہوا کیونکہ اس جھاڑی کے پتوں میں ایسی تاثیر ہے کہ جو اس کے پتے کھا لے اس پر ایک روز تک کسی قسم کا بھی زہر اثر نہیں کرتا۔ اس طرح ہم ان زہریلے کیڑوں سے بچ جائیں گے"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ ایسا ہی ہے"۔ چھن چھنگلو

نے کہا۔

" ہاں، مجھے مکمل یقین ہے"۔ پنگلو بندر نے جواب دیا تو چھن چھنگلو نے اس جھاڑی کے پتے توڑ کر منہ میں ڈالے اور انہیں چبانا شروع کر دیا۔ پنگلو بندر نے بھی پتے توڑے اور منہ میں ڈال لئے ۔

" بس کافی ہے۔ اب زہر کا اثر ہم پر نہیں ہوگا"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" لیکن اس غار کے اندر بے شمار کیڑے ہوں گے۔ وہ ہمارے جسموں سے چمٹ جائیں گے۔ ان سے کیسے چھٹکارا حاصل کریں گے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" ارے یہ کام بھی ہو سکتا ہے۔ اس جھاڑی کی جڑیں جلائی جائیں تو اس سے ایسا دھواں پیدا ہوتا ہے کہ اس سے کچھ دیر کے لئے جانور، درندے، کیڑے اور انسان سب بے ہوش ہو جاتے ہیں"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" پھر تو ہم بھی بے ہوش ہو جائیں گے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" ہم سانس روک سکتے ہیں۔ اس دھوئیں کا اثر تھوڑی دیر تک رہتا ہے"۔ پنگلو بندر نے کہا تو چھن چھنگلو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ یکلخت یہ دیکھ کر اچھل پڑے کہ اچانک ایک پہاڑی سونے کی طرح چمکنے لگ گئی۔ وہ پہاڑی ان سے کچھ فاصلے پر تھی۔ چھن چھنگلو دوڑتا ہوا آگے بڑھا تاکہ اس گول سیاہ چکر کو دیکھ سکے اور پھر چند لمحوں بعد وہ اسے نظر آگیا تو اس نے نظروں ہی نظروں میں اس جگہ کو مزید اچھی طرح دیکھ لیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد سایہ جس کی وجہ سے پہاڑی سونے کی طرح چمکنے لگ گئی تھی۔ دوسری طرف ہو گیا کیونکہ سورج آگے بڑھ گیا اور اس کے ساتھ ہی یہ پہاڑی دوبارہ عام سی پہاڑی بن گئی تھی۔

" آؤ، میں نے اس غار کو دیکھ لیا ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور آگے بڑھ کر اس جگہ پہنچ گیا جہاں اس نے گول چکر دیکھا تھا۔ وہ ایک کافی بڑا پتھر تھا اور عام طور پر اسے دیکھ کر کوئی یہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ یہ کسی غار کا دہانہ بھی ہو سکتا ہے اور پھر چھن

چھنگو نے ایک بڑا پتھر اٹھا کر اس پتھر پر زور زور سے مارنا شروع کر دیا۔

" چھن چھنگو، یہ پتھر ٹوٹتے ہی وہ زہریلے کیڑے باہر آ جائیں گے"۔ پنگو بندر نے کہا تو چھن چھنگو نے ہاتھ روک لئے ۔

" اوہ، پھر ایسا کرتے ہیں کہ اس جھاڑی کی جڑ کو آگ لگا دیتے ہیں۔ اب پتھر ٹوٹنے ہی والا ہے جیسے ہی پتھر ٹوٹے گا ہم اس جھاڑی کی سلگتی ہوئی جڑ کو اندر پھینک دیں گے۔ اس طرح وہ کیڑے بھی بے ہوش ہو جائیں گے اور ہم بھی چونکہ باہر کھلی جگہ پر ہوں گے اس لئے ہم پر بھی اس کا اثر نہیں ہوگا"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگو بندر نے اس کی بات کی تائید کر دی۔ چھن چھنگو نے پتھر ایک طرف رکھا۔ جیب سے چقماق پتھر نکالے اور جھاڑی کی جڑ نکال کر ایک پتھر پر رکھ دی۔ پھر اس نے چقماق پتھروں کو رگڑ کر اس سے چنگاریاں پیدا کیں اور تھوڑی سی کوشش کے بعد جڑ سلگنے لگ گئی اور اس میں سے سرخ رنگ کا دھواں نکلنے لگا تو چھن چھنگو نے چقماق پتھر جیب

میں ڈالے اور پتھر اٹھا کر کھڑا ہو گیا۔
"یہ جڑ تم اٹھا لو"۔ چھن چھنگلو نے پنگلو بندر سے کہا تو پنگلو بندر نے آگے بڑھ کر جڑ اٹھا لی۔ چھن چھنگلو نے غار کے دہانے پر موجود پتھر پر ہاتھ میں اٹھائے ہوئے پتھر سے ضربیں لگانا شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد ایک کڑاکا سا ہوا اور پتھر ٹوٹ گیا۔ اب وہاں ایک کافی بڑا سوراخ ہو گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی سائیں سائیں کی آوازوں کے ساتھ ہی بے شمار کریہہ شکلوں والے کیڑے اڑ اڑ کر باہر آنے لگے اور ان میں سے چند کیڑوں نے باہر نکلتے ہی چھن چھنگلو اور پنگلو بندر کو کاٹ لیا لیکن چھن چھنگلو اور پنگلو بندر نے چونکہ مخصوص جھاڑی کے پتے کھائے ہوئے تھے اس لئے ان پر زہر کا کوئی اثر نہ ہوا۔ چھن چھنگلو نے ہاتھ میں پکڑا ہوا پتھر نیچے پھینکا اور پنگلو بندر کے ہاتھ سے سلگتی ہوئی جڑ لے کر اس نے سوراخ کے اندر پھینک دی اور خود وہ پیچھے ہٹ گیا۔ پنگلو بندر بھی پیچھے ہٹ گیا۔ سوراخ میں سے کیڑے نکل کر ادھر ادھر اڑ رہے تھے لیکن پھر ان کے نکلنے

کی تعداد کم ہوتے ہوئے آہستہ آہستہ ختم ہو گئی۔

"میرے خیال میں یہ بے ہوش ہو چکے ہیں۔ آؤ"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر وہ اس سوراخ میں اتر کر اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے پنگلو بندر تھا۔ وہاں ہر طرف وہی کریہہ شکل کے کیڑے بے ہوش پڑے ہوئے تھے ۔ چھن چھنگلو اور پنگلو بندر ان کے اوپر چل کر آگے بڑھتے چلے گئے ۔ غار کے آخر میں سرنگ کا راستہ تھا جو نیچے جا رہا تھا۔

کیڑے وہاں تک ہی تھے ۔ چھن چھنگلو اس سوراخ میں داخل ہوا۔ اس کے پیچھے پنگلو بندر تھا اور پھر وہ دوڑتے ہوئے اس سرنگ میں آگے بڑھتے چلے گئے ۔ سرنگ ڈھلوان کی طرف جا رہی تھی اس لئے ان کی رفتار خودبخود تیز ہو گئی تھی۔ سرنگ کی چھت سے روشنی اس طرح اندر آ رہی تھی جیسے وہاں باقاعدہ سوراخ ہوں حالانکہ وہاں کوئی سوراخ نظر نہ آ رہا تھا۔

" رک جاؤ"۔ اچانک ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی چھن چھنگلو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے قدم زمین میں گڑ گئے ہوں اور وہ

وہیں رک گیا تھا۔ پنگلو بندر کا بھی یہی حشر ہوا تھا۔ اب وہ دونوں سرنگ میں بے حس و حرکت کھڑے تھے ۔ اسی لمحے چھت سے چٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک بڑی سی کالے رنگ کی مکڑی فرش پر بیٹھی نظر آنے لگی۔ مکڑی کی چھوٹی چھوٹی سرخ آنکھیں ان دونوں پر جمی ہوئی تھیں۔

" کون ہو تم اور کس لئے اس سرنگ میں آئے ہو"۔ مکڑی کے منہ سے انسانی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی چھن چھنگو کو محسوس ہوا کہ وہ بول سکتا ہے۔

" تم کون ہو اور کیوں تم نے ہمیں روکا ہے"۔ چھن چھنگو نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

" میں اس سرنگ کی محافظ ہوں۔ میرا نام ساکاری ہے اور میں چاہوں تو ایک لمحے میں تم دونوں کو جلا کر بھسم کر دوں لیکن مجھے تم سے سوگامی کی بو آ رہی ہے۔ کیا تمہارے پاس سوگامی ہے"۔ اس مکڑی نے کہا۔

" سوگامی کیا ہوتی ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" ایک جھاڑی ہے جس کے پتے اگر میں کھا لوں تو میں اور زیادہ طاقتور ہو سکتی ہوں"۔ اس مکڑی نے کہا۔

" یہ پتے ہمارے پاس نہیں ہیں بلکہ ہم نے کھا لئے ہیں۔ ہمارے پیٹ میں ہیں"۔ چھن چھنگلو نے جواب دیا۔

" اگر تم وعدہ کرو کہ تم واپس جا کر سوگامی کے پتے مجھے لا دو گے تو میں تمہیں واپس جانے کی اجازت دے سکتی ہوں ورنہ میں پھونک ماروں گی اور تم دونوں جل کر بھسم ہو جاؤ گے"۔ اس مکڑی نے کہا۔

" پہلے تم بتاؤ کہ سوگامی کے پتے کھا کر تم کس طرح طاقتور ہو سکتی ہو۔ میری سمجھ میں تو تمہاری بات نہیں آئی"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" میرا مطلب جسمانی طاقت سے نہیں تھا۔ میری زندگی طاقتور ہو سکتی ہے اور کوئی مجھے ہلاک نہیں کر سکے گا"۔ مکڑی نے جواب دیا۔

"کیا اب تم آسانی سے ہلاک ہو سکتی ہو"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"نہیں۔ اب بھی مجھے آسانی سے نہیں مارا جا سکتا کیونکہ مجھے کالے چشمے کا پانی پلایا گیا ہے۔ جب تک سفید چشمے کا پانی مجھ پر نہ ڈالا جائے گا میں ہلاک نہیں ہو سکتی اور سوگامی کے پتے کھانے کے بعد تو سفید چشمے کا پانی بھی مجھ پر اثر نہیں کرے گا"۔ مکڑی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے سوچنے دو۔ ہو سکتا ہے کہ میں یہاں کھڑے کھڑے سوگامی کے پتے منگوا لوں"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ پھر ضرور سوچو"۔ مکڑی نے خوش ہو کر کہا اور چھن چھنگلو نے آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کیا۔

"کیا بات ہے چھن چھنگلو بیٹے"۔ بندر بابا کی آواز سنائی دی اور جواب میں دل ہی دل میں چھن چھنگلو نے مکڑی سے ہونے والی تمام بات چیت بتا دی۔

"اوہ، تم نے اچھا کیا کہ مجھ سے بات کر لی۔

انسانی تھوک بھی سفید ہوتا ہے۔ تم اس پر تھوک ڈال دو تو یہ مکڑی ہلاک ہو جائے گی"۔ بندر بابا نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میرا بھی یہی خیال تھا لیکن میں تسلی کرنا چاہتا تھا"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں۔

" تم نے سوچ لیا۔ منگواؤ اب سوگامی کے پتے"۔ مکڑی نے کہا تو چھن چھنگو نے یکلخت اس پر تھوک دیا۔ دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور پھر ایک آواز سنائی دی۔

" میرا نام ساگاری مکڑی تھا۔ میں سرنگ کی محافظ تھی مگر مجھ پر سفید چشمے کا پانی ڈال کر مجھے ہلاک کر دیا گیا"۔ ایک روتی ہوئی سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی اور چھن چھنگو اور پنگلو بندر دونوں حرکت میں آ گئے۔

" یہ کیسے ہوا چھن چھنگو۔ یہ تو تمہاری تھوک سے ہی ہلاک ہو گئی"۔ پنگلو بندر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو چھن چھنگو نے اسے بندر بابا سے ہونے والی

بات چیت سے آگاہ کر دیا۔

" چلو یہ تو اچھا ہو گیا۔ لیکن اس کا مطلب ہے کہ آگے اور بلائیں بھی ہوں گی"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ آؤ"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔ کافی آگے جا کر سرنگ نے موڑ کاٹا لیکن جیسے ہی وہ دونوں موڑ مڑے اچانک ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ سرنگ ایک چٹان سے بند کر دی گئی تھی۔ چٹان کے نچلے حصے میں سوراخ تھا جس میں سے ایک کالے رنگ کے کتے کا سر باہر کو نکلا ہوا تھا۔ جس کے لمبے لمبے کان تھے ۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ دیوار کی دوسری طرف بیٹھا ہوا ہو اور اس نے اپنا سر اس سوراخ سے ادھر نکالا ہوا ہو۔

" آؤ آؤ۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا"۔ اس کتے کے منہ سے انسانی آواز نکلی۔

" تم کون ہو"۔ چھن چھنگلو نے رکتے ہوئے کہا۔

" میرا نام بامی ہے اور میں اس دیوار کا محافظ ہوں۔ اگر میں چاہوں تو دیوار ہٹ سکتی ہے ورنہ نہیں اور یہ بھی سن لو کہ تم چاہے پوری زندگی

کوشش کرتے رہو تو دیوار نہیں ہٹ سکے گی البتہ اگر تم میری ایک شرط پوری کر دو تو میں یہ دیوار ہٹا دوں گا"۔ بامی کتے نے کہا۔

"کونسی شرط"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"اپنے اس ساتھی بندر کو میرے حوالے کر دو۔ میں اس کو چیر پھاڑ کر کھا جاؤں گا۔ پھر میں دیوار ہٹا دوں گا"۔ بامی کتے نے کہا۔

"لیکن مجھے کیسے یقین آئے گا کہ تم واقعی دیوار ہٹا سکتے ہو"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"تم اس بندر کو میرے حوالے کر دو۔ پھر دیکھو دیوار کس طرح ہٹتی ہے"۔ بامی کتے نے کہا۔

"ایک شرط پر حوالے کر سکتا ہوں کہ تم پہلے مجھے دیوار ہٹا کر دکھاؤ"۔ چھن چھنگو نے کہا تو کتا سوراخ سے نکل کر سرنگ میں آ گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور اس نے دیوار کی طرف منہ کر کے عجیب سی زبان میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ دوسرے لمحے سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار یکلخت غائب ہو گئی لیکن اس سے پہلے کہ بامی کتا مڑتا، چھن چھنگو نے خنجر نکالا اور

مڑتے ہوئے بامی کتے پر وار کر دیا لیکن کتا اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا البتہ چھن چھنگو کا خنجر اس کے جسم میں لگنے کی بجائے اس کے کان پر پڑا اور دوسرے لمحے کان کٹ کر نیچے جا گرا اور اس کے ساتھ ہی بامی کتے نے عجیب سی آواز نکالی اور دوسرے لمحے وہ دھواں بن کر غائب ہو گیا۔

" یہ کیا ہوا"۔ چھن چھنگو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" میں بتاتا ہوں کہ کیا ہوا ہے"۔ ان کے عقب سے آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑے تو انہیں اپنے پیچھے سنہری بونا کھڑا دکھائی دیا۔

" تم اور یہاں"۔ چھن چھنگو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" تمہیں معلوم تو ہے کہ میں جہاں چاہوں اور جب چاہوں، پہنچ سکتا ہوں۔ اس لئے کیوں حیران ہو رہے ہو۔ میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ انتہائی خطرناک کتا تھا اور اس کی موت صرف اسی صورت میں ہو سکتی تھی کہ اس کا دایاں کان کٹ جاتا اور

اتفاق سے تم نے اس کا دایاں کان کاٹ دیا اور وہ ہلاک ہو کر غائب ہو گیا ورنہ یہ تمہیں ہلاک کر سکتا تھا"۔ سنہری بونے نے کہا۔

" اچھا یہ بتاؤ کہ آگے اور کتنی بلائیں ہیں"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" آگے اب عمارت تک اور کوئی بلا موجود نہیں ہے لیکن وہاں تم نے ہوشیار رہنا ہے ہر کمرے میں انتہائی خوفناک بلائیں ہیں"۔ سنہری بونے نے کہا۔

"کیا تمہیں ان کی تفصیل معلوم ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" ہاں"۔ سنہری بونے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تو مجھے بتاؤ تاکہ ہم پہلے اس بارے میں سوچ لیں"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" ہاں، بتا دیتا ہوں کیونکہ تم نیک مقصد کے لئے کام کر رہے ہو۔ پہلے کمرے کے اندر چار انتہائی خوبصورت عورتیں ہیں۔ جیسے ہی تم دروازہ کھولو گے یہ عورتیں تم سے لپٹ جائیں گی اور تم ان کی لپیٹ

میں آتے ہی خود بخود بے حس و حرکت ہو جاؤ گے۔ اس کے بعد تم کو وہ چیرپھاڑ کر کھا جائیں گی کیونکہ اصل میں یہ آدم خور بلائیں ہیں جو عورتوں کے روپ میں یہاں رہتی ہیں"۔ سنہری دیو نے کہا۔

" ان سے بچنے کا کیا طریقہ ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" یہ تم نے خود سوچنا ہے"۔ سنہری بونے نے جواب دیا۔

" اچھا اب باقی کمروں کے بارے میں بتاؤ"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" اس کمرے سے گزر کر تم دوسرے کمرے کے دروازے پر پہنچو گے۔ اس کمرے میں دو خوفناک کالے شیر موجود ہیں۔ جیسے ہی تم دروازہ کھولو گے یہ شیر بجلی کی سی تیزی سے تم پر حملہ کر دیں گے"۔ سنہری بونے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اور تیسرے کمرے میں کیا ہوگا"۔ چھن چھنگلو نے پوچھا۔

" تیسرے کمرے میں سرخ مکڑیاں بھری ہوئی ہیں

جو کسی کو ڈنک مار دیں تو وہ فوراً ہلاک ہو جاتا ہے۔ ان کی تعداد ہزاروں میں ہے"۔۔ سنہری بونے نے جواب دیا۔

" اور چوتھے کمرے میں"۔ چھن چھنگلو نے پوچھا۔

" چوتھے اور آخری کمرے میں ایک انتہائی طاقتور دیو موجود ہے جو ایک لمحے میں تمہیں ہلاک کر سکتا ہے"۔ سنہری بونے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت غائب ہو گیا۔

" اب کیا ہوگا چھن چھنگلو"۔ پنگلو بندر نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" ہمیں سوچنا پڑے گا۔ یہاں سے تو چلیں"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد سرنگ کا خاتمہ ہو گیا اور اب سامنے ایک سفید رنگ کی عمارت نظر آ رہی تھی جس کا ایک دروازہ تھا۔ دروازہ کالی لکڑی کا بنا ہوا تھا اور بند تھا۔

" کوئی ترکیب سمجھ میں آئی ہے یا ہنیں"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" میں دروازہ کھول کر تیزی سے ایک طرف ہٹ

جاؤں گا جبکہ تم تیزی سے اندر داخل ہو جانا۔ یہ عورتیں لازماً تم سے لپٹنے کی تو کوشش نہیں کر سکتیں البتہ یہ تمہیں پکڑنے کی کوشش کریں گی لیکن تم نے ان کے قابو میں نہیں آنا اور کوشش کرنا کہ تم انہیں ساتھ لے کر باہر آ جاؤ اور میں بجلی کی سی تیزی سے اندر چلا جاؤں گا۔ پھر تم بھی اندر آ جانا اور میں دروازہ بند کر دوں گا۔ پھر وہ اندر نہ آ سکیں گی"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" اوہ، تم نے ٹھیک سوچا ہے۔ میں ایسا کر لوں گا اور ان کے ہاتھ نہیں آؤں گا"۔ پنگلو بندر نے کہا تو چھن چھنگلو نے زور سے دروازہ دھکیلا تو دروازہ ایک دھماکے سے کھلتا چلا گیا جبکہ چھن چھنگلو اچھل کر ایک طرف ہو گیا اور پنگلو بندر دوڑتا ہوا اندر داخل ہو گیا اور پھر چھن چھنگلو کو اندر سے عورتوں کے چیخنے اور پنگلو بندر کے دوڑنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں جبکہ چھن چھنگلو دروازے کے قریب ہی دیوار سے پشت لگا کر کھڑا تھا۔ پھر اس نے پنگلو بندر کو بجلی کی سی تیزی سے دوڑ کر باہر نکلتے دیکھا۔ اس کے پیچھے ہی یکے بعد

دیگرے چار خوبصورت اور جوان عورتیں بھی دوڑتی ہوئی باہر آ گئیں۔ وہ پوری کوشش کر رہی تھیں کہ پنگلو بندر کو پکڑ لیں اور چونکہ ان کی پوری توجہ پنگلو بندر کی طرف تھی اس لئے وہ دروازے کے پاس کھڑے ہوئے چھن چھنگلو کو دیکھ ہی نہ سکی تھیں اور چھن چھنگلو تیزی سے کمرے میں داخل ہو گیا۔ اسی لمحے پنگلو بندر بھی مڑ کر دوڑتا ہوا اچھل کر کمرے میں داخل ہوا تو چھن چھنگلو نے تیزی سے دروازہ بند کر دیا اور جیسے ہی اس نے دروازہ بند کیا۔ باہر سے ان عورتوں کے چیخنے اور رونے کی آواز سنائی دینے لگیں اور پھر آہستہ آہستہ خاموشی طاری ہو گئی۔

" ہم بے حد طاقتور تھیں لیکن ہمیں کمرے سے باہر نکال کر دروازہ بند کر کے ہلاک کر دیا گیا"۔ اچانک ایک روتی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی۔

" بڑی مشکل سے میں نے اپنے آپ کو بچایا ہے"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" ہاں، یہ واقعی تمہاری تیزی اور پھرتی ہے کہ تم

ان بلاؤں سے بچ گئے ہو"۔ چھن چھنگو نے جواب دیا۔

" تم نے ترکیب تو خوب سوچی تھی۔ کیا تم نے بندر بابا سے پوچھا تھا"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" نہیں، اب کچھ باتوں کا تجربہ مجھے بھی ہو گیا ہے"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا اور پنگلو بندر بھی ہنس پڑا۔ کمرے کے آخر میں ایک اور دروازہ تھا اور سنہری بونے نے بتایا تھا کہ اس دروازے کے پیچھے دو خوفناک کالے شیر موجود ہیں اور اب چھن چھنگو سوچ رہا تھا کہ ان شیروں کا خاتمہ کیسے کیا جائے لیکن اسے کوئی بات سمجھ ہی نہ آ رہی تھی۔

" میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے ان شیروں کے بارے میں"۔ اچانک پنگلو بندر نے کہا۔

" اچھا۔ کونسی"۔ چھن چھنگو نے چونک کر کہا۔

" ان عورتوں کی لاشیں یقیناً باہر پڑی ہوں گی۔ تم انہیں گھسیٹ کر اس کمرے میں لے آؤ اور پھر دروازہ کھول دو۔ یقیناً یہ دونوں شیر انہیں کھانے کے لئے اس کمرے میں آئیں گے جبکہ میں دروازے کی

ایک طرف اور تم دوسری طرف کھڑے ہو جانا۔ جیسے ہی شیر باہر آئیں ہم دونوں تیزی سے اندر داخل ہو جائیں گے اور دروازہ بند کر دیں گے"۔ پنگو بندر نے کہا۔

" ارے واہ، یہ واقعی بہترین ترکیب ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور واپس مڑ کر پہلے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو سامنے ہی سرنگ میں چار لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ اس نے آگے بڑھ کر ایک عورت کی لاش کو بازو سے پکڑا اور گھسیٹتا ہوا اس کمرے میں لے آیا اور اس نے اسے دروازے سے کچھ فاصلے پر رکھ دیا اور پھر واپس جا کر دوسری عورت کی لاش گھسیٹ لایا اور پہلی لاش کے ساتھ رکھ دی اور پھر اسی طرح چاروں لاشیں اس کے کمرے میں ایک جگہ اکٹھی رکھ دیں اور پھر وہ دونوں دروازے کی سائیڈوں میں کھڑے ہو گئے ۔ چھن چھنگو نے لات مار کر دروازہ کھول دیا۔ دروازہ کھلتے ہی کمرے کے اندر سے شیروں کے دھاڑنے کی خوفناک آوازیں سنائی دیں اور پھر یکلخت غراتے ہوئے شیر اندر سے باہر نکلے اور

ان لاشوں پر ٹوٹ پڑے۔ چھن چھنگو اور پنگو بندر بجلی کی سی تیزی سے کمرے میں داخل ہوئے اور انہوں نے دروازہ بند کر دیا۔ دروازہ بند ہوتے ہی ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی رونے پیٹنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں یوں لگتا تھا جیسے بدروحیں رو رہی ہوں۔

" ہم شیروں کے روپ میں کالی بلائیں تھیں۔ اس کمرے سے ہمیں نکال کر دروازہ بند کر دیا گیا۔ اس طرح ہم ہلاک ہو گئیں"۔ ایک روتی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی تو چھن چھنگو اور پنگو بندر نے اطمینان بھرے سانس لئے ۔

" بہت خوب۔ تم واقعی بے حد ذہین ہو ورنہ میں تو سوچ سوچ کر تھک گیا تھا کہ ان خوفناک کالے شیروں کو کیسے ہلاک کیا جائے "۔ چھن چھنگو نے پنگو بندر کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو پنگو بندر بے اختیار خوشی سے اچھلنے لگ گیا۔

" اب تیسرے کمرے میں کالی مکڑیاں ہیں۔ ان کا کیا کیا جائے ۔ یہاں تو یہ ترکیب استعمال ہنیں کی جا

سکتی"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" ہم نے سوگامی جڑی بوٹی کے پتے کھائے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان مکڑیوں کا زہر ہم پر اثر نہیں کرے گا اور تم اندر جا کر چقماق پتھروں کو آپس میں رگڑو۔ اس سے چنگاریاں پیدا ہوں گی تو یہ ڈر کر خودبخود فرار ہو جائیں گی"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" لیکن یہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ سب تو باہر نہیں جائیں گی سینکڑوں ہم سے چمٹ جائیں گی"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح اچھل پڑا جیسے اسے اچانک کوئی خیال آگیا ہو۔

"کیا ہوا ہے"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" ہم ان لاشوں کو آگ لگا کر اندر پھینک دیتے ہیں۔ اس سے جو دھواں پیدا ہوگا اس سے یہ لازماً باہر آ جائیں گی"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" لیکن لاش کو آگ کیسے لگے گی"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

" یہ عام لاشیں نہیں ہیں اس لئے لازماً جل جائیں گی"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ

کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو دوسرے کمرے میں عورتوں کی لاشوں کے ساتھ ہی دونوں شیروں کی لاشیں بھی پڑی ہوئی تھیں۔

" انہیں جلانے کی بجائے ویسے ہی گھسیٹ کر یہاں رکھ دو اور دروازہ کھول دو۔ لازماً یہ مکڑیاں انہیں کھانے کے لئے ان پر ٹوٹ پڑیں گی"۔ پنگلو بندر نے کہا تو چھن چھنگلو نے بھی اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے ایسا ہی کیا۔

عورتوں اور شیروں کی لاشیں گھسیٹ کر اس نے کمرے میں رکھیں اور پھر پہلے کی طرح خود سائیڈوں کی دیواروں سے چمٹ کر کھڑے ہو گئے اور پھر چھن چھنگلو نے لات مار کر دروازہ کھول دیا۔ دوسرے لمحے سر سر کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی کالے رنگ کی مکڑیاں اڑتی ہوئی باہر نکلیں اور ان لاشوں سے چمٹ گئیں۔ وہ مسلسل کمرے سے نکل رہی تھیں اور لاشیں ان کی وجہ سے سیاہ نظر آ رہی تھیں۔ جب مکڑیاں نکلنا بند ہو گئیں تو چھن چھنگلو نے پنگلو بندر کو اشارہ کیا اور پھر وہ دونوں تیزی سے اندر داخل ہو گئے اور

دروازہ بند کر دیا۔ اندر کوئی مکڑی بھی موجود نہ تھی ایک بار پھر باہر سے رونے کی آوازیں سنائی دیں اور پھر خاموشی چھا گئی۔ ان کی ترکیب بہرحال کامیاب ہو گئی تھی۔

"اب آخری کمرہ رہ گیا ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"اس کمرے میں تو طاقتور دیو ہے۔ اس تو خنجر سے مارنا ہوگا"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

"ایک چھوٹے سے خنجر سے اس قدر طاقتور دیو کیسے ہلاک ہو سکتا ہے"۔ چھن چھنگو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کچھ سوچو"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

"اس کی آنکھوں پر وار کرکے اسے اندھا کر دیا جائے تو پھر شاید بات بن جائے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے خنجر نکال لیا۔

"چھن چھنگو ایسا کرو کہ تم دروازہ کھولو اور پھر تیزی سے اندر داخل ہو جاؤ۔ میں تم سے پہلے اندر داخل ہوں گا۔ میں اچھل کر اس دیو کے چہرے پر

پنجہ ماروں گا"۔ پنکلو بندر نے کہا تو چھن چھنگلو نے دروازے پر لات ماری تو دروازہ کھولا اور وہ بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے ساتھ ہی پنکلو بندر بھی اندر داخل ہوا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ایک لحیم شحیم طاقتور دیو فرش پر لیٹا گہری نیند سو رہا تھا۔ چھن چھنگلو نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے خنجر دستے تک اس دیو کے دل میں اتار دیا۔ اس کے ساتھ ہی دھماکہ ہوا اور دیو یکلخت اس طرح غائب ہو گیا جیسے اس کا وجود ہی نہیں تھا اور ساتھ ہی رونے کی آوازیں سنائی دیں۔

" میں انتہائی طاقتور تھا لیکن میں سو رہا تھا اور مجھے سوتے ہوئے مار دیا گیا"۔ آواز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی۔

" اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ سب بلائیں ختم ہو گئیں۔ اب اس کمرے کا فرش کیسے توڑیں"۔ چھن چھنگلو نے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے ایک کونے میں پہنچ کر بیٹھ کر فرش پر خنجر مارا۔ پنکلو بندر بھی اس کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔ جیسے ہی خنجر

فرش پر لگا ایک دھماکہ ہوا اور کمرے کا فرش درمیان سے غائب ہو گیا۔ اب وہاں واقعی کنواں موجود تھا۔ جو لبالب بھرا ہوا تھا بالکل ایسے پانی سے جیسے مٹی کا تیل ہوتا ہے۔ چھن چھنگو نے جلدی سے جیب سے بوتل نکالی۔ اس کا ڈھکن کھولا اور پھر بوتل میں پانی بھر کر ڈھکن بند کیا اور بوتل واپس جیب میں ڈال لی اور واپس مڑ گئے اور پھر دوڑتے ہوئے اس سرنگ میں پہنچے۔ وہاں سے غار میں اور پھر غار سے باہر پہاڑی پر آ گئے ۔ ابھی وہ باہر نکلے ہی تھے کہ انہوں نے ملکہ چڑیل اور چڑیل لڑکے شکالا کو اڑ کر آتے ہوئے دیکھا اور وہ ان کے سامنے آ کر زمین پر اتر کر کھڑے ہو گئے ۔

" یہ پانی اور تیر ہمیں واپس کر دو ورنہ ہم تمہیں ہلاک کر دیں گے"۔ ان دونوں نے چیختے ہوئے کہا۔

" اچھا۔ لے لو"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے تیر نکالا اور پوری قوت سے اس چڑیل لڑکے شکالا کی طرف پھینک دیا۔ تیر تیزی سے اڑتا ہوا سیدھا اس لڑکے شکالا کے گلے میں

پیوست ہو گیا اور دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ہلاک ہو گیا۔ ملکہ چڑیل اسے ہلاک ہوتے دیکھ رہی تھی کہ چھن چھنگو نے جیب سے بوتل نکال۔ اس کا ڈھکن کھولا اور تیزی سے پانی اس ملکہ چڑیل پر ڈال دیا۔ ملکہ چڑیل اس کو پکڑنے کے لئے اس پر جھپٹی لیکن پنگلو بندر نے دوڑ کر اس کی ٹانگ پر کاٹ لیا تو وہ دھڑام سے نیچے گری۔ پانی اس پر ڈالا جا چکا تھا اور چھن چھنگو نے جلدی سے چقماق پتھر نکال کر انہیں رگڑا اور جیسے ہی ایک چنگاری نکل کر اس اٹھتی ہوئی ملکہ چڑیل سے ٹکرائی اس کے پورے جسم میں یکلخت اس طرح آگ بھڑک اٹھی جیسے واقعی یہ پانی نہ ہو بلکہ مٹی کا تیل ہو اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ملکہ چڑیل ہلاک ہو گئی۔

"میں ملکہ چڑیل تھی۔ مجھ پر بند کنوئیں کا پانی چھڑک کر اور پھر آگ لگا کر ہلاک کر دیا گیا"۔ ملکہ چڑیل کی روتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں چڑیل لڑکا شکالا تھا۔ مجھے سرخ تیر سے ہلاک کیا گیا ہے"۔ چڑیل لڑکے کی روتی ہوئی آواز سنائی دی

اور پھر خاموشی چھا گئی۔ چھن چھنگلو اور پنگلو بندر دونوں بے اختیار خوشی سے اچھلنے لگے کیونکہ انہوں نے دونوں ظالموں کا آخرکار خاتمہ کر دیا تھا۔

ختم شد

راحیل
Arshad
چھن چھنگلو
اور گارشام جادوگر
Zahoor

پیارے بچّوں کیلئے انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

چھن چھنگلو

اور گارشام جادوگر

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob: 0300-9401919
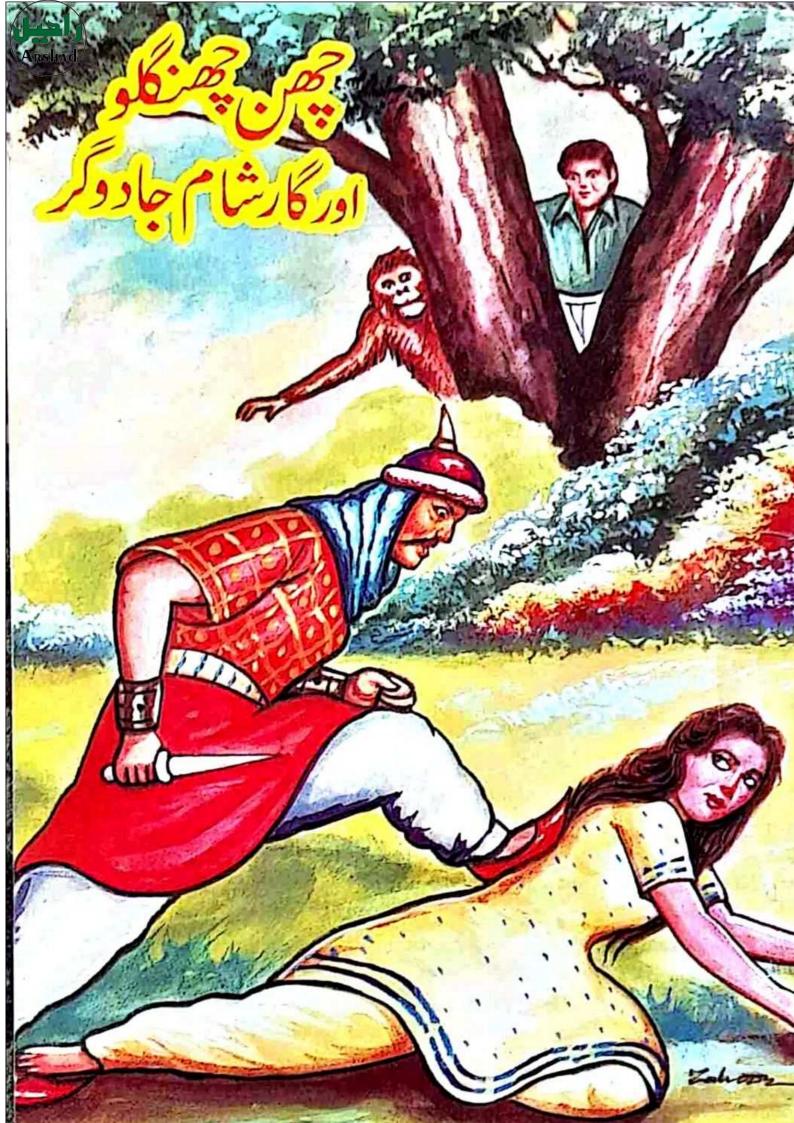
چھن چھنگلو اور پنگلو بندر دونوں ایک رتھ میں سوار قافلے کے ساتھ ایک دور دراز کے ملک گارسان جا رہے تھے ۔ انہیں سفر کرتے ہوئے کئی روز گزر گئے تھے ۔ قافلہ خاصا بڑا تھا اور اس کے ساتھ بہت سے سپاہی بھی تھے تاکہ ڈاکو قافلے کو لوٹ نہ لیں۔ چھن چھنگلو اور پنگلو بندر جس رتھ میں سوار تھے ۔ اس میں دو عورتیں اور دو مرد بھی موجود تھے۔ یہ دونوں عورتیں ان دونوں مردوں کی بہنیں تھیں اور وہ بھی اپنے رشتہ داروں کے پاس گارسان جا رہے تھے ۔ ان لوگوں کا تعلق گارسان کے ایک اچھے کاروباری گھرانے سے تھا۔ اس لئے ان کے لباس بھی قیمتی تھے اور

انہوں نے خاصے قیمتی زیورات بھی پہنے ہوئے تھے۔ وہ چونکہ سب ایک ہی رتھ میں سوار تھے اس لئے ان کے درمیان بات چیت بھی ہوتی رہتی تھی۔ چھن چھنگو نے انہیں بتایا تھا کہ وہ گارسان سیر کرنے جا رہا ہے کیونکہ اسے بتایا گیا ہے کہ گارسان بے حد خوبصورت ملک ہے۔ اسے پرستان بھی کہا جاتا ہے۔

۔ لیکن تم اکیلے کیوں جا رہے ہو۔ تمہارے ماں باپ تمہارے ساتھ کیوں نہیں ہیں۔۔ اچانک ایک لڑکی نے چھن چھنگو سے پوچھا۔ اس لڑکی کا نام زلیخا تھا۔

۔ تم مجھے چھوٹا سمجھ کر یہ سب کہہ رہی ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے چونکہ مجھے ایسی صلاحیتیں دے رکھی ہیں کہ مجھے کسی سے خوف نہیں آتا بلکہ میں تو ظالموں کے خلاف لڑتا رہتا ہوں۔ یہ پنگو جیسا ہوشیار اور طاقتور بندر میرے ساتھ ہے۔ اس لئے مجھے اکیلے سفر کرنے میں کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے زلیخا کو جواب دیا۔

۔ زلیخا، ایک سپاہی گھوڑے پر سوار بار بار ہماری

رہتھ کے قریب آ کر رکتا ہے اور وہ جن نظروں سے تمہیں دیکھتا ہے اس سے مجھے خوف آتا ہے"۔ اچانک دوسری لڑکی جس کا نام ماہ بانو تھا، نے زلیخا سے مخاطب ہو کر کہا تو زلیخا بے اختیار چونک پڑی۔

"ہاں ماہ بانو، یہ آدمی مجھے خطرناک لگتا ہے۔ اس کا مجھے دیکھنے کا انداز ایسا ہے جیسے وہ مجھے مارنا چاہتا ہو"۔ زلیخا نے بھی جواب دیا۔

"کون ہے وہ، مجھے بتاؤ۔ میں اسے منع کر دیتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ارے نہیں، ایسے لوگوں کو چھیڑنا اچھا نہیں ہوتا۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہوتے ہیں"۔ زلیخا نے کہا۔

"میں اپنے بھائی سے کہہ کر ان سپاہیوں کے سالار سے اس کی شکایت کروں گی اور قافلے کے سردار سے بھی شکایت کروں گی"۔ ماہ بانو نے کہا۔

"اوہ نہیں، ایسا نہ کرنا۔ ابھی ہم نے بڑا طویل سفر کرنا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ آدمی کوئی گڑبڑ کر دے"۔ زلیخا نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا اور پھر اسی طرح باتیں کرتے کرتے قافلہ ایک پڑاؤ پر پہنچ کر رک

گیا۔ چونکہ رات ہونے والی تھی اور قافلے نے رات اسی پڑاؤ میں گزارنی تھی اس لئے وہ سب قافلہ سردار کی طرف سے مہیا کئے جانے والے کمروں میں پہنچ گئے چھن چھنگو اور پنگو کو علیحدہ ایک چھوٹا سا کمرہ دے دیا گیا جبکہ زلیخا اور اس کا بھائی ان کے ساتھ ہی علیحدہ کمرے میں تھے اور ماہ بانو اور اس کا بھائی دوسرے کمرے میں رہ رہے تھے ۔ چونکہ وہ سب بے حد تھکے ہوئے تھے اس لئے وہ سب کھانا کھاتے ہی سو گئے ۔

" چھن چھنگو اگر تم اجازت دو تو میں باہر کا چکر لگا آؤں۔ میں ذرا بھاگ دوڑ کر اپنے جسم کو چست کرنا چاہتا ہوں۔ مسلسل بیٹھے بیٹھے میں تھک گیا ہوں"۔ پنگو بندر نے کہا۔

" زیادہ دور نہ جانا"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پنگو بندر نے وعدہ کر لیا جبکہ چھن چھنگو اپنے بستر پر لیٹتے ہی گہری نیند سو گیا اور پھر اس کی آنکھ صبح ہی کھلی۔ چونکہ پڑاؤ میں ناشتے کے لئے سب کو ایک ہی جگہ اکٹھا ہونا پڑتا تھا۔ اس لئے چھن چھنگو نہا دھو کر اور لباس تبدیل کر کے پنگو کے ساتھ جب اس جگہ پہنچا

جہاں ناشتے کے لئے سب لوگ اکٹھے ہو رہے تھے تو اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ اسے زلیخا اور ماہ بانو کی تلاش تھی اور پھر اسے ماہ بانو اور اس کا بھائی تو نظر آ گئے البتہ زلیخا اور اس کا بھائی دونوں کہیں نظر نہ آئے۔

" زلیخا اور اس کا بھائی نظر نہیں آ رہے۔ کیا ان دونوں نے ناشتہ نہیں کرنا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" ہاں۔ وہ یہاں نہیں ہیں۔ شاید وہ اپنے کمرے سے ہی نہیں آئے "۔ پنگو بندر نے کہا۔

" ہاں۔ جاؤ اور دیکھو کہ کیا وہ سو رہے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو انہیں اٹھاؤ۔ ورنہ قافلہ آگے چلا جائے گا اور وہ یہیں رہ جائیں گے"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگو بندر سر ہلاتا ہوا واپس کمروں کی طرف دوڑ پڑا لیکن تھوڑی دیر بعد وہ بے تحاشہ دوڑتا ہوا واپس آیا۔

" کیا ہوا"۔ چھن چھنگو نے اس کا متوحش چہرہ دیکھ کر کہا۔

" زلیخا کے بھائی کی لاش کمرے میں پڑی ہوئی ہے اور زلیخا غائب ہے"۔ پنگو بندر نے کہا تو چھن چھنگو

بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ دوڑتا ہوا اس کمرے میں آیا جہاں زلیخا اور اس کا بھائی ٹھہرے ہوئے تھے اور پھر چھن چھنگو نے دیکھا کہ بستر پر زلیخا کے بھائی کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اس کی گردن کاٹ دی گئی تھی۔ جبکہ زلیخا وہاں موجود نہ تھی۔ چھن چھنگو واپس آیا اور اس نے جب چیخ چیخ کر سب کو اس بارے میں بتایا تو قافلے والوں میں ہلچل سی مچ گئی۔ ماہ بانو اور اس کا بھائی بھی دوڑتے ہوئے وہاں پہنچ گئے اور پھر قافلے کا سردار بھی آ گیا۔

" یہ کیا ہو گیا ہے۔ کس نے اسے ہلاک کیا اور اس کی بہن کہاں ہے"۔ قافلہ سردار نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زلیخا کو تلاش کرنے کا حکم دے دیا لیکن کافی دیر تک تلاش کرنے کے باوجود زلیخا کہیں نہ ملی تو قافلہ سردار نے مجبوراً قافلے کی روانگی کا اعلان کر دیا۔ زلیخا کے بھائی کو پڑاؤ کے انتظامات کرنے والوں نے باقاعدہ غسل دے کر اور نماز جنازہ پڑھ کر قریب ہی موجود ایک قبرستان میں دفن کر دیا تھا۔

ماہ بانو اور اس کا بھائی بھی بڑے پریشان تھے

لیکن وہ یہاں رک بھی نہ سکتے تھے کیونکہ یہ میدانی علاقہ تھا۔ یہاں دور دور تک آبادی ہی نہ تھی۔ صرف یہ سرائے تھی جہاں پڑاؤ کے انتظامات کئے گئے تھے اور وہ اس ویران علاقے میں رہنا نہیں چاہتے تھے۔

"تم دونوں قافلے کے ساتھ جاؤ۔ میں اور چنگو بندر یہاں رہیں گے۔ ہم زلیخا کو تلاش کر کے گارسان لے آئیں گے اور اس کے بھائی کے قاتل کو بھی تلاش کر کے اس سے قتل کا بدلہ لیں گے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر ماہ بانو اور اس کے بھائی کے ساتھ ساتھ قافلہ سردار نے بھی انہیں ساتھ چلنے کے لئے کہا لیکن چھن چھنگو نے وہاں رکنے کا حتمی فیصلہ کر لیا تھا۔

"میرا خیال ہے چھن چھنگو کہ زلیخا کے بھائی کو اس سپاہی نے ہلاک کیا ہے اور اسی نے زلیخا کو اغوا کر لیا ہے"۔ ماہ بانو نے کہا تو چھن چھنگو بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا تم اسے پہچانتی ہو۔ مجھے دکھاؤ"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"وہ مجھے نظر نہیں آیا۔ بہرحال چل کر سپاہیوں

کے سالار سے بات کرتے ہیں"۔ ماہ بانو نے کہا اور پھر ماہ بانو، اس کا بھائی، چھن چھنگو اور پنگو بندر سپاہیوں کے سالار کے پاس پہنچ گئے۔ چھن چھنگو نے ساری بات اسے بتائی تو وہ چونک پڑا۔

"اوہ ہاں، میرا ایک سپاہی نظر نہیں آ رہا۔ میں تو سمجھا تھا کہ کہیں ادھر ادھر ہوگا۔ ٹھہرو میں معلوم کرتا ہوں"۔ سالار نے کہا اور پھر اس نے اپنے تمام سپاہیوں کو بلانا شروع کر دیا اور جلد ہی انہیں معلوم ہو گیا کہ ایک سپاہی جس کا نام راجو تھا غائب تھا اور جب اچھی طرح تلاش کر لینے کے باوجود وہ نہ ملا تو سپاہیوں کے سالار نے بھی یہی سمجھا کہ اس سپاہی نے ہی یہ ساری واردات کی ہے۔

"کاش میں یہاں رک سکتا تو میں اسے سخت سزا دیتا۔ قافلے کی وجہ سے میں رک نہیں سکتا"۔ سالار نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ اسے بہرحال سزا ملے گی"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر قافلے کی روانگی کے بعد چھن چھنگو بھی پڑاؤ سے نکل آیا۔

"اگر تم کہو تو میں اردگرد کے علاقے میں انہیں تلاش کروں"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

"ہاں، ایسا ہی کرو"۔ چھن چھنگلو نے کہا اور پھر وہ وہیں پڑاؤ میں ہی رک گیا جبکہ پنگلو بندر دوڑتا ہوا پڑاؤ سے باہر چلا گیا۔ چھن چھنگلو پڑاؤ کے سردار کے کمرے میں آ کر بیٹھ گیا۔

"یہاں تم نے قافلوں کی حفاظت کا کوئی بندوبست نہیں کیا ہوا"۔ چھن چھنگلو نے پڑاؤ کے سردار سے پوچھا۔

"ہر قافلے کے ساتھ حفاظت کرنے والے سپاہی ہوتے ہیں۔ اس لئے ہمیں کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی"۔ سردار نے جواب دیا۔

"اب جس طرح تمہارے پڑاؤ سے لڑکی اغوا ہوئی ہے اور اس کا بھائی قتل ہوا ہے۔ اس کی ذمہ داری تو بہرحال تم پر ہی آتی ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"قافلے کی حفاظت کرنے والے جب خود ہی قافلے کے خلاف ہو جائیں تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ ہاں، اگر پڑاؤ کا کوئی ملازم اس میں ملوث ہوتا تو دوسری بات

تھی"۔ سردار اپنی بات پر بضد تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد پنگو بندر بھاگتا ہوا واپس آگیا۔

"کیا ہوا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"میرے ساتھ آؤ۔ میں نے اس سپاہی راجو کو تلاش کر لیا ہے۔ راجو زلیخا کو پکڑ کر شمالی علاقے میں گیا ہے۔ اس نے اسے باندھ کر جھاڑیوں کی اوٹ میں ڈال رکھا ہے"۔ پنگو بندر نے کہا تو چھن چھنگو تیزی سے اٹھا اور پھر وہ دوڑتا ہوا پڑاؤ سے باہر آگیا۔ پنگو بندر آگے آگے دوڑتا ہوا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے زلیخا کی ہلکی سی چیخ سنائی دی تو انہوں نے اپنی رفتار بڑھا دی اور پھر وہ جب ایک درخت کے پاس پہنچے تو بے اختیار درخت کے پیچھے ٹھٹھک کر رک گئے انہوں نے دیکھا کہ زلیخا زمین پر گری پڑی تھی۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے دوڑتی ہوئی وہ نیچے گر گئی ہو۔ اس کے تمام زیور غائب تھے اور اس راجو سپاہی نے اپنا ایک پیر زلیخا کی کمر پر رکھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں خنجر تھا۔

"میں تمہیں بھی ہلاک کر دوں گا۔ تم نے فرار

ہونے کی جرأت کیسے کی ہے"۔ راجو سپاہی نے انتہائی غصیلے لہجے میں اپنے اس پیر کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا جو اس نے زلیخا کی کمر پر رکھا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے خنجر کو تیزی سے زلیخا کی طرف بڑھایا ہی تھا کہ چھن چھنگو کے اشارے پر پنگو بندر نے یکلخت چیختے ہوئے چھلانگ لگائی تو راجو سپاہی پنگو بندر کی آواز سن کر تیزی سے مڑا ہی تھا کہ پنگو بندر نے چھلانگ لگا کر اس کے اس ہاتھ پر زور سے پنجہ مارا جس ہاتھ میں راجو سپاہی نے خنجر پکڑا ہوا تھا اور خنجر راجو سپاہی کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا۔ دوسرے ہی لمحے پنگو بندر نے خنجر جھپٹا اور دوڑتا ہوا ایک اونچی جھاڑی میں غائب ہو گیا جبکہ اس دوران چونکہ راجو سپاہی کا پیر زلیخا کی کمر سے ہٹ گیا تھا اس لئے زلیخا تڑپتی ہوئی اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

" خبردار راجو۔ اب اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی تو نقصان اٹھاؤ گے"۔ چھن چھنگو نے درخت کی اوٹ سے نکل کر اونچی آواز میں کہا تو راجو سپاہی حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"کون ہو تم بچے۔ بھاگ جاؤ ورنہ ابھی گردن توڑ دوں گا"۔ راجو سپاہی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوڑ کر دوبارہ زلیخا کا بازو پکڑنے کی کوشش کی لیکن چھن چھنگو نے یکلخت اپنا ایک ہاتھ اس کی طرف جھٹکا تو زلیخا کو پکڑنے کے لئے اس کی طرف بڑھتا ہوا راجو یکلخت اس طرح ساکت ہو گیا جیسے چابی بھرا ہوا کھلونا چابی ختم ہو جانے پر رک جاتا ہے۔ اسی لمحے جھاڑی کی اوٹ سے چنگو بندر بھی باہر آ گیا۔ اس نے منہ میں راجو کا خنجر دبایا ہوا تھا۔ اس نے خنجر چھن چھنگو کے قریب لا کر زمین پر پھینک دیا تو چھن چھنگو نے جھک کر خنجر اٹھا لیا۔

"یہ۔ یہ کیا ہوا۔ تم نے کیا کیا ہے اس کے ساتھ کیا تم جادوگر ہو"۔ زلیخا نے دوڑ کر چھن چھنگو کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"میں جادوگر نہیں ہوں لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی صلاحیتیں دے رکھی ہیں جن سے میں ظالموں کو ظلم سے روک سکتا ہوں۔ لیکن پہلے تم بتاؤ کہ اس

سپاہی نے تمہیں کیوں اغوا کیا ہے اور تم سے کیا چاہتا ہے"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں رات کو بھائی کے ساتھ کمرے میں سوئی ہوئی تھی کہ اچانک میری آنکھ کھلی تو میں یہاں جنگل میں موجود تھی۔ میرے ہاتھ میری کمر پر بندھے ہوئے تھے اور پیر بھی اور میں نے جتنے زیور پہنے ہوئے تھے وہ سب غائب تھے۔ ابھی میں حیران ہو کر سوچ ہی رہی تھی کہ یہ سپاہی آگیا۔ اس نے مجھے کہا کہ میں اس کے ساتھ شادی پر رضامند ہو جاؤں ورنہ وہ مجھے مار ڈالے گا۔ میں نے انکار کیا تو یہ خاموشی سے واپس چلا گیا۔ میں نے کوشش کی تو میرے ہاتھوں کی رسیاں کھل گئیں اور پھر میں نے اپنے پیروں پر بندھی ہوئی رسیاں کھولیں اور اس جھاڑی سے نکل کر باہر آگئی۔ میں یہاں پہنچی ہی تھی کہ اچانک یہ سپاہی بھی نمودار ہو گیا۔ میں دوڑنے لگی تو میرا پیر کسی جھاڑی میں الجھ گیا اور میں نیچے گر پڑی تو اس سپاہی نے میری کمر پر پیر رکھ دیا اور مجھے خنجر سے مارنے کی کوشش کی تو تم اور تمہارا بندر آگیا اور

تم نے میری جان بچا لی"۔ زلیخا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم بتاؤ راجو، تم نے یہ سب کچھ کیوں کیا ہے" چھن چھنگو نے اپنی ایک مٹھی بند کرکے پھرتی سے راجو کی طرف کرکے ایک جھٹکے سے کھولتے ہوئے کہا تو راجو کا باقی جسم تو ساکت رہا البتہ اس کا سر گردن تک حرکت کرنے لگ گیا۔

"یہ تم نے کیا کیا ہے۔ مجھے چھوڑ دو ورنہ گارشام جادوگر کا قہر تم پر ٹوٹ پڑے گا اور تم عبرتناک موت مارے جاؤ گے"۔ راجو سپاہی نے چیختے ہوئے کہا۔

"کون ہے یہ گارشام جادوگر۔ اس کا تم سے کیا تعلق ہے"۔ چھن چھنگو نے چونک کر پوچھا۔

"گارشام جادوگر اس علاقے کا بہت بڑا اور طاقتور جادوگر ہے۔ اس کا محل یہاں سے کچھ دور سیاہ پہاڑی کے اندر ہے۔ مجھے جادو سیکھنے کا بے حد شوق ہے۔ اس لئے میں ایک آدمی کے ذریعے گارشام جادوگر کے پاس پہنچا اور اسے درخواست کی کہ وہ مجھے جادو سکھ

دے تو گارشام جادوگر نے مجھے کہا کہ اگر میں اس کی ایک شرط پوری کر دوں تو وہ مجھے اپنے جیسا انتہائی طاقتور جادوگر بنا سکتا ہے۔ اس نے بتایا کہ گارسان جانے والے قافلے میں ایک لڑکی زلیخا اپنے بھائی کے ساتھ سفر کر رہی ہے۔ اس لڑکی کے پاس عقیق سلیمانی ہے جو اس نے ایک انگوٹھی میں لگایا ہوا ہے۔ اگر میں یہ عقیق سلیمانی اسے لا دوں تو وہ مجھے جادو سکھا دے گا۔ میں نے اسے کہا کہ وہ خود اتنا بڑا جادوگر ہے وہ اپنے جادو کے زور سے یہ عقیق سلیمانی حاصل نہیں کر سکتا تو اس نے مجھے بتایا کہ قافلے کی روانگی سے پہلے اس کے گرد مقدس کلمات کا حصار کیا جاتا ہے۔ اس لئے کسی جادوگر کا جادو اس پر اثر نہیں کر سکتا اور اسے اس عقیق سلیمانی کے بارے میں علم اس وقت ہوا جب ان مقدس کلمات کا حصار کر دیا گیا تھا اور گارسان پہنچ کر یہ لڑکی اس عقیق سلیمانی کو وہاں کے ایک نیک آدمی کو تحفہ میں دے دے گی۔ اس لئے وہ وہاں سے بھی اسے حاصل نہیں کر سکتا البتہ کوئی عام آدمی یہ کام کر سکتا ہے اور چونکہ میں

نے ابھی جادو نہیں سیکھا۔ اس لئے میں یہ کام کر سکتا ہوں لیکن اس نے ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ عقیق سلیمانی کی یہ خاصیت ہے کہ اگر مقدس کلمات کے حصار کے اندر کوئی زبردستی اسے حاصل کرنے کی کوشش کرے تو وہ جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس عقیق سلیمانی کو پہلے قافلے سے باہر لے جایا جائے پھر اسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ میں چونکہ جادو سیکھنے کا بے حد شوقین تھا اس لئے میں اس قافلے میں سپاہی بن کر شامل ہو گیا۔ میں نے راستے میں اس رتھ کو دیکھ لیا جس میں یہ لڑکی زلیخا سفر کر رہی تھی۔ عقیق سلیمانی والی انگوٹھی اس نے انگلی میں پہن رکھی تھی۔ میں چونکہ وہاں زبردستی نہ کر سکتا تھا اس لئے میں تاک میں رہا اور پھر پڑاؤ میں مجھے موقع مل گیا۔ پچھلی رات جب سب لوگ سو گئے تو میں نے کمرے کا دروازہ ایک چابی کی مدد سے کھولا۔ زلیخا کو رومال سونگھا کر بے ہوش کیا۔ اس کا بھائی آہٹ سن کر جاگ اٹھا تھا اس لئے میں نے خنجر سے اس کی گردن کاٹ دی اور پھر زلیخا کو اٹھا کر پڑاؤ کی عقبی طرف

سے نکال کر یہاں لے آیا۔ یہاں میں نے اس کے سارے زیورات اتار لئے جن میں وہ عقیق سلیمانی کی انگوٹھی بھی شامل تھی۔ چونکہ یہ ہوش میں آ رہی تھی اس لئے میں نے اس کے ہاتھ اور پیر رسیوں سے باندھ دیئے ۔ پھر میں نے زیورات کی پوٹلی ایک جھاڑی میں چھپا دی اور خود پڑاؤ کے قریب چلا گیا تاکہ دیکھ سکوں کہ کہیں قافلے کے دوسرے سپاہی تو مجھے تلاش نہیں کر رہے لیکن جب قافلہ آگے چلا گیا تو میں مطمئن ہو کر واپس آ گیا اور پھر میں نے زلیخا سے کہا کہ وہ مجھ سے شادی کرنے کا وعدہ کر لے تو میں اسے زندہ رکھوں گا ورنہ میں اسے ابھی ہلاک کر دوں گا۔ اس نے انکار کر دیا لیکن اس سے پہلے کہ میں اسے ہلاک کرتا مجھے کھٹکا سنائی دیا تو میں جھاڑیوں سے باہر آ گیا اور میں نے اس بندر کو دوڑتے ہوئے آتے دیکھا لیکن میں نے اسے عام بندر سمجھا پھر مجھے خطرہ لاحق ہو گیا کہ کہیں کوئی بندر زیورات والی پوٹلی اٹھا کر نہ لے جائے چنانچہ میں پوٹلی لینے کے لئے وہاں چلا گیا جہاں میں نے اسے چھپایا تھا۔ پوٹلی وہاں موجود تھی۔

میں نے اسے اٹھا کر کمر سے باندھ لیا اور واپس آ رہا تھا کہ میں نے زلیخا کو دوڑ کر پڑاؤ کی طرف جاتے دیکھا تو میں اس کے پیچھے دوڑ پڑا۔ پھر یہ ٹھوکر لگنے سے گر گئی تو میں نے فیصلہ کر لیا کہ اسے بھی ہلاک کر دیا جائے لیکن اس سے پہلے کہ میں اسے خنجر مارتا۔ اس بندر نے میرے ہاتھ پر پنجہ مار کر خنجر میرے ہاتھ سے گرا دیا اور پھر تم نے مجھے ساکت کر دیا"۔ راجو سپاہی نے خود ہی پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

میرا بھائی، میرے بھائی کو کیا ہوا ہے۔ کیا اس نے اسے ہلاک کر دیا ہے"۔ زلیخا نے روتے ہوئے کہا۔

ہاں، اس راجو سپاہی نے اسے ہلاک کر دیا ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا تو زلیخا زور زور سے رونے لگ گئی جبکہ چھن چھنگو آگے بڑھا اور اس نے راجو سپاہی کی کمر سے بندھی ہوئی پوٹلی اتار لی اور اسے کھولا تو اس کے اندر واقعی زلیخا کا زیور موجود تھا۔ اس نے زیور باہر نکالا اور اس میں سے عقیق سلیمانی والی انگوٹھی علیحدہ کر لی اور باقی زیور پوٹلی میں ڈال کر پوٹلی زلیخا

کو دے دی۔

- حوصلہ کرو زلیخا۔ مرے ہوئے کو تو زندہ نہیں کیا جا سکتا لیکن تم گھبراؤ نہیں۔ میں تمہیں خود گارسان میں تمہارے رشتہ داروں کے پاس بحفاظت پہنچا دوں گا البتہ یہ انگوٹھی تم مجھے بخش دو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو زلیخا نے انگوٹھی اپنی مرضی سے چھن چھنگو کو دے دی۔

- اس انگوٹھی میں آخر ایسی کیا بات ہے کہ گارشام جادوگر نے تمہیں اس کے حصول پر مجبور کیا ہے"۔ چھن چھنگو نے راجو سیاہی سے مخاطب ہو کر کہا۔

- مجھے نہیں معلوم۔ گارشام جادوگر کو معلوم ہوگا"۔ راجو نے جواب دیا۔

- یہ خنجر لو زلیخا اور اپنے دشمن کا گلا اس طرح کاٹ دو کہ جیسے اس نے تمہارے بھائی کا کاٹا ہے"۔ چھن چھنگو نے خنجر زلیخا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

- میں ایسا نہیں کر سکتی۔ میں عورت ہوں۔ تم اسے سزا دو۔ اب میرے بھائی تم ہو"۔ زلیخا نے کہا تو چھن چھنگو واپس مڑ گیا۔

سنو راجو۔ تم نے چونکہ ایک بے گناہ کو ہلاک کیا
ہے اس لئے تمہاری سزا موت ہے لیکن میں تمہیں
اس بے بسی کی حالت میں نہیں مارنا چاہتا۔ اس لئے
میں تمہیں ٹھیک کر رہا ہوں۔ تم اگر بھاگنا بھی چاہو
تو بھاگ سکتے ہو۔ چاہو تو مجھ سے لڑ سکتے ہو۔
بہرحال اب زلیخا کے بھائی کا انتقام لینا ضروری ہے
اور وہ میں لوں گا۔ چمن چھنگو نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے اپنا ہاتھ راجو کی طرف کر کے جھٹکا
تو راجو کا ساکت جسم حرکت میں آگیا لیکن راجو نے
فرار ہونے کی بجائے یکدم چمن چھنگو پر حملہ کر دیا۔
چمن چھنگو کو شاید خیال ہی نہ تھا کہ وہ اس طرح
اس پر فوراً حملہ کر دے گا اس لئے وہ اپنا بچاؤ نہ کر
سکا اور نیچے گر پڑا۔ اس کے ہاتھ میں موجود خنجر ایک
طرف جا گرا لیکن اسی لمحے چنگو بندر نے راجو پر
چھلانگ لگائی اور اس کے چہرے پر اپنا پنجہ مار دیا۔
راجو چیختا ہوا سائیڈ پر گرا تھا۔ ادھر زلیخا نے بجلی کی
سی تیزی سے خنجر اٹھایا اور جھک کر پوری قوت سے
اس نے خنجر راجو کے سینے میں مار دیا اور راجو جو چنگو

بندر کا پنجہ کھا کر اچھلنے کی وجہ سے نیچے جا گرا تھا۔ تیزدھار خنجر سیدھا اس کے دل میں اترتا چلا گیا اور راجو نے زور سے چیخ ماری اور بری طرح پھڑکنے لگا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ہلاک ہو گیا۔ زلیخا اس طرح حیرت بھری نظروں سے راجو کو دیکھ رہی تھی جیسے اسے خود یقین نہ آ رہا ہو کہ اس نے اتنے لمبے چوڑے آدمی کو ہلاک کر دیا ہے۔

"مبارک ہو بہن۔ تم نے آخرکار اپنے بھائی کا بدلہ لے لیا"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں، اب میرے دل میں ٹھنڈک پڑ گئی ہے۔ ویسے بھی غصے اور نفرت کی وجہ سے میں نے ایسا کیا ہے ورنہ جان بوجھ کر میں ایسا نہ کر سکتی تھی"۔ زلیخا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا ہاتھ پکڑ لو اور پنگو بندر تم بھی میرا ہاتھ پکڑ لو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو زلیخا نے آگے بڑھ کر چھن چھنگو کا ایک ہاتھ پکڑ لیا جبکہ اس کا دوسرا ہاتھ پنگو بندر نے پکڑ لیا۔

"اب اپنی آنکھیں بند کر لو اور جب تک میں نہ

کبھی آنکھیں نہ کھولنا۔ چھن چھنگو نے کہا اور خود اس نے بھی اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اس نے دل ہی دل میں کہا کہ انہیں گارسان پہنچا دیا جائے ۔ اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور پھر اس کا جسم دوبارہ ساکت ہو گیا تو چھن چھنگو نے آنکھیں کھولیں اور اس نے دیکھا کہ وہ گارسان شہر کی فصیل کے پاس موجود ہے۔ زلیخا اور چنگو بندر بھی اس کے ساتھ تھے ۔ اس نے انہیں آنکھیں کھولنے کے لئے کہا۔

" ارے، کیا مطلب۔ تم تو واقعی جادوگر ہو۔ پہلے اس راجو کو مجسمہ بنا دیا۔ اب اس طرح ہم پلک جھپکنے میں یہاں پہنچ گئے ہیں"۔ زلیخا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے پہلے بتایا ہے کہ میں جادوگر نہیں ہوں۔ مجھے ظالموں سے لڑنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے ایک نیک بندے نے جسے بندربابا کہا جاتا ہے مخصوص صلاحیتیں دے رکھی ہیں لیکن یہ صلاحیتیں اس وقت کام آتی ہیں جب میں کسی ظالم کے خلاف لڑتا ہوں

ورنہ تو مجھے قافلے کے ساتھ سفر کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی لیکن اب چونکہ راجو سپاہی نے تمہارے بھائی اور تم پر ظلم کیا ہے اس لئے یہ صلاحیتیں کام آنے لگ گئی ہیں اور پھر ابھی ہم نے اس گارشام جادوگر سے بھی ملاقات کرنی ہے تاکہ اگر وہ ظالم جادوگر ہے تو اس کا بھی خاتمہ کیا جا سکے"۔ چھن چھنگو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا اور زلیخا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر چھن چھنگو، زلیخا اور پنگو بندر کے ساتھ گارسان شہر میں داخل ہوا اور جلد ہی اس نے زلیخا کو اس کے رشتہ داروں کے پاس پہنچا دیا۔ پھر کچھ دیر ان کے ساتھ رہ کر اس نے ان سے اجازت لی اور پنگو بندر کو ساتھ لے کر وہ شہر سے باہر آ گیا۔

"بندر بابا، مجھے بتاؤ کہ گارشام جادوگر کیسا جادوگر ہے اور وہ عقیق سلیمانی والی انگوٹھی کیوں حاصل کرنا چاہتا ہے"۔ چھن چھنگو نے آنکھیں بند کر کے دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کرتے ہوئے کہا۔

"وہ انتہائی ظالم جادوگر ہے۔ اس نے بے شمار انسانوں کو ہلاک کیا ہے اس لئے اس کا خاتمہ ضروری

ہے لیکن وہ انتہائی طاقتور جادوگر ہے اور اس نے اپنی
حفاظت کے لئے اپنی جان بھی ایک مگرمچھ کے جسم
میں موجود ایک سرخ رنگ کے منکے میں قید کر رکھی
ہے۔ یہ مگرمچھ کالے جنگل کے اندر موجود ایک جھیل
کی تہہ میں رہتا ہے اور یہ انتہائی خوفناک اور آدم
خور مگرمچھ ہے۔ کالا جنگل خوفناک درندوں سے بھرا
ہوا ہے اور دوسری بات یہ کہ اس مگرمچھ کو جھیل
سے نکالنے کے لئے تمہیں پہلے گاری نامی بوڑھی عورت
سے سرخ مینڈک کی آنکھ حاصل کرنا پڑے گی۔ جب
تم یہ آنکھ جھیل کے کنارے پر رکھو گے تو یہ مگرمچھ
اس کی بو پر خودبخود جھیل سے باہر آ جائے گا اور اگر
اس نے یہ آنکھ کھا لی تو پھر وہ دوبارہ جھیل کا رخ
بھی نہ کر سکے گا اور گارشام جادوگر اس لئے عقیق
سلیمانی انگوٹھی حاصل کرنا چاہتا ہے کہ عقیق سلیمانی
کی خاصیت ہے کہ جس شخص کے پاس یہ عقیق
سلیمانی ہوگا اس شخص پر جادو اثر نہیں کرتا اور اگر یہ
جادوگر کے پاس ہو تو اس کا جادو اور زیادہ طاقتور ہو
جاتا ہے"۔ بندر بابا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ گارمی نامی بوڑھی عورت کہاں رہتی ہے"۔ چھن چھنگلو نے پوچھا۔

"اسی گارسان شہر میں رہتی ہے لیکن وہ بے حد نک چڑھی اور غصیلے مزاج کی عورت ہے اور تم اس سے زبردستی کچھ حاصل نہ کر سکو گے بلکہ اس کی مرضی سے اس سے کچھ حاصل کر سکتے ہو۔ اب یہ تمہاری عقلمندی ہے کہ تم اس سے سرخ مینڈک کی آنکھ کس طرح حاصل کر سکو گے"۔ بندر بابا نے کہا۔

"لیکن مگرمچھ جھیل سے باہر آ جائے تو پھر اسے کس طرح ہلاک کرنا ہوگا"۔ چھن چھنگلو نے پوچھا۔

"اس مگرمچھ کی ساری قوت اس کی آنکھوں میں ہے۔ تم کسی طرح اس کی آنکھیں نکال دینا۔ وہ فوراً ہلاک ہو جائے گا۔ پھر اس کا جسم چیر دینا۔ اس کے پیٹ میں وہ سرخ رنگ کا منکا موجود ہوگا لیکن یہ کام فوری کرنا ورنہ گارشام جادوگر وہاں پہنچ جائے گا اور پھر وہ تم سے منکا چھین کر لے جانے کی پوری کوشش کرے گا"۔ بندر بابا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ان کی آواز آنا بند ہو گئی تو چھن چھنگلو نے آنکھیں

کھول دیں۔

"کیا بتایا ہے بندر بابا نے"۔ پنگو بندر نے پوچھا تو

چن چنگو نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"تو پھر اس بوڑھی عورت گاری سے جا کر ملیں"۔

پنگو بندر نے کہا اور چن چنگو نے اثبات میں سر ہلا

دیا اور پھر وہ دوبارہ شہر میں داخل ہو گئے اور وہ

لوگوں سے پوچھتے پوچھتے آخرکار اس عورت کے گھر پہنچ

گئے ۔ مکان کا دروازہ بند تھا۔ چن چنگو نے کنڈی

بجائی تو دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا آدمی باہر آگیا۔

"میرا نام چن چنگو ہے اور یہ میرا دوست ہے

پنگو بندر۔ ہم نے گاری سے ملنا ہے"۔ چن چنگو نے

کہا۔

"کہاں سے آئے ہو تم اور کیوں ملنا چاہتے ہو"۔

اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم بہت دور سے آئے ہیں اور کام صرف اس

خاتون کو ہی بتا سکتے ہیں"۔ چن چنگو نے کہا تو وہ

بوڑھا آدمی ایک طرف ہٹ گیا۔

"آ جاؤ اندر"۔ اس آدمی نے کہا تو چن چنگو اور

چنگو بندر دونوں اندر داخل ہو گئے ۔ اس آدمی نے دروازہ بند کیا اور پھر وہ انہیں لے کر ایک کمرے میں آگیا۔ یہاں پرانی کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔

" بیٹھو۔ میں بوڑھی اماں کو بتاتا ہوں"۔ اس آدمی نے کہا اور واپس چلا گیا تو چین چنگو ایک کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ چنگو بندر اس کے ساتھ کھڑا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک بہت بوڑھی عورت ہاتھ میں ایک لاٹھی پکڑے اندر داخل ہوئی تو چین چنگو اٹھ کھڑا ہوا۔

" کون ہو تم اور کیوں آئے ہو"۔ بوڑھی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" میرا نام چین چنگو ہے اور یہ میرا دوست بندر ہے چنگو"۔ چین چنگو نے اسے سلام کرتے ہوئے کہا۔

" ہوگا پھر مجھے کیا"۔ بوڑھی نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ ایک کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

" بوڑھی اماں، ہمیں سرخ مینڈک کی آنکھ چاہئے "۔ چین چنگو نے کہا تو بوڑھی بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیوں"۔ بوڑھی عورت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ ہم ظالم جادوگر گارشام کو ہلاک کر سکیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"اوہ، تو تم گارشام جادوگر کے خلاف کام کرنے نکلے ہو۔ لیکن وہ تو بے حد طاقتور جادوگر ہے۔ وہ تو ایک لمحے میں تمہیں ہلاک کر دے گا۔ بڑے بڑے جادوگر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تم بچے ہو کر اس کا کیسے مقابلہ کرو گے"۔ بوڑھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو آدمی ظالموں کے خلاف لڑتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد کرتا ہے اور جس کی مدد اللہ تعالیٰ کرے اسے کون ہلاک کر سکتا ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں، تمہاری بات درست ہے۔ گارشام جادوگر واقعی بے حد ظالم ہے لیکن میں پھر بھی تمہیں سرخ مینڈک کی آنکھ نہیں دے سکتی کیونکہ میں نے اسے بہت محنت سے حاصل کیا ہے۔ ہاں، اگر تم اس کے بدلے میں مجھے اس سے زیادہ قیمتی کوئی چیز دے دو تو

پھر میں اسے تمہیں دے سکتی ہوں"۔ بوڑھی نے کہا۔

"کونسی چیز۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"تمہارے پاس عقیق سلیمانی کی انگوٹھی موجود ہے۔ وہ مجھے دے دو"۔ بوڑھی عورت نے کہا۔

"لیکن پھر میں گارشام جادوگر سے کیسے بچ سکوں گا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"یہ سوچنا تمہارا اپنا کام ہے"۔ بوڑھی عورت نے کہا تو چھن چھنگو نے جیب سے انگوٹھی نکالی اور بوڑھی عورت کی طرف بڑھا دی۔

"ہاں، یہ واقعی میرے لئے تحفہ ہے۔ ٹھیک ہے تم بیٹھو۔ میں تمہیں سرخ مینڈک کی آنکھ لا دیتی ہوں"۔ بوڑھی عورت نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اٹھ کر لاٹھی ٹیکتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی۔

"چھن چھنگو، یہ تم نے کیا کیا۔ اس طرح تو ہم جادو میں پھنس جائیں گے"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگو بندر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد بوڑھی

عورت واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی ؛
ڈبیہ تھی۔ اس نے ڈبیہ کھولی تو اندر واقعی ایک
مینڈک کی آنکھ موجود تھی جو سوکھی ہوئی تھی۔
"یہ لو، یہ ہے سرخ مینڈک کی آنکھ"۔ بوڑ
عورت نے ڈبیہ بند کرکے اسے چھن چھنگو کی طرف
بڑھاتے ہوئے کہا اور چھن چھنگو نے اس کا شکریہ ا
کیا اور ڈبیہ لے کر جیب میں ڈالی اور اٹھ کھڑا ہوا۔
"شکریہ بوڑھی اماں"۔ چھن چھنگو نے کہا ا
دروازے کی طرف مڑ گیا۔
"رک جاؤ"۔ بوڑھی نے کہا تو چھن چھنگو رک گیا
بیٹھو کرسی پر"۔ بوڑھی نے کہا تو چھن چھنگو واپس
کر کرسی پر بیٹھ گیا۔
"تم اچھے لڑکے ہو اور نیک مقصد کے لئے کام
رہے ہو۔ تمہیں اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ ہے اس ۔
میں نے بھی تمہاری مدد کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے
بوڑھی گارمی نے کہا۔
"تمہاری مہربانی ہے بوڑھی اماں"۔ چھن چھنگو ۔
خوش ہو کر کہا۔

لو عقیق سلیمانی والی انگوٹھی واپس لے لو۔
تمہیں واقعی اس کی ضرورت ہے"۔ بوڑھی عورت نے
انگوٹھی واپس دیتے ہوئے کہا اور چھن چھنگلو نے ایک
بار پھر اس کا شکریہ ادا کرکے اس سے انگوٹھی لے
لی۔

" اور سنو، تمہیں جس نے بھی جو کچھ بتایا ہے وہ
درست ہے لیکن اصل رکاوٹ ایک اور بھی ہے اور
جب تک تم یہ رکاوٹ پہلے دور نہیں کرو گے تم
گارشام جادوگر کے خلاف کامیاب نہیں ہو سکتے"۔
گاری نے کہا۔

"کونسی رکاوٹ"۔ چھن چھنگلو نے چونک کر کہا۔

" گارشام جادوگر نے اپنے گرد ایک اور حصار بھی
قائم کر رکھا ہے۔ تم سرخ منکا حاصل کر لینے کے
باوجود اسے ہلاک نہیں کر سکو گے جب تک اس
حصار کا خاتمہ نہ کر لو"۔ گاری نے کہا۔

کونسا حصار بوڑھی اماں"۔ چھن چھنگلو نے کہا۔

" یہ خفیہ حصار ہے جس کی تفصیل کا علم مجھ
سمیت کسی کو بھی نہیں ہے لیکن ایک شخص تمہیں

اس کے بارے میں بتا سکتا ہے اس کا نام کامل نجومی
ہے۔ وہ اسی شہر گارسان میں رہتا ہے۔ تم اس کے
پاس جاؤ اور اسے میرا نام لے دینا۔ وہ تمہیں بتا
دے گا۔ پھر تم اس حصار کے خاتمے کی کوشش کر
لینا"۔ گارمی نے کہا۔

"کہاں رہتا ہے کامل نجومی"۔ چمن چھنگو نے
پوچھا۔

"اس شہر کے شمال مغرب میں ایک محلہ ہے
بازار محلہ۔ وہ وہاں رہتا ہے"۔ بوڑھی گارمی نے کہا تو
چمن چھنگو نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ پنگا
بندر کو ساتھ لے کر اس بوڑھی عورت کے مکان سے
باہر آیا اور پھر پوچھتے پوچھتے وہ بازار محلہ پہنچ گیا۔
وہاں کامل نجومی کو سب جانتے تھے اس لئے وہ جلد ہی
اس کے مکان پر پہنچ گئے ۔ کامل نجومی بوڑھا آدمی
تھا۔ اس نے پہلے تو کچھ بتانے سے صاف انکار کر دیا
لیکن جب چمن چھنگو نے اسے گارمی کا حوالہ دیا تو وہ
بتانے پر تیار ہو گیا۔

"سنو، اس دنیا میں صرف مجھے ہی اس بارے میں

علم ہے لیکن یہ بتا دوں کہ اس حصار کو ختم کرنا انتہائی مشکل کام ہے۔ ناکامی کی صورت میں تمہاری جان بھی جا سکتی ہے"۔ کامل نجومی نے کہا۔

"ہم اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر ظالم کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ اس لئے ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا"۔ چمن چھنگو نے کہا۔

"خدا کرے ایسا ہی ہو۔ تو سنو۔ گارشام جادوگر نے سرخ جزیرے میں رہنے والے انتہائی خوفناک اور آدم خور دیوؤں میں سے تین دیوؤں کو اپنے جادو کے زور پر قابو کر کے ان کو ہلاک کیا اور پھر ان کے سینے چیر کر اس نے ان کے دل نکال لئے ۔ پھر ان تینوں دلوں کو اس نے ایک دھاگے میں پرو کر ان پر چار خوفناک اور وحشی شیروں کا خون ڈالا۔ اس کے بعد اس نے ان دلوں کو سکھا کر اس کی راکھ بنائی اور یہ راکھ ایک ڈبیہ میں ڈال کر اس نے یہ ڈبیہ ایک غار میں چھپا دی ہے اور اس غار کے گرد چار طلسم رکھ دیئے ہیں اور یہ غار اس پہاڑی کے اندر ہے جہاں گارشام جادوگر کا محل ہے اور جب تک یہ راکھ اس

ڈبیہ سے نکال کر اس سرخ منکے پر نہیں ڈالی جائے گی گارشام جادوگر ہلاک نہیں ہو سکے گا۔ کامل نجومی نے کہا۔

"یہ طلسم کیا ہیں۔ ان کی کیا تفصیل ہے"۔ چین چینگلو نے پوچھا۔

"جب تم اس غار میں داخل ہوگے تو تم خودبخود پہلے طلسم میں پہنچ جاؤ گے۔ اس طلسم میں کالے رنگ کی ہزاروں وحشی عورتیں رہتی ہیں جو انسانوں کو ایک لمحے میں چیرپھاڑ کر رکھ دیتی ہیں۔ ان وحشی عورتوں کی سردارنی کا نام کالی ماتا ہے۔ یہ ان سب سے زیادہ وحشی اور طاقتور ہے۔ جب تک یہ کالی ماتا ہلاک نہیں ہوگی تب تک یہ طلسم ختم نہیں ہوگا اور پھر جیسے ہی یہ طلسم ختم ہوگا تم خودبخود دوسرے طلسم میں پہنچ جاؤ گے۔ اس طلسم میں ایک سو وحشی شیر رہتے ہیں جو اکٹھے حملہ کرتے ہیں۔ یہ اس قدر طاقتور اور خونخوار ہیں کہ پوری فوج کو بھی ایک لمحے میں چیرپھاڑ کر رکھ دیتے ہیں۔ ان شیروں کا سردار سرخ رنگ کا شیر ہے۔ گہرے سرخ رنگ کا۔ اسے سرخ

سردار کہتے ہیں۔ اس کی تمام طاقت اس کے دائیں
پنجے میں ہے۔ جب تک اس پنجے کو کاٹ نہ دیا جائے
اسے ہلاک نہیں کیا جا سکتا اور جب تک یہ ہلاک
نہیں ہوگا اس وقت تک یہ طلسم ختم نہیں ہو سکتا
ور اگر یہ طلسم ختم ہو گیا تو تم خودبخود تیسرے طلسم
میں پہنچ جاؤ گے۔ اسی تیسرے طلسم میں سیاہ رنگ کی
لاکھوں زہریلی مکھیاں رہتی ہیں جن میں سے ایک مکھی
بھی کسی کو کاٹ لے تو اس کا جسم پانی بن جاتا ہے۔
ان مکھیوں کا خاتمہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ
ان کی ملکہ مکھی کو دو مقناطیسی پتھروں میں رکھ کر
کچل دیا جائے اور یہ پتھر وہاں جگہ جگہ موجود ہیں۔
گر یہ طلسم ختم ہو جائے تو پھر تم خودبخود آخری
طلسم میں پہنچ جاؤ گے۔ اس طلسم میں ایک مینار ہے
جس کے اوپر ایک سرخ رنگ کا ستارہ تیزی سے گھوم
رہا ہے بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے۔ اس ستارے کے
ندر ایک سوراخ ہے اور اس مینار کے نیچے ایک تیر
ور کمان موجود ہے۔ اگر تم اس کمان میں تیر ڈال کر
اس گھومتے ہوئے ستارے پر چلاؤ اور یہ تیر اس

ستارے کے سوراخ سے گزر جائے تو یہ طلسم ختم ہ
جائے گا اور جیسے ہی یہ طلسم ختم ہوگا تو تم دوبار
اس غار میں پہنچ جاؤ گے جہاں وہ ڈبیہ موجود ہے او
تم ڈبیہ حاصل کر لو گے اور اگر تم کہیں بھی ناکام ہ
گئے تو تم ہلاک ہو جاؤ گے اور یہ ڈبیہ تمہیں سر
منکا حاصل کرنے سے پہلے حاصل کرنا ہوگی"۔ کام
نجومی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے، میرا کام کوشش کرنا ہے۔ کامیا
دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے"۔ چمن چھنگو نے بڑے
اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو کامل نجومی بے اختیا
مسکرا دیا۔

"تم واقعی حوصلے والے لڑکے ہو اور تمہیں اللہ
تعالیٰ کی مدد پر پورا بھروسہ ہے اس لئے تمہاری مد
کرنا میرا بھی فرض ہے سنو۔ میں تمہیں اشارے ب
دیتا ہوں جن کی مدد سے تم اگر چاہو تو ان طلسموں ک
ختم کر سکتے ہو"۔ کامل نجومی نے کہا۔

"یہ تو آپ کی خاص مہربانی ہوگی۔ چمن چھنگ
نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

۔ پہلے طلسم کا اشارہ یہ ہے کہ ان وحشی عورتوں کو اگر تم یقین دلا دو کہ تم ان کی کالی دیوی کے مجسمے کی ایک آنکھ میں موجود کالے پتھر پر پڑ جانے والی سفید دھاریوں کو غائب کر سکتے ہیں تو وہ تمہیں اپنے معبد میں پہنچا دیں گی اور تمہیں کچھ نہیں کہیں گی۔ ان کے معبد میں ایک بہت بڑا مجسمہ ہے جس کی ایک آنکھ میں کالے رنگ کا بڑا سا پتھر ہے جس پر سفید رنگ کی دھاریاں نظر آ رہی ہیں۔ تم اس عقیق سلیمانی کی انگوٹھی کو اس پتھر پر رگڑ دو گے تو یہ دھاریاں غائب ہو جائیں گی۔ پھر تمہیں اس سردارنی جس کا نام کالی ماتا ہے کے محل میں لے جایا جائے گا تاکہ وہ تمہیں انعام دے لیکن وہ بے حد وحشی عورت ہے۔ وہ تمہیں فوراً ہلاک کرنے کی کوشش کرے گی لیکن اگر تم اس کے دائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی کاٹ دو تو وہ فوراً ہلاک ہو جائے گی اور اس طرح طلسم ختم ہو جائے گا۔۔ کامل نجومی نے کہا۔

۔ اور دوسرے طلسم کے بارے میں کیا اشارہ ہے۔۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"جب تم پہلا طلسم ختم کر دو گے تم میری آواز تم تک خود بخود پہنچ جائے گی اور میں تمہیں اشارہ بتا دوں گا۔ اسی طرح باقی طلسموں کے اشارے ان کے ختم ہونے پر بتائے جائیں گے"۔ کامل نجومی نے کہا تو چھن چھنگو نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر پنگلو بندر کے ساتھ اس مکان سے باہر آ گیا۔

"میرا ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر لو پنگلو"۔ ایک ویران جگہ پر پہنچ کر چھن چھنگو نے کہا۔

"تم اب اس غار میں جانا چاہتے ہیں"۔ پنگلو بندر نے کہا۔

"ہاں"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگلو بندر نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور آنکھیں بند کر لیں۔ چھن چھنگو نے بھی آنکھیں بند کیں اور پھر دل ہی دل میں اس غار کے دہانے پر پہنچ جانے کا سوچا جس غار میں وہ راکھ والی ڈبیہ موجود تھی۔ اس کے جسم کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں تو اس نے دیکھا کہ وہ سیاہ رنگ کے ایک پہاڑی سلسلے میں موجود ہے اور سامنے ہی ایک غار کا دہانہ نظر آ رہا

تھا۔ چھن چھنگو سمجھ گیا کہ اس غار میں وہ ڈبیہ موجود ہے اور جیسے ہی وہ اس غار میں داخل ہوں گے پہلے طلسم میں پہنچ جائیں گے۔

"آؤ پنگو، اللہ کا نام لے کر چلیں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر اس نے اللہ تعالیٰ سے مدد کی دعا کی اور غار کے دہانے کی طرف چل پڑا۔ پنگو بندر اس کے ساتھ ساتھ تھا اور پھر وہ جیسے ہی غار میں داخل ہوئے اچانک ان کی نظروں کے سامنے ایک جھماکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ وہ ایک تنگ وادی میں موجود ہیں۔ جہاں سیاہ رنگ کے مکان تھے ۔ ایک طرف ایک بڑا سا مکان تھا اور درمیان میں ایک معبد بنا ہوا تھا۔ ابھی وہ کھڑے سب کچھ دیکھ رہے تھے کہ مکانوں کے دروازے کھلے اور ان میں سے سیاہ رنگ کی خوفناک شکلوں والی عورتیں نکل کر چیختی ہوئیں ان کی طرف دوڑ پڑیں۔ وہ واقعی بے حد وحشی اور خونخوار نظر آ رہی تھیں اور ان کا انداز ایسا تھا کہ وہ ایک لمحے میں چھن چھنگو اور پنگو بندر کو ہلاک کر دیں گی۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں تمہاری کالی دیوی کی آنکھ سے سفید دھاریاں ہٹا سکتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے چیختے ہوئے کہا تو وہ سب اس کے قریب آ کر رک گئیں۔

"کون ہو تم اور کہاں سے آئے ہو"۔ ان میں سے ایک عورت نے چیخ کر کہا۔

"میرا نام چھن چھنگو ہے اور یہ میرا دوست بندر ہے پنگو۔ ہمارے پاس پراسرار صلاحیتیں ہیں جن کی مدد سے میں تمہاری کالی دیوی کی آنکھ میں پڑ جانے والی سفید دھاریاں دور کر سکتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے کہا تو ان میں سے آدھی عورتیں چھن چھنگو کو آزمانے پر تیار ہو گئیں لیکن آدھی عورتیں انکار کر رہی تھیں وہ انہیں فوراً ہلاک کر دینا چاہتی تھیں۔ آخرکار ان میں فیصلہ ہوا کہ چھن چھنگو کو موقع دیا جائے ۔ اگر یہ کالی دیوی کی آنکھیں ٹھیک کر دے گا تو پھر اسے سردارنی کالی ماتا کے سامنے پیش کر دیا جائے ۔ پھر کالی ماتا جو فیصلہ کرے وہ سب کو منظور ہوگا چنانچہ چھن چھنگو اور پنگو بندر کو اس معبد میں لے جایا گیا

وہاں واقعی ایک بڑا سا مجسمہ موجود تھا جس کی شکل انتہائی خوفناک تھی۔ اس کی دونوں آنکھوں میں سیاہ پتھر تھے جن میں سے ایک پتھر پر دو سفید دھاریاں بنی ہوئی تھیں۔ چھن چھنگلو نے جیب سے عقیق سلیمانی والی انگوٹھی نکالی اور اس عقیق کو ان دھاریوں پر رگڑا تو دھاریاں غائب ہو گئیں۔

"واہ، واہ تم تو واقعی صلاحیتوں کے مالک ہو۔ تم نے ہماری دیوی کی آنکھ ٹھیک کر دی ہے"۔ سب عورتوں نے خوش ہو کر کہا اور پھر اس کالی دیوی کے سامنے سجدے میں گر گئیں۔ چھن چھنگلو کو اس مجسمے سے بے حد کراہت آ رہی تھی چنانچہ اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اس مجسمے کو ضرور توڑ دے گا چنانچہ اس نے خنجر نکالا اور آگے بڑھ کر اس نے دل ہی دل میں اللہ اکبر کا نعرہ لگا کر زور سے خنجر اس مجسمے کی گردن پر مارا تو دوسرا لمحہ اس کے لئے بھی انتہائی حیرت انگیز ثابت ہوا کہ خنجر لگتے ہی مجسمہ اس طرح ٹوٹ پھوٹ گیا جیسے وہ ریت کا بنا ہوا ہو۔ سب عورتیں چونکہ سجدے میں پڑی ہوئی تھیں اس لئے

انہیں معلوم ہی نہ ہو سکا کہ کیا ہوا اور کیوں مجسمہ ٹوٹا ہے۔ چھن چھنگو نے جلدی سے خنجر واپس چھپا لیا تھا۔ عورتیں مجسمہ ٹوٹنے پر چیخیں مارتی ہوئی معبد سے باہر دوڑ گئیں۔ چھن چھنگو وہیں رہ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ایک لمبے قد اور بھاری جسم اور سیاہ رنگ کی انتہائی بدشکل عورت چیختی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ یہ ان کی سردارنی تھی جس کا نام کالی ماتا تھا۔ اس کے پیچھے اور وحشی عورتیں بھی اندر آ گئیں۔

"کس نے توڑا ہے دیوی کا مجسمہ۔ میں اس کا خون پی جاؤں گی"۔ کالی ماتا نے وحشیوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ، میں ابھی تمہاری دیوی کے مجسمے کو دوبارہ ٹھیک کر سکتا ہوں"۔ چھن چھنگو نے کہا تو کالی ماتا رک گئی۔

"کیسے"۔ اس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے پہلے بھی اس کی آنکھ میں موجود سفید دھاریاں ختم کر دی تھیں۔ میرے اندر صلاحیتیں ہیں۔ میں اسے دوبارہ ٹھیک کر سکتا ہوں"۔ چھن

چھنگو نے کہا اور پھر تمام عورتوں نے بھی کالی ماتا کو بتایا کہ واقعی چھن چھنگو سفید دھاریاں غائب کر دی تھیں اور مجسمہ خودبخود ٹوٹ گیا ہے۔

"تو کرو اسے ٹھیک۔ اگر تم اسے ٹھیک کر دو گے تو تمہیں زندہ واپس بھیج دیا جائے گا"۔ کالی ماتا نے کہا۔

"ہاں، میں اسے ٹھیک کر سکتا ہوں لیکن اس کے ٹھیک ہونے کی ایک شرط ہے۔ وہ تم پوری کر دو"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"کونسی شرط"۔ کالی ماتا نے چونک کر کہا۔

"تمہارے دائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی سے خون کے چند قطرے اس مجسمے پر ڈالنے پڑیں گے۔ پھر یہ ٹھیک ہو جائے گی"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"ہاں ڈال دو۔ یہ ہماری دیوی ہے۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اسے ٹھیک ہونا چاہئے"۔ کالی ماتا نے کہا۔ وہ فوراً چھن چھنگو کی بات میں آ گئی تھی۔

"دکھاؤ مجھے انگلی"۔ چھن چھنگو نے کہا اور خنجر

دوبارہ نکال لیا۔ کالی ماتا نے دائیں ہاتھ کی درمیانی
انگلی آگے کر دی تو چھن چھنگو نے بجلی کی سی تیزی
سے خنجر کا وار کیا اور کالی ماتا کی پوری انگلی کٹ کر
دور جا گری۔ اس کے ساتھ ہی ہر طرف سیاہ رنگ کا
دھواں سا پھیل گیا اور اس میں سے رونے پیٹنے کی
آوازیں سنائی دینے لگیں۔

پہلے طلسم کو ختم کرنا ناممکن تھا لیکن چھن چھنگو
نے اسے ختم کر دیا۔ ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی
اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ کچھ دیر بعد دھواں چھٹا
تو چھن چھنگو اور چنگو بندر نے دیکھا کہ وہ ایک
وادی کے کنارے پر ایک پہاڑی چٹان پر موجود ہیں
اور سامنے وادی میں انتہائی خوفناک شیر دھاڑتے
ہوئے ادھر ادھر دوڑ رہے ہیں۔ اسی لمحے چھن چھنگو
کے کانوں میں کامل نجومی کی آواز پڑی۔

- مبارک ہو چھن چھنگو۔ تم نے واقعی انتہائی
ذہانت سے کام لیا ہے۔ اگر تم اس مجسمے کو نہ توڑتے
تو کالی ماتا کبھی بھی تمہیں اپنی انگلی سے خون نکالنے
کی اجازت نہ دیتی بلکہ فوراً ہی تمہیں ہلاک کر دیتی

یہ بات اشارے میں بھی نہیں بتائی جا سکتی تھی۔ اس لئے مجھے خدشہ تھا کہ تم کامیاب نہ ہو سکو گے۔ اس لئے میں نے تمہیں دوسرے طلسم کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا لیکن اب مجھ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت تمہارے ساتھ ہے اس لئے یقیناً تم دوسرے طلسم کو بھی فتح کر لو گے۔ اس طلسم میں اصل بات شیروں سے بچ کر سردار سرخ شیر تک پہنچنا ہے اور اس کے دائیں پنجے کو کاٹنا یا توڑنا ہے۔ لیکن سرخ شیر اس وقت سامنے آتا ہے جب باقی شیر ناکام ہو جاتے ہیں۔ اب باقی شیروں کو جن کی تعداد ایک سو ہے اور وہ سب انتہائی خونخوار اور خطرناک ہیں ان سے بچ کر سرخ شیر تک پہنچنا تمہارا اپنا کام ہے"۔ کامل نجومی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آواز سنائی دینا بند ہو گئی تو چین چھنگو نے کامل نجومی کی ساری بات چنگو بندر کو بتا دی جو بڑے غور سے وادی میں دھاڑتے ہوئے اور بھاگتے ہوئے شیروں کو دیکھ رہا تھا۔

"شیروں سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ انہیں

ہلاک کر دیا جائے اور تو کوئی طریقہ نہیں ہے"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"لیکن اتنے سارے شیروں کو بیک وقت کیسے ہلاک کیا جا سکتا ہے اور پھر یہ سب طلسمی شیر ہیں۔ جب تک ان کے سردار کو ہلاک نہیں کیا جائے گا اس وقت تک یہ ہلاک نہیں ہو سکتے"۔ چمن چھنگو نے کہا تو پنگو بندر اچانک خوشی سے اچھلنے لگا۔

"ارے ارے کیا ہوا"۔ چمن چھنگو نے اسے اس طرح اچھلتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میرے ذہن میں ایک ترکیب آ گئی ہے"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"کونسی، مجھے بھی تو بتاؤ"۔ چمن چھنگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہاڑوں میں ایک خاص قسم کی جڑی بوٹی ملتی ہے جسے میں پہچانتا ہوں۔ اس کو آگ لگا کر اگر وادی میں پھینک دیا جائے تو اس کا دھواں ہوا میں مل جاتا ہے اور اس دھوئیں کی تاثیر ہے کہ یہ درندوں کو ایک ساعت کے لئے بے ہوش کر دیتا ہے۔ اگر

شیروں کا خاتمہ نہیں کیا جا سکتا تو انہیں بے ہوش تو کیا جا سکتا ہے"۔ چنگو بندر نے کہا۔

" ارے واہ، یہ تو انتہائی شاندار ترکیب ہے۔ جلدی جاؤ اور وہ بوٹی ڈھونڈ کر لے آؤ۔ میں اس دوران چقماق پتھر ڈھونڈتا ہوں تاکہ اسے آگ لگائی جا سکے"۔ چھن چھنگو نے بھی خوش ہو کر کہا۔

" ابھی لے آتا ہوں"۔ چنگو بندر نے کہا اور دوڑتا ہوا پہاڑی چٹانوں کے پیچھے غائب ہو گیا جب کہ چھن چھنگو نے اٹھ کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چقماق پتھر تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس دوران چنگو بندر بھی واپس آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سوکھی ہوئی جھاڑی موجود تھی۔

" یہ لو وہ جھاڑی۔ اسے آگ لگا کر نیچے وادی میں پھینک دو۔ وہاں موجود سارے درندے بے ہوش ہو جائیں گے"۔ چنگو بندر نے کہا۔

"کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ یہی جھاڑی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ الٹا ہم مارے جائیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" تم بے فکر رہو۔ یہ وہی جھاڑی ہے۔ میں اسے

اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ چنگو بندر نے کہا تو چھن چھنگو نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر چقماق پتھروں کو رگڑ رگڑ کر ان میں سے چنگاریاں پیدا کیں۔ تھوڑی دیر بعد خشک جھاڑی جلنے لگ گئی اور اس میں سے کثیف دھواں نکلنے لگا تو چھن چھنگو نے سلگتی اور دھواں پیدا کرتی ہوئی جھاڑی اٹھا کر نیچے وادی میں پھینک دی۔ جھاڑی وادی میں جا گری اور بے شمار شیر دوڑتے ہوئے اس جھاڑی کی طرف بڑھے ۔ چھن چھنگو اور چنگو بندر اوپر بیٹھے تماشہ دیکھ رہے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ یہ دیکھ کر خوشی سے اچھل پڑے کہ آہستہ آہستہ شیروں کی حرکات سست پڑتی جا رہی تھیں اور پھر تھوڑی دیر بعد سب شیر جہاں جہاں موجود تھے وہیں ڈھیر ہو گئے ۔

" آؤ"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پھر وہ پہاڑی سے نیچے اترنے لگا۔ چنگو بندر اس کے پیچھے تھا اور پھر وہ وادی میں پہنچ گئے جہاں ایک سو خوفناک اور طاقتور شیر ٹیڑھے میڑھے انداز میں جگہ جگہ زمین پر بے ہوش پڑے ہوئے دور سے نظر آ رہے تھے اور پھر تھوڑی

ہی تلاش کے بعد انہوں نے سرخ شیر کو تلاش کر لیا۔ وہ ایک گہری جگہ میں بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس لئے دور سے نظر نہ آتا تھا۔ چھن چھنگو نے خنجر نکالا اور آگے بڑھ کر اس نے خنجر کی مدد سے اس کا دایاں پنجہ دو ضربوں سے کاٹ ڈالا اور جیسے ہی شیر کا پنجہ کٹا۔ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف سیاہ دھواں سا پھیلتا چلا گیا اور اس دھوئیں میں سے شیروں کے دھاڑنے کی خوفناک آوازیں سنائی دینے لگیں اور پھر آہستہ آہستہ کم ہوتے ہوتے ختم ہو گئیں۔ اس کے ساتھ ہی دھواں ختم ہوا تو چھن چھنگو اور پنگو بندر نے دیکھا کہ وادی میں موجود تمام شیر غائب ہو چکے تھے اور اب وادی خالی پڑی تھی پھر اچانک ان دونوں کی آنکھوں کے سامنے جھماکا ہوا اور پھر وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑے کہ وہ ایک سرنگ کے دہانے پر موجود تھے ۔ اس دہانے پر ایک سفید رنگ کا پتھر موجود تھا جو ایسے لگتا تھا جیسے کسی شیشے کا بنا ہوا ہو کیونکہ دوسری طرف بڑی اور وسیع سرنگ صاف دکھائی دے رہی

تھی اور سرنگ میں لاکھوں کی تعداد میں بڑی بڑی سیاہ رنگ کی مکھیاں اڑتی پھر رہی تھیں۔ انہیں دیکھنے سے ہی اندازہ ہو جاتا تھا کہ یہ انتہائی زہریلی مکھیاں ہیں۔ دہانے پر موجود اس شیشے نما پتھر کی وجہ سے وہ مکھیاں سرنگ سے باہر نہ آ سکتی تھیں۔

"ان میں سے ملکہ مکھی کونسی ہوگی"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"اندر ہی ہوگی لیکن ہم اندر کیسے داخل ہوں گے"۔ پنگو بندر نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

چھن چھنگو، دوسرا طلسم فتح کرنے پر مبارکباد قبول کرو۔ تم اور تمہارا دوست بندر تم دونوں نہ صرف بے حد عقلمند ہو بلکہ خوش قسمت بھی ہو۔ سوائے اس ترکیب کے کہ مخصوص جھاڑی کا دھواں پھیلا کر ان خوفناک شیروں کو بے ہوش کر دیا جائے اور کوئی طریقہ نہ تھا اور تم لازماً ان شیروں کے ہاتھوں ہلاک ہو جاتے۔ لیکن تمہارے دوست پنگو بندر نے ترکیب سوچ لی اور تم نے اس پر عمل کر ڈالا۔ اس طرح تم دوسرا طلسم بھی فتح کرنے میں کامیاب ہو گئے ہو۔

ب تیسرا طلسم تمہارے سامنے ہے جس جگہ تم موجود ہو یہاں ایسے پتھر موجود ہیں جن کا رنگ گہرا سرخ ہے۔ یہ مقناطیسی پتھر کہلاتے ہیں۔ ان پتھروں کے درمیان ملکہ مکھی کو رکھ کر جب تک کچلو گے نہیں تب تک یہ طلسم ختم نہیں ہو سکتا اور یہ مکھیاں اس قدر زہریلی ہیں کہ اگر ایک مکھی نے بھی تمہیں کاٹ لیا تو تمہارا جسم پانی بن کر بہہ جائے گا۔ اب میں تمہیں ایک اشارہ دیتا ہوں اور وہ اشارہ یہ ہے کہ دو مقناطیسی پتھروں کو اگر آپس میں زور سے رگڑا جائے تو ان میں ایسی کشش پیدا ہو جاتی ہے کہ ملکہ مکھی جہاں بھی موجود ہو فوراً آ کر اس سے چمٹ جاتی ہے لیکن صرف چند لمحوں کے لئے اور دوسرا اشارہ یہ ہے کہ سرنگ کے دہانے پر شیشے کا پتھر لگا ہوا ہے۔ اس کو خنجر کی مدد سے آسانی سے کاٹا جا سکتا ہے۔ کامل نجومی کی آواز سنائی دی اور پھر یہ بات کر کے آواز آنا بند ہو گئی۔ چونکہ یہ آواز صرف چھن چھنگو ہی سن سکتا تھا جبکہ چنگو بندر کو صرف ہلکی سی آواز ہی سنائی دیتی تھی لیکن وہ بات سمجھ نہ سکتا تھا اس لئے

وہ خاموش رہتا تھا۔

"کیا بتایا ہے کامل نجومی نے"۔ چنگو بندر نے خاموشی طاری ہونے پر چمن چھنگو سے پوچھا تو چمن چھنگو نے اسے تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ لیکن اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ ہم سرنگ کے اندر جا کر کیسے اس ملکہ مکھی کو تلاش کریں۔ یہ مکھیاں تو ہمیں چمٹ جائیں گی"۔ چنگو بندر نے کہا۔

"کامل نجومی کی باتیں سن کر میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے"۔ چمن چھنگو نے کہا۔

"کونسی"۔ چنگو بندر نے چونک کر پوچھا۔

"میں مقناطیسی پتھروں کو رگڑ کر ان میں کشش پیدا کرتا ہوں اور پھر شیشے کے درمیان خنجر کی نوک سے سوراخ کر کے کشش والے پتھر کو اس سوراخ پر رکھ دیتا ہوں۔ اس طرح کوئی مکھی بھی باہر نہ آ سکے گی اور ملکہ مکھی بھی پتھر کی کشش کی وجہ سے خودبخود آ کر اس سے چمٹ جائے گی اور پھر میں فوراً دوسرا پتھر اس پر رکھ کر اسے کچل دوں گا"۔ چمن چھنگو نے کہا۔

" ترکیب تو ٹھیک ہے لیکن جیسے ہی تم ملکہ مکھی کو کچلنے کے لئے پتھر اٹھاؤ گے اس سوراخ سے دوسری مکھیاں باہر آ جائیں گی اور پھر اس سے پہلے کہ تم ملکہ مکھی کو کچلو، ہم دونوں ان مکھیوں کے کاٹنے کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے"۔ پنگو بندر نے کہا۔

" اوہ ہاں، واقعی لیکن اس کا بھی بندوبست کیا جا سکتا ہے"۔ چمن چھنگو نے کہا۔

" کیسے"۔ پنگو بندر نے چونک کر کہا۔

" میں تمہیں اپنے کاندھوں پر بٹھا لوں گا۔ تم بھی ہاتھ میں ایک پتھر اٹھا لینا۔ جیسے ہی میں مقناطیسی پتھر ہٹاؤں تم نے فوراً اس سوراخ پر پتھر رکھ کر اسے دبا دینا ہے۔ اس طرح سوراخ بند ہو جائے گا اور مکھیاں باہر نہ آ سکیں گی جبکہ میں فوراً ہی دوسرے ہاتھ میں موجود پتھر سے ملکہ مکھی کو کچل دوں گا اور اس کے ساتھ ہی یہ طلسم فتح ہو جائے گا"۔ چمن چھنگو نے کہا تو پنگو بندر بے اختیار خوشی سے اچھل پڑا۔

" یہ بے حد شاندار اور عقلمندانہ ترکیب ہے"۔

چن چنگو نے ایک چپٹا سا
پنگو بندر نے کہا اور پھر
پتھر تلاش کر کے اسے پنگو بندر کو دے دیا اور پھر
خود بھی دو مقناطیسی پتھر اٹھا کر اس نے جیب میں
ڈال لئے اور پھر جیب سے خنجر نکال کر اس نے جب
اس شیشے نما پتھر کے درمیان خنجر کی نوک رکھ کر زور
سے دبایا تو نوک اس شیشے نما پتھر کے اندر اترتی چلی
گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اتنا سوراخ کر لینے میں کامیاب
ہو گیا جس سے مکھی آسانی سے باہر آ سکے۔
" جلدی کرو اپنا پتھر اس سوراخ پر رکھو"۔ چن
چنگو نے کہا اور پھر اس نے جیسے ہی خنجر کو سوراخ
سے نکالا پنگو بندر نے اپنا پتھر اس سوراخ پر رکھ کر
اسے دبا دیا۔ چن چنگو نے جلدی سے خنجر واپس
جیب میں ڈالا اور جیب سے دونوں مقناطیسی پتھر
نکال کر اس نے انہیں آپس میں زور زور سے رگڑنا
شروع کر دیا۔ کافی دیر تک رگڑنے کے بعد اس نے
پنگو بندر کو پتھر ہٹانے کے لئے کہا اور پنگو بندر نے
جیسے ہی پتھر ہٹایا۔ چن چنگو نے رگڑا ہوا پتھر اس
سوراخ پر رکھ دیا۔ دوسرے لمحے ان دونوں نے دیکھا

کہ اندر موجود مکھیوں میں شدید ہلچل سی پیدا ہوئی اور پھر ایک سرخ رنگ کی موٹی سی مکھی بجلی کی سی تیزی سے اڑتی ہوئی دوسری مکھیوں کے درمیان سے گزر کر سیدھی اس شیشے کی طرف بڑھی اور دوسرے لمحے وہ پتھر سے چمٹ گئی۔

ہوشیار چنگو۔ فوراً اپنا پتھر رکھ دینا۔ چھن چھنگو نے کہا اور تیزی سے مقناطیسی پتھر ہٹایا تو چنگو بندر نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا پتھر سوراخ پر رکھ کر اسے دبا دیا۔ چھن چھنگو نے دیکھا کہ پتھر پر موٹی سی سرخ مکھی چمٹی ہوئی تھی۔ اس نے تیزی سے دوسرے ہاتھ میں موجود پتھر پہلے پتھر پر رکھ کر اسے پوری قوت سے دبا کر گھما دیا اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور ہر طرف سیاہ دھواں سا پھیلتا چلا گیا اور پھر مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی آوازیں سنائی دیتی رہیں پھر آہستہ آہستہ خاموشی چھا گئی اور پھر جب دھواں چھٹا تو انہوں نے دیکھا کہ سرنگ مکھیوں سے خالی ہو چکی تھی اور وہ شیشہ بھی موجود نہ تھا۔ چنگو بندر اچھل کر چھن چھنگو کے

کاندھے سے نیچے اتر آیا اور پھر بے اختیار خوشی سے ناچنے لگا۔

مبارک ہو چھن چھنگو۔ تم نے ایک بار پھر اپنی عقلمندی سے تیسرا طلسم بھی فتح کر لیا ہے جو بظاہر ہر لحاظ سے ناممکن تھا۔ اب تم آخری طلسم میں پہنچ جاؤ گے۔ اس طلسم کے لئے ایک اشارہ میرے پاس ہے اور وہ یہ کہ تم تیر چلانے کے لئے مینار کے اوپر چڑھ بھی سکتے ہو۔ ضروری نہیں کہ تم زمین پر ہی کھڑے ہو کر تیر چلاؤ ۔ کامل نجومی کی آواز سنائی دی اور پھر جیسے ہی آواز آنا بند ہوئی۔ ایک جھماکا سا ہوا اور چھن چھنگو اور چنگو بندر نے دیکھا کہ وہ ایک اور وادی میں کھڑے تھے جہاں سامنے ایک بلند مینار تھا۔ اس مینار کے اوپر سرخ رنگ کا ستارہ انتہائی تیزی سے گھوم رہا تھا۔ اس قدر تیزی سے کہ اس پر نگاہ بھی نہ ٹھہر سکتی تھی اور اس میں موجود سوراخ تو ظاہر ہے نظر ہی نہ آ رہا تھا جبکہ مینار کے نیچے ایک کمان اور ایک ہی تیر پڑا ہوا تھا۔

یہ کیسے ہوگا یہ تو ناممکن ہے۔ چنگو بندر نے

انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کوئی چیز ناممکن نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا"۔ چھن چھنگو نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے کمان اور تیر اٹھا لیا۔ اس نے کمان کی رسی کھینچ کر دیکھی۔ ویسے وہ سوچ رہا تھا کہ اگر وہ اشارے کے مطابق مینار پر چڑھ بھی جائے تب بھی وہ اس سوراخ میں سے تیر کسی صورت میں نہیں گزار سکتا کیونکہ ستارہ واقعی انتہائی تیزرفتاری سے اور مسلسل گھوم رہا تھا۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک ترکیب آ گئی۔

" چھن چھنگو، ایسا ہو سکتا ہے کہ تم اس مینار پر چڑھ کر کسی لکڑی سے اس ستارے کو گھومنے سے روک دو جبکہ میں اس کے رکتے ہی اس کے سوراخ میں تیر گزار دوں"۔ چنگو بندر نے کہا۔

" لیکن کیا اس کی اجازت ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر کام آسان ہو جائے گا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" نہیں چھن چھنگو، تم ستارے کو نہیں روک سکتے۔ اگر تم نے اسے روکا تو تم ہلاک ہو جاؤ گے البتہ صرف اتنی اجازت ہے ستارہ جس سلاخ پر گھوم

جیب سے عقیق سلیمانی والی انگوٹھی نکال کر جیسے ہی عقیق کو اس سلاخ سے لگایا گھومتی ہوئی سلاخ یکلخت رک گئی۔

"ارے واہ، تمہاری بات درست نکلی"۔ چمن چھنگلو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیسے ہی انگوٹھی کو ہٹایا سلاخ ایک بار پھر تیزی سے گھومنے لگ گئی۔

"اب کیا کیا جائے ۔ یہ رکے اور میرے دونوں ہاتھ فارغ ہوں تو میں تیر اس سوراخ سے پار کروں"۔ چمن چھنگلو نے کہا۔

"میں تمہارے کاندھے پر بیٹھ جاتا ہوں۔ تم یہ انگوٹھی مجھے دے دو اور خود تیرکماں سنبھال لو۔ میں انگوٹھی کو سلاخ سے لگائے رکھوں گا اور تم تیر کو سوراخ میں سے گزار دینا"۔ چنگو بندر نے کہا تو چمن چھنگلو اس تجویز پر بے حد خوش ہوا۔ اس نے جلدی سے چنگو بندر کو اٹھا کر اپنے کاندھوں پر بٹھایا اور عقیق سلیمانی والی انگوٹھی اسے دے دی اور خود اس نے تیرکمان پکڑ کر تیر کو کمان میں جوڑ دیا۔ چنگو بندر

نے ہاتھ بڑھا کر انگوٹھی کو جیسے ہی سوراخ سے لگایا تو گھومتی ہوئی سلاخ رک گئی اور اس کے ساتھ ہی گھومتا ہوا ستارہ بھی رک گیا اور اس کا سوراخ سامنے آ گیا۔ فاصلہ بھی زیادہ نہ تھا۔ چھن چھنگو نے بڑے اطمینان سے تیر کا سرا اس سوراخ پر رکھ کر کمان کو کھینچا اور پھر چھوڑ دیا۔ دوسرے لمحے تیر اس سوراخ سے پار ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک زوردار دھماکہ ہوا اور ہر طرف دھواں سا چھا گیا۔

تھوڑی دیر بعد دھواں چھٹا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ اس غار کے دہانے کے اندر کھڑے تھے جس میں وہ داخل ہوئے تھے اور پھر پہلے طلسم میں پہنچ گئے تھے ۔ چنگلو بندر بے اختیار خوشی سے ناچنے لگا البتہ اس نے انگوٹھی چھن چھنگو کو واپس کر دی تھی اور چھن چھنگو نے اسے جیب میں ڈال لیا۔

- مبارک ہو چھن چھنگو۔ تم نے اور تمہارے دوست چنگلو بندر نے ایسا کارنامہ انجام دیا ہے جو واقعی ناممکن تھا۔ تم نے چاروں طلسم اپنی عقلمندی، ذہانت اور پھرتی سے فتح کر لئے ہیں۔ اب اس غار

میں آگے بڑھو۔ وہاں وہ ڈبیہ پڑی ہوگی جس میں وہ راکھ ہے جس کی حفاظت کے لئے گارشام جادوگر نے یہ چاروں طلسم قائم کئے تھے ۔ اب تم یہ ڈبیہ لے کر سرخ منکے کو حاصل کرنے کے لئے جاؤ اور پھر جب سرخ منکا حاصل کر لو تو تم نے اس منکے پر یہ راکھ ڈال دینی ہے۔ جیسے ہی یہ راکھ اس منکے پر گرے گی گارشام جادوگر کو اطلاع مل جائے گی اور وہ تمہارے پاس پہنچ جائے گا لیکن وہ اس وقت تک ہلاک نہ ہو سکے گا جب تک تم اس منکے کو اپنے خنجر سے نہ کاٹ دو اور جیسے ہی منکا کٹے گا گارشام جادوگر کا جسم بھی دو ٹکڑے ہو جائے گا لیکن اگر اس کے جسم کے دونوں ٹکڑے اس کے محل میں پہنچ گئے تو وہ دوبارہ زندہ ہو جائے گا لیکن وہ دوبارہ محل سے باہر نہ نکل سکے گا اور تمہیں اس کے محل میں جا کر اس سے مقابلہ کر کے اسے ہلاک کرنا پڑے گا۔ کامل نجومی کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی تو چھن چھنگو نے پنگو بندر کو ساری تفصیل بتائی اور پھر وہ آگے بڑھے تو غار کے آخری حصے میں ایک سرخ رنگ

سی لکڑی کا تھال موجود تھا جس کے اوپر ایک لکڑی کی ڈبیہ رکھی ہوئی تھی۔ چھن چھنگو نے وہ ڈبیہ اٹھائی۔ اسے کھولا تو اندر سرخ رنگ کی راکھ موجود تھی۔ اس نے ڈبیہ بند کر کے اسے جیب میں ڈالا اور پھر وہ دونوں واپس مڑ گئے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ غار سے باہر آ گئے ۔

" اب ہم نے کالے جنگل میں جانا ہے جہاں درندوں کی کثرت ہے "۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" لیکن کیا طاقتوں کے ذریعے براہ راست اس جھیل تک نہیں پہنچ سکتے "۔ چنگو بندر نے کہا۔

" پہنچ تو سکتے ہیں لیکن وہاں بھی تو درندے ہوں گے اور جب تک ہم سنبھلیں گے وہ ہم پر ٹوٹ پڑیں گے "۔ چھن چھنگو نے کہا۔

" تو پھر ایسا ہے چھن چھنگو کہ ہم وہ درندوں کو بے ہوش کر دینے والی جھاڑی اپنے جسموں کے گرد باندھ لیں اور انہیں جلا دیں۔ اس طرح دھواں ہمارے جسموں کے گرد پھیل جائے گا اور جیسے ہی درندے قریب آئیں گے وہ بے ہوش ہو کر گر پڑیں

گے"۔ چنگو بندر نے کہا۔

" لیکن یہ تمہاری کب تک ساتھ رہے گی۔ نہیں ہمیں کوئی اور مستقل طریقہ اختیار کرنا ہوگا"۔ چمن چنگو نے کہا اور پھر وہ کافی دیر تک سوچتا رہا اور پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک ترکیب آ گئی۔

" ارے ہاں، اس طرح ہم درندوں کو دھوکہ دے سکتے ہیں"۔ اس نے چونک کر کہا۔

" کس طرح"۔ چنگو بندر نے کہا۔

" ہم یہاں پہاڑی ریچھ کا شکار کر کے اس کی کھال اتار لیں اور پھر یہ کھال میں اوڑھ لوں تو درندے مجھے ریچھ سمجھ کر قریب نہیں آئیں گے جبکہ تم ویسے ہی بندر ہو۔ تم سے انہوں نے کیا لینا ہے"۔ چمن چنگو نے کہا۔

" پہاڑی ریچھ چونکہ پہاڑ پر رہتا ہے جنگل میں نہیں رہتا اس لئے وہ اسے اجنبی جانور سمجھ کر اس پر ٹوٹ پڑیں گے۔ اگر تم نے کھال اوڑھنی ہی ہے تو پھر جنگل کے ریچھ کی کھال اوڑھو۔ ویسے اس سے میرے ذہن میں ایک اور خیال بھی آیا ہے۔ اس سے کام ہو

سکتا ہے"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"وہ کیا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"جنگل میں ایک درخت ہوتا ہے کانٹے دار پتوں والا۔ اس کی گوند سے ایسی بو نکلتی ہے کہ کوئی درندہ قریب ہی نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ درندے ایسے درختوں سے دور رہتے ہیں البتہ بندروں کو یہ گوند پسند ہے اس لئے وہ مزے سے اسے کھاتے رہتے ہیں۔ تم وہ گوند اپنے ہاتھوں پر مل لو تو کوئی درندہ تمہارے قریب ہی نہیں آئے گا اور میں تمہارے پاس کھڑا رہوں گا"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"اوہ، یہ زیادہ اچھی ترکیب ہے۔ آؤ میرا ہاتھ پکڑ لو"۔ چھن چھنگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تو پھر جنگل کے آغاز پر چلو۔ تم وہاں رک جانا میں جنگل کے اندر جا کر گوند لے آؤں گا"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم میرا ہاتھ پکڑ لو"۔ چھن چھنگو نے کہا تو پنگو بندر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر لیں اور چھن چھنگو نے بھی آنکھیں بند کر لیں اور دل

ہی دل میں کہا کہ انہیں کالے جنگل کے آغاز میں پہنچا دیا جائے ۔ دوسرے لمحے اس کے جسم کو جھٹکا سا لگا اور چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک خوفناک جنگل کے آغاز میں کھلی جگہ پر کھڑے ہیں۔ جنگل بے حد گھنا تھا اور اندر سے درندوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ چنگو نے بھی آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے چھن چھنگو کا ہاتھ بھی چھوڑ دیا۔

"تم یہیں رکو میں جا کر گوند لے آتا ہوں"۔ چنگو بندر نے کہا اور چھن چھنگو کے اثبات میں سر ہلاتے ہی وہ دوڑتا ہوا جنگل کے اندر غائب ہو گیا۔ چھن چھنگو وہیں خاموش کھڑا رہا۔ پھر کافی دیر بعد چنگو بندر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں گوند کا کافی بڑا سا گولہ سا پکڑا ہوا تھا اور وہ عقبی دونوں ٹانگوں پر سیدھا ہو کر چلتا ہوا واپس آ رہا تھا۔ اس نے گہرے سرخ رنگ کی یہ گوند چھن چھنگو کے سامنے رکھ دی۔ چھن چھنگو نے گوند اٹھائی تو اس میں سے عجیب سی بو آ رہی تھی۔ کھٹی اور کسیلی سی بو۔ اس نے گوند کو اپنے

دونوں ہاتھوں پر اچھی طرح مل لیا اور باقی گوند اس نے زمین پر رکھ دی تو پنگو بندر نے اسے اس طرح شوق سے کھانا شروع کر دیا جیسے کسی نے اس کی انتہائی پسندیدہ غذا سے کھانے کو دے دی ہو۔

" بہت شکریہ چھن چھنگو۔ بڑے طویل عرصے بعد یہ گوند کھانے کو ملی ہے"۔ پنگو بندر نے گوند کھا کر خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" میرا ہاتھ پکڑ لو کیونکہ جنگل نجانے کتنا وسیع ہے اور جھیل کہاں ہو"۔ چھن چھنگو نے کہا اور پنگو بندر نے سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ کر چھن چھنگو کا ہاتھ پکڑ لیا اور آنکھیں بند کر لیں۔ چھن چھنگو نے بھی آنکھیں بند کیں اور دل ہی دل میں کہا کہ انہیں کالے جنگل میں موجود جھیل کے کنارے پر پہنچا دیا جائے ۔ جس جھیل میں وہ مگرمچھ رہتا ہے جس کے پیٹ میں منکا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کو جھٹکا سا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں تو اس نے دیکھا کہ وہ ایک جھیل کے کنارے پر موجود تھے ۔ چاروں طرف خوفناک جنگل تھا۔ پنگو

بندر نے بھی آنکھیں کھول دی تھیں۔ اسی لمحے دور سے بے شمار شیر، چیتے اور ریچھ دوڑتے ہوئے ان کی طرف بڑھنے لگے لیکن پھر کچھ دور پہنچ کر وہ یکلخت نہ صرف رک گئے بلکہ واپس دوڑ پڑے اور چھن چھنگو سمجھ گیا کہ ایسا اس گوند کی بو کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس لئے اب وہ پوری طرح مطمئن تھا۔ اس نے جیب سے سرخ مینڈک کی آنکھ نکالی اور ساتھ ہی خنجر بھی نکال لیا اور پھر اس نے سرخ مینڈک کی آنکھ کو جھیل کے کنارے سے کچھ فاصلے پر رکھ دیا اور خود ایک طرف جھاڑی کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گیا۔ چنگو بندر ایک قریبی درخت پر چڑھ کر اس کے پتوں میں چھپ کر بیٹھ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے جھیل کے پانی میں شدید ہلچل دیکھی تو چھن چھنگو سمجھ گیا کہ مگرمچھ سرخ مینڈک کی آنکھ کی بو سونگھ کر باہر آ رہا ہے اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد ایک خوفناک مگرمچھ نے اپنا سر باہر نکالا اور اسے اس طرح گھمایا جیسے بو کے مرکز کا تعین کر رہا ہو۔ پھر وہ تیزی سے کنارے پر آیا اور رینگتا ہوا اس طرف کو بڑھنے لگا جہاں سرخ

مینڈک کی آنکھ پڑی ہوئی تھی۔ چمن چھنگو تیار تھا۔
خنجر اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا اسی لمحے اس نے
پنگو کو بھی درخت سے نیچے اترتے دیکھا۔ پھر جیسے ہی
مگرمچھ اس جھاڑی کے قریب پہنچا چمن چھنگو یکلخت
جھاڑی کی اوٹ سے نکلا اور اس نے بجلی کی سی تیزی
سے آگے بڑھ کر مگرمچھ کی ایک آنکھ میں خنجر مار دیا۔
اسی لمحے پنگو بندر نے بھی اتر کر قریب ہوتے ہوئے
چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے اس نے اپنا پنجہ مگرمچھ
کی دوسری آنکھ پر مار دیا۔ دونوں آنکھیں ختم ہوتے
ہی مگرمچھ تڑپنے لگا اور چند لمحوں بعد ہلاک ہو گیا تو
چمن چھنگو نے فوری طور پر اسے الٹا دیا اور پھر اس
نے خنجر سے اس کا پیٹ چاک کر دیا۔ اندر گندی
رطوبت سی بھری ہوئی تھی۔ اس نے خنجر سے اس
رطوبت کو ہٹایا تو ایک سرخ رنگ کا منکا سامنے آ
گیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر منکا اٹھایا اور پھر اسے
جھاڑی کے پتوں کے ساتھ رگڑ کر صاف کر لیا۔ اس
کے ساتھ ہی اس نے جیب سے وہ ڈبیہ نکالی اور اسے
کھول کر منکا اس راکھ میں ڈال دیا۔ جیسے ہی اس نے

منکے کو راکھ میں ڈالا تو اچانک ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی آسمان سے ایک لمبے قد کا بدصورت سا آدمی اڑتا ہوا آیا اور ان کے سامنے زمین پر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ غصے سے تمتما رہا تھا۔

" تم، تم نے یہ منکا بھی حاصل کر لیا اور راکھ بھی۔ میں تمہیں ابھی جلا کر راکھ کر دیتا ہوں"۔ اس آنے والے آدمی نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر پھونک ماری تو آگ کا ایک گولہ سا چھن چھنگو کی طرف بڑھا لیکن اس کے قریب پہنچ کر آگ یکلخت غائب ہو گئی۔ ادھر چھن چھنگو نے منکا واپس نکالا اور خنجر کی مدد سے اس کو کاٹنے کی کوشش کی لیکن منکا گول تھا اس کے ہاتھ سے پھسل جاتا تھا۔ ادھر جب گارشام جادوگر نے دیکھا کہ چھن چھنگو پر جادو اثر نہیں کر رہا تو وہ چیختا ہوا خود چھن چھنگو کی طرف دوڑا تاکہ اس سے منکا چھین سکے لیکن اسی لمحے ایک طرف کھڑے ہوئے چنگو بندر نے چھلانگ لگائی اور گارشام جادوگر کے منہ پر پنجہ مار کر دوسری طرف جا

کھڑا ہوا۔

گارشام جادوگر چیختا ہوا اس کی طرف مڑا اور عین اسی لمحے چھن چھنگو اس منکے کو درمیان سے کاٹنے میں کامیاب ہو گیا۔ جیسے ہی منکا کٹا گارشام جادوگر نے چیخ ماری اور نیچے گر گیا۔ اس کا جسم خود بخود درمیان سے کٹ گیا تھا اور دونوں ٹکڑے علیحدہ علیحدہ ہو گئے تھے لیکن اس سے پہلے کہ چھن چھنگو آگے بڑھتا دونوں ٹکڑے خود بخود فضا میں بلند ہوئے اور دیکھتے ہی دیکھتے جنگل کے اوپر غائب ہو گئے تو چھن چھنگو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کا مطلب تھا کہ دونوں ٹکڑے اب واپس محل میں پہنچ کر جڑ جائیں گے اور گارشام جادوگر دوبارہ زندہ ہو جائے گا لیکن وہ محل سے باہر نہ نکل سکے گا اور اب اسے ہلاک کرنے کے لئے محل کے اندر جانا پڑے گا۔

" یہ تو ہلاک ہو جانے کے باوجود اڑ کر بھاگ گیا ہے"۔ چنگو بندر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں، اب یہ محل تک محدود ہو گیا ہے۔ اب اسے ہلاک کرنے کے لئے ہمیں محل کے اندر جا کر

اس سے دوبارہ مقابلہ کرنا پڑے گا۔ چھن چھنگو نے کہا۔

۔ لیکن جب وہ ہلاک ہو گیا تھا تو پھر زندہ کیسے ہو گیا۔ پنگو بندر نے کہا۔

۔ یہ سب کچھ منکے کے کٹنے کی وجہ سے ہوا ہے۔ حقیقتاً میں وہ مرا نہیں تھا البتہ اگر ہم دونوں ٹکڑوں کو روک لیتے اور آپس میں ملنے نہ دیتے تو پھر وہ کچھ دیر بعد سچ مچ ہلاک ہو جاتا۔ بہرحال اب ہمیں اس کے محل میں جانا پڑے گا۔ اب یہاں رکنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ چھن چھنگو نے کہا۔

۔ ٹھیک ہے محل کے اندر جا کر بھی ہم اطمینان سے اسے ہلاک کر سکتے ہیں کیونکہ انگوٹھی کی وجہ سے تم پر اس کا جادو اثر نہیں کر سکے گا۔ اس لئے چلو۔ چنگو بندر نے کہا۔

۔ اگر یہ سب کچھ آسانی سے ہو سکتا تو پھر یہ مسئلہ پیدا ہی نہ ہوتا۔ ٹھہرو مجھے بندر بابا سے بات کر لینے دو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ الٹا ہم پھنس جائیں۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں

بند کر لیں اور دل ہی دل میں بندر بابا کو یاد کیا۔

"بندر بابا، ہم نے سرخ منکا بھی حاصل کر لیا اور راکھ بھی اور میں نے منکے کو کاٹ بھی دیا اور گارشام جادوگر کا جسم بھی دو ٹکڑوں میں تبدیل ہو گیا لیکن دونوں ٹکڑے اڑ کر واپس محل میں چلے گئے ہیں۔ اب ہم محل میں جا رہے ہیں۔ ہمیں بتائیں کہ وہاں ہمیں کیا کرنا ہوگا اور ہمارے لئے کیا خطرات ہیں"۔ چھن چھنگو نے دل ہی دل میں بندر بابا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چھن چھنگو بیٹے۔ تم نے اور پنگو بندر نے واقعی بہت شاندار کارنامہ سرانجام دیا ہے جس طرح تم نے چاروں طلسم ختم کئے ہیں وہ واقعی قابل داد ہیں۔ اب گارشام جادوگر کی طاقت آدھی رہ گئی ہے لیکن جیسے ہی تم اس کے محل میں داخل ہو گے وہاں موجود اس کے محافظ تم پر حملہ کر دیں گے اور تم ان کا کسی طرح بھی مقابلہ نہ کر سکو گے اور دوسری بات یہ کہ گارشام جادوگر نے محل میں پہنچتے ہی اپنی حفاظت کے لئے ایک اور حصار قائم کر لیا ہے۔ اس حصار کے

مطابق اس نے فوری طور پر اپنی جان ایک سرخ
رنگ کے کبوتر میں رکھ دی ہے اور اس کبوتر کو اس
نے ایک پنجرے میں ڈال کر ایک تہہ خانے میں
چھپا دیا ہے۔ اس تہہ خانے کی حفاظت اس کے دس
محافظ کر رہے ہیں۔ اب تمہیں اس تہہ خانے میں
پہنچ کر اس پنجرے کو توڑ کر اس میں موجود کبوتر کو
پکڑنا ہوگا اور پھر جیسے ہی اس کبوتر کو ذبح کرو گے
گارشام جادوگر ہلاک ہو جائے گا لیکن یہ سن لو کہ
اس کے محل میں ایک سو محافظ موجود ہیں۔ اس لئے
تم نے سوچ سمجھ کر اندر جانا ہے اور اپنی حفاظت بھی
کرنی ہے۔ اس کبوتر کو بھی ہلاک کرنا ہے ورنہ تم خود
بھی ان محافظوں کے ہاتھوں ہلاک ہو جاؤ گے"۔ بندر
بابا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی
ان کی آواز آنی بند ہو گئی تو چن چھنگو نے آنکھیں
کھول دیں۔

"کیا بتایا ہے بندر بابا نے"۔ چنگو بندر نے پوچھا تو
چن چھنگو نے اسے پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ، پھر یہ سب کچھ کیسے ہوگا۔ ہم محافظوں سے

تو نہیں لڑ سکتے"۔ چنگو بندر نے کہا۔

" واقعی ہم ان سے نہیں لڑ سکتے لیکن ہم نے بہرحال اس ظالم کا خاتمہ تو کرنا ہے۔ اس لئے چلو پہلے اس کے محل کے پاس تو چلیں۔ پھر سوچیں گے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی چنگو بندر نے آگے بڑھ کر چھن چھنگو کا ہاتھ پکڑا اور آنکھیں بند کر لیں۔ چھن چھنگو نے بھی آنکھیں بند کر لیں اور دل ہی دل میں کہا کہ انہیں گارشام جادوگر کے محل کے سامنے پہنچا دیا جائے ۔ اس کے جسم کو جھٹکا سا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھولیں تو اس نے دیکھا کہ وہ اس سیاہ پہاڑی کے قریب موجود تھے اور سامنے ایک بڑا سا سیاہ رنگ کا محل تھا جس کی دیواریں اتنی اونچی تھیں کہ جیسے آسمان سے باتیں کر رہی ہوں۔ اس کا بڑا سا پھاٹک بھی بند تھا۔

" تم اس محل کے گرد چکر لگاؤ چنگو۔ شاید کوئی خفیہ راستہ ہو اور ہم محافظوں کی نظروں سے بچ کر اندر داخل ہو سکیں"۔ چھن چھنگو نے کہا تو چنگو بندر

سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور دوڑتا ہوا محل کی ایک سمت چلا گیا اور جلد ہی چھن چھنگو کی نظروں سے اوجھل ہو گیا لیکن کچھ دیر بعد وہ واپس آ گیا۔

"کوئی راستہ نہیں ہے"۔ چنگو بندر نے کہا۔

"میں بتاتا ہوں"۔ اچانک انہیں اپنے عقب سے ایک آواز سنائی دی تو وہ دونوں تیزی سے مڑے تو انہوں نے ایک بونے کو چٹان پر کھڑے دیکھا۔ وہ بونوں کا شہزادہ تھا اور پہلے بھی وہ چھن چھنگو کی مدد کرتا رہتا تھا۔

"تم آ گئے۔ بہت شکریہ، ہمیں بتاؤ کہ ہم کیا کریں تاکہ اس ظالم کا خاتمہ ہو سکے"۔ چھن چھنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو میں آیا ہوں ورنہ تم اندر داخل ہوتے ہی گارشام جادوگر کے محافظوں کے ہاتھوں مارے جاتے۔ محل کے عقبی طرف گندے پانی کا راستہ ہے جو کہ ایک سرنگ کی طرح کا ہے۔ تم اس سرنگ کے راستے اندر جا سکتے ہو۔ یہ سرنگ ایک تالاب میں جا کر ختم ہو جاتی ہے۔ وہاں ایک اور

راستہ ہوگا جو سیدھا اس کمرے تک پہنچتا ہے جہاں کبوتر موجود ہے۔ لیکن تمہیں بہرحال اس کمرے کے محافظوں کا خاتمہ تو کرنا پڑے گا اور پھر جیسے ہی تم سرنگ سے باہر آؤ گے گارشام جادوگر کو علم ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ محل میں موجود باقی محافظوں کو بھی وہاں اکٹھے کر لے۔ اس لئے جس قدر پھرتی سے کام کرو گے اتنا ہی فائدے میں رہو گے"۔ بونے شہزادے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ چٹان سے اترا اور غائب ہو گیا۔

" وہ راستہ تو میں نے دیکھا ہے لیکن مجھے یہ خیال نہ رہا کہ اس راستے سے بھی اندر جایا جا سکتا ہے"۔ چنگو بندر نے کہا اور چھن چھنگو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" لیکن اصل مسئلہ تو وہی رہا کہ ان محافظوں سے کیسے لڑا جائے ۔ میرے پاس تو صرف ایک خنجر ہے ان کے پاس تو تلواریں ہوں گی اور پھر وہ انتہائی طاقتور ہوں گے"۔ چھن چھنگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس بارے میں تو واقعی سوچنا پڑے گا"۔ چنگو بندر نے بھی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک کام ہو سکتا ہے کہ کسی طرح وہاں ان محافظوں کو بے ہوش کر دینے والی کوئی چیز پھینک دی جائے اور سب محافظ بے ہوش ہو جائیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"لیکن پھر تو تم بھی بے ہوش ہو جاؤ گے اور دوسری بات یہ کہ ایسی کونسی چیز ہو سکتی ہے"۔ چنگو بندر نے کہا۔

"ٹھہرو، مجھے بڑے بابا سے پوچھنے دو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی ایسا مشورہ دیں جس سے مسئلہ حل ہو جائے"۔ چھن چھنگو نے کہا اور آنکھیں بند کر کے اس نے دل ہی دل میں بڑے بابا کو یاد کیا۔

"کیا بات ہے چھن چھنگو بیٹے"۔ بڑے بابا کی کانپتی ہوئی آواز سنائی دی تو چھن چھنگو نے ساری تفصیل انہیں بتا دی۔

"تمہارے پاس عقیق سلیمانی والی انگوٹھی تو موجو: ہے ناں"۔ بڑے بابا نے پوچھا۔

"ہاں بڑے بابا۔ اس کی وجہ سے تو گارشام جادوگر کا کوئی جادو مجھ پر اثر نہیں کر رہا ورنہ تو وہ انتہائی طاقتور جادوگر ہے"۔ چھن چھنگو نے دل ہی دل میں بڑے بابا کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس عقیق سلیمانی کو انگوٹھی سے نکال کر خنجر کے دستے میں سوراخ کرکے اسے وہاں لگا دو اس طرح کہ وہ گرے نہیں۔ پھر اس خنجر کو ہاتھ میں پکڑ کر اور چنگو بندر کا ہاتھ پکڑ کر محل کے اندر چلے جاؤ۔ جب تک یہ عقیق سلیمانی تمہارے خنجر کے دستے میں رہے گا تمہیں کوئی محافظ یا جادوگر نہ دیکھ سکے گا البتہ اگر تم نے یہ خنجر اپنے جسم سے علیحدہ کر دیا تو تم انہیں نظر آ جاؤ گے اور اگر تم نے چنگو بندر کا ہاتھ چھوڑ دیا تو چنگو بندر بھی انہیں نظر آ جائے گا"۔ بڑے بابا نے کہا۔

"اگر میں چنگو بندر کو باہر ہی چھوڑ دوں تو یہ زیادہ بہتر نہیں ہے بڑے بابا"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"نہیں، وہ تمہارا بہترین ساتھی ہے اور مشکل وقت میں تمہارے کام آتا ہے"۔ بڑے بابا نے کہا۔

"ٹھیک ہے بڑے بابا۔ شکریہ آپ ہمارے لئے دعا بھی کریں"۔ چھن چھنگو نے کہا اور دوسری طرف سے اللہ حافظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو چھن چھنگو نے آنکھیں کھول دیں اور پھر اس نے پنگو بندر کو ساری بات بتا دی۔

"تم ایسا کرو چھن چھنگو کہ یہ خنجر مجھے دے دو اور تم باہر رہ جاؤ۔ میں اس کبوتر کو پکڑ کر محل سے باہر لے آؤں گا۔ چونکہ گارشام جادوگر اب محل تک محدود ہو گیا ہے اس لئے وہ باہر نہ آ سکے گا اور ہم اس کبوتر کو یہاں آسانی سے ہلاک کر دیں گے"۔ پنگو بندر نے کہا۔

"جادوگر نہیں آ سکتا لیکن اس کے محافظ تو باہر آ سکتے ہیں"۔ چھن چھنگو نے کہا۔

"نہیں، جب وہ خود نہیں آ سکتا تو اس کے محافظ بھی نہیں آ سکیں گے اور دوسری بات یہ کہ میں انہیں معلوم ہی نہ ہونے دوں گا۔ اس کمرے میں لازماً کوئی نہ کوئی روشندان ہوگا۔ میں بندر ہوں اس لئے آسانی سے اندر چلا جاؤں گا اور چونکہ میرے منہ

میں خنجر ہوگا اس لئے جیسے ہی میں بنجرے کو پکڑوں گا بنجرہ بھی ان کی نظروں سے غائب ہو جائے گا ورنہ تم وہاں گئے تو لازماً تمہیں دروازہ کھولنا پڑے گا۔ اس طرح محافظوں کو معلوم ہو جائے گا"۔ چنگو بندر نے کہا۔

" اوہ، بات تو تمہاری بھی ٹھیک ہے"۔ چھن چھنگو نے رضامند ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے انگوٹھی نکالی اور پھر اس نے بجائے اس انگوٹھی سے عقیق سلیمانی نکال کر دستے میں لگانے کے انگوٹھی کو دستے کے ایک کیل کے ساتھ جوڑ دیا اور پتھر کی مدد سے اس نے اسے مضبوط کر دیا۔

" ارے ارے، تم تو مجھے بھی نظر نہیں آ رہے"۔ اچانک چنگو بندر نے چیخ کر کہا تو چھن چھنگو نے خنجر زمین پر رکھ دیا۔

" ہاں، اب نظر آنے لگ گئے ہو۔ دو مجھے خنجر"۔ چنگو بندر نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے زمین پر پڑا ہوا خنجر اٹھا لیا اس کے ساتھ ہی چنگو بندر چھن چھنگو کو نظر آنا بند ہو گیا اور چھن چھنگو ظاہر ہے اب

سوائے انتظار کے کچھ نہ کر سکتا تھا اس لئے وہ ایک
چٹان پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ کافی دیر بعد اچانک خنجر
زمین پر پڑا نظر آیا اور اس کے ساتھ ہی اسے چنگو
بندر بھی نظر آ گیا۔ جس نے ایک ہاتھ میں پنجرہ پکڑا
ہوا تھا۔ ظاہر ہے وہ دونوں ٹانگوں پر چلتا ہوا آیا تھا۔
چھن چھنگو نے جلدی سے پنجرہ پکڑ لیا اور پھر اس
نے خنجر اٹھا کر اس نے پنجرے کی تاریں کاٹ ڈالیں
اور کبوتر کو پکڑ کر خنجر کی مدد سے اس کی گردن کاٹ
دی جیسے ہی کبوتر کی گردن کٹی ایک خوفناک دھماکہ
ہوا اور ہر طرف دھواں سا چھا گیا اور اس میں سے
رونے پیٹنے کی آوازیں سنائی دیتی رہی۔ پھر ایک چیختی
ہوئی آواز سنائی دی۔

" میرا نام گارشام جادوگر تھا۔ میں دنیا کا انتہائی
طاقتور جادوگر تھا۔ میں نے اپنے آپ کو بچانے کے
لئے محل قائم کیا اور طلسم بنائے تھے لیکن چھن چھنگو
اور اس کے دوست چنگو بندر نے یہ سب کچھ ختم کر
دیا اور مجھے ہلاک کر دیا"۔ اس کے ساتھ ہی خاموشی
طاری ہو گئی اور پھر جب دھواں چھٹا تو انہوں نے

دیکھا کہ جہاں پہلے محل تھا وہاں اب خالی جگہ تھی اور وہاں سو کے قریب آدمی جگہ جگہ بے ہوش پڑے ہوئے تھے ۔

" یہ انسان تھے اس لئے ہلاک نہیں ہوئے ۔ آؤ اب واپس گارسان چلیں۔ یہ خود ہی ہوش میں آ کر اپنے گھروں کو چلے جائیں گے "۔ چھن چھنگو نے کہا تو چنگو بندر نے سر ہلاتے ہوئے چھن چھنگو کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر چھن چھنگو نے دل ہی دل میں گارسان پہنچنے کا کہا تو اس کے جسم کو جھٹکا لگا اور اس نے آنکھیں کھولیں تو اس نے دیکھا کہ وہ گارسان شہر کے اندر موجود تھے ۔ چنگو بندر نے بھی آنکھیں کھول دیں اور پھر وہ دونوں زلیخا کے گھر پہنچ گئے ۔ زلیخا کو جب معلوم ہوا کہ چھن چھنگو نے اس ظالم جادوگر کا بھی خاتمہ کر دیا ہے تو وہ بے حد خوش ہوئی۔ چھن چھنگو بھی خوش تھا کہ اس نے ایک اور ظالم کا خاتمہ کر دیا ہے۔

ختم شد

چمن چھنگلو اور چنگلو بندر
کا نیا کارنامہ

چمن چھنگلو اور ملکہ چڑیل

مصنف مظہر کلیم ایم اے

ملکہ چڑیل چڑیلوں کی ملکہ جو بے حد ظالم اور خطرناک تھی۔

ملکہ چڑیل جس کے خاتمے کے لئے چمن چھنگلو اور چنگلو بندر کو کئی بار موت کے منہ میں کودنا پڑا۔ پھر ——؟

منگالا چڑیل لڑکا جس نے ایک بوڑھی عورت کی بیٹی کو اغوا کر لیا لیکن چمن چھنگلو نے اسے چھڑا لیا۔ کیوں ——؟

صوفانیہ چمن چھنگلو کا دوست جو چمن چھنگلو کے لئے ملکہ چڑیل کی خوراک بننے پر آمادہ ہو گیا۔ پھر کیا ہوا ——؟

کیا چمن چھنگلو اور چنگلو بندر ملکہ چڑیل اور چڑیل لڑکے کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو سکے یا نہیں ——؟

انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی

شائع ہو چکی ہے

اسٹاکسٹ
یوسف برادرز
اقصیٰ مارکیٹ
غزنی سٹریٹ اردو بازار
لاہور

خواجہ عمرو عیار کی عیاریوں سے بھرپور کارنامہ

عمرو اور شہنشاہ دیو

مصنف — ظہیر احمد

غیبی محل جو آگ کے بادلوں میں کہیں چھپا ہوا تھا۔

غیبی محل جس میں جانے کے لئے طاقتور دیو بھی بے بس ہو گئے۔

تامان جادوگر جو اس محل کا مالک تھا اس نے محل کو کہاں چھپا رکھا تھا ——؟

شہزادی کاجل جو عمرو عیار کی مدد کرنا چاہتی تھی مگر ——؟

فارش دیو جو عمرو عیار اور شہزادی کاجل کا دوست بھی تھا اور دشمن بھی۔

شہنشاہ دیو جس نے تامان جادوگر کے غیبی محل کی اینٹ سے اینٹ بجانا چاہی مگر؟

عمرو عیار جو غیبی محل تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا مگر ——؟

سرخ بونوں کی بستی جہاں پہنچ کر عمرو کو اپنی جان بچانا مشکل ہو گیا۔

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

اسٹاکسٹ
یوسف برادرز
احمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار
لاہور